بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

ھو القادر

سیدی ضیاء الدین احمد القادری رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی

جلد اول

حزب القادریہ۔ لاہور۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

ھوالقادر

سیدی ضیاء الدین احمد القادری رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی

جلد اول

حزب القادریہ۔ لاہور۔ پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

ھوالقادر

سیدی ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ

تالیف

عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی

جلد اول

حزب القادریہ۔ لاہور ۔ پاکستان

Marfat.com

تسلسل نمبر ------ ۲۲ 83334

نام کتاب ------ سیدی ضیاءالدین احمد القادری ﷺ

مولف ------ عبدالمصطفی محمد عارف قادری ضیائی عفی عنہ

جلد ------ اول

کاتب ------ ابو حمزہ عبدالرؤف عثمان قادری

تعداد ------ ۱۱۱۲

تاریخ طباعت ------ ۴ ذوالحجہ ۱۴۲۶ھ

طبع ------ کمبائن پرنٹرز لاہور۔فون: 042-7358881

باھتمام ------ سیدی برکات محمد حبیب الرحمٰن قادری سلمہ الرحمٰن
سیدی جیلانی محمد عبدالقادر قادری سلمہ الرحمٰن

ھدیہ ------ دعائے خیر بحق معاونین حزب القادریہ

ناشر ------ عبد العزیز خان قادری
حزب القادریہ۔لاہور ۔پاکستان
۲۲۲، جی بلاک گلشن راوی لاہور

Marfat.com

فہرست

		صفحہ
(۱)	فہرست	۵
(۲)	دعاء	۱۷
(۳)	شرفِ انتساب	۱۸
(۴)	برائے ایصال ثواب	۱۹
(۵)	مصنف کے مختصر حالاتِ زندگی	۲۱
(۶)	حرفِ اول	۳۵
(۷)	اظہارِ تشکر	۷۷
(۸)	تقدیمات	
۱۔	فضیلۃ الشیخ علامہ فضل الرحمٰن قادری مدنی مدظلہ العالی	۸۳
۲۔	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی دامت برکاتہم	۸۸
۳۔	علامہ محمد حسن علی رضوی میلسی مدظلہ العالی	۹۸
۴۔	مفتی سید محمد مقبول حسین قادری حبیبی زید مجدہ	۱۰۳
۵۔	حضرت علامہ مفتی محمد مجیب اشرف مدظلہ العالی	۱۰۹
۶۔	حضرت علامہ سید محمد حسینی اشرفی مدظلہ العالی	۱۱۳

Marfat.com

۷۔ حضرت علامہ افتخار احمد قادری مدظلہ العالی ۱۱۶

۸۔ مفتی محمد اسماعیل رضوی ضیائی زید مجدہ ۱۲۴

۹۔ مفتی جان محمد نعیمی زید مجدہ ۱۲۷

۱۰۔ علامہ مولانا ڈاکٹر محمد خالد صدیقی زید مجدہ ۱۳۱

۱۱۔ علامہ حضرت سید مظفر شاہ قادری مدظلہ العالی ۱۳۶

۱۲۔ علامہ حضرت مفتی عبدالعزیز حنفی مدظلہ العالی ۱۳۹

(۹) سوانحی خاکہ

قطب مدینہ ماہ و سال کے آئینہ میں ۱۴۱

(۱۰) مختصر تعارف ۱۴۹

(۱۱) مختصر حالاتِ زندگی ۱۵۵

۱۔ سیالکوٹ ۱۵۷

۲۔ آفتابِ پنجاب علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی ۱۶۰

۳۔ ولادت ۱۶۴

۴۔ سلسلۂ تعلیم ۱۶۷

(۱۲) بحضور مجددِ اعظم

۱۔ رشک بریلی ۱۷۱

۲۔ حاضری مرشد ۱۷۳

(۱۳) بحضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

۱۔ بغداد مقدس ۱۷۷

۲۔ سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز ۱۸۰

Marfat.com

۳۔	عزمِ بغداد	۲۲۵
۴۔	قیامِ بغداد	۲۲۷
(۱۴)	**فضائل مدینہ منورہ**	۲۳۳
۱۔	سیدنا عبد اللہ ﷺ	۲۵۹
۲۔	سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سفرِ مدینہ	۲۶۴
۳۔	اغوات الحرم النبوی	۲۶۹
(۱۵)	**بحضور سرورِ کائنات ﷺ**	
۱۔	آغازِ سفر	۲۷۵
۲۔	کرد بابا رحمتہ اللہ علیہ	۲۷۶
۳۔	سفرِ طیبہ	۲۷۸
۴۔	مودّب سلطان بارگاہِ خیر الانام	۲۷۸
۵۔	مشائخِ کرام	۲۷۹
۶۔	مشائخِ قطبِ مدینہ	۲۸۲
۷۔	مقامِ رضا	۲۸۵
۸۔	الدولۃ المکیہ	۲۸۸
۹۔	سیدنا اعلیٰحضرت کا علمی مقام	۳۵۵
۱۰۔	قصیدہ حمدیہ	۳۵۷
۱۱۔	مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	۳۷۰
۱۲۔	پابندیِ معمولات رضا	۳۷۰
۱۳۔	حسنِ رضا	۳۷۱
۱۴۔	نجدی کی بربریت	۳۷۱

Marfat.com

۱۵۔	روح فرسا منظر	۳۷۴
۱۶۔	مقامات مقدسہ کی غارتگریاں	۳۸۰
۱۷۔	مظلوم سید جماعت علی ﷺ	۳۸۶
۱۸۔	مجاہدِ اعظم علامہ محمد حبیب الرحمٰن ﷺ	۳۸۷
۱۹۔	سیدنا امام اعظم کے گستاخ کا انجام	۳۸۸
۲۰۔	گورنر مدینہ منورہ کی طلبی	۳۸۹
۲۱۔	ایامِ ماضی	۳۹۲
۲۲۔	مؤدب شہزادہ	۳۹۴
۲۳۔	فتوحات کا مصرف	۳۹۵
۲۴۔	دلوں پر حکومت	۳۹۶
۲۵۔	مجاہدِ ملت اور بابو جی	۳۹۷
۲۶۔	حضرت مولانا محمد عمر اچھروی کا ذکر	۳۹۹
۲۷۔	درگاہ قادریہ کا بلا	۳۹۹
۲۸۔	بلی کی پناہ گاہ	۴۰۰
۲۹۔	ندامت کی برکت	۴۰۱
۳۰۔	امامت کا مسئلہ	۴۰۲
۳۱۔	مدعی لاکھ پر بھاری ہے گواہی تیری	۴۰۴
۳۲۔	مولانا فیض احمد کا بیاں	۴۰۹
۳۳۔	علماء مکہ کی طرف رسالہ	۴۱۰
۳۴۔	کنگھوہی صاحب کا فتویٰ	۴۱۰
۳۵۔	بعض اہل طریقت رجعت کی زد میں	۴۱۱
۳۶۔	کیا نجدی حنبلی مذہب پر نہیں ہیں؟	۴۱۲
۳۷۔	کیا جمال الدین افغانی بے دین تھا؟	۴۱۳

Marfat.com

۳۸۔	ڈاکٹر پروفیسر حمید اللہ	۴۱۳
۳۹۔	حضرت نورالدین زنگی رحمتہ اللہ علیہ	۴۱۴
۴۰۔	سیدنا امام زین العابدین ؓ کی قبر	۴۱۵
۴۱۔	سیدنا حسن مثنیٰ ؓ کی قبر	۴۱۵
۴۲۔	اربابِ حکومت سے دوری	۴۱۶
۴۳۔	دنیا سے لا تعلقی	۴۱۶
۴۴۔	سیدی کے برادر محترم کا بیان	۴۱۷
۴۵۔	میزان شعر	۴۱۸
۴۶۔	دیکھو شیطان کس کس رنگ میں آتا ہے	۴۱۹
۴۷۔	قبۃ الخضراء کی ٹی۔ وی پر تصویر	۴۱۹
۴۸۔	شیخ عبدالعزیز کا سیدنا کہنا	۴۲۰
۴۹۔	ذکر کی برکت	۴۲۰
۵۰۔	مخلوق کا خیال	۴۲۱
۵۱۔	شومیِ قسمت	۴۲۳
۵۲۔	مرشد کا کرم	۴۲۳
۵۳۔	مرشدی کا احسان عظیم	۴۲۴
۵۴۔	خدا داد ذہانت	۴۲۵
۵۵۔	حضور مجاہدِ ملت کی عنایت	۴۲۵
۵۶۔	حضرت اشرف المشائخ کا فقیر پر کرم	۴۲۵
۵۷۔	حضرت مہر محمد صوبہ کا تذکرہ	۴۳۰
۵۸۔	مفتی اعظم کی مجلس	۴۳۱
۵۹۔	حضرت علامہ سید ابوالحسنات کی دعوت	۴۳۲
۶۰۔	فضائل جبل احد	۴۳۳

Marfat.com

۶۱۔	عم النبی سیدنا حمزہ ﷺ	۴۴۱
۶۲۔	حضرت سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ ﷺ کی کرامات	۴۵۰
۶۳۔	حضرت مجدد اعظم ﷺ کا واقعہ	۴۶۳
۶۴۔	خطاب قطب مدینہ ﷺ	۴۶۷
۶۵۔	سندات، دستخط و مواہیر	۴۷۱
(۱۶)	**عادات و خصائل**	۴۸۳
۱۔	رحم دلی	۴۸۶
۲۔	سیدی اعلحضرت کے نائب حقیقی	۴۸۷
۳۔	مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی کا بیان	۴۸۸
۴۔	ذوق نعت	۴۸۹
۵۔	مولانا بدرالقادری کا بیان	۵۰۲
۶۔	معمولاتِ ضیاء	۵۰۴
۷۔	کسی پر بوجھ بنا پسند نہ تھا	۵۰۵
۸۔	دعا جو	۵۰۵
۹۔	احسان کا بدلہ	۵۰۷
۱۰۔	غیبت سے نفرت	۵۰۷
۱۱۔	سلامِ وداع	۵۰۸
۱۲۔	اپنی ذات کی نفی	۵۰۸
۱۳۔	محبتِ اولیاء	۵۰۸
۱۴۔	غنیۃ الطالبین اور فقہ اکبر	۵۱۶
۱۵۔	حکایت مولانا روم	۵۱۷
۱۶۔	حرمین شریف میں اذانیں	۵۱۸

Marfat.com

۱۷۔	خاکِ شفاء	۵۱۹
۱۸۔	نماز میں سیدنا کا اضافہ	۵۲۰
۱۹۔	حاجیوں آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو	۵۲۱
۲۰۔	جدہ کے ڈاکٹر	۵۲۳
۲۱۔	حافظ سردار احمد مدنی	۵۲۴
۲۲۔	مولانا کوثر نیازی	۵۲۴
۲۳۔	بیعتِ ثانی	۵۲۶
۲۴۔	مدینہ طیبہ میں مقیم احباب	۵۲۶
۲۵۔	کشمیری دھسا کا نذرانہ	۵۲۶
۲۶۔	گمی آپ کو بہت مرغوب تھا	۵۲۷
۲۷۔	مستری نور محمد اور شہد	۵۲۷
۲۸۔	عکس مکتوب حکیم محمد موسیٰ	۵۲۹
۲۹۔	اغراضِ دنیا سے بے رغبتی	۵۳۰
۳۰۔	احترامِ سادات	۵۳۱
۳۱۔	احترامِ نسبت	۵۳۴
۳۲۔	نامِ پاکِ مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم	۵۳۴
۳۳۔	مرشد زادے کا احترام	۵۳۵
۳۴۔	حج	۵۳۸
۳۵۔	طریقۂ بیعت	۵۳۸
۳۶۔	اوراد و وظائف	۵۳۹
۳۷۔	السلسلۃ العالیہ القادریۃ الضیائیہ	۵۴۴
۳۸۔	شجرہ طیبہ سلسلہ عالیہ قادریہ ضیائیہ	۵۴۹
۳۹۔	سلام	۵۵۲

Marfat.com

۴۰۔	دعاء قطب مدینہ ﷺ	۵۵۳
(۱۷)	اقوال قطب مدینہ ﷺ	۵۶۱
(۱۸)	حلیہ مبارک	۵۶۷
(۱۹)	لباس	۵۶۸
(۲۰)	کشف وکرامات	۵۶۹
۱۔	دو عظیم بشارتیں	۵۷۱
۲۔	فقیر قادری کے لئے بشارت	۵۸۲
۳۔	حکیم موسیٰ صاحب کے خطوط	۵۸۵
۴۔	جناب مسعود احمد کے لئے بشارت	۵۸۹
۵۔	مستجاب الدعوات	۵۹۰
۶۔	مولانا حشمت علی خان کی مدینہ طیبہ حاضری	۵۹۰
۷۔	کھانے میں برکت	۵۹۱
۸۔	تبلیغی جماعت والے کے لڈو	۵۹۲
۹۔	حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی	۵۹۳
۱۰۔	نیامت علی	۵۹۳
۱۱۔	دل کے خطرہ پر اطلاع	۵۹۴
۱۲۔	فقیر کے دلی خطرہ پر ارشاد	۵۹۴
۱۳۔	معمولات کی حفاظت	۵۹۵
۱۴۔	عنایات	۵۹۶
۱۵۔	مستری نور محمد	۵۹۷
۱۶۔	حاجی آدم	۵۹۸

Marfat.com

۱۷۔	لنگر میں برکت	۵۹۹
۱۸۔	دو ریال کی روٹیاں	۵۹۹
۱۹۔	حدیث شریف بیان فرمانے کی برکات	۶۰۰
۲۰۔	قرض سے نجات	۶۰۲
۲۱۔	جامعہ اسلامیہ میں داخلہ	۶۰۲
۲۲۔	غوث اعظم کی فضیلت	۶۰۴
۲۳۔	امیر دعوت اسلامی کے لئے بشارت	۶۰۵

(۲۱) قطب الاقطاب کے اساتذہ کرام و مشائخ عظام

۱۔	علامہ العصر مولانا محمد حسین پسروری	رحمۃ اللہ علیہ	۶۱۱
۲۔	عارف باللہ حضرت مولانا غلام قادر بھیروی	رحمۃ اللہ علیہ	۶۱۳
۳۔	حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی	رحمۃ اللہ علیہ	۶۱۸
۴۔	مجددِ اعظم امام احمد رضا خاں قادری	رحمۃ اللہ علیہ	۶۲۳
۵۔	حضرت مولانا شاہ عبدالسلام جبل پوری	رحمۃ اللہ علیہ	۶۳۸
۶۔	حضرت علامہ السید مصطفیٰ الکلیدار	رحمۃ اللہ علیہ	۶۴۴
۷۔	حضرت سید حسین الحسنی الکردی	رحمۃ اللہ علیہ	۶۴۶
۸۔	حضرت علامہ شیخ احمد الشمس القادری	رحمۃ اللہ علیہ	۶۴۸
۹۔	محدثِ اعظم حضرت علامہ محمد بدر الدین الحسنی	رحمۃ اللہ علیہ	۶۵۱
۱۰۔	مجاہد فی سبیل اللہ حضرت سید احمد الشریف السنوسی	رحمۃ اللہ علیہ	۶۵۶
۱۱۔	حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی	رحمۃ اللہ علیہ	۶۶۲
۱۲۔	حضرت شیخ سیدی احمد السباعی	رحمۃ اللہ علیہ	۶۷۰
۱۳۔	حضرت علامہ ابو الخیر محمد بن احمد خطیب	رحمۃ اللہ علیہ	۶۷۱

Marfat.com

۱۴۔ حضرت شیخ سید محمد القادری الحریری ﷺ ۶۷۲

۱۵۔ حضرت مولانا شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی ﷺ ۶۷۳

۱۶۔ قطب مکہ شیخ الدلائل محمد عبدالحق الہ آبادی ﷺ ۶۸۲

۱۷۔ حضرت علامہ شاہ محمد عبدالباقی لکھنوی مہاجر مدنی ﷺ ۶۸۸

۱۸۔ حضرت سید محمد المہدی السنوسی ﷺ ۶۹۳

(۲۲) زیارتِ اکابر

۱۔ شمس العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی ﷺ ۶۹۹

۲۔ امام العارفین حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی ﷺ ۷۰۳

۳۔ حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی ﷺ ۷۰۷

۴۔ حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی ﷺ ۷۱۱

۵۔ حضرت سیدی محمد مصطفیٰ ماء العینین ﷺ ۷۱۵

۶۔ غوث الاسلام پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی ﷺ ۷۲۰

۷۔ مجاہدِ اعظم شیخ عمر المختار ﷺ ۷۲۶

۸۔ حضرت علامہ سید عبدالرحمٰن کیلانی ﷺ ۷۲۸

۹۔ حضرت علامہ سید محمود حسام الدین جیلانی ﷺ ۷۳۰

۱۰۔ استاذ العلماء شیخ سعید نقشبندی ﷺ ۷۳۲

۱۱۔ حضرت علامہ مولانا غلام رسول ہندی ﷺ ۷۳۴

۱۲۔ حضرت سید احمد بن سید یاسین ﷺ ۷۳۶

۱۳۔ حضرت علامہ سید ابراہیم الراوی ﷺ ۷۳۷

۱۴۔ حضرت سید علوی السقاف ﷺ ۷۳۹

(۲۳) حواشی

۱۔ ۱ حضرت علامہ شہاب الدین رضوی کا فرمان ۷۴۳

Marfat.com

۲۔	۳	عمر بوقت بیعت و خلافت از اعلیٰ حضرت	۷۴۳
۳۔	۴	وقتِ وصال اعلیٰ حضرت	۷۴۳
۴۔	۶	محمود احمد قادری کا سہو	۷۴۳
۵۔	۷	عکس مکتوب مولانا الیاس عطار	۷۴۴
۶۔	۸	لاہور	۷۴۴
۷۔	۹	پیلی بھیت	۷۴۷
۸۔	۲۱	حضرت سعدی شیرازی	۷۵۱
۹۔	۲۶	غوث اعظم کو دیکھنے والے کے لئے خوشخبری	۷۵۲
۱۰۔	۲۷	سلسلہ معمرہ منوریہ	۷۵۳
۱۱۔	۳۴	سید احمد شیخ جمال اللیل	۷۵۸
۱۲۔	۳۵	الشریف علی عبداللہ	۷۵۹
۱۳۔	۳۶	ابو سعد شیخ عتیق مخرج الحیدری	۷۵۹
۱۴۔	۴۶	شریف حسین بن علی	۷۶۱
۱۵۔	۶۳	مناخہ	۷۶۳
۱۶۔	۶۴	مرشد طریقت حضرت خواجہ غلام محی الدین گولڑوی ؒ	۷۶۵
۱۷۔	۶۶	مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ	۷۶۹
۱۸۔	۶۷	شیخ نابی افندی رحمۃ اللہ علیہ	۷۷۰
۱۹۔	۶۹	حضرت خواجہ خاں محمد تونسوی رحمۃ اللہ علیہ	۷۷۱
۲۰۔	۷۰	حضرت خواجہ نور جہانیان مہاروی رحمۃ اللہ علیہ	۷۷۲
۲۱۔	۹۳	جوانی قائم رکھنے کا ورد	۷۷۴
۲۲۔	۹۶	عبدالعزیز خاں قادری ضیائی	۷۷۴
۲۳۔	۹۷	میاں محمد فیاض قادری حبیبی	۷۷۵

Marfat.com

۲۴۔	۹۸	مہر محمد صوبہ نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ	۷۷۶
۲۵۔	۱۰۴	مسجد المستراح	۷۷۷
۲۶۔	۱۰۶	سید احمد حسین امجد حیدرآبادی	۷۷۷
۲۷۔	۱۰۷	اشعار اعلحضرت رحمتہ اللہ علیہ	۷۷۹
۲۸۔	۱۰۸	رؤف احمد نوشاہی و ڈاکٹر اختر حسین	۷۷۹
۲۹۔	۱۰۹	پناہ دینے والا انسان	۷۸۰
۳۰۔	۱۱۸	غوث اعظم ﷺ سے مجدد صاحب کا فیض حاصل کرنا	۷۸۱
۳۱۔	۱۲۵	حافظ سردار احمد مدنی	۷۸۲
۳۲۔	۱۲۶	مستری نور محمد مہاجر مدنی	۷۸۲
۳۳۔	۱۲۸	ستار بنو	۷۸۳
۳۴۔	۱۳۰	سلسلہ قادریہ	۷۸۴
۳۵۔	۱۳۲	حکیم وحید احمد	۷۸۴
۳۶۔	۱۳۵	سید سلیمان بن اسماعیل الوعظ ﷺ	۷۹۰
۳۷۔	۱۴۰	مفتی مکہ مکرمہ سیدی عبدالرحمٰن سراج قدس سرہ	۷۹۱
۳۸۔	۱۵۵	مختصر شرح قصیدہ حمزہ	۷۹۴
۳۹۔	۱۵۸	میاں راج صاحب رحمتہ اللہ علیہ	۷۹۴
۴۰۔	۱۵۹	حضرت شاہ آل رسول مارہروی ﷺ	۷۹۵
۴۱۔	۱۶۰	حضرت حافظ شاہ حسین خان جہانپوری	۷۹۶
۴۲۔	۱۶۱	حضرت شاہ خلیل احمد رحمتہ اللہ علیہ	۷۹۶

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھو القادر

دعا

یا الٰہی (جل جلالہ) رحم فرما مصطفٰے کے واسطے
یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کرم کیجئے خدا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدرِ عبدالقادر (رضی اللہ عنہ) قدرت نما کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے
میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے

ہو مدینہ طیبہ میں میرا مدفن اے خدا (جل جلالہ)
شاہ ضیاء الدین (رضی اللہ عنہ) قطب اولیا کے واسطے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

شرفِ انتساب

نو سالہ شہزادہ ۔ منبع علم وحلم ۔ معلم و مودب

پیکرِ اخلاق ۔ مہمان نواز ۔ کریم ابن کریم

سیدی ضیاء بن سیدی رضوان

بن

فضلیت الشیخ فضل الرحمٰن قادری مد ظلہ

سگ غوث و معین
فقیر قادری عفی عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

برائے ایصال ثواب

اس سالک مجذوب کے نام

- جو نہایت متقی و پرہیزگار اور سنتوں کا پابند تھا۔
- جس کی زبان تلاوتِ قرآن اور تلاوتِ دلائل الخیرات سے ہمیشہ تر رہتی تھی۔
- جو قطب مدینہ منورہ ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھا۔
- جسے مرحبا یاسیدی ۔۔ یاحبیبی ۔۔ یاقرۃ عینی فرماتے۔
- جس کے جذب کو اپنے جذب کے مثل فرماتے۔
- جس کو بڑی شفقت سے اپنے ساتھ سجادہ پر بٹھانے کا شرف عطا فرماتے۔
- دوپہر کا کھانا تناول نہ فرماتے جب تک آپ تشریف نہ لے آتے۔
- ایسا مجذوب جو حفظ مراتب کا نگہبان تھا۔
- جو بے حد سخی اور مہمان نواز تھا۔

حضرت سیدی حبیب الرحمٰن قادری ضیائی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

سگ غوث و معین
فقیر قادری عفی عنہ

Marfat.com

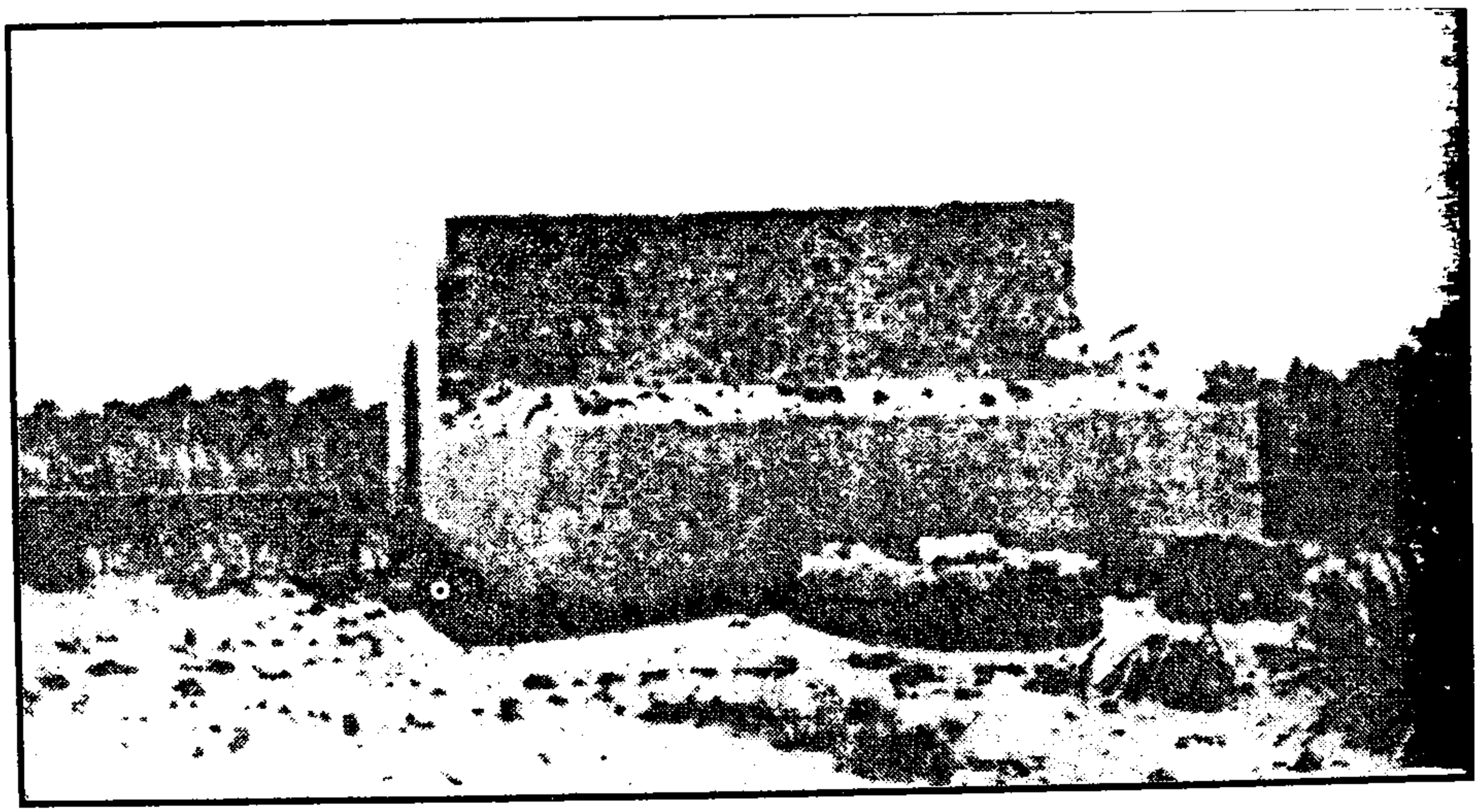

مسجد مشربة أم إبراهيم ولد الرسول صلى الله عليه وسلم بالعوالي

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

تعارفِ مصنف

حضرت عبدالمصطفی محمد عارف قادری ضیائی زید مجدہ

از

ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

فصلِ گل رضوی مین وصلِ قادری حاصل رہے
میرے حمزہ عارف و شیخ ضیاء کے واسطے

Marfat.com

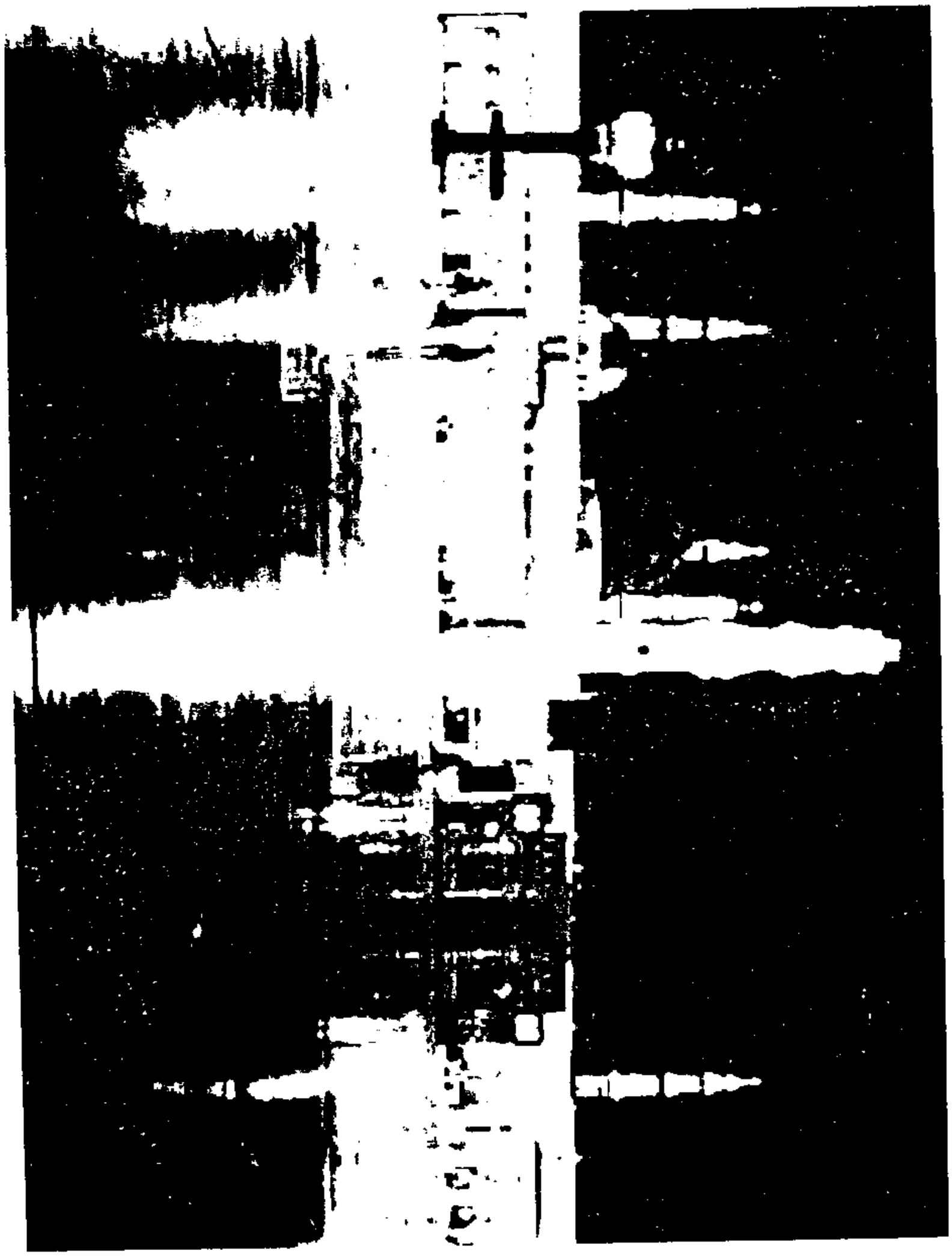

83334

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

انسان پیدا ہوتا ہے پھر بنتا سنورتا ہے۔۔خالق و مالک پروان چڑھاتا ہے۔۔ جس کو کوئی نہیں دیکھتا تھا۔۔اسکو سب دیکھنے لگتے ہیں۔۔ وہ کریم اپنا محبوب بنالیتا ہے۔۔ پھر محبوب رب العالمین ﷺ کا جوارِ مقدس نصیب ہوتا ہے۔۔ یہ نصیب والوں ہی کو نصیب ہوتا ہے۔۔۔

مژدہ اے دل کہ بہرِ استقبال
رحمتش بے قرار می آید

فقیر کے محب و مخلص اور کرم فرما حضرت شیخ محمد عارف قادری ضیائی مدنی رحمتوں کے سائے میں جی رہے ہیں۔ بہت خوش قسمت ہیں، اکسٹھ سال کی عمر میں زندگی کے بہت سے نشیب و فراز دیکھے۔

وہ ۱۴ شعبان ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۴ جون ۱۹۴۶ء بروز جمعۃ المبارک صبح صادق کے وقت لاہور میں ایک آرائیں زمیندار کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام قمر الدین تھا۔ اور نومولود کا نام محمد عارف رکھا گیا۔ حضرت مفتی عبدالعزیز مزنگوی رحمتہ اللہ علیہ نے تاریخی نام غلام فرید تجویز کیا۔ آپ ہی سے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور آپکے صاحبزادے حضرت علامہ عبدالرشید سے صرف ونحو کی کتابیں پڑھیں۔ حضرت حافظ عبدالنبی علیہ الرحمہ رامپوری (تلمیذِ رشید حضرت علامہ شاہ سلامت اللہ رامپوری علیہ الرحمہ) سے قرآن کریم پڑھا۔ حافظ محمد اعظم سے خوش نویسی بھی سیکھی۔ اور حضرت علامہ سید محمد علی شاہ (تلمیذِ رشید صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ) سے حدیث شریف کے اسباق پڑھے۔ حضرت علامہ ڈاکٹر محمد علی خان طالب یزدانی (تلمیذِ خاص حضرت علامہ محمد عالم امرتسری علیہ الرحمہ) سے کسبِ فیض کیا۔ اور

Marfat.com

حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری قدس سرہ العزیز (خلیفہ امام احمد رضا محدث بریلوی ومفتی اعظم پاکستان) سے عرصہ دراز تک علمی اور روحانی فیض حاصل کیا اور دل کی دنیا بدل گئی۔

حضرت ابوالبرکات سید احمد علیہ الرحمہ اہل سنت و جماعت کے اکابرین میں تھے۔ فقیر پر بہت ہی مشفق ومہربان تھے۔ طالب علمی کے زمانے میں جب بھی لاہور جانا ہوتا۔ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتا۔ اپنے پاس بٹھاتے اور چائے سے تواضع فرماتے۔ ۱۹۴۱ء میں جب حضرت والد ماجد مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ لاہور تشریف لائے۔ تو حضرت ابوالبرکات سید احمد علیہ الرحمہ ائرپورٹ پر استقبال کیلئے موجود تھے۔ حضرت سید ابوالبرکات علیہ الرحمہ کا دارالعلوم حزب الاحناف پاک و ہند میں اہل سنت و جماعت کا مرکز ومرجع تھا۔ محبی مخلصی شیخ محمد عارف ضیائی نے آپ ہی کی خدمت اقدس میں برسوں گزارے۔ تصلب فی الدین آپ ہی کی توجہات عالیہ کا فیض ہے۔ حضرت سید صاحب علیہ الرحمہ مذاہب باطلہ اور بے دینوں کا ہمیشہ رد فرماتے رہتے تھے۔ آپ ہی حضرت شیخ محمد عارف قادری زید لطفہٗ کے حقیقی مربی اور ملجا و ماوا ہیں۔ آپ ہی کی وساطت اور تعارفی خط کے ذریعے حضرت شیخ محمد عارف قادری ضیائی صغرسنی میں قطب مدینہ حضرت مفتی ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی قدس سرہ العزیز کی بارگاہ میں مدینہ منورہ حاضر ہو کر شرف بیعت سے سرفراز ہوئے اور بعد میں خلافت اور اجازت سے بھی نوازے گئے۔

الحمدللہ شیخ محمد عارف قادری ضیائی مدنی کو ہر سال حج بیت اللہ شریف اور زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل رہی، وہ رَمَضَان میں حاضر ہوتے اور صَفَر میں واپس آتے، کبھی کبھی مقامات مقدسہ کی زیارت کرتے ہوئے خشکی کے راستہ بھی حاضر ہوتے۔ ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۰ء میں مستقل قیام کے ارادے سے حاضر ہوئے لیکن حضرت شیخ فضل الرحمٰن علیہ الرحمہ کے حکم سے واپس ہوئے۔ پھر ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء اسی ارادے سے حاضری ہوئی لیکن اس مرتبہ بھی قطب مدینہ حضرت مفتی ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ

Marfat.com

کے حکم سے واپسی ہوئی۔ پھر ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء میں اقامہ حاصل ہوا اور مدینہ منورہ میں قیام کی سعادت حاصل ہوئی۔ لیکن ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء میں واپس ہوئے اور ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء میں پھر حاضری ہوئی۔ عرصہ دراز کے بعد ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴ء میں کراچی آنا ہوا، کراچی کے احباب مستفیض ہوئے۔ چند ماہ قیام کے بعد مدینہ منورہ واپس تشریف لے گئے۔

مدینہ منورہ میں حاضری اور قیام بڑی سعادت کی بات ہے۔ حبیب کریم ﷺ کا قرب اور معیت بڑے فخر کی بات ہے۔ ہاں۔

کافی ہے بس اک نسبتِ سلطانِ مدینہ

علم کی فضیلت اپنی جگہ، مگر صحبت کی بات ہی کچھ اور ہے۔ حضرت شیخ محمد عارف قادری ضیائی علماء وعرفاء کے فیض سے مستفید و مستفیض ہوئے اور صحبت کی دولت سے مالا مال، یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم ہے۔ ۱۹۹۱ء میں جب فقیر حجِ بیت اللہ شریف اور زیارت حرمین شریفین کیلئے حاضر ہوا تو مدینہ منورہ میں محبی شیخ محمد عارف قادری ضیائی نے بہ اصرار اپنے ہاں قیام کرایا۔ اور وہ خدمت کی جس کے بیان سے زبان وقلم دونوں عاجز ہیں۔ پھر دو تین بار دوبارہ بھی ان کے دولتکدے پر قیام رہا اور صحبت کا لطف اُٹھایا۔ ۱۹۹۱ء میں پہلی بار مخلصی شیخ محمد عارف قادری ضیائی کی معیت میں حضرت مفتی ضیاء الدین احمد قادری مدنی قدس سرہ العزیز کے خلفِ اکبر اور جانشین شیخ فضل الرحمٰن قادری صاحب کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ حاضری سے قبل حضرت شیخ علیہ الرحمہ دعوت دینے کیلئے ازراہِ شفقت وکرم خود تشریف لائے۔ جب حاضر ہوا تو حضرت کی مسرت کا عالم نہ پوچھئے۔ کئی بار حاضری ہوئی، جسکی تفصیلات اپنی کتاب ''یادوں کے دریچے'' میں دے دی ہیں۔ آخری بار حاضری ہوئی تو حضرت علیل تھے، اور تنہا تشریف فرما تھے۔ جب فقیر نے الوداعی مصافحہ کیا اور عرض کیا کہ آپ کو فقیر کی وجہ سے تکلیف ہوئی، زور دیکر فرمایا۔

'' نہیں، نہیں آپکا آنا ہمارے لئے باعثِ فخر ہے ''

اللہ اکبر! کیسا کرم فرمایا، حضرت شیخ محمد عارف قادری ضیائی کے ہمراہ حضرت

Marfat.com

شیخ سید محمد علوی مالکی کی خدمت میں بھی مدینہ منورہ میں حاضری ہوئی۔ مجھی جناب فخر الدین اویسی بھی فقیر کے ساتھ تھے۔ حضرت شیخ سید محمد علوی مالکی نے بڑا کرم فرمایا۔ اپنے ہاتھ سے کنوفہ کھلایا، خرقۂ لباس پہنایا، اور بہت سی تصانیف عنایت فرمائیں۔ حضرت شیخ محمد عارف قادری ضیائی کی صحبت کی برکتوں سے حضرت شیخ فضل الرحمٰن قادری علیہ الرحمہ اور شیخ سید محمد علوی مالکی علیہ الرحمہ کی خدمتِ اقدس میں حاضری کی سعادت حاصل ہوگئی۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

شیخ محمد عارف قادری ضیائی عاشقِ رسول علیہ التحیۃ والتسلیم ہیں۔ انہوں نے عشق ومحبت کی منزلوں میں بڑی سختیاں جھیلی ہیں، ہمت نہیں ہاری، کامیاب وکامران لوٹے۔

اے دل بہ ہوس بر سرِ کارے نہ رسی
تاغم نہ خوری بہ غم گسارے نہ رسی
تاسودہ نہ گردی چو حنا درتہہِ سنگ
ہر گز بکفِ پائے نگارے نہ رسی

جنت البقیع میں تدفین ان کے دل کی آرزو ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کی یہ آرزو پوری فرمائے۔ وہ عشقِ رسول (ﷺ) کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔

نازم بچشم خودکہ جمال تو دیدہ است
رفتم بپائے خود بہ کویت رسیدہ است
درد عشق اے میہمانِ جانِ من
باش وجہہ رونقِ ایں خانہ باش

شیخ محمد عارف قادری ضیائی زید عنایتہٗ کو بلند نسبتوں نے اور بلند کردیا۔

گرچہ خردیم نسبتے است بزرگ
ذرۂ آفتابِ تابانیم۔۔۔۔۔۔

حضرت شیخ محمد عارف قادری ضیائی کو قطبِ مدینہ حضرت مفتی ضیاء الدین احمد

Marfat.com

قادری اوران کے خلف اکبراور جانشین حضرت شیخ فضل الرحمٰن قادری قدس سرہم العزیز سے اجازت وخلافت ہے۔(حضرت علامہ فضل الرحمٰن نے حضرت شیخ محمد عارف قادری کو اپناوکیل بھی مقرر فرمایا تھا۔)

مندرجہ ذیل مشائخ کرام سے بھی اجازت و خلافت کا شرف حاصل ہے۔

۱۔ حضرت مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا خاں قادری نوری قدس سرہ العزیز

۲۔ مجاہد ملت حضرت علامہ محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری علیہ الرحمہ
(آپ نے حضرت شیخ محمد عارف قادری ضیائی کو اپناوکیل بھی مقرر فرمایا تھا۔)

۳۔ حضرت علامہ غلام قادر اشرفی ضیائی علیہ الرحمہ

۴۔ حضرت مفتی تقدس علی خاں قادری رضوی علیہ الرحمہ

۵۔ حضرت علامہ شیخ عبد الکریم علیہ الرحمہ مدرس حضرہ قادریہ بغداد شریف

۶۔ حضرت پیر سید محمد حسین قادری نوری مدظلہ العالی

۷۔ حضرت شیخ مصطفیٰ عبدالکریم کاکا علیہ الرحمہ۔عراق
(آپ نے حضرت محمد عارف قادری کو اپناوکیل بھی مقرر کیا)

۸۔ حضرت شیخ سید احمد یمانی مدنی علیہ الرحمہ

۹۔ حضرت علامہ غلام جیلانی اعظمی علیہ الرحمہ

۱۰۔ حضرت علامہ ریحان رضا خاں قادری علیہ الرحمہ

۱۱۔ زبدۃ الحکماء حکیم محمد عظیم قادری علیہ الرحمہ

۱۲۔ حضرت پیر سید نواب شاہ قادری مدظلہ

۱۳۔ فقیر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی عفی عنہ

مندرجہ بالا مشائخ کرام کے علاوہ جن حضراتِ عالیہ کی صحبتِ بابرکت کی سعادت نصیب رہی اور جن سے علمی وروحانی استفادہ کرتے رہے ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ نقیب الاشرف حضرت سید یوسف گیلانی قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد شریف

۲۔ حضرت سیدی کامل مہدی مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

۳۔ حضرت پیر سید محمد معصوم شاہ جیلانی قادری نوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۴۔ شیخ الدلائل علامہ ملک یوسف باشلی مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۵۔ محدثِ کبیر علامہ سید علوی مالکی مکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۶۔ قطبِ مکہ سید امین کتبی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۷۔ عاشق النبی علامہ سیدی نور سیف مکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۸۔ قطبِ جدہ سید عبدالقادر سقاف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۹۔ شیخ القرآن حضرت علامہ عبد الغفور ہزاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۰۔ حضرت پروفیسر علامہ سید شریف حسین شاکر پشاوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۱۔ مناظرِ اعظم مولانا محمد عمر اچھروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۲۔ شیخ القراء شیخ حسن شاعر مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۳۔ حافظ الملت علامہ عبد العزیز مبارکپوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۴۔ بلبلِ مدینہ محمد عبد الرحمٰن نجار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۵۔ مداح النبی سید حسین ہاشم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۶۔ شیخ محمد علاؤالدین بکری مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

جن علمائے کرام اور مشائخِ عظام سے قریبی تعلقات رہے ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ
۲۔ مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمہ
۳۔ مفتی اعجاز ولی خان رضوی علیہ الرحمہ
۴۔ علامہ شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ
۵۔ علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ
۶۔ پیر سید حیدر حسین شاہ علی پوری علیہ الرحمہ
۷۔ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی علیہ الرحمہ
۸۔ پیر سید محمد حسن گیلانی قادری نوری

Marfat.com

۹۔ علامہ غلام رسول سعیدی

۱۰۔ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

۱۱۔ مفتی جمیل احمد نعیمی

۱۲۔ حافظ خیر محمد مہاجر مدنی علیہ الرحمہ

۱۳۔ شیخ عبدالہادی مدنی علیہ الرحمہ

۱۴۔ سید علی یمانی (بواب وجاروب کش حرم نبوی شریف)

۱۵۔ جناب عبدالمجید خاں قادری (موذن حضرت میاں میر قادری علیہ الرحمہ)

۱۶۔ سید علی عینوسہ (موذن حرم النبوی شریف)

۱۷۔ سید یوسف عینوسہ (موذن حرم النبوی شریف)

۱۸۔ علامہ اقبال احمد فاروقی مکتبہ نبویہ لاہور

۱۹۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمہ

۲۰۔ مستری نور محمد مہاجر مدنی علیہ الرحمہ

۲۱۔ حاجی لال دین مہاجر مدنی علیہ الرحمہ

۲۲۔ حکیم سلطان بخش مہاجر مدنی رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۔ حکیم امجد حسین حیدر آبادی مدنی رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۔ شیخ محمد علی حلبی مدنی (استاد حرم النبوی شریف)

۲۵۔ مولانا عبدالوہاب اچھروی رحمتہ اللہ علیہ

۲۶۔ میاں محمد قادری (سجادہ نشین سیدنا داتا گنج بخش علیہ الرحمہ)

۲۷۔ پیر رؤف احمد نوشاہی خلیفہ مجاز سید محمد معصوم قادری گیلانی رحمتہ اللہ علیہ

۲۸۔ سید محمد انور شاہ بغدادی

حضرت شیخ محمد عارف ضیائی قادری نے علمائے کرام، مشائخِ عظام کے فیض و صحبت کے علاوہ طب کی تعلیم بھی حاصل کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ کہ علم دو ہیں علم الادیان اور علم الابدان۔ طب میں شیخ محمد عارف ضیائی قادری کے مندرجہ ذیل اساتذہ

Marfat.com

تھے۔

۱۔ حکیم انقلاب دوست محمد صابر ملتانی علیہ الرحمہ

۲۔ حکیم محمد عظیم قادری علیہ الرحمہ

۳۔ ڈاکٹر اختر حسین نوری رحمتہ اللہ علیہ

۴۔ حکیم شمس الدین چشتی نظامی علیہ الرحمہ

چھوٹی عمر میں دلائل الخیرات شریف حفظ کی، بڑی عمر میں نصف قرآن کریم حفظ کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر بڑا فضل ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اپنے فضل و کرم کے سائے میں رکھے۔

حضرت شیخ محمد عارف قادری ضیائی زید مجدہٗ نے جو ایک یادگار اور تاریخ ساز کام کیا، وہ یہ کہ ۱۹۶۸ء میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مشورے سے مرکزی مجلس رضا کی بنیاد رکھی۔ اور اس کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔ مرکزی مجلسِ رضا کا پہلا دفتر آپ ہی کے دولتکدے (روشن اسٹریٹ ۲، نیا مزنگ لاہور) میں قائم کیا گیا۔ ۱۹۶۸ء تک فقیر کا شیخ محمد عارف قادری ضیائی سے تعارف نہ تھا۔ نہ فقیر ان کے نام سے واقف تھا۔ اس زمانے میں فقیر گورنمنٹ ڈگری کالج کوئٹہ میں پروفیسر تھا۔ حضرت شیخ محمد عارف ضیائی قادری نے علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ کے ایماء پر فقیر کے نام پہلا مکتوب ارسال فرمایا۔ جس میں امام اہل سنت شاہ احمد رضا خاں بریلوی ﷺ پر تحقیقی مقالہ لکھنے کی فرمائش کی گئی تھی۔ علامہ موصوف حضرت والد ماجد مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ سے بیعت تھے۔ اور اہل سنت و جماعت کے مشہور و معروف قلم کار تھے، بعد میں موصوف نے فقیر سے اجازت و خلافت حاصل کی۔ بہر حال شیخ محمد عارف قادری ضیائی اور حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمہ کی تحریک پر فقیر نے پہلا تحقیقی مقالہ ''فاضلِ بریلوی اور ترکِ موالات'' ۱۹۷۰ء میں قلمبند کیا۔ جس کو مرکزی مجلس رضا لاہور نے شائع کیا۔ بعد میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے فقیر کو ضروری مواد فراہم کیا، اور رضویات پر فقیر کی نگارشات کو عالمگیر بنایا۔

امام احمد رضا محدثِ بریلوی علیہ الرحمہ پر کام کرتے ہوئے آج ۳۵ سال ہو گئے۔ الحمد للہ!

Marfat.com

پوری دنیا میں امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کا چرچا ہے۔ جنھوں نے توحید کا پرچار کیا، جنھوں نے سنت کا احیاء کیا، جنھوں نے بدعتوں کا استیصال کیا، جنھوں نے کفر وشرک کی یلغار کے خلاف اسلام کا علم بلند کیا، عالمِ اسلام خصوصاً دنیائے عرب میں انہیں تسلیم کیا گیا۔ اللہ اکبر! حضرت شیخ محمد عارف ضیائی قادری کی تحریک نے وہ کام کیا جو صدیوں ہونا مشکل تھا۔ ہم خادموں اور کارکنوں کو بھول جاتے ہیں، امام احمد رضا علیہ الرحمہ پر کام کے حوالے سے کوئی شیخ محمد عارف قادری ضیائی کا ذکر نہیں کرتا، سب نے اُن کو بھلا دیا مگر اللہ نے اپنے محبوب کے قدموں میں جگہ دی۔ سبحان اللہ۔

روئے مبنیش صُبحِ تجلیٰ
لوحِ جبینش ماہِ تمامے

الحمدللہ شیخ محمد عارف قادری ضیائی کو ۹ برس حرم نبوی شریف کی جاروب کشی کی سعادت نصیب ہوئی اور تین برس حضرت مستری نور محمد مہاجر مدنی علیہ الرحمہ کی وساطت سے اور آپ ہی کے ساتھ رات کو مسجد نبوی شریف میں مزدوری کی عزت نصیب ہوئی۔ مدینہ منورہ حاضری کی برکت سے متعدد بار نجف اشرف، کربلائے معلّٰی، بارگاہِ غوث الثقلین ﷺ، دربار سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ، مشہد مقدس اور دیگر مقامات مقدسہ پر حاضری کا شرف حاصل ہوا۔

ذریعہ معاش کیلئے شیخ محمد عارف قادری ضیائی نے تجارت شروع کی، زراعت کا پیشہ بھی اختیار کیا، مویشیوں کی تجارت بھی کی، اب علم طب سے مخلوق کی خدمت میں مصروف ہیں۔

آپ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی زوجہ سے چار بیٹیاں ہوئیں۔ آمنہ، فریدہ، آسیہ اور مدیحہ۔ فریدہ بچپن میں انتقال کر گئیں۔ دوسری زوجہ سے دو بیٹیاں اور تین بیٹے ہوئے۔ محمد احمد، زینب، حبیب الرحمٰن، عائشہ اور عبدالقادر۔ محمد احمد بچپن میں انتقال کر گئے۔ مولائے کریم شیخ محمد عارف قادری ضیائی مدنی کی اولاد کو دونوں جہان میں سرفراز فرمائے اور محبوب کریم ﷺ کے قدموں سے لگائے رکھے۔ آمین۔

Marfat.com

شیخ محمد عارف قادری ضیائی کا حلقۂ احباب کافی وسیع ہے، احباب میں پاکستانی اور مدنی کے علاوہ مندرجہ ذیل ممالک میں بھی بکثرت احباب ہیں۔ ہند، افغانستان، عراق، امارات، امریکہ، برطانیہ، بنگلہ دیش سوئیزرلینڈ وغیرہ۔

شیخ محمد عارف قادری ضیائی مدنی نے ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء میں لاہور میں حزب القادریہ کی بنیاد رکھی، جس کے عمید عبدالعزیز خاں قادری ضیائی مقرر ہوئے۔ اس ادارے نے متعدد عربی اور انگریزی کتابیں شائع کیں جو مختلف ممالک میں پہنچ چکی ہیں اور یہ کتاب ''سیدی ضیاالدین احمد قادری'' جو حضرت شیخ محمد عارف قادری ضیائی زیدلطفہٗ کی انتھک کاوشوں کا نتیجہ ہے، حزب القادریہ ہی کی وساطت سے طبع ہوکر آپ کے ہاتھوں میں آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین۔ اور اس کی برکت سے تمام دین و دنیا کی مشکلات آسان فرمائے اور اپنے محبوب بندوں میں شمار فرمائے اور اپنا بنالے۔

آمین ثم آمین !

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

۱۱ / جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ

۱۹ / جولائی ۲۰۰۵ء

(کراچی ۔ پاکستان)

Marfat.com

هو القادر

سَنَدُ

التفسير والحديث والسلوك من السدة العالية القادرية الرضوية الضيائية المنورة الخانقاهية النقشبندية بالمدينة المنورة

بسم الله الرحمن الرحيم

وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وآله وصحبه وابنه وحزبه وبارك وسلم

حمداً لواهب العطايا الغني المجد ومانح المزايا لكل من إلى بابه استند وصلاة وسلاماً على أفضل كل ملجأ ومستند سيدنا ومولانا محمد الكامل المؤيد وعلى آل أئمة الهدى السالكين طريقة والقائمين بالاقتداء وعلى صحابه الذين علوا بهركته عز المنازل وتعددوا فحازوا فضائل الفضائل وعلى الإمام الأعظم والهمام الأفخم الشيخ / أبو حنيفة نعمان بن ثابت وعلى قطب الأقطاب وقطب الملائكة والأنس والجن قطب السماوات والأرضين غوث الثقلين الغوث الأعظم أمام الأفراد سيد الأولياء سلطان العارفين شيخ العالمين فتح البحرين كريم الطرفين سيدنا وشيخنا ومولانا وملجأنا ومعاذنا / أبو محمد محي الدين السيد عبدالقادر الجيلاني آمنا بعد لما منّ الله تعالى علينا بمعرفته و أكرمنا سلكنا بلده فيه وأدخلنا موائد فضله وكرمه وشرفنا بالقيام بين يدي أمين وجهه وسيد أنبيائه ورسله فتشرفنا لأعتاب تلك الروضة الغبراء المطهرة المحفوفة بالملائكة الكرام المنورة فأكرمنا إكراماً كريماً وفوزنا بحلول الله وقبوله فوزاً عظيماً فاجتمعنا بالعالم الفاضل الجليل الكامل محمد حامد درويش ضياء فحصلت بيني وبينه مجالس عديدة ومذاكرات سديدة فوجدته في غاية الأدب ورجحان العقل وإصابة الحسب وفقنا الله وإياه لما يحبه ويرضاه ثم صار يتردد علينا مراراً وبعهدنا تكراراً بغاية جاذبية الهمة الراغب في الانتظام في سلك الأحبة فطلب الإجازة العامة الكاملة بما لها من الفوائد التامة فأسعفناه بسؤله وأملنا لأني لست من أهل هذا الشأن عوفاً من الزلل فما زاده ذلك إلا رغبة واهتماماً وزيادة شوق إلى الانتظام في سلكنا أتم انتظام فما وسعنا إلا إجابة طلبه وإعطاءه غاية مطلبه فأجزته إجازة تامة مطلقة عامة في كل ما يصح لي وعني روايته وما رويته عن مشائخي وصححته منهم وأجازوني فيه لاسيما شيخ العرب والعجم قطب المدينة المنورة فضيلة الشيخ / ضياء الدين أحمد القادري وزبدة العارفين المتقين الأعظم/ مصطفى رضا خان القادري النوري من الجهد الأعظم أعلى حضرة إمام / أحمد رضا خان القادري البريلوي والجامد الأعظم السوسي الهند / محمد حبيب الرحمن العباسي القادري والمرشد المشفق حضرة العلامة / غلام الأمر الدرقي وسيد العارفين السيد / أحمد محمد علوي مدني و فضيلة الشيخ العلامة سيدي / فضل الرحمن القادري المدني (عد الله) وحضرة العلامة / ريحان رضا خان القادري الرضوي وسيدنا السيد / محمد حسين الجيلاني النوري ابن سيد الأولياء السيد محمد معصوم شاه جيلاني نوري والأستاذ الشيخ / عبدالكريم محمد المدرس والخطيب بالحضرة القادرية ببغداد والشيخ / مصطفى بن الشيخ عبدالكريم كاكا والعلامة المفتي / الشمس علي خان القادري وزبدة الحكماء الشيخ / محمد عظيم القادري حضرة الشيخ السيد / نواب شاه القادري رضوان الله تعالى عليهم أجمعين من منقول ومحقول ومسموع مفرق ومجموع فروع وأصول لاسيما علم التفسير وفيه علم الإفادة وعلوم السنة سيما الأمهات العشر الصحيحين والسنن الأربع وموطأ الأمام مالك ومسانيد الأئمة الفلاسفة ذوي المقامات الرفيعة والجوامع والجامع والمسانيد والمعاجم والمستخرجات والزوائد وما في ذلك المعنى بالشروط المعتبرة عند حملة الأثر وقد روى المستجيز الحديث من حفظه فلابد من إتقان حفظه وضبط روايته وإقرائه ويرويه بالفظه وإن روى بكتابه فلابد أن يكون مقابلاً مصححاً من الجليل والغفير ولا فرق في هذا الشرط بين الأمهات وغيرها إنما ينبغي له غاية التحرير هذا وقد عنت هذه الإجازة (بواسطة قطب المدينة المنورة فضيلة الشيخ ضياء الدين أحمد القادري) جميع ما احتوى عليه فهارس قطب الأقطاب عمدة القرن الرابع عشر الهجري عظيم البركة والشأن صاحب الفضيلة قطب الإرشاد مولاي الشيخ أعلى حضرة سيدي أحمد رضا خان البريلوي رضي الله عنهم عن أساتيذه المذكورة والمقروءة وأسانيد مشائخي وسادتي المقروين و أسانيد رجال طريقتنا القادرية البركاتية الرضوية على منهج السنة النبوية وقد ألفت الفهارس المذكور مقامي في كل ما يصح لي من المسلسلات عموماً والمسلسل بالأولية خصوصاً وفقنا الله تعالى وإياه لما فيه رضاه وإني أوصي أخي المذكور بوصية الله في الأولين والآخرين والملائكة المقربين والأنبياء والمرسلين لمراعاة حقوق الله وحقوقه قال تعالى ﴿ولقد وصينا الذين أوتوا الكتاب من قبلكم وإياكم أن اتقوا الله﴾ وقال تعالى ﴿شرع لكم من الدين ما وصى به نوحاً والذي أوحينا إليك وما وصينا به إبراهيم وموسى وعيسى أن أقيموا الدين ولا تتفرقوا﴾ وقال ﴿ما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا﴾ وصافح المخالفين وإن كرهوا مع بذل النصح لكل مسلم بالحكمة والموعظة الحسنة كما قال صلى الله تعالى عليه وسلم (الدين النصيحة قيل لمن يا رسول الله قال لله ولرسوله ولأئمة المسلمين وعامتهم) وقال صلى الله تعالى عليه وسلم (لا خير في قوم لا يتناصحون ولا خير في قوم لا يقبلون النصيحة) جعلنا وإياكم من الناصحين لله ولرسوله والعاملين بها والواثقين عند حدوثها محبة في الله وإجابة لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وإني أوصي أخي المذكور أن لا ينساني من دعواته في خلوات وجلوات ومكان قبوله وإجابته فسأل الله تعالى أن يوفق بما منهج نبينا المصطفى ويسلك بنا سبيل أهل الاصطفاء ويختم لنا بخاتمة السعادة ويخطنا من اللذين قيل فيهم ﴿للذين أحسنوا الحسنى وزيادة﴾ إن أكرم مسئول وخير مأمول وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وآله وصحبه وابنه وحزبه وسلم والحمد لله رب العالمين .

كتبه بيده الفقير إلى الله المعين

محمد عارف القادري الرضوي الضيائي

التاريخ : ٥ / ٧/ / ١٤٢٠هـ

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

هُوَ القَادِرُ

الحمد لله والصلاة والسلام على خاتم الأنبياء والمرسلين سيدنا ونبينا ومولانا محمد صلى الله عليه وسلم . وبعد ،

فقد طلب مني الابن الصالح ابو بلال عبدالروف جامي الإجازة بقراءة دلائل الخيرات والبردة الشريفة فأجرته لقراءتهما ابتغاء ثواب الله ورضوانه وأوصيته بالمواظبة عليهما ولو قليلا لنيل الخيرات والبركات وطلبت منه أن لا ينساني من الدعاء لي ولأولادي .

والله ولي التوفيق ...

الفقير إليه سبحانه

أبي محمد محمد عارف القادري الضيائي

في ٩/ ٦/ ١٤٢٠هـ

فقیر محمد عارف قادری ضیائی غفرلہ

محمد عارف قادری

طیبہ میں مدفن کا طالب ہے خدا، عبدالروٴف

مرشدی عارف، ضیاء، غوث و رضا کے واسطے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

حرف اول

Marfat.com

مدینہ عالیہ کا قدیم فوٹو

بقیع شریف کا قدیم فوٹو

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

یوں تو حضرت شیخ الشیوخ ضیاء الملت والدین سیدی ضیاء الدین احمد قادری مدنی قدس سرہٗ العزیز پر اب تک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے جدید تذکرہ کی ضرورت کو اس لئے محسوس کیا گیا کہ مطبوعہ تذکروں میں تاریخی و واقعاتی اغلاط و اخطاء موجود ہیں۔ اور کہیں ایسے واقعات بیان کئے گئے ہیں جن کا سیرتِ سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ سے کچھ تعلق نہیں۔ ایسی باتیں بھی بیان کی گئی ہیں جن کا آپ کی ذات والا صفات سے صدور نہ ہوا اور نہ ہی وہ آپ کی ذات سے ممکن ہیں۔ خلاف حقیقت واقعات بھی موجود ہیں۔ بعض حضرات نے اپنے حالات و واقعات، ذاتی مصروفیات اور سفرنامے وغیرہ قطب مدینہ کی سوانح کے کھاتے میں ڈال دیئے۔ ان حالات میں حضرت سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحیح سیرت سے روشناس کرانے کی ضرورت تھی۔ مگر یہ کسی محقق کا کام تھا اس موضوع پر قلم اٹھانا مجھ ایسے بے بضاعت کے بس میں نہ تھا۔

احقر راقم الحروف جانشین قطب مدینہ فضیلۃ الشیخ سیدی حافظ فضل الرحمٰن قادری کی بارگاہ میں حاضر ہوتا رہتا۔ ان مطبوعہ تذکروں میں سے کچھ پڑھ کر سنانے کا گاہے بگاہے حکم فرماتے۔ جب کبھی غیر حقیقی واقعہ سامنے آتا تو افسوس فرماتے اور اصل واقعہ بیان کرتے۔ اگر اس بارے میں کچھ فقیر کے علم میں ہوتا تو بیان کرتا تو آپ فرماتے:

"بھائی آپ کیوں کوشش نہیں کرتے؟"

اور کبھی سختی سے بھی حکم دیتے فقیر اپنی بے بسی و بے بضاعتی کا اظہار کرتا تو ڈانٹ بھی پڑتی کہتے:

"اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو حضرت سیدی والد صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کے قرب کی نعمت سے نوازا ہوا ہے اس کی

Marfat.com

ناشکری کرتے ہو۔ اگر آپ نے یہ کام انجام نہ دیا تو میں
سمجھوں گا کہ اس میں، میں بھی برابر کا مجرم ہوں۔"

کبھی کبھی سیدی قطب مدینہ کی بیٹی سیدہ آمنہ بھی اسی طرح کا حکم فرماتیں۔ ام حبیب حضرت سیدی کے سلسلہ میں منسلک ہیں، کبھی ان سے بھی فرماتے کہ ہمارے بھائی صاحب سیدی والد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے قریب رہے ہیں۔ آپ کے حالات سے خوب واقفیت رکھتے ہیں مگر دوسروں کو محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ گھر سے بھی تقاضا ہوتا رہتا۔

ایک دن حضرت سیدی کے کمرے کی صفائی میں مصروف تھا کچھ پرانے بوسیدہ اوراق اور اہم دستاویزات خستہ حالت میں ملیں۔ آپ کو پیش کیں ملاحظہ فرماتے ہی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ فرمایا:

"یہ اور جو کچھ بھی تم چاہو یہاں سے لے جاؤ۔ آفاتِ زمانہ میں بہت قیمتی سرمایہ ضائع ہوگیا اب جو بھی ہے اگر یہ ضائع ہوگیا تو اس کی ذمہ داری تم پر آئے گی۔ کوئی ایسی چیز مجھے نہیں دکھاؤ، بس لے جاؤ، میری حالت و صحت آپ کے سامنے ہے، میں مجبور ہوں، معذور ہوں، میں یہ کام نہیں کر سکتا، اب یہ ذمہ داری آپ پر ہے۔ ہمارا اور تمھارا مقام برابر ہے۔ میں بھی والد صاحب کا خلیفہ ہوں اور تم بھی والد صاحب کے خلیفہ ہو۔"

کچھ عرض کرنے کی ہمت نہ کرسکا، گزرے ہوئے دن آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے۔ حضرت سیدی و مرشدی قطب مدینہ کا نورانی چہرہ نظروں کے سامنے تھا، اپنے میں استعداد نہ پاتے ہوئے بھی، دلگیر آواز میں عرض کیا حضرت! آپ دعا فرمائیں انشاءاللہ تعالیٰ میں پوری کوشش کروں گا۔ آپ نے گلے لگاتے ہوئے داد و تحسین کے کلمات سے نوازا اور بہت دعا فرمائی۔

Marfat.com

ایک دن سیدی مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا حضرت سیدی قطب مدینہ ﷺ کی کتب دیکھنے کی اجازت عنایت فرمائیں۔

فرمایا۔

"میں بھی وہ ہی کہتا ہوں جو سیدی والد صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ آپ کے لئے فرمایا کرتے تھے۔تمہیں اس گھر پر پورا اختیار ہے جو چاہو لے جاؤ، اگر فقیر کو قتل بھی کر دو تو تم پر قصاص نہیں۔"

سیدی ومرشدی کے کرم کا تذکرہ آپ ہی کے الفاظ میں اور آپ کے جانشین کی زبان سے، سنتے ہی جسم پر کپکپی سی طاری ہوگئی آنکھوں میں آنسو آگئے۔کچھ دیر سکتے کا عالم رہا۔

اسی دن سے کام کا آغاز ہوا جو کچھ احاطہ تحریر میں آتا حضرت سیدی فضل الرحمٰن کے گوش گزار کر دیتا۔تصحیح طلب امور کی طرف خصوصی طور پر متوجہ رہے۔ الحمدللہ چلتے چلتے منزل قریب آگئی۔آخر میں مسودہ حضرت مولانا علامہ افتخار احمد قادری مدظلہ العالی نے کئی مجلسوں میں گوش گزار کیا آخر میں نگاہ کرم فرماتے ہوئے تصدیق وتقریظ عنایت فرمائی۔

یہ دستاویز آپ کے ہاتھوں میں ہے، مجھ سے زیادہ بہتر آپ اس کے حسن وقبیح کو جانچ سکیں گے۔خطاؤں سے مطلع فرمائیں اور دعا میں یاد رکھیں۔قادری مروں اور مدینہ طیبہ میں مرشد کے قدموں میں مٹی نصیب ہوجائے۔ آمین۔

خلافِ حقیقت واقعات کی فہرست تو بہت طویل ہے اس میں سے چند شواھد اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔

(۱)

﴿ ابتدائی دور میں حضرت ضیاء الملت نے نہایت عسرت اور تنگدسی کا وقت گزارا اور سرکار دو عالم ﷺ کی محبت کے امتحان میں کامیاب وکامران ہوئے۔ان دنوں آپ یک وتنہا تھے۔اور زیادہ تر وقت مسجد نبوی شریف (ﷺ) میں گزارتے تھے۔

Marfat.com

لوگوں کو درس دیتے تھے مگر کسی سے کچھ لیتے نہیں تھے۔انہی دنوں حکومت نے مسجد شریف کے مدرسین کی تنخواہوں کا انتظام کیا۔حکومت کے اہل کاروں نے تمام مدرسین کی فہرست تیار کی اوران کے متعلق کاغذی کاروائیاں مکمل کیں،مگر آپ نے اس سلسلہ میں کوئی کوشش نہیں کی، بلکہ اگر کسی مخلص نے آپ کی طرف سے تنخواہ کی کوشش کرنی بھی چاہی تو آپ نے سختی سے منع کر دیا اوراپنی اسی تنگدستی کے ساتھ حضور آقا ومولا ﷺ پر تکیہ کئے رہے۔

(ضیائے مدینہ : ضیاء الملت کی دو اہم باتیں صفحہ ۴۳)

☆ جہاں تک کچھ نہ لینے کی بات ہے،حضرت سیدی قدس سرہٗ العزیز فرمایا کرتے:

"نہ طمع، نہ منع، نہ جمع۔"

کبھی فرماتے:

"کسی سے طلب نہ کرو، کسی کی جیب پر نظر نہ رکھو اوراگر کوئی خودبخود کچھ دے تو یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے تمھارے لئے رزق ہے، انکار مت کرو۔"

اور جہاں تک تنخواہ کا انتظام،اور کسی مخلص کا آپ کی طرف سے کوشش کرنا اور آپ کا سختی سے منع کرنا یہ کیونکر درست ہوسکتا ہے؟

حضرت ضیاء الملت و الدین ﷺ فرماتے:

"ترکی دورِ حکومت میں سلطان کی طرف سے حرم نبوی شریف(ﷺ) کے تمام خدمت گاروں، اساتذہ، جاروب کشوں اور اغوات کے وظائف ہرماہ پابندی کے ساتھ ترکیا سے سلطان کی طرف سے آتے تھے۔

(اورحضرت رحمتہ اللہ علیہ کواس وقت پچیس اشرفی ہر ماہ وظیفہ ملتا تھا۔اوراس وقت یہ وظیفہ سب سے زیادہ تھا۔)پھر شریف مکہ رحمتہ اللہ علیہ کے ایام میں ایک دفتر حرم شریف

Marfat.com

کا مدیر ہر ماہ لے کر آتا جو کسی کا وظیفہ مقرر تھا اسے
دیتا اور رجسٹر پر اس سے مہر ثبت کرالیتا۔"

(۲)

﴿ آپ کے قریبی احباب میں سے ایک بے تکلف دوست جو بذات خود متمول اور خوشحال تھے۔ان سے یہ حالات دیکھے نہ گئے۔انھوں نے بضد ہو کر آپ کو اس بات پر مجبور کیا کہ اپنے لئے گھر کی ضرورت کے سامان مہیا کریں اور اپنی طرف سے ایک رقم آپ کو دی۔آپ نے پوچھا میرے پاس اس قرض کی ادائیگی کا بظاہر کوئی ذریعہ نہیں۔انہوں نے فرمایا ہو تو دے دیجئے گا نہ ہو تو میری طرف سے کوئی مطالبہ نہیں ۔۔۔۔۔ بہر حال اس طرح ان سے ملے ہوئے پیسوں سے آپ نے کچھ سامان خریدا۔مگر دوسرے دن سارا سامان چوری ہو گیا۔دوست کو معلوم ہوا تو انھوں نے دوبارہ پیسے دے کر سامان خریدا، دوبارہ پھر سامان چوری ہو گیا اور سارا سامان چلا گیا۔اسی طرح تین بار چوری کا واقعہ ہونے پر حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمتہ اس دوست سے جا کر ملے اور اس سے قطع تعلق فرما لیا۔اور کہا۔ "آج سے آپ نہ مجھ سے ملیں اور نہ میں آپ سے۔خوامخواہ آپ نے مجھے قرض کے بوجھ تلے دبایا۔جب قدرت کو یہ منظور نہیں ہے کہ یہ سب ہو تو آپ زبردستی میری ہمدردی کر کے مجھے زیر بار کیوں کرتے ہو؟ بس اب آج سے میری آپ کی دوستی ختم!" ﴾

(ضیائے مدینہ : ضیاء الملت کی دو اہم باتیں صفحہ ۴۴)

☆ "اسی طرح تین بار چوری کا واقعہ ہونے پر حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمتہ اس دوست سے جا کر ملے اور اس سے قطع تعلق فرما لیا۔"

کیا یہ کسی مومن کی شان ہو سکتی ہے کہ جو اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے وہ اس کے ساتھ قطع تعلق کرے، اور احسان کے بدلے میں کہے کہ آج سے میری آپ کی دوستی

Marfat.com

ختم، کیا یہی اخلاص کا بدلہ ہے؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا یَدُ خُلُ الجنة قاطع

(مشکوۃ شریف)

قطع تعلق کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

من قطع رحما فلیس مِناً

(معجم کبیر طبرانی)

جس نے صلہ رحمی کو قطع کیا وہ ہم میں سے نہیں۔

لایحل لمسلم ان یھجراخاہ فوق ثلاث فمن ھجر فوق ثلاث فمات دخل النار

(احمد و ابو داؤد)

مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن رات سے زیادہ قطع تعلق کرے، پس جس نے ایسا کیا اور مر گیا وہ جہنم میں داخل ہوا۔

پھر آپ خیال فرمائیں کہ جن کو قطب مدینہ، ضیاء الملت، فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول (ﷺ)، اور محمد رسول اللہ ﷺ کی پاک ڈیوڑھی کی دربانی کا فریضہ انجام دینے والا لکھا جا رہا ہے۔ کیا اس میں یہ صفات ممکن ہیں؟

آپ کے اس دوست نے آپ کو یہ رقم بطور قرض نہیں بلکہ ھدیہ پیش کیا تھا۔ اس میں زیر بار ہونے والی تو کوئی بات ہی نہیں تھی۔ تیسری مرتبہ چوری ہونے پر جب آپ کے دوست آپ کے گھر تشریف لائے اور اپنی بقایا تمام رقم آپ کو پیش کی تو آپ نے گوارا نہ کیا کہ اپنے دوست پر بوجھ بنیں۔ چونکہ ان کا رقم دینے کے لئے اصرار بڑھ رہا تھا اس وجہ سے آپ نے ان کو کہا کہ آپ تشریف لے جائیں اور جب تک میں خود آپ کو نہ

Marfat.com

بلاؤ آپ اس وقت تک میرے پاس نہ آنا۔ وہ اس لئے کہا کہ اگر وہ دوست آئیں اور آپ کو تنگ دستی میں ملاحظہ کریں، تو پریشان ہو کر رقم دینے کی کوشش کریں گے اور آپ نہ چاہتے تھے کہ آپ کے دوست کا مال خرچ ہو کیونکہ وہ صاحب ھدیہ دیتے تھے، اگر قرض ہوتا تو آپ قبول فرما لیتے۔ اور یہ واقعہ حرم نبوی شریف (ﷺ) میں حدیث شریف کی خدمت پر متین ہونے سے پہلے کا ہے۔

(۳)

﴿ حضرت ضیاء الملت یہ کہہ کر گھر تشریف لائے اور پھر حسب سابق تنگدستی اور فاقہ کشی کے ساتھ گزارنے لگے۔ ایک روز کی بات ہے ایک باوقار شخص نے آپ کے دروازے پر دستک دی، دروازہ کھلا، سلام اور جواب ہوا سلام کے بعد پوچھا۔ کیا تمہیں روٹی پکانے کا ڈھنگ ہے۔ آپ نے کہا جی ہاں! نووارد شخصیت کے ہاتھ میں آٹے کی بھری ہوئی بوری اور گھی کا برتن تھا، آپ کو دیا اور فرمایا دو آدمیوں کے لئے روٹیاں تیار کرو، اور میرا انتظار کرو۔ ضیاء الملت رحمۃ اللہ علیہ نے روٹیاں تیار کر لیں اور تا دیر انتظار کرتے رہے۔ مگر وہ نووارد شخصیت پھر دوبارہ نہیں آئی۔ اسی اثناء میں غور کرتے کرتے حضرت ضیاء الملت کو اپنے اس دوست کا خیال آیا۔ آپ اس کے پاس گئے، سارا ماجرا سنایا اور اسے اپنے گھر لائے اور دیر بعد دونوں نے کھانا کھایا۔ آٹے کی بوری کو جب خالی کر کے آٹا ڈبوں میں منتقل کرنے لگے تو اس کے اندر سے ایک وزنی پوٹلی برآمد ہوئی جس میں دینار و درہم تھے۔

حضور سید عالم ﷺ کے اس مقرب دربان تک رزق اور دولت لے کر تشریف لانے والے وہ بزرگ کون تھے؟ یہ اس خانوادہ ضیائی کا راز ہے۔ دیکھئے حضور سرور عالم ﷺ قاسم نعم پر تکیہ کرنے والا کیسے نوازا جاتا ہے۔ امام اہل سنت کی زبان میں ۔

تیری چوکھٹ پہ پلے غیر کی ٹھوکر میں نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے ٹکڑا تیرا ﴾

(ضیائے مدینہ : ضیاء الملت کی دو اہم باتیں صفحہ ۴۵)

Marfat.com

☆ ایک باوقار شخص کا آنا۔ مگر وہ نووارد شخصیت کا پھر دوبارہ نہیں آئی۔ دوست کا خیال آنا۔ آپ اس کے پاس گئے۔ سارا ماجرا سنایا اور اسے اپنے گھر پر لائے اور دیر بعد دونوں نے کھانا کھایا۔ آٹے کی بوری سے وزنی پوٹلی برآمد ہونا۔ اور اس میں دنیار و درھم کا ہونا۔

یہ سب باتیں توڑ موڑ کر حقیقت کے خلاف بیان کی گئی ہیں۔

(ملاحظہ ہو "حضرت سید الشہد اسیدنا امیر حمزہ ﷺ کی کرامات صفحہ ۴۶۱ ")

اور امام اہل سنت کا شعر اس طرح ہے۔

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

(۴)

﴿ قاری امانت رسول مدظلہ بیان کرتے ہیں ایک دن حضرت نے فرمایا کہ میرے لڑکے فضل الرحمٰن میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا ابا جان آپ مجھے مرید فرمالیں، میں نے کہا بیٹا میں اعلحضرت قبلہ کے مسلک کی پابندی کرتا ہوں، کیونکہ اعلحضرت قبلہ نے اپنے دونوں شہزادگان یعنی فرزند اکبر حجۃ الاسلام ابو محمد حامد رضا اور شہزادہ اصغر مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا نوری کو اپنا مرید نہیں کیا بلکہ اپنے شیخ کے یہاں مارہرہ شریف (ضلع ایٹہ، بھارت) میں عارف باللہ مولانا سید شاہ ابوالحسین نوری نوراللہ مرقدہٗ سے بیعت کرایا، اس کے بعد اعلحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے دونوں شہزادوں کو اپنی خلافت اور جملہ اجازتوں سے نوازا، لہذا ابھی تو شہزادہ اعلحضرت مفتی اعظم ہند قبلہ بریلی شریف میں موجود ہیں، تم فوراً ہندوستان جاؤ اور بریلی شریف حاضر ہو کر مفتی اعظم ہند قبلہ سے بیعت ہو جاؤ۔ چنانچہ مولانا فضل الرحمٰن بریلی شریف حاضر ہوئے اور مفتی اعظم قبلہ کے دستِ مبارک پر بیعت ہو کر داخل سلسلہ ہوئے بعد میں حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے

Marfat.com

بھی اجازت وخلافت سے نوازا۔ ﴾

(حضرت مدنی علیہ الرحمتہ کا مفتی اعظم علیہ الرحمتہ سے عقیدت و احترام۔ انوار قطب مدینہ صفحہ ۳۶۵ ۔ ۳۶۶)

☆ حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی قادری مدظلہ العالی ۱۳۴۴ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے ۔ ۱۳۵۲ھ میں آٹھ برس کی عمر میں اپنے والدِ ماجد سیدی ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی ؒ کے ہمراہ بغرض علاج حیدرآباد دکن گئے ۔ واپسی پر ۱۳۵۳ھ کو نو (۹) برس کی عمر میں قرآن شریف مکمل حفظ کر لیا۔ اور اپنے والدِ ماجد سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت کا شرف پایا۔ ۱۳۵۴ھ میں دس (۱۰) سال کی عمر میں حضرت شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی قدس سرہ العزیز نے خلافت واجازت سے نوازا۔ ۱۳۶۴ھ میں بیس (۲۰) سال کی عمر میں شہزادہ اعلحضرت سیدی مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا خاں نوری نور اللہ مرقدہ نے مدینہ طیبہ کی حاضری کے وقت مولانا فضل الرحمٰن مدنی کو مجاز و ماذون فرمایا اور دوبارہ مکہ شریف کی حاضری پر بیت اللہ شریف میں میزاب رحمت کے نیچے کھڑے ہو کر علماء ومشائخ کی موجودگی میں خلافت واجازت کے الفاظ کا اعادہ فرماتے ہوئے اپنی دعاؤں سے نوازا۔

مدینہ منورہ میں حضرت مولانا ابوداود کے صاحبزدگان کی موجودگی میں حضرت مولانا محمد حفیظ نیازی ایڈیٹر ماہ نامہ ''رضائے مصطفےٰ'' گوجرانوالہ نے حضرت سیدی فضل الرحمٰن قادری زید مجدہ سے سوال کیا، جو کہ انہوں نے ٹیپ کر لیا تھا۔

'' حضرت آپ کس سے اور کتنی عمر میں بیعت ہوئے؟ ''

فرمایا:

'' عمر تو اب مجھے یاد نہیں رہی، چھوٹی عمر ہی میں حضرت والد صاحب نے مجھے اپنا مرید کر لیا تھا۔ ''

آپ پہلی مرتبہ ۱۳۵۲ھ میں آٹھ (۸) سال کی عمر میں علاج کی غرض سے

Marfat.com

حیدرآباد دکن گئے اور دوسری مرتبہ ۱۳۹۲ھ میں باون (۵۲) برس کی عمر میں بمعہ اہل و عیال اجمیر شریف اور بریلی کا سفر کیا۔

اگر آپ اشرفِ زمان حضرت شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی ﷺ کے خلافت عطا فرمانے کے وقت تک کسی سے مرید نہ ہوئے تھے تو حضرت اشرفی میاں رحمتہ اللہ علیہ سے نوازے جانے کا کیا معنیٰ و مطلب ہوا؟

حضرت سیدی مفتی اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے مرید ہونے کو کس نے اور کب کہا؟ یہ افسانے کے علاوہ اور کیا ہے؟

حضرت سیدی مفتی اعظم ہند ﷺ کیسے مرید ہوئے ملاحظہ فرمائیں:

سید المشائخ حضرت شاہ ابوالحسین نوری علیہ الرحمہ نے اگر چہ آپ کی پیدائش کے وقت ہی اپنے سلسلے میں داخل کرلیا تھا، مگر جب آپ بریلی تشریف لائے تو چھ ماہ کے آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خان کو گود میں لیا پیشانی کو بوسہ دیا اپنی انگشت شہادت آپ کے منہ میں ڈالی اور نہ صرف سلسلے میں داخل فرمایا بلکہ تمام سلاسل میں اجازت وخلافت سے بھی نوازا۔

(خلفائے اعلحضرت)

(۵)

﴿ ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ء میں حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں قدس سرہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو انہوں نے قبلہ مولانا فضل الرحمٰن مدنی مدظلہ کو تحریری خلافت عطا فرمائی۔ ﴾

(انوار قطب مدینہ صفحہ ۲۳۳)

☆ حضرت مفتی اعظم ہند قبلہ ﷺ ۱۳۷۱ھ میں حج کے لئے حاضر نہیں ہوئے تھے۔ یہ سن درست نہیں۔ سیدی قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ العزیز ۱۳۶۴ھ ہی کا ذکر فرمایا

Marfat.com

کرتے تھے۔

(۶)

﴿ ایک مرتبہ ایک شخص حضرت مدنی علیہ الرحمتہ سے مرید ہونے آیا جبکہ وہاں حضرت مفتی اعظم ہند بھی موجود تھے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمتہ نے اسے فرمایا شہنشاہ کے ہوتے ہوئے مجھ سے طالب ہوتے ہو۔ ﴾

(حضرت مدنی علیہ الرحمتہ کا مفتی اعظم علیہ الرحمتہ سے عقیدت و احترام۔ انوار قطب مدینہ صفحہ ۳۶۵ ۔ ۳۶۶)

☆ درست نہیں ہے کیونکہ انہی ایام میں سیدی قطب مدینہ ضیاء الملت و الدین مرید کرتے رہے۔ اوراحقر راقم الحروف عینی شاھدین میں سے ہے۔

(۷)

﴿ ان ہی صاحب نے ایک پمفلٹ میں حضرت مفتی اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے مدینہ شریف حاضر ہونے کے ضمن میں کچھ اس طرح تحریر کیا۔ قطب مدینہ عمر رسیدہ اور بیمار ہونے کے باوجود، شہزادہ اعلحضرت کے استقبال کے لئے تیس (۳۰) میل تک پیدل چل کر گئے۔ ﴾

☆ حضرت سیدی و مرشدی قطب مدینہ ﷺ کے گھٹنوں میں شدید درد رہتا تھا۔ وضو کے لئے آپ بدقت جاتے اور نماز بیٹھ کر ہی پڑھتے تھے۔ اختتام مجلس پر صلاۃ وسلام بھی بیٹھے بیٹھے ہی عرض کرتے، سال میں ایک مرتبہ حضرت سید الشہداء سیدنا حمزہ ﷺ کی زیارت کے لئے اکثر سترہ (۱۷) رمضان المبارک کو حاضری دیتے۔ ان حالات میں تیس (۳۰) میل کا سفر پیدل کرنا کیسے ممکن ہے؟

Marfat.com

جب حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمتہ مدینہ طیبہ کی حاضری کے لئے آرہے تھے تو حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ گاڑی پر سوار ہو کر ابیار علی (میقات ذوالحلیفہ) جو کہ شہر طیبہ سے پندرہ، سولہ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے پہنچے۔ سخت گرمی تھی، دھوپ میں سڑک کے کنارے آپ کے انتظار میں چند گھنٹے کرسی پر تشریف فرما رہے۔

(تفصیل مرشدزادے کا احترام صفحہ ۵۳۵ پر دیکھیں)

(۸)

﴿ کسی نے اپنا سفرنامہ لکھ کر قطب مدینہ ؒ کی سوانح میں شامل کر دیا۔ ﴾
(انوار قطب مدینہ : باتیں انکی یاد رہیں گی! صفحہ ۳۲۴ تا ۳۳۲)

(۹)

﴿ نماز فجر کے دو گھنٹے بعد مسجد نبوی شریف سے باہر نکلا اور آپ کے در دولت پر پہنچا۔ دروازہ کھٹکھٹایا، کھلا تو دو عظیم شخصیتیں محو گفتگو تھیں ایک قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری اور دوسری شخصیت پیر طریقت مظہر امیر ملت حضرت الحاج الحافظ پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب علی پوری..... معاً پیر حیدر حسین شاہ صاحب فرمانے لگے منشا میاں ..... بڑی عجیب بات ہے تم بھی آگئے۔ حالانکہ اس وقت تو کسی کے لئے بھی دروازہ نہیں کھولا جاتا ..... جناب رضوان صاحب بالا خانہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے کھانے کا حکم دیا، کھانا آیا میری خوش بختی کہ دو بزرگ ہستیوں نے اس خطا کار تابش قصوری کو کھانے میں اپنے ساتھ شامل فرمایا۔ ﴾

(ضیائے مدینہ : ایک متواضع شخصیت صفحہ ۸۵ ۔ ۸۶)

☆ منشا میاں بڑی عجیب بات ہے تم بھی آگئے۔ حالانکہ اس وقت تو کسی کے لئے دروازہ نہیں کھولا جاتا۔

Marfat.com

حضرت سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ کے متعلقین تو اس حقیقت کو خوب جانتے ہیں کہ آپ دروازہ کبھی بھی اور کسی کے لئے بھی بند ہی نہیں کرتے تھے۔

نماز فجر کے دو گھنٹے بعد مسجد نبوی شریف سے نکلا اور آپ کے در دولت پر پہنچا ..... جناب رضوان صاحب بحکم سیدی بالا خانہ سے کھانا لائے .....میری خوش بختی کہ دو بزرگ ہستیوں نے اس خطا کار تابش قصوری کو کھانے میں اپنے ساتھ شامل فرمایا۔

نماز فجر کے دو گھنٹے بعد کھانا؟ اور ان کی خوش بختی کہ دو بزرگوں نے انہیں کھانے میں شامل فرمایا۔ مگر جو خوش بخت حضرات، حضرت سیدی قطب مدینہ قدس سرہ العزیز کی مجالس میں حاضری کا شرف حاصل کرتے رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ عام دنوں میں بھی حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے دستر خوان پر کس قدر مہمانانِ رسول مقبول (ﷺ) کی حاضری ہوتی تھی اور حضرت خوش بخت منشا صاحب فرمارہے ہیں کہ ہم فجر کی نماز کے دو گھنٹے بعد ایام حج میں کھانے پر صرف تین ہی حضرات تھے۔ کیونکر درست تسلیم کیا جا سکتا ہے؟ ممکن ہے یہ منشا صاحب ہی کی خوش نصیبی ہو۔

(۱۰)

﴿ حضرت مولانا (قطب مدینہ) اپنی مسند پر تشریف نہیں رکھتے تھے۔ ایک مجذوب صفت انسان بیٹھے ہوئے تھے اور زبان سے کوئی بات نہیں کرتے تھے، میں نے حضرت کی مسند کے نیچے سے ڈاک نکالی اور چیک کر کے فقیہہ اعظم کے خطوط لے آیا۔ ﴾
(ضیائے مدینہ : ایک متواضع شخصیت صفحہ ۸۵)

☆ حضرت سیدی قطب مدینہ ﷺ اپنی مسند پر تشریف نہیں رکھتے تھے .....
حضرت کی مسند کے نیچے سے ڈاک نکالی .....فقیہہ اعظم کے خطوط لے آیا۔ حضرت مسند پر موجود نہیں تھے مگر دروازہ پھر بھی کھلا تھا اور جب آپ چاہیں خوش بختی کے اظہار کے لئے

Marfat.com

سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ مسند پر تشریف بھی رکھتے ہوں تو بھی دروازہ بند کردیں۔

(۱۱)

﴿ آپ (فقیہہ اعظم رحمتہ اللہ علیہ) کے ارشاد پر میں نے حضرت سے اپنی جلد بازی پر معذرت طلب کرلی۔ میرے کلمات کے ساتھ ہی فقیہہ اعظم نے قطب مدینہ سے کہا آج منشا سے شدید غلطی ہوئی کہ آپ کی عدم موجودگی میں خطوط نکال لایا۔ فقیہہ اعظم کے ان کلمات پر قطب مدینہ نے ارشاد فرمایا کوئی بات نہیں اس نے بہت اچھا کیا کہ آپ کی امانت کو جلد پہنچایا، میرے اس کمرے میں چار صاحبان کو تصرف کا اختیار ہے۔ ایک الحاج الحافظ پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب علی پوری دوسرے الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری، تیسرے الحاج محمد عارف ضیائی لاہوری اور چوتھے یہ آپ کے شاگردِ رشید محمد منشا تابش قصوری۔ ﴾

(ضیائے مدینہ : ایک متواضع شخصیت صفحہ ۸۵ ۔ ۸۶)

☆ یہ مقالہ جناب منشا صاحب نے ۱۹۷۲ء ہی میں فقیر کو عنایت فرمایا تھا۔ اس کے دوسرے نمبر پر بغیر سابقہ ولاحقہ کے حاجی لال دین صاحب لاہوری درج تھا۔ نہ جانیں کس مصلحت کے تحت آپ نے تبدیلی شخصیت کی ذمہ داری قبول فرمائی اور جناب الحاج لال دین صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام کی بجائے کسی دوسرے کا نام لے آئے۔

حضرت الحاج لال دین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں قطب مدینہ فرماتے:

"جس نے زندہ ولی کو دیکھنا ہو وہ بھائی لال دین صاحب کو دیکھ لے۔"

اس سلسلہ میں موصوف، احقر کے نام ایک مکتوب میں تحریر کرتے ہیں۔

"محترم آپ یقین کریں جس مضمون کے متعلق آپ نے شکرنجی کا اظہار فرمایا ہے اس میں قصداً میں نے کوئی

Marfat.com

تبدیلی نہیں کی۔ اگر پہلے شائع کردہ مضمون میں کسی نام کی زیادتی یا کمی ہوئی تو میرے ارادے کو اس میں قطعاً کوئی دخل نہیں سہواً ہوا ہے۔تو اس کی تصحیح کی جا سکتی ہے۔"

مزید فرمایا:

" رہی بات حضرت الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ سے کسی معاملہ میں آپ کا دل غبار آلود ہوا تو اس سلسلہ میں دعا کے سوا کیا کیا جا سکتا ہے۔ مولوی محمد احمد بصیرپوری نے جو دل آزار کتاب لکھی ہے اس کی اشاعت سے حضرت میاں صاحب مدظلہ کا کوئی تعلق نہیں ..... آپ تو ناراض تب ہوتے جب آپ کا نام درج نہ ہوتا۔یوں بھی میرے مضمون لکھے جانے سے قبل اس روایت کو کسی اور نے قولاً یا فعلاً کبھی ظاہر نہیں کیا حالانکہ حضرت قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے جو قرب آپ کو حاصل رہا بڑا مثالی ہے۔لہذا اگر ایسے اعتماد کا اظہار حضرت علیہ الرحمتہ نے مختلف اوقات میں جس جس رنگ میں فرمایا ہو تحریر کر کے کتاب کو مزید تابناک بنائیں۔ نیز حضرت شیخ المشائخ مولانا فضل الرحمٰن مدنی دامت برکاتہم العالیہ کو جو بھرپور اعتماد آپ سے ہے انہیں بھی زیب قرطاس کریں۔"

آئندہ صفحہ پر مولانا محمد منشا تابش صاحب کے مکتوب کا عکس ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

MUHAMMAD MANSHA TABISH KASURI

○ محمد منشا تابش قصوری مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

Date ۲۰۰۰ دسمبر

Ref. No. _____

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

بسلسلہ الحاج حضرت علامہ الحاج شیخ محمد عارف جہانی تابش مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مزاج گرامی!

آپ کی سعادت مندی اور فرزند مکرمی پر جتنا ناز کیا جائے کم ہے کہ مرحلہ دراز سے حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار رحمت سے شاد کام ہیں۔ ہمارے لئے بھی حاضری کی مدد خواست گزار ہیں تو کرم ہوگا۔

ہاں بعض رفقاء کی زبانی معلوم ہوا کہ میرے ایک مضمون کے سلسلہ میں آپ نے شکریہ بھی کا والی فرمایا ہے۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ حضرت قطب مدینہ ہر ارادت پیمانہ کتاب مرتب فرما رہے ہیں۔ یہ خبر بڑی ایمان افروز ہے۔

محترم! آپ یقین کریں جس مضمون کے متعلق آپ نے شکریہ کی کارڈ ارسال فرمایا ہے۔ اس میں قصداً ایک کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اگر بیلے مقالہ کردہ مضمون میں کسی نام کی زیادتی یا کمی ہوگئی تو میرے حساب سے کم از کم اس میں قطعاً کوئی دخل نہیں سہواً ہوا ہے تو تصحیح کی جا سکتی ہے۔

میرا ذاتی مشورہ ہے آپ جو کتاب مرتب فرما رہے ہیں اس کے تحشیہ و تعلیقات (تجصیص) سے معنون ارکھیں جو حقیقت اسکے ساتھ ہے ہی درج کریں۔ تاکہ مدینہ طیبہ کی مقدس سرزمین پر لکھی جانے والی کتاب میں محبت کی خوشبو ہی رچی بسی ہو۔ اختلاف کی ہوا کو بھی گزرنے کا موقع نہ دیں۔

یہی بات حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے کسی معاملہ میں آپ کو کامل عنایات کا ارشاد ہو تو اس سلسلہ میں دعا کے سوا کیا کیا جا سکتا ہے۔ ہماری محمد احمد البصیر پوری نے جو دلآزار کتاب لکھی ہے۔ اس کا جواب حضرت علامہ صاحب موصوف کو کسی تعلق نہیں۔ اس کی وضاحت وہ از خود دو صفحہ کے مضمون اور اخبار کے اشتہار کے ذریعہ فرما چکے تھے۔

میرے مضمون میں موصوف کا نام ضیائے مدینہ میں درج ہو تو اس کا مذکورہ کتاب سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ تو ناراض تب ہوتے جب آپ کا نام درج نہ ہوتا۔ ہمارے تابش میں تو مضمون لکھے جانے کے

Jamia Nezamia Rizvia Inside Lahori gate, Lahore Pakistan. Phone. (042)7657314

مکتبہ اشرفیہ : مریدکے (ضلع شیخوپورہ)

Marfat.com

شاید حضرت منشا کو یہ یاد نہیں رہا کہ اس مضمون کی نقل وہ احقر کو عنایت فرما چکے ہیں۔ اس لئے تحریر فرمایا۔ اگر پہلے شائع کردہ مضمون میں کسی نام کی زیادتی یا کمی ہوئی تو میرے ارادے کو اس میں کوئی دخل نہیں۔

مگر یہاں کسی نام کی کمی یا زیادتی نہیں بلکہ تبدیلی ہوئی ہے نہ جانیں کس بنا پر ایسا کیا گیا؟ اور حقیقت سے منہ موڑتے ہوئے جمیل احمد صاحب سے احقر کا دل غبار آلود اور محمد احمد بصیر پوری کی دل آزار کتاب کا ذکر فرمایا جس کا مذکور کے مقالہ سے کیا تعلق؟ اور نہ جانیں میرے دل کے غبار آلود ہونے کا آپ کو کس طرح علم ہوا اور آپ نے کس مقصد کے لئے اس کا تعلق بصیر پوری کی دل آزار کتاب سے جوڑ دیا۔ رہی یہ بات کہ اس کے قبل اس روایت کا کسی نے قولاً یا فعلاً کبھی ظاہر نہیں کیا۔ تو احقر نے مذکور کو ان ہی کے مقالہ کا عکس ان کی خدمت میں ارسال کر دیا تھا۔

ملاحظہ فرمائیں

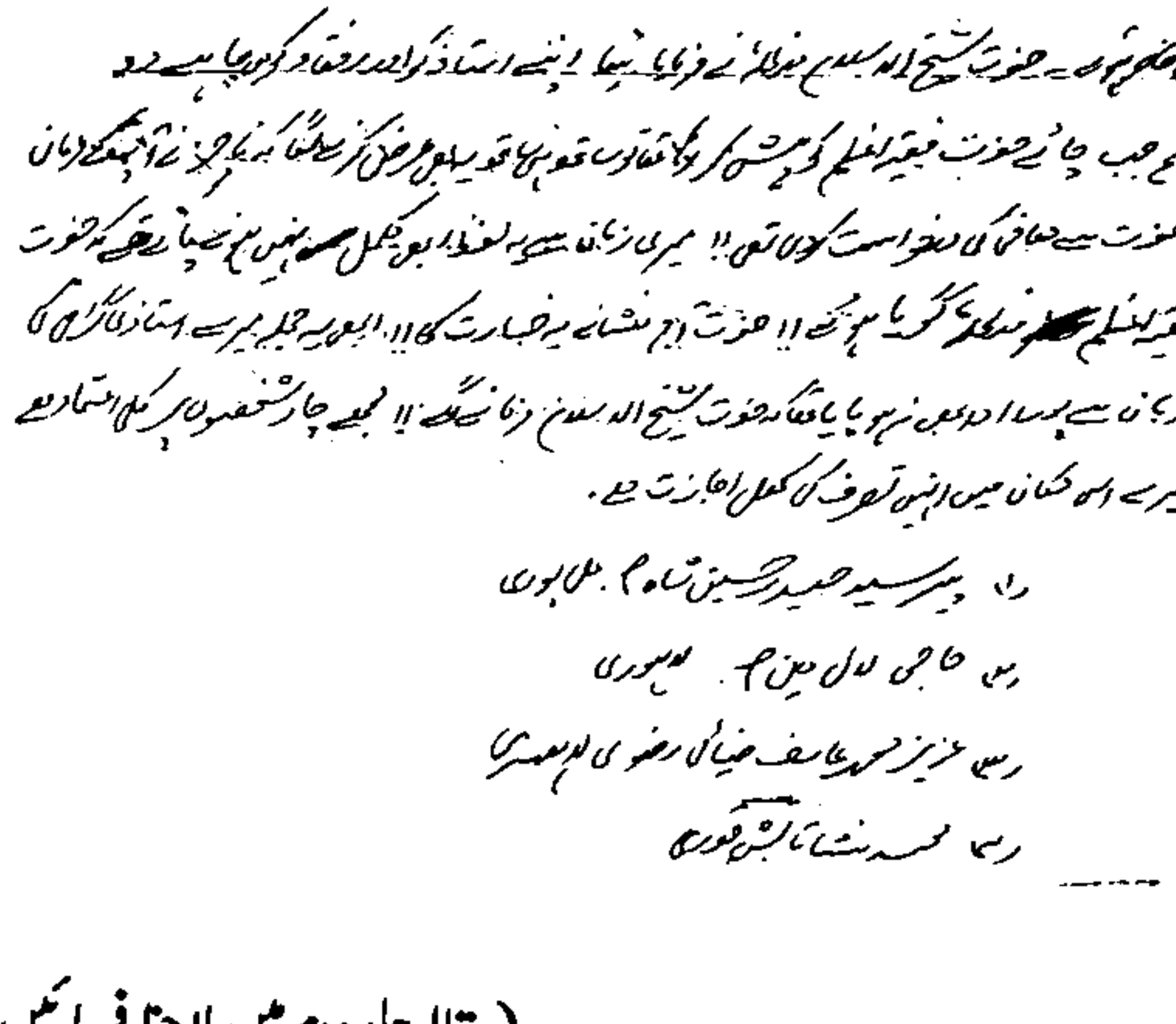

(مقالہ جلد دوم میں ملاحظہ فرمائیں)

Marfat.com

(۱۲)

﴿ اور مولانا الحاج الحافظ فیض الرحمٰن کوثر علیہ الرحمۃ نے ناچیز پر قطب مدینہ کا یہ کریمانہ برتاؤ دیکھا تو فرمانے لگے آپ قطب مدینہ سے مجھے دلائل الخیرات شریف کی اجازت لے دیں۔ میں نے کہا کہ یہ کام آپ کے لئے قطعاً مشکل نہیں۔ آپ فقیہ اعظم کے داماد ہیں۔ اور فقیہ اعظم سے قطب مدینہ بڑے متاثر ہیں۔ تمھاری نسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے، حضرت اجازت مرحمت فرمائیں گے۔ ﴾

(ضیائے مدینہ : ایک متواضع شخصیت صفحہ ۸۶)

☆ حضرت قطب مدینہ سیدی ضیاء الدین احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ سے اگر کبھی کوئی دلائل الخیرات شریف کی اجازت طلب کرتا تو آپ فوراً اجازت عنایت فرمادیتے۔ آپ فرمایا کرتے:

> ''اللہ تبارک و تعالیٰ نے تو صلاۃ و سلام پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ بدبخت ہے وہ جو اس سے منع کرے۔ اگر کسی سے اجازت طلب کی جائے اور وہ اجازت نہ دے تو اس سے بڑھ کر دنیا میں اور کون بخیل ہو سکتا ہے؟''

اگر آپ سے کوئی وظیفہ پڑھنے کے لئے پوچھتا تو آپ کہتے:

> ''سب سے بڑی چیز جو ہے وہ پانچ وقت کی نماز ہے، سب سے بڑا وظیفہ یہ ہی ہے۔ نماز نہ تو ضائع ہو اور نہ ہی ضائع ہونے کا خدشہ ہو۔ قرآن پاک کی تلاوت جس قدر ممکن ہو روزانہ اپنے اوپر لازم کر لو اس کے بعد جو سب سے بڑا وظیفہ ہے وہ ہفت ھیکل ہے۔ اور درود شریف تو ہر مسلمان کو محبوب اور مومن کے ایمان کی جان ہے، ہر وقت صلاۃ وسلام عرض کرتے رہو اور دلائل

Marfat.com

الخیرات شریف سے جس قدر ہو سکے روزانہ پڑھ لیا کرو۔"

آپ سے درود شریف پڑھنے کی اجازت لینے میں قطعاً کسی قسم کی کوئی مشکل نہ تھی۔ بلکہ درود پاک پڑھنا پڑھانا تو آپ کا مقصد حیات تھا اسلئے ان کے ہاں فقیہہ اعظم قدس سرہ العزیز کے وسیلہ کی قطعاً کوئی ضرورت نہ تھی۔ سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ کی طرف اشارۃً بھی ایسی بات منسوب کرنا کہ آپ سے دلائل الخیرات شریف پڑھنے کی اجازت لینے میں کچھ بھی مشکل تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی توہین ہے۔

(۱۳)

﴿ شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالیٰ کا ایک عربی مقالہ کمپوز شدہ (غیر مطبوعہ) بذریعہ عبدالرؤف قادری (کراچی) جو کہ آپ کو لاہور سے ہمایوں صاحب نے ارسال کیا تھا کی زیارت سے فقیر مشرف ہوا۔ اس میں اور باتوں کے علاوہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کو حضرت سیدی ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی ﷺ کے خلفاء میں شمار کیا گیا۔ جناب الحاج حافظ محمد فیاض احمد قادری (ادارہ معارف نعمانیہ لاہور) سے ذکر ہوا تو آپ نے شرف صاحب سے عرض کیا۔ تو شرف صاحب نے فرمایا میں خود ہی اسے مطلع کر دوں گا تقریباً پانچ برس کا عرصہ گزرنے کو ہے ابھی تک حضرت شیخ الحدیث صاحب نے کرم نہیں فرمایا۔ نہ جانیں وہ مقالہ ابھی تک منظر عام پر آیا ہے یا کہ نہیں۔ اور ان غیر واقعی امور جن کی طرف حضرت شیخ الحدیث صاحب کی توجہ دلائی گئی تھی کی تصحیح ہوئی یا کہ نہیں۔

نہ جانے وہ کون سا اندرون خانہ گٹھ جوڑ ہے جس کی وجہ سے کچھ حضرات ایسے کارنامے انجام دے رہے ہیں۔ ایک مرتبہ میاں جمیل احمد صاحب نے احقر سے کہا کہ حضرت قطب مدینہ ﷺ سے مجھے خلافت لے دو۔ فقیر نے حضرت قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا:

"وہ پہلے کس کی خلافت پر مرید کرتا ہے۔"

Marfat.com

فقیر نے عرض کیا حضرت مجھے خبر نہیں اور یہ واقعہ میاں جمیل احمد صاحب سے بیان کر دیا تھا۔

عرصہ ہوا حضرت علامہ شرف صاحب نے ایک قلم کار کے لئے احقر سے کچھ مواد طلب کیا تھا۔ فقیر نے انکار کر دیا۔ علامہ موصوف کا چھ ماہ تک مطالبہ جاری رہا اور ہر مرتبہ فرماتے کہ مواد آپ ہی کے حوالہ سے چھپے گا۔ ایک دن دوپہر کے وقت احقر کے ساتھ فقیر خانہ پر تشریف لائے اور بضد کچھ نایاب مواد لے گئے، کتاب منظر عام پر آئی، وہ مواد تو موجود تھا مگر .....۔

آئندہ صفحہ پر مولانا محمد منشا تابش قصوری کے مکتوب کا عکس ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

۲۰۰۷/۹۲

مکرمی جناب حاجی محمد عاصف صاحب خیابانی زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ - مزاج اقدس ؟

آپ کا عنایت نامہ مع تحفہ گنبد خضرا کا بہت بہت شکریہ ۔ بہت دلچسپ مکتوں بلکہ لاجواب ۔ جلد احباب کی خدمت میں پیش کر دیا ۔

"قلب مدینہ" نامی کتاب کے دو مسودے ترتیب کر کے شائع کر چکا ہوں ۔ اس سلسلہ میں اگر آپ کوئی خصوصی مواد دیکھنا چاہیں تو کیا ہی بہتر ہو گا ۔

مجلس عرفہ کی طرف سے انوار قلب مدینہ شائع ہوئی ۔ آپ کے لئے ایک کاپی بھجوا دی ہے ۔ دیکھ کر واپس کر دیجئے ۔

تاہم "قلب مدینہ" کے سلسلہ میں حضرت شیخ مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ سے تازہ تحریر حاصل کر کے ارسال کرتا ہوں ۔ امید ہے شاقرات بعد ملاحظہ کریں ۔ نوٹ بک خود بھیجنا چاہتا تھا لیکن ابھی تک نہیں بھیج سکا ۔

کسی عربی کتاب میں حضرت قلب مدینہ علیہ السلام کے متعلق کوئی مضمون نظر سے گزرا ہو تو اس کی نقل بھی عنایت فرما دیجئے ۔

آپ کی طرف سے نوادرات جمع انوار قلب مدینہ میں شامل کر دیئے جائیں ۔ ان میں آپ کا ذکر ضرور کیا جائے گا ۔ ہم وہ تمام چیز کو شکریہ کے ساتھ شائع کریں گے ۔ بطور تشکر یہ درج کریں گے ۔ لہٰذا اگر حضرت کی یادگار میں خصوصی مکتوب یا تصاویر ہوں تو بھیجنے میں تامل نہ کریں ۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی خدمت میں بعد از سلام درخواست کریں کہ ہمیں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ کی حاضری میں بارہا کی تشریف آوری یاد ہو ۔

آپ بھی حاضری کی وقت بہت سے مسائل پر مشتمل سوالات تیار کر لیں ۔ ہم بھی حاضر ہوں گے ۔ لیتے ہیں کسی دن کا ۔ زیارت کیلئے عرض کریں ۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو بھی سلام عرض کریں ۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ہر مراد کی طرف سے سلامتی عطا فرمائے ۔

(مولانا فضل الرحمٰن)

Marfat.com

ENCLOSURES NOT ALLOWED

Sender's name and address

Second fold here

ایروگرام
AEROGRAMME

ہوائی ڈاک

البريد الجوي

Rs.3

(۱۴)

﴿ حضرت علامہ الحاج محمد ضیاء الدین احمد صاحب فرمانے لگے کہ ایک بار مجھ پر فالج کا اثر ہوا، ہاتھ پاؤں لنج ہوگئے۔ میں ہر وقت لیٹا رہتا۔ مجھے سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں اعلحضرت نے اپنی طرف سے خادم بنا کر بھیجا تھا۔ میں نے ایک شب رو رو کر بارگاہ مصطفیٰ (ﷺ) میں عرض کیا۔ ''یا رسول اللہ ﷺ'' مجھ کو میرے مرشد نے آپ کی بارگاہ میں خادم بنا کر بھیجا تھا۔ ﴾

(ضیائے مدینہ صفحہ ۹۲۔)

﴿ بغداد سے حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی کے ارشاد پر حضرت مولانا مکہ مکرمہ روانہ ہوئے اور حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ ﴾

(ضیائے مدینہ صفحہ ۲۱۱۔)

☆ ارشاد فرمایا:

'' ایک عرصہ ہوا کہ فقیر بعارضہ فالج صاحب فراش ہوگیا۔ اس حالت میں ایک رات میں نے بحال زار سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں عرض کیا۔ کہ اے میرے آقا و مولا ﷺ مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے۔ جس کی یہ سزا ہے۔ میرے پیر و مرشد کے صدقے مجھے معاف فرمایا جائے۔ اور اپنے در پاک کی حاضری کا شرف عطا کیا جائے۔ اور اسی طرح سرکار غوث الثقلین ؒ سے بھی استغاثہ کیا۔ ''

(ملاحظہ فرمائیں ''مقام رضا'' صفحہ نمبر ۲۸۵)

ہاتھ پاؤں لنج ہوگئے۔ میں ہر وقت لیٹا رہتا، کہاں سے لے آئے۔ ؟؟

حضرت سیدی ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی ؒ ۱۳۱۶ھ میں پیلی بھیت سے اپنے آبائی شہر سیالکوٹ واپس ہوئے۔ اپنے چچا کی ناراضگی کے سبب کلاس والا سے سیالکوٹ آئے۔ فرمایا:

Marfat.com

"میں نے باوجوہ بچپن ہی سے ارادہ کر لیا تھا کہ اب
اس ملک (متحدہ ہندوستان) میں نہیں رہوں گا۔"

سیالکوٹ سے سفر کا آغاز ہوا، بزرگانِ دین کی زیارتیں کرتے اور اولیا اللہ کے مقابر پر حاضری دیتے ہوئے کراچی پہنچے۔ اور ۱۳۱۸ھ میں عازم بغداد مقدس ہوئے۔ ساڑھے نو برس قیام رہا، چار سال کا طویل عرصہ مجذوبانہ اطوار میں گزرا۔ ۱۳۲۷ھ میں مدینہ طیبہ حاضری ہوئی۔

"مجھے سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں اعلحضرت نے اپنی طرف سے خادم بنا کر بھیجا..... یا رسول ﷺ مجھ کو میرے مرشد نے آپ کی بارگاہ میں خادم بنا کر بھیجا تھا؟؟"

۱۳۱۶ھ تا ۱۳۱۸ھ اس دو سال کے عرصہ کے درمیان سیدی قطب مدینہ قدس سرہ العزیز کی سیدی اعلحضرت عظیم البرکت امام اہل سنت ﷺ سے ملاقات ثابت نہیں اور نہ ہی آپ مدینہ طیبہ کی ہجرت کی نیت سے اپنے وطن سے نکلے، تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ :

"یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو میرے مرشد نے آپ کی بارگاہ میں خادم بنا کر بھیجا تھا۔"

فرمایا:

"سیالکوٹ سے اللہ تعالیٰ نے اسباب پیدا فرمائے اور میں بزرگان دین کی زیارتیں کرتا ہوا کراچی پہنچ گیا۔ بحری جہاز میں ٹکٹ لے کر بیٹھ گیا۔ کراچی سے بصرہ جا کر جہاز ٹھہرا ..... بصرہ میں بزرگان دین کی زیارتیں کرنے کے بعد، اس وقت دریائے دجلہ میں سٹیمر چلتے تھے ..... اس میں بیٹھ گیا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بغداد شریف میں لے آیا۔"

(عرصہ ساڑھے نو (۹ ۱/۲) سال بعد)

"اب مدینہ طیبہ کی حاضری کا جذبہ غالب ہوا۔ حضرت حسین

Marfat.com

الحسنی الکردی ﷺ کی بارگاہ میں اظہار کیا اور اجازت طلب کی۔
اجازت عطا فرماتے ہوئے تین نصیحتیں فرمائیں۔"
(ملاحظہ فرمائیں عزم بغداد صفحہ ۲۳۲)

اہل بصیرت کے لئے سبق

حضرت امام اہل سنت سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی نور اللہ مرقدہ نے حضرت مولانا غلام احمد فریدی سنبھلی ﷺ کو سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ کی خلافت واجازت سے نوازا۔ جس دن سند تحریر کی گئی اس روز ۱۹ ؍ ﷺ تھی لیکن سند دوسرے دن عنایت فرمائی تو ۱۹ ؍ ﷺ کاٹ کر ۲۰ ؍ ﷺ اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا۔ ایسا اس لئے کیا تا کہ جھوٹ نہ ہو۔

ڈاکٹر پروفیسر علامہ محمد مسعود احمد مجددی مدظلہ العالی کو یہ واقعہ حضرت مولانا رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادہ حضرت مولانا غلام محی الدین رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا۔ اس سند کا عکس اور حضرت ڈاکٹر صاحب قبلہ کے قلم سے یہ بیان اسی تذکرہ میں سیدی اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ کے مندرجہ حالات کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

سنوسی الہند مجاہد اعظم امام الاتقیاء سیدی محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری نور اللہ مرقدہ ۱۹۷۳ء میں حج کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوئے، ایک دن ساتھیوں کے ہمراہ سید الشہداء عم النبی المصطفیٰ (ﷺ) سیدنا حمزہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ بچے جمع تھے ریال طلب کرنے لگے، سیدی مجاہد ملت نے سب بچوں کو ریال ریال عنایت فرمایا۔ سلام عرض کرنے کے بعد جب واپس ہونے لگے تو وہی بچے پھر آ گئے اور ریال طلب کرنے لگے تو ایک ساتھی نے کہا بکرہ، بکرہ یعنی کل کل، آپ رحمتہ اللہ علیہ وہیں رک گئے اور اس ساتھی سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

"آپ کی نیت کل آنے کی نہیں ہے اور اگر آپ کل آ بھی جائیں تو ان بچوں کو کیسے پاؤ گے؟ یہ جھوٹ ہے"

Marfat.com

بچوں سے معذرت طلب کی اور پھر ان میں ایک ایک ریال تقسیم فرمایا۔

(۱۵)

﴿ میاں تمہارے پیرومرشد اعلحضرت کے جانشین ہیں ان کے شہزادے ہیں اپنے وقت کے عارف ہیں، قطب ہیں، تم نے ان کو کیا سمجھا کہ حضرت مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ قدسیہ کے چہرے پر علمائے ظاہرین نے محض مفتی اعظم ہند، کی نقاب ڈال رکھی تھی۔ مگر ایک ولی کامل کا چہرہ کہیں چھپانے سے بھی چھپتا ہے، خوشبو نہیں چھپتی۔ ﴾

(ضیائے مدینہ صفحہ ۹۳)

☆ خیر الرسل ﷺ کا فرمانِ ذیشان :

من یُردِ اللهُ بِه خیراً یَفَقِّهُهُ فی الدین

(شکوۃ المصابیح: کتاب العلم صفحہ ۳۲)

اللہ تبارک و تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین خصوصاً سید الائمہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کو اس خیر ''یفقہ فی الدین'' کے تاج سے مزین فرمایا۔ اور ان ہی پاک نفوس کی برکات سے سیدی اعلحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ کو سرفراز فرما کر آپ کو اپنے ہمعصروں میں ممتاز مقام عطا فرمایا۔ اور اس بحرِ بے کنار میں سے چند بوندیں '' وقت کے عارف وقطب'' قدس سرہ العزیز کو نصیب ہوئیں اور آپ '' مفتی اعظم '' کی مسند پر جلوا افروز ہوئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے خیر فرمائی تو تاجدار مارہرہ مطہرہ سید شاہ ابوالحسن نوری قدس سرہ العزیز کی دعاؤں وسیدی مجدد اعظم امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہ کی شب و

Marfat.com

روز کی محنتوں اور خود شہزادہ اعلحضرت " وقت کے عارف وقطب " کی مسلسل مشقتوں نے آپ کے چہرے پر مفتی اعظم ہند کی نقاب ڈال رکھی تھی۔

اب نہ جانے یہ مولف اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا کردہ "خیر" سے بڑھ کر شہزادۂ اعلحضرت کو اور کیا عنایت فرمانا چاہتا ہے۔ اور ایک ولی کامل کے چہرے سے "خیر" کی نقاب اتارنے کی ناکام کوشش میں کیوں مصروف ہے؟ اور نہ جانے اس کے راوی کو اس میں کیا "خیر" نظر آئی۔

شہر خیر کے باشندے، خیر کے طالب، خیر چاہنے والے، خیر تقسیم کرنے والے، طلب خیر میں زندگی گزار دینے والے خیر خواہ اور پابند شریعت مطہرہ سیدی مفتی ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی ﷺ پر یہ اتہام کیوں ثبت کیا جا رہا ہے؟

"علمائے ظاہرین نے محض مفتی اعظم ہند کی نقاب ڈال رکھی ہے"

ان علمائے ظاہرین میں سے یہ شریعت وطریقت کے آفتاب و مہتاب بھی ہیں۔

مجددِ اعظم سیدنا امام احمد رضا خاں قادری[1]۔ قطب مدینہ مفتی ضیاء الدین احمد قادری۔ حجۃ اسلام علامہ حامد رضا خاں قادری۔ صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی۔ صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی۔ پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری۔ علامہ مفتی سید دیدار علی شاہ الوری۔ حضرت عبدالسلام جبل پوری۔ مفسر قرآن علامہ ابراہیم رضا خاں بریلوی۔ محدث اعظم مکہ علامہ سید علوی عباس مالکی۔ مفتی اعظم فلسطین امین الحسینی۔ حضرت علامہ برہان الحق جبل پوری۔ شیر بیشۂ اہل سنت علامہ حشمت علی خاں لکھنوی۔ ابوالمساکین علامہ ضیاء الدین پیلی بھیتی۔ مجاہد اعظم علامہ محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری۔ محدث اعظم علامہ سید محمد اشرفی کچھوچھوی۔ مبلغ اسلام علامہ عبدالعلیم صدیقی قادری۔ عارف حقانی پیر سید محمد معصوم شاہ گیلانی۔ محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد۔ حضرت علامہ مفتی عبدالعزیز چشتی مزنگوی۔ مجاہد ملت علامہ عبدالحامد بدایونی۔ مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری۔ غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی۔ شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی۔ حکیم الامت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی۔ حافظ الملت

Marfat.com

علامہ عبدالعزیز مبارکپوری۔اشرف المشائخ علامہ غلام قادراشرفی۔علامہ مفتی تقدس علی خان رضوی۔ علامہ ابوالحسنات سید محمد قادری۔ علامہ عبدالمصطفی ازہری۔حضرت مفتی اعجاز ولی خاں رضوی۔علامہ مفتی عبدالعزیز بدایونی۔علامہ غلام جیلانی میرٹھی۔ حضرت قاری مصلح الدین صدیقی قادری۔قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی۔معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ علی پوری۔فقیہہ اعظم علامہ نوراللہ بصیر پوری۔جانشین قطب مدینہ سیدی فضل الرحمٰن قادری رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

(۱۶)

﴿ سفید ڈاڑھی اور چھوٹی تیز آنکھیں۔ ﴾

(انوار قطب مدینہ صفحہ ۲۲۳)

☆ مضمون نگار نے ۱۹۷۲ء میں تواتیہ میں منعقد ہونے والی مجلس کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کیا۔

جب کے ان دنوں سیدی ضیاء الدین احمد قادری قدس سرہ العزیز کی ڈاڑھی کے بال سفید و سیاہ ملے جلے تھے۔

اور ''چھوٹی تیز آنکھیں'' اسی کتاب میں آپ کے حفیظ نفوس کا عکس ملاحظہ فرمائیں۔ (صفحہ ۱۶۵)

(۱۷)

﴿سنہ ۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء میں تولد ہوئے۔''یاغفور'' سے سن پیدائش نکلتا ہے۔﴾

(انوار قطب مدینہ صفحہ ۱۹۲)

Marfat.com

☆ ''یا غفور'' سے عدد ۱۲۹۴ھ نہیں بلکہ ۱۲۹۷ھ نکلتے ہیں۔آپ کا نام ''احمد مختار'' تھا۔اوراسی سے مادۂ تاریخ ولادت باسعادت ۱۲۹۴ھ برآمد ہوتا ہے۔ بعدمیں آپ کے دادا رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کا نام ضیاءالدین رکھا۔

(۱۸)

﴿ بوجوہ گھر سے نکلنا پڑا اور لاہور آ گئے، حضرت مولانا غلام قادر بھیروی رحمتہ اللہ علیہ سے ڈیڑھ سال تک اخذ علوم کیا اور لاہور سے دہلی تشریف لے گئے۔تقریباً چار (۴) سال قیام کے بعد آپ پیلی بھیت میں حضرت مولانا قبلہ وصی احمد محدث سورتی رحمتہ اللہ علیہ سے حصول علم حدیث کے لئے حاضر ہوئے۔ ﴾

(انوار قطب مدینہ صفحہ ۱۹۲)

☆ ''بوجوہ گھر سے نکلنا پڑا'' درست نہیں، آپ ۱۲۹۴ھ میں پیدا ہوئے۔اپنے جدِ کریم قطب الدین قادری المعروف میاں جی ذیلدار صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ایما پر ۱۳۱۱ھ میں لاہور حضرت علامہ غلام قادر بھیروی قدس سرہٗ العزیز کی بارگاہ میں اخذ علوم کے لئے حاضر ہوئے۔اور لاہور ہی سے ۱۳۱۳ھ میں حضرت علامہ رحمتہ اللہ علیہ ہی نے آپ کو پیلی بھیت حدیث شریف کے دورے کے لئے بھیجا۔

فرمایا:

> ''ہمارے پنجاب سے حدیث شریف کے دورے کے لئے لوگ پیلی بھیت میں بھیجے جاتے تھے۔وہاں حضرت شاہ وصی احمد محدث سورتی رحمتہ اللہ علیہ ایک بہت بڑے بزرگ اور کامل اولیاء اللہ میں سے تھے۔میں بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوکر حدیث شریف کے دورے میں شریک رہا۔''

لاہور سے دہلی تشریف لے گئے۔تقریباً چار (۴) سال قیام کے بعد پیلی

Marfat.com

بھیت ..... گئے۔

درست نہیں اگر آپ نے دہلی میں چار سال قیام کیا تو اس چار (۴) سال کے طویل عرصہ میں دہلی میں کہاں قیام کیا تھا؟ اور آپ کی کیا مصروفیات رہیں؟ اور اگر دہلی میں قیام کیا ہوتا تو پیلی بھیت ۱۳۱۳ھ میں نہیں بلکہ ۱۳۱۷ھ میں پہنچتے جب کہ ۱۳۱۶ھ میں آپ علوم کی تکمیل کے بعد سیالکوٹ واپس تشریف لے آئے تھے۔

(۱۹)

الف) ﴿ آپ (قطب مدینہ قدس سرہ) نے کچھ تعلیم حضرت ابوالمساکین (حضرت مولانا وصی احمد) جو پیلی بھیت کے رہنے والے تھے ان سے حاصل فرمائی۔

ب) بغداد سے حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی ﷺ کے ارشاد پر حضرت مولانا مکہ مکرمہ روانہ ہوئے اور حج سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

ج) اسی طرح مولانا سید بدرالدین حسینی جو شام کے قطب کے بیٹے ہیں، وہ مولانا کی خدمت میں دو زانو ہوکر بیٹھتے ہیں اور بار بار حضرت سے درخواست کرتے ہیں کہ حضور ہمارے لئے دعا فرمائیں۔

د) مولانا کے پاس وہ کتاب بھی موجود ہے جو اعلحضرت نے ''الدولۃ المکیہ'' کے نام سے لکھی تھی۔ اور کتاب کے دس ایڈیشن اعلیٰ حضرت کی موجودگی میں شایع ہوئے تھے، اور اعلحضرت نے اس پر دستخط فرمائے تھے۔ ﴾

(ضیائے مدینہ صفحہ ۲۱۱ تا ۲۱۳)

Marfat.com

☆ حضرت قاری مصلح الدین صدیقی قادری قدس سرہٗ العزیز

آپ ۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۷ء میں پیدا ہوئے۔ حافظ الملت علامہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ حضرت حجۃ الاسلام علامہ حامد رضاخاں قادری ﷺ، صدرالشریعہ سیدی امجد علی اعظمی قدس سرہ ایسے اکابر سے اخذ علوم فرمائے۔ حضرت صدر الشریعہ رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت و خلافت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مفتی اعظم ہند سیدی مصطفیٰ رضا خاں نوری نور اللہ مرقدہ اور قطب مدینہ سیدی ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی ﷺ سے بھی خلافتیں عطا ہوئیں۔ ۱۹۵۴ء میں پہلی مرتبہ زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل ہوئی۔ ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء کو وصال فرمایا۔

مندرجہ بالا روایات کسی نے حضرت سیدی علامہ قاری مصلح الدین صدیقی قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منسوب کردیں ہیں۔حضرت قاری صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ ایک بلند مقام، باوقار، سنجیدہ، اور نہایت ہی محتاط شخصیت کے مالک تھے۔ آپ سے ایسی بے احتیاطی کسی طرح بھی ممکن نہیں۔

(الف) ابوالمساکین حضرت علامہ ضیاء الدین احمد قادری پیلی بھیتی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۶۴ھ) اعلحضرت مجدداعظم امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ العزیز کے مرید اور قطب مدینہ سیدی ضیاءالدین احمدقادری مہاجر مدنی ﷺ کے خلیفہ و وکیل تھے۔

حضرت سیدی ومرشدی رحمتہ اللہ علیہ کے استاد محترم حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ پیلی بھیت میں آپ کے دورہ حدیث شریف میں شامل ہوکراخذ علوم کی سعادت سے بہراور ہوئے۔

(ب) حضرت سیدی و مرشدی ﷺ بغداد شریف سے ۱۳۲۷ھ میں دمشق پہنچے اوروہاں سے بذریعہ ریل گاڑی مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔ ۱۳۲۸ھ

Marfat.com

میں مکہ معظمہ کی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔حضرت علامہ شاہ عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی ﷺ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ آپ سے خلافت و اجازت اور خصوصی طور پر سند دلائل الخیرات شریف سے نوازے گئے۔

(ج) حضرت علامہ سید بدرالدین محدث ﷺ بن یوسف بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالوھاب المغربی قطب شام، حضرت سیدی قطب مدینہ ضیاء الدین احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ کے مشائخ میں سے تھے۔سیدی قطب مدینہ کو آپ سے سند حدیث اور خلافت و اجازت حاصل تھی۔ آپ کی پیدائش ۱۲۶۷ھ / ۱۸۵۱ء کو دمشق میں ہوئی۔ اور وفات ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۹ء میں ہوئی۔جبکہ اس وقت حضرت قاری صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر اٹھارہ برس تھی،اور آپ پہلی مرتبہ ۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۴ء میں محدث شام قدس سرہ العزیز کی وفات کے ۱۵ سال بعد مدینہ عالیہ حاضر ہوئے۔

حضرت محدث شام ﷺ کے بیٹے حضرت علامہ سید تاج الدین حسینی رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش ۱۳۰۷ھ / ۱۸۹۰ء میں ہوئی اور وفات ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء میں ہوئی۔یعنی حضرت قاری صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی مدینہ شریف حاضری سے گیارہ (۱۱) برس قبل۔قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں دیکھے گئے عالم نہ تو حضرت علامہ بدرالدین محدث الحسینی قطب شام رحمتہ اللہ علیہ تھے، نہ ہی آپ کے والد کریم علامہ سید یوسف بن عبدالرحمٰن ﷺ تھے اور نہ ہی آپ کے خلف الرشید حضرت علامہ سید تاج الدین ﷺ ہو سکتے ہیں۔

وہ عالم دین حضرت محدث شام قدس سرہ العزیز کے پوتے حضرت علامہ سید فخرالدین بن ابراھیم الحسنی ﷺ ہیں، جو ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء میں دمشق میں پیدا ہوئے۔اپنے جدِ کریم اور ان کے تلمیذ شیخ محمود عطار

Marfat.com

رحمتہ اللہ علیہ سے علوم اخذ کئے۔ دادا کے وصال فرماجانے کے بعد آپ کو آپ کے چچا حضرت علامہ سید تاج الدین حسینی رحمتہ اللہ علیہ صدر جمہوریہ سوریہ نے اپنی کفالت میں لیا۔ اور اپنے دادا کے تلمیذ شیخ زیتا المکتبی رحمتہ اللہ علیہ سے علوم کی تکمیل فرمائی۔ ۱۹۲۹ء میں مسند افتاء سنبھالی۔ ۱۹۴۷ء میں مفتی اعظم کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ بروز پیر ۱۹ / شوال ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء میں وفات پائی۔ آپ ہی حضرت سیدی قطب مدینہ مفتی ضیاء الدین احمد قادری قدس سرہ العزیز کی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تھے۔ سیدی قطب مدینہ ﷺ آپ کی بے حد تعظیم و توقیر فرماتے تھے۔ فقیر قادری راقم الحروف متعدد مرتبہ آپ کی زیارت کا شرف حاصل کر چکا ہے۔

حضرت علامہ سید تاج الدین الحسنی قدس سرہ العزیز نے، سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت مجدد اعظم امام احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی ﷺ کی کتاب الدولۃ المکیہ پر ۱۳۳۱ھ میں تقریظ تحریر فرمائی۔ جو کہ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

(د) الدولۃ المکیہ پر ۱۳۳۴ھ تک تقاریظ لکھی گئیں۔ اور حضرت علامہ سید احمد علی قادری رحمتہ اللہ علیہ رامپوری نے اعلحضرت کی خدمت میں ارسال فرمائی۔ سیدنا اعلحضرت ﷺ کا وصال مبارک ۱۳۴۰ھ میں ہوا چھ (٦) سال کے عرصہ میں اس کتاب کے دس ایڈیشن شائع ہونا کیسے ممکن ہے؟

غالباً پہلا ایڈیشن جو حضرت سیدی مجدد اعظم ﷺ شائع کرنا چاہتے تھے وہ آپ کی حیات طیبہ میں منظر عام پر نہ آسکا خیال کیا جاتا ہے کہ آپ کے وصال کے بعد اس کی طباعت حضرت مفتی اعظم سیدی مصطفیٰ رضا خاں نوری قدس سرہ العزیز کے ہاتھوں ہوئی۔

Marfat.com

(۲۰)

﴿ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے مدینہ منورہ میں قیام کے بعد حجاج کرام کو دوران حج سہولتیں فراہم کرنے کی جانب خصوصی توجہ فرمائی، قیام و طعام سے لے کر آمد و رفت کی دشواریوں کے سدِ باب کے لئے فنڈز جمع کئے۔ اور تجارت سے حاصل ہونے والی آمدنی اس مقصد کے لئے وقف کر دی، خصوصاً حجاز ریلوے لائن کی تعمیر کے سلسلے میں آپ کی خدمات کو عالم اسلام میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔﴾

(انوار قطب مدینہ صفحہ ۲۰۵)

﴿ حضرت قطب مدینہ ﴾ ۱۳۲۷ھ میں دمشق سے بذریعہ ریل گاڑی مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔ چند سال بعد حضرت علامہ سید تاج الدین بن حضرت علامہ سید بدرالدین الحسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کوشش سے حرم نبوی شریف میں حدیث پاک کے استاد مقرر ہوئے۔ ۱۳۳۳ھ میں بوجوہ ترکیا گئے، چند ماہ کے بعد ۱۳۳۴ھ میں مدینہ طیبہ واپسی ہوئی۔ خدمت حدیث کے منصب پر بحال رہے۔ ۱۳۴۴ھ میں سعودی حکومت قائم ہونے کے چند ماہ بعد، قبہ جات گرانے کے فتویٰ کی تصدیق نہ کرنے کے جرم میں حدیث شریف کی خدمت سے حکومت نے علیحدہ کر دیا۔

حضرت مدنی نے فرمایا کہ شروع شروع میں بڑی سختی ہوئی۔
میرے خلاف پہرے لگ گئے، مجھے بدعتی اور مشرک مشہور کیا گیا۔ ﴾

(انوار قطب مدینہ صفحہ ۲۰۵)

﴿ نجدیوں نے جب اہل بیت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات مسمار کرنے اور قبہ جات گرانے کا منصوبہ بنایا اور

Marfat.com

بعض مفتیوں سے اس حرکت کے جواز میں فتویٰ بھی حاصل کر لیا تو بعض لوگ دستخط کروانے کے لئے حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آئے مگر آپ نے تصدیق کرنے سے انکار کر دیا۔ جب ایک لاکھ ریال کا نذرانہ پیش کیا گیا تو فرمایا میں فتویٰ فروش نہیں ہوں۔ پھر دھمکی دی گئی کہ دستخط نہ کئے تو مکان جلا دیا جائے گا۔آپ نے فرمایا مشیت ایزدی کے بغیر آگ نہیں لگ سکتی..... دستخط نہ کئے تو یہاں سے نکال دیئے جاؤ گے..... ﴾

(انوار قطب مدینہ صفحہ ۲۰۷)

﴿ مجھ سے لوگوں کا ملنا جلنا بند کرتے رہے۔ ﴾

(انوار قطب مدینہ صفحہ ۲۰۷)

☆ ان حالات و واقعات میں فنڈز جمع کرنا اور تجارت کرنا کیسے ممکن تھا؟ اور فنڈز کی رقم سے تجارت کرنا بھی محلِ نظر ہے۔

"یہ کذب ہے، بہتان ہے، اختراع ہے"

حضرت سیدی قطب مدینہ ﷺ زندگی بھر چندے کے چکر میں نہیں پڑے، اہل مدینہ منورہ کی خدمت کی کوششیں آخری دم تک جاری رہیں۔اپنے احباب کو ترغیب دیتے رہے اور جو کوئی اہل مدینہ منورہ کی خدمت کرنا چاہتا حضرت سیدی رحمتہ اللہ علیہ اسی کے ہاتھوں اہل مدینہ کی خدمت کروا دیتے۔

۱۳۶۳ھ میں حضرت بخشی مصطفیٰ علی خاں رحمتہ اللہ علیہ کو ایک خط ارسال کیا جس میں اہل مدینہ طیبہ کے حالات درج کئے۔

حاجی سلیمان سیٹھ صاحب و حاجی داؤد سیٹھ صاحب نے مدینہ طیبہ میں اہل مدینہ طیبہ کی صحیح طور پر خدمت کی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین ..... مدینہ طیبہ میں تقسیم خیرات کی حکایت خود حاجی سلیمان صاحب و حاجی داؤد صاحب بیان فرمائیں گے۔

Marfat.com

یہ مکتوب ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر ۔ محرّرہ ۱۳۶۳ھ میں شائع ہوا۔ اور یہ سعودی حکومت کے دورِ حکومت کا انیسواں سال تھا۔

''خصوصاً حجاز ریلوے لائن کی تعمیر کے سلسلے میں آپ کی خدمات کو عالم اسلام میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔''

۱۳۲۷ھ میں آپ بغداد مقدس سے دمشق آئے اور وہاں سے بذریعہ ریل گاڑی مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔ حضرت سیدی نے فرمایا:

'' اس وقت ترکی کی حکومت امن و راحت کی حکومت تھی۔ کوئی خرابی نہیں تھی۔ میں بغداد شریف سے دمشق آیا، حکومت نے یہاں ایک دائرہ قائم کر رکھا تھا، جو کوئی طالب علم یا علماء و مشائخ میں سے ہو اور وہ مدینہ شریف حاضری کو جانا چاہے تو جو دائرہ تھا، اس کو ریل کا ٹکٹ اور چار دن کے کھانے کا سامان دیتا تھا۔ جبکہ گاڑی تین دن میں مدینہ شریف پہنچ جاتی تھی۔''

حضرت سیدی قطب مدینہ ﷺ جب مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو ریلوے لائن تعمیر ہو چکی تھی، آپ اسی ریل گاڑی میں سوار ہو کر مدینہ عالیہ پہنچے۔ تو آپ نے کس حجاز ریلوے لائن کی تعمیر کی خدمات انجام دیں۔ ریل گاڑی سعودی حکومت کے شروع دور ہی میں ختم کر دی گئی۔ اب ریلوے لائن کے نشانات بھی ختم ہو گئے ہیں۔ باب العنبریہ میں ریلوے اسٹیشن کی عمارت موجود ہے۔

۱۳۲۷ھ / ۱۹۱۰ء میں بغداد شریف سے براستہ دمشق (شام) بذریعہ ریل گاڑی مدینہ منورہ پہنچے۔

(انوار قطب مدینہ صفحہ ۱۹۷)

Marfat.com

(۲۱)

﴿ حضرت شیخ سیدی عبدالرحمٰن سراج مکی مفتی حنفیہ قدس سرہ (مکہ مکرمہ) حضرت شیخ محمد ہاشمی رحمتہ اللہ علیہ۔ حضرت شیخ احمد الحریری۔ عاشق رسول (ﷺ) شیخ امین قطبی رحمتہ اللہ علیہ۔ حضرت شیخ نور سیف رحمتہ اللہ علیہ۔ حضرت شیخ علوی رحمتہ اللہ علیہ۔ حضرت شیخ صباغی رحمتہ اللہ علیہ۔ ﴾
(انوار قطب مدینہ صفحہ ۱۹۹)

☆ مندرجہ بالا مشاہیر کو بھی حضرت سیدی قطب مدینہ ضیاء الدین احمد قادری ؒ کے شیوخ میں شمار کیا گیا ہے۔

مفتی مکہ مکرمہ سیدی عبدالرحمٰن عبداللہ سراج قدس اللہ سرہ العزیز

۱۲۳۹ھ میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد حضرت علامہ عبداللہ سراج ؒ مفتی مکہ مکرمہ اور استاذ العلماء علامہ شیخ جمال عبداللہ سے علوم حاصل کئے۔ آپ نے تقریباً ایک سو مشائخ سے سند حدیث حاصل کی۔ اپنے بیٹے عبداللہ کو ساتھ لیتے ہوئے مصر چلے گئے۔ ۱۳۱۴ھ میں پچھتر (۷۵) سال کی عمر میں وہاں ہی وصال فرمایا۔

سیدی حضرت علامہ عبدالرحمٰن سراج ؒ اعلحضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی ؒ کے مشائخ میں سے تھے۔

شیخ الاسلام سیدی ضیاء الدین احمد القادری رحمتہ اللہ علیہ ۱۲۹۴ھ میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ۱۳۱۴ھ میں سیدی عبدالرحمٰن سراج ؒ کا مصر میں انتقال ہوا تو اس وقت آپ پیلی بھیت میں حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی ؒ کی خدمت میں خوشہ چینی فرما رہے تھے۔

شیخ محمد ہاشمی رحمتہ اللہ علیہ۔ حضرت سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ سے کبھی آپ

Marfat.com

کا ذکر نہیں سنا۔ حضرت سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا حضرت سیدی والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مشائخ میں یہ نام پہلی مرتبہ سن رہا ہوں اور نہ ہی اس نام کے کسی شیخ سے میری معرفت ہے۔

حضرت شیخ احمد الحریری رحمتہ اللہ علیہ۔ حضرت سیدی قطب مدینہ ﷺ کے قیام مدینہ منورہ کے دوران اس نام کے کوئی شیخ موجود نہ تھے۔ حضرت شیخ سید محمد القادری الحریری ﷺ سے حضرت سیدی ضیاء الدین قادری ﷺ کا تعلق تھا۔

حضرت علامہ سید امین کتبی ﷺ، حضرت شیخ الاسلام رحمتہ اللہ علیہ آپ کو قطب مکہ فرمایا کرتے تھے۔ آپ سیدی قطب مدینہ سے فیض یافتہ ہیں۔ آپ کو حضرت سیدی و مرشدی سے سندِ حدیث حاصل اور شہزادۂ اعلحضرت مفتی اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔

حضرت علامہ **نور سیف** الحمیری رحمتہ اللہ علیہ

آپ ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں ایک علم و فضل والے گھرانے میں، امارات، دوبئ کے قصبہ الراس میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان شہسواری میں معروف تھا۔ آپ کی عمر بارہ (۱۲) برس تھی کہ آپ کے والد بمعہ اہل و عیال مکہ مکرمہ ہجرت کر آئے۔ مدرسہ الفلاح میں تعلیم حاصل کی۔ آپ بڑے خوش خلق، نہایت متقی و پرہیزگار، عابد و زاہد اور بڑے سخی انسان تھے۔ مدرسہ الفلاح اور حرم مکہ شریف میں درس و تدریس میں مشغول رہے۔ آپ شیخ عیسیٰ مانع الحمیری رئیس کلیہ امام مالک و سابقہ مدیر اوقاف دبئ کے ماموں اور شیخ طریقت ہیں۔ آپ کے والد علامہ سیف بن ھلال رحمتہ اللہ علیہ سیدی قطب مدینہ ضیاء الدین احمد قادری قدس اللہ سرہٗ

Marfat.com

العزیز کے خلیفہ شیخ ابوبکر رحمتہ اللہ علیہ (الاحساء) کے مرید تھے۔ آپ حضرت سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے رہے۔ بروز منگل یکم شعبان ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء میں مکہ مکرمہ میں وصال فرمایا۔

محدث کبیر علامہ سید علوی بن عباس بن عبدالعزیز مالکی مکی ﷺ

۱۳۲۸ھ میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ تکمیل علوم کے بعد ۱۳۴۷ھ میں مسجد الحرام میں درس کا سلسلہ شروع کیا۔ حضرت سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ سے خصوصی تعلقات تھے۔ آپ سے فیوض و برکات حاصل کئے۔ شہزادہ اعلحضرت مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خاں نوری قدس سرہ العزیز اور سیدی مجاہد اعظم علامہ حبیب الرحمٰن عباسی قادری ﷺ کے خلفاء میں سے تھے۔ شیخ علامہ محمد علوی عباس مالکی مدظلہ العالی آپ کے فرزندِ ارجمند عالم اسلام کے عظیم مبلغ سیدی قطب مدینہ ﷺ کے خلفاء میں سے ہیں۔ ۱۳۹۱ھ میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت شیخ صباغی رحمتہ اللہ علیہ

اس نام کے کسی بزرگ سے سیدی قطب مدینہ ﷺ کا رابطہ نہ تھا۔ البتہ سیدی احمد السباعی جو کہ حضرت علامہ سیدی عبدالرحمٰن سراج قدس سرہ العزیز مفتی احناف مکہ مکرمہ کے ساتھیوں میں سے تھے، تاریخ مکہ کے مولف شیخ احمد کے دادا تھے۔ ۱۲۹۵ھ میں جب سیدی اعلحضرت امام احمد رضا خاں قادری ﷺ پہلی مرتبہ حج کے لئے حاضر ہوئے تو آپ سے سیدی احمد السباعی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

کی متعدد مرتبہ ملاقات ہوئی۔ اور سیدی قطب مدینہ ﷺ آپ سے فیض یافتہ ہیں۔

(۲۲)

بابا غلام رسول (بلیاں والے) علیہ الرحمہ ۱۳۵۶ھ / ۱۹۴۵ء سے قبل کئی سال حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہے اور آپ کے خلف الرشید مولانا فضل الرحمٰن قادری علیہ الرحمہ کے تو بہت ہی قریب رہے اور ان کی زمین پر کاشت بھی کرتے رہے۔ بعض حضرات نے بابا جی کے حوالے سے حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمہ کے بارے میں غیر واقعی اور غیر تاریخی باتیں لکھدی ہیں، مثلاً :

۱۔ حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمہ نے کسی صاحب سے فرمایا کہ بابا جی سے کہنا کہ ضیاء الدین قادری جنت دیکھنا چاہتا ہے اس کو جنت دکھادیں، بیداری میں یا خواب میں۔

۲۔ حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمہ نے باباجی سے فرمایا کہ مہمان آنے والے ہیں کسی صاحب سے روپے قرض لے آؤ تا کہ انتظام کیا جا سکے۔

یہ ساری باتیں بے اصل اور بے بنیاد ہیں۔ یہ فقیر برسوں حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہا اس لئے ان کی عادات اور مزاج سے بخوبی واقف ہے اس کے علاوہ یہ حقیقت بھی قابل توجہ ہے کہ حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمہ اور اُن کے خاندان سے بابا جی کا تعلق خادمانہ تھا ..... امید ہے کہ یہ حضرات اپنی نگارشات میں اصلاح فرمالیں گے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

اظہار تشکر

Marfat.com

حضرت سیدنا امام ... ایم مبارک ہے فن خطاطی میں سورۃ یٰسین کی چند آیات جو انہوں نے سنہ ۱۲۷۱ھ نبوی میں لکھیں

Marfat.com

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَ زِيْدَ نَّكُمْ

(ابراھیم ۷)

اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا

وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشكُرُ لِنَفْسِهٖ

(سورۃ نمل : ۴۰)

اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے۔

مَنْ لَمْ يَشكُر النَّاس لَم يَشْكُر الله

(کنز العمّال)

جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کیا۔

تمام خوبیاں اور شکر اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے اپنے اولیاء کو تعظیم و تکریم کے قابل بنایا۔ اور صلاۃ و سلام اس کے حبیب کریم ﷺ پر جو غوث و غیث اور غیاث ہیں سیدالمرسلین سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ابنہٖ سیدنا غوث الاعظم عبدالقادر الجیلی و بارک وسلم۔

ازاں بعد فقیر حقیر عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی غفراللہ ذنوبہ سراپا متشکر ہے، مخدومی و مطاعی، مربی و مرشدی جانشین قطب مدینہ فضیلت الشیخ سیدی علامہ حافظ فضل الرحمٰن قادری مدنی دامت برکاتہم العالیہ کا، جن کے فضل ومجد نے اس ناکارہ کو اس لائق کیا کہ حضرت قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ العزیز کی سوانح نگاری کے عظیم شرف سے مشرف ہوا ورنہ

من آنم کہ من دانم

Marfat.com

اور اس سے بڑھ کر اور کیا نا شکری ہو گی اگر شیخ الاسلام سیدی قطب مدینہ کی صاحبزادی سیدہ آمنہ مدظلھا کے حضور عاجزی و انکساری سے ھدیہ شکر پیش نہ کروں۔ آپ نے نہایت ہی کریمانہ کرم فرماتے ہوئے سیدی و مرشدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق بڑی اہم معلومات اور اپنے بہن بھائیوں کے حالات سے آگاہی فرمائی۔

حضرت ڈاکٹر پروفیسر علامہ محمد مسعود احمد مجددی دامت برکاتہم العالیہ کا تعاون اور مشورہ برابر شریک رہا۔ حضرت علامہ افتخار احمد قادری مدظلہ العالی کا تعاون اور سیدی فضل الرحمٰن قادری کو اس تصنیف کا کئی نشستوں میں پڑھ کر سنانا قابل داد ہے۔ محب مکرم جناب عبدالعزیز خاں قادری ضیائی زید مجدہ و محترم حافظ محمد فیاض احمد قادری سلمہ الرحمٰن نے اہم دستاویزات کیسٹ اور دیگر ضروری معلومات احقر کے کتب خانہ سے تلاشِ بسیار کی مشقت اٹھاتے ہوئے مسلسل فراہم کرتے رہے۔ تصنیف کے سلسلہ میں جوان دونوں حضرات نے خدمات انجام دیں وہ ان ہی کا حصہ ہے۔ محب النبی شیخ عبدالرؤف قادری زید مجدہ نزیل جدہ نے حضرت قطب مدینہ سیدی و مرشدی ﷺ کی آواز مبارک میں ٹیپ شدہ کیسٹ اور مطلوبہ کتب فراہم کیں، اور متواتر تعاون جاری و ساری ہے، انعزیز نعمت غیر مترقبہ کا درجہ رکھتے ہیں۔ محبی وحبیبی مصطفیٰ بن عبدالمجید پردیسی زید مجدہ کی خدمات قابل داد اور بے نظیر ہیں۔ جناب محمد امین برکاتی زید مجدہ و سیدی محمد عارف برکاتی مدظلہ العالی اور آپ کے ابن کریم مخلصی محمد شہزاد برکاتی سلمہ الرحمٰن و محترمی محمد وسیم برکاتی زید مجدہ کی اعانت مسلسل فقیر کی کمر بندی پر رہی۔ محترمی سیدی محمد ناصر قادری نزیل الریاض اور مکرمی محمد ناصر فلق نزیل دوبئ کا کرمِ خاص شامل حال رہا۔ پروف ریڈنگ کی خدمت حضرت علامہ مفتی محمد مجیب اشرف مدظلہ العالی اور حضرت علامہ مفتی محمد حسن علی رضوی دامت برکاتہم نے فرمائی۔ ترسیل اوراق کی ذمہ داری جناب محترم اعجاز حسین بن محمد امین نزیل مدینہ منورہ نے پوری فرمائی۔ مخلصی و محبی مظہر عباس قادری زید حفظہ کے تعاون اور خدمات کا بیان مجھ سے ممکن نہیں۔ پیر طریقت ابوعمر محمد فیصل قادری زید مجدہ المعروف بابا جان کے زیر سایہ تصنیف کے آخری

Marfat.com

مراحل طے ہوئے۔ محبی و مخلصی محمد محبوب قادری حبیبی زید مجدہ نے طباعت کی نگرانی فرمائی۔

محبی و مخلصی جناب عبدالروٴف عثمان قادری ضیائی سلمہ الرحمٰن نزیل مدینہ منورہ کے نصیب میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ عزت لکھ دی کہ یہ دستاویز آپ ہی کے وسیلہ سے آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہے، ورنہ دینِ جدید کے پرستاروں کے ہاتھوں ظلم کا نشانہ بن چکی تھی۔ان ہی کو اس کتاب کی کمپوزنگ کا شرف حاصل ہے۔

آخر میں ام حبیب فاطمہ کی خدمت میں ھدیۃ تبرک پیش کرتا ہوں، جن کے شب و روز کے تعاون سے فقیر حقیر تصنیفی مراحل طے کرتا رہا۔ اور جب بلاؤں کے طوفان میں معمولی سا ٹھہراؤ پیدا ہوا اور ہمارا آمنا سامنا ہوا تو پہلا سوال یہ تھا۔

"حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب کا کیا بنا"

جب انہیں یہ خوشخبری ملی کہ وہ ہمارے کریم النفس محبی و مخلصی عبدالروٴف عثمان قادری ضیائی زید مجدہ نزیل مدینہ منورہ کے پاس محفوظ ہے، تو غم کے پہاڑ تلے دبی ہوئی مصیبت زدہ کے چہرے پر مسرت کا اظہار نمایاں تھا اور زبان پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و شکر کے کلمات جاری تھے۔

اللہ تعالیٰ اسے اور اس کی اولاد کو رنج و الم اور مصیبتوں سے نجات عطا فرمائے۔ حبیب کریم ﷺ اپنی پناہ میں رکھیں۔ طیبہ محبوبہ میں خیر و سلامتی سے زندگی گزارنے اور جنت البقیع شریف میں دفن ہونے کی عزت و شرف سے نوازے آمین، آمین، آمین، یا رب العالمین۔

ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرنے سے اپنے آپ کو عاجز پاتا ہوں۔ رب کریم جلشانہ سے التجا ہے کہ انہیں ان کی حیات میں حبیب کریم سیدنا طہ و یسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ واصحابہ و انبہ و بارک وسلم کی

Marfat.com

زیارت مبارکہ کے شرف سے مشرف اور رحمتہ للعالمین ﷺ کے دست کرم سے حوض کوثر سے سیراب فرمائے۔

اپنا شرف دعا سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

التماس ہے کہ اگر اس کتاب میں فقیر قادری عفی عنہ راقم الحروف سے کوئی لفظی، معنوی، خطا ہوگئی ہو یا غیر تحقیقی واقعہ ہو تو مطلع کرنے پر نہ تو ضد کروں گا اور نہ ہی کسی قسم کی عار محسوس کی جائے گی بلکہ تہہ دل سے تشکر ہوتے ہوئے اصلاح کر دی جائے گئی۔

والسلام مع الاکرم
سگ غوث و معین
عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری عفی عنہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا:

"من علم عبدا آیة من کتاب الله تعالیٰ فهو مولاه"
جس نے کسی آدمی کو قرآن مجید کی ایک آیت سکھائی وہ اس کا آقا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هوالقادر

نگاہ کرم

حضرت مولانا فضیلۃ الشیخ

علامہ فضل الرحمٰن مدنی قادری مدظلہ العالی

جانشین قطب مدینہ (رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

حقوق طبع محفوظة لصلاح الصعدي Copy Right for Salah Al Saady TEL 0506138945 P.O.BOX 1211	مدینہ منورہ میں خوش آمدید	JALAN DUA MATA DI AL MADINAH AL MUNAWWARAH 11256	AYNIYYE CADDESI IN MEDINEI MUNEVVERE 11256	AL AYNEA STREET 11256

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بنعمة ربک فحدث

میرے والد ماجد سیدی حضرت ضیاء الملت و الدین علیہ الرحمۃ والرضوان آقائے نعمت تھے، صرف میرے لئے ہی نہیں بلکہ سارے اہل ایمان کے لئے، ان کے فیوض و برکات شب و روز تقسیم ہوتے، انھوں نے یہ فیوض حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ سے کسب کئے تھے۔

ان کے حالات و خدمات پر متعدد چھوٹی بڑی کتابیں شائع ہو چکی ہیں، جس جس نے بھی اس موضوع پر جو کچھ لکھا ہے سب کو رب تعالیٰ ان کی کوششوں کا صلہ مرحمت فرمائے۔

لیکن ان کتابوں میں محب مکرم جناب محمد عارف ضیائی دام بالفضل نے ایک طویل کوشش اور بڑی کاوش کی جس کا بہت سا حصہ میں نے خود سنا، یہ کاوش پچھلی سب کاوشوں سے زیادہ جامع اور زیادہ وزنی اور وقیع ہے۔ محبی بھائی عارف ایک طویل عرصہ سے سیدی والد ماجد علیہ الرحمۃ سے وابستہ رہے ہیں ان کو جس قدر والد جلیل سے صحبت رہی یہ شرف کم ہی افراد کو نصیب ہوا، ان کی جلوتوں اور خلوتوں کو انھوں نے بھر پور دیکھا ہے، اس لئے انھیں کو زیادہ حق تھا، کہ ان جلوتوں اور خلوتوں کو دنیا کو دکھائیں۔ بلاشبہ سیدی والد ماجد علیہ الرحمہ ایک عظیم شخصیت تھے، اسکا تقاضا تھا کہ حلقہ احباب میں سے کوئی اس موضوع پر پوری تگ ودو وکد وکاوش اور لگن اور محبت کے ساتھ اٹھتا اور اس موضوع کا حق ادا کرتا۔ الحمدللہ محب مکرم بھائی عارف نے یہ فریضہ انجام دیا۔

Marfat.com

اس کتاب میں جسقدر مواد ہیں وہ صحیح ہیں، جو واقعات و حقائق درج کئے گئے ہیں وہ میرے علم و دانست میں حق اور درست ہیں۔

سیدی والد ماجد علیہ الرحمۃ والرضوان ایک ایسے ہمہ گیر اور نافع شخصیت تھے جن سے دنیا بھر کے حجاج و معتمرین ان کی خدمت میں حاضر ہو کرمستنیر و مستفید ہوتے، برصغیر کے حجاج بھی ہوتے، عرب ممالک کے حجاج بھی اور امریکہ و یورپ سے آنے والے حجاج بھی اور یہ سب اپنی سعادت مندیوں سے ان کے فیوض سے بہرہ ور ہو کر واپس جاتے۔

اس کتاب میں اس کے بہت سے شواھد پیش کئے گئے ہیں۔ سیدی والد ماجد علیہ الرحمۃ و الرضوان شبانہ روز خدمتِ خلق میں مصروف ہوتے، جس وقت بھی کوئی حاضر ہوتا خالی ہاتھ نہ جاتا، ان کی مستجاب دعاؤں نے بہت سے زخمی دلوں پر مرہم رکھا اور بہت سے دکھی افراد کو شاد شاد کیا، ان کی صالح دعاوں سے بے شمار افراد کی حاجتیں پوری ہوتیں، ان کی عظیم تربیت سے بہت سے افراد صالح بنے اور بہت سے راستے سے منحرف لوگ صراط مستقیم پر گامزن ہوگئے۔

اس کتاب کے بہت سے صفحات سے ان پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔

علمی دنیا کے بہت سے علمی کاموں میں سیدی والد ماجد علیہ الرحمۃ نے حکمت و تدبر کے ساتھ ایسا تعاون کیا جو انھیں کا حصہ تھا، کتاب کے بہت سارے صفحات اس پر براھین و دلائل فراہم کرتے ہیں۔

مجی بھائی عارف کو رب تعالیٰ اپنے حبیب لبیب ﷺ کے

Marfat.com

صدقہ و طفیل میں اس بڑی خدمت کا صلہ عطا فرمائے اور دارین کی برکتوں سے ان کو مالامال فرمائے۔ اور اس کام میں جس جس نے تعاون کیا ان سب کو بھی مولیٰ ﷻ اپنی رحمتوں سے نوازے اور اپنے حبیب ﷺ کی شفاعت سے بہرہ ور فرمائے اور دارین میں سب کو کامران اور سرخرو فرمائے۔

اپنا شرف دعاء سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

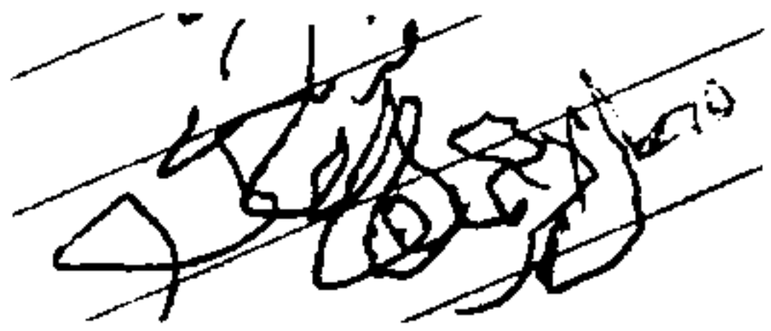

۶ شعبان ۱۴۲۱ھ بروز شنبہ، المدینہ المنورہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تقدیم

ماہر رضویت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
مجددی مدظلہ العالی

فاضلِ مؤلف شیخ محمد عارف ضیائی زید مجدہ، ضیاء الملّت حضرت مفتی محمد ضیاء الدین قادری مدنی علیہ الرحمۃ کے لاڈلے مرید اور خلیفہ ہیں، بچپن سے جو تعلق ہوا وہ قوی سے قوی تر ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ ضیاء الملت نے اپنے دامن سے وابستہ فرما کر ''ضیائی مدنی'' بنا دیا۔ ان کی زندگی غرور و ریاء سے پاک ہے، حق گوئی ان کی پہچان ہے ؎

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں رو باہی

شیخ محمد عارف قادری کی بے باکانہ گفتگو سن کر وہ مشائخ کرام جو مریدوں کے لاڈ پیار اور ان کی جھرمٹ میں رہنے کے عادی ہو گئے ہیں، سناٹے میں آجاتے ہیں مگر سچی بات کہنے میں کسی کی رعایت نہیں کرتے یقیناً یہ

Marfat.com

بات سوانح نگاری میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے جس سے بغیر لاگ لپیٹ سچی بات قاری تک پہنچ جاتی ہے۔

۱۹۶۸ء میں شیخ محمد عارف قادری سے راقم کے مراسم شروع ہوئے جب بقول حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمہ وہ مرکزی مجلس رضا کے بانی تھے۔ موصوف ہی نے فقیر کو امام احمد رضا کی طرف متوجہ کیا پھر مراسم بڑھتے گئے اور دائمی محبت کا نقش قائم ہوگیا۔ چند سال بعد وہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے، اللہ تعالیٰ نے ان کی خدمت کا صِلہ عطا فرمایا۔ ایک عرصے تک فقیر سے مراسلت مسدود رہی۔ ۱۹۹۱ء میں جب فقیر حج بیت اللہ شریف اور زیارت حرمین شریفین کے لئے حاضر ہوا تو مدینہ منورہ میں انہیں کے یہاں قیام کیا، پھر مراسم دوستانہ اور مراسلت کی تجدید ہوئی جو الحمد للہ قائم و دائم ہے اور انشاء اللہ قائم و دائم رہے گی۔ شیخ محمد عارف قادری دوستوں اور محسنوں سے منہ نہیں پھیرتے کوئی ان سے منہ پھیر لے تو پھیر لے۔ عاجزی و انکساری ان کی فطرت ہے مگر بدگو کو نہیں بخشتے جو کچھ کہنا ہوتا ہے منہ پر کہہ دیتے ہیں۔ ان کا دسترخوان بڑا وسیع ہے۔ محبت سے بلاتے ہیں، شوق سے کھلاتے ہیں، کھانے والا کھاتے کھاتے تھک جائے مگر وہ کھلاتے کھلاتے نہیں تھکتے۔ جنت البقیع میں تدفین کی آرزو رکھتے ہیں۔ ایک ایک سے دعائیں کراتے ہیں، مولیٰ تعالیٰ ان کی آرزو پوری فرمائے آمین۔ اس کریم سے جو جیسا گمان رکھے گا، انشاء اللہ ویسا ہی پائے گا۔

شیخ محمد عارف قادری کی رفاقت میں ۱۹۹۱ء میں پہلی بار حضرت ضیاء الملت کے فرزند اکبر اور فاضلِ جلیل حضرت شیخ فضل الرحمٰن قادری دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ جس والہانہ محبت سے فقیر کی پذیرائی فرمائی کس زبان سے اس کا بیان کیا جائے، حضرت کی شفقت و محبت فقیر کے لئے باعث سعادت ہے، اب بھی مدینہ منورہ حاضری ہوتی ہے فقیر

Marfat.com

حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر مستفیض ہوتا ہے، مولائے کریم حضرت کا مبارک سایہ قائم و دائم رکھے۔ آمین:

ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا ۔

ضبط کن تاریخ را زندہ شو !
از نفس ہائے رمیدہ پائندہ شو!

اہل سنت و جماعت نے اپنی تاریخ سے غفلت برتی جس سے اغیار نے فائدہ اٹھایا اور اپنے اکابر کو مبالغہ آرائی سے متعارف کرایا اور اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئے مگر حق، حق ہے، باطل، باطل ہے۔ حق کو دبایا جا سکتا ہے مگر وہ دبا نہیں رہتا اس کی فطرت میں اُبھرنا ہے وہ اُبھر کر رہتا ہے۔

جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے، اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

حضرت ضیاء الملت مفتی محمد ضیاء الدین قادری مدنی علیہ الرحمۃ کی سوانح کی تدوین اہل سنت و جماعت کا عظیم فریضہ تھا سب سے پہلے جناب خلیل احمد رانا نے محنت سے ''انوارِ قطب مدینہ'' کے عنوان سے سوانح مرتب کی جو عرصہ ہوا شایع ہو چکی ہے اس کے بعد حافظ محمد طاہر قادری نے ''ضیائے مدینہ'' کے عنوان سے اس کو لاہور سے شایع کیا، اب یہ دوسری سوانح فاضلِ مولف شیخ محمد عارف قادری ضیائی پیش کر رہے ہیں، جس میں بہت سا مواد ایسا ہے جو پچھلی سوانح میں نہ آسکا اس لیئے یہ نقشِ ثانی، نقشِ اول سے بہتر اور مکمل کہا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

اس سوانح میں ابتداء میں ماہ و سال کے عنوان سے حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ کے سوانح شماریات میں پیش کیئے گئے ہیں جو نہایت مفید ہیں پھر مدینہ منورہ کے فضائل، حضرت عبد اللہ ﷺ کے حالات، حضرت ضیاء الملت کے اجداد اور ابتدائی حالات، تعلیم و تعلم، بیعت و ارشاد، اعلی حضرت کی خدمت میں حاضری، حضور انور ﷺ کے دربار میں حاضری، آداب و اخلاق، کشف و کرامات، اکابرین [1] سے ملاقات، معاصرین علماء، اولاد و امجاد، عرب و عجم کے خلفائے کبار، اسفار [2]، مناقب، تاریخی مادے، خطوط، ملفوظات اور نوادرات اور بہت سی جزئیات اور راز و نیاز کی باتیں ہیں۔

سوانح نگاروں نے جو غلطیاں کی ہیں، شیخ محمد عارف نے ان کی اصلاح بھی کر دی ہے، انہوں نے حقائق کو سچائی کے ساتھ نہایت سادہ زبان میں بیان کر دیا ہے۔ ہمارے ادب میں بناوٹ بہت ہے، خود ساختہ معیار بھی بہت ہے، قلم اِدھر اُدھر ہوا نہیں زنجیر لٹکتی نظر آنے لگتی ہے، شیخ محمد عارف قادری نے سچی باتیں سادگی سے بیان کر دی ہیں، آپ اُن کی تحریر کی تعریف کریں یا نہ کریں مگر حضرت ضیاء الملت کے بارے میں ان کی باتیں دل پر اثر کرتی چلی جاتی ہیں اور شخصیت کے بہت قریب لے جاتی ہیں، جہاں ہم اس عظیم شخصیت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ خامیاں کس میں نہیں ہوتیں اپنوں کی خوبیوں پر نظر رکھنی چاہیے، یہ سنت الٰہی ہے یہ حزب اللہ کی عادت ہے۔ اپنوں کی عیب جوئی اور خوردہ گیری حزب الشیطان کی بد عادت ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ آمین!

شیخ محمد عارف قادری حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ کے بہت قریب رہے ہیں اور ایک عرصے ان کی صحبت سے مستفید ہوتے رہے۔ اس لئے اس کتاب میں آنکھوں دیکھی باتیں ہیں، یہی اس کتاب کا وہ عظیم امتیاز ہے جس نے دوسری سوانح سے اس کو ممتاز کر دیا ہے۔ اس وقت ضرورت ہے کہ

Marfat.com

اخلاف کے سامنے سچی سیرتیں پیش کی جائیں، وہ مثالی سیرتوں سے محروم ہوتے جارہے ہیں، ان کے انتشارِ فکر کا یہی سب سے بڑا سبب ہے۔ ان کے سامنے دنیا ہے جس کی چمک دمک نے اُن کی آنکھیں خیرہ کر رکھی ہیں۔ اگر وہ سچی سیرتوں کی چمک دمک دیکھ لیں تو ان کو دنیا ہیچ نظر آنے لگے۔ شیخ محمد عارف قادری مدنی کا ہم کو ممنون ہونا چاہیے کہ انہوں نے سچی مثالی سیرت پیش کرکے دماغ کو روشن کر دیا۔ انشاءاللہ یہ روشنی سامانِ آخرت بن جائے گی۔

حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ کے جد اعلیٰ علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی تھے جو عہد مغلیہ کے مشہور و معروف عالم تھے۔آپ ہی نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے قافلہ سالار شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کو اپنے ایک مکتوب میں پہلی بار مجدد الف ثانی کے لقب سے یاد فرمایا جو ایسا مقبول ہوا کہ آپ کو اب اسی لقب سے پکارا جاتا ہے۔

حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو اپنے سر کا تاج کہتے، اور مکتوبات امام ربانی کا مطالعہ فرماتے۔ایسے ہی کاملین مکتوبات شریف کے اسرار و رموز کو سمجھ سکتے ہیں اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے مقامات عالیہ کا ادراک رکھتے ہیں۔حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ اپنے وقت کے جلیل القدر عالم تھے مگر انہوں نے اپنے علم و عرفان کو پوشیدہ ہی رکھا اور عاجزی و انکساری کو پسند فرمایا۔آپ نے زندگی میں بہت سے سفر کئے۔سفر محض اللہ کے لئے ہوں تو سیرت میں پختگی پیدا ہوتی ہے، نظر وسیع ہوتی ہے، تنگ دلی دور ہوتی ہے، تحمل و بردباری اور صبر کے جوہر پیدا ہوتے ہیں، پھر تراش خراش سے شخصیت چمکتا دمکتا ہیرا بن جاتی ہے۔

حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ کے آداب و اخلاق میں سنت کی جھلک اور چمک نظر آتی ہے۔دنیا سے بے رغبتی، عیب پوشی، وسیع القلبی دریا دلی،

Marfat.com

خلوص وللہیت اور اسی قسم کی بہت سی خوبیوں سے آپ کی سیرت مالا مال تھی۔ کسی بھی عارف کی نشانی یہ ہے کہ وہ ظاہر و باطن میں متبع رسول علیہ التحیۃ و التسلیم ہو۔ بغیر اتباع کامل نہ کوئی عارف، عارف بن سکتا ہے اور نہ کوئی ولی، ولی بن سکتا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عمامہ سر پر رکھ لیا، یک مشت داڑھی رکھ لی، ٹخنوں سے پاجامہ اوپر کرلیا، بس سنت پر عمل ہوگیا اور نصیحت کرنے کے قابل ہوگئے، نہیں نہیں ایسے عمامے والے، داڑھی والے، ٹخنوں سے اوپر پاجامے والے بہت پھرتے ہیں مگر محبت رسول (ﷺ) اور سنت کی لذت سے محروم ہیں۔ جب تک باطن سنت کے انوار سے منور نہ ہو سنت پر عمل کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ عادات، خیالات، جذبات، احساسات اور احوال و مواجید کا سنت کے سانچے میں ڈھلنا ضروری ہے، تب انقلاب آتا ہے اور وہ انسان بنتے ہیں۔ جو انسان بناتے ہیں، ماحول بدل جاتا۔ ''من الظلمات الی النور'' کا سفر شروع ہو جاتا ہے، دیکھتے دیکھتے ماحول پر رنگ عرفاں چڑھ جاتا ہے، انسان اللہ کے رنگ میں رنگ جاتا ہے اور اس کے رنگ سے بڑھ کر کونسا رنگ ہے؟

حضرت ضیاء الملت کی سیرت سے معلوم ہوتا ہے کہ سنت کیا ہے؟

یہ وہ حضرات ہیں جن کی زندگی میں سنتیں چمکتی دمکتی نظر آتی ہیں۔ اتباع سنت نبوی علیہ الصلوۃ والسلام سے یہ حضرات ''فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی'' کے مستحق ہوگئے، محبوب کریم ﷺ سے اسی عشق و محبت کی وجہ سے حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ سادات کرام کے ادب و احترام میں مستعد تھے، احترام کرتے وقت وہ شخصیت کو نہیں نسبت کو دیکھتے تھے، وہ مرشد کریم امام احمد رضا محدث بریلوی کے عکس جمیل تھے۔ اسی احترام سے عشق و محبت کی سچائی کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ کی شخصیت کا بڑا امتیاز یہ ہے کہ آپ

Marfat.com

نے دنیا کو اہل دنیا کے سامنے ذبح کر دیا۔ شیخ محمد عارف قادری فرماتے ہیں، ایک روز میں نے رات گئے نذر میں آنے والے روپے، ریال، ڈالر، پونڈ وغیرہ جمع کر کے حضرت کے سامنے پیش کیے۔ فرمایا ان کو پھاڑ دو، میں نے اسی وقت سب کو پھاڑ دیا۔ پھر فرمایا گلی میں پھینک آؤ۔ میں نے ریزہ ریزہ کر کے گلی میں پھینک دیا۔ پھر کیا ہوا؟ شیخ محمد عارف قادری فرماتے ہیں اسی روز میرے دل سے دنیا کی محبت نکل گئی۔ بیشک '' قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ''، دور جدید کے بعض علماء دنیا کے پیچھے دوڑتے ہیں مگر یہ حضرات عالیہ دنیا سے بھاگتے تھے۔ اور دنیا ان کے پیچھے دوڑتی تھی۔ یہ وہی دنیا ہے، حبیب کریم ﷺ نے جس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور فرمایا تو یہی فرمایا،

'' لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة القربی ''، محبوب کریم ﷺ نے ہم سے محبت مانگی ہم نے یہ بھی نہ دی، حیف پھر ہم نے کیا دیا!

آپ کی مجلس میں کوئی غیبت نہ کر سکتا تھا، اگر کوئی جرأت کرتا تو آپ بلند آواز سے درود شریف پڑھنے لگتے اور کسی نہ کسی طرح اس کو غیبت سے روک دیتے۔ ہماری محفلوں میں غیبت کا راج ہے، اپنوں کی غیبتیں، محسنوں کی غیبتیں، غیروں کی غیبتیں، گویا غیبت اوڑھنا بچھونا ہو گیا، خود بگڑتے ہیں، دوسروں کو بگاڑتے ہیں۔ حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ کا دامن عصمت غیبت سے بالکل پاک تھا، نہ غیبت سنتے، نہ غیبت کرتے۔

وہ ملتے بھی تھے، ملاتے بھی تھے، ہم اپنوں سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں اور دور کرتے چلے جاتے ہیں ع

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

کسی سے کام نہ لینا، سب کے کام کرنا، کسی کا احسان نہ لینا، سب پر احسان کرنا۔ آپ کی عادت شریفہ تھی کہ '' ان الله یحب المحسنین '' انتہائی

Marfat.com

ضعف ونقاہت کے باوجود اٹھتے بیٹھتے کسی کا سہارا نہ لیتے۔راقم کے والد ماجد مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمۃ کا بھی یہی عالم تھا، یہ حضرات عالیہ سہارا بن کر آتے ہیں پھر کسی کا سہارا کیوں لیں؟

جب راقم نے حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ کے حالات پڑھے تو حضرت والد ماجد علیہ الرحمۃ کی یاد تازہ ہوگئی۔آپ کو حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ سے بڑی محبت تھی۔جو عالم مدینہ منورہ حاضر ہوتا اس کو آپ کی خدمت میں حاضری کی ہدایت فرماتے۔جب اللہ اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔تو فرشتے اس کی محبوبیت کا اعلان کردیتے ہیں۔اور زائرین جوق در جوق چلے آتے ہیں۔سبحان اللہ۔ایسے محبوب کا دنیا سے اٹھ جانا ایک عظیم المیہ ہے۔اسی لئے فرمایا ''موت العالم موت العالم''۔وصال کے وقت حضرت غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی ﷺ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ارواح شریف آتی رہیں اور آپ استقبال فرماتے رہے۔پھر کلمہ طیبہ پڑھتے پڑھتے جانِ عزیز جانِ آفریں کے سپرد کردی۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

دل تو جاتا ہے اس کے کوچہ میں
جا مری جاں، خدا حافظ

دربار رسالت مآب (ﷺ) کے اس غلام کا شاہانہ آن بان سے جنازہ اٹھا، لاکھوں جاں نثار، ان کے لئے جنت البقیع کے دروازے کھول دیے گئے، اس سے پہلے کسی جنازے کے لئے نہیں کھولے گئے۔حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مبارک قدموں میں جگہ ملی، یہیں آپ کو آغوش لحد میں لٹایا گیا۔یہ کمال محبوبیت، مقبولیت کی نشانی ہے کہ جگہ ملی تو کہاں ملی۔

Marfat.com

اللہ نے جسم اطہر بھی محفوظ رکھا کہ جو عشق مصطفیٰ ﷺ کا خزینہ ہے۔
مولی تعالیٰ حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ کی قبر شریف کو نور سے معمور رکھے۔
آمین

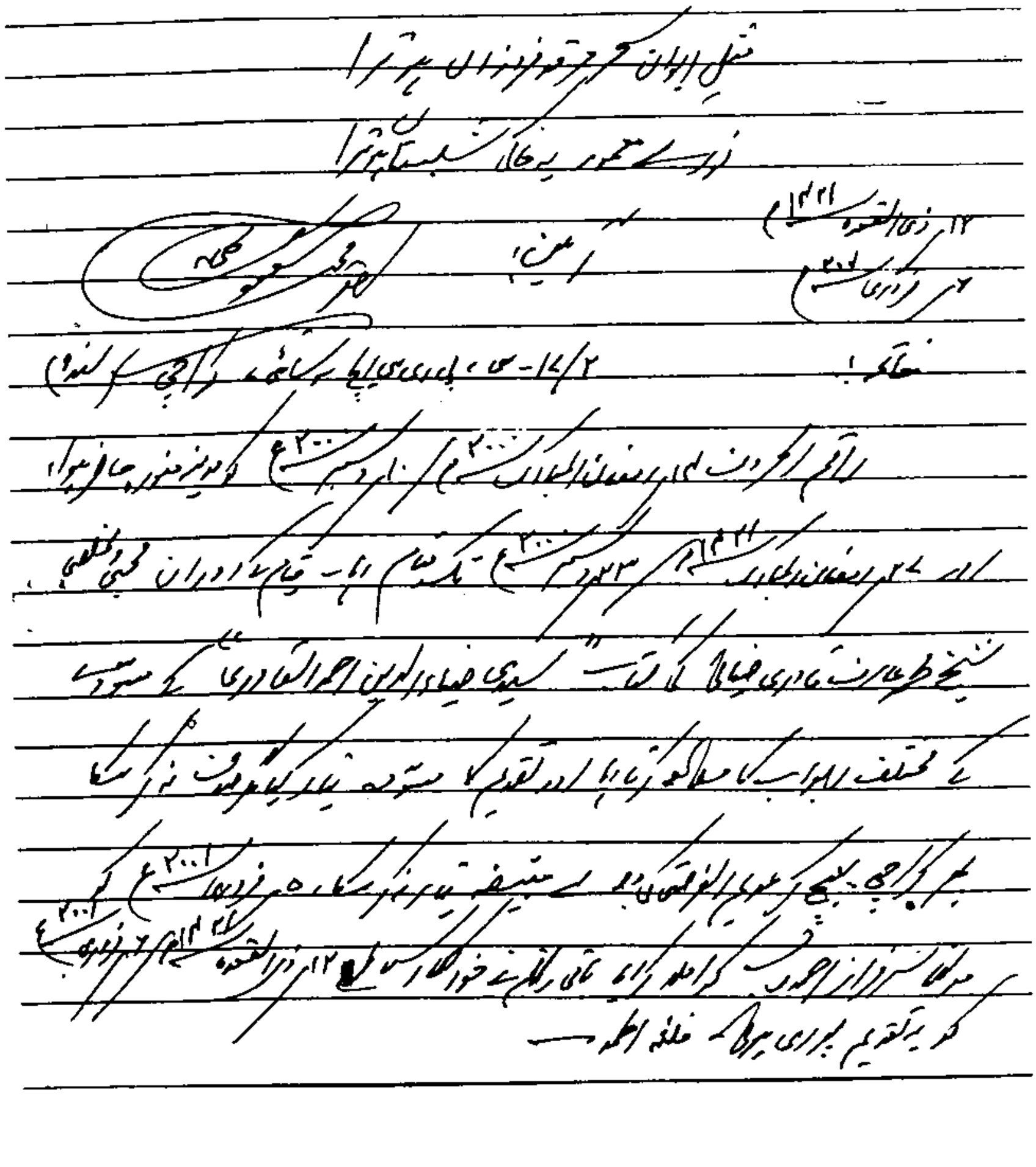

۱ اکابرین میں یہ حضرات قابل ذکر ہیں، خواجہ شمس الدین سیالوی، خواجہ اللہ بخش تونسوی، شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی، پیر مہر علی شاہ گولڑوی، شیخ عمر المختار، سید عبدالرحمٰن، سید حسام الدین جیلانی، شیخ محمد سعید نقشبندی، علامہ غلام رسول ہندی، شیخ ابرہیم الرابی، سید العبلی، حضرت پیر محمد ابرہیم خان مجددی سرھندی جن کی حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمہ نے پرتکلف دعوت کی۔ یہ بات حضرت صاحب قبلہ نے ۷رفروری ۲۰۰۱ء کو ایک ملاقات میں خود فرمائی۔

۲ اسفار کے ذیل میں امام احمد رضا اور آپ کے تحقیقی رسالے ''الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ'' کا تفصیلی ذکر ہے، علمائے عرب کی طرف سے بکثرت تقاریظ کا عکس بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ حواشی میں بہت سی شخصیات کے حالات اور بہت سی معروف اور غیر معروف معلومات بھی آگئی ہیں جو اپنی جگہ اہم ہیں۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

امیر المومنین سیدنا علی المرتضی ﷺ فرماتے ہیں:

''من علمتنی حرفا فقد صیرنی عبدا ان شاء باع او ان شاء اعتق''

جس نے مجھے ایک حرف سکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنا لیا، چاہے مجھے فروخت کردے یا چاہے تو آزاد کردے۔

Marfat.com

۷۸۶

۹۲

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما　　نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

تقدیم

اثر خامہ حضرت مولانا علامہ مفتی محمد حسن علی رضوی بریلوی مدظلہ العالی

جنکو کہتے ہیں ضیاء الدین احمد عالمانِ باوقار
اہل حق کے رہنما تھے سنیوں کے تاجدار

دیار حبیب مدینہ طیبہ مقدسہ ومنورہ میں یہ نوید مسرت روحانی فرحتوں کا باعث ہوئی کہ خلیفۂ سیدنا اعلیٰ حضرت بحرِ شریعت وطریقت شیخ العرب والعجم قطب العالم قطب مدینہ السیدنا الشیخ محمد ضیاء الدین احمد صاحب مدنی قادری رضوی قدس سرہ، العزیز کی جامع ومفصل سوانحیات مبارکہ مخلصم محب محترم حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد عارف صاحب قادری رضوی ضیائی اطال اللہ عمرہ مرتب فرما رہے ہیں۔ محبّ و فا شعار سراپا خلوص و ایثار الحاج عبدالرؤف عثمان قادری کراچوی مقیم دیار حبیب مدینہ طیبہ نے زیرِ نظر کتاب "سیدی ضیاء الدین احمد القادری" کا کمپیوٹر شدہ مسودہ بھی بغرض تصحیح ونظر ثانی پیش کیا۔ فقیر سگ بارگاہِ رضوی محمد حسن علی القادری نے والہانہ دلچسپی

Marfat.com

کے ساتھ اس کے اکثر و بیشتر مندرجات کو پڑھا اور پھر جوں جوں دیکھتا گیا قلبی، روحانی، کیف وسرور پیدا ہوتا گیا۔ مکمل تو نہیں مگر اس کتاب کے اکثر و بیشتر مقامات کو بار بار پڑھا۔ واقعی کتاب کے مرتب ممدوح حضرت مولانا حکیم محمد عارف صاحب قادری زید علمہ وفضلہ نے نہ صرف حسن صلاحیت و مہارت سے حق تصنیف ادا فرمایا بلکہ دنیائے اہل سنت کے عظیم المرتبت مسلمہ شیخ الشیوخ عارف کامل خلیفۂ اعلیٰ حضرت قطب مدینہ ﷺ کی عقیدت ومحبت و نیاز مندی کا حق ادا کردیا۔ فقیر کی نظر میں یہ مجموعہ ایک یادگار و لافانی شاہکار رہے گا۔ محترم مرتب ممدوح فقیر کی نظر میں اس عنوان اور اس موضوع پر توقع سے بڑھ کر کامیاب ہوئے۔ ان کی روح پرور جامع تحریر میں حقیقت و واقعیت بھی ہے اور اسلوب سخن میں غضب کی جاذبیت اور کشش بھی ہے۔

حضرت مصنف حضور سیدنا قطب مدینہ علیہ الرحمۃ سے شرف بیعت و خلافت بھی رکھتے ہیں اور طویل ترین نیاز مندی اور خدمت کا اعزاز بھی آپ کو حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کتاب ہذا کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ کتاب کے اکثر و بیشتر مندرجات کا ماخذ خود حضور قطب مدینہ ﷺ کی ذات گرامی ہے اور یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ حضور قطب مدینہ خود پسندی، ریا و نمود وغیرہ سے کس قدر دور ونفور تھے اور کبھی اپنی شخصیت کو شہرت سے عبارت نہ ہونے دیا۔ سراپا اخلاص و نیاز وایثار ہی سے رہے۔ کتاب کے مطالعہ کے بعد فقیر کی سوچی سمجھی رائے یہ ہے کہ یہ ایک ایسی جامع کتاب ہے جس سے سیدنا مجدد اعظم ممدوح علماء عرب وعجم امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الامام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کی ایک اور مفصل سوانح عمری از سرنو مرتب کی جاسکتی ہے اور ایک دو دس بیس واقعات نہیں بکثرت واقعات ایسے سامنے آئے ہیں جن کا آج تک عام سنی رضوی اہل قلم مصنفین کو پتہ ہی نہیں۔ مولانا محمد عارف قادری رضوی سلمہ کا یہ کمال لازوال ہے کہ

Marfat.com

حضور قطب مدینہ کے قلب انور میں چھپا ہوا یہ مخفی خزانہ نکال کر رکھ دیا۔ یہ کتاب جہاں سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت اور آپ کے خلیفہ اجل و برحق کا ناقابل فراموش غیر معمولی تعارف کرائے گی وہاں عرب و عجم کے قدیم اکابر علماء اہل سنت اعاظم شیوخ طریقت اور ان سب کی مجدد اعظم امام اہل سنت اعلیٰ حضرت ﷺ سے عقیدت و محبت اور کمال نیاز مندی بھی ثابت کرے گی۔ یہاں مبالغہ کا کیا کام؟ یہ کتاب اگر چہ حضور سیدنا قطب مدینہ قدس سرہٗ العزیز کی حقیقی واقعی کرامتوں سے بھر پور ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ خود سیدنا اعلیٰ حضرت ﷺ کی کرامتوں کا جلوہ بھی قدم قدم پر نظر آتا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ یہ کوئی ایسی کتاب نہیں جیسا کہ عموماً آج کل کے مصنفین کرتے ہیں کہ اِدھر اُدھر کی کتابوں سے اپنے الفاظ میں نقل کر کے مصنف بن گئے۔ یوں تو ہمارے ذوق مند سنی رضوی اہل قلم نے اپنی محدود معلومات کی حد تک اس موضوع پر چھوٹے موٹے کتابچے شائع کئے ہیں۔ یہ ان کی سعادت مندی ہے لیکن اس طویل وضخیم سوانح عمری "سیدی ضیاء الدین احمد" کا نہ کوئی جواب ہے نہ کوئی مثال ہے اور معتبر و مستند واقعات و روایات اس میں شامل کی گئی ہیں۔ شیخ العرب والعجم حضور قطب مدینہ قدس سرہ کا علمی روحانی فیضان عالمگیر تھا۔ تقریباً ہر ملک خطہ و علاقہ کے عوام تو عوام خواص علماء و مشائخ اس بحر فیض سے فیض یاب ہوئے اور آپ کی ذات گرامی "عالم مطاع" کی حیثیت رکھتی تھی۔ آپ کا دامن کرم و شفقت اس قدر وسیع تھا کہ نہ صرف قادری برکاتی رضوی حضرات بلکہ حسن عقیدت، محبت و مؤدت کے ساتھ چشتی، سہروردی، نقشبندی سبھی حضرات جملہ سلاسل کے علماء و مشائخ عوام اہل سنت اور پھر نہ صرف حنفی بلکہ شافعی، مالکی، حنبلی آپ کی شفقتوں، عنایتوں اور مہمان نوازی سے شرفیاب و سرفراز ہوتے تھے۔ اور ہر کوئی آپ کو خود پر سب سے زیادہ شفیق و مہربان و کرم بار پاتا تھا۔ ایسی عظیم و جلیل محبوب و مقبول شخصیت مقدسہ

Marfat.com

کی سوانح حیات کس قدر جامع و مستند ہونی چاہیئے تھی یہ حق اور یہ فرض مرتب نے حسن صلاحیت اور ذمہ داری سے ادا فرمایا ہے۔

عام تقدیم نگار کتاب سے دو چار واقعات لے کر اپنی لفاظی و حاشیہ آرائی سے تقدیم رقم کرتے ہیں مگر فقیر سگ بارگاہ قادری رضوی نے بالقصد ایسا نہیں کیا ورنہ یہ تقدیم بہت طویل ضخیم ہو جاتی اور پھر راوی و مرتب کے اپنے الفاظ میں جو ملاحت و جاذبیت ہوتی ہے وہ باقی نہ رہتی۔

یہاں اس حقیقت واقعی کا اظہار و بیان بھی یقیناً برمحل ہوگا کہ حضور قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا علمی، روحانی اور فقہی تعلق جس سواد اعظم احناف اہل سنت و جماعت اور مسلک مجدد اعظم اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے تھا اس پر غیرت ایمانی اور تصلب دینی و مستقل مزاجی سے قائم رہتے ہوئے اس مقدس سرزمین پر سکونت پذیر رہنا اور اپنے مسلکی و روحانی معمولات بجالانا بلاشبہ آپ کی سب کرامتوں سے بڑی کرامت ہے جس سے ثابت و ظاہر ہوتا ہے کہ آپ سرکار رسالت کی محافظت میں تھے اور بفضلہٖ تعالیٰ آقا و مولیٰ ملجاء و ماویٰ ﷺ کی ہمہ گیر نصرت و اعانت آپ کو حاصل تھی۔ ع

وہ کس کو ملے جو ترے دامن میں چھپا ہو

آہ! کل تک ہم گدایان سرکار رضا جس عظیم و جلیل ہستی پر فخر و ناز کرتے ہوئے عرض گزار ہوتے تھے کہ

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی — خورشید علم ان کا درخشاں ہے آج بھی
طیبہ میں ان کی ذات سلامت رہے کہ جو — تیری امانتوں کا نگہباں ہے آج بھی

ہمارے لئے یقیناً مشعل راہ ہے۔

ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا — وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

مولیٰ عزوجل اپنے حبیب و محبوب حضور جان نور آقائے اکرم آقائے دو عالم شافع محشر مالک کوثر ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے اس کاوش کو

Marfat.com

کامیاب، مقبول خاص و عام فرمائے اور فاضل و عاشق کامل مرتب کو بہتر سے بہتر جزائے خیر مرحمت فرمائے اور سرکار ابد قرار کے دامن رحمت میں بعافیت سلامت باکرامت رکھے۔ ع

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه سیدنا و مولانا و ملجانا و ماوٰنا محمد واله واصحابه اجمعین

الفقیر عبدالنبی الولی محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی غفرلہ الولی
خادم اہل سنت و خادم مسلکِ اعلیٰ حضرت

Marfat.com

۷۸۶

۹۲

تقدیم

حضرت علامہ مفتی سید محمد مقبول حسین قادری
حبیبی مدظلہ العالی (الہ آباد)
خلیفۂ اعظم حضرت سیدی مجاہدِ اعظم محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری (﵀)

سراپا انکسار وخلوص و محبت کے پیکر عاشقِ مدینہ ساکن مدینہ ''زادھا اللہ شرفاً و تکریما'' حضرت شاہ محمد عارف صاحب ضیائی رضوی حبیبی دامت فیوضھم کا تذکرہ اس فقیر بے توقیر غفرلہ القدیر کے شیخ امام المجاہدین رئیس التارکین قائد اہل سنت آقائے نعمت محمد حبیب الرحمٰن صاحب قادری عباسی ﵀ وارضاہ عنا کبھی ان الفاظ میں کہ میرا عارف میرا عارف فرما کر انکے حالات و واقعات ساتھ گذرے ہوئے واقعات بیان فرماتے تھے۔ ۱۹۷۴ء میں حرمین شریفین '' زادھا اللہ شرفاً و تکریما'' میں میری دوسری حاضری ہوئی۔ آنے سے قبل سرکار مجاہدِ ملت ﵀ نے فرمایا تھا کہ میرے عارف سے ملنا اور میری جانب سے سلام و دعا کہنا۔ چونکہ اس سفر میں فقیر اکیلا تھا دوسرا کوئی شخص شریک نہ تھا میرا قیام مولانا غلام محمد صاحب چشتی کے ساتھ حرہ شرقیہ میں تھا۔ ایک روز میں مسجد اجابہ کی جانب سے حرم شریف کی طرف آرہا تھا کہ راستے میں ایک جواں صالح سے ملاقات ہوئی۔ سلام و جواب سلام کے بعد فرمایا کہ کہاں سے آنا ہوا؟ فقیر نے جواب میں

Marfat.com

عرض کیا ہندوستان سے۔ کس شہر سے؟ تو عرض کیا الہ آباد سے، الہ آباد میں کیا مشغلہ ہے؟ تو فقیر نے اپنا تعارف اپنے آقائے نعمت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ذریعے کرایا اور کہا کہ میں سرکار مجاہدِ ملت دامت فیوضھم کا ایک ادنی غلام اور ان کا کفش بردار ہوں۔ سرکار مجاہدِ ملت کا نام سنتے ہی بے چین ہو کر سینے سے لگ گئے اور کرید کرید کر سرکار مجاہدِ ملت کے حالات دریافت فرمانے لگے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت اپنا بھی تعارف فرمائیں۔ فرمایا کہ مجھے محمد عارف رضوی قادری کہتے ہیں تو اب میری باری تھی میں لپٹ گیا کہ یہ مجاہدِ ملت کے ''میرے عارف'' ہیں جناب عارف صاحب کا سرکار مجاہدِ ملت کے ساتھ کیسا تعلق ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ صاحبزادے کا نام محمد حبیب الرحمٰن رکھا۔ اور سرکار مجاہد ملت قدس سرہٗ العزیز کا محمد عارف صاحب سے کیا تعلق تھا۔

وہ حضرت قطب مدینہ دامت فیوضھم کی گفتگو سے اندازہ کر سکتے ہیں۔

قطب مدینہ : بیٹے عارف روٹی لے آؤ۔ آٹے والی ہو تو بابا اچھا ہے۔

مستری نور محمد : اس وقت جو ملے وہ ہی لے آؤ۔ تفتیش میں نہ پڑنا۔ جو سامنے آئے لے آنا۔

قطب مدینہ : عارف ہم سے زیادہ بھیتی ہو گیا ہے، مدینہ منورہ کا۔ یہ جن جن جگہوں کے نام لیتا ہے۔ میں جانتا بھی نہیں ہوں۔

مستری نور محمد : عارف تے مدنی ہے جی۔ ہے جو عارف تو اس کا کوئی کیا مقابلہ کرے؟

قطب مدینہ : اللہ تعالیٰ اسے نیک صالح کرے۔

مستری نور محمد : اللہ تعالیٰ نے اسے بصیرت عطا فرمائی ہوئی

Marfat.com

ہے۔ ہندوستان سے ایک عالم حضرت
مولانا حبیب الرحمٰن صاحب آتے ہیں۔
اچھے بندے نوں عارف خوب پہچانتا ہے۔
دن رات ان کے ساتھ ہی رہتا ہے۔

قطب مدینہ : وہ بھی عارف کے عاشق ہیں۔ سال گذشتہ آئے تھے اور انہوں نے کئی دفعہ پوچھا عارف نہیں آیا، عارف نہیں آیا۔ ۲

یہ حضرت شاہ محمد عارف صاحب ضیائی قادری سے میری پہلی ملاقات تھی۔ اس وقت حضرت صاحب کا قیام رباط حضرت پیر جماعت علی صاحب رحمۃ اللہ میں تھا، ساتھ لے گئے، جب تک میرا قیام رہا اکثر بیشتر ملاقات کرتا رہا، پھر جب بھی شرف نیاز حاصل ہوتا کرم پر کرم فرماتے رہے۔ اللہ رب العزت ان کے سایۂ عاطفت کو اہل سنت پر دراز فرمائے اور انہیں صحت کاملہ وشفائے عاجلہ مرحمت فرمائے۔

میرے شیخ امام المجاہدین رئیس التارکین قائد اہل سنت مجاہد ملت حضرت مولانا علامہ شاہ محمد حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے شیوخ سے جمیع سلاسل کی اجازت حاصل تھی مگر آپ پر نسبت قادریت غالب تھی۔ سرکار غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنہ وارضاہ عنا سے لگاؤ کا یہ حال تھا کہ فرماتے تھے کہ میرا اسم اعظم تو ''حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی شیا للہ'' ہے۔ اس اعتبار سے فقیر کے ذہن میں یہ بات آئی کہ حضرت مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کو جتنے طرق سے سلسلہ عالیہ قادریہ کی اجازت ہے ان سب کو جمع کروں۔ جہاں تک سلاسل قادریہ کے شجرے دستیاب ہوسکے ان سب کو جمع کر لیا۔ چونکہ مقتدائے اہل سنت ضیاء ملت حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین صاحب مہاجر مدنی ﷺ نے سرکار مجاہدِ ملت

Marfat.com

علیہ الرحمۃ والرضوان کو سارے سلاسل کی بالخصوص سلسلہ قادریہ معمریہ حبشیہ کی اجازت فرمائی تھی مگر وہ سندیں حاصل نہ تھیں۔

امسال ۲۰۰۱ء میں مدینہ منورہ ''زادھا اللہ شرفاً و تکریما'' میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ جناب الحاج الشاہ محمد عارف صاحب قادری رضوی ضیائی حبیبی سے شرف نیاز حاصل ہوا، چونکہ موصوف قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ سے بہت قریب رہے حضرت قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ان پر بے پناہ کرم تھا۔ ذہن میں یہ بات آئی کہ شائد آپ سے میری مراد حاصل ہو جائے۔ لہذا سلاسل کے بارے میں تذکرہ کیا تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کو معمریہ حبشیہ کی اجازت کئی سندوں سے تھی اور فرمایا کہ میں قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب لکھ رہا ہوں جو عنقریب شائع ہو کر منظر عام پر آجائیگی۔ اس سے آپ کو سب کی تفصیل مل جائے گی۔ میں نے کہا کہ حضرت سلاسل کی نقل عطا فرما دیتے تو اس فقیر پر نیز دیگر احباب پر کرم ہوتا۔ لہذا حضرت شاہ محمد عارف صاحب رضوی ضیائی حبیبی دامت فیوضھم القدسیہ نے مذکورہ کتاب کے مسودہ سے شجرے نقل کرا دیئے، اور مزید یہ ارشاد فرمایا کہ اس کتاب پر تم اپنے کچھ تاثرات تحریر کر دو۔

کتابوں پر تقریظات وغیرہ تحریر کرنا تو اہل علم کے شایان شان ہے اور وہی اسکے اہل ہیں۔ یہ فقیر بے توقیر اس کا اہل کہاں۔ مگر حکم کے تحت فقیر صرف اتنا عرض کرتا ہے کہ بقیۃ السلف سید العارفین امام العاشقین قطب مدینہ حضرت مولانا الحاج الشاہ ضیاء الدین صاحب مہاجر مدنی ﷺ کی ذات بابرکات عالم اسلام میں عموماً اور ارباب اہل سنت میں خصوصاً تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ جن حضرات کی اپنی خوش بختی سے انکی زیارت نیز ان کی مجلسوں میں حاضری کی سعادت حاصل ہوتی تھی۔ (الحمد للہ یہ فقیر دو بار

Marfat.com

حضرت کی زیارت سے مستفیض ہو چکا ہے)۔

وہ بھی اب رفتہ رفتہ رخصت ہوتے جارہے ہیں جو بعد والے ہیں جن کو حاضری و زیارت کی سعادت حاصل نہیں ہوئی۔ وہ کیا جانیں گے اور انکی برکتوں سے کیسے فیضیاب ہونگے۔ جناب الحاج الشاہ محمد عارف صاحب دامت فیوضھم القدسیہ کا آنے والے ہر صحیح العقیدہ سنی پر احسان عظیم ہے کہ انھوں نے اس اہم کام کے کرنے کا ارادہ فرمایا۔ انکا یہ فعل یقیناً سیدی علامہ عبدالوھاب شعرانی ﷺ کے اس فرمان کے مصداق ہے جو انھوں نے اپنی مشہور زمانہ کتاب الطبقات الکبری کے ابتداء میں کتاب مذکور کے تالیف کرنے کے فائدے کے بیان میں فرمایا:

''ثم اعلم یا أخی ان کل من طالع فی ھذا الکتاب علی وجه الاعتقاد و سمع مافیه فکانه عاصر جمیع الاولیاء المذکورین فیه سمع کلامھم و ذلک لان عدم الاجتماع بالشیخ لا یقدح فی محبته و صحبته فانا نحب رسول الله ﷺ والصحابة ،والتابعین والائمة المجتھدین وما رأیناھم ولا عاصرناھم،وقد انتفعنا بأقوالھم و اقتدینا بافعالھم کما شَاھد نَاھُم۔''

ترجمہ: پھر اے بھائی جان لو کہ ہر وہ شخص جو اس کتاب کا حسنِ اعتقاد کی صورت میں مطالعہ کرے گا اور جو اس میں سے سنے گا، تو گویا کہ اس نے ان تمام اولیا مذکورین کی مجالس میں وقت گذارا جن کا اس کتاب میں ذکر خیر ہے۔ اور ان کے ارشادات سنے، اور یہ اس لئے کہ شیخ کے ساتھ اجتماع نہ ہونے سے محبت اور صحبت سے فیضیاب نہیں ہوسکتا۔ بس بے شک ہم رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام و تابعین اور ائمہ مجتھدین رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین سے محبت کرتے ہیں اور ہم نے ان کی زیارت کا شرف نہ پایا اور نہ ان کی

Marfat.com

صحبت سے مستفیض ہوئے لیکن ہم نے ان کے اقوال سے نفع حاصل کیا اور ان کے افعال کا اقتداء کیا گویا کہ ہم ان کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں۔

لہذا ہر وہ خوش عقیدہ اہل سنت کثر اللہ سوا دھم جو حضرت قطب مدینہ ﷺ کی زیارت کی سعادت سے مستفیض نہیں ہوا تھا وہ یقیناً اس کتاب کے مطالعہ سے اپنے کو قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مہاجر مدنی ﷺ کی محفل میں حاضر پائے گا۔ اور ان کے فیوض و برکات سے اپنے آپ کو یقیناً مستفیض پائے گا۔

حضرت شاہ محمد عارف صاحب رضوی ضیائی حبیبی دامت فیوضھم القدسیہ. کا یقیناً سارے معتقدین و محبین پر احسان عظیم ہے۔ رب قدیر بطفیل حبیبہ علیہ الصلوۃ والتسلیم حضرت الحاج الشاہ محمد عارف صاحب رضوی دامت فیوضھم القدسیہ کو اس کا دارین میں بہتر سے بہتر اجر وصلہ عطا فرمائے۔ اور انکا مدینہ منورہ ''زادھا اللہ شرفا و تکریما'' میں قیام کا جو قصد ہے اس میں انھیں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ تسلیماً کثیرا کثیرا دائما ابدا۔ ع

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

اور رب کریم اس کتاب کی اشاعت کا غیب سے جلد از جلد انتظام فرمادے: آمین

فقیر سید محمد مقبول حسین حبیبی غفرلہ
مفتی و خطیب وامام
جامع مسجد شہر الہ آباد یو۔پی ہند
نزیل مدینہ ۵ محرم ۱۴۲۲ھ
مطابق ۳۰/مارچ ۲۰۰۱ء روز جمعہ

Marfat.com

۷۸۶

۹۲

تقریظ

حضرت علامہ مفتی محمد مجیب اشرف
قبلہ مدظلہ العالی

الحمد لولیہ، والصلاۃ و السلام علی نبیہ، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

اما بعد

مورخہ ۵ شعبان ۱۴۲۲ھ مطابق ۳۰ مارچ ۲۰۰۱ء بروز جمعہ مبارکہ فرائض حج سے فارغ ہونے کے بعد مدینہ منورہ سرکار ابد قرار علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ بیکس پناہ کی آستاں بوسی کی غرض سے حاضری ہوئی۔ فالحمد للہ علی ذلک تین روز بعد دوشنبہ کو عزیز مکرم حضرت مولانا افتخار احمد صاحب قادری زید مجدہ سے ملاقات ہوئی، دوران گفتگو موصوف نے جناب شیخ حکیم محمد عارف صاحب قادری ضیائی زید مجدہ کا ذکر خیر فرماتے ہوئے فرمایا کہ شیخ ضیائی صاحب آپ سے ملاقات کے خواہش مند ہیں، انشاء اللہ تبارک وتعالی ہم لوگ آج ہی بعد نماز عشاء آپکی قیام گاہ پر آئیں گے، حسب وعدہ یہ دونوں حضرات فقیر کی قیام گاہ پر تشریف لائے دیر تک ہم لوگ مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال کرتے رہے، دوران گفتگو جناب شیخ محمد عارف

Marfat.com

صاحب ضیائی نے اپنی تالیف ''سیدی ضیاء الدین احمد القادری'' علیہ الرحمۃ کا ذکر فرمایا جو قطب مدینہ حضرت الشاہ علامہ ضیاء الدین احمد صاحب خلیفہ و تلمیذ مجدد اعظم اعلیحضرت امام احمد رضا ﷺ کے حالات پر مشتمل ہے۔ جناب شیخ ضیائی صاحب نے فقیر سے فرمایا کہ آپ بھی اس کتاب کو دیکھ لیں اور اپنے تاثرات بھی تحریر کر دیں۔ میں نے منظور کر لیا۔ ضیائی صاحب دوسرے روز صبح سویرے کتاب کا مسودہ لے کر آنے کا وعدہ فرما کر تشریف لے گئے۔ حسب وعدہ دوسرے روز آپ تشریف لائے اور مسودہ میرے حوالہ فرما دیا جو تقریبا ایک ہزار (۱۰۰۰) سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہے۔

مدینہ منورہ میں حکومت وقت کی طرف سے حجاج کو ۹ یا ۱۰ یوم قیام کی اجازت ہے۔ ظاہر ہے کہ اس مختصر قیام میں دوسری مصروفیات کے ساتھ اس ضخیم کتاب کا مسودہ بغور مطالعہ کرنا مشکل تھا۔ جبکہ ہمارے قیام کی مدت صرف پانچ روز باقی رہ گئی تھی۔ بہر حال کتاب کے ضروری مندرجات کو سرسری نظر سے دیکھنا شروع کیا۔ کتاب کے چیدہ چیدہ مقامات کے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ حضرت شیخ محمد عارف صاحب ضیائی قادری زید مجدہ نے عقیدت کے گلہائے رنگا رنگ کو تحقیق کے ہاتھوں حقیقت کے مضبوط دھاگے میں پرو کر اپنے شیخِ طریقت، روحانی مربی قطب مدینہ ضیاء الملت و الدین علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ پر ضیاء میں اپنی نیاز مندی کا پر خلوص نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی مقدس سعادت حاصل کی ہے۔ آپ کی یہ مبارک اور حسین کوشش یقیناً اپنے شیخ معظم کے ساتھ سچی وارفتگی اور حقیقی وابستگی کی کھلی دلیل ہے۔

جناب شیخ محمد عارف صاحب قبلہ کو میں بہت پہلے سے جانتا تھا۔ مگر بحیثیت مصنف اور قلم کار پہلی بار متعارف ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک مصنف اور مؤلف میں جو تصنیفی اور تالیفی خصوصیات ہونی چاہیے۔ ان میں سے بہت

Marfat.com

کچھ موصوف کے اندر موجود ہیں۔آپکی یہ تالیف بے سروپا قصوں، من گھڑت روایتوں، اور مبالغہ آرائیوں سے پاک ہے۔یہ کتاب سوانح نگاری، تاریخ نویسی، سیرت بیانی، اور ادب وتصوف کا ایک حسین گلدستہ ہے۔جس سے انشاء اللہ مشام جاں معطر ہوگی اور روح عقیدت کو فرحت و سکون حاصل ہوگا۔

زینت مدینہ، شیخ العرب والعجم، قطب دیار حبیب سیدی ومولائی حضرت العلام المفتی، الشاہ محمد ضیاء الدین احمد قادری رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات بابرکات چودھویں صدی کی عبقری شخصیت تھی۔جس کے علمی وقار اور روحانی فیوض وبرکات سے جہان اہل سنت مستنیر ومستفیض ہوا۔اس مرکزی ہمہ گیر شخصیت پر تحقیقی اور تفصیلی کام کی ضرورت تھی۔الحمد للہ جو شیخ محمد عارف صاحب قبلہ ضیائی کے حصہ میں یہ مبارک کام آیا اور انہوں نے بڑی محنت، عرق ریزی اور ذمہ داری کے ساتھ اسکو انجام دیا۔جسمیں حضرت قبلہ گاہی ضیاء الملت ودین سرکار قطب مدینہ کی با فیض علمی و روحانی شخصیت کے اہم اور ضروری گوشوں کو سمیٹ لیا ہے۔

جزاھم اللہ خیرا الجزا۔

اب تک جن خوش نصیب حضرات نے اس سلسلہ میں جو کوششیں کی ہیں اور حضرت قطب مدینہ کے سوانحی خاکہ پر چھوٹی بڑی کتابیں شائع کی ہیں وہ تمام حضرات کو فحوائے الدال کفاعلہ علی الخیر۔۔۔اجر وثواب کے مستحق ہیں اور ان کے کارنامے سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔اسلئے ان حضرات کی تمام مساعی جمیلہ مستحق داد وتحسین بھی ہیں۔مگر اس سلسلہ میں اب تک جتنے کام ہوئے ہیں ان میں سب سے عظیم اور وقیع کام جناب شیخ ضیائی صاحب قبلہ کا ہے۔آپ نے ایک تفصیلی علمی، روحانی، معلوماتی، مستند دستاویز کتابی شکل میں اہل علم کے ہاتھوں دیدی ہے۔ رب کریم سے دعا ہے کہ مؤلف کے علم وعمل

Marfat.com

میں توانائی اور عمر میں ایمانی برکتیں عطا فرمائے۔ اور آپکی اس عظیم کاوش کو شرف قبول بخشے۔ آمین آمین

بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم

فقط

محمد مجیب اشرف عفی عنہ
بانی و مہتمم الجامعۃ الرضویہ دارالعلوم امجدیہ
ناگپور مہاراشٹر الھند
نزیل حال مدینہ منورہ
مورخہ ۱۳ محرم ۱۴۲۲ھ
مطابق ۷ اپریل ۲۰۰۱ء روز شنبہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

حضور سرور عالم ﷺ کی مقدس اور نورانی آنکھیں بہت ہی خوبصورت تھیں، قدرتِ الٰہی سے سرگیں، کہ سُرمہ کے بغیر معلوم ہوتا کہ سُرمہ لگا ہوا ہے۔ آنکھوں کی سفیدی میں باریک سُرخ ڈورے تھے جن کو علاماتِ نبوت میں شمار کیا گیا۔ پلکیں نہایت خوشنما اور دراز تھیں۔

سُرگیں آنکھیں حریمِ حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے لا مکاں تک جن کا رمنا نور کا

(ذکرِ جمیل ۔۔ حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تقدیم

حضرت علامہ سید محمد حسینی اشرفی مدظلہ العالی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ اشرفیہ۔ ناگپور

بحمدہ تعالیٰ امسال ۱۴۲۱ھ میں اپنی اہلیہ کے ساتھ چوتھی بار حج بیت اللہ و زیارت روضہ نبوی ﷺ سے مشرف ہوا۔ بعد حج بیت اللہ بتاریخ ۲۹ / مارچ ۲۰۰۱ء کو ہمارا قافلہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مجیب اشرف مدظلہ العالی کی قیادت میں ٹھیک ۱۱ بجے دن مدینہ منورہ پہنچا۔ ۳ / اپریل ۲۰۰۱ء کو بعد نماز عشاء جبکہ ہم اپنے اپنے کمروں میں پہنچ چکے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد کرم فرما الحاج علی محمد کھتری پور بندر والے آئے اور مجھ سے کہا کہ حضرت کے کمرے میں مدینہ کی دو اہم شخصیتیں تشریف لائی ہیں، آپ کو بلوا رہی ہیں، میں حاضر ہوا، وہ دو اہم شخصیتیں کون ہیں، حضرت علامہ افتخار احمد صاحب اعظمی مصباحی اور دوسری شخصیت حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی کی تھی۔ پہلی بار میں نے نام بھی سنا اور صورت بھی دیکھی، شخصیت بہت متاثر کن ہے، ماشاءاللہ صورت اور سیرت سے سنت نبوی ﷺ کا پیکر ہیں۔ پہلی ملاقات میں حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی نے جس

Marfat.com

پر تپاک انداز میں ملاقات فرمائی اور جس حسن اخلاق کو پیش فرمایا میں متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ ایسا محسوس ہوا کہ یہ میری پہلی ملاقات نہیں ہے بلکہ میرے دیرینہ کرم فرما ہیں۔ حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی سے مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی، درمیانِ گفتگو میں حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی نے اپنی تصنیف کا ذکر فرمایا جو ایک ہزار (۱۰۰۰) سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔

حضرت استادِ مکرم مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ سے فرمایا کہ آپ اس کو ضرور دیکھیں اور اس کے حسن وقبیح پر گہری نظر ڈالیں، حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی نے مجھ سے بھی فرمایا کہ آپ بھی ضرور دیکھیں اور اپنی رائے تحریر کریں، حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی اپنی تصنیف حسب وعدہ استادِ مکرم کی خدمت میں دوسرے دن صبح ساڑھے سات بجے پہنچا گئے، حضرت استادِ محترم نے ۴/اپریل ۲۰۰۱ء کو دوپہر میں وہ کتاب مجھے عنایت فرمائی اور فرمایا کہ آپ یہاں سے یہاں تک دیکھئے۔ حکم کے مطابق میں نے اسی وقت بعض مقامات پر گہری نظر اور بعض بعض جگہوں کو سرسری طور پر دیکھا ماشاءاللہ تصنیف کو خوب سے خوب تر پایا۔ حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی نے بڑی گہرائی و گیرائی سے تصنیف کا کام انجام دیا ہے۔

حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی کی تصنیف میں جابجا عشق رسول (ﷺ) کا جلوہ صاف چھلکتا نظر آتا ہے جو جماعت اہل سنت کا طرہ امتیاز ہے، اعلحضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ اور آپ کے خلیفہ اجل حضرت سیدی ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی رحمتہ اللہ علیہ کے تذکرۂ جمیل کو جس انداز سے ذکر فرمایا ہے اس میں آپ کی عقیدت کی جولانی صاف دکھائی دیتی ہے، اس کے ساتھ "زیارتِ اکابر" کے عنوان

Marfat.com

سے ایک طویل مقالہ تحریر فرمایا ہے اس میں بھی خوب تحقیق و تدقیق کی ہے۔ ہر صورت میں آپ نے صحت اور عقیدت کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا، اس میں آپ کی عرق ریزی اور حسنِ عقیدت قابل لحاظ ہے، اہل علم کے لئے یہ بہت بڑا سرمایا ہے، زندہ قومیں اپنے بزرگوں کو ایسے ہی علمی کارناموں سے زندہ رکھتی ہیں۔حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی نے اہل سنت کے لئے بڑا علمی سرمایا عطا کیا ہے، یقیناً آپ اپنی اس علمی کاوش سے قدر کی نگاہوں سے دیکھے جاتے رہیں گے۔اس پر میں سیر حاصل تبصرہ تو نہیں لکھ سکتا، اس لئے کہ میں سفر میں ہوں، معمولات اور دیگر مصروفیات کی وجہ سے میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ اس پر طویل تبصرہ لکھ سکوں۔ جبکہ حضرت استاذی النعیم مدظلہ العالی نے اس پر جاندار و شاندار تبصرہ فرمایا ہے وہ بہت اہم اور کافی ہے۔

انشاءاللہ المولیٰ تعالیٰ جب یہ علمی ذخیرہ زیور طباعت سے آراستہ ہوگا تو میں اس پر ضرور تبصرہ اپنے رسالے ''ماہنامہ سنی آواز'' ناگ پور میں شائع کروں گا۔ خدائے تعالیٰ حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی کی اس سعی کو قبول فرمائے اور نجات اخروی کا سبب بنائے۔ آمین

سید محمد حسینی اشرفی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ اشرفیہ
رائچور (کرناٹک) وچیف ایڈیٹر ماہنامہ سنی آواز و
ٹرسٹی دارالعلوم امجدیہ
محلہ گانجرکھیت ناگپور ۴۴۰۰۰۸
۱۷/ اپریل ۲۰۰۱ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت علامہ افتخار احمد قادری مدظلہ

قطب مدینہ کا عالمانہ وقار

من یؤت الحکمۃ فقد أوتی خیرا کثیرا

(آیۃ ۲۶۹ سورۃ البقرۃ)

جسے علم وحکمت عطا ہوتے ہیں اسے بہت زیادہ خیر عطا ہوتی ہے۔ شیخ الاسلام والمسلمین "مرشد العرب والعجم" قدوۃ السلف فضیلت مآب حضرت علامہ مفتی ضیاء الدین مدنی قدس سرہ العزیز کی شخصیت عالم عرب و عجم میں محتاج تعارف نہیں۔ ۱۹۷۴ء میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یوپی میں جب میں نے تدریس کا کام شروع کیا اسی وقت سے حضرت کی شخصیت سے غائبانہ تعارف کا آغاز ہوا اور اکثر علماء کرام وحجاج ومعتمرین زیارت مدینہ منورہ کے بعد آتے تو حضرت کا ذکر خیر ضرور کرتے۔ حضرت حافظ ملت جلالۃ العلم علامہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث مراد آبادی قدس سرہ مؤسس الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور سفر حج سے جب واپس تشریف لاتے تو سفر حج کی جب تفصیل بتاتے تو اس کا ایک حصہ یہ بھی ضرور ہوتا کہ مدینہ منورہ میں ماشاء اللہ تعالیٰ اہل سنت کی مایہ ناز شخصیت حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین قادری مرجع خلائق ہیں۔ ان کی زیارت سے بھی سرفراز ہوا۔ اس طرح اب

Marfat.com

جہاں میری روح وجسم وقلب وذہن حرمین شریفین کے لئے بے قرار تھے وہیں حضرت کی زیارت کے لئے میری بے چینی بھی بڑھ رہی تھی۔ مگر میری بدقسمتی اور قضا وقدر کا معاملہ یہ رہا کہ پہلی مرتبہ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ ہجری میں حرمین طیبہ کی حاضری کی سعادت ملی تو حضرت اس سے تقریباً ۹ ماہ قبل اپنے مالک حقیقی سے واصل ہو چکے تھے۔

(قدس سرہٗ العزیز)

ان کے وارثِ حقیقی حضرت شیخ علامہ فضل الرحمٰن قادری مدظلہ العالی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ صدیق مکرم حضرت مولانا محمد یسین صاحب مصباحی بھی رفیق ملاقات تھے۔ حضرت علامہ حافظ شیخ فضل الرحمٰن مدنی مدظلہ نے جس انداز سے استقبال اور کرم ضیافت سے نوازا وہ بھی ایک ناقابل فراموش یادگار رہے۔

فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء وابقاہ لخدمۃ الاسلام والمسلمین

حضرت ضیاء الملۃ والدین علیہ الرحمۃ والرضوان کا یہ کاشانہ جو باب مجیدی سے متصل ہی تھا۔ سارے اہل سنت اور جمیع اہل حق کے لئے ایک عظیم مرکز تھا۔ دس دن کے دوران قیام میں ہمارا مشاہدہ رہا کہ اس مرکز پر ہندوستانی بھی ہیں اور پاکستانی و بنگلہ دیشی بھی۔ ایشیائی بھی ہیں، افریقی بھی، یورپین بھی ہیں اور امریکن بھی۔ حضرت کی یہ منزل نہ صرف تربیتی مرکز ہے بلکہ روحانی بھی ہے اور علمی بھی۔ تربیت وروحانیت کے فیوض بھی اس در سے بٹتے ہیں اور علمی انوار و برکات بھی تقسیم ہوتے ہیں۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ ضیاء الدین مدنی کی خدمت میں علم ومعرفت کے پیاسے آتے اور اپنی علمی پیاس بجھاتے۔

آپ کی عالمانہ شان یہ ہوتی کہ لایعنی گفتگو کبھی نہ فرماتے جیسا کہ

Marfat.com

حدیث میں آیا

من حسن اسلام المرء ترک ما لایَعنِیہ

انسان کا اچھا اسلام یہ ہے کہ لایعنی باتوں کو ترک کر دے

آپ کا علمی تواضع بھی اس آیت کریمہ کے مطابق تھا

تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین

(سورۃ القصص آیۃ ۸۳)

ہم دار آخرت کی کامرانی ان کے لئے مقرر کرتے ہیں جو زمین میں اپنا سر اونچا نہیں کرتے اور نہ فساد چاہتے ہیں اور بہتر انجام اہل تقویٰ کے لئے ہے۔

مجلس میں جب حاضرین کسی موضوع پر استفسار کرتے تو آپ جواب میں پہل نہ کرتے، مجلس کے علماء سوالوں کے جوابات دیتے، کبھی ایسا ہوتا کہ موجودہ علماء میں کوئی جواب نہ دیتا تو آپ افادات کا سلسلہ شروع فرماتے۔ اور علوم و معارف کے دریا بہا دیتے اور مجلس کے علماء ان افادات پر حیران و ششدر رہ جاتے۔ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کی سیرت کا بھی یہ روشن باب ہے کہ آپ کلام نہ فرماتے تھے۔ جب سوالات ہوتے تو گفتگو شروع کرتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ علم کا ایسا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے جس کا کوئی ساحل نہیں۔

شیخ الاسلام حضرت ضیاء الدین مدنی قدس سرہ کا کاشانہ ہی صرف قاسم علوم نہ تھا بلکہ ایک طویل عرصہ تک آپ حرم نبوی شریف میں بھی محدث کی حیثیت سے درس حدیث بھی دیتے رہے۔ اس دوران نہ جانے کتنے طالبانحدیث نے اپنی علمی تشنگی بجھائی ہے۔

آپ کی علمی شخصیت کا یہ باب تو ایسا روشن ہے جس میں آپ منفرد نظر

Marfat.com

آتے ہیں کہ دنیا بھر کی عظیم شخصیتیں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتیں اور علمی استفادہ اور اکتساب فیض کرتیں۔ ان میں سے چند شخصیات کا ذکر یہاں فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

(۱) فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ سید علوی عباس الحسنی المالکی محدث کبیر مکہ مکرمہ

(۲) حضرت مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت علامہ مصطفیٰ رضا خان نوری

(۳) حضرت مجاہد ملت علامہ شاہ حبیب الرحمٰن عباسی قادری رئیس اڑیسہ

(۴) قطب مکہ حضرت علامہ سید امین کتبی مکہ مکرمہ

(۵) عاشق النبی حضرت علامہ نور سیف مکہ مکرمہ

(۶) نبیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ شاہ محمد ابراہیم رضا خان قادری

(۷) حضرت علامہ سید ابوالبرکات سید احمد قادری مفتی اعظم پاکستان

(۸) فضیلت مآب السید سلیمان اسماعیل الواعظ نقیب حضرۃ جیلانیہ بغداد

(۹) غزالی زمان حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی

(۱۰) حضرت سید شریف تاج الدین ابن ہمام القدوۃ حافظ الحدیث الشیخ بدرالدین مغربی

(۱۱) فضیلۃ الشیخ حضرت محمد سامی آفندی مدنی

(۱۲) حضرت علامہ مولانا سردار احمد محدث اعظم پاکستان

(۱۳) حضرت شیخ علامہ عبدالحیٔ بن عبدالکریم الکتانی

(۱۴) حضرت شیخ قاسم بن احدالقیسی بغدادی

(۱۵) حضرت شیخ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم غلائینی دمشقی

(۱۶) حضرت علامہ سعداللہ الحریری دمشقی

(۱۷) حضرت علامہ عبدالکریم مدرس وخطیب حضرۃ جیلانیہ بغداد شریف

Marfat.com

(۱۸) حضرت علامہ سید فخرالدین بن ابراہیم الحسنی
وغیرہم قدس اللہ اسرار ہم

یہ ساری شخصیتیں علوم ومعارف کے اساطین عباقرۂ علم وفن اور کبار علماء میں سے ہیں۔ یہ حضرات حضرت شیخ ضیاء الدین قدس سرہ کی خدمت میں آ کر استفادہ علمی اور اکتساب فیض کرتے اور بلا شبہ یہ علمی استفادہ آپ کی جلالت شان اور جلالت علمی کا شاہدِ عادل ہے۔ کتاب کے آئندہ صفحات میں یہ حقائق قدرے تفصیل سے پیش کئے گئے ہیں۔

اس مقام پر آپ کا وہ علمی مباحثہ پیش کرنا مناسب ہوگا جس میں آپ نے گورنر مدینہ منورہ سے وسیلہ کے موضوع پر بصیرت افروز گفتگو فرمائی ہے۔

واقعہ کی تفصیل آگے کے صفحات میں ملاحظہ کریں۔ میں صرف وسیلہ سے متعلق سوالات وجوابات کا اختصار ذیل میں پیش کرتا ہوں جس سے آپ کی جلالت علمی پر بھرپور روشنی پڑتی ہے۔

گورنر نے سوال کیا: ما ذا تقول فی الوسیلة ؟
وسیلہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

قال الشیخ : لا یوجد اختلاف بیننا و بین علماء نجد فی الوسیلة اساساً

قال الامیر : وھو غضبان : کیف ھذا؟

قال الشیخ : ان الشیخ محمد بن عبدالوھاب یقول بقولہ عزوجل 'وابتغوا الیہ الوسیلة'

قال الامیر : المرادُ بالوسیلة الاعمال الصالحة۔

قال لشیخ : الاعمال الصالحة خالق ام مخلوق ؟
لم یرد الامیر علی ذلک

Marfat.com

ثم اعاد الشیخ سوالہ
ولم یرد علیہ الامیر

فقال الشیخ : ان قلت : انہا خالق، خرجت من الدین
قال الامیر : انہا مخلوقۃ۔
قال الشیخ : ہل ہی مقبولۃ عند اللہ أم مردودۃ ؟
قال الامیر : لا ادری واللہ یعلم بقبولہا وردہا۔
قال الشیخ : ہذا ہو الاختلاف فی الوسیلۃ بیننا و
بین علماء نجد

ہمارا اور علما نجد کا بس اسی نقطہ پر اختلاف ہے۔ وہ وسیلہ اس مخلوق (اعمال صالحہ) کو بتاتے ہیں جن کے بارے میں ان کو مقبول اور مردود ہونے کا علم نہیں اور ہم ان حضرات کا وسیلہ لاتے ہیں جو اللہ عزوجل کے یہاں ایسے مقبول ہیں کہ اگر ان کی مقبولیت کے بارے میں کسی کو شک ہو جائے تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

جب حضرت شیخ نے یہ نکتہ پیش کیا گورنر مدینہ کی شدت نرمی سے بدل گئی۔ ملاطفت کے انداز میں۔ باتیں کرنے لگا اور کہنے لگا یہ خبثاء و شیاطین مجھ تک اس قسم کی باتیں پہنچاتے ہیں۔ پھر اس نے حضرت شیخ مدنی کی خدمت میں چائے پیش کی اور جانے کی اجازت دی۔

سبحان اللہ! اس علمی نکتہ نے امارت کی شوکت وسطوت اور غرور تعلّی کے پندار کو پاش پاش کر دیا۔ اس کے بنائے ہوئے شیش محل کو چکنا چور کر دیا اور زبان سے نہ سہی دل سے اعتراف کر لیا گیا کہ وسیلہ شخصیات حق ہے۔ نہ صرف حق ہے بلکہ اسی میں قوت ہے۔ اسی میں سطوت ہے اور یہی جلوت ہے۔ امام رازی کے سامنے یہ نکتہ آتا تو ان کی زبان پر أحـــــدث وأ بدعت کے بے ساختہ کلماتِ آفریں ادا ہوتے۔ امام غزالی یہ نکتہ سنتے

Marfat.com

تو نہ جانے کلمات تحسین کے کیا کیا الفاظ ادا فرماتے۔ امام ذھبـــــی کے کانوں تک یہ نکتہ پہنچتا تو ان کی روح پھڑک اٹھتی اور امام سیوطی کی فکر تک یہ نکتہ پہنچتا تو حضرت شیخ علامہ ضیاء الدین کو اپنا محبوب بنا لیتے۔

حق تو یہ ہے کہ یہ وہ علمی نکتہ ہے جس کے سامنے اس موضوع پر آنے والے باطل کے سارے نکتے بے معنی ہو کر رہ گئے ہیں اور انکار وسیلہ کا قصر عالی زمین بوس ہو گیا ہے۔

جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

(سورۃ اسراء آیۃ ۸۱)

حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل کو تو مٹنا ہی تھا۔

اور ایسا کیوں نہ ہو کہ حق کی فطرت ہے کہ وہ سربلند ہوتا ہے۔

الحق یعلو ولا یعلی

حق سربلند ہوتا ہے اور باطل اس کے آگے سرنگوں ہو جاتا ہے۔

اسی طرح رفیق مکرم برادرم محمد عارف ضیائی صاحب نے اس کتاب میں حضرت ضیاء الملۃ والدین قدس سرہ العزیز کی رائے سے صادر ہونے والے نہ جانے کتنے حقائق و دلائل اور واقعات پیش کئے ہیں۔

دراصل مکرم عارف ضیائی صاحب نے ان کی شخصیت کا بھرپور مطالعہ کیا اور ایک طویل عرصہ تک عمیق نظروں سے انہیں دیکھتے رہے ان کے شب و روز دیکھے، ان کی شامیں، ان کی صبحیں دیکھیں، ان کے علوم و معارف کے فیوض و برکات دیکھے، ان کی عبادت و ریاضت دیکھی، ان کے اخلاق و کردار کا مشاہدہ کیا، ان کی عزیمت اور ان کا احقاق حق اور ابطال باطل کا جلوہ دیکھا تو ان کی روح بے قرار ہوئی کہ جو دیکھا ہے اسے دوسرے کو بھی دکھائیں کہ ان مشاہدات میں عالم کے لئے اور اہل حق کے لئے بہت کچھ

Marfat.com

سامان ہدایت ہے۔ ان کی حیات رشد و اصلاح کا پیکر ہے تو اس سے دوسرے افراد بھی مستفید ہوں۔ ان کی زندگی استقامت وعزیمت کا کوہ گراں ہے تو عزیمت واستقامت کے جوہر دوسروں میں بھی پیدا ہوں۔ اس لئے مؤلف کتاب مکرم شیخ عارف ضیائی صاحب قابل صد مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اس راہ میں ایک طویل سفر کیا اور سعی مسلسل و جہد پیہم سے کام لیا۔ اور شخصیت کے صحیح خدوخال اور حقائق وواقعات قلمبند کئے۔ میں نے کتاب کا بیشتر حصہ دیکھا ہے، اور پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس میں جو کچھ پیش کیا گیا ہے وہ تحقیق کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

رب قدیر اپنے حبیب عزیز علیہ الصلوۃ والتسلیم کے صدقہ وطفیل ان کی جہود ومساعی کو قبول فرمائے اور دارین کی برکتوں اور رحمتوں سے انہیں اور ان کے اہل خانہ اور احباب ومخلصین ومعاونین سب کو سرفراز فرمائے اور مزید ایجابی کاموں کی توفیق بخشے۔ آمین

اپنا شرف دعاء سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

افتخار احمد قادری
المجمع الاسلامی مبارکپور، اعظم گڑھ
۲۲ صفر ۱۴۲۲ھ

Marfat.com

تقریظ

استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اسماعیل صاحب رضوی ضیائی

دامت برکاتہم العالی

شیخ الحدیث و رئیس دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ کراچی

حضرت مولانا عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی صاحب نے اپنے پیر و مرشد حضرت علامہ مولانا حافظ ضیاء الدین احمد القادری علیہ الرحمۃ ورضوان کی سوانح حیات پر ایک جامع کتاب تالیف فرمائی ہے اور اس کتاب کو اپنے پیر و مرشد ہی کے نام سے یادگار کے طور پر لکھا ہے۔ اس کتاب میں آپ کے پیدائش تا وصال ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ ویسے تو ایک دو کتابیں آپ کی سوانح پر پہلے بھی بازار میں آگئیں ہیں لیکن کتاب مذکور نے آپ کی زندگی کے کسی بھی گوشہ کو نہیں چھوڑا اس اعتبار سے یہ کتاب جامع ہے۔ میں نے مختلف مقامات سے کتاب کا مطالعہ کیا ہے واقعی کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ کتاب مواد کے لحاظ سے نہایت عمدہ اور جامع ہے، کتاب کی عبارت نہایت سلیس اور عام فہم ہے۔ اردو ادب میں ایک نئی کتاب کا اضافہ ہے۔ حضرت مولانا عارف قادری صاحب نے کتاب کی تصنیف میں نہایت عرق ریزی کی ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ موصوف نے اس کی تحریر میں بہت محنت کی ہے اور ان سلسلوں کا تسلسل بھی بیان کر دیا ہے جو آپکے پیر و مرشد کو حاصل ہیں، یہ ایک نہایت عمدہ اور اچھا کام ہے کہ آپکے مریدوں کیلئے نہایت آسان کر دیا ہے، کتاب موصوف میں نہ صرف پیر و مرشد کے حالات ہیں بلکہ کئی پاکیزہ ہستیوں کا تذکرہ بھی اس میں شامل ہے اس کتاب کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ بزرگوں کی جائے ولادت اور وطن مالوف کو بھی خوب وضاحت کے ساتھ جغرافیائی اعتبار سے بیان کر دیا ہے۔

تصنیف و تالیف کا کام کس قدر مشکل ہے یہ انہیں کو معلوم ہے جو اس

Marfat.com

کار خدمت کو انجام دیتے ہیں ۔ کتاب مذکور تقریباً ایک ہزار (۱۰۰۰) صفحات پر مشتمل ہے۔ اتنی بڑی کتاب کا لکھنا اور مکمل تحقیق کے ساتھ کام کرنا اس مشقت کا اندازہ وہی لگا سکتا جو کہ کرتا ہے۔ معلوم نہیں مولف نے اس کی تالیف میں کئی راتیں صرف کردی ہونگی یہ سب مولف موصوف پر پیر و مرشد کا فیض اور انکی کرامت ہے۔ پیر و مرشد اسی خراجِ تحسین کے مستحق تھے۔

حضرت ممدوح نے پوری زندگی دیار حبیب (ﷺ) میں گذاری یہ ان کے سچے عشق اور محبت کی دلیل ہے۔ حضرت ممدوح کی روضۃ الرسول (علیہ السلام) سے اس قدر محبت تھی کہ کہیں مدینہ طیبہ سے باہر بھی گئے تو فوراً واپس آگئے اس خوف سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ محبوب کے شہر کے علاوہ کہیں اور جگہ مدفن بن جائے۔ کتاب کے مطالعہ سے کئی نئی چیزیں سامنے آئیں جو بہت سے لوگوں کو معلوم نہیں ہونگی ۔ مثلاً حضرت پیر طریقت قطب مدینہ علیہ الرحمہ کا سلسلہ صرف چند واسطوں سے سرکار بغداد ؒ تک پہنچ جاتا ہے۔ مجھے اس کتاب کے پڑھنے کے بعد یہ معلوم ہوا حالانکہ میں خود قطب مدینہ علیہ الرحمہ کا مرید ہوں ۔ ۱۹۷۲ء میں شرف حاضری نصیب ہوا اور عرصہ دو ماہ سے زیادہ آپکی خدمت میں رہنے کا موقع نصیب ہوا نہ میں نے آپ سے پوچھا نہ ایسا کوئی تذکرہ اس وقت سامنے آیا۔ ضیائی برادران کے لئے بڑا مژدہ ہے کہ ان کا سلسلہ اپنے پیر و مرشد کے واسطے سے سرکار بغداد ؒ کے قریب تر ہو گیا۔

مولانا عبد المصطفیٰ محمد عارف قادری صاحب صد مبارک کے مستحق ہیں کہ انہوں نے خصوصاً اہل طریقت اور عوام الناس کیلئے ایک نہایت مفید کتاب تالیف فرمائی۔

مولف موصوف نے سرکار بغداد کے حالات زندگی تفصیل کے ساتھ ذکر کیے ہیں اور پیر طریقت علیہ الرحمہ والرضوان کو جن سے عقیدت و محبت

Marfat.com

وقربت تھی اسے بھی سہل طریقہ پر بیان کیا پیر طریقت جہاں سادات حضرات سے تعظیم وتکریم سے ملتے اور محبت والفت کا اظہار فرماتے اسی طرح اعلحضرت علیہ الرحمہ کے ساتھ بھی ان کا یہی طریقہ اوران کے خانوادوں کے ساتھ بھی اسی جذبے اور محبت سے ملتے۔ پیر طریقت علیہ الرحمۃ کے ان تمام اوصاف اور خوبیوں کو جو حضرت میں پائی جاتی تھیں مؤلف موصوف نے تمام ہی کو نہایت آسان انداز میں لیکن جامعیت کے ساتھ بیان کیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاگوں ہوں کہ موصوف کی تصنیف کو مقبول عام وخاص بنائے اور آپ کی سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور ہر فرد کیلئے یہ کتاب خیر جلسیں فی الزمان کتاب کا مصداق بن جائے۔

فقط

محمد اسماعیل خادم مدرسہ امجدیہ

۱۳ ربیع ۱۴۲۵ھ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

قطب مدینہ قدس سرہ العزیز:

"بہار شریعت تھی مگر اب نظر نہیں آتی ہو سکے تو لے آنا۔ صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی قبلہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بہار شریعت ایسی جامع کتاب تصنیف فرمائی ہے۔ اس وقت اس کی نظیر پیش کرنا دشوار ہے۔ اکثر مسائل آپ کو اس میں مل جائیں گے۔ جو لوگ عربی نہیں جانتے ان کے لئے تو یہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے"

Marfat.com

۷۸۶

۹۲

تقریظ

حضرت علامہ مفتی محمد جان نعیمی
قبلہ مدظلہ العالی

الحمدلله وحده والصلاة والسلام على من لانبى بعده وعلى آله وصحبه اجمعين۔ اما بعد

مؤلف کتاب سیدی ضیاء الدین احمد القادری، حضرت صوفی کامل شیخ محمد عارف ضیائی مدنی زید عنایہ کا ذکر خیر، مسعود ملت و دین شیخ کامل پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی نقشبندی لازالت شمس فیوضہ بازغہ سے ہمیشہ سنا کرتا تھا اور بالخصوص ۱۹۹۰ء میں جب حریم ناز کی حاضری کے لئے مدینہ منورہ (زادها الله شرفاً و تعظيما) جانا ہوتا تو آپ سے ملاقات کے بارے میں تاکید فرماتے تھے۔ لیکن شومی قسمت وہاں ملاقات نصیب نہ ہوئی، چند ماہ قبل حضرت شیخ محمد عارف مدنی زید عنایہ کراچی تشریف فرما ہوئے۔ حضرت مسعود ملت و دین کے تعارف وتوسل سے دارالعلوم تشریف لائے، پہلی ہی ملاقات سے دل نے گواہی دی کہ واقعی آپ حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ العزیز کے فیض یاب ہیں، جس کے آثار آپ کے پُرکشش چہرے

Marfat.com

سے نمودار تھے۔ پھر جب تک حضرت کا کراچی میں قیام رہا شرف ملاقات جاری رہا، راقم السطور کے ساتھ آپ کی شفقت ومحبت سرمایہ زندگی ہے۔

حضرت ضیاء الملت والدین شیخ العرب والعجم قطب مدینہ سیدنا ضیاء الدین قادری مدنی قدس سرہٗ العزیز کے پاکیزہ حالاتِ زندگی پر متعدد رسائل وکتب لکھی گئی ہیں، لیکن فقیر کی نظر میں زیرِ نظر کتاب بایں موضوع تمام کتابوں کی تفسیر وتکملہ ہے۔ کیونکہ حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ العزیز کے لیل ونہار، خلوت وجلوت کو اس کے خلیفۂ خاص حضرت شیخ محمد عارف مدنی زید عنایہ نے بالمشافہ حالات زندگی کو قلم بند کر کے طالبان راہ ھدیٰ کے لئے آسانی فرمائی۔ حضرت مؤلف زید عنایہ نے فقیر کو بھی حضرت قطب مدینہ اور زیرِ نظر کتاب کے بارے میں کچھ کلمات لکھنے کو فرمایا، یقیناً یہ میری سعادتوں کی معراج ہے۔

حضرت ضیاء الملت والدین قطب مدینہ قدس سرہٗ العزیز کی زیارت نہ کر سکا لیکن بحمدہ تعالیٰ ان کے دیدار پُر انوار سے مستفیض ہونے والی آنکھوں کو دیکھ کر اور ان کے حسن گفتار وکردار کی گواہی دینے والوں کی گفتگو سن کر اپنی زندگی کے ان لمحات پر فخر محسوس کرتا ہوں۔ کیونکہ ؎

غالب ندیم دوست سے آتی ہے بوئے دوست

بچپن میں حضرت ضیاء الملت والدین قطب مدینہ قدس سرہٗ العزیز کا ذکر خیر اپنے والد گرامی حضرت فقیہ العصر شیخ طریقت وشریعت مفتی محمد عبداللہ نعیمی شہید قدس سرہٗ العزیز سے سنا کرتا تھا، اور اکابرینِ اسلام کی تحریرات وتقریرات سے بھی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ کے بارے میں پڑھا سنا، جس کا خلاصہ یہ سامنے آیا کہ حضرت ضیاء الملت والدین قدس سرہٗ العزیز کی

Marfat.com

ذات گرامی نہ صرف گوناگوں صفات سے متصف تھی، بلکہ مجمع الصفاتِ حسنہ تھی، آپ کی شخصیت عالم اسلام کے لئے سرچشمہ انوار نبوت اور تنویر مہر رسالت تھی، اور تعلیمات اسلام کا مجسمۂ پیکر تھی۔ آپکی ذات گرامی اسوہ نبوی (ﷺ) کا جیتا جاگتا نمونہ تھی، اور آپکی حیات مبارکہ پر عشق الٰہی اور عشق مصطفیٰ (ﷺ) غالب تھا، یقیناً یہ کمال ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتا اسی کو حاصل ہوتا ہے جس کو عطاء خاص سے نوازا جاتا ہے۔

للہ در القائل۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

اور آپ کا ہر پہلو سنت مصطفیٰ (ﷺ) پر محیط تھا۔

نعم ما قیل۔

شریعت کا جو حامل ہے طریقت میں جو کامل ہے
رسول ﷺ کی سچی محبت جس کی منزل ہے

آخیر میں فقیر دعا گو ہے کہ مولاء کریم بطفیل حبیب کریم ﷺ مؤلف کتاب کی اس عظیم خدمت کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ اور تمام ناظرین مخلصین کو اس سے نفع تام حاصل کرنے کی توفیقِ رفیق عنایت فرمائے اور اس کتاب مستجاب کو ذریعۂ فلاح و نجات، رافع درجات بنائے نیز حضرت

Marfat.com

مؤلف زید عنایہ کو دارین میں اس کا بہترین صلہ اور اجر عظیم عطاء فرمائے
(آمین)

بجاہ سید المرسلین ﷺ

کتبہ:

الفقیر الی عفو ربہ الکریم عبدہ
محمد جان نعیمی غفرلہ المنان
بحرمت سید المرسلین ﷺ
۲۷ شعبان ۱۴۲۶ھ
امیر مرکزی جماعت اہل سنت سندھ
مہتمم دار العلوم مجددیہ نعیمیہ
ملیر کراچی ۔ پاکستان

Marfat.com

۷۸۶

۹۲

۱۱۰

تقریظ

علامہ مولانا ڈاکٹر خالد صدیقی القادری چشتی تاجی
امتیازی (پی ایچ ڈی) المعروف خالد بابا
خلیفہ اولاد غوث الاعظم الشیخ عبدالقادر منصور الدین گیلانی بغدادی
سرپرست اعلیٰ حلقہ قادریہ امتیازیہ
ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کراچی

مدینہ منورہ کی حاضری عشاق کی سب سے بڑی آرزو ہوتی ہے۔ سچ کہا کسی نے۔

ایں سعادت بزور باز وئیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

سرکار ﷺ نے پہلی مرتبہ کرم بسلسلۂ حاضری ۱۹۹۴ء میں فرمایا، پھر سال دو سال بعد جب آپکی مرضی ہوئی آپ کرم فرماتے رہے اور تا حال فرما رہے ہیں۔ امید ہے آئندہ بھی فقیر پر سرکار کی یہ عنایت جاری رہیگی۔ انشاء اللہ اب ﷻ کے مہینے میں یہ ساتویں حاضری ہوگی۔

تیسری یا چھوتھی حاضری پر مدینہ منورہ کے ایک ساتھی محمد ظفر اقبال جو بہاولپور کے رہنے والے ہیں، یہاں مسجد نبوی (ﷺ) میں بن لادن کمپنی میں الیکٹریشن ہیں۔

Marfat.com

انہوں نے تذکرہ کیا کہ خالد بابا، مدینے میں کئی بزرگوں سے مل چکے ہیں۔ خاص طور پر حضرت فضل الرحمٰن مدنی رحمتہ اللہ علیہ، پیر عباسی، بابا عبدالحمید صاحب رحمتہ اللہ علیہ، شیخ ذکریا رحمتہ اللہ علیہ مگر آپکی حضرت عارف ضیائی صاحب دامت برکاتہم سے ملاقات نہیں ہوئی۔ آج باب العوالی چلتے ہیں اور حضرت عارف ضیائی صاحب دامت برکاتہم سے ملاقات کرتے ہیں۔ فقیر فوراً تیار ہو گیا۔ جب سیڑھیاں چڑھ کر حضرت صاحب کے یہاں پہنچے تو پتہ چلا کہ گھر پر تشریف نہیں رکھتے۔ دیدار کی حسرت لئے واپس آ گئے۔ پانچویں حاضری میں پھر شوقِ ملاقات نے دل میں چٹکیاں لیں۔ مدینے کے ساتھیوں سے تذکرہ کیا، انہوں نے ایک دلخراش حادثے کا ذکر کر دیا۔ جس کی وجہ سے پھر ملاقات نہ ہو سکی۔ اب تشنگی اور بڑھ گئی۔

۲۰۰۴ء میں یہ فقیر کراچی کے دارالعلوم نعیمیہ کے ناظم تعلیمات استاد الاساتذہ حضرت مفتی جمیل احمد نعیمی کی خدمت میں حاضر تھا۔ کہ اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی بجی، مفتی صاحب نے فون پر جو بات کی اسکا لب لباب یہ تھا کہ ہاں مدینے والے محمد عارف ضیائی صاحب کراچی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ یہ خوشخبری سن کر دل قابو میں نہ رہا۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ سے عرض کیا کہ حضور، عارف ضیائی صاحب کا قیام کہاں ہے؟ آپ نے پوچھا آپ جانتے ہیں؟ فقیر نے عرض کیا جانتا ہوں، پہچانتا نہیں ہوں آپ کرم فرمائیں گے تو پہچان بھی لوں گا۔ مفتی صاحب نے تبسم فرمایا اور پھر آپ کی قیام گاہ کا پتہ بتا کر آپکی باتیں کرنے لگے۔ اسی دن دارالعلوم سے فارغ ہو کر فقیر گھر نہیں گیا سیدھا حضرت محمد عارف صاحب ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ جو کسی نے کہا ہے کہ "کچھ لوگ پہلی ملاقات میں اپنا گرویدہ کر لیتے ہیں" بس ایسا ہی ہوا۔ حضرت کی شخصیت، آپ کی مدینہ منورہ، سرکار مدینہ ﷺ اور غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ سے محبت اور عقیدت دیکھ اور سن کر آپکے اخلاق، آپکی عاجزی انکساری اور محبت آنے والوں کے ساتھ رویہ اور بار بار مدینہ منورہ کے ذکر پر نمناک ہو جانا، مدینے میں موت کی آرزو کا اُٹھتے بیٹھتے دہرانا، سب دل پر نقش ہو کر رہ گیا۔ پھر جب جب موقع ملا فقیر حضرت کی خدمت میں

Marfat.com

حاضر ہوتا رہا۔ اور آپکی صحبت بابرکت سے فیض پاتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک گیارہویں شریف کی محفل پر حضرت سے فقیر نے فقیر خانے پر آنے کی درخواست کی جسے حضرت نے خندہ پیشانی سے قبول فرما کر فقیر کی عزت افزائی فرمائی۔

پھر ایک روز حضرت پھر عازم حرمین شریفین ہوئے اور یوں یہ وقتی جدائی صحبتوں اور زیارتوں میں حائل ہوگئی۔ لیکن حضرت مدینہ منورہ کی مست اور خوشبو سے معطر فضاؤں سے اس فقیر کی خبر گیری مواصلاتی ذریعے سے گاہے بگاہے فرماتے رہتے ہیں۔ اسی اثناء میں حضرت نے فرمایا کہ بھائی عبدالرؤف کے پاس کراچی میں کتاب ''سیدی ضیاء الدین احمد القادری ﷺ'' کا مسودہ ہے۔ دیکھ لیں اور تقریظ بھی لکھ دیں۔ فقیر کو اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا بخوبی احساس ہے مگر حضرت کا حکم اور ضیائی فیض کے خوانِ نعمت سے خوشہ چینی کے تصور نے فقیر کو خامہ فرسائی پر اکسایا۔ یوں یہ تحریر سینہ قرطاس پر منتقل ہوئی۔

مسودہ کو جوں جوں پڑھتا گیا ذہن روشن سے روشن ہوتا چلا گیا، حضرت کے اخلاق کریمانہ اور عادت شریفانہ کا تو دل سے قائل تھا۔ اب صحبت ولی کے حوالے سے قلمکاری کی ضیاء جو دیکھی تو بے ساختہ زبان سے نکلا کہ درحقیقت عارف ضیائی نے اپنے قلب ونظر کو اتنی جلا دی ہے کہ وہ ضیاء الدین کی ضیاء سے چمکنے لگا۔ واقعات کا انداز بیاں نہایت سادہ وآسان ہے نہ تصنع ہے نہ بناوٹ، حضرت عارف ضیائی لگی لپٹی نہیں رکھتے۔ دانستہ یا نادانستہ جس کسی سے بھی حضرت ضیاء الدین مدنی کے واقعات وحالات لکھنے میں غلطی ہوئی ہے ٹوکتے روکتے اور سمجھاتے ہیں پھر اصل واقعہ بیان کردیتے ہیں۔ شیخ العرب والعجم حضور قطب مدینہ قدس سرہٗ کوئی غیر معروف ہستی نہیں۔ آپکی شہرت دراصل اللہ رب العزت کے اس قول کے مطابق ہے کہ'' پس تم میرا ذکر کرو میں تمارا چرچا کرونگا '' القران۔ اب اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ولی کے چرچے کو عام کرنے میں سیدی محمد عارف ضیائی کو بھی شامل کرلیا ہے۔ یہ ضروری تھا کہ اللہ جل شانہ کے اس ولی (قطب مدینہ) کا ایک جامع اور مستند تذکرہ حیات سامنے آئے۔ اور یہ کام اللہ جل شانہ نے اپنے ایک نیک

Marfat.com

بندے سیدی محمد عارف ضیائی سے لے لیا۔ قابل مبارکباد ہیں وہ مریدین ومحبین جو اپنے بزرگوں کے واقعات کو دنیا کے سامنے تحریری شکل میں جمع کر کے پیش کرتے ہیں۔ اور یہ تذکرے مولفین ومرتبین کو بھی امر کر دیتے ہیں۔

ذکر اتنا تیرا کیا ہم نے
قابل ذکر ہوگئے ہم بھی

سیدی محمد عارف ضیائی صاحب نے قطب مدینہ کے جو حالات وواقعات قلمبند فرمائے ہیں انکے پڑھنے سے روح میں ایک خاص کیف وسرور پیدا ہو جاتا ہے۔ پڑھنے والا بے خودی میں خود کو حضرت قطب مدینہ کی محفلِ پُر انوار میں محسوس کرنے لگتا ہے۔ اور یہی مولف و مُرتب کا کمال ہوتا ہے کہ قاری مطالعے کے دوران صاحب تذکرہ کے انوار وتجلیات سے مستفیض ہونے لگے۔

سیدی محمد عارف ضیائی صاحب نے ''سیدی ضیاء الدین احمد القادری'' مرتب فرما کر حق نعمت ادا کر دیا، اللہ کرے زور قلم اور بھی زیادہ۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت اپنے حبیب پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ وجہ تخلیق کون مکاں کے صدقے اور سرکار پیران پیر دستگیر سیدنا عبدالقادر جیلانی ؓ کے طفیل حضرت سیدی محمد عارف ضیائی مدنی دامت برکاتہم العالیہ کی اس سعی بابرکت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس تالیف لطیف کو مولف و قارئیں کی مغفرت کا سبب بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

Marfat.com

طالب غبار راہ مدینہ

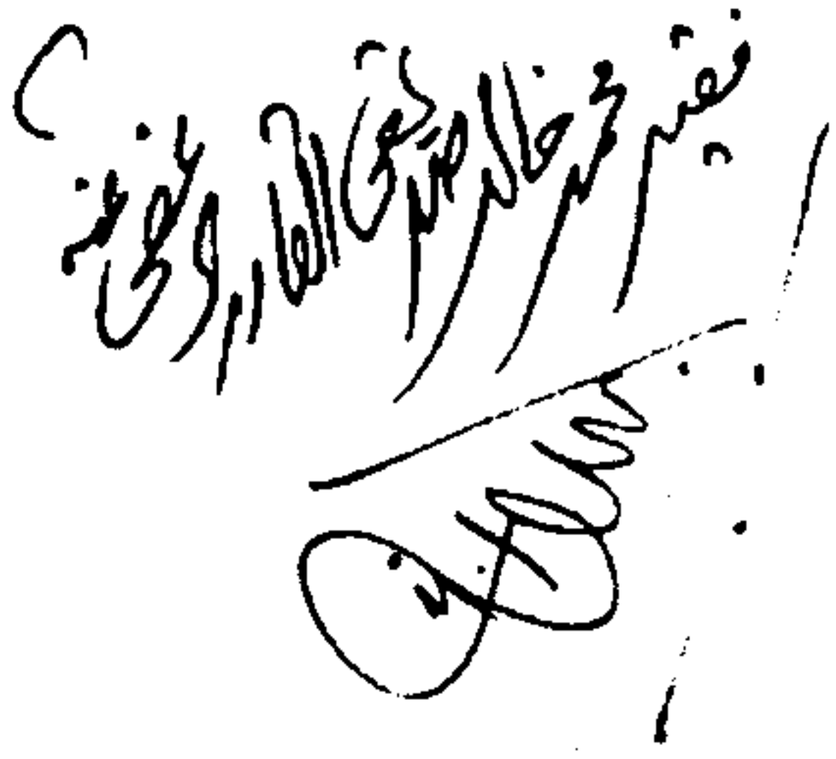

۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ
۲۲ اپریل ۲۰۰۵ء
کراچی ۔ پاکستان

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

زانوئے مقدس اور پائے مبارک (ﷺ)

انبیاء تہ کریں زانو اِن کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام
ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم
شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
(حدائق بخشش۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

۷۸۶

۹۲

تقریظ

شعلۂ بیاں حضرت علامہ سید مظفر شاہ اختر القادری قبلہ مدظلہ العالی

الحمد للہ رب العالمین

والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلیٰ الہٖ و صحبہ وسلم

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں تحمیدی جملے عرض کرنے کے بعد اسکے حبیب کریم رؤف رحیم صاحب صد صلاۃ وتکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی بارگاہ بابرکت میں ھدیہ درود و سلام عرض کرنے کے بعد

اس پُرفتن دور میں جبکہ ہر جگہ بدمذہبیت کی یلغار ہے۔ دینِ متین کی بنیاد کو کمزور کرنے کی ناکام کوششیں کی جارہی ہیں۔ چاہے وہ پیغام کلام الٰہی کی تبلیغ میں معنوی تحریف ہو یا احادیث مبارکہ کی تشریح میں۔

جب بھی اسلام پر ایسا دور آپڑتا ہے تب ہی خالق بحر و بر دینِ اسلام کی بقا و سلامتی کے لئے اپنے محبوب کریم علیہ الصلاۃ و التسلیم کی شریعت کے تحفظ کے لئے عقائد باطلہ اور فکر سوقیانہ کی تردید کے لئے، دجل وفریب اور لادینیت اور بدمذہبیت کے گھٹاٹوپ سیاہ بادلوں کو چاک کرنے کے لئے ایک مردِ حق کو پیدا فرماتا ہے۔ جو مسافران حق اور

Marfat.com

متلاشیان صراط مستقیم کو گمراہی کے عمیق گھڑوں سے بچا کر ساحل ہدایت پر مستقیم کر دیتا ہے اسلامی رہبران کی اصطلاح میں ایسے مظہر انوار الٰہیہ کے ممبع اور حق وانصاف کی کامل تصویر کو مجدد کہا جاتا ہے۔ ہر صدی پر مجدد تشریف لائے اور اعانت الٰہی کے طفیل دین کے پرچم کو بلند رکھا۔

موجودہ صدی کے افق علم پر جس عظیم مجدد کا وجود طلوع ہوا دنیا نے انہیں شیخ الاسلام امام احمد رضا ﷺ کے نام سے جانا اور مانا۔

فاضل بریلوی ﷺ کے تجدیدی کارنامے کس ذی علم کی نظر سے اوجھل ہیں؟ مگر آپ نے تلامذہ اور مریدین کی تربیت بھی اس حوالے سے فرمائی کہ اگر اس صدی میں ان کو مجدد کہا جائے تو ہرگز مبالغہ غیر حق نہ ہوگا بلکہ مبالغہ حق ہوگا۔

فاضل بریلوی ﷺ کے مریدین اور تلامذہ میں سے ایک شیخ العرب والعجم قطب مدینہ حضرت ضیا الملت والدین محمد ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ کی شخصیت علوم شریعہ اور علوم روحانیہ میں بہت ظاہر ومشہور ہے۔ دراصل قرآن مجید فرقان حمید نے تحفظ ایمان واعمال اور دخول جنت کا ذریعہ جو بیان فرمایا اسکا ذکر سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۱۹ میں اس طرح پر ہوا۔ یا یھاالذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین یعنی اہل ایمان، ایمان لا چکے اچھے اعمال کر چکے اب ایمان اور عمل صالحہ کی بقاء وتحفظ کے لئے سچوں کے ساتھ ہو جاؤ یعنی محض ایمان اور اعمال صالحہ سے ہی نجات بالخیر ہو جائے؟ نہیں بلکہ ارشاد ہوا اس کو بچانے کے لئے ہمارے پیاروں کے دامن سے جڑ جاؤ اور سورۃ فاتحہ پر یہی واضح اشارہ ہے کہ سیدھا راستہ تو سب بتائیں گے مگر سیدھا راستہ وہی ہوگا جس کو ہمارے محبوب بندوں نے اپنایا ہوگا تو ثابت ہوا کامل روشنی وہی ہے جو اللہ کے محبوبوں کے نہج سے حاصل ہو۔ اس پُرفتن دور میں اپنے عقائد اور ایمان کے تحفظ کے لئے ایک مشہور ومعروف نصیحت، حضرات علماء ربانین وصوفیاء کاملین نے بیان کی ہے گو وہ حدیث نبوی (ﷺ) نہیں مگر اسکے معنی میں اسقدر پختگی ہے کہ اپنا لیا جائے تو وہ یقیناً صراط الذین انعمت علیھم کی عملی تفسیر بن سکتا ہے۔ اس عظیم نصیحت کو حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے احیاء العلوم

Marfat.com

اور علامہ سید محمود آلوسی رحمتہ اللہ علیہ، علامہ امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی اپنی تفاسیر میں نقل کیا اور میرے امام فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے الامن والعلیٰ میں نقل فرمایا کہ **اذا تحیرتم بالامورِ فاستعنوا باھل القبور** کہ جب تم پر ایسے دور آجائیں کہ ہر شخص بظاہر قرآن وسنت کا لبادہ اوڑھ کر تمہیں گمراہ کر رہا ہو تو خبردار اس وقت ان کو چھوڑ کر ان صلحاء کا مسلک اور جواب دیکھو جو اپنی قبروں میں آرام فرما رہے ہیں۔ یقیناً یہ عظیم کتاب کے مطالعہ سے ہمیں اپنے اسلاف کا مسلک اور ان کا تصلب فی الدین معلوم ہوتا ہے۔ اس کتاب کے اہم مقامات سے سر دست اتنا عرض کر دوں کہ ہمیں یہ معلوم ہوا کہ تمام عالم اسلام کے صوفیاء اور علماء حضرت قطب مدینہ ﷺ کی کس قدر تعظیم اور آپ سے بے حد عقیدت رکھتے تھے۔ بالخصوص حضرت قطب عالم پیر سید مہر علی شاہ علیہ الرحمہ کے صاحبزادے حضرت بابو جی علیہ الرحمہ کو فاضل بریلوی اور انکے خلفاء بالخصوص حضرت قطب مدینہ سے بے پناہ عقیدت تھی۔

یہ فقیر حضرت شیخ الاسلام عالم باعمل صوفی کامل عارف باللہ حضرت عبد المصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ بے پناہ محنت اور تحقیق سے یہ عظیم علمی اور روحانی سرمایہ اہلسنت کو عطا فرمایا۔ اللہ رب العزت حضرت کے حسنات میں مزید ترقی اور برکتیں عطا فرمائے اور مجھ حقیر فقیر سراپا پُر تقصیر کو بھی فیضان قطب مدینہ ﷺ سے بہرہ مند فرمائے

امین بجاہ طہ و یٰسین علیہ السلام

ابو حفص سید مظفر شاہ اختر القادری

۲۱ شعبان ۱۴۲۶

Marfat.com

۷۸۶

۹۲

تقریظ

حضرت علامہ مفتی عبدالعزیز حنفی
دارالعلوم امجدیہ کراچی
قبلہ مدظلہ العالی

باسمہ تعالی

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد ابن عبداللہ رحمۃ للعالمین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

بحمدللہ یہ ناچیز حج بیت اللہ کی ادائیگی سے جب فارغ ہوا تو مدینہ منورہ کی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی جو کہ بہت اہم ہے اس لئے کہ بقول میرے اعلحضرت مجدد دین و ملت الشاہ احمد رضا عاشق مصطفے (ﷺ) محدث و محقق بریلوی ؒ۔

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

شہر مصطفے ﷺ میں عرصہ دراز سے مقیم قطب مدینہ شیخ العرب والعجم خلیفۂ اعلحضرت قبلہ ضیاء الدین رحمتہ اللہ تعالی علیہ الرحمۃ والرضوان کے مرید باصفا مکرم ومحترم

Marfat.com

محمد عارف ضیائی مدظلہ العالی سے بھی ملاقات ہوئی۔ حضرت قطب مدینہ ؒ کے یہ وہ مرید ہیں جنہوں نے اپنے شیخ طریقت کی خدمت میں ایک طویل عرصہ گزارا اور اپنے شیخ اور ان کے معمولات ومشاغل کو بہت قریب سے دیکھا ہے اور ان سب کو قلمبند کیا، اب کتاب کی صورت میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس کا مسودہ اس ناچیز کو بھی دکھایا میں نے اس کے چیدہ چیدہ مقامات کے کچھ حصہ کا مطالعہ کیا۔ یہ ایک بہت اچھی کوشش ہے جس میں انہوں نے حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمۃ کی زندگی کے مختلف گوشوں کو اجاگر کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے جس قدر بھی لکھا گیا ان سب میں یہ تفصیل نہ ہو۔ مکرم ومحترم جناب محمد عارف ضیائی صاحب کی یہ سعادت ہے کہ انہوں نے اپنے قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سوانح عمری کو اس انداز سے پیش کیا ہے کہ پڑھنے والے کی دلچسپی بھی قائم رہے اور اس کو حضرت کی زندگی سے متعلق معلومات کا خزینہ بھی حاصل ہو جائے۔ اللہ رب العزت سے دعاء ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے طفیل اس کتاب کے مؤلف محترم محمد عارف قادری ضیائی صاحب کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس کے قارئین کو زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق لبیب عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین۔

سگِ درگاہ مصطفےٰ غوث ورضا
عبدالعزیز خٹک
نزیل مدینۃ المنورہ
بتاریخ ۹ محرم الحرام ۱۴۲۷
مطابق ۸ فروری ۲۰۰۶
بروز بدھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

قطبِ مدینہ منورہ

سیدی ضیاء الدین احمد قادری قدس سرہ العزیز و اعلی اللہ مقامہ

کا

سوانحی خاکہ

وہ جو تیرے فقیر ہوتے ہیں
آدمی بے نظیر ہوتے ہیں

Marfat.com

المدينة المنورة
الماضى والحاضر

● فى المدينة المنورة أنشئت أول بلدية فى العالم الاسلامى

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

قطب مدینہ ؒ ماہ و سال کے آئینہ میں

۱۔	ولادت باسعادت۔کلاس والا ضلع سیالکوٹ پاکستان (متحدہ بھارت) بروز دوشنبہ ربیع النور	۱۸۷۷ء/۱۲۹۴ھ
۲۔	نزول لاہور، مدت قیام ڈیڑھ برس	۱۳۱۱ھ
۳۔	آمد پیلی بھیت۔عمر ۱۹ برس، مدت قیام چار برس	۱۳۱۳ھ
۴۔	زیارت حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی	۱۳۱۳ھ
۵۔	بیعت ازسیدنا اعلحضرت ؒ بعمر بیس برس	۱۳۱۴ھ
۶۔	حاضری مارہرہ شریف بغرض زیارت سیدنا ابوالحسین نوری	۱۳۱۴ھ
۷۔	خلافت واجازت ازسیدنا اعلحضرت ؒ بعمر اکیس برس	۱۳۱۵ھ
۸۔	خلافت ازحضرت وصی احمد محدث سورتی ؒ بعمر بائیس برس	۱۳۱۶ھ
۹۔	خلافت از حضرت علامہ عبدالسلام جبل پوری ؒ	۱۳۱۶ھ
۱۰۔	خلافت از قطب پنجاب علامہ غلام قادر بھیروی	۱۳۱۸ھ
۱۱۔	حاضری بغداد مقدس، مدت حاضری نو برس و چند ماہ	۱۳۱۸ھ
۱۲۔	خلافت و اجازت از حضرت سید شیخ مصطفیٰ قادری کلیدار غوث الاعظم ؒ	۱۳۱۹ھ
۱۳۔	حضرت سید مصطفیٰ قادری کلیدار سلطان الاولیاء کا وصال	۱۳۱۹ھ
۱۴۔	الامام محمد المہدی السنوسی ؒ سے خلافت	۱۳۱۹ھ
۱۵۔	وفات الامام محمد المہدی السنوسی ؒ	۱۹۰۲ء ۱۳۲۰ھ

Marfat.com

۱۶۔ خلافت واجازت از سید احمد شرف الدین کلیار غوث الاعظم ۱۳۲۱ھ

۱۷۔ حالت جذب عرصہ چار سال ۱۳۲۲ھ تا ۱۳۲۵ھ

۱۸۔ خلافت و اجازت از حضرت سید حسین الحسنی الکردی ۱۳۲۶ھ

۱۹۔ سیدنا اعلحضرت ﷺ نے اپنی تصنیف حسام الحرمین علماء سے تقاریظ حاصل کرنے کے لئے ارسال فرمائی ۱۳۲۶ھ

۲۰۔ سید حسین الحسنی الکردی ﷺ کی بارگاہ میں حاضری مدت ڈیڑھ سال ۱۳۲۶ھ و ۱۳۲۷ھ

۲۱۔ مدینہ طیبہ میں حاضری ۱۳۲۷ھ

۲۲۔ زیارت سیدی محمد مصطفےٰ ماالعنین الشنقیطی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۲۷ھ

۲۳۔ قطب پنجاب حضرت علامہ غلام قادر بھیروی کی رحلت ۱۳۲۷ھ

۲۴۔ پہلا حج و حضرت علامہ شاہ محمد عبد الحق الہٰ آبادی مہاجر مکی قدس سرہٗ سے اجازت سلاسل و دلائل الخیرات ۱۳۲۸ھ

۲۵۔ وفات سیدی ماء العینین قدس سرہٗ ۱۹۱۰ء ۱۳۲۸ھ

۲۶۔ قیام مقام القمرین (بقیع شریف کی مشرقی جانب) ۱۳۲۸ھ

۲۷۔ خلافت واجازت از الشیخ المعمر السید احمد بن عبد القادر المازونی الریفی ۱۳۲۸ھ

۲۸۔ خلافت واجازت از حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی قدس سرہ ۱۳۲۹ھ

۲۹۔ حضرت علامہ شاہ عبد السلام جبلپوری قطب ایم-پی کی وفات ۱۳۲۹ھ

۳۰۔ الشیخ المعمر السید احمد بن عبد القادر المازونی الریفی کا "التاج" میں انتقال ۱۳۲۹ھ

۳۱۔ خلافت از علامہ شیخ احمد شمس القادری المالکی المدنی ۱۳۳۰ھ

۳۲۔ قیام باب السلام زقاق الزرندی ۱۳۳۱ھ

۳۳۔ حضرت امام اہل سنت اعلحضرت ﷺ نے الدولۃ المکیہ ارسال فرمائی ۱۳۳۲ھ

۳۴۔ پہلا سفر ترکیہ ۱۳۳۳ھ

Marfat.com

۳۵۔ شیخ الدلائل حضرت علامہ شاہ محمد عبدالحق مہاجر مکی کی رحلت ۱۳۳۳ھ

۳۶۔ واپسی مدینہ منورہ ترکیہ میں چندہ ماہ قیام کے بعد ۱۳۳۴ھ

۳۷۔ نکاح اول از سیدہ فاطمہ بنت عبدالرحمٰن اکبر بیت الاشراف ۱۳۳۴ھ

۳۸۔ استاد محترم حضرت شاہ وصی احمد محدث سورتی کا وصال ۱۳۳۴ھ

۳۹۔ خلافت واجازت از شیخ سید محمد القادری الحریری قدس سرہ ۱۳۳۴ھ

۴۰۔ خلافت واجازت از مجاہد فی سبیل اللہ سید احمد شریف السنوسی ۱۳۳۵ھ

۴۱۔ خلافت و اجازت از علامہ بدر الدین محدث شامی ۱۳۳۷ھ

۴۲۔ وفات شیخ سید محمد القادری الحریری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۳۳۷ھ

۴۳۔ دوسرا سفر حاضری اجمیر شریف و بریلی شریف قیام دو ماہ دو دن ۱۳۳۹ھ

۴۴۔ پیرومرشد سیدنا اعلیحضرت امام احمد رضا خاں قادری کا وصال ۱۳۴۰ھ

۴۵۔ محدثِ مدینہ ابی العباس علامہ شیخ احمد شمس کا انتقال ۱۹۲۳ء ۱۳۴۲ھ

۴۶۔ تیسرا سفر عراق ۱۳۴۳ھ

۴۷۔ حضرت علامہ ابوالخیر محمد بن احمد بن عابدین دمشقی کا وصال ۱۳۴۳ھ

۴۸۔ پیدائش سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہٗ باب السلام زقاق الزرندی
۱۹۲۵ء ربیع الآخر ۱۳۴۴ھ

۴۹۔ قیام باب السلام سقیفۃ الرصاص ۱۳۴۴ھ

۵۰۔ مجاہد فی سبیل اللہ السید احمد شریف السنوسی کی وفات ۱۳۵۱ھ

۵۱۔ چوتھا سفر حیدرآباد دکن بغرض علاج سیدی فضل الرحمٰن
قادری مدظلہٗ جبکہ انکی عمر ۸ برس تھی ۱۳۵۲ھ

۵۲۔ خلافت از شبیہ غوث الاعظم شاہ علی حسین جیلانی اشرفی ۱۳۵۴ھ

۵۳۔ سیدی فضل الرحمٰن کو خلافت از حضرت شاہ علی حسین جیلانی اشرفی ۱۳۵۴ھ

۵۴۔ محدثِ اعظم علامہ شیخ بدرالدین حسینی کا سانحہ ارتحال ۱۳۵۴ھ

۵۵۔ غوثِ زماں حضرت شاہ علی حسین اشرفی کی رحلت ۱۳۵۵ھ

Marfat.com

۵۶۔	طلبی امیر مدینہ منورہ عبد العزیز بن ابراھیم	۱۳۵۶ھ
۵۷۔	پیدائش صاحبزادی جنابہ آمنہ	۱۳۵۷ھ
۵۸۔	تیسری صاحبزادی فضیلت کی پیدائش	۱۳۵۸ھ
۵۹۔	وفات ام فضل سیدہ فاطمہ بنت عبدالرحمٰن اکبر بیت الاشراف	۱۳۵۹ھ
۶۰۔	نکاح ثانی از سیدہ فاطمہ بیت الطاہر	۱۳۶۰ھ
۶۱۔	صاحبزادی فضیلت کی وفات	۱۳۶۱ھ
۶۲۔	حضرت سیدی فضل الرحمٰن کا نکاح	۱۳۶۲ھ
۶۳۔	حجتہ الاسلام علامہ حامد رضا خاں کا وصال	۱۳۶۲ھ
۶۴۔	حضرت علامہ عبدالباقی لکھنوی مہاجر مدنی کا وصال	۱۳۶۴ھ
۶۵۔	حضرت مفتی اعظم سیدی مصطفیٰ رضا قادری نوری کی معیت میں حج	۱۳۶۴ھ
۶۶۔	مولانا فضل الرحمٰن کو حضرت مفتی اعظم سے خلافت	۱۳۶۴ھ
۶۷۔	پہلے پوتے سیدی حبیب الرحمٰن کی ولادت	۱۳۶۵ھ
۶۸۔	خطاب قطب مدینہ منورہ (۱۹۵۱ء)	۱۳۷۰ھ
۶۹۔	حضرت علامہ مولانا محمد حسین پسروری کا وصال	۱۳۷۰ھ
۷۰۔	دوسرے پوتے سیدی رضوان قادری کی ولادت باب السلام سقیفۃ الرصاص	۱۳۷۳ھ
۷۱۔	قیام باب المجیدی زقاق ضروان مدت قیام ۲۷ برس	۱۳۷۴ھ
۷۲۔	حضرت مبلغِ اعظم علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی کا انتقال ۲۳ ذوالحجہ	۱۳۷۴ھ
۷۳۔	وفات زوجہ ثانی سیدہ فاطمہ بیت الطاہر	۱۳۷۵ھ
۷۴۔	تیسرے پوتے سیدی خلیل الرحمٰن کی پیدائش باب المجیدی	۱۳۷۷ھ
۷۵۔	سیدی السید کامل بن مہدی مغربی مدنی کا وصال	۱۳۸۴ھ
۷۶۔	آخری حج	۱۳۸۶ھ

Marfat.com

۷۷۔ برادر اصغر جناب مقبول احمد کا انتقال رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ

۷۸۔ وفات مجاہد اعظم محمد حبیب الرحمٰن قادری ۱/مارچ ۱۹۸۱ء ۵/جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ

۷۹۔ وصال بوقت اذان جمعہ ۲/اکتوبر ۱۹۸۱ء ۴ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

۸۰۔ عمر شریف ۱۰۷ برس

۸۱۔ کل مدت قیام مدینہ منورہ ۷۴ برس

۸۲۔ مفتی اعظم شاہ مصطفیٰ رضا خاں قادری کا وصال ۱۴۰۲ھ

۸۳۔ وفات سیدی حبیب الرحمٰن بن سیدی فضل الرحمٰن ۱۴۱۳ھ

۸۴۔ وفات جنابہ حفصہ زوجہ سیدی فضل الرحمٰن ۱۴۱۵ھ

۸۵۔ وفات حضرت علامہ سیدی فضل الرحمٰن قادری قدس سرہٗ ۱۴۲۳ھ

۸۶۔ وفات قائد اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی قدس سرہٗ ۱۴۲۳ھ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض : کیا صف اول میں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے؟

ارشاد : حدیث میں فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ صف اول میں نماز پڑھنے کا اس قدر ثواب ہے تو ضرور اس پر قرعہ اندازی کرتے یعنی ہر ایک صف اول میں کھڑا ہونا چاہتا اور جگہ کی تنگی کے سبب قرعہ اندازی پر فیصلہ ہوتا سب سے پہلے امام پر رحمتِ الٰہی نازل ہوتی ہے پھر صف اول میں جو اس کے محاذی کھڑا ہو اس محاذی کے دائیں جانب پھر بائیں اسی طرح دوسری صف میں پہلے محاذی امام پر پھر بائیں پر یوں ہی۔ آخر صفوف تک۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

كهف بني حرام

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

مختصر تعارف

مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ھدایت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

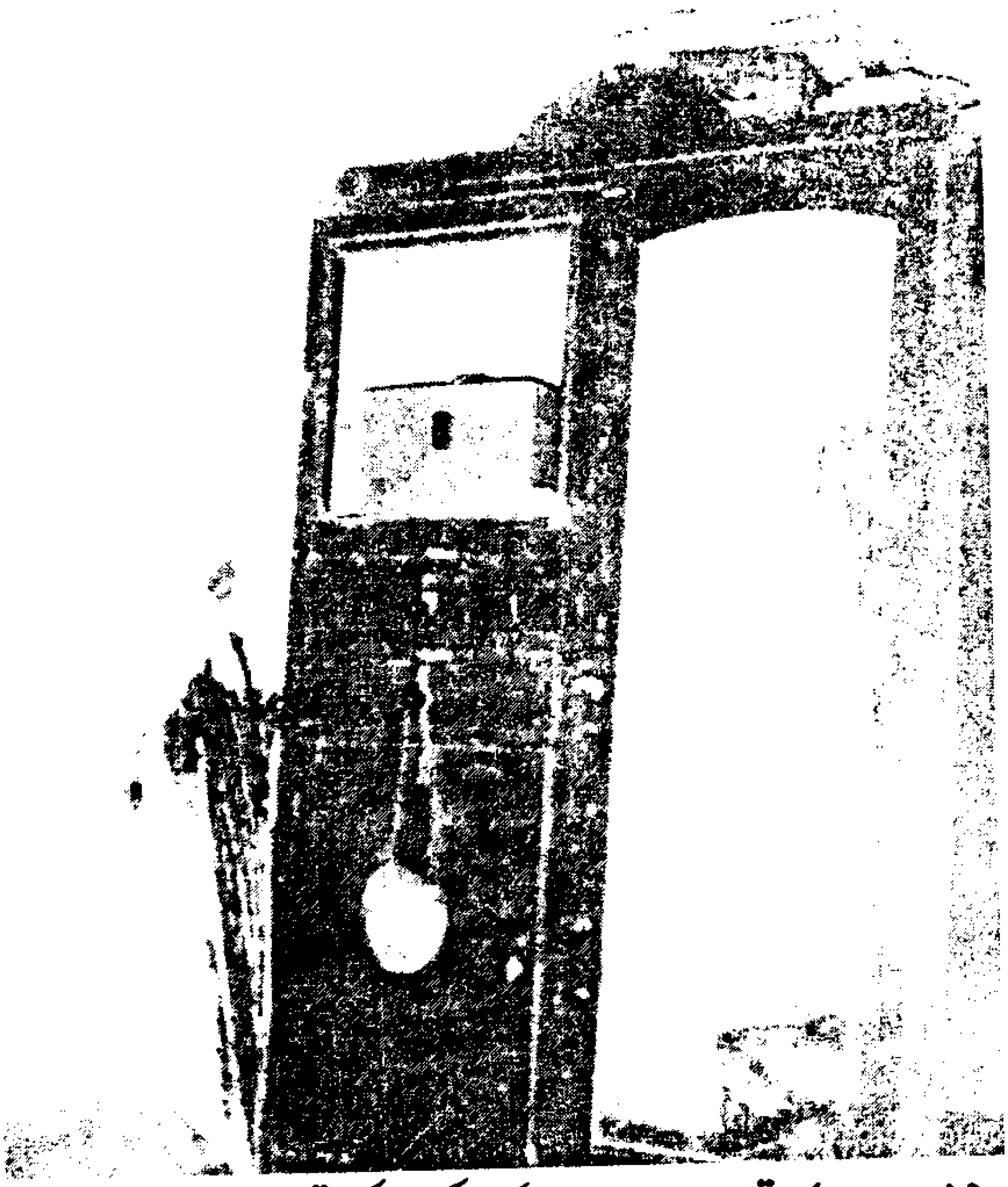

حضرت سیدی قطب مدینہ ﷺ کے کمرہ کی تصویر مسند کے ساتھ الماری اور اس کے اوپر لٹکی ہوئی پان کے لوازمات والی تھیلی جو کہ ہمیشہ حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی ﷺ کی والدہ ماجدہ اپنے ہاتھوں سے تیار فرماتیں اور حضرت سیدی ﷺ کی خدمت میں پیش فرماتیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھو القا در

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم (ﷺ)

بس رہا ہے میری آنکھوں میں وہی جان بہار
جس کا ہم رنگ کوئی پھول ، چمن بھر میں نہیں

اس دور قحط الرجال میں ایک نمونہ سلف صالحین ہستی جو، جود و سخا، حلم و حیا، علم و عمل، زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت، صبرو استقامت اور عشقِ مصطفیٰ (ﷺ) میں اپنی نظیر نہیں رکھتی تھی۔جن کا ایک ایک سانس یادِ خدا و یادِ حبیب خدا (ﷻ و ﷺ)میں گزرتا تھا۔اور جو ذکر محبوب رَبُ ذو المنن کے بغیر ایک لمحہ بھی نہیں گزار سکتے تھے۔جن کی محفل مجلس ذِکر رسول مقبول (ﷺ) تھی۔جن کی مجلس اہل صفا کی مرجع تھی۔جن کی محفل میں دنیا بھر کے اتقیا واصفیاء علما و فضلاء کھنچے چلے آتے تھے۔اور ان کی صحبت کو غنیمت جانتے تھے۔ جو ریا و سمعہ سے بالکل ناآشنا تھے۔ جن کا دستر خوان نہایت وسیع تھا۔ اور جو حضور پُر نورسرکار دو جہاں ﷺ کے مہمانوں کی خدمت کو باعث فخر و عزت سمجھتے تھے۔اور اس میں کسی واقف و ناواقف کی تخصیص نہیں کرتے تھے۔ اُن کے نزدیک حضور پرنور ﷺ کے مہمانوں میں کوئی بھی بیگانہ نہیں، سب یگانہ تھے جو حضور پر نور آقائے نامدار ﷺ کے عشق میں اپنے وطن کو خیر باد کہہ

Marfat.com

کر چوہتر (۷۴) برس درِ حضور (ﷺ) پرحاضر رہے۔ اور حیات ابدی پا گئے۔

جو تقلیل طعام، تقلیل کلام اور تقلیل منام کے اصول پر پورے طور پر کاربند تھے۔جن کی مجلس میں کسی کی غیبت و برائی نہیں ہوتی تھی۔ اور وہ اپنے عقیدت کیشوں اور دامن گرفتگان کو اتباع شریعت اور پردہ پوشی کی پُر زور تلقین فرماتے تھے۔ یعنی ستار العیوب جل شانہ کی صفت ستاری کا مظہر بننے کی ہدایت کرتے تھے۔

جن کے مریدین حجاز مقدس کے علاوہ ترکی، سوریا، انڈونیشیا، مصر، عراق، ایران، یمن، لیبیا، المغرب، الجزائر، سوڈان، متحدہ عرب امارات، مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)، پاکستان، افغانستان، بھارت، برطانیہ، امریکہ و افریقہ وغیرہ میں لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔

اور جن کے صدہا خلفاء اطراف و اکناف عالم میں رشد و ھدایت میں مصروف ہیں۔ جو زبردست فقیہ اور محدث تھے۔اور امام اہل سنت مجدد اعظم اعلحضرت عظیم البرکت مولانا مفتی شاہ احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی قدس سرہ کے مرید و خلیفہ تھے۔اور جنہیں دیگر متعدد مشاہیر و شیوخ سے اجازت و خلافت کا شرف حاصل تھا۔جن کی زندگی مسلسل جہاد تھی۔مگر وہ بایں ہمہ کمالاتِ عالیہ اپنے آپ کو چھپائے بیٹھے تھے۔اور اپنے آپ کو صرف اور صرف سید الانبیاء حبیب کبریا ﷺ کی بارگاہِ بیکس پناہ کا ادنیٰ گدا سمجھتے تھے ۔

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاج دار پھرتے ہیں

اور درِ محبوب خدا (جل جلالہ و ﷺ) کے گداؤں کی یہ شان ہے ۔

تمہارے در کے گداؤں کی شان عالی ہے
وہ جس کو چاہتے ہیں تاجدار کرتے ہیں

Marfat.com

اس عالم ربانی و عارف حقانی، شیخ العرب والعجم کا نام نامی واسم گرامی

حضرت مولانا علامہ مفتی حافظ شیخ ضیاء الدین احمد قادری رضوی مہاجر مدنی ﷺ

ہے۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض : گناہ صغیرہ و کبیرہ میں کیا فرق ہے۔
ارشاد : گناہ کبیرہ سات سو ہیں ان کی تفصیل بہت طویل، اللہ کی معصیت جس قدر ہے سب کبیرہ ہے۔ اگر صغیرہ وکبیرہ کو علیحدہ شمار کرایا جائے تو لوگ صغائر کو ہلکا سمجھیں گے وہ کبیرہ سے بھی بدتر ہوجائے گا جس گناہ کو ہلکا جان کر کرے وہی کبیرہ ہے ان کے امتیاز کے لئے صرف اسقدر کافی ہے کہ فرض کا ترک کبیرہ ہے اور واجب کا صغیرہ جو گناہ بے باکی اور اصرار سے کیا جائے کبیرہ ہے۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

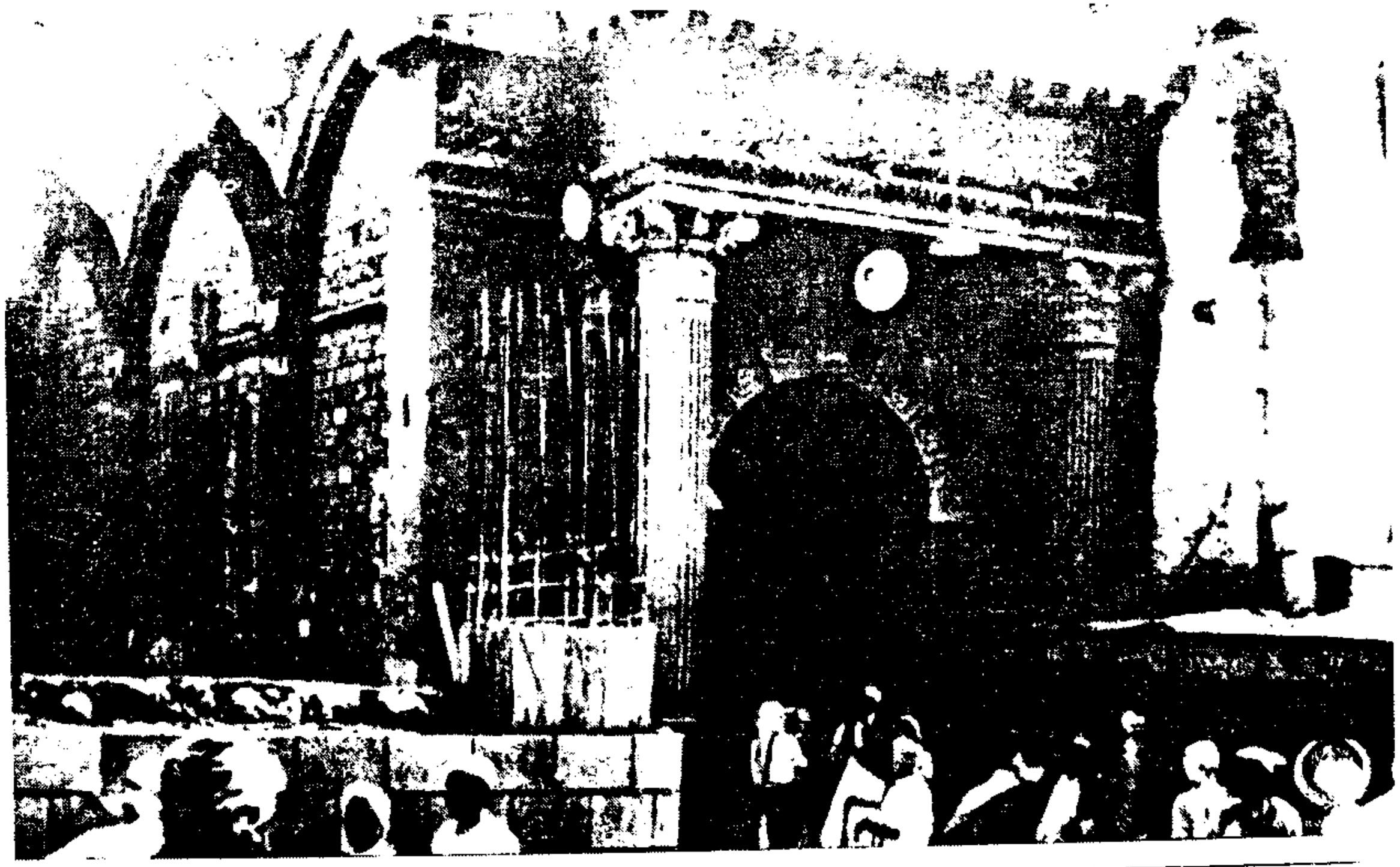

حقوق الطبع محفوظة لـ صلاح الصاوي Copy Right for Salah Al Sawy	مسجد نبوی شریف کا مشہور دروازہ باب السلام	BABUL SALAM DI MASJID AN-NABAWI AS SYARIF 1326H	BABUSSELAM KAPISI - MESCIDI NEBEVI 1326H	BAB AL-SLAM 1326H	باب السلام بالمسجد النبوي الشريف ١٣٢٦هـ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

مختصر حالاتِ زندگی

Marfat.com

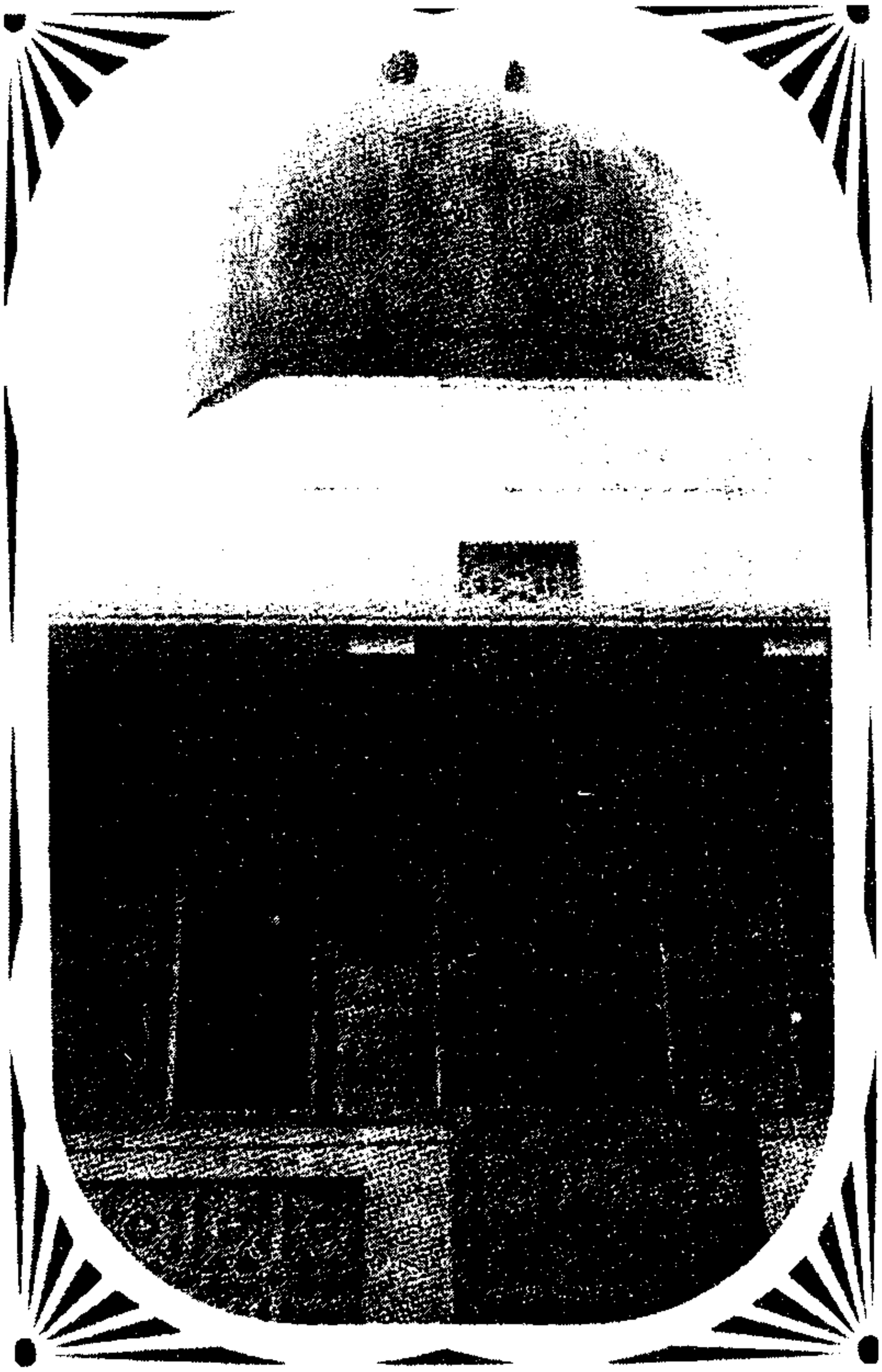

مزار مبارک علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمہ

آپ نے پہلی بار حضرت شیخ احمد سرھندی کو "مجدد الالف الثانی" تحریر فرمایا

سیالکوٹ۔ پاکستان

Marfat.com

سیالکوٹ

پاکستان کا ایک مشہور شہر، صوبہ پنجاب کا ضلع ، اس ضلع کا کل رقبہ تقریباً ۲۰۶۷ مربع میل ہے۔ سیالکوٹ ضلع کی آبادی تقریباً ۳۰ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔سیالکوٹ کا اصل شہر سطح سمندر سے ۸۰۰ فٹ کی بلندی پر ہے۔مشرق اور شمال کی جانب اس کی حدیں بھارت اور کشمیر سے جا ملتی ہیں۔ ضلع سیالکوٹ دریائے راوی اور چناب کے درمیانی علاقے میں واقع ہے۔اس کا بالائی علاقہ بہت زرخیز ہے۔یہاں پر سالانہ بارش کا اوسط ۳۶ انچ کے قریب ہے۔گندم، چاول، جو، جوار اور گنے کی فصلیں بہت اچھی ہوتیں ہیں۔

صرف سیالکوٹ شہر کی آبادی ۲ لاکھ (موجوہ آبادی ستائیس لاکھ سے زیادہ ہے) سے زیادہ ہے۔اس شہر کا محلِ وقوع سیاسی اور فوجی اعتبار سے بہت اہم ہے۔ یہ شہر صنعت وحرفت کا بہت اہم مرکز بن چکا ہے۔اس کا بنا ہوا کھیلوں کا سامان، آلات جراحی اور آلاتِ موسیقی بہت مشہور ہیں۔تمام دنیا میں ان چیزوں کی بہت مانگ ہے۔

اس شہر کے بارے میں مشہور ہے کہ اس کی بنیاد راجہ سکل (یا سکلا) نے رکھی تھی، وہ پانڈوؤں کا ماموں تھا۔اس نے یہاں ایک قلعہ بھی بنوایا تھا۔اور اس بستی کا نام اپنے نام کی مشابہت سے سکلوٹ رکھ دیا تھا۔بعد میں بکرماجیت کے عہد میں ایک ہندو راجہ سالی وہن نے اس پر قبضہ جما لیا تھا۔آجکل اس کے بارے میں ایک نیا نظریہ بھی سننے میں آتا ہے کہ سیالکوٹ ایک قدیم شہر ''سکالا'' کے کھنڈرات پر آباد ہے۔اور یہ کہ یونانی بادشاہوں کے زمانے میں یہ شہر یوتھی ڈی مسکس (EUTHYDEMUS)

Marfat.com

خاندان کے بادشاہوں کا دارالحکومت بھی بنا رہا۔لیکن بعد میں اس پرہن قبائل نے اپنا قبضہ جما لیا۔

شہر سیالکوٹ میں ایک گورد وارہ جو ''بابے کی بیری'' کے نام سے مشہور ہے، موجود ہے۔یہاں ہر سال میلہ لگتا ہے۔اس کے علاوہ ایک مشہور صوفی بزرگ حضرت علی الحق کا مزار بھی یہاں موجود ہے۔جسے دیکھنے لوگ دور دور سے آتے ہیں۔

مغلوں کے زمانے میں سیالکوٹ شہر تمام ہندوستان کے علمی مرکزوں میں خاصہ اہم مرکز شمار ہوتا تھا۔پاکستان کے قومی شاعرحضرت علامہ اقبال اور آج کل کے مشہور شاعرفیض احمدفیض اسی شہر میں پیدا ہوئے۔[۵]

حضرت قطبِ مدینہ قدس سرہ کے جدِاعلی حضرت علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی (المتوفی ۱۰۶۷ھ) ہی کی وجہ سے مغلوں کے دور میں اہم علمی مرکز رہا۔آپ کا مزارمبارک سیالکوٹ میں ہے۔ حضرت کے استاد محترم محمد حسین پسروری (المتوفی ۱۳۷۰ھ) کا مزار شریف جامع مسجد حنفیہ محلہ رنگ پورہ سیالکوٹ میں ہے۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

مجدد اعظم امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

'' اساتذہ و شیوخ علوم شرعیہ بلا شبہ آبائے معنوی و آبائے روح ہیں۔ جن کی حرمت وعظمت آبائے جسم سے زیادہ ہے، کہ وہ پدر آب و گل ہیں اور یہ پدر جان و دل ہیں ''

Marfat.com

مزار حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پاک پتن شریف

Marfat.com

آفتابِ پنجاب علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمتہ اللہ علیہ
قطب مدینہ قدس سرہٗ کے جدِ اعلیٰ

عہد جلال الدین محمد اکبر کے، درخشندہ مہتاب، آفتاب پنجاب امام العصر حضرت علامہ عبد الحکیم قادری نوشاہی قدس سرہٗ ۹۶۸ھ میں حضرت شیخ شمس الدین کے ہاں پیدا ہوئے۔ سلسلہ نسب حضرت سیدنا عبدا لرحمٰن بن خلیفۃ الرسول امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملتا ہے۔

ابتدائی تعلیم گھر پر اور پھر مقامی مدرسہ میں حاصل کی۔ اس وقت سیالکوٹ کی عنان حکومت را جہ مان سنگھ کے ہاتھ میں تھی۔ اس دور میں کشمیر کے ایک متبحر، نامور عالم حضرت مولانا کمال الدین کشمیری اور ان کے بھائی مولانا جمال الدین باوجوہ کشمیر سے سیالکوٹ آئے۔ سیالکوٹ میں ایک انتہائی متمول، اور بہت بڑا جاگیردار میاں محمد وارث نامی تھا۔ اس نے سیالکوٹ کے کشمیری محلہ میں ایک بہت بڑی مسجد اور دینی علوم کا مدرسہ قائم کیا ہوا تھا۔ مولانا کمال الدین کشمیری قدس سرہٗ نے اس درس گاہ سے درس و تدریس کا آغاز فرمایا۔ ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے علم کے متلاشی ان کی بارگاہ میں آنے لگے۔ معروف ہے کہ جنات بھی آپ کے حلقہ درس میں شامل تھے۔ حضرت علامہ کو تفسیر، حدیث، فقہ، علم الکلام، فلسفہ اور منطق پر کامل عبور تھا۔

حضرت علامہ عبد الحکیم قادری سیالکوٹی قدس سرہ نے اسی بحر بے کنار سے فیض حاصل کیا۔ علامہ موصوف کے علاوہ حضرت شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ اور نواب سعد اللہ خاں وزیر اعظم شاہ جہاں بھی مولانا کمال الدین کے شاگردوں میں سے تھے۔ حضرت شیخ احمد سرہندی کو مجدد الف ثانی کا خطاب آپ ہی کا عطا کردہ ہے۔

آفتاب پنجاب قدس سرہٗ عہد اکبر میں لاہور کے مدرسہ عالیہ میں مدرسِ اعلیٰ کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ لاہور میں آپ اکثر حضرت میاں

Marfat.com

میر قادری ﷺ سے ملاقات کرتے رہتے۔

۱۰۱۴ھ کو مغل بادشاہ جہانگیر تخت کا وارث ہوا۔ بادشاہ حضرت علامہ کا بے حد قدردان تھا۔ مغل بادشاہ شاہجہان علماء ومشائخ کا بہت احترام کرتا تھا۔ حضرت علامہ کا بھی دلی معتقد تھا اور بے پناہ تعظیم وتکریم سے پیش آتا تھا۔ آپ کو آگرہ کے شاہی مدرسہ کا مدرسِ اعلیٰ مقرر کردیا۔ جہاں اس زمانے کا مشہور شاعر محمد جان قدسی بھی ایک استاد تھا۔

حضرت علامہ قدس سرہٗ کا ایک ہم مکتب سعد اللہ خاں شاہِ ہند کا وزیر اعظم تھا۔ اس نے حضرت علامہ کی تصنیف ''حاشیہ درہ ثمینہ'' بادشاہ کو پیش کی۔ اس کتاب سے بادشاہ اس قدر متاثر ہوا کہ آپ کو سونے اور چاندی کے رائج الوقت سکہ میں تولوایا۔ اور دو مرتبہ چھ، چھ ہزار روپیہ پیش کیا۔ اور چند دیہات مرفوع القلم عنایت کئے۔ جو برطانوی دور اقتدار تک آپ کے خاندان میں رہے۔

آپ کا بہت بڑا ذاتی کتب خانہ تھا۔ جو کمیاب ونایاب کتب سے بھرا ہوا تھا۔ جو کہ مخطوطوں کا ایک عظیم شاھکار تھا۔ جس کا شمار ہندوستان کے بڑے کتب خانوں میں ہوتا تھا۔ سکھوں کے دور اقتدار میں جہاں مسلمانوں کی دیگر نادر وقیمتی یادگاروں کو تباہ و برباد کیا گیا۔ ان ہی کے ساتھ یہ عظیم خزانہ فنا ہوا۔

حضرت علامہ ﷺ بہت ہی سخی تھے۔ ۱۰۵۲ھ میں اپنی جاگیر واقع محلہ ''میانہ پورہ'' میں ایک مسجد اور مدرسہ تعمیر کروایا۔ طلبہ کے قیام وطعام کا مکمل بندوبست کیا۔ انسانوں کی خدمت کے لئے مسافر خانہ تعمیر کروایا۔ جہاں کھانے پینے کا معقول انتظام بڑی نفاست سے کیا۔ اسی علاقہ میں ایک خوبصورت باغ بھی بنوایا۔ سلطان وقت ایک لاکھ روپیہ ماہوار آپ کے آخری ایام تک ارسال کرتا رہا۔

حضرت علامہ ﷺ اپنے زمانے کے سربرآوردہ علماء کرام میں سے تھے۔ فقہ، حدیث وتفسیر میں کامل دسترس رکھتے تھے، مگر معقولات میں امامت کے درجہ پر فائز تھے۔ آپ کے تلامذہ میں حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہٗ کے صاحبزادہ محمد ہاشم دریادل کے علاوہ علامہ سید فیض اللہ نوری بن سید صالح محمد قادری رحمتہ اللہ علیہ (مرید و

Marfat.com

خلیفہ حضرت نوشہ گنج بخش قادری) وعلامہ عبدالرحیم مرادآبادی اور سید محمد اسمعیل بلگرامی معروف ہیں۔

آپ کے ایک ہی صاحبزادہ محمد عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ تھے، جو علم وعمل اور زہد و تقویٰ میں والد کا نمونہ تھے۔

آپ نے تمام زندگی درس و تدریس اور تالیف وتصنیف میں بسر کی۔آپ کی تصانیف میں سے کتب ذیل مشہور ہیں۔

۱۔ حاشیہ تفسیر بیضاوی	۲۔ حاشیہ مطول
۳۔ حاشیہ کتاب مشہور	۴۔ حاشیہ مقدمات اربعہ تلویح
۵۔ حاشیہ شرح مواقف	۶۔ حاشیہ شرح عقائد دوانی
۷۔ حاشیہ شرح علی القطب علی الشمسیہ	۸۔ حاشیہ شرح کافیہ
۹۔ حاشیہ برحاشیہ خیالی	۱۰۔ حاشیہ شریفیہ
۱۱۔ حاشیہ شرح عقائد تفتازانی	۱۲۔ حاشیہ شرح مطالع
۱۳۔ حاشیہ قطبی	۱۴۔ حاشیہ عبدالغفور
۱۵۔ حواشی بر ہوامش شرح حکمت العین	۱۶۔ حواشی بر ہوامش ہدایۃ الحکمۃ میبذی
۱۷۔ حواشی بر ہوامش مراہ الارواح	۱۸۔ تکملہ حاشیہ عبدالغفور بر فوایدِ ضیائیہ
۱۹۔ الدرالثمینہ فی اثبات الواجب تعالیٰ	۲۰۔ ترجمہ فارسی غنیۃ الطالبین
۲۱۔ دلائل التجدیہ	۲۲۔ سیلکوتی علی التصورات
۲۳۔ تکملہ عبدالحکیم شرح جامی	۲۴۔ شرح تہذیب محشی
۲۵۔ القول المحیط	۲۶۔ حاشیہ خیالی
۲۷۔ حاشیہ درۃ ثمینیۃ فی	۲۸۔ زبدۃ الأفکار

Marfat.com

اثبات علم واجب

۲۹۔ حاشیہ علی الجرجانی

۳۰۔ حاشیہ علی شرح العقائد النسفی

۳۱۔ عقائد السیالکوتی

۳۲۔ حاشیہ علی شرح تصریف العزی للسعد

علامہ موصوف کی تصنیف ''سیلکوتی علی التصورات'' جو علم منطق پر معرکۃ الآرا تصنیف تھی اسے ''جامعہ الازہر'' کے نصاب میں شامل کیا گیا اور متعدد مرتبہ مصر سے طبع ہوئی۔

طبعیت میں بہت زیادہ عجزو انکسار تھا۔مخلوق خدا کی خدمت سے بہت محبت تھی۔ہرکسی سے خندہ پیشانی سے پیش آتے۔اس عالم و عارف کی جلالت

علمی پر پنجاب ہمیشہ ناز کرتا رہے گا۔

علامہ زمان، آفتاب پنجاب حضرت عبدالحکیم قادری سیالکوٹی قدس سرہٗ ۹۹سال کی عمر پا کر ۱۸ ربیع الاول ۱۰۶۷ھ میں رحلت فرماگئے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

Marfat.com

ولادت

آفتاب پنجاب حضرت علامہ عبدالحکیم قادری سیالکوٹی کے دودمانِ جلیلہ میں قطب مدینہ ضیاء الملت و الدین سیدی و مرشدی حافظ علامہ ضیاء الدین احمد القادری الرضوی قدس سرہٗ بن شیخ عبد العظیم بروز پیر ربیع الاول ۱۲۹۴ھ میں بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ''احمد مختا ر'' مادہء تاریخ ولادت باسعادت ہے۔ بچپن ہی میں سیالکوٹ شہر کے محلہ خراسیاں [۶] میں اپنے جد امجد حضرت شیخ قطب الدین قادری رحمتہ اللہ علیہ کے پاس مقیم ہوگئے۔

بعض مؤلفین کو سہو ہوا، اور انہوں نے حضرت سیدی قطب مدینہ قدس سرہٗ کی تاریخ ولادت ۱۲۹۷ھ اور مادۂ تاریخ ولادت '' یا غفور '' تحریر کیا ہے۔

حضرت شیخ الاسلام ﷺ اپنی تاریخ پیدائش ۱۲۹۴ھ بیان فرمایا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ میرا پیدائشی نام '' احمد مختا ر '' ہے اور اسی سے مادۂ تاریخ ولادت نکلتا ہے۔ میرے دادا حضرت شیخ قطب الدین قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بعد میں میرا نام ضیاء الدین رکھ دیا تھا۔

نیز حضرت قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے کہ فقیر کی عمر حضرت شہزادے میاں (حضور مفتی اعظم ﷺ) سے سولہ برس زیادہ ہے۔ سیدی مصطفیٰ رضا خان نوری ﷺ کی پیدائش ۱۳۱۰ھ کی ہے۔ تو قطب مدینہ قدس سرہٗ کی ولادت ۱۲۹۴ھ ہوئی۔

حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ کے حفیظۃ النفوس سے تاریخ ولادت ۱۲۹۴ھ کی تصدیق و تائید ہوتی ہے۔

Marfat.com

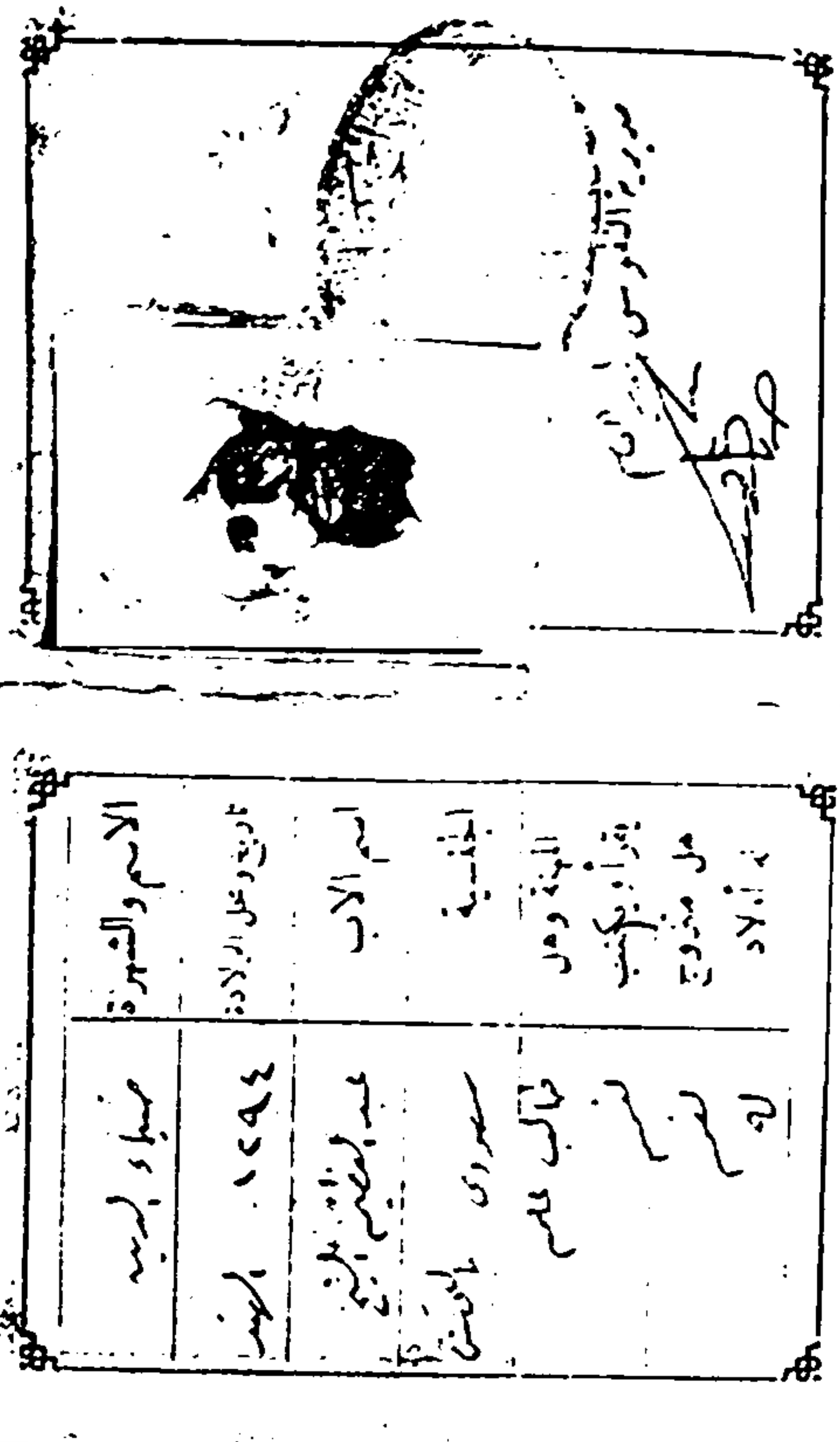

حفیظۃ النفوس کا عکس ہے

Marfat.com

حفیظۃ النفوس کا عکس ہے

آپ کے مورثِ اعلیٰ میں حضرت شیخ عبد اللہ قادری قدس سرہٗ صاحب کرامت بزرگ تھے۔آج سے دو سو برس پہلے مدینہ طیبہ میں ہجرت کر کے آگئے تھے۔ مدینہ طیبہ میں "شیخ ساکت" (چپ شاہ) کے نام سے معروف تھے۔قطب مدینہ فرماتے تھے کہ اہل مدینہ ان کی کرامات کا ذکر کرتے تھے۔ آپ کے اجداد میں سے دوسرے حضرت شیخ عبدالحلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ جید عالم اور باکمال صوفی تھے۔ قطب مدینہ قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے کہ میرے اجداد تمام ہی قادری تھے۔ اور مادری اجداد اکثر چشتی تھے۔

حضرت سیدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"میرے جدِ امجد کے دو بھائی اور تھے، ان میں سے چھوٹے دادا کا نام علی گوہر قادری اور بڑے دادا کا نام عبدالمعین قادری تھا۔ آج سے تقریباً ڈیڑھ سو برس قبل حج پر آئے تھے اور پھر مدینہ طیبہ ہی میں رہ گئے، اللہ تعالیٰ نے بقیع شریف ان کے نصیب میں کر دی۔"

Marfat.com

سلسلہ تعلیم

ابتدائی تعلیم جدِ مکرم سے حاصل کی۔ پھر سیالکوٹ کے مشہور و متبحر عالم و عارف حضرت علامہ مولانا محمد حسین نقشبندی پسروری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۷۰) کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔

اس کے بعد لاہور [8] میں شیخ العرفاء مفتی اعظم حضرت علامہ غلام قادر ہاشمی چشتی نظامی بھیروی قدس سرہ (۱۲۶۵ھ تا ۱۳۲۷ھ) ۔خطیب مسجد بیگم شاہی کی خدمت اقدس میں تقریباً ڈیڑھ سال رہ کر اکتساب فیض کیا (اور بعد میں اجازت و خلافت سے نوازے گئے)۔ علوم و فنون کے اس بحرزخار میں غواصی کے بعد پیلی بھیت [9] (بھارت) تشریف لے گئے۔وہاں حضرت مولانا علامہ وصی احمد محدث سورتی مرحوم و مغفور (المتوفی ۱۳۳۴ھ) کے حلقہء درس میں شامل ہوگئے۔ تقریباً چار سال ان کے خرمنِ فیض سے خوشہ چینی کرتے رہے۔

فرمایا:

"ہمارے پنجاب سے حدیث شریف کے دورے کے لئے لوگ پیلی بھیت میں بھیجے جاتے تھے۔وہاں حضرت شاہ وصی احمد محدث سورتی رحمتہ اللہ علیہ ایک بہت بڑے بزرگ اور کامل اولیاء اللہ میں سے تھے، میں بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوکر حدیث شریف کے دورے میں شریک رہا۔" [10]

درس نظامی کی تکمیل کی اور دورہ حدیث کے بعد سند فراغت حاصل کی۔ حضرت مجدد اعظم شاہ احمد رضا خان قادری محدث بریلوی قدس سرہٗ نے اپنے دست کرم سے دستار بندی فرمائی۔ بعد میں حضرت محدث سورتی سے خلافت کا شرف بھی پایا۔ (سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے اجازت و

Marfat.com

خلافت کے بعد۔)

حضرت مولانا علامہ وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمتہ کو اجازت و خلافت کا شرف حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی قدس سرہٗ بن شاہ اہل اللہ ﷺ سے سلسلہ عالیہ قادریہ و نقشبندیہ میں حاصل تھا۔ [11]

یہاں آپ کے ہم سبق طلباء میں پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری (المتوفی ۱۳۵۳ھ) خلیفہ مجاز حضرت مجدد اعظم سیدنا اعلحضرت (ﷺ) صدر شعبۂ علوم اسلامیہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ و حضرت سید خادم حسین (۱۹۰۲ء) بن حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہما ۔ اور مولانا فضل حق رحمانی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی) بھی شامل تھے۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

حیاتُ النبی (ﷺ)

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

مُوئے مبارک (ﷺ)

سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہوجائے
چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو
ہم سیہ کاروں پہ یا رب تپش محشر میں
سایہ افگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو

(حدائق بخشش ۔ اعلحضرت احمد رضا خاں بریلوی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

بحضور مجدِد اعظم قدس سرہ

ڈال دی قلب میں عظمت مصطفیٰ (ﷺ)
حکمت اعلحضرت (رضی اللہ عنہ) پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

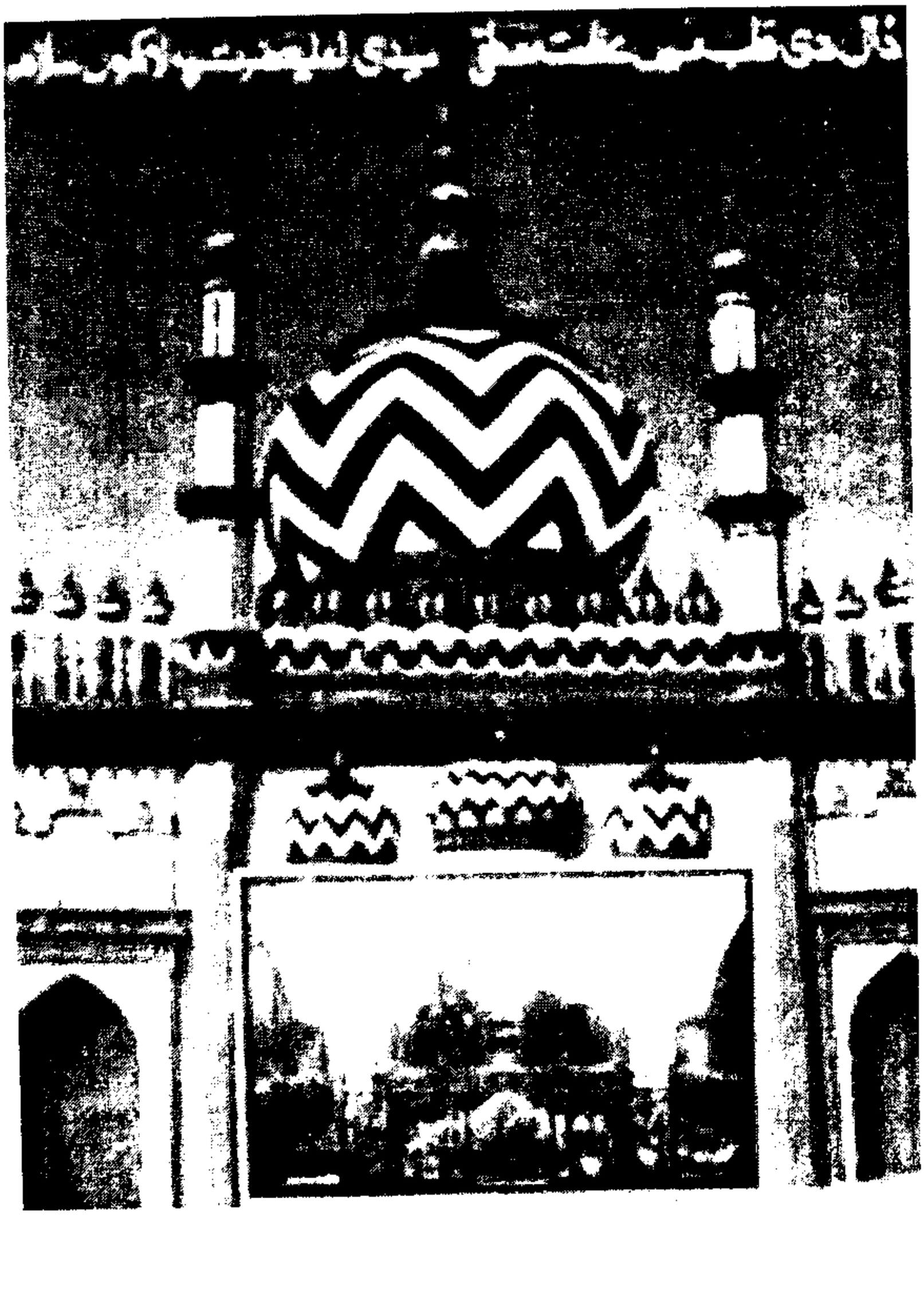

Marfat.com

رشکِ بریلی

بریلی ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کا مشہور شہر ہے۔ جہاں اعلحضرت امام احمد رضاخاں بریلوی قادری نے اپنے مدرسہ "جامعہ منظر اسلام" کی بنیاد ڈالی۔

بریلی شہر دھلی سے ایک سوتیس میل جنوب مشرق کی طرف واقع ہے۔ یہ روہیل کھنڈ ڈویژن اور ضلع بریلی کا صدر مقام ہے۔ ۱۹۷۱ء میں یہاں کی آبادی سوا تین لاکھ تھی۔ جہاں ہندوں کی اکثریت ہے۔

بریلی کی بنیاد ۹۴۴ھ/ ۱۵۳۷ء میں رکھی گئی۔ مغل بادشاہ اکبر نے یہاں ایک قلعہ بنوایا تھا۔ بعد میں اس قلعہ کے گرد لوگ بسنا شروع ہوگئے اور یہ ایک قصبے کی شکل اختیار کر گیا۔ شاہ جہاں کے دور میں اسے روہیل کھنڈ کا دارالحکومت بنا دیا گیا۔ اورنگ زیب کے بعد ہندوں نے یہاں سے مغلوں کے صوبے دار کو نکال کر خود حکومت سنبھالی مگر بہت جلد ان میں پھوٹ پڑ گئی اور حکومت کی بھاگ دوڑ ایک رو ہیلہ سردار علی محمد خان کے ہاتھ آ گئی۔ ۱۱۶۲ھ/ ۱۷۴۹ء میں حافظ رحمت خان اس کا جانشین بنا۔ ۱۱۸۶ھ/ ۱۷۷۲ء میں سعادت یار خاں وزیر اودھ کے ماتحت اس شہر کا صوبیدار مقرر کیا گیا۔

۱۲۱۶ھ/ ۱۸۰۱ء میں یہ شہر انگریزوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ ۱۲۵۳ھ/ ۱۸۳۷ء اور ۱۲۵۷ھ/ ۱۸۴۲ء میں یہاں زبردست ہندو و مسلم فسادات ہوئے اور ۱۸۵۸ء تک یہ شہر انگریزوں کی عملداری سے باہر رہا۔ ۱۹۴۷ء میں یہاں کی اکثر مسلمان آبادی پاکستان ہجرت کر گئی۔

بریلی کی قابل ذکر عمارات میں جامع مسجد (تعمیر شدہ ۱۶۶۷ء)، مقبرہ رحمت خاں (۱۷۷۵ء)، کمپنی باغ اور مرزائی باغ اہم ہیں۔

بریلی سڑکوں اور ریل کے ذریعے اردگرد کے تمام شہروں سے ملا ہوا ہے۔ یہ دہلی سے لکھنو جانے والی ریلوے لائن کا جنکشن ہے۔ یہاں کی اہم

Marfat.com

صنعت شکر سازی ہے۔ اس کے علاوہ یہاں ماچس، کپڑے اور کپڑوں سے بننے والی مصنوعات خصوصاً ٹنٹ اور دریاں بنانے کی فیکٹریاں بھی کام کر رہی ہیں۔

ضلع بریلی ہمالیہ کے دامن میں واقع ہے جو جنوب کی طرف بتدریج ڈھلوان ہوتا جاتا ہے۔ ضلع کی کل آبادی ۱۹۷۱ء میں بیس لاکھ کے قریب تھی جو ۱۵۹۱ مربع میل پر آباد ہے۔ یہاں کی زمین زرخیز ہے۔ اور گنگا سے نکلنے والی نہروں سے سیراب ہوتی ہے۔ اہم فصلیں گندم، چاول اور گنا ہیں۔

روہیل کھنڈ ڈویژن بجنور، بدایوں، مراد آباد، پیلی بھیت، رام پور، شاہجہان پورہ، اور بریلی کے ضلعوں پر مشتمل ہے۔ اس کی کل آبادی ۱۹۷۱ء میں ایک کروڑ کے لگ بھگ تھی۔ [۱۲]

بریلی کو امام اہل سنت مجدد اعظم مفتی احمد رضا خان قادری قدس سرہٗ کا مولد و مسکن اور مدفن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ فاضل بریلوی کے جدِ امجد حضرت علامہ رضا علی خان قادری و والد محترم امام المتقین حضرت علامہ نقی علی خان قادری، برادر محترم مولانا حسن رضا خان و مولانا محمد رضا خان کے مزارات بھی اسی شہر بریلی کے سٹی قبرستان میں واقع ہیں۔ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

Marfat.com

حاضری مرشد

حضرت محدث وصی احمد سورتی ﷺ کو امام اہل سنت مجدد اعظم محدث بریلوی قدس سرہ سے غایت درجہ محبت ومودت بلکہ عقیدت تھی اور وہ ہر جمعرات کو اعلحضرت قدس سرہ کی ملاقات کے لئے بریلی شریف جاتے اور اعلحضرت ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ ادا کر کے آپ کے ساتھ کھانا تناول فرما کر پیلی بھیت واپس تشریف لے جاتے۔ حضرت محدث سورتی قدس سرہٗ کی معیت میں ان کے دو خوش بخت شاگرد بھی بریلی شریف حاضر ہوتے۔ایک سیدی و مرشدی حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری ﷺ، دوسرے حضرت مولانا عبد الرحمٰن،اعظم گڑھی علیہ الرحمتہ تھے۔

حضرت شیخ فرماتے :

" آپ (حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی رحمتہ اللہ علیہ) کی عادت مبارک تھی کہ ہر جمعرات ظہر کی نماز پڑھی کھانا کھایا، عصر کے قریب ریل کا وقت ہوتا جو بریلی جاتی اس گاڑی میں بیٹھ جاتے اور مغرب سے پہلے بریلی شریف پہنچ جاتے جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن اعلحضرت ﷺ کی خدمت میں رہتے، نماز جمعہ کے بعد کھانا کھاتے اور پھر پیلی بھیت واپس آجاتے اس طرح تین برس سے زیادہ اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ کی زیارت ہوتی رہی۔"

ان حاضریوں کے دوران حضرت شیخ العالم سیدی و مولائی ضیاء الدین احمد قادری ﷺ، اعلحضرت مجدد اعظم مفتی شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی ﷺ سے ۱۳۱۴ھ میں بیعت ہوگئے اور اس ہفتہ واری حاضری میں سلوک کی منازل طے کرتے رہے۔اور مرشدِ ارشد کی نظر کیمیا اثر نے آپ کو اوجِ کمال تک پہنچا دیا۔

Marfat.com

با لآخر ۱۳۱۵ھ میں شرفِ خلافت سے نوازے گئے۔اس وقت آپ کی عمر مبارک صرف اکیس برس کی تھی۔(یاد رہے کہ سیدنا اعلحضرت امام اہل سنت ﷺ بھی اکیس برس کی عمر میں خلافت و اجازت سے سرفراز ہوئے تھے۔)اور ابھی تحصیل علوم سے فارغ بھی نہیں ہوئے تھے۔ اعلحضرت عظیم البرکت مجدد اعظم ﷺ سے شرف خلافت سے مشرف ہونے والوں میں حضرت سیدی و مولائی ﷺ کی ذات گرامی غالبنا گیارہویں نمبر پر تھی۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

چہرہ انور (ﷺ)

شش جہت روشن زتاب روئے تو
ترک و تاجیک و عرب ہندوئے تو
ماہ را مہر رخت نور و بہا
مہر را تنویر قلب و ضیاء
ک گیسو، ہ دہن، یٰ ابرو آنکھیں ع ص
کھیٰعص ان کا ہے چہرہ نُور کا

(حدایق بخشش۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هو القادر

بحضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

جس کی منبر ہوئی گردن اولیا
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

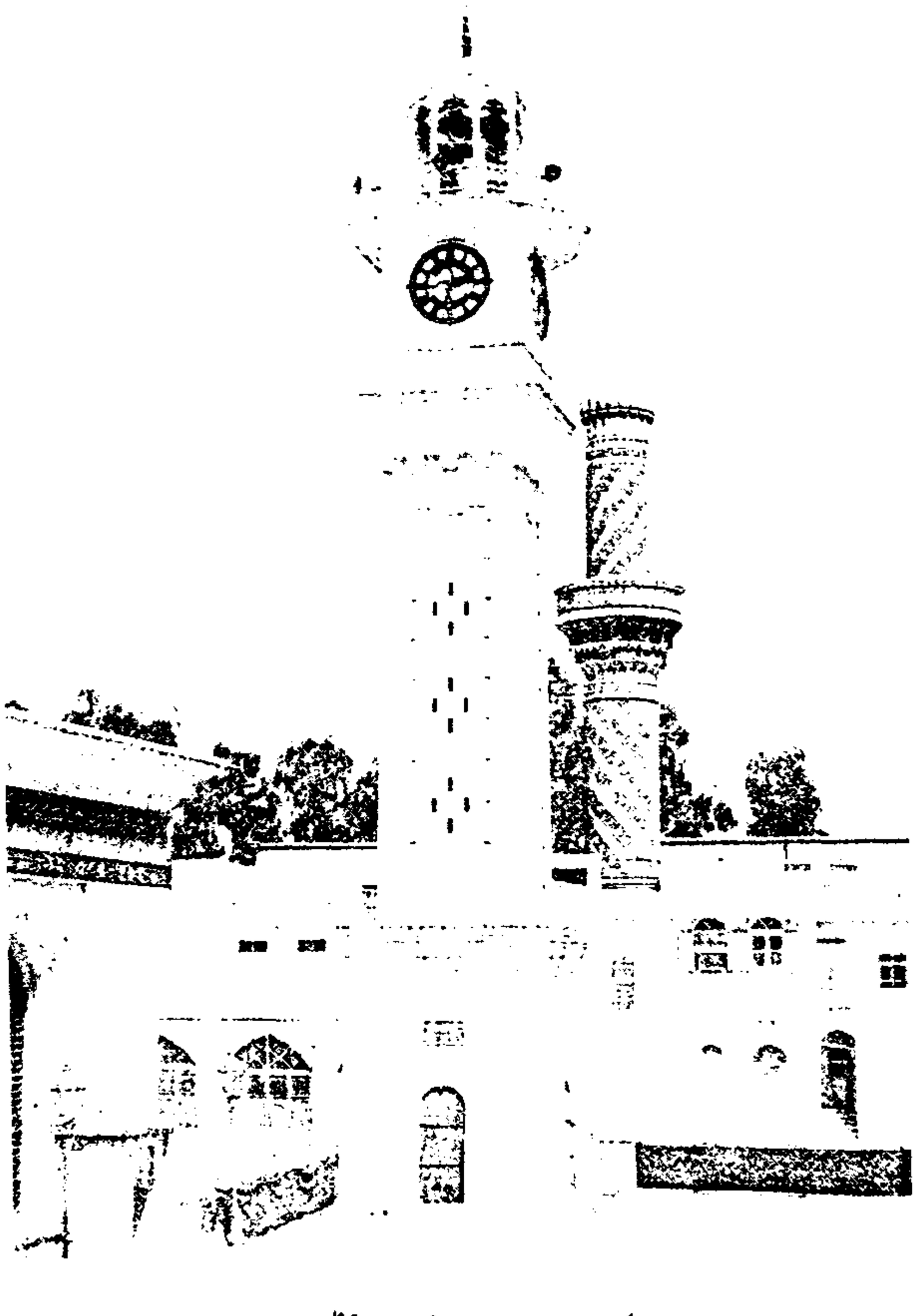

حضرہ کیلانیہ حضرت غوث اعظم (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

بغداد مقدس

تمہاری مہک سے گلی کوچے مہکے
ہے بغداد رشکِ ارم غوثِ اعظم ؒ

بغداد شریف عراق کا سب سے بڑا شہر اور ملک کا دارالحکومت ہے۔ میسو پوٹمیا نامی میدان میں آباد ہے۔ دریائے دجلہ شہر کے درمیان سے گزرتا ہے۔ دریائے فرات بغداد شریف سے ۲۵ میل کے فاصلے پر بہتا ہے۔یہ شہر انتظامی تجارتی، ثقافتی ہرلحاظ سے ملکِ عراق کا مرکز ہے۔شہر بغداد شریف سے تھوڑی دوری پر ہی حکومتِ عراق نے تیل صاف کرنے کی بہت بڑی ریفائنری لگائی ہے۔یہ شہر قدیم اقوام میں سے سومری اور بابلی تہذیب کے آثار کا مرکز ہے۔چنانچہ بابیلون، اور سلوشیا جیسے شہر بغداد ہی کے نواح میں آباد تھے۔ بغداد کو ۷۶۲ء میں عباسی خلیفہ منصور نے آباد کیا۔اس کا نام ''مدینۃ الاسلام'' رکھا۔اور اسے خلافت عباسیہ کا دارالخلافہ قرار دیا۔اس شہر نے خلیفہ منصور، مہدی، ہادی، ہارون رشید، امین رشید اور مامون رشید کے ادوار ۷۶۶ء تا ۸۳۴ء میں بے انتہا ترقی کی اور دنیا بھر میں عروس البلاد کہا گیا۔

خلیفہ المعتصم نے دارالخلافہ بغداد سے ''سامرہ'' منتقل کیا، تو اس کی رونق کچھ پھیکی پڑ گئی۔ وہ ۸۳۶ء کا زمانہ تھا۔ مگر پھر ۸۹۲ء میں دار الخلافہ بغداد منتقل کیا گیا تو اس کی بہاریں دوبارہ لوٹ آئیں،علمی، ثقافتی، صنعتی،تجارتی ہرلحاظ سے بغداد اپنی مثال آپ ہوگیا۔

۱۲۵۸ء میں ہلاکو خاں نے بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور اسے

Marfat.com

برباد کر ڈالا۔اور اس کی عظمت داستانِ پارینہ بن گئی۔ تیمور لنگ نے بھی ۱۴۰۰ء میں بغداد کو نقصان پہنچایا۔ترکوں کے عہد میں اس شہر کو کوئی خاص ترقی نہیں ملی۔حتی کہ ۱۹۲۱ء میں اس شہر کوعراق کا دارالحکومت قرار دیا گیا۔ اوراس کی رونق میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔

شہر بغداد انتظامی لحاظ سے چھ حصوں پر منقسم ہے۔ بغداد، الاعظمیہ، الکاظمیہ، المحمودیہ،تکریت، سامرّہ ۔ بغداد شہر کی آبادی تین ملین ہے۔ بغداد شریف میں چلنے والی ٹیکسیوں کی تعداد پچاس ہزار ہے۔کاریں اس پر مستزاد۔ اسلامی آثار اور نشانیوں سے یہ شہر منور ہے۔ سلطان الاولیاء غوث الاعظم الشیخ سید عبد القادر جیلانی، امامِ اعظم ابوحنیفہ، امام کاظم، حضرت جنید بغدادی اور ان کے علاوہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے پندرہ مشائخ اسی شہر مبارک میں آرام فرما ہیں۔ رضی اللہ عنہم،المدرستہ المستنصر یہ،قصرِ عباسی، قبر زبیدہ خاتون اور متعدد مساجد و مقابر اور معاہد سے اس شہر کو رونق حاصل ہے۔ [۱۳]

علاوہ ازیں حضرت سیدنا یوشع علیہ السلام، سیدنا السید امام موسیٰ کاظم۔ سیدنا السید امام محمد تقی، حضرت امام غزالی، سیدنا امام احمد بن حنبل، امام ابو یوسف، حضرت بشرحافی، شیخ ابوبکر شبلی،حضرت حبیب عجمی، حضرت ابوالحسن سری سقطی،حضرت سیدنا داود طائی، سیدی ذوالنون مصری، سیدی ابراھیم خواص، سیدنا معروف کرخی، حضرت خواجہ عمر شہاب الدین سہروری، سیدنا السید اسماعیل و سیدنا السید ا براھیم بن سیدنا السید امام موسیٰ کاظم،حضرت بہلول دانا، شیخ ابوالحسن نوری، حضرت منصور حلاج،حضرت علامہ محمود آلوسی، حضرت جمال الدین جمال، حضرت سیدی محمد الہندی، سیدنا السید عبد الوھاب وقطب الآفاق سیدنا السید عبدالرزاق بن غوث الثقلین سیدنا عبد القادر جیلانی ﷺ و دیگر کئی اکابرین رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مزارات ہیں۔

Marfat.com

یا رب بجمالِ نام عبدالقادر
یا رب بنوالِ عامِ عبدالقادر
منگر بقصور و نقصِ ماقادریاں
بنگر بکمالِ تامِ عبدالقادر

(سیدی مجدد اعظم ﷺ)

عکس الحضرة الکیلانیة بغداد مقدس

Marfat.com

سیدنا السید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ

شہ جیلاں مجھے بس ہے، مجھے بغداد کافی ہے
زمانے کا نہیں محتاج میں مولیٰ کی رحمت سے
گدا کو بھیک میں دیتے ہیں وہ دولت ولایت کی
بڑی قدرت خدانے دی ہےان کواپنی قدرت سے

نام مبارک عبد القادر،کنیت ابومحمد،لقب محی الدین اورغوث اعظم ؒ۔ آپ نے ۴۷۰ھ / ۱۱۶۶ء ایران کےشہرگیلان میں ولادت پائی۔ ماں اور باپ حسینی حسنی سادات کے چشم و چراغ تھے، والد گرامی کا اسمِ گرامی سید ابو صالح موسیٰ، اور والدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی سیدہ ام الخیر تھا۔ جو مشہورِ عارف باللہ حضرت عبد اللہ صومعی کی اکلوتی نورنظرتھیں۔ سید ابو صالح عنفوانِ شباب میں، رہ نوردِ راہ خدا تھے۔ بھوک کی شدت میں دریا سے اٹھا کر بہتا سیب کھا لیا۔ پھر فکرِعقوبت نے انھیں حضرت عبد اللہ صومعی تک پہنچایا۔ انھوں نے، اپنے باغ سے دریا میں گرکر بہہ جانے والے ایک سیب کی خورش کے احساس سے بوجھل نوجوان کی صالحیت کو پہلی نظر میں پرکھ لیا۔ اور اپنی پارسا صاحبزادی ان کے عقد نکاح میں دے دی۔ اس قران السعدین کے بطن سےحضور غوث الاعظم ؒ تولد ہوئے۔ ایام رضاعت کی کرامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں روزے کے اوقات میں آپ دودھ نوش نہیں فرماتے تھے۔عام بچوں کے ہمراہ کھیل کود کےلئے نکلتےتوغیب سے آواز آتی کہ

"لہو و لعب سے باز رہو تم اس لئے نہیں پیدا کئے گئے ہو۔"

Marfat.com

عمر کچھ زیادہ ہوئی تو والدہ ماجدہ کی اجازت سے، حصولِ علم کے لئے بغداد کا سفر کیا، اسی سفرمیں احمد نامی ڈاکو اور اس کے چالیس ساتھیوں کا واقعہ پیش آیا۔اور سب نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کر کے راہ مولیٰ پالی۔

بغداد شریف پہنچ کرحضورغوث اعظم ﷺ نے حضرت حماد بن مسلم رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کی۔شیخ حماد عالم کے ساتھ عارفِ وقت بھی تھے۔ انھیں حضور غوث اعظم ﷺ کے تابناک مستقبل کا علم تھا۔ حضور غوث اعظم ﷺ کا پر تپاک خیر مقدم کرتے ہوئے فرمایا۔

" فرزند عبد القادر! فقرو معرفت کی دولت آج جو ہمارے پاس ہے کل تمھارے پاس آئے گی"۔

پھر آپ سرزمین عراق کی خوش نصیبی پر اسے مخاطب کرتے ہیں۔

"اے ارضِ عراق! تجھ پر اس وجود مقدس کا آنا مبارک، اب تجھ پر رحمت کے بادل چھائیں گے،علم و عرفان کی موسلا دھار بارش ہوگی جس سے اہل عالم کے قلوب سرسبزی و شادابی پائیں گے۔"

حضرت شیخ حماد اورمشاہیرِ بغداد سے آپ نے علوم شرعیہ کی تکمیل کی۔شیخ ابو سعیدمخزومی سے بیعت ہوئے۔ طالب علمی کا زمانہ مجاہدے اور ریاضت کا زمانہ تھا۔ کبھی بیس، بیس روز تک مسلسل فاقہ کی کیفیت رہتی۔ کبھی نواحِ بغداد کی ہری گھاس اور درخت کے پتوں پر گزر فرماتے۔مگر اللہ رب العزت کے سوا کسی کے سامنے اپنی حاجت لے جانا استغناءغوثیت کےخلاف تھا۔ ظاہری علوم سے فراغت کے بعد عراق کے بیابانوں میں ریاضت اور مجاہدے کا دور شروع ہوا۔ خود فرماتے ہیں۔

" میں عراق کے صحراؤں اور ویرانوں میں پچیس برس اس طرح پھرتا رہا کہ نہ میں مخلوق کو جانتا تھا نہ مخلوق مجھے جانتی تھی،

Marfat.com

جنات اور رجال الغیب آتے اور میں انہیں سلوک کی تعلیم دیتا۔ عراق میں آتے وقت ہی سے حضرت خضر (علیہ السلام) میرے رفیق بن گئے تھے۔ باوجودیکہ میں ان سے واقف نہیں تھا۔اس وقت میرا ان کا یہ معاہدہ ہوا کہ میں ان کے کسی حکم کی مخالفت نہ کروں"

(قلائد الجواہر مترجم، صفحہ ۳۸-۳۷)

قرب الٰہی کے مراحل طے کرتے ہوئے حضور غوث اعظم ﷺ حفاظت الٰہیہ اورخاص ربانی نگرانی میں منازل روحانیت طے کرتے جاتے۔دنیا بار بار عورت کی شکل میں ظاہر ہوتی۔اور حضور غوث اعظم ﷺ پر اپنا قابو نہ پاکر پیچ و تاب کھاتی۔ شیاطین سے جنگیں ہوتیں۔ تو محافظِ حقیقی کی جانب سے ندا آتی۔

" اے عبدالقادر! مقابلہ پر ڈٹ جا۔ ہم تجھے ثابت قدمی دیں گے۔ تیری اعانت کریں گے۔"

عالم شیاطین ونفس پرغلبہ پانے کے بعد ولایتِ عظمیٰ اورغوثیتِ کبریٰ کی مسند حاصل ہوئی تو قدرتِ الٰہیہ نے حضورغوث اعظم ﷺ کے ذریعے "احیائے دین" کا عظیم کام لیا۔ ایک دن نماز ظہر سے قبل سرکار ابد قرار سیدنا محمدرسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا۔

" اے میرے فرزند ! تم لوگوں کو وعظ کیوں نہیں کہتے؟ "

حضور غوث اعظم ﷺ نے اپنے عجمی ہونے کا عذر کیا۔تو آقا و مولیٰ ﷺ نے حضور غوث اعظم ﷺ کے دہن شریف میں اپنا لعابِ مبارک سات بار ڈالا۔ اس وقت لعابِ مبارک کی برکت سے حضورغوث اعظم ﷺ پر، پُرکیف وجدانی کیفیت طاری ہوئی۔نماز ظہر کے بعد بابِ مدینۃ العلم مولائے کائنات سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضور غوث پاک ﷺ کے منہ میں اپنا لعابِ دہن شریف چھ بار ڈالا۔ اس کے بعد سرکار غوث اعظم ﷺ نے خطبہ کا آغاز فرمایا۔تو علومِ شریعت و طریقت

Marfat.com

کے لعل و جواہر برسر عام لٹنے لگے۔ عرفانِ الٰہی کے دروازے وا ہونے لگے۔اور بغداد کی سرزمین پر اسلام کے احیاء کا فتح باب ہوا۔آپ نے ۵۲۱ھ میں سلسلہ وعظ شروع کیا۔

غلامانِ غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) کے لئے خوش خبری ہوکہ ہمارے آقا رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں۔

" میں نے اللہ تعالیٰ سے ستر عہد لئے جن میں سے دو یہ تھے۔

(۱) مجھے کبھی مکر میں مبتلا نہ کیا جائے۔

(۲) میرا کوئی مرید بغیر توبہ نہ مرے۔

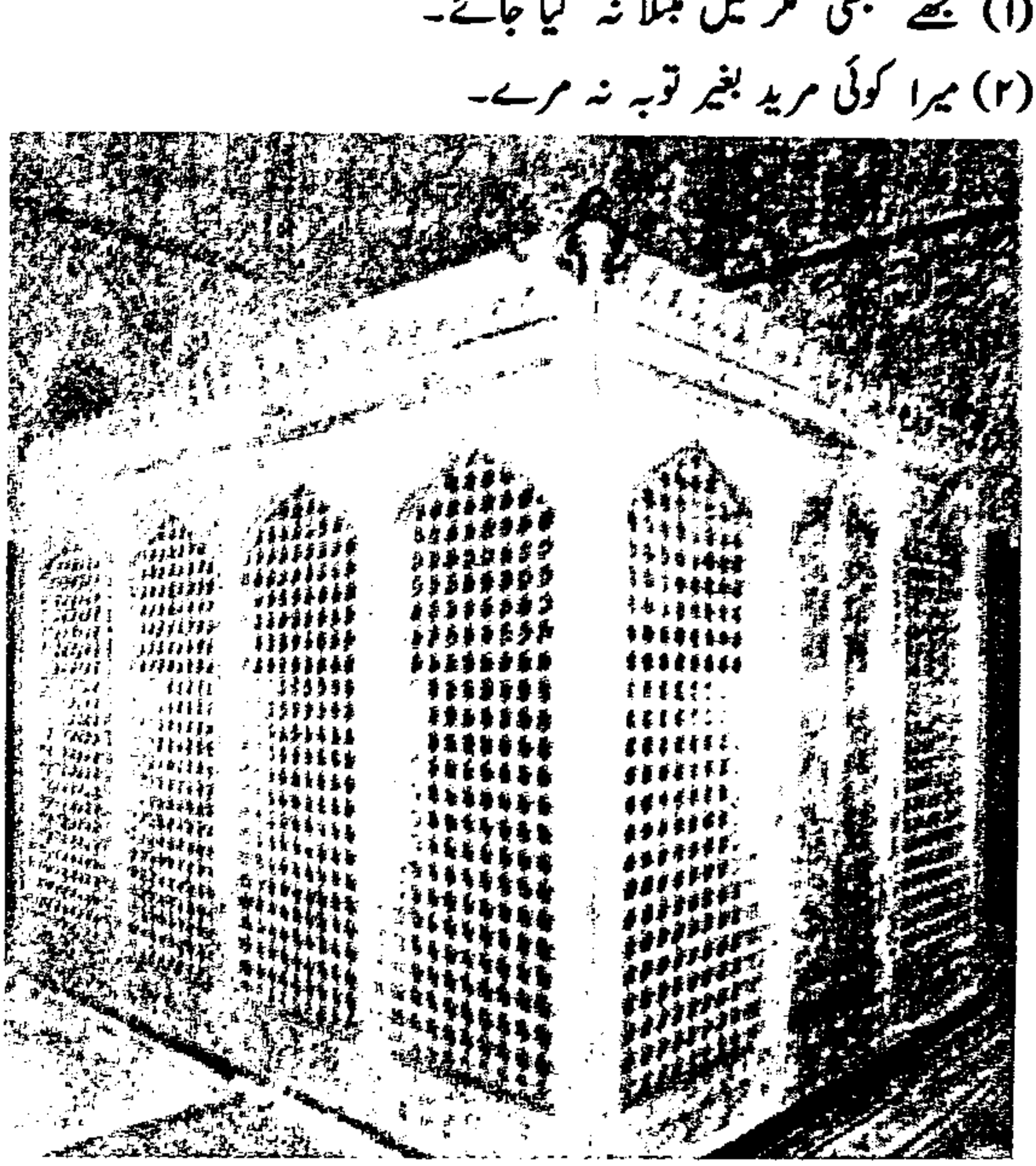

مقام سیدنا عبدالقادر رضی اللہ عنہ

Marfat.com

قدمِ مبارک کی کرامت

قَدَمي هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ

گردنیں جھک گیں، سر بچھ گئے، دل لوٹ گئے
کشف ساق کہاں ؟ یہ تو قدم تھا تیرا

سرورِ انبیاء ﷺ نے حضورغوث اعظم (رضی اللہ عنہ) کو خلعت پہنا کر فرمایا۔ یہ تیری ولایت کی خلعت ہے جو اولیاء اور اقطاب کے لئے خاص ہے۔ اور بغداد کی اسی سرزمین پر ایک وہ دن بھی آیا جب آپ نے رب تعالیٰ کی مرضی سے قدمی هٰذِهٖ علیٰ رقبته کل ولی الله (میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے) کا اعلان فرمایا۔ اورتمام روئے زمین کے اولیاء، اوتاد، اقطاب، نجباء، رقباء، اہلِ روحانیت اور رجال الغیب نے آپ کے اس اعلان پر لبیک کہا۔ اور ادب سے غوثیتِ کبریٰ کی بارگاہ میں سرِتسلیم خم کردیا۔ اس عظمتِ شان کی پیشین گوئی حضرت شیخ حما د علیہ الرحمہ اور متعدد اولیاء کبار پہلے ہی کر چکے تھے۔ اور شیخ حما دنے یہ بھی فرمایا تھا۔

"تم اپنے دور میں عارفین کے سردار ہو۔ اور بیشک تمہارا علم مشرق سے مغرب تک لہرائے گا۔ اہل زمانہ کی گردنیں تمہارے آگے جھک جائیں گیں۔ اور اپنے تمام ہم عصروں میں تمہارا رتبہ بلند ہو گا۔" [۱۴]

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہٗ السامی فرماتے ہیں:

حضرت شیخ ابوسعد قیلوی کہتے ہیں کہ جب حضرت شیخ سید

Marfat.com

عبدالقادر ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ " میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔" اس وقت حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کے دل پر تجلی فرمائی اور رسول اللہ ﷺ نے ملائکہ مقربین کی ایک جماعت کے ہاتھ آپ کے پاس ایک خلعت ارسال فرمائی جو اولیاء متقدمین و متاخرین، زندہ اولیاء اللہ تو اپنے اجسام کے ساتھ اور جو انتقال فرما چکے تھے اپنی ارواح کے ساتھ حاضر تھے۔ آپ کو خلعت پہنائی گئی، اور اس وقت ملائکہ و رجالِ غیب نے اس مجلس کو گھیرے میں لیا ہوا تھااور ہوا میں صف بستہ کھڑے تھے۔روئے زمین کا کوئی ایسا ولی نہ تھا، جس نے اپنی گردن نہ جھکائی ہو۔ اور بعض نے کہا کہ ایک عجمی نے تواضع نہ کیا تو اس کا حال محو ہوگیا۔ (اس کی ولایت ختم کردی گئی) [۱۵]

سلسلہ مجددیہ کے شیخ طریقت حضرت شاہ فقیر اللہ علوی شکار پوری رحمتہ اللہ علیہ (متوفی - ۱۱۹۵ھ) افضلیت حضرت سیدنا غوث الاعظم قدس سرہ العزیز کے بارے میں اپنے ایک مکتوب میں رقمطراز ہیں:

پس یہ حکم کشف قطعی سے ثابت ہے کہ سلطان الاولیاء ﷺ کا قدم مبارک تمام اولیاء کرام اولین و آخرین قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کی گردن پر ہے۔ اور تم نے جان لیا ہوگا کہ اس سردار کا ذکر تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔ [۱۶]

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہونگے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں آقا تیرا
بقسم کہتے ہیں شاہانِ صریفین [۱۷] و حریم [۱۸]
کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا [۱۹]

جس طرح معجزاتِ سیدالمرسلین (ﷺ) بکثرت ہیں۔قدم رسول (ﷺ

Marfat.com

)، پرہ کر حضور غوث اعظم ﷺ کی کرامات بھی بکثرت ہیں۔ مردوں کو زندہ کرنا۔ پانی اور ہوا کا مسخر ہونا۔ طی ارض اور طرح طرح کی بے شمار کرامات سے تذکرۂ غوثِ اعظم ﷺ کی کتابیں لبریز ہیں۔ اور تاہنوز مزار پُر انوار کے گرداگرد اور تمام روئے زمین پر شیدائیانِ غوث ہزاروں کرامات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

حضور غوثِ اعظم ﷺ محی الدین ہیں آپ نے اپنے تجدیدی و اصلاحی کارناموں سے دین اسلام کو زندہ فرمایا۔ دنیا بھر سے روحانیت کے پیاسے حضور غوثِ اعظم ﷺ کی بزم میں آتے۔ ایک نگاہِ توجہ میں آپ لوگوں کو ولی بنا دیتے۔ اور جسے آپ کی صحبت مبارکہ کا آب زلال میسر آجاتا اس کے رگ و پے سے اخلاقِ نبوی کے انوار جگمگانے لگتے سلوک و معرفت کے تشنہ کاموں کو آپ صرف سیراب نہیں فرماتے تھے بلکہ انھیں ساقی عرفاں بنا دیا کرتے تھے۔ بڑے بڑے مدعیانِ علم، غوث پاک کی مجلس میں آتے تو ان کا پندارِ خودی دھل جاتا۔ اور وہ علمِ خداداد کے جلووں میں گم ہو جاتے۔ عباسی خلفاء کا دور تھا۔ امراء اور رؤسا میں بد کاریوں اور عیش کوشیوں کی وبا پھیل چکی تھی۔ آپ نے سیف الٰہی سے تمام مفسدات کا قلع قمع کر ڈالا۔ آپ کی اصلاحی مساعی اور روحانی قوت سے ہزاروں یہود و نصاریٰ داخلِ اسلام ہوئے، گمراہ راہ راست پر آئے۔ دنیا پرست دین دار بن گئے۔ بیمارانِ دل، مسیحائے قلوب ہوگئے۔ آپ کا سلسلہ وعظ ۵۲۱ھ سے شروع ہوکر چالیس سال جاری رہا۔ وعظ شریف کی اثر انگیزی کا یہ حال تھا کہ مجلسوں میں کئی لوگ جاں بحق ہوجاتے۔ کتنے دامن چاک کرکے جنگل کی راہ لیتے۔ پانچ سو اور کبھی کئی کئی ہزار جید علماء آپ کے خطبات کو قلم بند کیا کرتے تھے۔ آپ اکثر ہوا میں پرواز فرماتے ہوئے لوگوں کے سروں سے گزر کر منبر پر تشریف لاتے تھے۔

خلفاء، سلاطین اور امراء خدمتِ غوث پاک میں آتے تو آستانہ بوسی کرتے۔

Marfat.com

حضورغوث پاک ؓ کے ہاتھ پاؤں کو چومتے، کبھی آپ اگر خلیفہ یا امیر کو خط لکھتے تو ان الفاظ سے مخاطب فرماتے۔

"یہ مکتوب عبدالقادر کی طرف سے ہے جو تمہیں فلاں فلاں بات کا حکم دیتا ہے۔ اس کا حکم تم پر نافذ ہے۔ اور اس کی اطاعت تم پر لازم ہے۔ کیونکہ وہ تمہارا مقتدیٰ ہے۔ اور تم پر اس کی حجت قائم ہے۔"

خلیفہ یا امیر اس خط کو پاتے تو بوسہ دیتے، سر پر رکھتے۔ اور کہتے حضرت شیخ نے سچ فرمایا۔

حضور غوثِ اعظم ؓ کے محاسن اخلاق، آئینہ سیرتِ محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی طرح تھے۔ اتباعِ سنت آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ عبادت و ریاضت، تلاوت و تسبیح، تعلیم و تعلم، رشد و ہدایت، ایثار و کرم، تبلیغ و اشاعتِ اسلام، احیائے دین، انقلابِ ایمانی پیدا کرنا، اور لوگوں کو مالک الملک سے وابستہ کرنا، یہی حضورغوث اعظم ؓ کا مشن تھا جسے آپ نے بحسن و خوبی پورا کیا۔ انسانی قلوب اور دنیا و مافیہا پر اللہ تعالیٰ نے حضورغوثِ پاک ؓ کو تصرف کا بے مثال کمال عطا فرمایا تھا۔ آپ کی حیاتِ مبارکہ اور کرامات دلوں میں ایمان کی شمعیں جگمگا دیتی ہیں۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

جنابِ غوث اعظم شاہ جیلان
شود ایں خانہ را دائم نگہبان

Marfat.com

کرامات غوث الثقلین

قلوب پر تصرف

جمعہ کا دن ہے خُدَّامِ بارگاہ، حضورغوث اعظم ﷺ کے ہمراہ جامع مسجد جارہے ہیں۔ مگر ہمیشہ کےمعمول کے خلاف نہ کوئی آ کر آپ کی دست بوسی کرتا ہے۔ نہ لوگ مصافحہ اور قدم بوسی کے لئے بھیڑ لگاتے ہیں۔ حضرت عمربزاز اسی خیال میں تھے کہ کیا بات ہے آج کوئی آپ کے پاس نہیں آرہا ہے۔ اتنے میں آپ ان کی جانب متوجہ ہوئے اور تبسم فرمایا۔ چند لمحوں بعد کیا دیکھتے ہیں کہ چاروں طرف سے لوگ سلام وقدم بوسی کےلئےٹوٹ پڑے۔ اور اتنا ازدحام ہوگیا کہ حضورغوثِ اعظم ﷺ اور عمربزاز کے درمیان لوگوں کی بھیڑ حائل ہوگئی۔ آپ نے عمر بزاز سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ تم اسی کے خواہش مند تو تھے۔ تمہیں نہیں معلوم کہ لوگوں کےقلوب میرے قبضہ میں ہیں۔ چاہوں تو انہیں پھیردوں اور چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کر لوں۔ (تحفہ قادریہ صفحہ ۸۰)

تری قدرت تو فطریات سے ہے
کہ قادر نام میں داخل ہے یا غوث

المدد یا سیدنا الشیخ ! میرے باغی و طاغی قلب کو بھی اپنی جانب کھینچ کر لذتِ عرفانی سے نوازیئے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنک)

Marfat.com

پوری کتاب بدل گئی

منصور بن مالک واسطی عِلم فلسفہ سے بہت شغف رکھتے تھے، حاضر دربارِ غوث ہوئے بغل میں ایک اہم کتابِ فلسفہ دبی ہوئی ہے۔ غوثِ اعظم دستگیر ﷺ مخاطِب ہوئے۔منصور ! یہ کتاب بہت بری ہے۔ اسے محوکر ڈالو۔منصور یہ سن کر رنجیدہ ہوئے اور خیال کیاکہ آئندہ یہ کتاب لے کر کبھی حاضر دربار نہ ہوں گا۔ مجلس شریف سے اٹھنے کا ارادہ کیا تو گویا زمین نے باندھ لیا۔ ارشاد غوث ہوا۔ کتاب مجھے تو دکھاؤ۔ کتاب کھولی گئی تو محض سادہ اوراق تھے۔ کہیں کوئی تحریر نہیں۔ حضور غوثِ اعظم ﷺ نے سادہ اوراق کو چند بار الٹا پلٹا اور فرمایا یہ تو فضائل قرآنی کی اچھی کتاب ہے۔ کتاب منصور کو دے دی۔اورفرمایا جو دل میں نہ ہو وہ زبان سے کبھی نہ کہنا۔ اللہ کی بارگاہ میں استغفار کرو۔منصور بن مالک نے توبہ کی، اور حضور غوثِ پاک نے ان کے قلب پر توجہ فرمائی توفلسفہ اور اس کی ساری محبت ایک دم محو ہوگئی ۔ اور عمر بھرکبھی یاد نہیں آیا۔

(زبدۃ الآثار، صفحہ ۷۵)

یا شیخ لِلّٰہ ہمارے قلب پربھی
خدائی نقش باندھ دیجئے

اِدھر خیال ، اُدھر زیارت

شیخ محمد بن الخضر اپنے والد گرامی کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مجلس غوثیہ میں حاضر تھے۔ اسی دوران اشتیاق ہوا کہ شیخ احمد رفاعی ﷺ کی

Marfat.com

زیارت ہوتی۔ حضورغوثِ اعظم ؓ نے فوراً فرمایا لیجئے ان کی زیارت کر لیجئے، کیا دیکھتے ہیں کہ شیخ احمد رفاعی ؓ ان کے دائیں طرف تشریف فرما ہیں۔ انھوں نے فرمایا۔ حضورغوث الثقلین ؓ کی زیارت کے بعد میری ملاقات کی کیا حاجت تھی۔ میں تو خود ان کا ماتحت ہوں۔ یہ فرمایا اور نگاہوں سے غائب ہوگئے۔

اے سلطانِ ولایت! ؓ میری پُرگناہ نگاہوں کو بھی لائق دیدار بنا دیجئے۔

وہ گھیرا رفتۂ شرکِ خفی نے
پھنسا زنار میں یہ دل ہے یاغوث

اصفہان کی عارفہ

حضورغوثِ اعظم دست گیر ؓ رونق آرائے منبر ہیں۔ خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ اسی دوران عمامہ شریف کا پیچ کھل جاتا ہے۔ ادب آشنا اہلِ بزم، احتراماً اپنے اپنے عمامے سروں سے اتار کر منبر شریف کے نیچے ڈال دیتے ہیں۔ وعظ ختم ہوا۔ آپ نے حکم فرمایا۔ سب کے عمامے انہیں دے دیئے جائیں۔ سارے حاضرین کے عمامے انھیں مل گئے مگر ایک سر بند باقی رہ گیا۔ آپ نے اسے اٹھایا اور اپنے دوش مبارک پر رکھ لیا۔ اور پھر وہ دوش سے ازخود غائب ہوگیا۔ لوگ متحیر تھے۔ آپ نے فرمایا۔ ہماری ایک بہن اصفہان میں ہے۔ اہل مجلس نے عمامے اتار کر پھینکے تو اس نے بھی اپنا سر بند اتار کر میرے قدموں میں ڈال دیا تھا۔ جو اب اس نے میرے کندھے سے لے لیا۔

(زبدۃ الآثار، صفحہ ۷۵)

بار الٰہا! مجھے بھی بزمِ غوثیہ کے حاضر باشوں کے آداب کا صدقہ عطا کر، اور مقربانِ حق کا ادب شناس بنا۔ آمین۔

خدا را مرہم خاکِ قدم دے
جگر زخمی ہے دل گھائل ہے یا غوث

Marfat.com

شیخِ کامل

حضرت ابو عثمان ازدی کا بیان ہے۔ میں اپنے وطن میں مکان کے باہر کھلے آسمان کے نیچے لیٹا ہوا تھا۔ اس وقت پانچ کبوتر میرے اوپر سے گزرے جو سب کے سب اللہ کی تسبیح کر رہے تھے۔ پروردگار عالم نے ان کبوتروں کی زبان کا مجھ پر انکشاف فرمایا۔

ایک کبوتر پڑھ رہا تھا۔

سُبْحٰنَ مَنْ عَنْدَهٗ خَزَائِنُ كُلِّ شَیْءٍ وَمَا اَنْزَلَهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُوْمٍ۔

پاک ہے وہ اللہ جس کے پاس ہر شے کے خزانے ہیں اور وہ معین اندازے کے مطابق ہی اتارتا ہے۔

دوسرا کبوتر رطب اللسان تھا۔

سُبْحٰنَ مَنْ اَعْطٰی كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی۔

پاک ہے وہ ذات جس نے ہر شے کو تخلیق عطا کی پھر اسے ہدایت سے نوازا۔

تیسرا کبوتر اس تسبیح میں سرمست تھا۔

سُبْحٰنَ مَنْ بَعَثَ اَنْبِیَاءَهٗ حُجَّةً عَلٰی خَلْقِهٖ وَفَضَّلَ عَلَیْهِمْ مُحَمَّدً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

پاک ہے وہ ذات جس نے انبیائے کرام کو مخلوق پر حجت بنا کر بھیجا اوران سب پر محمد ﷺ کو فضیلت بخشی۔

چوتھے کبوتر کی زبان اس تسبیح سے معمور تھی۔

كُلُّ مَا كَانَ فِی الدُّنْیَا بَاطِلٌ اِلَّا مَا كَانَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

دنیا کی ہر شے حرفِ غلط ہے سوائے اس شے کے کہ جو اللہ اور

Marfat.com

اس کے رسول ﷺ کے لئے ہے۔

پانچواں کبوتر ان کلماتِ مبارکہ کے ذریعہ محوِ ثناء تھا۔

یَا اَھْلَ الْغَفْلَۃ مِنْ مَوْ لاَ کُمْ قُوْمُوْ اِلٰی رَبِّکُمْ رَبِّ کَرِیْمٍ یُعْطِی الْجَزِیْلَ وَ یَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ۔

اے غافلو ! اٹھو اپنے رب کریم کی طرف جو بہت کچھ دینے والا ہے، پروردگار ہے اور بڑے سے بڑے گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

اس تسبیح کی ہیبت وجلال سے میں بے ہوش ہوگیا۔ ہوش آیا تو گویا میرا قلب آلائشِ دنیوی سے صاف ہو رہا تھا، میں نے اپنے رب سے عہد کیا کہ جلد کسی عارفِ حق کے ہاتھ پر بیعت کروں گا۔ اسی روز میں گھر سے بلاتعینِ منزل نکل پڑا۔ سرراہ مجھے ایک بزرگ ملے میں نے بادب سلام عرض کیا۔ انھوں نے جوابِ سلام کے ساتھ میرا نام لیا تو میں حیران ہوا فرمایا۔ عثمان حیران نہ ہو، میں خضر ہوں۔ میں ابھی ابھی بغداد شریف کے اندر شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کی بزم میں موجود تھا۔ انھوں نے فرمایا۔ راستے میں ایک طالبِ معرفت بھٹک رہا ہے اسے میری محفل تک لائیے۔ اے عثمان ! بشارت ہو کہ حضرت الشیخ اس دور میں سردارِ اولیاء ہیں اور تم کو ان سے حصول فیض کا موقع میسر ہوگا۔ عثمان ازدی کہتے ہیں میں حضرت خضر علیہ السلام سے راستہ چلتے باتیں کر رہا تھا، اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں بغداد معلّٰی میں خانقاہِ شیخ کے دروازے پر کھڑا ہوں۔ اور حضرت خضر علیہ السلام غائب ہوگئے۔ میں اندر حاضر ہوا۔ حضور غوثِ اعظم ؒ نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔

"ایسے شخص کو مرحبا۔ جسے پروردگار عالم نے اپنی معرفت پرندوں کی زبان سے عطا فرمائی۔"

اس کے بعد حضور پیرانِ پیر نے اپنی کلاہِ مبارک میرے سر پر رکھ

Marfat.com

دی جس سے میں نے دل و دماغ میں سخت سردی کا احساس پایا اور مجھ پر تمام عالمِ ملکوت روشن ہوگیا،قریب تھا کہ میں ہوش کھو بیٹھوں۔ حضرت نے اپنی ردائے مقدس مجھے اڑھادی جس میں چھپ کر میں گویا عظیم پناہ میں پہنچ گیا۔پھرحضورغوث پاک نے مجھے اعتکاف کا حکم فرمایا۔ اور میں کئی ماہ تک تزکیہ نفس میں مشغول رہا۔ یہاں تک کہ میں اپنی منزل مقصود تک جا پہنچا۔

یا سیّدی الشیخ کرم ہو کرم۔

طالب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث
مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث

عصا منور ہو گیا

شیخ عفیف الدین بغدادی کا بیان ہے کہ حضور غوثِ اعظم ﷺ کے مدرسے میں موجود تھا اتنے میں آپ اپنے دولت خانے سے برآمد ہوئے، دستِ مبارک میں ایک عصا تھا۔عصا دیکھ کر میرے دل میں آیا کہ اگر آپ اس وقت اپنے عصائے مبارک کے ذریعے کوئی کرامت دکھاتے تو کیا خوب ہوتا۔آپ میری طرف دیکھ کر مسکرائے اورعصا کو زمین میں نصب فرمادیا،عصاروشن ہوگیا،اور اس سے اجالا پھیلنے لگا۔کچھ دیر تک یہی منظر رہا۔ پھرآپ نے اپنے دستِ مبارک سے عصا کو زمین سے نکال لیا تو وہ اپنی اصل صورت میں آ گیا۔میری جانب مخاطِب ہوکرارشاد فرمایا۔عفیف تمہاری خواہش تو پوری ہوگئی نا ؟

میں نے ادب سے سر جھکا دیا۔

یا غوث الثقلین ! نگاہِ کرم ہو۔

دل میرا بت کدہ ہے حق آشنا بنا دو
عاجز عبید، اس حق نا آشنا کی سُن لو

Marfat.com

دریائے دجلہ کی طغیانی فرو

ایک بار دریائے دجلہ میں طغیانی آ گئی۔ اور موجوں نے آبادیوں کو ڈبونا شروع کردیا، لوگ دوڑے ہوئے باب الشیخ پہنچے۔ اے غوثِ زماں المدد۔ آپ خانقاہ شریف سے نکلے لبِ دریا پہنچے اور پانی میں چلتے ہوئے کنارے تک گئے۔ اور عصامبارک وہیں گاڑ دیا۔لوگوں نے دیکھا کہ چشم زدن میں دریا اپنے اصل بہاؤ تک سمٹ گیا اور طغیانی ختم ہوگئی۔

اے مرشدکامل میرے باطن میں بھی نفسانیت وبہیمیت کی موجیں ساحلِ ہلاکت عبورکررہی ہیں۔اپنے عصائے تصرف کوپھرجنبش دیں۔ غیاً للہ۔

فضاء میں نماز باجماعت

ساحلِ دجلہ پر اہل بغداد جمع تھے انھوں نے دیکھا کہ حضور غوثِ اعظم ﷺ سطحِ آب پر قدموں سے چلتے ہوئے تشریف لا رہے ہیں اور مچھلیاں سرنکال کر استقبال کررہی ہیں۔ سلام عرض کر رہی ہیں۔ اسی دوران نماز ظہر کا وقت ہوگیا۔ تو سطحِ دریا سے کچھ بلندی پر ایک لمبی چوڑی جا نماز ظاہر ہوئی اور فضاء میں بچھ گئی۔ اس پر دو تحریریں منورتھیں ایک سطر میں تھا۔ اَلاَ اِنَّ اَولِیَاءَ اللّٰہِ لاَ خَوْفٌ عَلَیھِم وَلاَ ھُم یَحْزَنُونَ۔ اور دوسری سطر میں۔ اَلسَّلاَمُ عَلَیکُم اَھلَ اَلبَیت۔ تھا۔ جانماز پر کچھ غیبی لوگ صف بستہ ہوگئے۔ جن کے چہروں سے بزرگی اور شرافت عیاں تھی۔ ان سب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ ان کے آگے آگے ایک مقدس بزرگ تھے۔ اقامت ہوئی تو حضور غوثِ اعظم ﷺ نے امامت فرمائی۔ خدا جانے وہ کس عالم کے باشندے تھے، اقتدائے غوث حاصل کرنے کے

Marfat.com

لئے جنھوں نے فضاء میں مصلّٰی بچھایا تھا۔

چور کو ابدال بنا دیا

ایک چورحضورغوثِ اعظم ؓ کے گھر میں گھسا۔ اندھا ہوگیا۔آپ کے پوچھنے پرگڑگڑاکر بولاحضور! میں قبیلہ بنی اشرف کا غریب انسان ہوں۔افلاس نے یہ کام کرنے پرمجبورکیا۔معاف فر ما دیں۔آپ کو رحم آیا اور نگاہِ کرم ایسی ڈالی کہ ولی کامل بن گیا۔اوروہیں مجاہدہ کرنے لگا۔ دوسرے ہی روز آپ کوخبردی گئی کہ احمدابدال قدس سرہٗ کا وصال ہوگیاہے۔آپ نے چورکو ابدال بناکر ان کی جگہ مقررکردیا۔

سارق کواک نظرمیں عارف بنانے والے
محصورِ نفس عبدِ حق نارسا کی سُن لو

شریعت، حقیقت اور عظمت والے غوث

موصل میں شیخ ابوالعباس خضرحسینی خواب دیکھتے ہیں کہ تمام علماء ومشائخ رحمہم اللہ جمع ہیں اورمسندِ صدارت پرحضورغوثِ اعظم متمکن ہیں۔حاضرین میں سے بعض کے سروں پرصرف عمامہ ہے،بعض کے اوپرعمامے کےعلاوہ ایک چادر ہے۔کچھ ایسے بھی ہیں جن پرعمامے کےعلاوہ دوچادریں ہیں۔صرف حضورغوثِ اعظم ؓ ہیں کہ ان کے سرمبارک پرتین چادریں تنی ہوئی ہیں۔بیدارہوئے تو غورکرتے رہے۔پھرآنکھ لگ گئی۔ دیکھا کہ حضور غوث الثقلین ؓ تشریف فرما ہیں، فرماتے ہیں۔

"ایک شریعت کی چادر، دوسری حقیقت کی چادر اور تیسری عظمت کی چادر ہے۔"

Marfat.com

عمر طویل کی بشارت

حضور سیدنا غوثِ اعظم دست گیر ﷺ کا ایک خادم تھا جسے آپ محمد طویل کہہ کر پکارتے تھے۔ اس نے عرض کیا۔ حضور میں تو چھوٹے قد کا ہوں۔آپ مجھے طویل کیوں کہتے ہیں؟آپ نے فرمایا تمہیں اللہ کے فضل سے عمرطویل، اور سفر طویل نصیب ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ انھوں نے ۱۳۹ سال عمر پائی اور دور دراز ملکوں کی سیاحت کی۔

ہمارے آقا حضورغوثِ اعظم دست گیر ﷺ کی کرامت، اور خوارق ہزارہا ہیں۔ ہم نے تیمناً گیارہ کرامتیں نقل کی ہیں۔ ان کی ذات آیۃ من آیات اللہ ہے۔ ان کے فرمودات لعل و جواہر سے زیادہ قیمتی ہیں۔ خطباتِ شریفہ، ''الفتح الربانی'' کے نام سے چھپ گئے ہیں۔ آپ کے فضائل میں علماء اعلام نے نفیس کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، جو طالبان مولا کے لئے روشن مینار کی حیثیت رکھتی ہیں۔ فرموداتِ مبارکہ میں سے چند انمول موتی چنتا ہوں۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

وَثَانِی اثنینِ فی الغارِ الْمنیف وقد
طافَ العُدوّبه اِذا صاعد الْجَبَل
و کَانَ جبَّ رسُول اللهِ قَدْ عَلِموْا
مِنَ الخَلائِقِ لَمْ یَعْدِلْ به بَدَلا

Marfat.com

حضورغوثِ اعظم ؓ کے اقوال زرّیں

- محبت دنیا کے علاوہ اگر ہمارا اور کوئی گناہ نہ بھی ہو، پھر بھی ہم دوزخ کے حقدار ہیں۔
- علم کا تقاضا عمل ہے۔ اگر تم علم پر عمل کرتے تو دنیا سے بھاگتے۔کیوں کہ علم میں کوئی چیز نہیں جو حب دنیا پر دلالت کرے۔
- عالم اگر زاہد نہ ہو تو وہ اپنے زمانے والوں پر عذاب ہے۔
- مخلوق تین طرح کی ہے۔ فرشتہ، شیطان اور انسان۔ فرشتہ خیر ہی خیر ہے اور شیطان شر ہی شر، انسان مخلوط ہے۔ جس میں خیر و شر دونوں ہیں۔ جس پر خیرکا غلبہ ہوتا ہے وہ فرشتوں سے مل جاتا ہے اورجس پر شر کا غلبہو وہ شیطان سے۔
- مومن اپنے اہل وعیال کو اللہ پر چھوڑتا ہے، اور منافق زرومال پر۔
- اپنی مصیبتوں کو چھپاؤ اللہ تعالیٰ کی قربت نصیب ہو گی۔
- ذکر جب قلب میں جگہ بنا لیتا ہے تو بندے کا اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا دائمی بن جاتا ہے، چاہے اس کی زبان خاموش ہو۔
- تنہائی میں خاموش رہنا بہادری نہیں، مجلس میں خاموش رہنے کی کوشش کرو۔
- رہنے کے لائق مکان، پوشش کے لئے لباس، پیٹ بھرنے کے لئے روٹی اور بیوی دنیا داری نہیں ہے۔ دنیاداری یہ ہے کہ دنیا ہی کی طرف منہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف پیٹھ۔
- بہترین عمل لوگوں کو دینا ہے، لوگوں سے لینا نہیں ہے۔
- خالق کی محبت مخلوق کی خیر خواہی ہے۔

Marfat.com

- لوگوں کے سامنے معزز بنے رہو۔ اگر اپنا افلاس ظاہر کرو گے تو لوگوں کی نگاہوں سے گر جاؤ گے۔
- طالب صادق نہیں ہو سکتا جب تک تو اپنی خوراک میں اپنے پڑوسی کو خود پر ترجیح نہ دے۔
- اپنے ماحول سے ڈرتا رہ، کیوں کہ جدھر تو دیکھے گا تیرے اردگرد درندے ہی درندے ہیں۔
- میانہ روی نصف رزق ہے اور اچھے اخلاق نصف دین۔
- خاموشی کو عادت، گم نامی کو لباس، اور مخلوق سے دوری کو مقصود بنا، اگر تجھ سے ممکن ہو تو زمین میں سرنگ بنا کر جا بیٹھ، یہ اس وقت ضروری ہے جب تک تیرا ایمان بالغ اور جوان نہ ہو جائے۔
- کوئی اگر تجھ سے، تیرے کسی غیبت کرنے والے کی بات کہے تو اسے جھڑک دے اور کہہ کہ تو تو اس سے بدتر انسان ہے کہ جو اس نے پس پشت کہی تو منہ پر کہہ رہا ہے۔
- وہ انسان کتنا بدنصیب ہے جس کے دل میں جانداروں پر رحم کی عادت نہیں۔
- تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے برے ہم نشین ہیں۔
- تمام اچھائیوں کا مجموعہ علم سیکھنا، عمل کرنا، اور دوسروں کو سکھانا ہے۔
- جو اللہ تعالیٰ سے آشنا ہوا۔ اس نے خلقِ خدا کے ساتھ تواضع کا برتاؤ کیا۔
- جس عمل (عبادت، ریاضت، نیکی) میں تجھے حلاوت نہ ملے، یوں سمجھ کہ تو نے اسے کیا ہی نہیں۔
- گم نامی اختیار کر، کیوں کہ شہرت کے بمقابل اس میں زیادہ امن ہے۔
- جب تک تیرا اترانا، اور غصہ کرنا باقی ہے خود کو اہل علم میں شمار نہ کر۔

Marfat.com

- فتنہ ہے وہ روزی جس پر شکر نہ ہو، اور وہ تنگی جس پر صبر نہ ہو۔
- ظالم اپنے ظلم سے مظلوم کی دنیا خراب کرتا ہے اور اپنی آخرت۔
- عقل مند پہلے قلب سے مشورہ کرتا ہے پھر زبان سے بولتا ہے۔
- اپنی اور اپنے اہل و عیال کی ضرورت کے علاوہ گھر سے باہر نہ جا۔
- اس بات کی کوشش کر کہ گفتگو کا آغاز تیری جانب سے نہ ہو تو صرف جواب دینے والا رہے۔
- غیر ضروری بات کا جواب دینے سے بھی زبان کو روک، چہ جائے کہ تو فضول بات کرے۔
- جسے کوئی ایذاء نہ پہنچے اس میں کوئی خوبی نہیں ہے۔
- خدا کے دشمنوں کو خوش رکھنا عقل و دانش سے دور ہے۔
- بے ادب، خالق و مخلوق دونوں کا معتوب و مغضوب ہے۔
- اول جہل ہوتا ہے، پھر علم، پھر اس پر عمل، پھر عمل میں اخلاص، اس کے بعد عملِ قلبی کا درجہ ہے۔
- مستحق سائل اللہ تعالیٰ کا ہدیہ ہے جو بندے کی طرف بھیجا جاتا ہے۔
- مسکینوں کو ناخوش رکھ کر اللہ تعالیٰ کو راضی رکھنا ناممکن ہے تجھ پر جو مصیبت آئے اس کا علاج مساکین کی خوشنودی سے کر۔
- تو نفس کی تمنا پوری کرنے میں مشغول ہے۔ اور نفس تجھے برباد کرنے میں۔
- تجھ جیسے ہزاروں کو دنیا نے موٹا تازہ کیا اور نگل گئی۔ تیری جوانی تجھے دھوکہ نہ دے یہ عنقریب لے لی جائے گی۔
- رحمت کو لے کر کیا کرے گا، رحیم کو لے، ہر متقی محمد کی آن ہے۔ (ﷺ)
- جو نفس کو درست کرنا چاہے وہ اسے سکوت اور حسنِ ادب کی لگام دے۔
- میں ایسے مشائخ کی صحبت میں رہا ہوں کہ ان میں سے کسی

Marfat.com

ایک کے دانت کی سفیدی بھی نہیں دیکھی۔

- بدگمانی تمام فائدوں کے راستے بند کر دیتی ہے۔
- اہل اللہ کے نزدیک مخلوق کی حیثیت اولاد جیسی ہے۔
- دنیا دار دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہیں اور دنیا اہل اللہ کے پیچھے۔

حضور غوثیت مآب ﷺ کی نسبت عالیہ" گیارھویں شریف" کی رعایت کرتے ہوئے یہ چوالیس اقوالِ زریں منتخب کئے ہیں۔ رب کریم فرموداتِ غوثیہ کی نورانیت و لمعانیت سے میرے قلب کی سیاہی دور فرمائے۔ اور ان کے غلامانِ بارگاہ کی خاک روبی کےلائق بنائے۔ اور قارئین کرام کو فیضانِ غوثیہ سے مالا مال فرمائے آمین۔

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیأ للہ۔

ترا ذرہ مہ کامل ہے یا غوث — ترا قطرہ یم سائل ہے یا غوث
قدِ بے سایہ ظل کبریا ہے — تو اس بے سایہ ظل کا ظل ہے یا غوث
تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب — قلمرو میں حرم تا حل ہے یا غوث
تو اپنے وقت کا صدیقِ اکبر — غنی و حیدر و عادل ہے یا غوث
ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں — وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث
فیوضِ عالمِ امی سے تجھ پر — عیاں ماضی و مستقبل ہے یا غوث
ملک مشغول ہیں اس کی ثنا میں — جو تیرا ذاکر و شاغل ہے یا غوث
کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا — رضا تجھ سے ترا سائل ہے یا غوث

۲۰

Marfat.com

تعلیمات حضرت سیدنا غوث الاعظم ﷺ

ایک دفعہ بغداد کے سو نہایت ذکی فقہاء امتحان لینے کے لئے بارگاہ غوثیت میں حاضر ہوئے، ہر ایک نے متعدد سوالات تیار کئے ہوئے تھے۔ جب تمام حضرات مجلس میں بیٹھ گئے تو حضرت شیخ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا، ان کے سینے سے نور کا ایک شعلہ برآمد ہوا اور تمام علماء کے سینوں پر سے گزر گیا، ان کے دلوں میں جو کچھ تھا سب مٹ گیا، اب ان کے غم و اضطراب کا عالم دیدنی تھا کوئی چیخ رہا تھا، کسی نے عمامہ اتار پھینکا اور کسی نے گریبان چاک کر دیا، حضرت شیخ کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور ان کے ایک ایک سوال کا جواب عنایت فرمایا، چنانچہ سب نے بالاتفاق آپ کے علم و فضل کا اعتراف کیا۔

مقصد کی لگن

دین متین کی تبلیغ ہر صاحب علم کا فریضہ ہے، آج کل فتنہ و فساد کی کثرت کا بڑا سبب یہ ہے کہ مقررین نے اس شعبے کو ذریعہ معاش بنا لیا ہے اور معمولی سے عذر کو بنیاد بنا کر وعدہ کے باوجود جلسوں میں نہیں پہنچتے، سیدنا غوث اعظم ﷺ کو اولاد امجاد میں سے کسی کی وفات کی اطلاع ملتی تب بھی مجلس کو، اور خطاب کو جاری رکھتے اور جب جنازہ حاضر ہوتا تو کرسی سے اتر کر نماز جنازہ ادا فرماتے۔ حضرت شیخ فرمایا کرتے تھے۔

"میرے ہاں جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوا تو میں نے اسے ہاتھوں پر اٹھا کر کہا کہ یہ میت ہے اس کے پیدا ہوتے ہی اسے اپنے دل سے نکال دیتا تھا۔"

Marfat.com

حضرت شیخ کا زمانہ

جب آپ بغداد تشریف لائے تو اس وقت ابو العباس مستظہر بامر اللہ (م۵۱۲ھ) کا عہد تھا۔ اس کے بعد مسترشد، راشد، المقتفی لامر اللہ اور المستنجد باللہ یکے بعد دیگرے تخت حکومت پر متمکن ہوئے اس دور میں سلجوقی سلاطین اور عباسی خلفاء کی کشمکش اپنے عروج پر تھی حصول اقتدار کے لئے بے دریغ مسلمانوں کا خون بہایا جاتا۔

گویا خوف خدا اور خوف آخرت کی جگہ اقتدار اور دنیا کی محبت نے لے لی تھی اسی لئے حضرت شیخ کے خطبات میں اخلاص للّٰہیت اور خشیت الہیہ پر بہت زور دیا گیا ہے۔

فتنوں کا استیصال

حضرت شیخ کے دور میں امت مسلمہ متعدد فتنوں کی زد میں تھی، آپ نے بیک وقت ان سب کا مقابلہ کیا اور کشتی ملت کو بروقت سہارا دیا۔ ارباب اقتدار کی رسہ کشی، علماء سوء اور ابن الوقت صوفیاء کی تبلیغ دین سے بے رغبتی، دنیا اور مسلمانوں کے سیاسی اضمحلال کے نتیجے میں جو فتنے پیدا ہوئے ان کا اجمالی طور پر ذکر کیا جاتا ہے اور یہ کہ حضرت شیخ نے ان کا کیا علاج تجویز کیا۔

۱۔ ارباب اقتدار کے باہمی مناقشات اور تخت حکومت پر قابض ہونے کی ہوس۔

حضرت شیخ نے اپنے خطبات میں اخلاص، للّٰہیت اور خشیت الہیہ پر زور دیا، دنیا کے مقابلے میں آخرت اور آخرت کے مقابلے میں رضا الٰہی کے طلب کرنے کی تلقین فرمائی۔

Marfat.com

۲۔ اسلامی خلافت کے روبہ زوال ہونے اور مسلمانوں کے سیاسی اور فکری اعتبار سے کمزور ہونے کے سبب عیسائیت نئے ہتھکنڈوں سے لیس ہو کر علمی، فکری اور معاشرتی لحاظ سے اسلام پر حملہ آور ہو رہی تھی اس لئے حضرت شیخ نے توحید اور اسلام کی حقانیت پر بہت زیادہ زور دیا اور قوم مسلم کی کامیابی کا راستہ صرف اور صرف صحیح معنوں میں مسلمان بننے کو قرار دیا۔

۳۔ پانچویں اور چھٹی صدی میں اموی اور عباسی خلفاء کے ابتدائی سلسلے نے منطق و فلسفہ اور دیگر علوم کا لٹریچر دوسری زبانوں سے عربی میں منتقل کیا بڑے بڑے فضلاء اس کام کے لئے مختص کئے اور یہ باور کر لیا گیا کہ یہ علم و دانش کی بہت بڑی خدمت ہے، لیکن اس کا اثر یہ ہوا کہ مسلمان فلسفی افکار و نظریات کے زیر اثر، عقلیت محضہ سے متاثر ہونے لگے یعنی وحی و نبوت کی ہدایت سے بے نیاز ہو کر عقل آوارہ کی راہنمائی کو کافی سمجھنے لگے۔ اور جو باتیں از قبیل معجزات و کرامات ان کی سمجھ میں نہ آتیں ان کی بے دھڑک تاویلیں کرنے لگے، حضرت شیخ نے اپنے خطبات میں نبی اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور اولیاء عظام کی پیروی کی اہمیت کو بھر پور انداز میں پیش کیا۔ اس طرح انہوں نے مسلمانوں کو معتزلہ، باطنیہ اور فلاسفہ کی راہ پر چلنے سے بچایا، آپ نے شیخ مظفر منصور کو فلسفہ کی قلمی کتاب دھو ڈالنے اور فضائل قرآن کی کتاب پڑھنے کا حکم دیا۔

۴۔ اس دور میں شیعی تعصب اپنی انتہا پر پہنچا ہوا تھا، ان کے غلط رجحانات روز بروز زور پکڑتے جا رہے تھے بالآخر اس خلفشار نے

Marfat.com

عباسی خلافت کا خاتمہ کر دیا، حضرت شیخ نے نہ صرف صحابہ کرام کی عظمت کو اجاگر کیا، اور ان کی پیروی کو ذریعۂ نجات قرار دیا بلکہ ان کے ارشادات کو بطور سند و استشہاد پیش کیا۔

۵۔ فسق و فجور کی کثرت کا علاج، تقویٰ و پرہیزگاری، تزکیہ نفس اور خدا ﷻ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی تعلیم سے کیا۔

اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حضرت شیخ کے خطبات سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اس دور کے فتنوں کے استیصال کے لئے ہوتے تھے اور اس مقصد میں کامیابی کا یہ عالم تھا کہ ہر مجلس میں غیر مسلم مشرف باسلام ہوتے، بدمذہب راہ راست پر آتے اور فساق و فجار تائب ہو کر تقویٰ و طہارت کی راہ پر گامزن ہو جاتے۔

انداز بیان

سیدنا غوث اعظم ﷺ کے خطبات کا مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نہایت سادہ اور عام فہم انداز میں دین کے اسرار و رموز کو بیان فرما دیتے تھے، آپ کا خطاب نہ تو طویل ہوتا اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا الجھاؤ پایا جاتا، آپ کے ہاں فلسفیانہ موشگافی نہیں بلکہ قرآن پاک کا حکیمانہ انداز پایا جاتا ہے، ایک ہی مجلس میں مختصر جملوں میں متعدد موضوعات پر اظہار خیال فرماتے، آپ کا ایک ایک جملہ سامعین کے دل و دماغ میں اتر جاتا، دین متین کی تعلیمات کو پرکشش انداز میں بیان فرماتے، بعض اوقات پر جلالی کلمات بھی زبان مبارک سے صادر ہو جاتے جن سے ہر بڑا اور چھوٹا متاثر ہوتا، موقع محل کے مطابق قرآن پاک کی آیات اور احادیث طیبہ کو بیان کرتے بعض اوقات صحابہ کرام اور اولیاء عظام کے ارشادات بھی زیب سخن بنتے،

Marfat.com

اسی طرح کبھی کبھی مقصد کو ذہن نشین کرنے کے لئے تمثیلات بھی بیان فرما دیتے۔

عکس خطابت

ذیل میں آپ کے ارشادات اور خطبات کے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں جن سے اندازہ ہوگا کہ آپ نے اپنے دور کی ضروریات کو کس طرح پورا کیا، آپ کے ارشادات کی افادیت آج بھی بدستور باقی ہے ضرورت صرف اتنی ہے کہ ہم دل و جان سے متوجہ ہوکر ان کا مطالعہ کریں۔

فریاد اسلام

اے قوم ! اسلام رو رہا ہے، ان فاسقوں، فاجروں، مبتدعین، گمراہوں، جھوٹ کا لباس پہننے والے ظالموں اور جھوٹے دعویداروں سے سر پر ہاتھ رکھ کر پناہ مانگ رہا ہے اور فریاد کر رہا ہے، ان لوگوں کو دیکھو جو تم سے پہلے گزر گئے اور جو تمہارے ساتھ تھے، امرونہی کے ساتھ حکم چلاتے تھے، کھاتے پیتے تھے، اب حالت یہ ہے کہ گویا کبھی موجود ہی نہ تھے۔

تو کتنا سنگ دل ہے؟ کتا پورے خلوص کے ساتھ اپنے مالک کے لئے شکار کرتا ہے، اس کی کھیتی اور چوپایوں کی دیکھ بھال کرتا ہے پہرہ دیتا ہے اور مالک کو دیکھ کر دم ہلاتا ہے، حالانکہ وہ اسے رات کے وقت چند لقمے کھلا دیتا ہے یا کوئی اور معمولی چیز کھلا دیتا ہے اور تو پیٹ بھر کر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کھاتا ہے پھر بھی اس کا شکر بجا نہیں لاتا، اس کا حق ادا نہیں کرتا، اس کے حکم کی تعمیل نہیں کرتا اور اس کی حدود کی پاسداری نہیں کرتا۔

Marfat.com

دین مصطفیٰ (ﷺ) کی خدمت

دین محمد (ﷺ) کی دیواریں گر رہی ہیں، بنیاد بکھر رہی ہے، اے زمین کے باسیو ! آؤ جو منہدم ہو چکا اسے مضبوط کریں اور جو گر چکا اسے بحال کریں۔

اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ

اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ جیسے اولیاء کرام تھے، تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں تمہاری ہو جائیں، جیسے ان کے لئے تھیں، اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا ہو جائے تو اس کی اطاعت کرو، اس کی مصیبت میں صبر کرو، اس کے افعال پر راضی رہو خواہ وہ تم سے متعلق ہوں یا دوسروں سے، اولیاء کرام دنیا میں رہ کر اس سے بے نیاز رہے، اپنا حصہ اس سے تقویٰ و ورع کے ہاتھ سے لیا، پھر آخرت کو طلب کیا، اس کے لئے اعمال صالحہ کئے، اپنے نفسوں کی مخالفت اور اپنے رب کی اطاعت کی، پہلے اپنے آپ کو پھر دوسروں کو نصیحت کی۔

اسی کی عبادت کرو اور شرک نہ کرو

افسوس ! تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اطاعت دوسروں کی کرتا ہے، اگر تو فی الواقع اس کا بندہ ہوتا تو تیری دوستی اور دشمنی اسی کی خاطر ہوتی، صاحب یقین مومن، اپنے نفس، شیطان اور اس کی خواہش پر عمل پیرا نہیں ہوتا، وہ شیطان کا شناسا ہی نہیں ہے اس کی

Marfat.com

اطاعت کیوں کرے گا؟ وہ دنیا کی پروا نہیں کرتا اس کے لئے ذلیل کیوں ہوگا؟ وہ تو اسے ذلیل کرتا ہے اور آخرت کا طلبگار ہے اور جب اسے آخرت مل جاتی ہے تو اسے بھی ترک کر دیتا ہے اور اپنے مولیٰ تعالیٰ سے وابستہ ہوجاتا ہے، ہر وقت اسی کی مخلصانہ عبادت کرتا ہے، اس نے اپنے رب کا فرمان سن رکھا ہے۔

وما امروا الا لیعبدو الله مخلصین له الدین حنفاء انہیں یہی حکم دیا گیا کہ اللہ کی عبادت کریں، دین کو اس کے لئے خالص کرتے اور ہر باطل سے اعراض کرتے ہوئے۔ مخلوق کو شریک بنانا چھوڑ دے، اللہ تعالیٰ کو وحدہ لا شریک مان، وہی تمام اشیاء کا خالق ہے، تمام چیزیں اسی کے دست قدرت میں ہیں، اس کے غیر سے طلب کرنے والے ! تو بے عقل ہے، کوئی چیز ایسی بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں نہیں ہے۔

وان من شی الا عندنا خزائنه ، ہر شے کے خزانے ہمارے پاس ہیں۔

ذاتی طور پر مالک نفع و ضرر

جب تو اپنی ماں کے پیٹ میں تھا تو تجھے کس نے طعام دیا؟ تجھے اپنی ذات پر اعتماد ہے، تجھے مخلوق، درہم و دینار، بیع و شراء اور بادشاہِ وقت پر بھروسہ ہے، تو جس پر اعتماد کرتا ہے وہ تیرا خدا ہے، تو جس سے ڈرتا ہے، جس سے امید لگاتا ہے وہ تیرا خدا ہے، جسے تو نفع اور نقصان دینے والا جانتا ہے اور تیرا عقیدہ یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں پر نفع اور نقصان جاری کیا ہے۔ وہ تیرا خدا ہے، عنقریب تجھے اپنا انجام معلوم ہو جائے گا۔

Marfat.com

اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ اگر یہ اعتقاد رکھا جائے کہ مخلوقات میں سے کوئی نفع اور نقصان دیتا ہے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں پر جاری کیا ہے تو یہ اعتقاد نہ تو شرک ہے اور نہ ہی عقیدہ توحید کے منافی ہے۔

تقدیر

اے مربعۃ ! اے مشرکو! مخلوق میں سے کسی کے ہاتھ میں (ازخود) کوئی چیز نہیں ہے، بادشاہ، غلام، سلطان، غنی اور فقیر سب تقدیر الٰہی کے قیدی ہیں، ان سب کے دل اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں، وہ جیسے چاہتا ہے ان میں ردوبدل فرماتا ہے۔

صفات الٰہیہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو پسندیدہ صفات کے ساتھ موصوف کیا ہے تم ان کی تاویل کرتے ہو اور اس کے فرمان کی مخالفت کرتے ہو، تمہارے پاس وہ وسعت کہاں؟ جو صحابہ اور تابعین کے پاس تھی، ہمارا رب عزوجل عرش پر ہے جیسے خود اس نے فرمایا بغیر کسی تشبیہ کے اور اسے معطل یا جسم مانے بغیر۔اس میں مسلک اہل سنت کی تائید اور معتزلہ کا رد ہے کہ تاویلات سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کرتے ہیں۔

اسم اعظم

علامہ سید احمد طحطاوی فرماتے ہیں۔

Marfat.com

قال القطب عبدالقادر الجیلانی الا سم الاعظم ھواللہ
لکن بشرط ان تقول اللہ ولیس فی قلبک سواہ ۔

قطب عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں کہ اسم اعظم ''اللہ'' ہے۔ بشرطیکہ اللہ کہتے وقت تمہارے دل میں اس کے سوا دوسرا کوئی نہ ہو۔

مقام مصطفیٰ (ﷺ)

نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں محو استراحت ہوتیں اور دل پاک بیدار ہوتا، آپ جس طرح آگے دیکھتے اسی طرح پیچھے دیکھتے، ہر شخص کی بیداری اس کے حال کے مطابق ہے، کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کی بیداری کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی کوئی آپ کی خصوصیات میں شریک ہو سکتا ہے، ہاں آپ کی امت کے ابدال اور اولیا، آپ کے بچے ہوئے کھانے اور پانی کو تناول کرتے ہیں، انہیں آپ کے مقامات کے دریاوں میں سے ایک قطرہ اور آپ کی کرامات کے پہاڑوں سے ایک ذرہ دیا جاتا ہے کیونکہ وہ آپ کے مقتدی ہیں، آپ کے دین پرعمل پیرا ہیں، آپ کے دین کی خدمت اور راہنمائی کرتے ہیں اور آپ کے دین و شریعت کےعلم کی اشاعت کرتے ہیں۔

کتاب و سنت کے پروں کے ساتھ بارگاہ خداوندی کی طرف پرواز کر، دربار الٰہی میں اس حال میں حاضر ہوکہ تیرا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ہو، حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا وزیر اور اپنا معلم بنا، سرکار دوعالم ﷺ تمہیں زیب و زینت دے کر بارگاہ الٰہی میں پیش کریں گے، آپ روحوں میں حکم فرمانے والے،مریدین کے مربی، مقام محبوبیت پر فائز ہونے والوں کے سردار، اولیاء کے امام اور ان کے درمیان احوال و مقامات تقسیم

Marfat.com

کرنے والے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کارتقسیم آپ کے سپرد کردیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ انما انا قاسم ویعطی اللہ آپ کو سب کا امیر بنا دیا ہے، دستور ہے کہ بادشاہ کی طرف سے لشکر کو خلعتیں دی جاتی ہیں تو انہیں امیر ہی تقسیم کرتا ہے۔

طریق محبت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی (تم فرما دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو) اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا کہ راہ محبت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل کی پیروی کرو۔

اتباعِ شریعت

جو شخص آداب شریعت نہیں اپناتا، قیامت کے دن آگ اسے ادب سکھائے گی۔

مقامِ انبیاء (علیہم السلام)

انبیاء علیہم السلام ہمیشہ اپنے نفوس، طبائع اور خواہشات کی مخالفت کرتے رہے یہاں تک کہ ریاضت و مجاہدہ کی کثرت کے سبب حقیقت کے لحاظ سے زمرہ ملائکہ میں داخل ہو گئے۔ وہ حقیقت بے دینی ہے، جس کے لئے شریعت گواہی نہ دے۔

Marfat.com

کتاب و سنت

جو شخص نبی اکرم ﷺ کی پیروی نہیں کرتا، ایک ہاتھ میں آپ ﷺ کی شریعت اور دوسرے ہاتھ میں قرآن پاک نہیں تھامتا اس کی رسائی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک نہیں ہو سکتی، وہ تباہ اور برباد ہوجائے گا، گمراہی اور ضلالت اس کا مقدر ہوگئی، یہ دونوں بارگاہ الٰہی تک تیرے راہنما ہیں، قرآن پاک ، تمہیں دربار خدا تک اور سنت، بارگاہ مصطفیٰ تک پہنچائے گی (ﷺ)۔

تم اپنی نسبت اپنے نبی ﷺ کے ساتھ صحیح کر لو، جو صحیح معنوں میں آپ کا پیروکار ہوا اس کی نسبت صحیح ہے، اتباع کے بغیر تمہارا یہ کہہ دینا مفید نہیں کہ میں حضور ﷺ کی امت میں سے ہوں، جب تم اقوال و افعال میں حضور انور ﷺ کی اتباع کرو گے تو آخرت میں آپ کی صحبت میں ہوگے۔

اخلاص اور عمل

اے شہر والو ! تمہارے اندر نفاق بڑھ گیا ہے اور اخلاص کم ہو گیا ہے، اعمال کے بغیر اقوال کی کثرت ہے، عمل کے بغیر قول فائدہ نہیں دیتا، وہ تیرے حق میں نہیں بلکہ تیرے مخالف دلیل ہے، وہ بے جان جسم ہے، وہ ایک ایسا بت ہے جس کے نہ ہاتھ ہیں نہ پاؤں اور نہ ہی اس میں پکڑنے کی صلاحیت ہے، تمہارے اکثر اعمال بے روح لاشے ہیں۔ روح کیا ہے؟ اخلاص، توحید، اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر ثابت قدمی۔

Marfat.com

وہ علم ۔۔۔۔۔۔ جس پر عمل نہ ہو

علم چھلکا ہے اور عمل مغز، چھلکے کی حفاظت اس لئے کی جاتی ہے کہ مغز محفوظ رہے اور مغز کی حفاظت اس لئے کی جاتی ہے کہ اس سے تیل نکالا جائے، وہ چھلکا کس کام کا جس میں مغز نہ ہو ، اور وہ مغز بے کار ہے جس میں تیل نہ ہو، علم ضائع ہوچکا ہے کیونکہ جب علم پر عمل نہ رہا تو علم بھی ضائع ہو گیا، عمل کے بغیر علم کا پڑھنا اور پڑھانا کیا فائدہ دے گا؟ اے عالم ! اگر تو دینا اور آخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اپنے علم پر عمل کر اور لوگوں کو علم سکھا۔

وہ عمل ۔۔۔۔۔۔ جس کے ساتھ علم نہ ہو

مجھے تیری مدح یاذم، دینے اور نہ دینے کی فکر نہیں ہے، تیری خیر اورشر اور تیرے متوجہ ہو نے یا نہ ہو نے کو بھی میں خاطر میں نہیں لاتا، تو جاہل ہے اور جاہل کی پروا نہیں کی جاتی، اگر تجھے موقع ملے اور تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو تیری عبادت مردود ہو گی، کیونکہ یہ عبادت، جہالت پر مبنی ہے اور جہالت تمام تر فساد کا باعث ہے۔

پہلے فرائض پھر نوافل

صاحب ایمان کو چاہیے کہ پہلے فرائض ادا کرے جب ان سے فارغ ہوتو سنتیں ادا کرے پھر نوافل اور فضائل میں مشغول ہو، فرائض

Marfat.com

سے فارغ ہو ئے بغیر سنتوں کا ادا کرنا بے وقوفی اور سرکشی ہے، فرائض کے ادا کرنے سے پہلے سنتوں اور نفلوں میں مصروف ہوا تو وہ مقبول نہ ہوں گے بلکہ وہ ذلیل کیا جائے گا۔

نماز اور دیگر اعمال

اے لڑکے ! تو دنیا میں بقا اور عیش کے لئے پیدا نہیں کیا گیا، اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ امورکو تبدیل کر دے، تونے سمجھ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لینا کافی ہے، یہ تیرے لئے اس وقت مفید ہوگا جب تو اس کے ساتھ کچھ اور امور (اعمال صالحہ) ملائے گا، ایمان اقرار اور عمل کا نام ہے، جب تو گناہوں، لغزشوں میں مبتلا اور احکام الٰہیہ کی مخالفت کا مرتکب ہوگا۔ان پر اصرار کرے گا، نماز، روزہ ، صدقہ اور افعال خیر ترک کرے گا تو یہ دو شہادتیں تجھے کیا فائدہ دیں گی؟

جب تو نے لا الہ الا اللہ کہا تو یہ ایک دعویٰ ہے، تجھے کہا جائے گا اس دعوے پر دلیل کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کا حکم دیا ہے ان کا ادا کرنا، جن سے منع کیا ہے ان سے باز رہنا، آفتوں پر صبر کرنا اور تقدیر الٰہی کو تسلیم کرنا اس دعویٰ کی دلیل ہے، جب تو نے یہ عمل کئے تو اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص کے بغیر مقبول نہ ہوں گے، قول بغیر عمل کے اور عمل بغیر اخلاص اور اتباع بغیر سنت کے مقبول نہیں۔

حضرت شیخ نے فرمایا کہ ایمان قول اور عمل کا نام ہے جب کہ محققین متکلمین کے نزدیک ایمان نام ہے ان امور کی تصدیق کا جو نبی اکرم ﷺ لائے، البتہ احکام اسلام تب جاری ہوں گے جب زبان سے

Marfat.com

اقرارکرے گا اور ایمان کامل تب ہوگا جب اعمال صالحہ پائے جائیں گے۔

زہد کیا ہے ؟

جوآخرت کا طلب گار ہوا سے دنیا سے بے نیاز ہو جانا چاہیے، اور جو اللہ تعالیٰ کا طالب ہوا سے آخرت سے بے نیاز ہو جانا چاہیے، دنیا کو آخرت کے لئے اور آخرت کو اپنے رب کریم کے لئے ترک کردے، جب تک اس کے دل میں دنیا کی خواہش اور لذت باقی رہے گی، اور جب تک وہ کھانے پینے کی اشیاء، لباس، اہل و عیال، مکان، سواری اور اختیار واقتدار سے راحت حاصل کرنا چاہے، یا فنون علمیہ میں سے کسی فن مثلاً مسائل عبادات سے زیادہ فقہ، روایت حدیث، یا مختلف قرأت سے قرآن پاک کے پڑھنے، نحو، لغت یا فصاحت و بلاغت میں محو ہو، یا فقر کے زوال اور دولتمندی کے حصول یا مصیبت کے زائل ہونے اور عافیت کے مل جانے کے لئے کوشاں ہو، مختصر یہ کہ نقصان سے بچنے اور نفع کے حاصل کرنے کی فکر میں ہو وہ پورا زاہد نہیں ہے کیونکہ ان امور میں سے ہرایک میں نفس کی لذت، خواہش کی موافقت طبیعت کی راحت اور اس کی محبت مضمر ہے اور اس سے اطمینان وسکون میسر آتا ہے لہٰذا کوشش کی جائے کہ ان تمام امور کو دل سے نکال دیا جائے۔

تصوف

اے لڑکے ! اپنے دل کو رزق حلال کے ذریعے صاف کر تجھے معرفت الٰہیہ حاصل ہوجائے گی، تو اپنے لقمے کو، اپنے لباس اور دل کو پاک صاف کر تجھے صفائی مل جائے گی، تصوف، صفاء سے بنا ہے، اے اون کا لباس پہننے والے تصوف میں سچا صوفی وہ ہے جو اپنے دل کو اپنے مولا

Marfat.com

کے ماسوا سے پاک کرلے اور یہ مقام رنگ برنگے کپڑے پہننے، چہروں کے زرد کر لینے اور کندھوں کے جھکا لینے، اولیاء کرام کے واقعات زبان پر سجا لینے اور تسبیح و تہلیل کے ساتھ انگلیوں کے متحرک کرنے سے حاصل نہیں ہوتا، یہ مقام، مولا تعالیٰ کو سچے دل سے طلب کرنے، دنیا سے بے نیاز ہو جانے مخلوق کو دل سے نکال دینے اور اپنے مولا کے ماسوا سے الگ تھلگ ہوجانے سے حاصل ہوتا ہے۔

عظمت صحابہ

حضرت ابوبکر صدیق ﷺ چونکہ رسول اللہ ﷺ کی محبت میں سچے تھے اس لئے تمام مال سرکار دو عالم ﷺ پر نچھار کر دیا، آپ ﷺ کے وصف کے ساتھ موصوف اور فقر میں آپ ﷺ کے شریک ہو گئے، یہاں تک کہ عبا (چغہ) پہن لی اور آپ ﷺ کے ساتھ ظاہراً اور باطناً، سراً اور علانیۃً موافقت اختیار کرلی۔

صحابہ کرام کے ورع و تقویٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم ستر قسم کے مباح اس خوف سے ترک کر دیتے تھے کہ کہیں گناہ میں واقع نہ ہوجائیں اور امیرالمومنین حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم حلال کے دس حصوں میں سے نوحصوں کو اس لئے چھوڑ دیتے تھے کہ کہیں حرام میں واقع نہ ہو جائیں، انہوں نے اس احتیاط کے پیش نظر ایسا کیا کہ حرام کا ارتکاب تو کجا اس کے قریب سے بھی گزر نہ ہو۔

Marfat.com

مقام ولایت

جو شخص اللہ تعالیٰ اور اولیاء کرام کے حق میں حسن ظن نہیں رکھتا، ان کی بارگاہ میں تواضع اور انکساری اختیار نہیں کرتا وہ کامیابی نہیں پا سکتا، تو ان کے سامنے عجز و انکسار کیوں نہیں اختیار کرتا حالانکہ وہ روساء اور امراء ہیں، ان کے سامنے تیری کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے حل و عقد کا سلسلہ ان سے وا بستہ کردیا ہے، انہی کی بدولت آسمان بارش برساتا ہے اور زمین سبزہ اگاتی ہے۔ تمام مخلوق ان کی رعایا ہے، ان میں سے ہر ایک پہاڑ کی طرح ثابت قدم ہے جسے آفات و بلیات کی اندھیاں اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتیں وہ اپنے نفوس یا دوسروں کے طالب ہوکر مقام توحید اور اپنے مولا کی رضا سے نہیں ہٹے۔

بندہ جب مقام توحید و اخلاص پر فائز ہو جاتا ہے تو بعض اوقات اشیاء اس کے لئے پیدا کی جاتی ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی تکوین میں داخل ہوجاتا ہے اور بعض اوقات تکوین اس کے سپرد کردی جاتی ہے۔ اب یہ تکوین (باذن اللہ) خود اس کے لئے ہوتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے خواص کے لئے ہوتی ہے، جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ جس شے کے لئے کہے گا کن (ہوجا) تو ہو جائے گی، لیکن عظمت شان آج کی تکوین میں نہ کہ کل کی تکوین میں۔

اولیاء کرام کی بے ادبی

اے، اللہ تعالیٰ اور اس کے خواص سے جاہل ! ان کی غیبت کا ذائقہ نہ چکھ کیونکہ وہ زہر قاتل ہے، خبردار ! خبردار ! زینہار ! زینہار !

Marfat.com

ان کی برائی کے درپے نہ ہوکیونکہ ان کے بارے میں غیرت کی جاتی ہے۔

جب کوئی مشکل پیش آجائے

اگر تجھے کوئی مشکل درپیش ہو اور تو صالح اور منافق میں فرق نہ کرسکے تو رات کو اٹھ کر دو رکعت نماز ادا کر اور اس کے بعد یہ دعا مانگ۔

اے اللہ ! اپنی مخلوق میں سے صالحین تک میری راہنمائی فرما، اس شخصیت کی طرف میری راہنمائی فرما جو مجھے تیری راہ دکھائے، تیرا طعام مجھے کھلائے، تیرا مشروب مجھے پلائے، تیرے قرب کے نور کا سرمہ میری آنکھوں میں لگائے اور تقلید کے طور پر نہیں بلکہ کھلم کھلا جو کچھ دیکھے مجھے بتا دے۔

تبلیغ دین کا معاوضہ

میں تمام زندگی اولیاء کرام کے بارے میں حسن ظن رکھتا رہا ہوں اور ان کی خدمت کرتا رہا ہوں، اس چیز نے مجھے فائدہ دیا، میں تم سے نصیحت اور خطاب کا معاوضہ نہیں چاہتا۔ میرے خطاب کا معاوضہ یہ ہے کہ اس پر عمل کرو۔

علماء اور اولیاء سے بغض

پہلے لوگ دین اور دلوں کے اطباء، اولیاء اور صالحین کی تلاش میں مشرق و مغرب کا چکر لگاتے تھے، جب انہیں ان میں سے کوئی مل جاتا تو

Marfat.com

اس سے اپنے دین کی دوا طلب کرتے تھے، اور آج تم فقہاء علماء اور اولیاء سے بغض رکھتے ہو جو ادب اور علم سکھاتے ہیں، نتیجہ یہ ہے کہ تم دوا حاصل نہیں کر پاتے۔

علماء سوء

تم ان علماء کی صحبت اختیار نہ کرو جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتے ان کی صحبت تمہارے لئے نحوست کا باعث ہو گی۔

تو احوال باطنہ کو نہیں پہچانتا تو ان میں کلام کیوں کرتا ہے ؟ تجھے اللہ کی معرفت حاصل نہیں تو اس کی طرف کیوں بلاتا ہے؟ تو صرف مال دار کو پہچانتا ہے اس بادشاہ کو پہچانتا ہے، تیرے لئے کوئی رسول و مرسل نہیں تو ورع اور پرہیز کے ساتھ نہیں کھاتا، تو حرام طریقے سے کھاتا ہے۔ دین کے بدلے دنیا کا کھانا حرام ہے، تو منافق ہے دجال ہے، میں منافقوں کی دوکانوں کا دشمن ہوں، ان کی عقلوں کو تباہ کرنے والا ہوں، میرے کدال اس منافق کا گھر تباہ کردیں گے اور اس کا ایمان سلب کر لیں گے جس کا وہ دعویدار ہے۔

ان لوگوں کی بات نہ سنو جو اپنے نفسوں کو خوش کرتے ہیں، بادشاہوں کے سامنے ذلت اختیار کرتے ہیں اور انکے سامنے چیونٹی کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی نہیں سناتے، اگر سنائیں بھی سہی تو ازراہ منافقت اور تکلف سنائیں گے، اللہ تعالیٰ زمین کو ان سے اور ہر منافق سے پاک فرما دے یا انہیں توبہ کی توفیق اور اپنے دروازے کی جانب ہدایت عطا فرمائے۔

مختصر یہ کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے شریعت و طریقت کی

Marfat.com

تعلیمات بے خوف و خطر بیان کیں اور ہر بدمذہب اور فریبی کو راہ راست کی طرف بلایا، یقیناً وہ خوش بخت لوگ تھے جو حضرت کے ہاتھوں پر تائب ہوئے اور اپنی دنیا و آخرت کے سنوارنے کا انتظام کر گئے۔

محی الدین

حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ ۵۱۱ھ میں جمعہ کے روز سیاحت سے برہنہ پا بغداد واپس آرہا تھا، میرا گزر ایک مریض کے پاس سے ہوا جس کا رنگ بدلا ہوا اور جسم بہت کمزور تھا، اس نے مجھے کہا السلام علیک یا عبد القادر! میں نے اسے سلام کا جواب دیا، اس نے مجھے قریب بلا کر کہا کہ مجھے بٹھا دو، میں نے اسے بٹھایا تو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اس کا جسم صحت مند ہوگیا، رنگ نکھر گیا اور حالت سدھر گئی، اس نے کہا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں، اس نے کہا میں دین ہوں، میں موت کے کنارے پہنچ چکا تھا تمہاری بدولت اللہ تعالیٰ نے مجھے زندگی عطا فرما دی ہے، اس سے رخصت ہو کر جامع مسجد پہنچا تو ایک شخص نے یا سید محی الدین کہتے ہوئے اپنے جوتے مجھے پیش کردیئے، پھر کیا تھا ہر طرف سے لوگ دوڑتے ہوئے آتے اور یا محی الدین کہتے ہوئے میرے ہاتھوں کو بوسہ دینے لگے۔

Marfat.com

اخلاق و عادات

خوف خدا

ایمان، خوف و رجا کے درمیان ایک کیفیت کا نام ہے، اولیاء کرام پر اللہ تعالیٰ اور آخرت کا خوف اس قدر غالب ہوتا ہے کہ وہ کسی وقت بھی معصیت کی طرف راغب نہیں ہوتے پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے طلب گار رہتے ہیں، حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی [۲۱] فرماتے ہیں کہ لوگوں نے شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کو حرم کعبہ میں دیکھا کہ کنکریوں پر چہرہ رکھے ہوئے عرض کر رہے تھے۔

"اے مالک! بخش دے اور اگر میں مستحق سزا ہوں تو قیامت کے دن مجھے نابینا اٹھا تاکہ نیکوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔"

علامہ اقبال نے یہ دعا کس خوبصورت انداز میں نظم کی ہے۔

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
در حسابم را بگیری نا گزیر
از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر

ارباب اقتدار سے استغناء

اولیاءکرام کا معمول رہا ہے کہ بارگاہ خداوندی میں ان کا جھکا ہوا سر، سلاطین وملوک کے سامنے خم نہ ہوا اور نہ ہی تخت و تاج کے ساتھ

Marfat.com

وابستگی ان کے لئے سرمایہ افتخار رہی، سیدنا غوث اعظم ﷺ کے بارے میں حضرت خضر کا بیان ہے کہ میں تیرہ سال شیخ کی خدمت میں حاضر رہا، میں نے نہیں دیکھا کہ وہ کسی بڑے آدمی کے لئے کھڑے ہوئے ہوں یا بادشاہ کے دروازے پر گئے ہوں یا بساط شاہی پر بیٹھے ہوں، ایک دفعہ کے علاوہ بادشاہ کا کھانا کبھی تناول نہ فرمایا، شاہان وقت اور امراء کے نرم اور گداز بستروں پر بیٹھنے کو ایسی سزا قرار دیتے تھے جو انسان کو دنیا ہی میں دے دی گئی ہو۔ بادشاہ، وزیر اور دیگر ارکانِ سلطنت حاضر ہوتے تو آپ پہلے ہی اٹھ کر گھر تشریف لے جاتے جب لوگ آکر بیٹھ جاتے تو آپ تشریف لاتے اس طریق کار کا مقصد یہ تھا کہ کھڑے ہو کر ان کا استقبال نہ کرنا پڑے۔ ان سے گفتگو کے دوران آپ کا لب ولہجہ سخت ہوتا اور موثر انداز میں انہیں نصیحت فرماتے ، وہ عجزو انکسار کا پیکر بنے آپ کے سامنے حاضر رہتے۔

ایک دفعہ خلیفہ وقت مستنجد باللہ ابو المظفر یوسف ملاقات کے لئے آیا، سلام کیا اور درخواست کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں اور ساتھ ہی درہم و دنانیر کی دس تھیلیاں پیش کیں جنہیں دس خادم اٹھائے ہوئے تھے، آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، خلیفہ کے اصرار پر دو تھیلیاں ہاتھوں میں لے کر دبائیں تو ان میں سے خون ٹپکنے لگا، آپ نے فرمایا۔

''اے ابوالمظفر! تمہیں اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں آتی کہ لوگوں کا
خون چوس کر لاتے ہو اور مجھے پیش کرتے ہو۔'' [۲۲]

Marfat.com

وصال

چالیس سال تک شریعت و طریقت کے دریاؤں سے خلقِ خدا کو فیض یاب فرمانے، دین متین اور مسلک اہل سنت کا علم لہرانے کے بعد آخروہ ساعت آ پہنچی کہ زمانے کا غوثِ اعظم، قطب الاقطاب، فرد الافراد، الباز الا شہب، حسبِ وعدۂ الٰہیہ موت کے دروازے سے ہوتا ہوا محبوب حقیقی جل مجدہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔

علامہ تاذفی نے تاریخ وصال کے بارے میں دو روایتیں بیان کی ہیں۔

لَیلَۃَ السَّبتِ ثَامِنَ شَھرِ رَبِیعِ الاٰخِرِ سَنَۃَ اِحدٰی وَّ سِتِّینَ وَ خَمسِمِائَۃٍ –

۸ ربیع الآخر، ہفتہ کی شب ۵۶۱ھ / ۱۱۶۶ء کو وصال ہوا۔

دوسری رعایت بقول ابن نجار اور محمد ذہبی یہ ہے :

لَیلَۃَ صَبِیحَتُھَا السَّبتُ عَاشِرَ رَبِیعِ الاٰخِرِ سَنَۃَ اِحدٰی وَّ سِتِّینَ وَ خَمسِمِائَۃٍ –

ہفتہ کی شب دس ربیع الآخر ۵۶۱ھ / ۱۱۶۶ء

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے بہجۃ الاسرار سے وصال کی تاریخ

Marfat.com

۹ ربیع الثانی نقل کی ہے اور فرمایا اس روایت کے اعتبار سے عرس کی تاریخ ۹ ربیع الثانی ہوگی، ہمارے شیخ عبدالوہاب قادری متقی اسی تاریخ کو عرس کیا کرتے تھے، مزید فرماتے ہیں :

"ہمارے علاقہ (ہندوستان) میں گیارہ تاریخ کو عرسِ قادری منایا جاتا ہے، یہی ہمارے مشائخ ہند کے نزدیک معروف ہے جو سیدنا غوث اعظم ﷺ کی اولاد میں سے ہیں، اسی طرح ہمارے شیخ سید موسیٰ حسنی، جیلانی نے اورادِ قادریہ سے نقل کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے۔"

راتوں رات حضرت کی تجہیز و تکفین کا اہتمام کیا گیا، آپ کے فرزندِ ارجمند حضرت شیخ سید عبدالوہاب نے حضرت کی اولاد، خلفاء اور تلامذہ کی موجودگی میں نماز جنازہ پڑھائی اور مدرسہ قادریہ میں آپ کی آخری آرام گاہ بنائی گئی، ہجومِ خلق اس قدر زیادہ تھا کہ مدرسہ کا دروازہ بند کرنا پڑا، صبح جب دروازہ کھولا گیا تو عقیدت مند جوق در جوق حاضر ہونے لگے اور آج تک آپ کا مزارِ پُرانوار مرجع خلائق ہے، بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ آپ کے دم قدم سے بغداد مقدس کو چار چاند لگ گئے تو کچھ مبالغہ نہ ہو گا۔

نائب رحماں خلیفہ کردگار — شہر بغداد است ازوے نوبہار
من غریبم از بیابان آمدہ — برامیدِ لُطفِ سلطان آمدہ

سراج الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے ملفوظات میں ہے :

گیارہ تاریخ کو بادشاہ اور اکابرین شہر حضرت غوثِ اعظم ﷺ کے مزار پر جمع ہو کر قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں، قصائد مدحیہ اور وہ کلام مغرب تک مزامیر کے بغیر پڑھتے

Marfat.com

ہیں، جو حضرت غوث ﷺ نے غلبۂ حالات میں فرمایا ہے اورشوق انگیز ہے،مغرب کے بعد صاحب سجادہ درمیان میں اور مریدین ان کے اردگرد بیٹھ جاتے ہیں۔ صاحب حلقہ کھڑے ہوکر ذکرِ جہرکرتے ہیں اوربعض لوگوں کو وجد ہو جاتا ہے، یا کچھ مناقب پڑھے جاتے ہیں، پھر جوطعام یا شیرینی بہ طور نیاز حاضر ہو وہ تقسیم کی جاتی ہے اور لوگ نمازعشا پڑھ کر رخصت ہو جاتے ہیں۔

گیارہویں شریف ایصالِ ثواب کا نام ہے اور ایصال ثواب کے جائز اور مستحسن ہونے میں اہل سنت میں سے کسی کا اختلاف نہیں ہے، رہا تاریخ کا تعین تو وہ تعینِ شرعی نہیں ہے کہ اس سے آگے پیچھے جائز نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اہل سنت و جماعت کسی بھی تاریخ کو ایصالِ ثواب کا اہتمام کریں اسے گیارہویں شریف ہی کہتے ہیں، یہ تعین عرفی ہے تاکہ احباب کو جمع ہونے ہیں سہولت رہے۔ [۲۳]

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

سگِ درگاہِ میراں شو چوں خواہی قربِ ربانی

کہ بر شیراں شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھو القادر

عزمِ بغداد

حضرت مخدوم العلماء ضیاء الملت والدین ﷺ ۱۳۱۶ھ، بائیس برس کی عمر میں علوم و فنون کی تکمیل کے بعد با اجازت مرشدِ کریم حضرت مجدد اعظم شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی ﷺ اپنے وطن واپس ہوئے۔ کچھ مدت سیالکوٹ میں قیام فرمایا، سیالکوٹ کے قریب ہی موضع کلاس والا میں آپ کی جاگیر تھی، وہاں تشریف لے گئے۔ وہاں سے بغداد مقدس کے سفر کا آغاز کیا۔

ارشاد فرمایا:

"سیالکوٹ کے پاس کلاس والا ایک گاؤں ہے، وہاں مجھے میرے چچا نے بھیجا کہ جاؤ فلاں کنوئیں سے پانی لے آؤ، میں وہاں گیا تو وہ کنواں بند تھا، جب میں واپس آیا تو چچا کو بتایا تو انہوں نے ڈانٹا ڈپٹا اور کہا کہ وہ جو پاس ہی دوسرا کنواں چل رہا تھا، وہاں سے کیوں نہیں بھر لایا؟ وہاں گیا تو قدرتِ خدا سے وہ بھی نہیں چل رہا تھا۔ خدا تعالیٰ کی حکمتیں ہیں، پھر میں واپس ہوا اور چچا کو پھر آ کر کہا کہ وہ بھی بند ہے تو انہوں نے دو چار باتیں سنائیں اور کہا کہ وہ آگے جو لالیوں والا کنواں ہے وہ ہمیشہ دن رات چلتا رہتا ہے وہاں سے پانی بھر کر لے آؤ، بس پھر ہم چلے تو گئے لیکن کیا، کیا کہ جھجری کو پانی سے بھر کر کے کنوئیں کی منڈیر پر رکھ دیا اور میں وہاں کھڑا رہا۔ مقدر سے سیالکوٹ جانے والا ایک یکہ آ گیا۔ میں نے اس کو کہا کہ مجھے بھی بٹھا لو تو اس نے

Marfat.com

کہا کرایہ لوں گا، میں نے کرایہ ادا کر دیا تو وہ مجھے سیالکوٹ لے آیا۔ سیالکوٹ سے اللہ تعالیٰ نے اسباب پیدا فرمائے اور میں بزرگانِ دین کی زیارتیں کرتا ہوا کراچی پہنچ گیا۔ منگھو پیر حاضری دی، ان کے دربار کے قریب گرم پانی کا چشمہ نکلتا تھا۔ کراچی سے پندرہ، سولہ میل دور تھا، اس وقت کراچی اتنا بڑا شہر نہیں تھا، اب تو یہ مزار شہر کے اندر ہے۔ اس وقت انگریزی حکومت تھی، سفر کے لئے بہت آسانی تھی۔ بحری جہاز میں ٹکٹ لے کر بیٹھ گیا۔ کسی نے نہ پوچھا کہ تمہارا پاسپورٹ کہاں ہے؟ تمہارا ویزا کہاں ہے؟ کراچی سے بصرہ جا کر جہاز ٹھہرا، ان دنوں وہاں ترکی حکومت تھی انہوں نے بھی پاسپورٹ اور ویزے کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا، چھوڑ دیا۔ بصرہ میں بزرگانِ دین کی زیارتیں کرنے کے بعد، اس وقت دجلہ دریا میں چھوٹے سٹیمر چلتے تھے، جس میں تیس چالیس آدمی بیٹھ جاتے تھے، اس میں بیٹھ گیا، تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بغداد شریف میں لے آیا۔ اس وقت میری عمر چوبیس برس ہوگی، یہ ۱۳۱۸ھ کی بات ہے۔ اس وقت بغداد شریف میں دربار شریف پر جو بھی مسافر آتے ان سب کو وہیں رہنے کی جگہ اور کھانے پینے کے لئے لنگر دیتے تھے۔ لنگر روزانہ عصر کے وقت تقسیم ہوتا تھا۔ ہزاروں آدمی لنگر سے مستفیض ہوتے تھے، کوئی عرصہ یا کوئی دن مقرر نہیں تھا، جتنا کوئی رہے۔ [۲۴]

مدینہ منورہ میں حضور (حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی رحمتہ اللہ علیہ) کی رہائش مولانا ضیاء الدین قادری کے ہاں ہوتی تھی۔ مولانا صاحب سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ بزرگان عظام ہند و پاکستان کی خانقاہوں سے ہوتے ہوئے تونسہ تشریف بھی لائے، وہاں سے سندھ میں کراچی پھر بغداد شریف پہنچے۔ پیران پیر حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در اقدس پر قیام کیا، پھر مدینہ منورہ آئے۔ [۲۵]

Marfat.com

قیامِ بغداد

وہاں غوث الثقلین کریم الطرفین حضرت شیخ سید عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی ﷺ کی خانقاہ معلّٰی میں تقریباً نو برس اور کچھ ماہ قیام پزیر رہے۔ بغداد شریف کے زمانہ قیام میں آپ ﷺ متعدد شیوخ سے فیض یاب ہوئے۔ اس عرصہ میں آپ پر چار سال تک جذب و سکر کی کیفیت طاری رہی۔

وا رفتگنی شوق کے قربان جایئے
منزل کی جستجو ہے اور اپنی خبر نہیں

بالکل مجذوبانہ اطوار میں یہ طویل عرصہ گزرا۔ بالآخر حضرت شیخ سید حسین الحسنی الکردی ﷺ تشریف لائے اور آپ کو اپنے ساتھ حمام میں لے گئے۔ حجامت بنوائی، غسل کروایا، کپڑے پہنوائے۔ اور سر پر ہاتھ پھیرا۔ اسی وقت مجذوبانہ کیفیت جاتی رہی۔ فرمایا!

"بس ایک گرہ تھی جو کھل گئی۔ اللہ جل شانہ، نے حال اچھا فرما دیا۔"

حضرت شیخ سیدی حسین الحسنی الکردی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ڈیڑھ برس قیام رہا۔

بغداد پاک میں آپ نے حضرت شیخ سید مصطفیٰ قادری قدس سرہ کلیدار حضرہ قادریہ اور انکے صاحبزادے شیخ سید احمد شرف الدین قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کلید دار حضرت سلطان الاولیاء حضرت سیدنا غوث الثقلین (ﷺ) اور شیخ سید حسین الحسنی الکردی رحمتہ اللہ علیہ سے روحانی فیض حاصل کیا۔ اور ان شیوخ نے آپ کو خلافت و اجازت سے بھی نوازا۔ آپ فرمایا کرتے،

"بہت بزرگوں کی زیارتیں کیں، ان سے دعائیں لیں، ان کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ مدینہ شریف لے آیا۔"

Marfat.com

حضرت سید حسین بن عبداللہ الحسنی الکردی مرید و خلیفہ تھے۔ حضرت سید اسماعیل الاولیائی قدس سرہ کے اور انہیں شرف مجاز حاصل تھا، سیدی عبدالعزیز الحبش ﷺ سے جنہوں نے چھ سو پچانوے (۶۹۵) برس کی طویل عمر پائی۔ (سیدی عبدالعزیز الحبش ﷺ ۳ / ربیع اول ۵۸۱ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ۲۱ / صفر ۶۷۶ھ کو وفات پائی۔ فہرس الفہارس) اور آپ مرید و خلیفہ تھے قطب الآفاق سیدنا حضرت سید عبدالرزاق خلف الرشید حضرت غوث العلمین فرد الاکبر سیدنا السید عبدالقادرا لجیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

اس سلسلۃ الذہب کو "سلسلہ معمرہ" کہتے ہیں۔

جو صرف چار واسطوں سے قطب الاقطاب سرکار غوثِ اعظم ﷺ تک پہنچتا ہے۔ جو برادران طریقت کے لئے طوبیٰ لِمنَ رَانِی کی بشارت ہے۔ [۲۶]

علاوہ ازیں حضرت شیخ الاسلام قطب مدینہ قدس سرہ کو مذکورہ بالا سلسلہ کے علاوہ درج ذیل طرق سے متعدد مشائخ سے سلسلہ معمرہ کی اجازتیں و خلافتیں حاصل ہیں۔

الف غوث الاعظم شیخ الطریقہ و معدن الشریعۃ و الحقیقہ سیدنا السیدالشیخ عبدالقادر الجیلانی - قطب الآفاق سیدنا السید عبدالرزاق - السید الشریف عبدالعزیز نزیل الحبشہ السید محمد بن علی السنوسی قدوۃ العلماء العارف باللہ والغازی فی سبیل اللہ السید احمد شریف السنوسی - قطب المدینہ المنورہ شیخ العرب و العجم سیدی ضیاءالدین احمد القادری رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔

ب سیدنا غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی - قطب الآفاق سیدنا السید عبدالرزاق - السید الشریف عبدالعزیز نزیل الحبشہ - الامام السید محمد المھدی - قطب المدینہ المنورہ شیخ العرب و العجم سیدی ضیاءالدین احمد القادری رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین

ج سیدنا غوث العلمین - حضرت سیدی شاہ دولہ - حضرت منور علی

Marfat.com

شاہ الہ آبادی - حضرت شیخ عبدالکریم المعروف شاہ اخوان و ملاں اخوند فقیر صاحب - حضرت امیر کابلی - حضرت شاہ علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی- حضرت شیخ الاسلام ضیاء الدین احمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ ۲۷

نوٹ ! سلسلہ معمرہ منوریہ (ج)

کے سلسلہ میں یہ بتانا ضروری ہے کہ حضرت شاہ منور علی رحمتہ اللہ علیہ الہ آبادی کی عمر ساڑھے پانچ سو سال ہوئی اور آپ غوث اعظم ﷺ کو وضو کرانے کی خدمت پر مامور تھے۔ انہیں خلافت غوث مآب ﷺ سے حاصل تھی۔

حضرت صوفی سید محمد حسین چشتی صابری رحمتہ اللہ علیہ مراد آبادی ''سلاسل اربعین'' میں لکھتے ہیں۔

شاہ منور علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ بلا واسطہ خلیفہ غوث اعظم ہستند و خدمت وضو کنانیدن آں حضرت بر خود لازم کردانیدہ بود، روزی در خاطر خواہش آب حیات پیدا شد و ایں خطرہ بر حضرت غوث اعظم منکشف شد و فرمود کہ پس ماندہ آب وضو ایں فقیرکم تر از آب حیات نیست، بستان و نوش کن۔ شاہ منور صاحب رحمتہ اللہ علیہ آب وضو بنوشید و برکت آں آب عمر پانصد سال یافتہ اند ۔

(سلاسل اربعین ۔ طبع دھلی حاشیہ صفحہ ۲ ۔)

د سیدنا امام الاولیاء السیدعبد القادر الجیلانی - قطب ا لآفاق السید عبدالرزاق - سیدی عبد العزیز الجش - سیدی ماء العینین الحسنی - سیدی شیخ احمد الشمس القادری المالکی - سیدی ضیاء الدین احمد القادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیھم ۔

Marfat.com

ھ سیدنا غوث الاعظم- سیدنا عبدالرزاق - سیدی عبدالعزیز الجش الحسنی سیدی شیخ ابراھیم رشیدی - سیدی شیخ عبدالرحمٰن بن عبد اللہ سراج مفتی مکہ مکرمہ - سیدی مجدد اعظم امام احمد رضا خاں قادری بریلوی - قطب مدینہ سیدی ضیاء الدین احمد قادری قدس سرھم ۔

و السید الکریم غوث الثقلین وغیث الکونین سیدنا الشیخ ابی محمد عبدالقادر الجیلانی ؒ -سیدنا الشیخ کبیر الدین المعروف الشاہ دولہا ؒ-سیدناو مولانا الشیخ منور علی شاہ الہ آبادی ؒ - سیدنا الشیخ عبدالکریم المعروف بملا آخوندرامپوری ؒ-سیدنا و مولانا الشیخ ملا دریا خان ؒ- سیدناو مولانا الشیخ غلام حسین ؒ -سیدنا و مولانا الشیخ محمد محمود ؒ - سیدنا الشیخ العارف علی حسین مراد آبادی ؒ- حضرت سیدنا الشیخ سید ابو الحسین احمد نوری ؒ- مجدد اعظم امام اہل سنت الشیخ احمد رضاخاں قادری ؒ-قطب مدینہ منورہ سیدی ضیاء الدین احمد قادری ؒ

(و۔ بشکریہ حضرت علامہ مفتی محمد مقبول حسین قادری الہ آباد)

ز سلسلہ معمریہ قادریہ ھرویہ ۔

۱- سیدنا سلطان الاولیا سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ

۲- شمس الدین محمد الطویل الھروي عمر ۱۳۹ برس

۳۔ شہاب الدین احمد بن علی الموصلی عمر ۱۶۹ برس

۴۔ محمد الطاھر بن عبداللہ بن حمدان الاصبھانی عمر ۵۰۴ برس

مولود ۷۳۱ھ و متوفی ۱۲۳۵ھ

۵۔ حضرت شیخ سید محمد القادری الحریری عمر ۱۳۵ برس

۶۔ سیدی ضیاءالدین احمد قادری عمر ۱۰۷ برس

رضی اللہ تعالیٰ عنھم

ح غوث الاعظم شیخ الطریقہ و معدن الشریعۃ و الحقیقہ سیدنا السید الشیخ

Marfat.com

عبدالقادر الجیلانی - قطب الآفاق سیدنا السید عبدالرزاق - السید الشریف عبدالعزیز نزیل الحبشہ - سیدی شیخ ابراھیم رشیدی - سیدی احمد السباعی - قطب مدینہ ضیاءالدین احمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنھم

۱۳۲۳ھ میں جب مجدد اعظم اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ حج کے لئے حاضر ہوئے۔ اس وقت قطب مدینہ ﷺ بغداد شریف میں حاضر تھے۔ سیدنا اعلحضرت ﷺ نے مدینہ طیبہ سے ۱۳۲۴ھ میں ''حسام الحرمین'' علماء کی تقاریظ حاصل کرنے کے لئے آپ کو ارسال فرمائی جو آپ کو ۱۳۲۶ھ میں موصول ہوئی۔ فرمایا۔

'' یہ نسخہ حضرت علامہ مولانا کریم اللہ جانباز فی سبیل للہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ کا کتابت شدہ تھا۔ سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ نے اس کو پڑھ کر دستخط و مہر ثبت فرمادی تھی۔ یہ مخطوطہ حضرت سید احمد شرف الدین جیلانی ﷺ کلیدار حضرت سلطان الاولیاء الغوث الاعظم سیدنا السید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے طلب فرما لیا تھا۔''

Marfat.com

اب مدینہ طیبہ کی حاضری کا جذبہ غالب ہوا۔ حضرت سید حسین الحسنی الکردی ﷺ کی بارگاہ میں اظہار کیا اور اجازت طلب کی۔

اجازت عطا فرماتے ہوئے فرمایا:

"آپ کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ مگر خیال کرتا ہوں کہ تم عالم ہو۔ علماء کی عادت ہے کہ فوراً سوال کر دیتے ہیں، کہ ایسا کیوں ؟ اگر سوال نہ کرنے کا وعدہ کرو تو نصیحت کرتا ہوں"۔

عرض کیا وعدہ کرتا ہوں کہ سوال نہیں کروں گا۔

تین نصیحتیں فرمائیں۔ فرمایا۔

۱- مسجد نبوی شریف (ﷺ) میں پہلی صف میں کھڑے ہونے کی کوشش نہ کرنا۔

۲- حرم شریف میں کچھ تقسیم نہ کرنا۔

۳- مدینہ شریف کے لوگوں سے زیادہ دوستی پیدا نہ کرنا۔

حضرت قطب مدینہ ﷺ فرماتے ہیں۔

"مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ تو سب باتیں شرف کی ہیں۔ مگر حسب وعدہ خاموش رہا۔ اور ان پر عمل کرنے کا عہد کیا۔ مگر ایک مدت تک دل میں خلش رہی، تا آنکہ یہ راز مجھ پر خود ہی منکشف ہوا، یہ کہ۔

۱- میں نے محسوس کیا کہ پہلی صف نا اہلوں کے ہاتھ میں آ گئی ہے۔

۲- حرم شریف میں محتاج زیادہ ہوتے ہیں۔ ہر کسی کو تو دے نہیں سکتے۔ اسلئے جن کو نہیں ملے گا ان کی دل شکنی ہوگی اور شور بھی ہوگا۔

۳- اگر اہل مدینہ سے زیادہ دوستی ہوجائے تو بے تکلفی میں، انکا کسی قسم کا کوئی عیب ظاہر ہوجائے تو ان کی تعظیم و تکریم میں کمی واقع ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔"

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

فضائل مدینہ منورہ

الف الف الصلاۃ والسلام علیٰ ساکنہا ومنورھا

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ
عقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ
بیٹھوں جو درِ پاک پیمبر کے حضور
ایمان پر اس وقت اٹھانا مولیٰ

Marfat.com

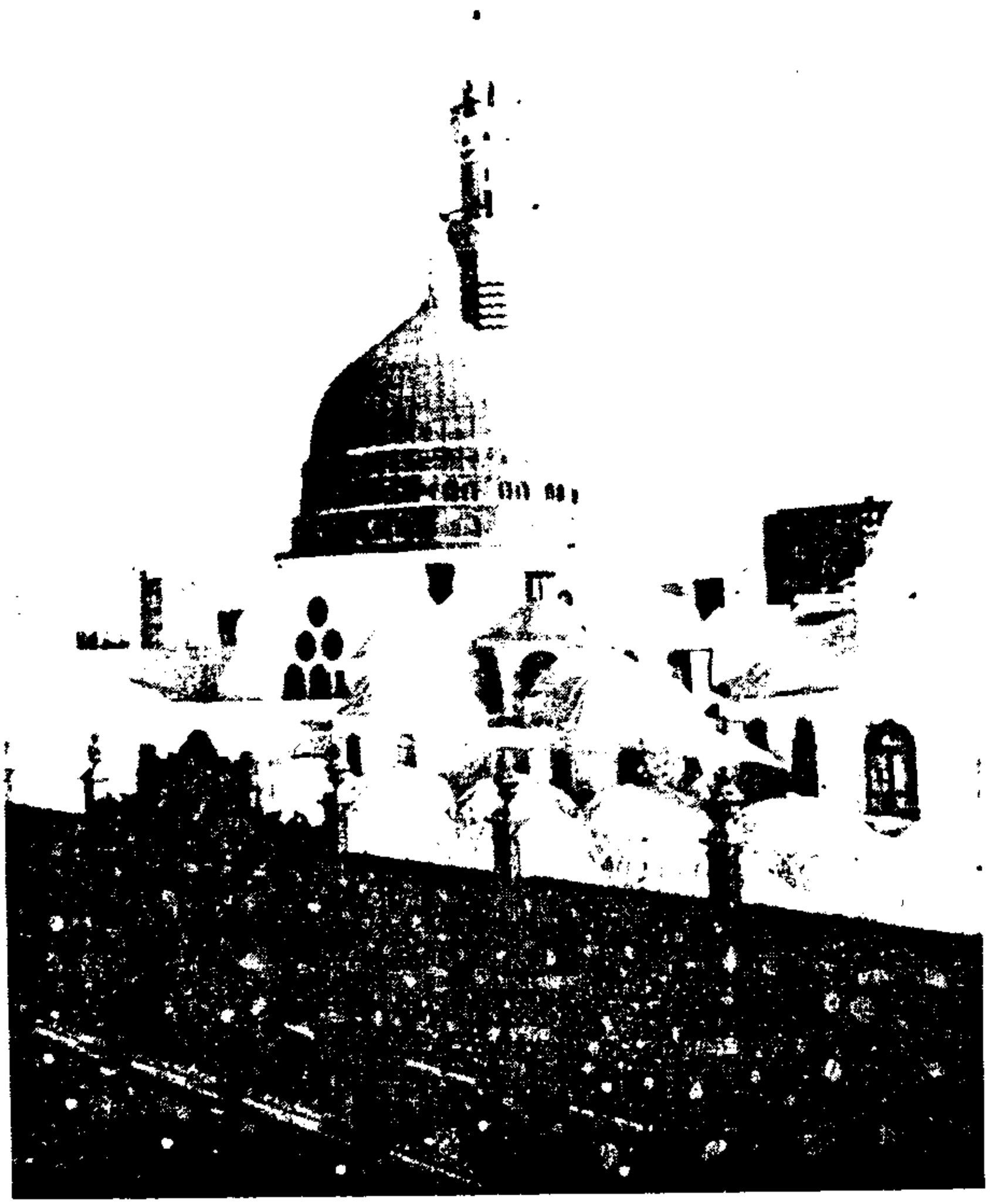

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

اجماع امت و اتفاق علماء سے یہ بات ثابت ہے کہ تمام مُلکوں اور شہروں سے افضل و اشرف مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی عزت اور شرف کو زیادہ کرے۔لیکن ان دونوں میں کون افضل ہے اس بارے میں امت کی دو جماعتیں ہیں، تمام علماء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم کا اس پر اجماع ہے کہ وہ زمین کا ٹکڑا جو حضرت ﷺ کے جسمِ مبارک سے ملا ہے وہ تمام اجزاء زمین یہاں تک کہ کعبہ سے بھی افضل ہے۔بعض علماء کہتے ہیں کہ وہ ٹکڑا تمام آسمانوں بلکہ عرشِ اعظم سے بھی افضل ہے اور کہتے ہیں کہ اگرچہ قوم کی کتابوں میں آسمانوں اور عرش کا ذکر صریحاً نہیں ہے۔ لیکن یہ بات ایک ایسے قبیل سے ہے کہ کسی کے سامنے اگر بیان کیا جائے تو اس کو انکار کی گنجائش نہیں ہوگی. ویسے آسمان اور زمین حضرت محمد ﷺ کے پاؤں مبارک سے مشرف ہیں بلکہ اگر تمام اجزائے زمین کو آسمان پر اس وجہ سے کہ قبر شریف (ﷺ) زمین پر ہے افضل قرار دیا جائے تو موزوں ہے۔

یہاں امام نوی رحمتہ اللہ علیہ کا کلام اس بات کی تائید کرتا ہے کہ جمہور علماء آسمانوں کو زمین پر فضیلت دیتے ہیں اور بعضوں نے زمین کو آسمانوں پر فضیلت اس وجہ سے دی ہے کہ وہ انبیائے اسلام کے رہنے اور

Marfat.com

دفن ہونے کی جگہ ہے جمہور کہتے ہیں کہ اگر زمین اور ان کے رہنے اور ان کے اجسام شریفہ کے دفن ہونے کی جگہ ہے تو آسمان ان کے ارواح مقدسہ کے رہنے کا مقام ہے۔

انبیاء علیہم الصلاۃ والسّلام کے اپنی قبروں میں زندہ ہونے کا ثبوت جمہور کے کلام کا بہت ظاہر اور واضح جواب ہے اس واسطے کہ زمین جس طرح ان کے جسموں کے رہنے کی جگہ ہے ایسے ہی آسمان ان کے ارواح شریفہ کے رہنے کا محل ہے و بالجملہ موضع قبر شریف ﷺ کو مستثنےٰ کرنے کے بعد اختلاف اس بات میں ہے کہ بقیہ قطعہ زمین مکہ سے افضل ہے تو کیونکر! حضرت عمرو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔امام مالک اور مدینہ طیبہ کے اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ مدینہ افضل ہے اور بہت سے علماء مدینہ طیبہ کی افضلیت کے مسئلہ پر ان حضرات سے متفق ہیں لیکن کعبہ شریف کا استثناء کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ مدینہ مکہ سے سوائے کعبہ کے افضل ہے پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ قبر شریف سید کائنات ﷺ مطلقاً مکہ اور کعبہ سے افضل ہے اور کعبہ معظمہ سوائے قبر شریف (ﷺ) کے باقی شہر مدینہ سے افضل ہے اور باقی مدینہ باقی مکہ سے افضل ہے مگر بعض کا اس میں اختلاف ہے۔

حضرت محمد ﷺ نے مدینہ طیبہ کو دنیا کے سارے بلاد سے زیادہ دوست رکھا اور خود اس میں رہائش فرمائی اور جن فتوحات کی آپ کو امید تھی یہاں سے حاصل ہوئیں اور جتنے کمالات کا قدرت سے آپ کا وعدہ تھا وہ سب یہاں سے حاصل ہوئے اسلام کو قوت اور ترقی یہاں سے حاصل ہوئی بلکہ اوّل سے آخر تک کی تمام نیکیاں یہیں سے پھوٹیں یہی جگہ سارے ظاہری و باطنی کمالات کا منبع ہے۔مدینہ طیبہ کی سب فضیلتوں میں سے ایک بڑی فضیلت یہ ہے کہ خلاصہ ہشتدہ ہزار عالم حضور ﷺ کا مرقد منیف یہیں ہے۔

Marfat.com

اس فضیلت کا مقابلہ دوسری فضیلت نہیں کرسکتی بلکہ دنیا اور آخرت کی نعمت اس نعمت کی برابری کا دم نہیں مارسکتی کیونکہ کوئی عمل فرائض میں سے ہو یا واجبات سے حضور ﷺ کے مرقد مبارک کی برابری نہیں کرسکتا احادیث صحیحہ میں مختلف طریقوں سے واقع ہوا ہے کہ ہر آدمی کی پیدائش اسی مٹی سے ہوتی ہے جہاں وہ دفن ہوتا ہے تو ضرور پیدائش ﷺ مدینہ کی مٹی سے ہوئی اور اسی طرح آپ ﷺ کے اکثر آل واصحاب اور تابعین رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی اسی زمین شریف میں مدفون ہیں. مدینہ طیبہ کی فضیلت اور شرف کے لئے یہی کچھ کافی ہے۔

مکہ کی فضیلت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ مکہ کی مسجد حرام میں بلکہ اس کے سارے حرم میں ایک رکعت نماز کا ثواب ایک لاکھ رکعت نماز کے برابر ہے اور مدینہ میں ایک رکعت نماز پڑھنے کا ثواب ایک ہزار رکعت نماز کے برابر ہے اور دوسری روایت میں پچاس ہزار کے برابر ہے۔ ادھر مدینہ کی فضیلت کے قائلین یہ دلیل دیتے ہیں کہ زیادتی ثواب موجب اثبات فضیلت نہیں ہوسکتا ممکن ہے کہ یہ خاصیت مکہ کے ساتھ مخصوص ہو اور طرح طرح کی کرامت اور اسلامی منافع مدینہ کے ساتھ مخصوص ہوں اس کلام کی تائید اور تقویت میں یہ کہا گیا ہے کہ عرفات کی طرف جانیوالے نماز عرفات اور ظہر یوم النحر منیٰ میں افضل بیان کرتے ہیں اس نماز سے جو مسجد الحرام میں پڑھی جائے۔ یہ فضیلت مذکورہ زیادتی کے ملانے کے باوجود بھی تسلیم کی گئی ہے اور اس کا سبب صرف رعایت اتباع سنت آنحضرت ﷺ ہے اس کے علاوہ یہ کہ حاصل زیادتی سوائے کثرت عادت کے کچھ نہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک عمل حدود اور مقدار میں تو کم ہو مگر کیفیت برکت اور عظمت میں زیادہ ہو اور اگر مطلق زیادتی ثواب فضیلت میں کافی ہو تو ظاہر ہے کہ داخل کعبہ کا افضل ہونا خارج مسجد الحرام سے بلا اختلاف تسلیم کیا گیا

Marfat.com

ہے اگرچہ کعبہ کے اندر نمازفرض کی صحت میں علماء کا اختلاف ہے.امام مالک ؒ تو اس کو جائز نہیں رکھتے چہ جائیکہ زیادتی ثواب کا سوال اٹھے پس ثابت ہوا کہ فضیلت وجوہات زیادتی ثواب پر منحصر نہیں ہیں بلکہ یہ وجہ بھی ہوسکتی ہے کہ سبب قبولیت درگاہ ایزدی ہو جب قبرشریف ساری برکتوں اور رحمتوں سے افضل ہے تو یہ ضروری ہے کہ برکت جوار اس مقام کی قبولیت کا باعث ہو جو زیادتی اعمال اور طاعت سے حاصل نہ ہو اس کی ایک اور زیادتی یہ ہے کہ سرورکائنات ﷺ جب اپنی حیات مقدسہ سے بصفت حیات قائم اور باقی ہیں اور ہمیشہ طاعت میں مشغول ہیں۔

اس میں بھی شک نہیں کہ اعمال آنحضرت ﷺ تمام بندوں سے بمعہ فرض زیادتی مذکورہ کے زیادہ اور افضل ہیں اور آنحضرت ﷺ اپنی امت کی مدد اور طلب شفاعت اور مغفرت میں مشغول ہیں تو امت کو بھی مدینہ کے قرب وجوار سے مکہ کی نسبت طاعت اور نفع زیادہ حاصل ہے امام تقی الدین نے اس کو نہایت ہی نفاست سے بیان فرمایا۔

دوسری دلیل جو مکہ معظمہ کی فضیلت میں بیان کی جاتی ہے یہ کہ مکہ ادائے مناسک حج و عمرہ کا مقام ہے کیونکہ ان اعمال کے ادا کرنے میں فضائل اور ثواب زیادہ ہے۔

جواب: کہا گیا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے مدینہ جانے والوں کے لئے ایک ایسی چیز رکھی ہے جو حج اور عمرہ کا عوض ہوسکتی ہے احادیث میں آیا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز مسجد نبوی (ﷺ) میں پڑھے گا وہ حج کامل کا ثواب پاوے گا اور جو شخص مسجد قبا کا ارادہ کرے اور دو رکعت نماز اس میں پڑھے اس کو عمرہ کا ثواب عطا ہوتا ہے ملاحظہ ہو کہ مسجد نبوی (ﷺ) میں شب و روز کتنی نمازیں پڑھ سکتا ہے اور کعبہ کا حج جب تک سال نہ گذرے ہو ہی نہیں سکتا۔

Marfat.com

تیسری دلیل مکہ کی فضیلت کی ایک اور دلیل یہ ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔کہ" مکۃ خیر بلاد اللہ " یعنی کہ بلاد اللہ میں سب سے افضل ہے۔دوسری روایت میں ہے کہ " اَحَب ارضِ اللہ " یعنی اللہ کی زمین میں سب سے محبوب مکہ ہے اور یہ کہ سید کائنات ﷺ مکہ شریف سے برآمد ہوئے اور بقول بعض حجون (نام مقام) پر کھڑے ہوئے اور مکہ کی طرف خطاب کر کے فرمایا۔" اے بلد کریمہ" توسب شہروں سے میرے نزدیک سب سے محبوب ہے اگر میری قوم مجھے تجھ سے باہر نہ نکالتی تو اس زمین سے باہر نہ جاتا. یہ بات دلالت کرتی ہے کہ مکہ مدینہ سے افضل ہے اس کی محبوبیت رسول اللہ ﷺ کے نزدیک مسلم ہے.

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان مدینہ کی فضیلت کو ثابت کرنے کی غرض سے تھا جب مدینہ میں کافی عرصہ جلوہ افروز رہے وہاں سے دین ثابت ہوا۔ برکات و فتوحات ظاہر ہوئے نیکیاں پھوٹیں تو یہ بات ظاہر ہوئی کہ مدینہ افضل اور اکمل ہے سب شہروں سے اسی لئے توحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے مکہ کی نسبت مدینہ کے واسطے زیادہ برکت مانگی اور اس کی محبت خدا سے طلب کی ہم اس کو احادیث سے انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے " اَللّٰھُمَّ حَبِّبَ اِلَینَا المَدِینَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوَاَشَدَ " یعنی اے اللہ مدینہ کو ہمارا بہت محبوب بنا جس طرح مکہ کی محبت ہمارے دِلوں میں زیادہ کی، بلکہ اس سے بڑھ کر۔

طبرانی میں رافع ابن خدیج ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہتے ہوے سنا " اَلمَدِینَہ خَیرٌ مِّنَ مَکَّۃَ " یعنی مدینہ مکہ سے بہتر ہے.

امام مالک نے مُوطا میں روایت کی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے حضرت عبداللہ بن عیاش مخزومی ؓ سے بطور انکار فرمایا ! تو کہتا ہے کہ مکہ مدینہ سے افضل ہے۔انہوں نے کہا مکہ اللہ تعالیٰ کا حرم ہے اور اس میں بیت

Marfat.com

اللہ ہے، حضرت عمر ﷺ نے فرمایا کہ میں خدا کے حرم اور اس کے گھر کی بابت کچھ نہیں کہتا، پھر فرمایا تو کہتا ہے کہ مکہ افضل ہے مدینہ سے انہوں نے پھر کہا کہ مکہ خدا کا حرم ہے اس میں اس کا گھر ہے حضرت عمر ﷺ نے فرمایا کہ میں خدا کے حرم اور اس کے گھر کے بابت کلام نہیں کرتا چند بار یہی کہہ کر چلے گئے، حضرت عمر ﷺ کے اس کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ فضیلتِ مدینہ مکہ پر ظاہر ہے اور مدعا فضیلت مدینہ مراد ہے۔

حاکم نے مستدرک میں روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہجرت کے وقت فرمایا " اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَخرَجتنِیْ مِنْ اَحَبِّ اُلبُقَاعِ اِلیَّ فَاَسْکِنِی فِیْ اَحَبِّ اُلبُقَاعِ اِلَیْکَ یا اللّٰہ " اے اللہ ﷻ اگر تو نے میری محبوب ترین جگہ سے باہر نکالا تو مجھے اس جگہ ٹھہرا جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔اس دعا کی قبولیت کی وجہ سے یہ جگہ سب جگہوں سے محبوب ترین ہے اور اسی لئے فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ نے اقامت کے لئے اسے اختیار نہ فرمایا اور مدینہ میں رہنا منظور فرمایا اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ آپ ﷺ کا قیام مبارک دار الھجرۃ میں بسبب فرضیت کے تھا اور حضرت ﷺ کا مکہ کو واپس نہ جانا اس وجہ سے ہے نہ کہ فضیلت کی وجہ سے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ حکم الٰہی بہ نسبت اقامت مدینہ پر مبنی ہے اس کی محبوبیت عند اللہ ثابت ہے۔ " اِذِ الْحبِیْبُ لاَ یَخْتَارُ لِحَبِیْبِہ اِلاَّ مَا ھُوَ اَحَبُّ وَ اَکْرَمُ عندہ " یعنی جیسے محبوب اپنے محبوب کے واسطے محبوب ترین چیز اختیار کرتا ہے جو اس کے نزدیک مکرم تر ہو۔

علماء دین کا یہ مباحثہ پیش نظر رکھیں اور محبت کے مشرب میں اپنا اعتقاد محکم رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد ہر چیز ہر شخص، ہر وجہ سے اور ہر طرح سے حضرت ﷺ کو افضلیت حاصل ہے اور جو چیز

Marfat.com

حضرت ﷺ کے سوا جیسے خواہ مکہ کی ہو یا مدینہ کی اس کی افضلیت کی بابت آنحضرت ﷺ کی نسبت کو ملحوظ رکھنا چاہیے تو یہ فضیلت حاصل ہوگی کہ مکہ آنحضرت ﷺ کا مقام پیدائش، عہد شباب اور اعلانِ نبوت کا مقدس مقام ہے اور مدینہ آنحضرت ﷺ کے تشریف رکھنے اور احکام جاری کرنے کا مقام ہے تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ خدا و ندتعالیٰ کے حکم کے تابع رہ کر حبیب ﷺ کی محبت میں جھگڑا نہ کر مکہ میں حضور ﷺ کی شان جلالی کو دیکھ اور مدینہ طیبہ میں حضور ﷺ کے دین کی برکت اور شان جمالی کو دیکھ کر اور ہر جگہ خدا ﷻ کا مشاہدہ پیش نظر ہو اور ہر جگہ نور محمدی (ﷺ) ملاحظہ ہو " لآ اِلٰہَ الاّ اللہ محمّد رّسُولُ اللہ " مسلمانوں ذرا کان دھر کر سنو ہم اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ و السّلام کے مدینہ طیبہ کے فضائل اور محامد ذکر کرتے ہیں۔

در ہیچ ذرّہ نیست کہ نورِ محمدی (ﷺ) از طلعت وجود او نہ طالع است
دریائے فیض جود الٰہی وجود اوست انہارِ کائنات بوے جملہ راجع است
نہ سپہر طاہر از انفاسِ فیض اوست این نکتہ پیشِ اہل نظر امر واقع است
فرد الواء حمد بدست محمد (ﷺ) است متبوع اوست جملہ جہانش تابع است

بیا! تا در مدینہ نورِ احمد (ﷺ) ببینی از در و دیوار لامع
جمالِ مُصطفٰے (ﷺ) بے پردہ بینی چوں خورشیدے کہ بے ابرست طالع
بیا اے کور چشم تیرہ باطن بہ بین ہر گوشہ صد برہان ساطع
بُروقِ شبہہ سوز آنجا لوائح! بدود دین فروز آنجا سواطع
نجومِ اہتدٰی آنجا فروزاں شموس اصطفا آنجا طوالع
چو از نارے کجا تو نور بینی بود ہر کس باصل خویش راجع
چرا با خویش دشمن گشتہ کور چہ خودرامے زنی بر سیف قاطع

Marfat.com

ولیکن کے توانی دید این نور چہ نور فطرت گردید ضائع
نصیحت کر دمت دیگر تودانی فَاِنَّ الدِّینَ عِندَ اللہ واقع

اب ہم محامد و فضائل مدینہ طیبہ اپنے پیغمبر ﷺ سے بیان کرتے ہیں بیشک وقت موزوں ہے اور فرصتِ زندگانی غنیمت، گوش ہوش سے حبیب خدا ﷺ کے محبوب ترین وطنِ مبارک کے حالات لطف و فرز کے ساتھ سنے جائیں علماء کے مذہب کو بھی ملاحظہ کیا جائے لیکن مشرب اہل محبت کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔

جانبِ عشق عزیز است فرو مگذارش

شعر۔ وَمِن مَذھَبِی حُبُّ الدِّرِیا لِاَھلِھا وَلِلنَّاسِ فِیما یَعشِقُونَ مَذَاھِب

مصرعہ۔ از ہر چہ میرود سخن دوست خوشتر است

فَاَقُول وباللّٰہ التوفیق

فضائل مدینہ منورہ سے متعلق ہم پہلے کچھ لکھ چکے ہیں جن میں ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو مکے سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں رہائش فرمانے کا حکم دیا اور قدرت نے ظاہری باطنی کمالات جو اپنے حبیب ﷺ پر ظاہر فرمانے تھے اسی بلدہ شریفہ میں آپ پر مرحمت فرمائے۔ مدینہ مبارک کو ساری فتوحات و برکات کا منبع ٹھہرایا اور اس کی پاک مٹی شریفہ کو اپنے حبیب ﷺ کے گوہر عنصر کا صدف بنایا تا کہ قیامت تک یہ زمین پاک حضور ﷺ کے وجود پاک کی ہمسائیگی سے مشرف ہو کر ملک و ملکوت کو فیضیاب کرتی رہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب روح پاک صاحب لولاک ﷺ قبض ہوئی تو صحابہ کرام میں مقام دفن کے متعلق اختلاف پیدا ہوا۔ حضرت علی ابن ابی طالب ؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی جگہ اس جگہ سے اشرف و افضل اور بزرگ تر نہیں، جس مقام پر آپ ﷺ کا وصال

Marfat.com

ہوا۔ حضرت صدیق اکبر ؓ نے بھی یہ سن کر اس کلام کی تائید کرتے ہوئے، ایک حدیث سرور عالم ﷺ سے نقل کی پھر باقی صحابہ کرام نے بھی اس امر پر اتفاق و اجماع فرمایا کہ مقام قبض روح مبارک میں آپ کو دفن کیا جائے۔

فضائل مدینہ طیبہ میں ایک امر یہ بھی ہے کہ حبیب خدا ﷺ اس شہر مبارک کو بہت محبوب رکھتے تھے چنانچہ سرور عالم ﷺ جب کبھی سفر سے واپس ہوتے اور آپ مدینہ طیبہ کے قریب پہنچتے تو اپنی سواری کو کمال شوق مدینہ سے تیز کر دیتے تھے اور چادر مبارک اپنے دوشِ مبارک سے ہٹا کر فرماتے ھٰذِہٖ اَرْوَائِحُ طَیِبَۃٌ یعنی یہ ہوائیں بھلی لگتی ہیں۔ ؎

اے نفس خورم باد صبا　　از بر یاد آمدہ مرحبا

بلکہ مدینہ طیبہ کی اس گرد و غبار کو جو آپ ﷺ کے چہرہ پر پڑتی ہرگز صاف نہ فرماتے اور اگر کسی صحابی کو گرد سے بچنے کے لئے سر مُنہ چھپاتے دیکھ لیتے تو آپ منع فرمادیتے اور ارشاد فرمادیتے کہ خاک مدینہ شفا ہے اور آپ کا مدینہ طیبہ کے لئے نام شافیہ تجویز فرمانا بھی اسی وجہ سے ہے۔

منجملہ فضائل مدینہ مبارک میں سے یہ بھی ہے کہ حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ شیطان اہلِ مدینہ سے اپنی پرستش کے متعلق ناامید ہو چکا ہے۔ صرف شر و فساد کی علت باقی رہ گئی ہے۔ حضرت عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے اس جزیرے کو ایک روایت کی رُو سے اس قریے کو نجاست شرک سے پاک کیا ہے اگر یہ لوگ نجوم سے گمراہ نہ ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یَا رَسُولَ اللہ ﷺ نجوم کس طرح گمراہ کرتے ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے باراں بھیجے اور یہ کہیں قمر فلاں منزل میں آیا ہے اس لئے بارش ہوئی۔

منجملہ فضائل مدینہ مبارکہ میں سے یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو قیام و رہائش مدینہ طیبہ کی بابت تحریص و ترغیب دی ہے اس

Marfat.com

کی شدت و محنت پر صبر کی تلقین فرمائی اور وہاں کی موت اختیار کرنے کی ہدایت و تاکید فرمائی مَن صَبَرَعَلیٰ اَذَاھَا وَ شِدَّتِھَا کُنتُ لَہٗ شَھِیدًا وَّ شَفِیعاً یَومَ القِیَامَۃِ ۔یعنی جس کسی نے مدینہ کی شدّت اور ایذا پر صبر کیا میں قیامت کے دِن اس کا گواہ اور سفارشی ہونگا۔علماء کہتے ہیں کہ فرمانبرداروں کی آپ گواہی دیں گے اور گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے اور فرمایا مَنْ مَّاتَ فِی المَدِینَۃِ کُنتُ لَہٗ شَفِیعاً یَومَ القِیَامَۃِ ۔ یعنی جو شخص مدینہ میں مرے گا میں قیامت کے دِن اس کا شفاعتی ہونگا۔ علماء کہتے ہیں کہ سب سے پہلے آپ اہل مدینہ کی شفاعت کریں گے، اس کے بعد اہلِ مکہّ کی پھر اہلِ طائف کی ایک اور حدیث میں ہے کہ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ فَمَنْ مَاتَ بِالْمَدِیْنَۃِ کُنتُ لَہٗ شَفِیعاً وَشَھِیدًا یعنی جس کسی سے ہو سکے وہ مدینہ میں مرے پس جو شخص مدینہ میں مرے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہو نگا۔

منجملہ فضائل مدینہ میں سے ہے کہ سید الانبیاء ﷺ نے اپنے وصال کی دعا بھی مدینہ طیبہ کی بابت فرمائی اور اسی طرح صحابہ اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی مدینہ میں موت کی تمنا کی ہے۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ لاَ تَجْعَلْ مَنَایَانَا بِمَکَّۃَ یعنی یا اللہ ہماری موت مکہ میں نہ ہو مدینہ طیبہ کے علاوہ، ایک اور حدیث میں ہے کہ روئے زمین پر ایسی کوئی جگہ نہیں کہ جسے میں اپنی قبر کے لئے دوست رکھوں۔

نقل ہے کہ حضرت عمر ؓ کی غالب دعا یہی تھی کہ اَللّٰھُمَّ ارزُقنِی شَھَادَۃً فِی سَبِیلِکَ وَاجعَل مَوتِی فِی بَلَدِ رَسُولِکَ یعنی اے اللہ مجھے اپنے راستے میں شہادت دے اور اپنے رسول اللہ ﷺ کے شہر میں موت نصیب فرما۔ حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے سوائے ایک حج کے اور حج نہیں کیا اور سوائے حج فرض کے پھر کبھی مکہ شریف نہیں گئے۔ صرف اس ڈر سے کہ سوائے مدینہ طیبہ کے کسی اور جگہ موت نہ آجائے۔

Marfat.com

ساری عمر مدینہ طیبہ میں گذاری اور وہیں مدفون ہوئے۔ رحمتہ اللہ علیہ ۔

منجملہ فضائل مدینہ طیبہ کے یہ بھی ہے کہ حدیث صحیح میں متعدد طریق سے روایت ہے کہ اَلْمَدِیْنَۃُ یَنفِی خُبثَ الرِّجَالِ کَمَا یَنفِی الکِیرُ خُبثَ الحَدِیدِ یعنی مدینہ آدمیوں کے میل کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کرتی ہے اور حدیث بخاری میں ہے کہ اِنَّھَا تَنفِی الذُّنُوبَ کَمَا تَنفِی الکِیرُ خُبثَ الفِضَّۃِ یعنی مدینہ پاک ہے اور گناہوں کی نجاست کو ایسا دور کرتا ہے جیسے بھٹی چاندی کے میل کو دور کرتی ہے۔ اس بلدہ طیبہ کی عزّت و حرمت و خاصہ ہے کہ اہل شرو فساد کو اپنے سے دور رکھے اکثر علماء کا اتفاق ہے کہ یہ خاصیت مدینہ طیبہ میں ہمیشہ سے ہے۔ ایک روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت ﷺ کے ہاتھ مبارک پر اس اقرار کی بیعت کی کہ وہ مدینہ میں ٹھہریگا دوسرے دن اتفاقاً وہ بیمار پڑ گیا اسے تپ لگ گیا اس نے حضرت ﷺ سے بیعت توڑنے کی درخواست کی اور اپنے اصلی وطن جانے کی اجازت طلب کی۔ حضرت ﷺ نے اسی سلسلہ میں یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ نقل ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ سے باہر نکلنے کے وقت اپنے اصحاب سے فرماتے کہ نَخشٰی اَن نکُونَ مِمَّن نَفَتَہ المَدِینَۃُ یعنی ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم ان لوگوں میں سے نہ ہوں جن کو مدینہ باہر پھینک نکالتا ہے۔ اس بلدہ طیبہ کی تمام وکمال خاصیت کی شان اس روز ظاہر ہوگی جب دجال نکلے گا اور مدینہ مبارکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ اور تمام شرارتی و منافقین آدمی مدینہ منورہ سے باہرنکل جائیں گے یہ مقامِ پاک، نجاست اور شرو فساد سے پاک ہو جائے گا۔

جیسا کہ احادیث میں واقع ہوا ہے۔اوراب بھی مدینہ منورہ وجود مشرکین و مخالفین دین اسلام سے پاک ہے مگر وہ لوگ جو گناہوں کی خباثت اور ذنوب کی

Marfat.com

نجاست میں لتھڑ کر مدینہ میں مرتے ہیں تو ممکن کہ ان کے دور کرنے کا اتفاق بعد موت ہو چنانچہ بعض علماء بھی اس طرف گئے ہیں اور حکایات صالحین بھی اس کی موید ہیں کہ ملائکہ نقالہ ظلمانی بدنوں کو زمین مقدس مدینہ منورہ سے باہر پھینک دیتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کی شفاعت کا اہل ہے وہ اس خبث کا اہل نہیں کہ اس کا وجود بعد از موت مدینہ منورہ سے باہر پھینکا جائے بعض اس حدیث سے یہ مراد لیتے ہیں کہ مدینہ اپنے ساکنان کو نفس پرستیوں اور لذات نفسانیہ سے پاک کر دیتا ہے۔ مدینہ طیبہ کی رہائش اور وہاں کی سختیوں کا تحمل نفس کو ایسا پگھلاتا ہے کہ کدورت نفسانی اور شہوات جسمانی اس میں نام کو باقی نہیں رہتی تا آنکہ اس کی قدر و قیمت بازار حشر میں زیادہ ہو ؎

قلب زراندود نستاندر بازار حشر خالصے باید کہ از آتش آید سلیم

اس میں شک نہیں کہ روایت " تنفی الذنوب " اس احتمال کی تائید کرتی ہے۔ اس لئے حضرت ﷺ کے قرب و جوار کی برکت کی وجہ سے گناہوں کی کدورتیں باقی نہیں رہ سکتیں اِنَّ الحَسنَاتِ یُذْھِبنَ السیّاتِ بیشک نیکیاں گناہوں کو لے جاتی ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ہر قسم کی طہارت اس بلدہ مبارکہ میں لازم ہیں۔

منجملہ فضائل مدینہ طیبہ میں سے ہے کہ اکثر حضور ﷺ مدینہ کے حق میں دعائے خیر و برکت کیا کرتے تھے۔ اور فرماتے اَللّٰھُمَّ بَارِک لَنَا فِی مَدِینَتِنَا وَ بَارِک لَنَا فِی صَاعِنَا وَ بَارِک لَنَا فِی مُدِّنَا اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبرَاھِیمَ عَبدُک وَخَلِیلُک وَ نَبِیّک وَاِنِی عبدک وَ نَبِیّک وَاِنَّہٗ دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَاَنَا اَدعُوکَ لِلمَدِینَۃِ بِمِثلِ مَا دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَ مِثلِہ مَعَہ یعنی اے اللہ ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت دے ہمارے صاع میں برکت بخش اور یہاں مد میں بھی برکت عطا فرما بیشک ابراہیم تیرے بندے

Marfat.com

تیرے دوست اور تیرے نبی تھے اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں اس نے مکہ کے لئے دعا کی تھی اور میں مدینہ کے لئے وہی دعا کرتا ہوں۔

حضرت علی مرتضی ﷺ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ شریف سے باہر آئے۔ جب ہم مقام حرہ جہاں سعد بن وقاص ﷺ رہتے تھے پر پہنچے تو حضور ﷺ نے پانی طلب فرمایا اور وضو کر کے رو بقبلہ ہو کر فرمایا اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے دوست ہیں۔ انہوں نے تجھ سے مکہ والوں کے لئے دعاء خیر و برکت مانگی تھی اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں میں تجھ سے مدینہ والوں کے لئے دعاء خیر و برکت مانگتا ہوں۔ خداوندا ان کے مُدّ و صاع میں برکت عطا کر جس طرح تو نے مکہ والوں کو برکت بخشی ہے۔ مدینہ والوں کو مکہ والوں کی نسبت ہر برکت کے بدلہ دوگنی برکت عطا فرما۔ دیگر احادیث میں ایسی دعائیں منقول ہیں۔ احادیث میں جہاں لفظ مد و صاع واقع ہے اس سے مراد برکت و خیر دنیاوی ہے اور جہاں مطلق واقع ہے اس سے برکات و خیرات دارین مراد ہے اور مدینہ طیبہ میں آثار و برکات ظاہری و باطنی بطور مشاہدہ عینی ظاہر و باہر ہیں۔

منجملہ فضائل مدینہ منورہ میں سے ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ نے دعا فرمائی کہ خدا وندا تپ اور وبا مدینہ سے نکال کر جحفہ (اس زمانے میں مشرکین اور باغی لوگوں کا مرکز تھا۔) بھیج کیونکہ وہ مشرکین اور سرکش لوگوں کا مرکز ہے۔ حضور ﷺ کی اس دعا سے پہلے مدینہ منورہ میں تپ اور وبا کا دور تھا۔ نقل ہے کہ جس زمانے میں حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے حضور ﷺ کے اصحاب عارضہ تپ میں مبتلا ہو گئے۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ اپنے دو غلاموں بلال و عامر کے مکان میں بیمار پڑے تھے ادھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور علیہ السلام کے حکم سے خبر گیری کرنے کو آئیں انہوں نے اپنے والد کو شدت تپ میں ایک کونہ مکان میں لیٹے اور یہ شعر پڑھتے

Marfat.com

ہوئے دیکھا۔

كُلُّ امْرَءٍ مُصبِحٌ فِی اَهلِه وَالمَوتُ اَدنیٰ مِن شِراکِ نَعلِه

یعنی ہر آدمی اپنے اہل میں صبح کرتا ہے، موت اس کی جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے اور دوسرے گوشہ میں بلال اور عامر کو دیکھا کہ کفار قریش پر لعنت کر رہے ہیں پس آنحضرت ﷺ نے دعا فرمائی کہ خداوندا حکیما ذو الجلالہ ! تپ اور وباء اس شہر مبارک سے جحفہ بھیجدے چنانچہ ویسے ہی واقع ہوا اور یہ آنحضرت ﷺ کے معجزات باہرات سے ہے۔ نقل ہے کہ ایام جاہلیت میں جو شخص مدینے میں آنے کا ارادہ کرتا اور خواہش کرتا کہ وہ مدینہ کی وباء سے محفوظ ہو تو جب ثنیۃ الوداع تک پہنچتا تو دس بار گدھے کی آواز نکالتا اس موضع کا نام ثنیۃ الوداع اس وجہ سے تھا کہ اگر کوئی یہاں پہنچ کر اس گدھے کی سی آواز نہ نکالتا تو لوگ اس سے یہ فال لیتے تھے کہ اس کی زندگی تمام ہوئی اور اس کی ہلاکت اس کے ہاتھوں ہوئی اور یہ عمل زمان سعادت نشان سیّدالانس و الجان ﷺ کی ہجرت تک جاری رہا۔ حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں عرب کے مشہور شاعر عروۃ بن الورد کو قصد مدینہ طیبہ میں اس مقام پر پہنچنے کا اتفاق ہوا تو اس نے اس عملِ بد پر عمل نہ کیا اور یہ شعر پڑھا۔

لَعَمرِی لَئِن عَشَرتُ مِن خَشیَةِ الرّدیٰ نِهَاقَ الحَمِیرِ اِنَّنِی لَجَزُوع

یعنی مجھے اپنی جان کی قسم ہے کہ اگر میں موت کے ڈر سے گدھے کی بولی بولوں تو میں بڑا بے صبرا ہوں ! اسے کوئی آفت نہ پہنچی بس اس وقت سے یہ بُری عادت چھوٹ گئی۔ کتب احادیث میں ثنیۃ الوداع کا ذکر بہت واقع ہوا ہے اس کی وجہ تسمیہ یہی ہے اور مشہور یہ ہے کہ ثنیۃ الوداع اس لئے کہتے ہیں کہ اہل مدینہ اس مقام تک اپنے مسافروں کو پہنچانے آتے تھے۔

منجملہ فضائل مدینہ منورہ سے یہ بھی ہے کہ یہ شہر مبارک دجّال کے خبیث

Marfat.com

وجود سے محفوظ اور مصون رہے گا۔ صیحین کی روایت سے ثابت ہے کہ اس زمانے میں مدینہ منورہ کی حفاظت کی خاطر ہر کوچہ کے سرے پر جماعت ملائکہ کھڑی کی جائے گی اور دجّال کو مدینہ منورہ کے داخلہ سے منع کریگی ایک دوسری حدیث میں ہے کہ روئے زمین پر کوئی ایسا شہر نہ ہوگا جس کو دجّال نہ روندے سوائے مکّہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے اور حدیث مسلم میں ہے کہ دجّال مشرق کی طرف سے نکلے گا اس کے بعد وہ مدینہ منورہ کا ارادہ کرے گا۔ جب جبل احد کے پیچھے آ کر اترے گا تو ملائکہ اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور شام ہی میں ہلاک ہو جائے گا۔ صحیحین میں ہے کہ مدینے کے بہترین لوگوں میں سے ایک نیک مرد دجّال کی طرف نکلے گا اور اس سے کہے گا کہ تو وہی دجّال ہے جس کے نکلنے کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی ہے۔ الحدیث ۔ابوحاتم معمر ؒ روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ وہ نیک ترین مرد حضرت خضر علیہ السّلام ہیں۔امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ ایک صحیح روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ نے یوم الخلاص کا ذکر فرمایا اور زبان معجز بیان پر اس کا ذکر بار بار فرمایا۔صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ یوم الخلاص کیا ہے۔آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جب دجّال جبل احد پر چڑھ کر نگاہ کرے گا اور اپنے لوگوں سے کہے گا کہ تم کو یہ سفید محل جو دکھائی دے رہا ہے کونسا ہے ؟ یہ احمد ﷺ کی مسجد ہے۔ اس کے بعد مدینہ منورہ آنے کا قصد کرے گا۔تو ہر راہ کے سرے پر ایک ایک فرشتہ کو مدینہ منورہ کی حراست و حفاظت کے لئے تیار پائے گا اور وادی مجتمع السیول کے قریب خیمہ ڈالے گا اور مدینہ شریف میں تین بار زلزلہ آئے گا۔اس وقت جتنے کافر فاسق و منافق ہوں گے مدینہ سے باہر نکل کر دجّال سے جا ملیں گے اور مدینہ ہر خبث نجس سے منزّہ و معطر ہو جائے گا روزِ خلاص یہی ہے۔

منجملہ فضائل مدینہ طیبہ میں سے یہ بھی ہے کہ حکیم مطلق جلّ وعلا شانہ کے مدینہ شریف کی مٹی اور پھلوں میں تاثیر شفا رکھی ہے اور بہت سی احادیث میں آیا

Marfat.com

ہے کہ مدینہ منورہ کے غبار میں شفا ہر مرض ہے اور بعض احادیث میں من الجذام والبرص کوڑھ اور پھلبہری بھی واقع ہوا ہے اور بعض اخبار میں ایک خاص مقام کا نام صہیب کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بعض اصحاب کو فرمایا کہ وہ عارضہ تپ کا علاج اس خاکِ پاک سے کریں۔ چنانچہ مدینہ منورہ میں یہ بات ہمیشہ سے چلی آتی ہے۔ اس خاک پاک کو دوا کے لئے لیجانے کے متعلق آثار وارد ہوئے اور وہ لوگ جو حرم شریف کی مٹی لے جانے کو منع کرتے ہیں وہ اس عموم سے اس خاک پاک کو مستثنےٰ کرتے ہیں۔ واللہ اعلم اکثر علماء نے اس خاکِ پاک کا تجربہ بھی کیا ہے۔ چنانچہ شیخ مجدد الدین فیروز آبادی فرماتے ہیں کہ میں نے اس خاک پاک کا خود تجربہ کیا ہے کہ میرا غلام ایک سال کامل بخار میں مبتلا تھا میں نے خود وہ خاک پاک لے کر پانی میں گھول کر اسے پلائی اس نے اسی دن شفا پائی (حضرت شیخ مصنف صاحب جذب القلوب فرماتے ہیں کہ) کاتب الحروف بھی اس تجربہ سے مشرف ہوا ہے۔ جس زمانہ میں میں مدینہ منورہ قیام پذیر تھا کسی عارضے سے میرے پاؤں پر ورم آ گیا۔ اطبا اس کے علاج سے عاجز آ گئے اور سب نے مل کر اسے مہلک عارضہ قرار دیا۔ میں نے اسی خاکِ پاک کا استعمال کیا اللہ تعالیٰ نے تھوڑے دنوں میں سہل طرح سے اس مصیبت سے خلاصی دی۔ اب وہاں کے پھلوں کا حال سنئے:

صحیحین میں ہے کہ جو شخص سات دانے خرمہ عجوہ کے ناشتہ کرے کوئی زہر اور کسی طرح کا جادو اس پر اثر نہ کرے گا۔ امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مرض دوار والے کو جو نہایت سخت مرض ہے عجوہ کھانے کا حکم دیتی تھیں۔ عجوہ مدینہ طیبہ کی کھجور کی ایک قسم ہے۔ جسے اہل مدینہ خوب جانتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اصل اس کھجور کی وہ کھجور کا درخت ہے جسے سیدالکائنات ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے خود لگایا تھا۔ مدینہ منورہ میں کھجوریں اتنی قسم کی ہیں کہ ان کا شمار

Marfat.com

نہیں کیا جا سکتا۔ سید رحمتہ اللہ علیہ نے تاریخ کبیر میں اس کی ایک سو انتیس قسم گنی ہیں۔ کھجوروں کے اقسام میں ایک صیحانی ہے۔ حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت رسولِ اکرم ﷺ حضرت علی ﷺ کے ہاتھ پکڑے ہوئے مدینہ منورہ کے بعض باغات کی طرف سے جا رہے تھے۔ ناگاہ ایک کھجور کے درخت سے آواز آئی هٰذَا مُحَمَّد سَیِّدُ الاَنبِیَاءِ وَ هٰذَا عَلِیّ سَیِّدُ الاَوِلَیاءِ اَبُوالاَ ئمَّةِ الطَّاهِرِینَ ۔یعنی یہ محمد ﷺ سید الانبیاء ہیں اور یہ حضرت علی ﷺ سید الاولیاء۔ اور آئمہ طاہرین کے اب امجد ہیں۔ جب دوسرے درخت سے گذرے اس سے آواز آئی هٰذَا مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰه وَ هٰذَا عَلِیّ سَیفَ اللّٰه یعنی یہ تو محمد ﷺ محبوب خدا ہیں اور یہ علی ﷺ تلوار خدا ہیں۔ اسی وجہ سے اس کو صیحانی کہتے ہیں کیونکہ لغت میں صیحہ بمعنی زور سے آواز نکالنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کَانَ اَحَبُّ التَّمرِ اِلیٰ رَسُولِ اللّٰه ﷺ اَلعَجوَةَ ۔ یعنی سب کھجوروں سے حضور ﷺ کو قسم عجوہ زیادہ محبوب تھی اور ظاہر ہے کہ اس کی مذکورہ بالا تاثیر حضور ﷺ کی محبت کی وجہ سے حاصل ہوگی۔ امام نووی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ کھجوروں کی اس قدر زیادہ قسموں میں سے حضور ﷺ کا صرف سات کو مخصوص فرمانا اس کا بھید سوائے شارع علیہ السلام کے کوئی نہیں جانتا۔ یہ ازقسم اسرار ہے ہمیں اس پر ایمان لانا چاہیئے۔ بعض علماء نے جو یہ کہا ہے کہ یہ بسبب تاثیر زمین مخصوص یا بسبب کیفیت ہوائے خاص یا خاصیت زبان فیض نشان آنحضرت ﷺ کی وجہ سے ہے یا یہ کہ ایسے امور اکثر واقع ہوتے ہی رہتے ہیں اتفاقی ہوتے ہیں۔ سب دائمی نہیں ہوتے یا یہ خاصیت خاص کھجور سے تھی۔ جس کا وجود اب نابود ہے۔ وغیرہ وغیرہ یہ احتمال ایک فضول لچر اور ناقص خیال سے کم نہیں ہیں۔ مجھے اس شخص کی ایمانداری پر

Marfat.com

تعجب ہے کہ جو شے کہ حضرت سرور انبیاء ﷺ اس خاص قسم کو دوست رکھتے تھے اور رغبت سے تناول فرماتے اور پھر اس کی خاصیت شفا بخشی میں باطل تاویلیں کرتا پھرے افسوس یہ بات اس کی بے نسبتی کی آئینہ دار ہے ۔ نعوذ باللہ منہ ۔

چوں لب بکوزہ نہی کوزۂ نبات شود زکوزہ قطرہ چکد چشمۂ حیات شود !

منجملہ فضائل مدینہ منورہ سے یہ بھی کہ اس پاک ارض پر مسجد نبوی واقع ہے جو انبیاء علیہم السلام کی مساجد میں سے آخر مسجد ہے اور دوسری مسجد قبا ہے جس کی بنا دین محمدی (ﷺ) میں سب سے پہلے ہے اور قبر شریف اور منبر مبارک کے درمیان قطعہ چمن ہائے بہشت سے ایک چمن ہے۔ مسجد مبارک میں ایک منبر ہے جس کا پایہ بہشت بریں پر ہے اور اس سرزمین پر جبل احد ہے جو جنت کا پہاڑ اور محبوب خدا ﷺ کا محبوب ہے اور مقبرہ بقیع ہے جو مقام اور جائے قرار اصحاب و آل اطہار رضوان اللہ عنہم اجمعین ہے اس سرزمین پر مشہد سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے متبرکہ اور مقامات مقدسہ ہیں۔ جن کی فضیلت کرامت شرف وعزت کے متعلق اخبار و آثار واقع ہوئے ہیں ۔

منجملہ فضائل مدینہ منورہ سے یہ بھی ہے کہ تمام بلاد تلوار سے فتح ہوئے اور مدینہ منورہ برکت قرآن سے فتح ہوا۔

منجملہ فضائل مدینہ منورہ میں سے ہے کہ بے ضرورت شرعی مدینہ منورہ سے باہر جانا گناہ اور مورد وعید ہے اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین مناسک حج ادا کرنے کے بعد فوراً مدینہ طیبہ کو واپس ہو جاتے تھے۔ اور مکہ معظمہ میں قدر ضرورت سے زیادہ نہ ٹھہرتے تھے، چنانچہ آج تک اہل مدینہ کی عادت یہی چلی آ رہی ہے۔

صبر از درت محال بود اہل شوق را ورزانکہ در بہشت بریں رفتہ جا کنند

منجملہ فضائل مدینہ منورہ سے ہے کہ مکہ مکرمہ کی طرح اس کا بھی حرم مقرر ہوا ہے۔ جس کا ذکر بہت سی احادیث میں وارد ہے اور علماء اس کی حد بندی اور حکم تحریم میں

Marfat.com

اختلاف رکھتے ہیں۔امام ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک معنی حرمت مدینہ مجرد تعظیم وتکریم ہے نہ ثبوت دیگر احکام بمثل حرمت شکار وقطع اشجار وغیرہ امام شافعی ؒ کے نزدیک حرمت اورترتیب احکام میں دونوں حرم برابر ہیں۔ان میں کچھ فرق نہیں۔اس مسئلہ کی تحقیق کتب فقہ میں موجود ہے۔سید علیہ الرحمتہ نے نہایت طویل بحث سے اس مقام کے شان کو بہت ہی اجاگر فرمایا ہے۔بلکہ اسے حرم مکہ مکرمہ سے بھی اقصی الغایات سے ادا فرمایا ہے۔

منجملہ فضائل مدینہ منورہ سے ہے کہ حضور ﷺ نے ساکنین مدینہ منورہ کی تعظیم وتکریم کی وصیت فرمائی ہے۔ یہ مدعا ایذا وتخویف اہل مدینہ کے وعید کو بھی ثابت کرتا ہے۔ان کے سوا بھی اوراحادیث اس مضمون میں وارد ہوئے ہیں۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَلمَدِینَۃُ مُھَاجِرَتِی یعنی مدینہ میری ہجرت کی جگہ ہے۔ وَفِیھَا مضجعی اوراس میں میری خوابگاہ ہے یہ آپ ﷺ کی قبر مبارک کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وَفِیھَا مَبعَثِی اوریہیں سے میں روز قیامت اٹھونگا اوراسی بقعہ منورہ پر ہر روز ستر ہزار ملائکہ رحمت قبر کے گرد حاضر رہتے ہیں اور مبعوث ہوں گے۔ حَقِیقٌ عَلیٰ اُمَّتِی حِفظُ جِیرَانِی یعنی اہل مدینہ کے حقوق کی رعایت ضروری ہے۔اورجو کچھ میرے ہمسایہ سے صادر ہو اس کا مواخذہ نہ کریں بلکہ جہاں تک ہو سکے اس سے درگذر کریں۔ مَا اجتنبوا الکَبَائِرَ جب تک یہ لوگ گناہ کبیرہ نہ کریں اورجب ہوجائے توحق شریعت حق اللہ یاحق العباد میں حدشریعت کوقائم کریں مَن حَفِظَھُم کنتُ لَہ شَھِیدًا وَّ شَفِیعاً یَومَ القِیَامَۃِ وَمَن لَّم یَحفظھُم سقِیَ مِن طِینَۃِ الخِبَالِ یعنی جوشخص میرے ہمسایوں کی حرمت کونگاہ رکھے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اورسفارش کرنے والا ہوں گا۔اور جوشخص میرے ہمسایوں کی حرمت پر نگاہ نہ رکھے گا۔ اسے طینت خبال سے پلایا جائے گا۔طینت خبال ایک حوض ہے جس میں دوزخیوں کا پیپ اورخون جمع ہوتا ہے۔ نَعُوذُ بِاللہِ مِنھَا

منجملہ فضائل مدینہ طیبہ میں سے ہے کہ لاَ یَزِیدُ اَحَد اَھلَ المَدِینَۃِ

Marfat.com

بِسُوءٍ اَلاَّ اَذَابَهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ كَمَا يذوِّبَ الرِّصَاصُ جوشخص اہل مدینہ سے لڑائی کا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اسے آگ میں اس طرح گھلا دیتا ہے۔جس طرح سیسہ آگ میں گھل جاتا ہے یا نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔لوگوں نے اس سے عذاب آخرت مراد لیا ہے۔لیکن ظاہراس کے خلاف پر ناطق ہے۔اس لئے کہ مستحق عذاب ہونے کے بعد عذاب آخرت کے لئے تقدیر الٰہی جاری ہوئی ہے۔جو شخص اہل مدینہ کو ایذا دینے یا لڑائی کرنے کے ارادہ سے چڑھ آئے وہ ادنیٰ مدت میں اس کے وبال میں گرفتار ہوکر ہلاک ہوجاتا ہے۔حضرت سعید بن مسیب ؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضور ﷺ نے مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھاکر دعا کی اَللّٰھُمَّ مَن اَرَادَنِی وَاَھلَ بَلَدِی بِسُوءٍ فَعَجِّل ھَلاَکَہ ۔ خداوندا ! جوشخص میری اور میرے شہر والوں کی برائی کا ارادہ کرے اس کو جلد ہلاک کر۔ چنانچہ وہ واقعات جو یزید بن معاویہ کے زمانہ میں واقع ہوئے ہیں۔وہ اس حدیث شریف کے مشاہد عدل ہیں۔امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ حدیث صحیح میں حضرت جابر ؓ سے روایت کرتے ہیں۔امرائے فتنہ سے ایک امیر مدینہ میں آیا حضرت جابر ؓ بھی اس زمانہ میں مدینہ شریف میں تھے اور بڑھاپے کی وجہ سے بصارت میں قدرے ضعف تھا۔لوگوں نے ان سے کہا مصلحت وقت یہی ہے آپ کچھ دن اس ظالم کے سامنے سے الگ رہیں اور اپنے آپ کو اس فتنہ سے بچائیں۔حضرت جابر ؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں بیٹوں کے کندھوں پر رکھے۔مدینہ مبارک سے باہر چل دیئے۔ ایک جگہ بسبب ضعف بصارت ٹھوکر کھاکر گر پڑے تو آپ نے فرمایا ہلاک ہو وہ شخص جس نے رسول اللہ ﷺ کو ڈرایا ایک بیٹے نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کس طرح ڈرایا جا سکتا ہے۔حالانکہ آپ دار فانی سے دار باقی میں اقامت فرماچکے۔حضرت جابر ؓ نے جواب دیا۔میں نے سرور عالم ﷺ سے سنا ہے مَن اَخاف اَھلَ المَدِینَۃِ ظلماً اَخَافَہُ اللّٰہُ وَکَانَت عَلَیہِ لَعنَۃُ اللّٰہِ وَ المَلٰئکَتِہِ

Marfat.com

وَ النّاسِ اجمعین۔یعنی جوشخص اہل مدینہ کوظلم سے ڈرائے گا تواس کو اللہ تعالیٰ ڈرائیگا۔اس پراس کے فرشتوں اورسب آدمیوں کی لعنت ہوگی۔ایک اور حدیث میں ہے۔اس کا کوئی عمل خواہ فرض ہو یا نفل ہرگز قبول نہ ہوگا۔اوربھی بہت کچھ حدیثیں اس امرکی واقع ہیں۔سید علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ ظاہراً یہی معلوم ہوتا ہے کہ جس امیر نے حضرت جابر ؓ کوڈرایا تھا۔ وہ بشربن ارطاۃ تھا۔اس لئے کہ امام قرطبی نے امام ابن عبدالبر سے روایت کی کہ حضرت معاویہ ؓ نے بعد قضیہ تحکیم حکمین کے بشربن ارطاۃ کو فوج کثیر کے ساتھ مدینہ طیبہ بھیجا کہ مدینہ والوں سے وہ عہد خلافت پر بیعت لے اوران دنوں حضرت ایوب انصاری ؓ حضرت علی ؓ کی طرف سے عامل مدینہ منورہ تھے۔وہ خوف سے مدینہ چھوڑکر درگاہ ولایت مآب میں پہنچے اور بشرشہرمدینہ میں داخل ہوا اورکہا اگرعہدامیر المومنین اور ان کاحکم خلاف نہ ہوتا تو میں اس شہرمیں ایک آدمی کوبھی زندہ نہ چھوڑتا اورسب کو تحت تیغ سیاست کی موت کے گھاٹ اتار دیتا اور پھرسب کو بلاکر حضرت معاویہ کی طرف سے بیعت لینے کوکہا اور بنی سلمہ کی طرف ایک قاصد بھیجا کہ اگرتم نے حضرت جابر ؓ کو حاضر نہ کیا تو تم میرے عہد ذاتی سے باہر ہوجاؤگے۔ اور میری امان تمہیں حاصل نہیں ہوگی۔حضرت جابر ؓ یہ خبرسن کر امّ المومنین امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوکر واقعہ عرض کیا اور مجلس بشرمیں جانے کی ان سے صلاح لی اورکہا کہ یہ بیعت ضلالت ہے اوراس میں امید فلاح نہیں اورترک میں بھی امان نہیں اب کیا تدبیر کروں۔حضرت امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے کرہاً و جبراً بیعت کرلینے کی رخصت دے دی۔اکثر اہل مدینہ اس کے خوف سے بھاگ کرحرۂ بنی سلیم میں چھپ گئے۔ علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جو لعن دربارہ ظلم و فساد اہل مدینہ کی بابت واردہوا ہے۔وہ لعن کفارومشرکین کی طرح نہیں کہ خدا کی رحمت سے یاس مطلق ہوجائے اور خوابِ جنت کا بھی مستحق نہ سمجھا جائے بلکہ اس لعن کا حاصل یہ ہے کہ خدا کی رحمتِ خاص سے دور

Marfat.com

ہوتا ہے۔ اور اہل قرب کے ساتھ جنت میں ان کی طرح داخل نہیں ہو سکتا اور درحقیقت مقصود تہدید ہے۔

مدینہ منورہ کی بے ادبی اور ترک حرمت اور عظمت میں بعض علماء اس حد تک بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں گناہ صغیرہ کا حکم گناہ کبیرہ کے برابر ہے جس طرح بعض علماء کہتے ہیں کہ حرم مکہ میں ایک گناہ کے لاکھ گناہ لکھے جاتے ہیں۔

واللہ اعلم بالصّواب [۲۸]

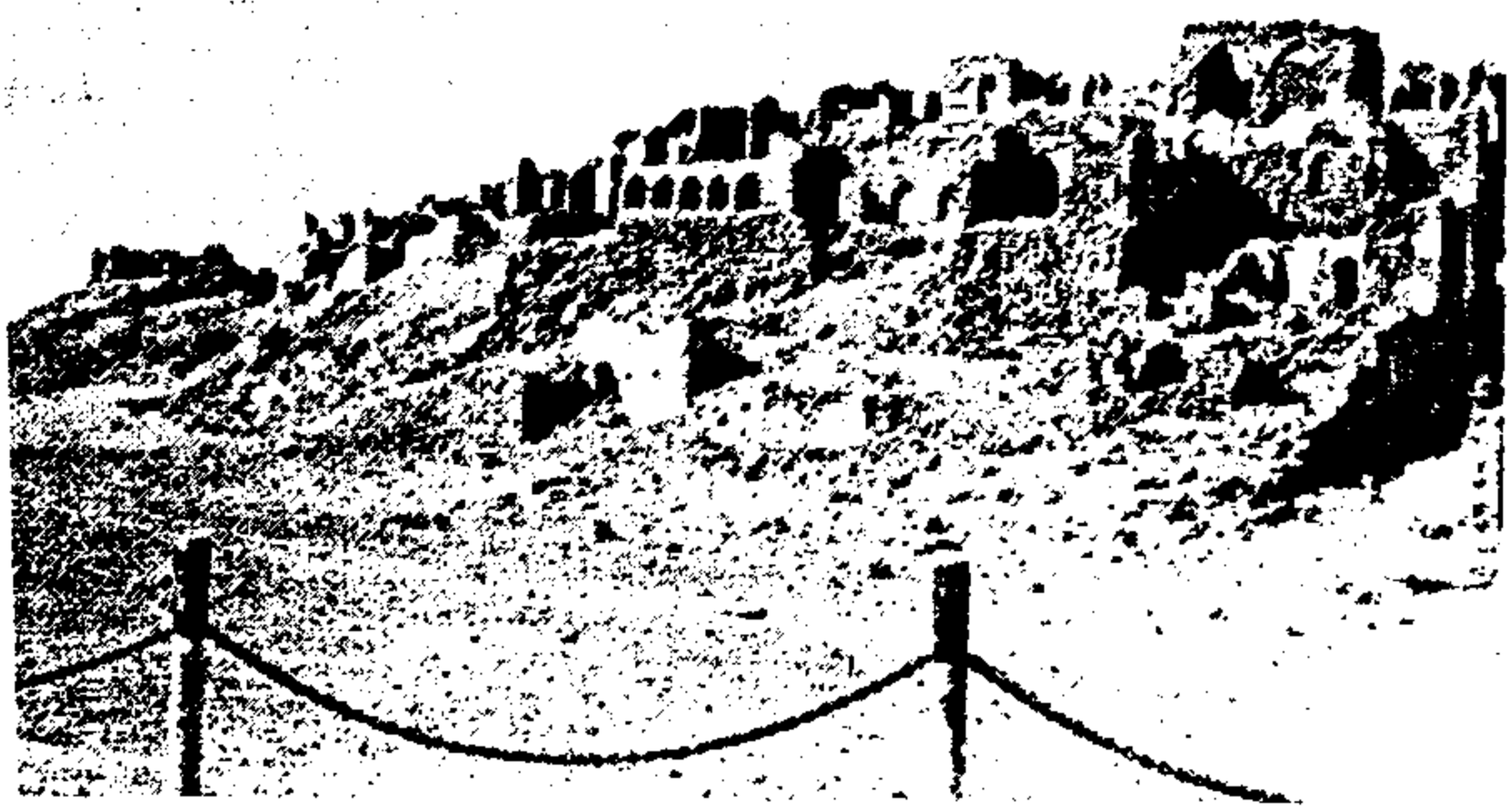

جبل الرماة

Marfat.com

قبر شریف سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اللهم صلی علیٰ سیدنا
و مولانا محمد نِ
الحبیبِ و علیٰ اٰلِہٖ
ووالدیہٖ وآلہٖ و صحبہٖ
و اِبنہٖ محبوبک سیدنا
عبد القادر المحی الدین و
بارک و سلم

Marfat.com

حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ

مالک کون ومکان، سیدالانبیاء والمرسلین، خاتم النبین، محبوب رب ذوالمنن، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے محترم ومکرم والد ماجد اور متولی کعبہ معظمہ، سیدنا عبدالمطلب کے جان سے زیادہ عزیز ترفرزندِ ارجمند سیدناو مولانا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

آپ حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے دس بیٹوں میں سے سب سے زیادہ خوبصورت پاکدامن و چہیتے اور چھوٹے صاحبزادے تھے۔آپ کی والدہ محترمہ کا نام فاطمہ بنت عمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھا۔حضرت عبدالمطلب نے نذر مانی تھی کہ اپنے بیٹوں میں سے ایک کو راہِ خدا میں قربان کروں گا۔ جب سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اٹھارہ برس کے قریب ہوئی تو حضرت عبدالمطلب نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور اپنی نذر کا تذکرہ فرمایا، تمام بیٹوں نے سر جھکاتے ہوئے لبیک کہا۔ وقت مقررہ پر تمام بیت اللہ شریف میں جمع ہوئے فال نکالنے والے کو طلب کیا، قرعہ فال حضرت عبدالمطلب کے سب سے لاڈلے بیٹے حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام نکلا۔آپ کو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب اپنے یہ سب سے چھوٹے بیٹے ہی تھے، مگر آپ انہیں رضائے الٰہی کے لئے قربان کرنے کو تیار ہوگئے۔ یہ خبر مکہ معظمہ میں بڑی سرعت سے پھیل گئی۔ عوام الناس اور سردارانِ مکہ مکرمہ فوراً جمع ہوگئے اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ذبح کرنے سے روکنے لگے مگر حضرت عبد المطلب اسی پر مصر رہے۔سردارانِ مکہ مکرمہ نے کہا کہ اگر بیٹوں کی قربانی کا آغاز آپ سے شروع ہوگیا تو یہ رک نہ سکے گا، اسلئے اپنی قوم کے نوجوانوں پر رحم کرو اور بڑے ہی جتن کے بعد اس بات پر راضی کر لیا کہ حجاز کی عرافہ سے فیصلہ حاصل کرلیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔عرافہ نے کہا کہ اس وقت جو مقتول کی دیت ہے اتنے اونٹ ایک طرف اور دوسری طرف سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو

Marfat.com

کھڑا کر کے فال نکالنا، اگر قرعہ اونٹوں کے نام نکلے تو اونٹ ذبح کر دینا اور اگر قرعہ سیدنا عبداللہ ﷺ کے نام نکلے تو دیت کے اونٹ دس، دس بڑھاتے رہنا اور فال لیتے جانا حتیٰ کہ قرعہ سیدنا عبداللہ ﷺ کی بجائے اونٹوں پر نکلے۔ جتنے اونٹوں کے نام قرعہ نکلے ان کو ذبح کر دینا اس طرح نذر پوری ہو جائے گی۔ اس طریقہ پر قرعہ اندازی شروع ہوئی اور قرعہ سیدنا عبداللہ ﷺ کے نام نکلتا رہا، حتیٰ کہ اونٹوں کی تعداد سو تک پہنچ گئی تو قرعہ آپ کے بجائے اونٹوں پر نکلا، حضرت عبدالمطلب نے تین بار قرعہ نکالنے کو فرمایا تینوں مرتبہ ہی اونٹوں کے نام پر نکلا تو سو اونٹ ذبح کر دیئے گئے اور اذنِ عام دے دیا کہ جو جتنا گوشت چاہے لے جائے اور درندوں و پرندوں کو بھی منع نہ کیا جائے۔

آپ کی شادی قریش کے بنو زہرہ خاندان میں سیدہ آمنہ بنت وھب بن عبد مناف سے ہوئی۔ نکاح کے کچھ ہی عرصہ بعد آپ بغرض تجارت شام تشریف لے گئے، شام سے جب مکہ معظمہ واپسی کے لئے چلے تو راستے میں بیمار ہو گئے مدینہ طیبہ پہنچ کر اپنے والد کے ننہال میں قیام فرمایا۔ آپ کے ہمراہی مکہ معظمہ لوٹ آئے، کچھ دن بیمار رہنے کے بعد وصال فرما گئے۔ ﷺ۔ آپ کی اچانک وفات سے تمام خاندان کو شدید صدمہ ہوا سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اس جانکاہ صدمہ سے نڈھال ہو گئیں اور آپ کی خدمت میں نہایت درد انگیز مرثیہ کا نذرانہ پیش کیا۔ محبوب رب ذوالمنن سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ طاہر ہی میں یتیم ہو گئے۔ مدینہ طیبہ میں تدفین نابغہ جعدی کے مکان میں ہوئی، باب السلام زقاق القوال میں مرقدِ مبارک تھا۔ جو نجدیت کی بربریت کا نشانہ بن چکا ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اچانک وفات سے سب کو صدمہ ہوا، لیکن حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دل پر جو قیامت ٹوٹی اس کا بس وہی اندازہ لگا سکتی ہیں۔ آپ نے اپنے عظیم خاوند کے انتقال پر ایک قصیدہ کہا اس کے چند اشعار آپ بھی پڑھیں تا کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دل دردمند کے احساسات کا

Marfat.com

آپ کو بھی اندازہ ہو سکے۔

عَفَا جَانِبُ الْبَطْحَآءِ مَنْ الِ هَاشِمْ
وَجَاوَرَ لَحْداً خَارِجاً فِیْ الغَمَآئِمِ

دَعَتْهُ الْمَنَایَا دَعْوَةً فَأَجَابَهَا
وَمَاحَرَّكَتْ فِی النَّاسِ مِثْلَ ابْنِ هَاشِمْ

عَشِیَّةَ رَاحُوا یَحْمِلُوْنَ سَرِیْرَهُ
تُعَاوِرُهُ اَصْحَابُهُ فِی التَّزَاحِمِ

فَاِنْ تَکُ غَالَتْهُ الْمَنُوْنُ وَرَیْبُهَا
فَقَدْ کَانَ مِعْطَاءً کَثِیْرَ التَّزَاحِمِ

۲۹

ترجمہ:

۱۔ وادی کے کنارے نے ہاشم کے بیٹے کو موت کی نیند سلا دیا۔ وہ مختلف پردوں میں پڑا ہوا مکہ سے دور لحد کا پڑوسی بن گیا۔

۲۔ موتوں نے اسے اچانک دعوت دی جسے اس نے قبول کر لیا اور موت نے لوگوں میں ہاشم کے بیٹے کا کوئی مثیل باقی نہیں چھوڑا۔

Marfat.com

۳۔ عشاء کے وقت جب اس کے دوست اس کی چارپائی اٹھا کر لے جا رہے تھے، تو وہ انبوہ کی وجہ سے باری باری کندھا بدل رہے تھے۔

۴۔ اگرچہ موت اور اس کی مشکلات نے اس کو جھپٹ لیا ہے لیکن وہ درحقیقت بہت سخی اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ ۳۰

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض : کسی شخص کو ایسی بلا میں مبتلا دیکھے جو بظاہر انسان کی طرف سے پہنچتی ہے اس وقت بھی یہ دعا پڑھ سکتا ہے۔ **الحمد لله الذی عافانی ممّا ابتلاک به و فضلنی علیٰ کثیر ممن خلق تفصیلا۔**

ارشاد : ہر بلا میں مبتلا کو دیکھ کر پڑھ سکتا ہے خواہ وہ بلا انسانی ہو یا آسمانی۔ پھر فرمایا میں تو کافر کا مردہ بھی دیکھ کر پڑھتا ہوں کہ جس بلا میں وہ مبتلا ہوا یعنی موت علی الکفر اس سے خدا نے ہم کو نجات دی اس پر شکر کرنا چاہئے۔ پھر فرمایا حدیث میں ہے کافر کے جنازہ کے آگے شیطان آگ کے شعلے اڑاتا ہوا شور مچاتا ناچتا ہوا چلتا ہے کہ آدمی کفر پر مرا۔ پھر فرمایا.... کے جنازہ کے ساتھ شیطان کو تھوڑی دیر ناچنا پڑتا ہے کہ وہ دوڑتے ہوئے لے جاتے ہیں اور ..... کے جنازہ کے ساتھ بہت دیر تک اُسے ناچنا پڑتا ہے کہ وہ باجہ بجاتے جگہ جگہ ٹھہراتے بہت آہستہ آہستہ لے جاتے ہیں۔ اللہ اکبر ہمارے مذہب اسلام میں ہر بات میں توسط کو اختیار فرمایا یہاں بھی حکم ہے کہ میت کو نہ بہت آہستہ لے جاؤ نہ دوڑتے ہوئے۔

Marfat.com

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

سیدہ آمنہ کی قبر شریف کا فوٹو

Marfat.com

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سفر مدینہ منورہ

حضرت عبدالمطلب کے والد گرامی حضرت ہاشم نے مدینہ منورہ کے بنی نجار خاندان کے رئیس عمرو بن لبید کی صاحب زادی سلمٰی سے شادی کی۔ جس کے بطن سے شیبہ (عبدالمطلب) پیدا ہوئے۔حضرت ہاشم ایک تجارتی سفر پر فلسطین گئے ہوئے تھے کہ غزہ کے مقام پرانتقال فرمایا۔حضرت عبداللہ ؓ شادی کے بعد کچھ عرصہ مکہ میں رہے پھر بغرض تجارت شام گئے جب لوٹے تو ان کا گزر مدینہ منورہ سے ہوا چند روز کے لئے اپنے والد حضرت عبد المطلب کے ننہال میں قیام کیا اسی اثنا میں وہ بیمار ہوگئے اور داعی اجل کو لبیک کہا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے معصوم دل پر اس جانکاہ صدمہ سے جو چوٹ لگی ہوگی اس کے درد کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ ابھی تو انہوں نے اپنے ماہِ تمام کو جی بھر کے دیکھا بھی نہ تھا۔ کتنی آرزوئیں زندہ درگور ہوگئی ہوں گی کتنی امنگیں ادھوری رہ گئی ہوں گی۔ ایک کامیاب اور ہر نوع کی سعادتوں سے مالا مال زندگی بسر کرنے کے سارے حسین خواب چور چور ہوگئے ہوں گے۔ سیدہ کے قلب حزیں نے کتنا چاہا ہوگا کہ اڑ کر مدینہ منورہ جائیں۔ اور اس مٹی کے تودے کو دیکھیں اور اس کی خاک کو آنکھوں کا سرمہ بنائیں۔ جہاں ان کا قرارِ جاں استراحت فرما ہے۔ لیکن وہ امانت جس کا آپ کو امین بنایا گیا تھا اس کی حفاظت کے احساس نے ان کے دل ناصبور کو اپنے محبوب کے مرقد کی زیارت سے باز رکھا یہاں تک کہ وہ نور حق محمد ﷺ معصوم کے پیکرِ رعنا میں ظاہر ہوا۔پھر حضور ﷺ کی پرورش کا فرض اس شوق فراواں کی تکمیل میں حائل رہا۔ جب اس لخت جگر اور نور نظر کی عمر چھ سال

Marfat.com

ہوگئی اورآپ سات آٹھ سال کی عمر کے بچوں سے بھی زیادہ توانا اور تندرست معلوم ہونے لگے اور غمزدہ ماں کو یقین ہو گیا کہ ان کے گلشنِ آرزو کا یہ گلِ رنگین اب مدینہ منورہ کے طویل اور کٹھن سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرنے کے قابل ہو گیا ہے تو انہوں نے اپنے سسر حضرت عبدالمطلب سے اپنی اس دیرینہ آرزو کا ذکر کیا اور اجازت چاہی کہ آپ مدینہ منورہ جا کر اپنے دولہا کی قبر کی زیارت کریں جو انہیں اپنی ایک سہانی جھلک دکھا کر شب ہجر کی تاریکیوں کے حوالے کر کے ہمیشہ کے لئے ان سے بچھڑ گیا ہے۔ حضرت عبدالمطلب اپنی بہو کی اس درخواست کو مسترد نہ کر سکے۔اور مدینہ منورہ جانے کی اجازت دے دی۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے فرزند دل بند کو لے کر روانہ ہوئیں۔ ان کے ساتھ ان کی کنیزام ایمن تھی۔ اس خوش بخت خاتون کا نام برکت تھا اور اس کا تعلق حبشہ سے تھا۔ یہ حضور ﷺ کو اپنے والد سے ورثہ میں ملی تھی۔ یہ مختصر سا قافلہ حضور ﷺ کے جدامجد حضرت عبدالمطلب کے ننہال بنو عدی بن نجار کے ہاں جا اترا اور ایک ماہ وہاں مقیم رہا۔ مہینہ بھر کے قیام کے دوران جو واقعات رونما پذیر ہوئے سرکار دو عالم ﷺ ہجرت کے بعد جب یہاں تشریف فرما ہوئے تو بسا اوقات حضور ﷺ ان یادوں کو تازہ فرمایا کرتے تھے۔ جب اس مکان کو دیکھتے جہاں اپنی پیاری ماں کے ساتھ رہائش فرمائی تھی تو فرماتے۔

هٰهُنَا نَزَلَتْ بِیْ اُمِّیْ وَاَحْسَنْتُ الْعَوْمَ فِیْ بِئْرِبَنِیْ عَدِیُ النَّجَارِ

"یعنی اس مکان میں، میں اپنی والدہ کے ساتھ اترا تھا اور میں نے بنی عدی بن نجار کے تالاب میں تیرنے میں مہارت حاصل کی تھی"

Marfat.com

اس مختصر قیام کے دوران ایک یہودی نے حضور ﷺ کو دیکھا تو پوچھا یَاغُلَامُ مَااِسْمُکَ اے بچے! تمہارا نام کیا ہے، میں نے کہامیرا نام احمد ہے۔ پھر اس نے میری پیٹھ کی طرف دیکھا پھر میں نے اس کو یہ کہتے سنا هٰذَا نَبِیُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یہ اس امت کا نبی ہے۔ پھر وہ اپنے یہودی علماء کے پاس گیا اور انہیں جا کر بتایا۔ میری والدہ کو بھی اس کا پتہ چل گیا ان کے دل میں یہود کی طرف سے طرح طرح کے اندیشے پیدا ہونے لگے۔ام ایمن کہتی ہیں کہ میں نے ان یہودیوں کو خود حضور ﷺ کو دیکھنے کے لئے یکے بعد دیگرے آتے تھے یہ کہتے سنا هُوَ نَبِیُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهٰذِهٖ دَارُهِجرَتِهٖ کہ اس امت کے یہ نبی ہیں اور یہ جگہ ان کی دار ہجرت بنے گی۔

ان اندیشوں کے باعث حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہاں ٹھرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور مکہ جانے کی تیاری شروع کر دی۔ ہم مدینہ سے روانہ ہوئے اور جب ابواء کے مقام پر پہنچے تو آپ کی طبیعت ناساز ہوگئی۔ ابو نعیم نے دلائل النبوۃ میں اسماء بنت رھم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میری ماں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے وقت حاضر تھی۔ آپ نے اپنی بالین کے قریب اپنے فرزند کو دیکھا تو یہ اشعار پڑھے۔

اِنْ صَحَّ مَا اَبْصَرْتُ فِی الْمَنَامِ

فَاَنْتَ مَبْعُوْثٌ اِلَی الْاَنَامِ تُبْعَثُ فِی الْحِلِّ وَ فِی الْحَرَامِ

تُبْعَثُ فِی التَّحْقِیقِ وَالْاِسْلَامِ دِیْنِ اَبِیْکَ الْبَرِّ اِبْرَاهَامِ

ذَاللهُ اَنْهَاکَ عَنِ الْاَصْنَامِ وَاَلَّا تُوَاِلِیْهَا مَعَ الْاَقْوَامِ

"یعنی میں نے جو خواب میں دیکھا ہے اگر وہ صحیح ہے۔
تو آپ ﷺ تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجے جائیں گے

Marfat.com

حل اورحرام سب جگہ آپ نبی ہوں گے آپ کو اپنے باپ ابراہیم علیہ سلام کے دین اسلام پر مبعوث کیا جائے گا۔ میں آپ کو بتوں سے، خدا کا واسطہ دے کر روکتی ہوں کہ آپ دوسری قوموں کے ساتھ مل کران سے دوستی نہ کریں۔ ''

اس کے بعد آپ نے فرمایا:

كُلُّ حَيٍّ مَيِّتٌ وَكُلُّ جَدِيْدٍ بَالٍ ۔ وَكُلُّ كَبِيْرٍ يَفْنىٰ وَاَنَا مَيْتَة وَذِكْرِىْ بَاقٍ وَوَلَدْتُ طُهْرًا۔

'' ہرزندہ موت کا مزہ چکھے گا۔ ہرنئی چیز پرانی ہو جائے گی اور ہر بڑی چیز فنا ہو جائے گی۔ میں تو مررہی ہوں لیکن میرا ذکر ہمیشہ باقی رہے گا۔ میں نے ایک پاکباز بچہ جنا ہے۔ ''

علامہ زرقانی شرح مواھب اللدنیہ میں ان اشعار کو نقل کرنے کے بعد علامہ سیوطی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ یہ اشعار اس بات پر صراحۃً دلالت کرتے ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا موحدہ تھیں انہوں نے دین ابراہیمی کا ذکر کیا اور یہ بھی بتایا کہ ان کا فرزند، اسلام کے ساتھ اللہ کی طرف مبعوث ہوگا اور بتوں کی دوستی سے اپنے فرزند کو منع فرمایا۔ کیا یہی توحید نہیں کیا ان عقائد کے علاوہ توحید کسی دوسری چیز کا نام ہے؟

ماں کی مامتا نے جب اپنے لخت جگر پر الوداعی نظر ڈالی تو ان کے قلب حزیں پر کیا گزری ہوگی۔ باپ کا سایہ پہلے ہی اٹھ چکا تھا۔ ماں کی آغوش محبت اب چھوٹ رہی ہے۔ یہ درد ناک سانحہ پیش آرہا ہے تو سفر میں جہاں نہ شفیق دادا پاس ہے اور نہ سو جان سے فدا ہونے والے چچا قریب ہیں۔ یہ جگہ مدینہ منورہ سے بھی کافی فاصلہ پر ہے اور مکہ معظمہ بھی دو سو میل دور ہے، بے بسی اور بے کسی کی اس حالت میں

Marfat.com

سیدہ طاہرہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے نور نظر کو اپنے خالق کریم کے سپرد کیا۔ ایک صابرہ، شاکرہ بیوہ کی آنکھوں سے ٹپکنے والے آنسوؤں نے یقیناً رحمت الٰہی کے دامن کو پکڑا ہوگا۔ اور اپنے بچے کے سر پر پھیلا دیا ہوگا۔

قدرت کے فیصلے بھی عجیب ہوتے ہیں وہ محبوب جو وجہ تخلیق کائنات ہے۔ ولادت با سعادت سے پہلے ہی اس کے سر سے باپ کا سایہ اٹھا لیا۔ ابھی عمر مبارک چھ سال کی ہوئی ہے۔کارکنان قضاء و قدر نے ماں کی آغوش محبت سے جدا کر دیا۔ دوہری یتیمی کے داغ نے ایک ننھے بچے کے معصوم دل کو درد و الم کا گہوارہ بنا دیا اس میں حکمت یہ تھی کہ جس نے کل دنیا بھر کے دردمندوں کا چارہ گر بننا ہے۔ اسے پتہ چل جائے کہ درد و الم کی ٹیسیں کتنی حوصلہ شکن ہوتی ہیں تاکہ اگر کوئی بے سہارا یتیم گردش لیل و نہار کا ستایا ہوا کوئی خستہ حال اس کے پاس تلاش درماں کے لئے آئے تو اسے اپنی مسکینی کا دور یاد آجائے اور وہ سراپا شفقت و رحمت بن کر اس کے زخموں پر مرہم رکھے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اس مسئلہ کی وضاحت کر دی جائے کہ حضور پرنور ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان کے بارے میں جلیل القدر علماء ربانین کا کیا فیصلہ ہے۔

حضور ﷺ کے والدین کریمین کا ایمان

اہل سنت و الجماعت کے علماء محققین کے جم غفیر کی اس مسئلہ کے بارے میں یہ رائے ہے کہ والدین کریمین نجات یافتہ ہیں اور جنت کی بہاروں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ [۳۱]

Marfat.com

اغوات الحرم النبوی

آغا کی جمع اغوات ہے۔مسجد نبوی شریف اور حجرہ مبارک کی خدمت پر جو معمور ہیں، ان کو اغوات کہتے ہیں۔

سب سے پہلے سلطان المقوس نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں خصی کو خدمت کے لئے بطور ہدیہ پیش کیا۔

پھرزمانہ اسلام میں سیدنا امیر معاویہ ؓ نے خصیان سے خدمت لی۔

(طبقات بن سعد ۵۱۸)

پہلے پہل حضرت صلاح الدین یوسف بن ایوب الکردی ؒ نے اپنے دورِحکومت میں الخصیان کوالحرمین الشریفین کی خدمت کے لئے مقرر کیا۔

(تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ ۲۰۰)

خلفائے راشیدین اور خلفائے عباسیہ کے دور میں الکعبۃ الشریفہ اور الحجرۃ المنیفہ کی خدمت فقہاء و صوفیہ، اور اہل علم و فضل کے سپرد تھی۔

سب سے پہلے باقاعدہ طور پر خصیان کو اس خدمت پر مامور کرنے کا قانون وضع کیا اور انہوں نے اپنے بعض خدام (خصیان) کو اس خدمت پر مامورکیا جو کہ بارہ عدد تھے۔

نور الدین الشہید نے خصیان کو اس خدمت پر مامور کرنے کا قانون وضع کیا۔اور اپنی طرف سے بارہ خدام(خصیان)کواس خدمت پر مامور کیا۔ جن کا تعلق مختلف علاقوں سے تھا۔

(تحفۃ المحب للمحبوب)

Marfat.com

اور ان کے لئے مندرجہ ذیل شروط مقرر کیں۔

(۱) حفاظِ قرآن ہوں۔
(۲) ہر وقت عبادت میں مصروف رہتے ہوں۔
(۳) اور مختلف علاقوں کے رہنے والے ہوں۔
(۴) اور انکا ایک ان ہی میں سے شیخ ہو۔
(۵) اگر مختلف علاقوں سے میسر نہ ہوں تو۔

رومی ہوں نہ ملنے کی صورت میں قنطارۃ (تکرونی) اور اگر تکرونی بھی دستیاب نہ ہوں تو پھر ہندی، آخری شرط ایک مدت کے بعد ختم ہوگئی اور اغوات میں ھندیوں کی کثرت ہوگئی حتی کہ ان کی تعداد چالیس ہوگئی۔

اغوات کا سب سے پہلا شیخ المولوی ابن قام المحل مقرر ہوا۔ یہ سلسلہ چلتا رہا تا آنکہ طواشی الیاس الاشرفی الابیض مقرر ہوئے۔ان کے مرنے کے بعد شاہین الحمالی اس عہدے پر فائز ہوئے، ان پر اکثر شرائط پوری اترتی تھیں۔ان کی مدت بہت لمبی رہی۔

یہ پہلے شیخ الاغوات تھے جن کے سپرد حجرہ شریف کی چابیاں کر دی گئیں۔قبل ازیں حجرۃ مقدسہ کی چابیاں قاضی کے سپرد تھیں۔

اغوات کا کام مسجد نبوی شریف کی حفاظت رات کو دروازوں کو بند کرنا اور رات بھر مسجد شریف میں حاضر رہنا، شمعدانوں کو اتار کر روشن کرنے کے بعد لٹکانا اور سحری کے وقت موذن کے لئے دروازہ کھولنا۔ موذن سحری کے وقت دروازہ پر کھڑا ہو کر با آواز بلند لا الہ الا اللہ کہتا آغا، محمد رسول اللہ (ﷺ) کہتا ہوا دروازہ کھول دیتا۔

مسجد نبوی شریف کی صفائی اور ہر جمعتہ المبارک کو حجرہ مطہرہ کی صفائی کی خدمت ان کے سپرد تھی۔سال میں ایک مرتبہ شیخ و خدام سب

Marfat.com

مل کر صفائی کرتے اور مدینہ منورہ کا امیر اپنے ہاتھوں سے قالین بچھاتا اور بخور سلگاتے۔

سنہ ۱۲۰۰ ہجری میں صرف حجرہ مطہرہ کی خدمت کے لئے سولہ اغوات تھے اور مسجد شریف کی خدمت پر مامور چالیس۔

۱۔ ایک ان میں شیخ الحرم

۲۔ دوسرا نائب الحرم

۳۔ تیسرا خزین دار الحرم

حضرت صلاح الدین یوسف بن ایوب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کے لئے قوائد و قوانین مرتب کئے اور بہت سی جاگیر ان کے نام وقف کر دی۔

پھر الصالح والناصر محمد بن قلادون نے بہت سی املاک اغوات کے نام وقف کردی مسجد نبوی شریف کے مشرقی جانب باب جبرائیل کے سامنے ایک پورا محلہ جو حارۃ الاغوات کے نام سے موسوم تھا، اغوات کے نام وقف تھا۔ (جو کہ اب توسیع حرم نبوی میں آچکا ہے۔)

حضور قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دور میں ان اغوات کے تین شیوخ مسلسل حضرت کی بارگاہ میں بڑی عقیدت و محبت سے حاضری دیتے رہے۔

۱) خواجہ عطیۃ اللہ

۲) خواجہ حمد اللہ

۳) خواجہ عبد السلام

Marfat.com

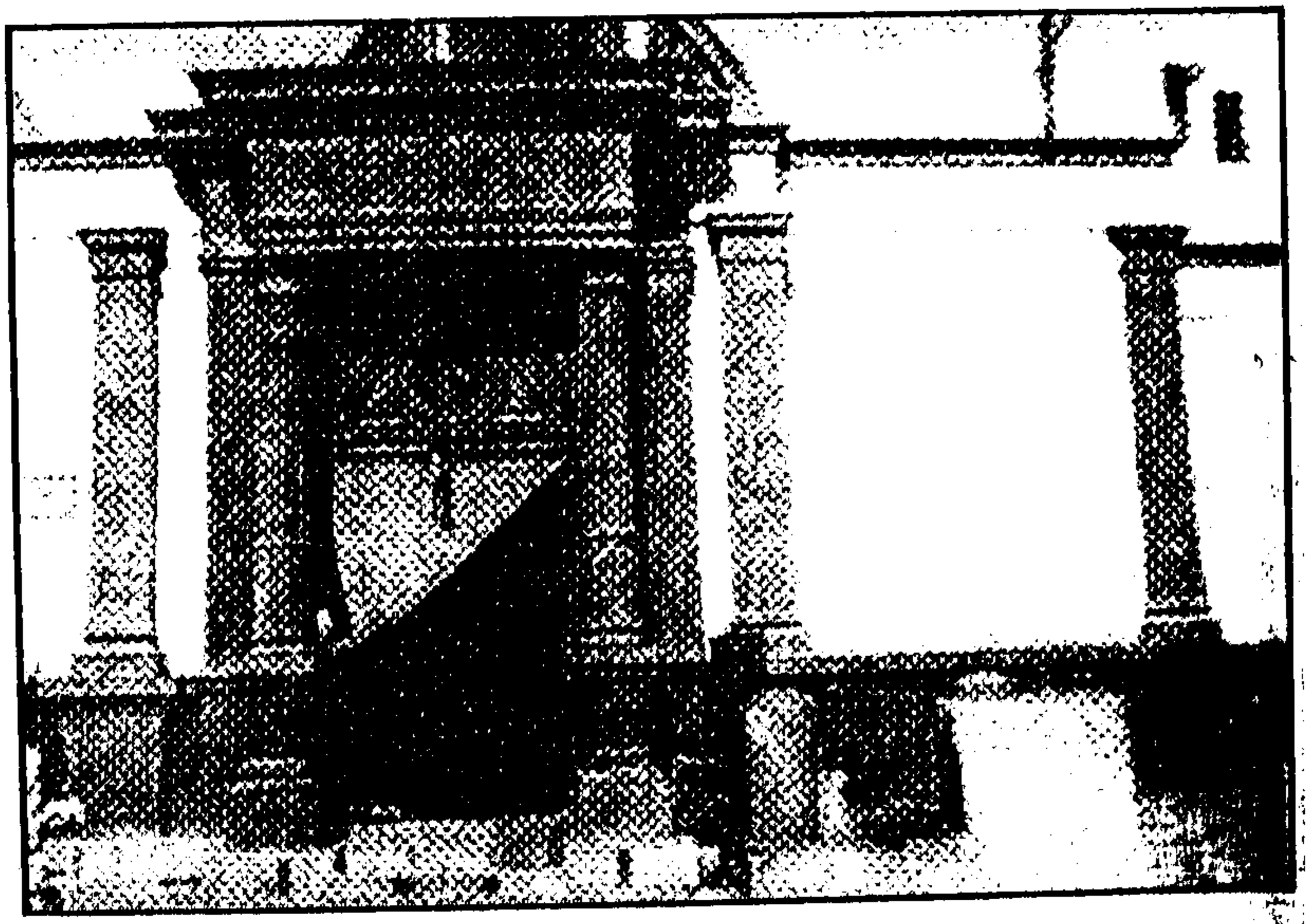

باب سيدنا جبرائيل قديماً وحديثاً حيث لم يطرأ عليه اي تغيير

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

هو القادر

بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے بازا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

Marfat.com

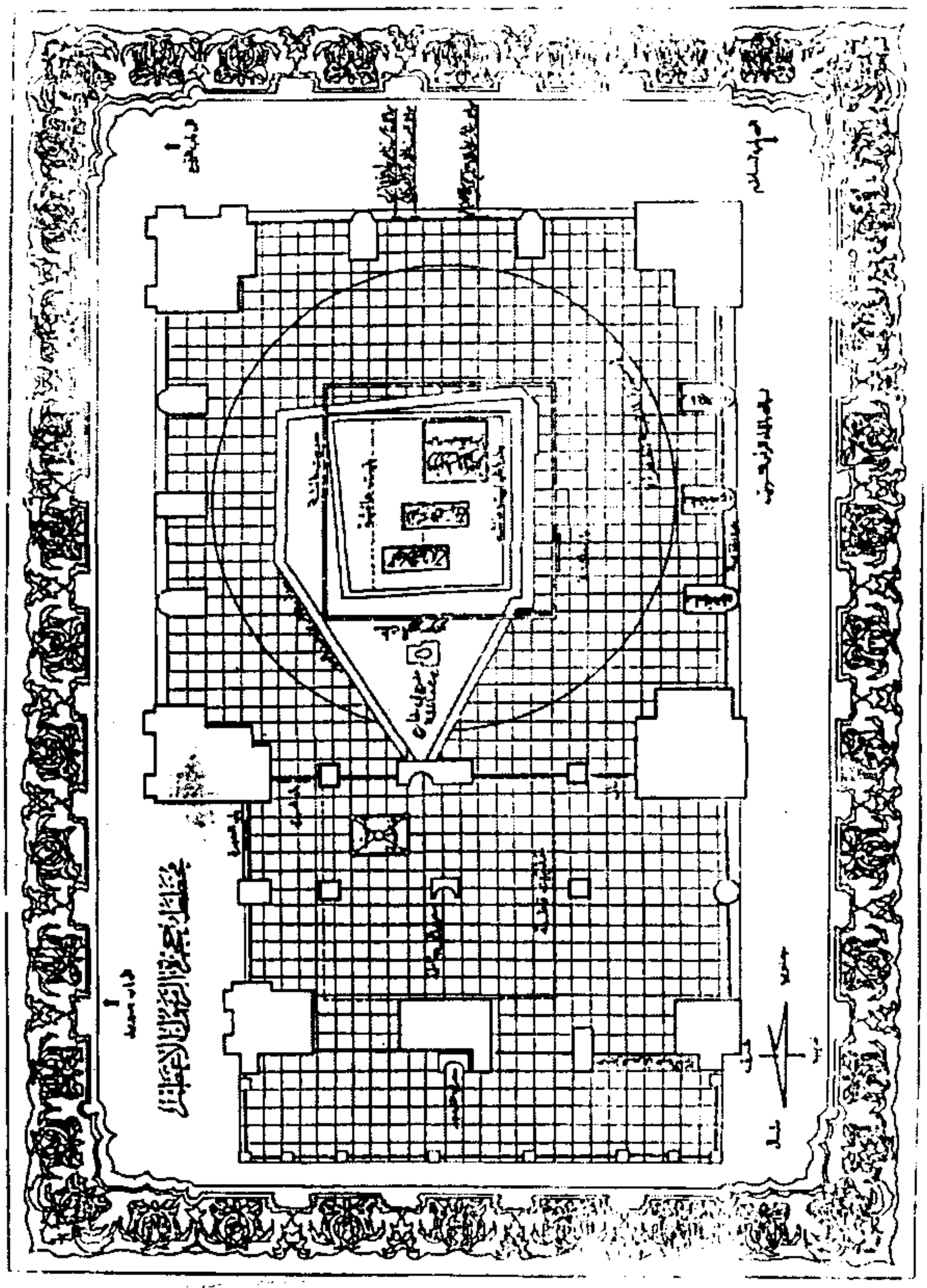

Marfat.com

آغازِ سفر

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینہ پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

نو برس سے کچھ زائد عرصہ حضرت سیدنا غوث الاعظم میراں محی الدین ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر رہنے کے بعد آپ نے حضور پُر نور شافع یوم النشور محبوب رب العالمین خاتم النبیین حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ و بارک وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضری کا قصد کیا اور ۱۳۲۷ھ میں سیدی ضیاء الدین احمد قادری ﷺ، خالق ﷻ کے بندہ اور خلق کے آقا و مولیٰ ﷺ کے حضور حاضر ہو گئے۔

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق (ﷻ) کا بندہ خلق کا آقا (ﷺ) کہوں تجھے

اور یہ حاضری سرکار بیکس نواز میں ایسی مقبول ہوئی کہ آپکو ہمیشہ کے لئے ہی اپنے دامنِ کرم میں ٹھہرا لیا ع

مل گیا سب کچھ جو طیبہ مل گیا

آپ بغداد شریف سے بذریعہ ریل گاڑی دمشق گئے۔ وہاں تمام

Marfat.com

مزارات کی زیارت سے مشرف ہوئے، وہاں کا ایک خاص واقعہ بیان فرمایا

کردبابارحمتہ اللہ علیہ

ایک مزار شریف جو کہ،کرُد با با کے نام سے معروف ہے۔ ان کا پاؤں قبر سے باہر نکلا ہوا ہے۔ ان کےمتعلق مشہور ہے کہ ہندوستان سے کوئی بزرگ آئے اور انہوں نے ان کی قبر پر کھڑے ہو کر کہا کہ میں نے آج تک کُردوں میں کوئی ولی نہیں دیکھا۔ تو اس ولی اللہ نے اپنا پاؤں قبر سے باہر نکال دیا۔ ہندی بزرگ نے پاؤں پکڑ لیا اور فرمایا کہ اب یہ پاؤں اندرنہیں جا سکتا۔ اس کے اوپر روئی رکھ کر ایک مٹی کا برتن الٹا کر کے رکھا ہوا تھا۔ پاؤں ماشاء اللہ ریشم سے بھی زیادہ ملائم اور بہت خوبصورت تھا۔

جناب مولانا محمدحفظ الرحمٰن وفا صاحب مسلم یونیورسٹی علیگڑھ اپنے سفر نامہ راہِ وفا میں یوں رقم طراز ہیں۔

یہاں سے ہم شہرکے دوسرے حصہ میں پہنچے۔ جہاں چالیس ابدال دفن ہیں۔ فاتحہ پڑھی اور واپس آئے۔ شام کو شہر کے مختلف بازاروں کی بارش ہوتے میں سیر کی۔ شہر کے آخری حصے میں حضرت محمد صالح الکردی اور حضرت محمد الایوبی الکردی کے مزارات ایک ہی گنبد میں ہیں۔ بہ ذوق و شوق فاتحہ پڑھی،حضرت محمد الایوبی الکردی کے پائے مبارک کا پنجہ سات سو سال سے قبر مبارک سے باہر نکلا ہوا ہے ، حیرت ہوئی، آنکھیں کھول کر دن کی روشنی میں بغور و خوض دیکھا، پھر تعجب ہوا تو دوبارہ نظر غائر ڈالی، اطمینان ہوا اور بڑوں کی بڑی باتیں سمجھ کر خاموش ہو رہے۔

Marfat.com

واقعہ اس طرح پر معلوم ہوا کہ :

ایک فوجی جرنیل دمشق میں آیا مختلف مقامات پر حاضری دی، لوگوں نے کہا کہ شہر کے آخری حصہ میں ایک ولی اللہ کا مزار ہے۔ وہاں بھی چلیئے، اس نے اس شرط کے ساتھ وہاں جانے پر آمادگی ظاہرکی کہ وہ اپنی کچھ کرامت دکھائیں تو میں سمجھوں گا کہ ولی اللہ ہیں،غرضیکہ وہ مزار پر پہنچا تو مزار مبارک کوحرکت ہوئی اورصاحب مزارجسمانی طور پرسامنے آگئے۔ وہ دیکھتے ہی دیکھتے بیہوش ہوگیا،تین شبانہ روز اسی حالت میں گذرگئے، چوتھے روز بشارت ہوئی کہ اب ازسرنوگنبد بنوا دے اورہمیں قبر میں دفنا کر اوپر روئی ڈالدے تمام جسم ڈھک جائے گا۔مگر ایک پیر نمایاں رہے گا جس سے تجھ جیسے انسانوں کو ہمیشہ عبرت حاصل ہوتی رہے گی۔ چنانچہ قبرمبارک بیچ میں سے کھوکھلی ہے روئی بھری رہتی ہے مگر ایک پیر کا پنجہ کھلا ہوا رہتا ہے۔اور وہ صاف دکھائی دیتا ہے، اللہ اکبر یہ ہے بزرگان دین کی شان [۳۲]

الحاج محمد الیاس برنی قادری نے بھی اپنے سفر نامہ میں حضرت شیخ محمد الایوبی الکردی ﷺ کا ذکر کیا ہے۔ [۳۳]

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

بغل مبارک (ﷺ)

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

سفرِ طیبہ

فرمایا:

"اس وقت ترکی حکومت کی امن و راحت کی مودب حکومت تھی، کوئی خرابی نہیں تھی۔ میں بغداد شریف سے دمشق آیا، حکومت نے یہاں ایک دائرہ قائم کر رکھا تھا، جو کوئی طالب علم یا علماء و مشائخ میں سے ہو اور وہ مدینہ شریف کی حاضری کو جانا چاہے تو جو دائرہ تھا، اس کو ریل کا ٹکٹ اور چار دن کے کھانے کا سامان دیتا تھا جبکہ گاڑی تین دن میں مدینہ شریف پہنچ جاتی تھی۔"

مودب سلطان بارگاہِ خیر الانام (صلی اللہ علیہ وسلم)

ایک مرتبہ فضیلت شیخ صدقہ حسن خانجی سابقہ امین البلدیہ مدینہ منورہ نے احقر سے بیان کیا کہ ان کے والد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر بیان کیا کرتے کہ جب سلطان عبدالحمید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ استنبول سے مدینہ طیبہ حاضری کے لئے آتے تو ان کے پہنچے سے پہلے ان کے لئے بگی اور گھوڑا ترکیا سے بذریعہ ریل گاڑی مدینہ شریف میں پہنچ جاتا۔ جب سلطان مدینہ طیبہ حاضر ہوتے تو اسی گھوڑا بگی پر سوار ہو کر حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری دینے آتے۔ بگی کے ساتھ ساتھ لوگوں کا ہجوم ہوتا، جب شارع عینیہ پر پہنچتے، قبہ شریف پر نظر پڑتے ہی فوراً سلطان سواری سے اترتے آنکھوں سے آنسوں جاری رہتے، دست بستہ کھڑے تا دیر صلاۃ و سلام عرض کرتے۔ پھر گھوڑے کے سم کا بوسہ لیتے، اس لئے کے سم پر مدینہ طیبہ کی غبار شریف پڑی ہوئی ہے، پھر حرم شریف میں حاضر ہوتے۔

Marfat.com

جب آپ مدینہ محبوبہ میں وارد ہوئے۔ اس وقت مودب ترکوں کا عہد حکومت تھا۔ اور اس زمانے میں علماء و مشائخ اہل سنت کی بڑی عزت و توقیر کی جاتی تھی۔گویا اس وقت حجاز مقدس اہل حق علماء و فضلاء اور صوفیہ و مشائخ کا مستقر تھا۔ یعنی مرکز اسلام میں وارثانِ علوم نبی پاک (ﷺ) جمع تھے۔چنانچہ آپ کو دربار سید الانبیاء ﷺ کے دربار دُر بار میں حاضری کی سعادت عظمیٰ کے ساتھ ساتھ وہاں کے مشائخ کرام اور علماء عظام سے فیض یاب ہونے کا شرف بھی نصیب ہوا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مشائخ کرام

نیز ان مشائخ کرام سے فیض یاب ہوتے رہے جو دربار محبوبِ خدا (ﷺ) میں حاضری کے لئے اطراف و اکناف عالم سے مدینہ منورہ میں حاضر ہوتے رہے۔

ان ایام میں مدینہ منورہ میں ایک مشہور عارفِ کامل اور فاضل اجل بزرگ موجود تھے۔ جن کا نام نامی واسم گرامی حضرت شیخ احمد الشمس القادری المالکی الشنقیطی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۲ھ) تھا۔

حضرت شیخ بہت بڑے محدث تھے۔ ان کے درسِ حدیث کا بہت چرچا تھا۔حضرت ضیاء الملت والدین ؒ نے ان کے حلقہ درس میں شامل ہوکر استفادہ کیا۔ اور ساتھ ہی ساتھ ان سے روحانی فیض حاصل کرتے رہے۔ حضرت سیدی کامل مہدی رحمتہ اللہ علیہ بھی آپ کے ہم درس تھے۔

حضرت شیخ قدس سرہٗ آپ سے بہت خوش تھے۔ چنانچہ سند حدیث کے ساتھ اجازت و خلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔

Marfat.com

عالم اسلام کے مشہور محقق عالم و عارف علامہ شیخ یوسف بن اسمائیل نبہانی قدس سرہٗ (۱۲۶۵ھ - ۱۳۵۰ھ) جو اکثر مدینہ طیبہ میں حاضر رہتے تھے۔حضرت ضیاء الدین احمد قادری ﷺ نے ان کے خرمنِ فیض سے ایک مدت تک خوشہ چینی کی اور ان کے مجاز و ماذون ہوئے۔

علامہ یوسف نبہانی قدس سرہٗ سے متعلق حضور قطب مدینہ ﷺ نے دو اہم باتیں ارشاد فرمائیں تھیں۔ جو قارئین کے لئے موجب ازدیاد ایمان ہوں گی، فرمایا:

'' ترکوں نے جب حجاز مقدس میں جدید طریقۂ تعلیم رائج کرنا چاہا تو حضرت علامہ یوسف نبہانی رحمتہ اللہ علیہ نے اس کی سخت مخالفت کی، پوسٹر چھپوائے اور ترکوں کو لکھا کہ رعیت کو کیوں گمراہ کرتے ہو ؟ یہاں صرف قدیم طریقۂ تعلیم رائج رہنا چاہیئے۔مدینہ طیبہ میں ایک ترک وزیر جو حضرت علامہ قدس سرہٗ کا بڑا مخالف تھا۔ اس نے سلطانِ معظم کے کان بھرے۔کہ یہ شخص حکومت کا دشمن ہے۔چنانچہ ترکیہ سے سلطانِ معظم کا تار گورنر مدینہ منورہ (بصری پاشا) کے نام آیا کہ علامہ یوسف نبہانی کو گرفتار کرلیا جائے۔ بصری پاشا حضرت علامہ کے مقام و مرتبہ سے اچھی طرح واقف تھا۔ خود تار لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔اور بڑے ادب سے سلطان معظم کا حکم گرفتاری سنایا۔ ''

حضرت علامہ نے فرمایا:

'' سمعاً و طاعۃ -ہمیں اطاعت سے گریز نہیں، جہاں دل چاہے لے چلیئے، مگر کہیں گے.وہی جس کا شریعت حکم کرتی ہے۔چنانچہ آپ کو محبوس کردیا گیا۔ اور تین آدمی ان کی

Marfat.com

خدمت میں (جیل میں) رات کو جاتے تھے۔ شیخ عمر، یہ فقیر (سیدی ضیاء الدین احمد قادری) اور ایک شامی بزرگ جو بہت بڑے تاجر بھی تھے۔ ایک دن حضرت علامہ نے ہمیں فرمایا یہاں بیٹھے کیا کرتے ہو یہ دورد شریف مل کر پڑھا کریں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الأمی وآلہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃً و سلامً علیک یا رسول اللہ قلت حیلتی أنت وسیلتی أدرکنی یا سیدی یا رسول اللہ

یہ دوردشریف تین دن پڑھا ہوگا کہ سلطان معظم کا تار آیا کہ مجھے معاف کیا جائے، مجھے غلط فہمی ہوئی۔"

حضرت ضیاء الملت و الدین ﷺ نے پھر یہ فرمایا کہ

" یہ دورد شریف ہمارے اعلحضرت ﷺ کے ہاں بھی بہت پڑھا جاتا تھا۔ "

علامہ نبہانی علیہ الرحمتہ کے ادب بارگاہِ رسالت مآب (ﷺ) کے بارے میں فرمایا:

"حضرت علامہ باب الرحمتہ میں کھڑے ہوکر صلوۃ و سلام عرض کرتے تھے۔ مواجہہ شریف کے سامنے کبھی کھڑے نہیں ہوئے۔ فرماتے تھے کہ مجھ گنہگار کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ "

سیدی و مرشدی ﷺ نے مزید فرمایا:

"حضرت علامہ محمد بدر الدین محدث شامی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۵۴) جو بہت بڑے محدث اور کامل بزرگ تھے وہ بھی باب الرحمتہ میں کھڑے ہوکر سلام عرض کرتے تھے۔"

Marfat.com

اس کے بعد فرمایا:

حقیقت یہ ہے کہ حضور ﷺ جیسے سامنے سے دیکھتے ہیں، ویسے ہی پیچھے سے دیکھتے ہیں۔ لہذا حضور ﷺ کا مواجہہ شریف ہر طرف ہے۔ جہاں بھی کھڑے ہوکر سلام عرض کریں۔ وہی حضور ﷺ کا مواجہہ شریف ہے۔ اور دور اول میں تو مواجہہ شریف کی جگہ امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے مکانات تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہما جمعین، ریاض الجنہ میں کھڑے ہوکر سلام عرض کرتے تھے۔

ایک مرتبہ مواجہہ شریف میں سلام عرض کرتے ہوئے۔ فقیر (راقم الحروف) کی کسی بد مذہب سے جھڑپ ہوگئی۔ اور یہ بات بہت شہرت پکڑ گئی۔ حضرت سیدی و مرشدی کو جب علم ہوا تو فقیر کو فرمایا۔

"حرم شریف ادب کا مقام ہے۔ یہاں تکرار سے بچو ریاض الجنہ میں کھڑے ہوکر سلام عرض کرلیا کرو۔ کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دور میں اس جگہ پر امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے مکانات تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ریاض الجنہ میں ہی کھڑے ہوکر سلام عرض کرتے تھے۔"

مشائخ قطب مدینہ

الشیخ احمد الشمس اور علامہ نبہانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہما کے علاوہ دیار عرب میں حسب ذیل اولیاء کبار نے آپ کو اجازت و خلافت سے نوازا۔

- الشیخ المعمر السید احمد بن عبد القادر المازونی الریفی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

(متوفی ۱۳۲۹ھ)

- الشیخ السید احمد عمران ابن برکۃ الیزبکتی قدس سرہٗ۔
- الشیخ الشریف احمد السنوسی رحمتہ اللہ علیہ (۱۳۵۱ھ / ۱۹۳۳ء)
- الامام السید محمد المہدی رحمتہ اللہ علیہ (۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۲ء)
- الشیخ محمود المغربی المراکشی المدنی رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت علامہ مولانا عبد الباقی ایوبی لکھنوی مہاجر مدنی رحمتہ اللہ علیہ (التوفی ۱۳۶۴ھ)
- حضرت علامہ محمد بدرالدین حسنی محدث شامی رحمتہ اللہ علیہ (۱۲۶۷ھ/۱۳۵۴ھ)

ذیل میں ان مشائخ کرام کے اسمائے گرامی درج ہیں جنہوں نے مدینہ طیبہ کی حاضری کے وقت آپ کو خلافتیں عطا فرمائیں۔

- شیخ العصر شبیہ غوث الاعظم حضرت شاہ علی حسین جیلانی اشرفی رحمتہ اللہ علیہ (التوفی ۱۳۵۵ھ) سجادہ نشین خانقاہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ۔
- حضرت علامہ مولانا محمد حسین نقشبندی پسروری رحمتہ اللہ علیہ (التوفی ۱۳۷۰ھ) پسرور ضلع سیالکوٹ۔

ان مشائخ کے علاوہ جن اور بزرگوں سے بھی مستفید و مستفیض ہوئے۔

- حضرت علامہ ابوالخیر محمد بن احمد بن عابدین خطیب الدمشقی رحمتہ اللہ علیہ التوفی ۱۳۴۳ھ
- حضرت شیخ السید احمد بن احمد بن محمد القادری الجزائری المدنی رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت شیخ ابی عبداللہ بن ابراہیم السباعی المراکشی رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت شیخ سیدی احمد السباعی مکی رحمتہ اللہ علیہ
- نقیب الاشرف السید علوی بن السید بافقیہ الحسینی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

- شیخ الدلائل محمد بن علی الحریری رحمتہ اللہ علیہ
- شیخ الدلائل سید عباس محمد رضوان مدنی رحمتہ اللہ علیہ

اس مقام پر یہ عرض کرنا مناسب ہوگا کہ حضرت سیدی و مرشدی ﷺ ان سب بزرگوں کے ذکر خیر کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ :

"بیعتِ ارادت میری سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ سے ہے۔ باپ (روحانی) میرے وہی ہیں، چچے بہت ہیں۔"

ضیاء الملت قدس سرہٗ جب اپنے پیر و مرشد کا تذکرہ فرماتے تو آپ کے رخِ انور پر ایک عجیب قسم کی پرکشش چمک پیدا ہوجاتی اور آواز ماشا اللہ ایسی بارعب ہو جاتی کہ اگر کوئی حضرت کو دیکھ نہ رہا ہو، صرف آواز ہی سن رہا ہو تو وہ یہ محسوس نہ کر پاتا کہ یہ آواز کسی سن رسیدہ بزرگ کی ہے۔ بلکہ بیس بائیس برس کے نوجوان کی آواز خیال کرتا۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

ریش مبارک (ﷺ)

ریشِ خوش مُعتدل مرہم ریشِ دل
ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام
خط کی گرد دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(حدایق بخشش۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

مقامِ رضا

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

ایک مرتبہ حضرت سیدی ﷺ، سیدنا اعلحضرت ﷺ کے علوِ مرتبت کے سلسلے میں ارشاد فرمایا:

" ایک عرصہ ہوا کہ فقیر بعارضہ فالج صاحب فراش ہو گیا۔ اس حالت میں ایک رات میں نے بحال زار سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں عرض کیا۔ کہ اے میرے آقا ومولا ﷺ مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے، جس کی یہ سزا ہے۔ میرے پیر و مرشد کے صدقے مجھے معاف فرمایا جائے۔ اور اپنے درِ پاک کی حاضری کا شرف عطا کیا جائے۔ اور اسی طرح سرکار غوث الثقلین ﷺ سے بھی استغاثہ کیا۔

چنانچہ اسی رات خواب میں دیکھا کہ سیدنا اعلحضرت ﷺ اور ان کے ساتھ دو بزرگ جو نہایت ہی روشن اور منور چہروں والے تھے، غریب خانہ پر تشریف لائے۔ اور اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ نے فرمایا:

ضیاء الدین! آج تم نے ایسی درخواست کی کہ میرے غوثِ اعظم ﷺ تمھارے پاس بہ نفس نفیس تشریف لے آئے ہیں۔

دوسرے بزرگ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

دیکھو یہ بزرگ سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری ﷺ

Marfat.com

ہیں۔

اس کے بعد سیدنا غوثِ اعظم ﷺ نے میرے جسم پر اپنا دستِ شفقت پھیرا اور فرمایا: اٹھو ---

اس حکم کے تحت (عالم خواب میں) میں اٹھ کھڑا ہوا۔ اوروہ تینوں بزرگ نماز میں مشغول ہو گئے۔اس پر میں بیدار ہوگیا تو میں واقعی کمرے میں کھڑا تھا۔اس پر میں نے نعرہ رسالت (ﷺ) لگایا۔گھر کے افراد دوڑے آئے۔اور مجھے صحت یاب پاکر حیران رہ گئے۔میں نے انہیں کہا کہ:

اس جگہ پر لوہے کی الماری رکھ دو۔ اسلئے کہ اس مقام پر اولیاء اللہ نے نماز ادا فرمائی ہے۔"

اس وقت حضرت قطب مدینہ ﷺ باب السلام میں رہائش پذیر تھے۔ اس گلی کا نام سقیفۃ الرصاص تھا۔ آپ کا قیام پہلی منزل پر ہوتا تھا۔ مکان بہت وسیع تھا۔ اس وقت وہ علاقہ منہدم ہو چکا ہے۔

پھر ایک مرتبہ ارشاد فرمایا:

"فقیرحرم نبوی شریف (ﷺ) کے باب السلام سے اندرحاضر ہوا۔ تودیکھتا ہوں کہ میرے پیر و مرشد سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت قدس سرہٗ مواجہہ مقدس میں حاضر صلاۃ و سلام عرض کررہے ہیں۔مجھے دکھ بہت ہوا کہ میرے پیر و مرشد مدینہ منورہ میں ہیں اور مجھے خبر نہیں۔

جب قریب پہنچا تو سیدنا اعلحضرت ﷺ کو نہ دیکھ پایا،صلاۃ و سلام پیش کرکے واپس ہوا۔ باب السلام سے مڑکر دیکھتا ہوں تو سیدنا اعلحضرت قدس سرہٗ کو بارگاہِ مقدس (ﷺ) میں موجود پاتا ہوں۔دوبارہ حاضر ہوا،تو وہ پہلے والی کیفیت ہی تھی، پھر

Marfat.com

جب تیسری مرتبہ باب السلام سے مڑ کر دیکھا تو حاضرِ بارگاہ (ﷺ) تھے۔فقیر سمجھ گیا کہ یہ ان کا اپنا معاملہ ہے، اس میں دخل اندازی مناسب نہیں اور گھر کو چلا آیا۔"

اسی طرح کا ایک واقعہ سیدا حمد شیخ جمال اللیل ۳۴ (معلم الحجاج مکہ مکرمہ) نے ارشاد فرمایا ۔

فرماتے ہیں کہ:

" میرے چچا عقیل جمال اللیل سیدنا اعلحضرت قدس سرہٗ العزیز کے مرید تھے۔ مدینہ طیبہ میں حاضر ہوئے۔ جب باب السلام سے داخل ہوتے ہیں تو سیدنا اعلحضرت ﷺ کو بارگاہِ سید الکونین (ﷺ) میں صلاۃ وسلام عرض کرتا ہوا پاتے ہیں۔جب قریب پہنچے تو نظروں سے اوجھل پایا، چند مرتبہ ایسا ہی ہوا۔اس کے بعد وہ سمجھ گئے کہ میرے پیر و مرشد کا روحانی معاملہ ہے۔"

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

چشمانِ مبارک (ﷺ)

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الدولة المکیه

سیدی ضیاء الملت و الدین ﷺ نے فرمایا:

''۱۳۲۳ھ کو ہند کے بعض وھابیہ نے شریف مکہ ۳۵ کے بعض مصاحبوں کو تحفے تحائف دے کر مکارانہ باتوں سے ورغلایا اوران کے ذریعہ سے، دربار میں حاضر ہو کر ایک درخواست پیش کی۔

کہ ہند سے ایک عالم آیا ہوا ہے۔ وہ عاشقِ رسول (ﷺ) کے طور پرمعروف ہے، اور صاحبِ تصانیف کثیرہ ہے۔ وہ اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ ﷺ کے علوم کو برا بر کہتا ہے۔ ہند میں چونکہ انگریز کی حکومت ہے، اسلئے وہاں اس سے بات نہیں کر سکتے، آپ سے استدعا ہے کہ اس کو بلا کر باز پرس کی جائے۔

شریف مکہ نے درخواست ملاحظہ فرماتے ہوئے کہا۔

تم مخالف ہوتے ہوئے بھی دو باتوں کا اقرار کر رہے ہو۔ یعنی وہ عاشق رسول(ﷺ) ہے اور صاحبِ تصانیف کثیرہ ہے۔ با ایں وجوہ اس کو دربار میں طلب کرنا، اس کی اھانت ہے، یہ میں نہیں کرسکتا۔ ہاں ایسا ممکن ہے کہ تم اپنے سوالا تحریرکرو۔ ان سے جواب کے لئے کہا جائے گا۔

تو انہوں نے پانچ سوال لکھ کر دیئے۔ جو حضرت سید شیخ صالح کمال مکی قدس سرہٗ کے سپرد کئے تاکہ وہ جواب حاصل کریں۔

سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ حرم شریف کے کتب خانہ میں آئے ۔ اس وقت حضرت علامہ شیخ اسماعیل قدس سرہٗ انکے بھائی اور ان

Marfat.com

کے والد حضرت علامہ سید خلیل اور دیگر علماء بھی موجود تھے۔

حضرت علامہ شیخ صالح کمال نے ایک پرچہ سیدنا اعلحضرت ﷺ کو دیا۔ جس پر علم غیب کے متعلق پانچ سوال تھے۔ اور فرمایا یہ سوال وہابیہ نے سیدنا شریف (شریف علی پاشا) کے ذریعہ بھیجے ہیں اور آپ سے جواب مطلوب ہے۔

سیدنا اعلحضرت ﷺ نے قلم دوات طلب فرمائی، وہاں جو اکابر علماء موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم اس کا جواب عجلت میں نہیں چاہتے۔ بلکہ ایسے مفصل و مدلل جواب کے طالب ہیں کہ خبثاء کو دوبارہ ایسے سوالات اٹھانے کی جرأت نہ ہو۔

سیدنا اعلحضرت ﷺ نے معذرت چاہی کہا حج کے لئے حاضر ہوا ہوں، اور اب مدینہ طیبہ کی حاضری کی تیاری میں ہوں اور بیمار بھی (سیدنا اعلحضرت ﷺ اس وقت جگر کے درد کی وجہ سے بخار میں مبتلا تھے) مگر علماء اپنے تقاضے پر مصر رہے، اور فرمایا کہ آپ دو دن میں جواب عنایت فرما دیں۔

دوسرے دن بیماری کی حالت میں ہی بیت اللہ شریف میں حاضر ہو کر سات گھنٹے میں الدولۃ المکیہ تصنیف فرمائی۔ اور بڑے شہزادے سیدنا حامد رضا ﷺ ساتھ ہی ساتھ اس کی نقل فرماتے جاتے تھے۔ دوسرے دن ڈیڑھ گھنٹہ میں نظر ثانی فرمائی۔ آخر میں حضرت علامہ شیخ احمد ابوالخیر کی فرمائش پر علوم خمسہ کا باب زیادہ فرمایا۔ کتاب مکمل کرکے شیخ صالح کمال قدس سرہٗ کے سپرد کردی گئی۔

سیدنا اعلحضرت ﷺ نے شریف کے نام ایک خط بھی تحریر کیا، کہ میرے عقائد میری اس کتاب سے ظاہر ہیں۔ مکہ معظمہ علماء سے بھرا ہوا ہے۔ نیز دنیا بھر کے علماء اس وقت مکہ معظمہ میں موجود ہیں، اگر کوئی اعتراض ہو تو علماء کے حضور پیش

Marfat.com

کردی جائے۔پھر بھی اعتراض رفع نہ ہو تو فقیر حاضر ہوکر گفتگو کرنے کو تیار ہے۔ اگر علماء مطمئن نہ ہوئے اور علماء نے فقیر کو مطمئن کر دیا تو رجوع کرنے کو تیار ہوں۔

شریف نے خط پڑھ کر مخالفین کو مخاطب کر کے کہا:

''تم نے مخالف ہوتے ہوئے بھی حضرت علامہ کی دو صفتوں کا اعتراف کیا، کہ عاشق رسول (ﷺ) ہیں اور صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔اور ایک وصف ان کا خط بتا رہا ہے، یعنی وہ ضدی نہیں ہیں۔ حق کو تسلیم کرنے کے لئے ہمہ وقت مستعد ہیں۔''

اس کے بعد کتاب سننی شروع کر دی۔ درمیان میں بار، بار، شریف کہتے رہے کہ اللہ تعالیٰ تو اپنے محبوب کو عطا فرماتا ہے اور وہابیہ انکار کرتے ہیں۔

مکہ مکرمہ میں اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی مقبولیت عطا فرمائی۔ علماء و مشائخ تو کجا عام لوگوں کی زبان پر اس کا چرچا تھا۔

خلیل احمد انبیٹھوی کو جب خبر ہوئی تو دوسری رات بمعہ ساتھیوں کے شریف کی گرفت کے ڈر سے مکہ مکرمہ سے بھاگ گیا۔

قطب مدینہ ﷺ نے فرمایا '' ۱۳۳۳ھ میں، ان ایام میں فقیر '' باب السلام، زقاق الزرندی'' میں رہائش پذیر تھا، فضل الرحمٰن اسی گھر میں پیدا ہوا تھا۔

سیدی قدس سرہٗ نے فرمایا:

''اس مکان پر جنات کا قبضہ تھا۔کبھی کبھی کوئی جن آتا، مجھے بازو سے پکڑ کر کہتا۔آپ کی پشت بڑی مضبوط ہے، اس وجہ سے ہم مجبور ہیں، بہتر یہ ہے کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ میں کہتا ابھی مجھے فرصت نہیں، جب فرصت ہوگی چلا جاؤں گا۔فضل الرحمٰن کے پیدا ہونے کے چند دن بعد تمام مکان جنات سے بھر گیا۔ میں کھڑا ہوا، اذان و اقامت کہی تمام جنات غائب ہوگئے۔تھوڑی ہی دیر

Marfat.com

کے بعد میرے قریبی دوست شیخ عتیق مخرج الحیدری [۳۶] تشریف لائے۔ان سے واقعہ بیان کیا توانہوں نے مکان چھوڑنے کا مشورہ دیا،اور سقیفۃ الرصاص میں مکان کرائے پر لے دیا پھر ہم ادھر منتقل ہوگئے۔"

سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ نے "الدولۃ المکیۃ" شریف ارسال فرمائی۔

یہ نسخہ حضرت علامہ سید احمد علی قادری رامپوری مہاجر مدنی رحمتہ اللہ علیہ کا کتابت کیا ہوا ہے اور حضرت شیخ علامہ محمد توفیق الایوبی مدنی قدس سرہٗ کا تصحیح کردہ ہے۔اس کو سیدنا اعلحضرت ﷺ نے پڑھا۔آپ کی نظریں اس پر پڑی ہوئی ہیں۔حضرت مولانا احمد علی قادری رامپوری سیدنا غوث اعظم ﷺ کی اولاد سے تھے۔بڑے جید عالم اور سیدنا اعلحضرت ﷺ کے بڑے قریبی تھے۔

آپ فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کو ایک مکتوب محررہ ۱۴ ربیع آلاخر ۱۳۲۹ھ میں تحریر فرماتے ہیں :

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب اور کوئی تقریظ وغیرہ یہاں نہیں ہوگی۔اب رسالہ شریف دولت مکیہ مولوی محمد سعد اللہ صاحب بنگالی سکاوی، حال وارد طیبہ کے مطالعہ میں ہے اور ان کا عزم نقل کرنے کا ہے۔ہفتہ عشرہ میں نقل کرلیں گے تو رسالہ شریف کو ہم آپ کی خدمت میں واپس بھیج دیں گے۔نقل اس کی جو مولوی سعد اللہ صاحب کے پاس رہے گی اگر موقع ہوا تو کسی صاحب کو دیکھائی جاوے گی، ورنہ نہیں۔الغرض رسالہ دولت مکیہ مع تقریظوں کے دس بارہ روز کے بعد آپ کے پاس بھیج دیں گے اطلاعاً عرض کیا۔ [۳۷]

حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ نے یہ مخطوطہ بڑی احتیاط سے رکھا ہوا تھا۔ فرمایا کرتے !

"یہ سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ کا لکھا ہوا نہیں ہے،مگر اعلحضرت نے اس کو پڑھا ہوا ہے۔اعلحضرت کی اس پر نظریں پڑی ہوئیں ہیں۔"

Marfat.com

آنکھوں میں آنسو آجاتے اور بڑی عقیدت ومحبت سے بوسہ دیتے اور فرماتے،

"جب یہ کتاب میں علماء کو دکھاتا اور بیان کرتا کہ اس کتاب کی تصنیف سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ نے اپنے کتب خانہ سے دور، صرف سات گھنٹوں میں تالیف فرمائی اور ڈیڑھ گھنٹہ میں نظر ثانی کرکے مکمل فرما دی۔ تو یہ بات ماننے سے علماء کو تأمل ہوتا، علماء کہتے یہ کیسے ممکن ہے۔ ہمارا تعلق بھی تو علم ہی سے ہے، ممکن ہے اس میں کچھ مبالغہ بھی ہو۔"

پھر فرمایا:

"سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ سے بریلی شریف کی حاضری پر عرض کیا کہ حضرت علماء یہ بات تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ آپ نے "الدولة المكية" سات گھنٹے میں تصنیف فرمائی اور ڈیڑھ گھنٹہ میں نظر ثانی فرما کر ساڑھے آٹھ گھنٹوں میں مکمل کردی۔

علماء کہتے ہیں کہ مصنف سفر میں تھا، اپنے کتبخانہ سے دور اور کتب میسر نہیں اور بیمار یہ کیسے ممکن ہے !؟"

تو اعلحضرت ﷺ نے فرمایا۔

"اس کا واقعہ یوں ہے کہ اس وقت میرے جگر میں درد تھا جس کی وجہ سے شدید بخار میں مبتلا تھا۔ مسئلہ سامنے آیا اور مدلل جواب کا اصرار کیا گیا، معذرت قبول نہ کی گئی۔ دوسرے دن اسی حالت میں اٹھا، چاہ زم زم شریف پر حاضر ہوا برکت حاصل کرنے کے لئے وضو کیا، پیا، حجر اسود شریف کا بوسہ لیا، کعبہ شریف کا طواف کرنے کے بعد دو رکعت ادا کرکے

Marfat.com

مقام ابراھیم پر ہی حاضر رہا۔رب العزت کی بارگاہ میں التجا کی۔ سید الانبیاء ﷺ اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے استعانت طلب کی لکھنا چاہا۔ بیت اللہ شریف کی زیارت کے لئے جو نگاہ اٹھی تو کیا دیکھتا ہوں کہ کعبہ شریف کے دروازے میں حبیب کریم علیہ الصلاۃ و السلام جلوہ افروز ہیں دائیں طرف سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجھہ الکریم اور بائیں طرف حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حضور کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہیں۔جو فرماتے رہے فقیر تحریر کرتا رہا۔ گویا کہ مرے قلب پر القا ہوتا تھا۔"

حضرت علامہ سید ابو الحسنات قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

۵ / ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ / ۱۲ / اکتوبر ۱۹۴۵ء یوم جمعہ آج مولانا ضیاء الدین صاحب کے دولت کدہ پر حاضر ہوا، گفتگو ہوتے ہوتے۔ اعلحضرت قدس سرہٗ کا تذکرہ آ گیا، الدولتہ المکیہ کا نسخہ دریافت فرمایا، میں نے کہا لاہور ہے۔ پھر قلمی مسودہ دکھایا جسے دیکھ کر مسرور ہوا۔ ۳۸

الحمد للہ یہ مخطوطہ ابھی تک سیدی فضل الرحمٰن قادری کے پاس موجود ہے،آپ نے اس کے ہر صفحہ کو پلاسٹک کے کور سے محفوظ کروا لیا ہے۔ اس مخطوطہ کے صفحہ اول و آخر کی تصویر آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

کیوں کہوں بیکس ہوں میں، کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پر فدا تم پہ کروروں درود

Marfat.com

الدولة المكية بالمادة الغيبية

للعلامة الامام الشيخ احمد رضا خان الهندى البريلوى دام فضله

ابتدى

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلى على رسوله الكريم

الحمد لله علام الغيوب غفار الذنوب ستار العيوب المظهر من رسوله على السر المحجوب
وافضل الصلوة واكمل السلام على ارضى من ارتضى واحب محبوب سيد المطلعين
على الغيوب الذى علمه ربه تعليما وكان فضل الله عليه عظيما فهو على كل غائب امين
وما هو على الغيب بضنين ولله هو بغوته ربه مجنون مستور عنه ما كان او يكون
فهو شاهد الملك والملكوت ومشاهد الجبار الجبروت مازاغ البصر وما
اقتاروه على ما يرى بل نزل عليه القرآن تبيانا لكل شئ فاحاط بعلوم الاولين
والآخرين وبعلوم لا تنحصر نحدد بل تنحسر دونها العدد الا يعلمها احد من العلمين
فعلوم آدم وعلوم العالم وعلوم اللوح وعلوم القلم كلها قطرة من بحار علوم حبيبنا
صلى الله عليه وسلم للان علومه وما يدريك ما علومه عليه صلوات الله وتسليمه هى اعظم
رشحة واكبر غرفة من ذلك البحر الغير المتناهى اعنى العلم الازلى الالهى فهو يستمد
من ربه والخلق يستمدون منه فما عندهم من العلوم انما هى لديه ومنه وعنه
وكلهم من رسول الله ملتمس غرفا من البحر او رشفا من الديم
واقفون لديه عند حدهم من نقطة العلم او من شكله الحكم

الدولۃ المکیہ کے مخطوطہ کے صفحہ اول کا عکس

Marfat.com

فيرى ويعرض ويسمع ويعترض وانا انبه الصابر قد اوردت المناهل وافدت المسائل
واجدت له الدلائل ان لا يكون من اسفل الاسافل كيف وما كان لكلامي مجرد
تجرد عن لفظة الازل بل قد كان مصرحا فيه بتصريح اجل ان المراد ما يكون وما كان
الى اخر الايام من اليوم الاول فالتنصيص بذلك اما كان سدا على الظن المسالك
ولكن الحسد حسك من تعلق به فسد وهلك فاياك واياك وسوارد الهلاك
والله تعالى يتولى هدانا وهداك الحمد لله تم الجواب وظهر الصواب واذ قد خرجت
العجالة في صورة الرسالة فاحببت ان اسميها الدولة المكية بالمادة الغيبية
ليكون علما بموضوع التاليف ومكان التصنيف مشعرا معلما وبحساب الجمل على
عام التاليف علامة وعلما الحمد لله كان العبد الضعيف اتم القسم الاول في النهار الاول
في سبع ساعات ثم زاد فيه النظر اسادس للافادة وكتب اليوم مع كثرة الاشغال
القسم الثاني بعد النظر واتمه في نحو ساعة وزيادة فتم بحمد الله تعالى لثلث بقين من
ذي الحجة يوم الاربعاء قبل العصر وافضل الصلوة واكمل السلام على المولى المخصوص
بطيب النشر شفيعنا يوم الحشر وعلى آله الكرام وصحبه العظام ما دار الفلك وليالي العشر

والحمد لله رب العالمين :

الدولة المكية کے مخطوطہ کے صفحہ آخر کا عکس

Marfat.com

حضرت علامہ سید احمد علی قادری مہاجر مدنی قدس سرہٗ

حضرت سیدی ضیا الملت والدین ﷺ نے فرمایا:

''حضرت علامہ سید احمد علی قادری رامپوری مہاجر مدنی قدس سرہٗ کو سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ سے بے حد عقیدت و محبت تھی۔ اعلحضرت کا تذکرہ بڑی عقیدت سے کیا کرتے تھے۔ الدولتہ المکیہ پر آپ کی تقریظ بھی موجود ہے۔ نیز آپ ہی کی کوششوں سے دیگر مشائخ کے علاوہ حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی قدس سرہٗ نے الدولتہ المکیہ پرتقریظ تحریر فرمائی جو سب سے پہلے ماہنامہ البیان ، طرابلس (شام) کے شمارہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ میں شائع ہوئی۔ جبکہ حضرت علامہ نبہانی قدس سرہٗ نے یہ تقریظ مدینہ طیبہ میں صفر ۱۳۳۱ھ کو تحریر فرمائی تھی۔''

'' علماء عرب کےخطوط فاضل بریلوی کے نام '' میں آپ کے متعدد خطوط شامل ہیں۔ آپ کے اکثر عزیز و اقارب ۱۳۳۱ھ کو شہر شاہجہانپور کے محلہ جھنڈہ میں رہتے تھے۔ (صفحہ ۱۰۹)

خیرالدین الزرکلی الاعلام کے صفحہ ۱۸۳ پر تحریر کرتے ہیں۔

الرامفوری

المتوفی بعد ۱۳۱۳ھ ۳۹

احمد بن علی الهندی الرا مفوری ، فقیه حنفی ۔ له (رساله فی الأ شراف الکیلانیین الحمویین القاطنین بالهند) یظن انها بخطه، فی ۱۳ ورقة ، بدار الکتب (۱۳۷۷ تاریخ)

حضرت شیخ الاسلام مدنی قدس سرہٗ سے بڑے گہرے مراسم تھے۔ حضرت کے کتب خانہ میں حضرت علامہ کی ملک دو کتابیں اور تیسری ان

Marfat.com

کی ذاتی تصنیف موجود ہے۔

۱) صمصام سنیت بگلوئی نجدیت ۔ تصنیف حافظ عبدالوحید حنفی فردوسی۔

۲) الکوکبۃ الشہابیہ علی کفریات ابی الوھابیہ۔ تصنیف سیدنا اعلحضرت ۔

۳) رفع الاشتباہ عن صفات صوفیہ ۔ تصنیف مولانا سید احمد علی حسنی قادری۔ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

سیدنا اعلحضرت ؒ کو ایک مکتوب میں لکھتے ہیں، فقیر احمد علی نے عبارات خبیثہ تقویت الایمان اور حفظ الایمان اور براہین قاطعہ وغیرہا کا ترجمہ عربی کر کے بطور رسالہ تیار کیا ہے اور ارادہ اس کی طبع کا بھی ہے۔ میری رائے میں یہ رسالہ بہت ہی کارآمد ہوگا، اہل عرب کو نفع دیوے گا۔ [۴۰]

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

سوال : دعا میں دو ہاتھ اٹھانے کیسے ہیں؟

جواب: مسنون ہیں۔ جیسا کہ مالک بن یسار سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو تو ہاتھوں کی پیٹھ سے سوال مت کیا کرو۔ پس جب تم دعا سے فارغ ہو تو ہاتھ اپنے چہرے پر ملا کرو۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی ہتھیلیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ سے سوال کرو۔ اور ہاتھوں کی پشت سے مت سوال کرو۔ پس جب تم دعا سے فارغ ہو تو ہاتھ منہ پر ملا کرو۔

(اسلام کی ۱۱ کتابیں ۔۔ حضرت علامہ غلام قادر بھیروی رحمتہ اللہ علیہ)

Marfat.com

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ

المعروف رسالہ مبارکہ مسمّٰی تنبیہ الہنود سے اوہام باطلہ بعض
حضرات نجدیہ کے دفع وتذلیل اسمٰعیل دہلوی اسمٰعیل وحامیان اسمٰعیل
کی تجہیل وتضلیل بین یہ رسالہ مسمّٰی بنام تاریخی

از افادات سید العلماء والاتقیاء حضرت مولانا الحاج السید آل احمد علی مرادآبادی عفا اللہ تعالیٰ عنہ

سنیہ تحریر
صمصام بکلوئے نجد

۱۳۱۶ھ

تصنیف لطیف حامی سنن ماحی فتن دریوزہ شکن مذہبی فکن مولانا
قاضی حافظ محمد عبدالحمید صاحب حنفی فردوسی عظیم آبادی
منظر رسالہ التحفہ الحنفیہ سلام اللہ عن شر الاعادی

مطبع ہل سنت وجماعت واقع شہر بریلی طبع ہو

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از بدایون مرسلہ مولانا مولوی محمد فضل المجید صاحب قادری غفار وفقہم اللہ تعالے ۲۲ جمادی الاولی سنہ ۱۳۱۲ھ

نخدمت بابرکت مولانا مرجع الفتاوے لافقین ملاذ العلماء المحققین جناب مولوی احمد رضا خانصاحب اللہم ادم افاضاتہم وافاداتہم۔ السلام علیکم کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ مین کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تقلید ائمہ اربعہ کو شرک کہتے ہین جس مسلمان کو مقلد دیکھین اوسے مشرک بتاتے ہین بلکہ اسمعیل مصنف تقویۃ الایمان وصراط المستقیم وایضاح الحق ویکروزی و تنویر العینین کو اپنا امام و پیشوا بتاتے اوس کے اقوال کو حق وہدایت جانتے اور اسکے مطابق اعتقاد رکھتے ہین ہمارے فقہاے کرام پیشوایان مذہب کے نزدیک اُن پر اور اُن کے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہین بینوا توجروا

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون

در دورِ زمانِ میمنت توامان بادشاہِ پر معدلت میر محبوب

علیخان بہادر شاہ مسلمین نظام الملک آصفجاہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

رفع الشبہ

عن صفاتِ صوفیہ

سنہ ۱۳۱۲ ہجری

من تالیف مؤلف ہیچمدان علام و جہانی مقبول درگاہ فیاض لایزالی امنی فسیح علم النحو

مولانا مولوی سید احمد علی حسنی قادری چشتی نقشبندی مہیر دردی وارثی نیز ثم

مرتبہ در مطبع نظامی واقع رزیڈنسی حیدرآباد دکن

Marfat.com

آئندہ صفحات پر حضرت علامہ سید احمد علی رامپوری مہاجر مدنی ﷺ کے مکتوب کا عکس ہے جو کہ آپ نے سیدی اعلحضرت عظیم البرکت مجدد اعظم امام احمد رضا خاں قادری قدس اللہ سرہ العزیز کو ارسال کیا تھا۔ اور اس میں ان واقعات کا بیان ہے جو حضرت علامہ مولانا کریم اللہ قادری مہاجر مدنی ﷺ کو مخالفین اہل سنت کی طرف سے پیش آئے تھے، اس مکتوب کا عکس حضرت پروفیسر ڈاکٹر علامہ محمد مسعود احمد مجددی مدظلہٗ العالی نے عنایت فرمایا ہے۔

ڈاکٹر صاحب قبلہ نے اس مکتوب میں جو واقعات مذکور ہیں اور یہ واقعات حضرت مولانا کریم اللہ قادری مدنی رحمتہ اللہ علیہ ہی کو پیش آئے تھے، اس لئے خیال فرمایا کہ یہ مکتوب حضرت مولانا کریم اللہ علیہ الرحمتہ کا ہے۔ ویسے بھی حضرت مولانا علامہ سید احمد علی رامپوری رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت مولانا کریم اللہ قادری رحمتہ اللہ علیہ، سیدی اعلحضرت کی خدمت میں اکثر مشترکہ مکتوب ہی ارسال کرتے تھے۔ مذکورہ واقعات کے سبب حضرت احمد علی رامپوری، حضرت مولانا کریم اللہ قادری کو مجاہد فی سبیل اللہ اور جان باز فی سبیل اللہ کے القابات سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مولانا کریم اللہ قادری رحمتہ اللہ علیہ کی تحریر کا عکس صفحہ ۳۲۸ پر ملاحظہ فرمائیں، اور حضرت علامہ سید احمد علی قادری رحمتہ اللہ علیہ کی تحریر کا عکس پیش نظر ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

مولانا سید محمد دفتری صاحب اتفاقیہ حرم شریف میں
ملاقات ہوگئی ہر سہ مولانا حرم شریف میں عصر سے پہلی
سنت پڑھ رہے تھے بندہ بھی انکی پاس بیٹھ گیا
اور بندہ کے پاس دولت نکلیہ عزیز تقاریظ موجود تھی
بندہ نے کچھ دعا کی درخواست کی اور موصوف نے مہربانی
ایکدو وقت دعا فرمایا اور نام کتاب پوچھا بندہ نے
نام بتایا اور عرض کیا کہ اب تک یہ رسالہ طبع نہیں ہوا
فرمایا کہ میں رسالہ کو ایک بار بغور دیکھ لوں اور
دو تین روز میں دیدیا دوسری روز رسالہ واپس دیا بندہ نے
عرض کی اگر تقریظ مرحمت فرمائیں تو بہت اچھا ہو تا
علماء اسکا تذکرہ میں کریں گے فرمایا میں ضرور
خوشی سے تقریظ لکھونگا تقریظ مرحمت فرمائی کہ انکا تذکرہ میں
کیا ہے فرمایا یا قضاۃ میں شمول ہوں یا نکل نوٹ صالح
خوش اخلق وجود دین پر مرنے والے کو لیکر زیارت کو گئے
تشریف لائے میں نے فقط واللہ اعلم

نوٹ

داخلی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ
یہ روزنامچہ ۱۳۳۱ھ میں لکھا گیا ہے
کیونکہ اس میں ۱۳۳۱ھ کی تاریخ درج ہے
۱۲ محمد حنیف غفرلہ

Marfat.com

Marfat.com

حضرت علامه سید احمد علی قادری رامپوری رحمة الله علیه کی الدولة المکیة پر تقریظ

بِسمِ اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

أحمدرضا البریلوی"عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه احداً الامن ارتضی من رسول" وأصلّی وأسلم علی عالم ما کان ومایکون سیّدنا ومولانا محمد المرتضی الرسول وعلی آله النجباء الکرام وأصحابه هداة الأنام

اما بعد فقد طالعت الکتاب المنیف اعنی الرسالة المسماة بالدولة المکیة با لمادة الغیبیة التی ألّفها المحقق المدقق العلامة الفهامة الفاضل الکامل ذوالتصانیف الشهیرة و التّالیفات الکثیرة مجدد المئة الحاضره شیخنا وأستاذنا و مولانا المولوی أحمد رضا خان المحمدی الحنفی السنی القادری البریلوی الهندی متع الله تعالیٰ المسلمین بطول بقائه آمین فوجهتها لطالبی الحق و مریدی الثواب کافیاً "و شافیا" ولا هل الجدل فاضحاً جزی الله تعالیٰ لمؤ لفها عن المسلمین خیر الجزاء وأتمها وأمّا ماتفوّه به بعض الناس ونسبوا الی شیخنا الممدوح مؤ لف الرسالة المذکورة انه قائل والعیاذ بالله تعالیٰ بمساواة علم الباری و علم حبیبه محمد (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) فذاک افتراء صریح و کذب قبیح و حضرة شیخنا و قدوتنا برئ من ذلک کما لایخفی علی ذی نظر وفهم سلیم و سمع صحیح وایضاً طالعت الرسائل الأخریٰ التی فی هٰذا الباب لمولانا الشیخ الموصوف فهی مصرحة ان علم الله تعالیٰ ازلی قدیم واجب مستقل غیر متناه وعلم

Marfat.com

النبی ﷺ حادث ممکن عطائی متناه و الله سبحانه و تعالیٰ بمحض فضله العظیم و کرمه العمیم أعطی لحبیبه سیّدنا محمد ﷺ علم الأولین والآخرین و علم ماکان ومایکون وعلوم الخلق اجمعین سطر من سطور علم النبی ﷺ کما علم النبی ﷺ قطرة من بحار علوم الله تعالیٰ جل جلاله فحاصل الکلام ان مذهب الفاضل الاجل العلامة الامام العالم الهندی احمد رضا خان سلمه الله الحنان المنان موافق و مطابق لمذهب الائمة الهداة من اهل السنة و الجماعة خلفاً و سلفاً وهوَ أنه صلی الله علیه وسلم اعرف الناس بالله تعالیٰ و اعلم الخلق علی الاطلاق وافضل العالمین وخاتم النبیین بالاتفاق لا یدانیه احد من خلق الله تعالیٰ فی أحدٍ من الصفات ألکمالیة فضلاً عن أن یساویه ولنعم ما قال الشاعر ؎

کل الکمال عبارة عن خردل
متفرق عن حسنة مجموع

علیه من الله صلاة و سلام دائمین متوالین وعلی اله و أصحابه أجمعین ۔ قال بفمه وکتبه بقلمَه العبد الفقیر المحتاج الی ربه القدیر السّید احمد علی الهندی الرامفوری المهاجر فی المدینة المنورة زادها الله تعظیماً وتشریفا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ:

میں حمد کرتا ہوں اپنے رب عالم الغیب کی رضا کے لئے جو اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں فرماتا سوائے اپنے پسندیدہ رسول کےاور میں درود و سلام بھیجتا ہوں ماکان ومایکون کے عالم اپنے سردار اور اپنے مولا محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور ان کی آل کرام پر اور انکے اصحاب عظام پر جو امت کے ہادی ہیں۔ حمد و صلاۃ کے بعد میں نے کتاب مبارک الدولتہ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ کا مطالعہ کیا جسے علامہ فہامہ محقق و مدقق فاضل کامل صاحب تصانیف کثیرہ مجدد مائتہ حاضرہ ہمارے شیخ و استاذ ہمارے مولا مولوی احمد رضا خاں محمدی حنفی سنی قادری بریلوی ہندی نے تالیف کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کی طول بقا سے متمتع فرمائے ۔ آمین ۔

طالبین حق اور ثواب کا ارادہ کرنے والوں کے لئے میں نے اس کتاب کو کافی و شافی پایا اور اہل جدل کیلئے رسوا کرنے والا، اللہ تعالیٰ اس کے مصنف کو تمام مسلمانوں کی طرف سے بہترین اور کامل جزا عطا فرمائے اور بعض لوگوں نے یہ جو بکواس کی ہے کہ مصنف رسالہ مذکورہ حضرت شیخ، علم نبی کریم (ﷺ) اور علم الٰہی کے مساوات کے قائل ہیں یہ صریح افترا اور قبیح جھوٹ ہے اور ہمارے شیخ و پیشوا (یعنی حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب) اس بہتان سے بری ہیں جیسا کہ صاحب عقل سلیم و نظر صحیح پر مخفی و پوشیدہ نہیں ہے اور میں نے مصنف کی دوسری تصانیف بھی اس باب میں دیکھیں جن میں تصریح ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا علم ازلی قدیم واجب و مستقل اور غیر متناہی ہے اور علم، نبی کریم ﷺ کا حادث ممکن

Marfat.com

عطائی اور متناہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل عظیم اور کرم عمیم سے اپنے حبیب سید عالم محمد مصطفیٰ ﷺ کو اولین و آخرین کے علوم عطا فرمائے اور ماکان و مایکون کا علم انہیں مرحمت کیا۔ تمام مخلوقات کا علم، حضور ﷺ کے دفترعلم کی ایک سطر ہے۔ جس طرح کہ علمِ نبی کریم ﷺ، اللہ تعالیٰ کے علم کے سمندر کا ایک قطرہ ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ فاضل اجل علامہ اکمل امام عالمِ ہندی مولانا احمد رضا خاں صاحب (اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے) کا مذہب اہل سنت کے علماء کرام کے مطابق و موافق ہے۔ اور حضورسید عالم ﷺ اعرف الناس باللہ تعالیٰ ہیں اور اعلم الخلق علی الاطلاق اور افضل العالمین اور خاتم النبیین بالاتفاق ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے اوصاف کمال تک نہیں پہنچتی چہ جائیکہ برابرہونا اس شاعر نے خوب و بہتر لکھا ہے۔

" کہ ہر کمال ان کے حسن کے مجموعہ کے سامنے ایک رائی کا دانہ ہے "

ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دائم و متواتر صلاۃ و سلام نازل ہو اور ان کی آل و اصحاب سب پر۔

یہ کہا اپنے منہ سے اور لکھا اپنے قلم سے فقیر اپنے رب قدیر کے فضل کا محتاج۔

السید احمد علی ہندی رامپوری مہاجر مدینہ منورہ نے، اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ کے شرف و عظمت کو زیادہ فرمادے۔

Marfat.com

حضرت مولانا محمد کریم اللہ قادری پنجابی مہاجر مدنی قدس سرہٗ

انجمن نعمانیہ لاہور کا ماہواری رسالہ جلد ۱۵، شمارہ ۴ تا ۶ حضرت مولانا محمد کریم اللہ قادری پنجابی رحمتہ اللہ علیہ مہاجر مدنی کے نام ارسال کردہ ہے۔

یہ وہی عالم ربانی ہیں جن کا ذکر سیدنا اعلیٰحضرت عظیم البرکت ﷺ نے اسطرح فرمایا:

"وہ کیا بات تھی جس نے حضرات کرام مدینہ طیبہ کو اس ذرۂ بے مقدار کا مشتاق بنا رکھا تھا۔ یہاں تک کہ مولانا کریم اللہ صاحب (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے تھے کہ علماء تو علماء اہل بازار تک کو تیرا اشتیاق تھا۔"

اور یہ جملہ فرمایا کہ:

"ہم سالہا سال سے سرکار (ﷺ) میں مقیم ہیں۔ اطراف و آفاق سے علماء آتے ہیں۔ واللہ یہ لفظ تھا۔ کہ جوتیاں چٹخاتے چلے جاتے ہیں۔ اور کوئی نہیں پوچھتا اور تمھارے پاس علماء کا یہ ہجوم ہے۔"

میں نے عرض کی:

میرے سرکار کا کرم۔ ﷺ۔

کریماں کہ در فضل بالا ترند
سگاں پرورند و چناں پرورند
اپنے کرم کا جب وہ صدقہ نکالتے ہیں
ہم سوں کو پالتے ہیں اور ایسا پالتے ہیں [۴۱]

حضرت سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

''حضرت والد ماجد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حضرت مولانا محمد کریم اللہ قادری صاحب قدس سرہٗ کا بارہا ذکر سنا کرتا تھا۔ سیدی والد الکریم ان کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے۔''

انجمن نعمانیہ لاہور کا یہ شمارہ جمادی الأولی تا رجب ۱۳۳۱ھ کا مطبع ہے۔ اور اس میں حضرت علامہ نبھانی رحمتہ اللہ علیہ کی '' الدولۃ المکیۃ'' پر تقریظ جو ۲۷ صفر ۱۳۳۱ھ کی تحریر کردہ ہے۔ شمارہ کے صفحہ ۲۷ و ۲۸ پر ہے۔ یہ حضرت علامہ محمد کریم اللہ قادری قدس سرہٗ کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ (آئندہ صفحات پر عکس ملاحظہ فرمائیں)

اور صفحہ ۲۸ پر کتب ملنے کے جو پتے درج ہیں ان میں باب السلام مدینہ منورہ بھی ہے۔ ان دنوں حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ باب السلام زقاق الزرندی میں قیام پذیر تھے۔ اور یہ آپ ہی کا پتہ ہے۔

جبکہ یہی تقریظ ماہنامہ '' البیان '' طرابلس (شام) کے شمارہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ میں حضرت مولانا علامہ سید احمد علی قادری رحمتہ اللہ علیہ نے طبع کروائی ۔ فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے نام مکتوب میں تحریر کرتے ہیں:

شیخ یوسف نبھانی صاحب کی تقریظ مع اضافہ بعض تقریرات اول و آخر اس کی ازطرف خود کرکے بطور رسالہ برائے طبع مجلّہ والوں کو بھیجا _____ چونکہ مجلّہ البیان [۴۲] والے رشید رضا مصری کی جماعت کے لوگ ہیں اور شیخ یوسف نبھانی سے عداوت رکھتے ہیں۔ لہذا خیال پختہ تھا کہ شاید وہ انکار کریں گے۔ ہم کو ایک نسخہ معمولی اور بیس دوسرے بقیمت پانچ روپے کے بھیج دیئے ہیں منجملہ اس کا ایک پرچہ حضور والا کی خدمت اقدس میں بھی بھیج دیا ہے۔ [۴۳]

حضرت مولانا کریم اللہ قادری مہاجر مدنی قدس سرہٗ نے بھی ''الدولۃ المکیۃ'' پر تقریظ تحریر فرمائی تھی۔ اور حضرت علامہ نبھانی رحمتہ اللہ

Marfat.com

علیہ کے ساتھ اس سلسلہ میں خط و کتابت بھی کی تھی۔ جس کا ذکر حضرت علامہ نبھانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تقریظ میں فرمایا ہے۔

حضرت مولانا کریم اللہ مہاجر مدنی سلسلہ قادریہ میں پنجاب کے بزرگ خواجہ غلام محی الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۱۳۳۰ھ سے بیعت اور حضرت شاہ محمد عبدالحق شیخ الدلائل الہ آبادی مہاجر مکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد رشید تھے۔

مولانا محمد کریم اللہ قادری نے فاضل بریلوی قدس سرہ کے نام ایک مکتوب میں جو کہ علامہ سید احمد علی رامپوری اور مولانا کریم اللہ کا مشترکہ ارسال کردہ ہے، تحریر کرتے ہیں۔

رات دن قلوب تشویش میں ہیں، بتاریخ ۲۴ ماہ صفر الخیر سیدنا و مرشدنا و مولانا فدائے روحی و قلبی حامی دین اعلی حضرت خواجہ شاہ غلام محی الدین صاحب کا وصال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ حقیر کو صدمہ عظیم ظاہراً و باطناً حاصل ہوا۔ گویا پنجاب سے قطع تعلق من کل الوجوہ ہو گیا۔ احقر سن صغر میں در زمرہ متوسلین قبلہ عالم مرحوم شمول ہوا تھا۔ احقر میں جس قدر پاس اہلسنت و جماعت کا ہے، تمام توجہ عالیہ اعلحضرت مرحوم کی وجہ سے ہے۔ حضرت قبلہ عالم صاحب مرحوم مذاہب باطلہ و عاطلہ سے بہت مبغض تھے۔ بالخصوص فرقہ نانجار کفارشعار دیوبندیہ سے ناخوش تھے اور اس قوم اشرار کے رد میں دائما مشغول بجان و دل تھے۔ مگر ذات باری عزاسمہ مستغنی ہے۔ یفعل مایشاء و یحکم مایرید ۔ بندہ کی کمر میں اس خبر سے درد پیدا ہو گیا ہے۔ دعا فرما دیں کہ خداوندکریم صبرعطا فرما دے (آمین) اور رضامندی روحانی قبلہ عالم صاحب مرحوم نصیب ہو وے۔ ۴۴

Marfat.com

بسملہ مصلیا جناب مولانا الحاج مولوی کریم اللہ صاحب مہاجر مدنی دام فیضہم

منقل خلفہ مرحوم

جلد ۱ | ۱۳۳۱ | شمارہ ۶

انجمن نعمانیہ لاہور کا ماہواری رسالہ

جمادی الاول تا رجب المرجب ۱۳۳۱ھ مطابق اپریل تا جون ۱۹۱۳ء

تحت ادارت

مولوی حبیب نور بخش ایم اے حنفی نقشبندی

حمیدیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام مولوی محمد ثناء اللہ منیجر کے چھپکر انجمن مذکور کے لئے شائع ہوا

Marfat.com

۴۰

ترجمہ۔ بعد حمد و صلوٰۃ اسکے بدعت کی تین قسمیں ہیں۔ ایک قسم وہ جو مباح ہے جیسا کہ کھانے پینے پہننے اور نکاح کی اشیاء میں فراخ دستی۔ پس ان میں سے کسی کا ڈر نہیں دوسری قسم وہ جو حسن ہے اور وہ ہر ایک نئی شئی ہے جو قواعد شریعت کے موافق ہو۔ اور کسی قاعدہ شریعت کے مخالف نہ ہو۔ جیسا کہ نماز تراویح اور مہمانسرائے و کاروان سرائے و مدارس کا بنانا۔ اور دیگر کارخیر جو صدر اول میں نہ تھے کیونکہ یہ احکام شریعت یعنی نیکی کرنے اور بدفعلوں پر مدد کرنے کے موافق ہے۔ اسی طرح زبان عربی میں مشغول ہونا کیونکہ وہ بھی نیا امر ہے۔ مگر اوسکی معرفت کے بغیر تدبر قرآن اور اس کی معانی کا سمجھنا صورت پذیر نہیں ہوتا۔ پس اس کا احداث موافق ہے حکم شریعت یعنی تدبر آیات قرآن اور اسکی معانی کے سمجھنے کے۔ اسیطرح احادیث اور انکی تدوین اور ان کی تقسیم حسن و صحیح و ضعیف میں بدعت حسنہ ہے کیونکہ اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کلام کی حفاظت ہے۔ اس سے کہ اس میں وہ کلام داخل ہو جائے جو حدیث نہیں۔ یا اس سے کہ اس میں سے وہ کلام نکل جائے جو حدیث ہے۔ اسیطرح قواعد فقہ کی بنیاد رکھنا اور اصول فقہ بنانا بدعت حسنہ ہے ان میں سے ہر ایک بدعت حسنہ ہے۔ جو اصول شریعت کے موافق ہے اور کسی اصول کے مخالف نہیں۔ اور بدعت قبیحہ وہ ہے جو شریعت کے مخالف ہو۔ یا مخالفت شریعت کو مستلزم ہو اس کی مثال صلوٰۃ الرغائب ہے۔ انتہی۔ پس مجاری کے مستحسن ہونے میں کوئی شک نہ رہا۔ فالحمد للہ

باسمہ تعالیٰ وصلی علی رسولہ الکریم

بلوغ المرام من طرائف الشام

برادران اہل سنت سے یہ امر مخفی نہیں کہ آجکل مسئلہ علم غیب نبوی میں ہندوستان کے مسلمانوں میں کسیقدر اختلاف برپا ہے۔ اگرچہ اکثر علمائے دین و فاضلان شریعت متین نے نہایت تفصیل و توضیح کیساتھ اس مسئلہ میں قلم اٹھا کر کوئی دقیقہ اسکی

Marfat.com

تحقیق و تدقیق میں نہ اٹھا رکھا۔ اور نہایت اعلیٰ براہین و مدلل مضامین کیساتھ اسکے ثبوت کو اظہر من الشمس فرما دیا۔ مگر پھر بھی ایک جماعت مدعی روشن خیالی کے فہوم تک اسکا صحیح معیار قائم نہ ہوتا تھا۔ بلکہ وہ اس فضائل رسالتمآب کے اہم مسئلہ کی تحقیق اور اسکی خاصتاً تدقیق کو علماء کے آپس کے باہمی اختلافات و مجادلات معاصرت سے منسوب کیا کرتے تھے۔ نیز انجمن نعمانیہ اور معاونین انجمن سے یہ امر بالکل پوشیدہ نہیں۔ کہ سال گذشتہ ہی میں اس مسئلہ خاص میں انجمن ہی کے اہتمام سے کئی ایک مجلس مباحثہ و مناظرہ منعقد ہوئی جسمیں اکابر علماء نے شرکت فرمائی۔ اور منکرین کے گرمنز کو روشن دھویلیا فرمایا۔ یا جس سے عام طور پر مسلمانوں کو اتنا ضرور متحقق ہو گیا۔ بشرطیکہ وہ انصاف کو ہاتھ سے نہ دیں کہ اجلۂ علماء اہل سنت و فضلائے دین و ملت وہ علماء جو ورثۃ الانبیاء کے واقعی مصداق ہیں۔ اسیطرف ہیں کہ بیشک مسئلہ علم غیب رسالتمآبی جمہور اہل سنت کے اعتقادیات سے ہے خصوصاً صوفیائے کرام کی مقبول جماعت کا کہ جنکے وجود حدیث تکا نبیاء بنی اسرائیل کے مطابق کرامت نما و معجزہ نبوی ثابت ہو چکے ہیں۔ یہ منتہ عقیدہ ہے۔ کہ بیشک خداوند تعالیٰ اپنے محبوبوں اور مقبولوں پر علوم مغیبات متجلی و منکشف فرما دیا کرتا ہے۔ اور یہ رب تقدس و تعالیٰ کے آیات رحمت و رضا و کرامت سے ہے۔ واللہ یختص برحمتہ من یشاء ان اللہ علی کل شیئ قدیر۔ لیکن اسکا مزید ثبوت اور علی الترین اثبات خدا کے فضل و کرم سے یہ بہم پہنچا۔ کہ علمائے عرب خصوصاً علماء حرمین الشریفین نے اسکی تصدیق فرما کر اس اختلاف کا بالکل منعدم کر دیا۔ کیوں نہ کرتے کہ آخر اس سے فضیلت و عظمت عزت و حرمت شان رسالتمآبی مقصود تھی۔ نہ اور کچھ۔ عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے ہاں یہ گھٹائیں اسے منکر بڑھانا تیرہ اور ہر عاقل و دانا کے آنکھوں سے حجاب تامل اٹھا دیا۔ کہ یہ مسئلہ کوئی مخترعہ اور موضوعہ مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ منصوص اور تحقیقی شرعی اور دینی فضائل نبوی کا مسئلہ ہے۔ جسکا ثبوت بڑے بڑے آئمہ دین کی مشہور کتابوں سے میسر آسکتا ہے جسکو محققین متقدمین و سلف صالحین نے باب فضائل النبی میں محسوب فرمایا ہے۔ چنانچہ ہر ایک نے اپنی تحقیق کے مطابق نہایت

Marfat.com

مستند طریقہ پر فضائل واجلال رسالتمآبی کے بیان کرنے میں اس سند کی بھی) نہایت تشریح و توضیح فرمادی ہے۔ جسکی پوری پوری معلومات ہمارے ناظرین اولے الابصار کو اس تحریر سے حاصل ہو جائیگی جسکو ہمنے رسالہ المالیبان شام میں دیکھا ہے۔ جس سے ہمیں شام و بیروت و مصر و قدس و مکہ معظمہ مدینہ منورہ و حلب و حماہ و جدہ وغیرہ عربستان کے علاوہ مغرب کے علمائے کرام کے خیالات اس مسئلہ کے متعلق معلوم ہوئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ برادران اہل سنت کو خصوصاً اور جمیع مسلمانان ہند کو عموماً اس مسئلہ فضائل نبوی سے واقف کریں کہ جس سے ہمیں بجز فلاح دینی و دنیوی اور اجر و ثواب اخروی کے اور کچھ مقصود نہیں۔ اس تحریر کے ایک حصہ کو ترجمۂ اردو میں شائع کیا جاتا ہے۔ جس سے عامۂ مسلمین کو اپنے اسلاف محققین اور عرب کے واجب التعظیم علمائے دین کے تحقیقات سے استفادہ حاصل ہو کر اسلام دین سے آیا۔ اور وہیں سلامت رہیگا۔ کیونکہ سکان حرم محترم علاوہ مکہ و مدینہ زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کے ایمانداری و تقوے شعاری قرآن مجید شاہد عادل ہے کہ اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ۔ یعنی مسجد الحرام مکہ معظمہ کے مالک وہی رہینگے۔ جو پرہیزگار ہوں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ سبا میں قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ۔ یعنے کہدے اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہاں کے رہنے والوں سے کہ آگیا دین حق اور نظاہر ہوگا اب باطل اور نہ لوٹ آئیگا قیامت تک۔ بخاری شریف میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے ان الایمان لیأرز الی المدینۃ کما تأرز الحیۃ فی جحرھا ان نصوص صریحہ سے اتباع علمائے حرمین الشریفین کا جمیع عالم کے لئے حکم وجوب کا رکھتا ہے۔ نیز ان آیات محکمات سے علمائے عرب کی عزت و وقعت من جہت الشرع ثابت و متحقق ہو گئی۔ لہذا ہر اہل بصیرت طالب حق ہدایت کے لئے یہ نہایت صحیح اور قابل تسلیم معیار ہے جس سے حق اور باطل کا بخوبی امتیاز ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چشم بینا ہمکو عطا فرمائے تعصب و نفسانیت کے گہری اندھیری سے نجات دے اور سیدھی راہ دکھائے۔ اپنے مقبولان بارگاہ محبوب رسالت پناہ کی جناب میں گستاخی و سوء ادبی سے بچائے

Marfat.com

توفیق ادب مرحمت فرمائے کسی بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد ۔ از خدا خواہیم توفیق ادب نہ بے ادب محروم ماند از لطف رب ما ۔ اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۔ آمین ثم آمین ۔

تحریر **رسالہ البیان من طرابلس الشام** الجزء الثالث من مجلد الثانی ربیع الاول ۱۳۳۱ھ ۔ الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد ن المصطفےٰ وعلی آلہ واصحابہ **اما بعد** خدمت میں اخوان مسلمین کے واضح ہو کہ اس زمانہ میں جبکہ بہت بڑا اختلاف پیدا ہو گیا ۔ اور کثرت سے بحثیں کی جانے لگیں مسئلہ علم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تو قائم ہو گئے علمائے اعلام اس مسئلہ کی تحقیقات میں ۔ اور لکھے انہوں نے بہت سے رسائل ۔ (جیسے کہ حق ہو اور باطل باطل) پس ان محققین ملت سے ہیں ایک علامہ شہیر اور فاضل نحریر مولینا الشیخ احمد رضا خان القادری الحنفی البریلوی متعنا اللہ بطول حیاتہ آمین ۔ پس بہ تحقیق اس علامہ شہیر نے اللہ اسے سلامت رکھے ۔ ایک رسالہ جمیلہ لکھا (اس مسئلہ خاص میں) کہ نام رکھا اسکا **الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیہ** پھر پیش ہوا یہ رسالہ طرف علمائے عرب وعجم کے اور طلب کی گئی اس رسالہ پر تصدیقات علمائے غرب وشرق سے پس قبول کر لیا اس رسالہ کو اکثر علمائے حرمین الشریفین نے ۔ اور علمائے مغرب وعلمائے شام وعلمائے مصر علمائے جامع ازہر نے اور لکھا ان علمائے محققین نے اس رسالہ مبارکہ پر تقریظیں کہ پہنچ گئی ہے تعداد اسکی پچاس سے زیادہ کو ۔ پس علمائے شام میں سے (جو البیان کے مکی علماء ہیں) ان مشاہیر علماء جہابذہ نے اس رسالہ پر تقریظیں لکھیں ۔ اور مواہیر ثبت فرمائیں جنکے اسمائے عالی درج ذیل ہیں ۔ السید الشریف الحسیب النسیب سیدنا وشیخنا ومولانا السید احمد آفندی الحموی الکیلانی ابن السید الشہیر اسعد آفندی ابن سید الشریف نعمان آفندی ابن السید الشریف عبد الرزاق نقیب السادۃ الاشراف فی حماۃ الشام ۔ والعالم العلامۃ والشیخ الفہامۃ مولینا محمد توفیق آفندی الشاہی الایوبی الافضلری المدرس فی الکتب الاعدادیۃ فی المدینۃ المنورۃ دام فضلہ ۔ والعالم الکامل الشیخ الفاضل الافندی مختار بک

Marfat.com

ولد مجدہٗ ابن المرحوم الحاج احمد باشا مراد المؤید العظمیٰ۔ اسکے بعد اصل تقریظ ایک بڑے شیخ اکمل و فاضل اجل کی درج کی گئی ہے کہ جنکی تبحر علمی و حقانیت مذہبی اطراف واکناف عرب میں بالاتفاق مسلم ہے۔ اس شیخ بزرگ کی دینی خدمات ان کی جلیل القدر تصانیف سے ہویدا و روشن ہیں جسکی بنا پر سلطنت عثمانیہ و خدیویہ مصریہ سے مشاہرے مقرر ہیں۔ نیز (نواب) مولا عبد العزیز سلطان فاس للغرب طرا الاقامہ مدینۃ (ریاست) طنجہ (ملک مغرب) کے استاذ لکل ہونیکا شرف حاصل ہے۔ علاوہ اسکے حضرت شیخ موصوف کو ایک ربانی شہرت اور غیر معمولی قبولیت یہ حاصل ہے کہ اصفیائے زمانہ نیز کان دین و مشاہیر صلحا کہ مابین اہل عرب نے شیخ کی مقبولیت بارگاہ رسالتمآبی میں ملاحظہ فرمائی اور یہ ان کا مابین کے رؤیائے صالحہ و مبشرات صادقہ ہیں۔ اس خصوصیت نے شیخ کی تعریف کو محتاج بیان نہ رکھا۔ (جسکا ثبوت مطالعہ رسالہ المبشرات الایمانیۃ فی مبشرات المنامیۃ مطبوعہ مصر و بیروت سے ملسکتا ہے) یہ صلہ حضرت شیخ کی خدمات دینی اور تصانیف مذہبی کا ہے۔ جو اس زمانہ میں جواہرات سے زیادہ قدر دانی کے قابل ہیں۔ جنمیں سے ایک تصنیف ہے الموسوم بجواہر البحار فی فضائل النبی المختار مجلد ۸ یا ۱۰ ضخیم فضائل نبوی مبسوط کتاب باضابطہ طور پر اسی کتابوں کی تلخیص ہے۔ جو حضرت مصنف مدظلہ کی مقبولیت بارگاہ نبوی و اعزاز دینی و دنیوی کی اعلیٰ دلیل ہے۔ اعیان امت اسے کیونکر نہ نوازیں۔ کہ جسکے حال پر امت کے مولا و آقا شہنشاہ ہر دو سرا بعینہ التفات و التفات کی استفادہ نوازش اور لطف و عنایت کی نظر ہو۔ سچ ہے ؎ سلطان بکبر دبر ہیں گدایان مصطفیٰ حضرت شیخ سعدی ایسوں ہی کے حق میں فرماتے ہیں ؎ بخشید بمورے ز سخا ملک سلیمان شاہان جہانند گدایان محمد ؐ۔ الاقمہ، ؎ گدائیرا کہ محتاج اسکندر نہ ہو ہرگز ۔۔۔ وہ سکہ ہے روان عالم میں تیری بادشاہت کا ؐ (واعظ غزلہ) جو بیں مداح شہنشاہ علی فخر امم ؐ انکا اعزاز سر حشر دوبالا ہوگا ؐ اسی وجہ سے خاکسار شیخ موصوف ہی کی تقریظ درج رسالہ البیان ہوئی کہ تمام بلاد عربستان کے ہر خاص و عام میں یہ رسالہ فضائل نبوی شائع و ظاہر ہو جائے کہ اس خادم بارگاہ نبوی و اعلیٰ اس نائب درگاہ رسالت پناہ کے فضل و کمال کا معترف و مداح ہے۔ اور حضرت

Marfat.com

۲۵

فتاوے وتحریرات علماء عرب کے نزدیک خاص وقعت واہمیت رکھنے کے علاوہ محققانہ اعتبار کئے جاتے ہیں ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء نیز حضرت شیخ نے اپنی تقریظ میں یہ بات بھی ظاہر کردی ہے۔ کہ شیخ موصوف کے نزدیک یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ اس سے قبل ہی وہ لکھتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے بعض تصانیف میں اپنے اپنے مقام پر اس مسئلہ کو ثابت وواضح کے دلائل کو واضح کردیا ہے۔ چنانچہ تقریظ کے مطالعہ سے یہ بات روشن ہوجائیگی۔ مزید برآں ہم بھی اپنے ناظرین کی خدمت میں بدلال کے طور پر حضرت شیخ کے کلام میں سے چند اشعار متعلق علم نبوی کے ہدیہ پیش کرتے ہیں تاکہ مزید اطمینان وتقویت ایمان کا موجب ہو۔ اور بعض طبائع کے یہ شبہات بھی اٹھ جائیں کہ کسی نئی تحقیق کے گرویدگی نے شیخ موصوف کو تقریظ پر مجبور کیا ہے۔ نہیں بلکہ یہ مسلوم ومعلوم کہ قبل سے قبل ہی تصنیفات حضرت شیخ سے یہ امر واضح تھا۔ نہ فقط یہ کہ حضرت شیخ ہی کا اعتقادی مسئلہ ہے۔ بلکہ جمیع علماء اہل سنت کے نزدیک یہ اعتقادی مسئلہ اور فضائل نبوی کا جزئیہ ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ عامیوں کی نظر سے کتب معتبرۂ قدیمہ کے گذرنیکا اتفاق نہیں ہوتا نہ وہ شوق سے سلف صالحین کے تصانیف کا مطالعہ کرتے ہیں بخصوصاً مسلمانان ہند کا اکثر حصہ اخبارات ونوادل وقصص وحکایات ونیشین کا گرویدہ ہے۔ بعض خواص نے مذہبی جھگڑا اور علماء کا مجادلہ سمجھکر مذہبی مسائل سے کنارہ کر رکھا ہے۔ اب ایسی صورت میں اعتقاد حق کا کیا ذکر ہو۔ یہ اضافہ ہماری قلم سے اسواسطے ہوگیا ہے۔ کہ ہمیں اکثر اپنے مخالفین سے گفتگو کا اتفاق اور ان کی گوناگون پیچیدہ بحثوں سے سابقہ اور مقابلہ پڑتا ہے ہاں اگر طبیعت میں امر حق کے تسلیم کرنیکا مادہ موجود ہو۔ مذہب وملت سے کچھ غرض ہو دین اور حقائق دین سے کچھ متاثر ہونا چاہتے ہوں ذوق عرفان حقائق ایمان سے بہرہ حاصل کرنیکی امید ہو۔ تو بیشک اپنے نبی جلیل کے ذکر جمیل کو حلاوت کلام وبیان وضیاء روح وجان ونور ایقان ما ایمان سمجھیں۔ پچاس سے زیادہ علماء بلاد اسلام کا ایک مسئلہ فضیلت رسانمآبی پر متفقہ تقریظ کا ظاہر کرنا معجزہ سنیں تو کیا ہے۔ ایمان تو یہی کہتا ہے کہ واللہ تعالیٰ یہ جزئیہ فضائل نبوی اگر بالکل نظر انداز

Marfat.com

کردیجائے تو یقیناً بہت بڑی کسرِ شان اور منقصت رسالتمآبی کا باعث ہوتا جب ہی تو مولائے دو عالم سرورِ آدم و بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم کے دربارِ فیض آثار سے یہ عظمت و شوکت رسالتمآبی و جلال و فضیلت نبوت پناہی کا ظہور ہوا ہے فآمنّا وصدّقنا الیقیناً منوّر سہانا زندہ و صفحۂ ۱۲ اب ملاحظہ فرمائیے ان اشعار کو جو حضرت قدوۃ المحققین زبدۂ مدققین عالم ربانی فاضل لاثانی علامۃ الشیخ یوسف النبہانی مدظلہ برکاتہم العالیہ اپنے دیوان العقود اللؤلؤیہ فی المدائح المحمدیہ میں افادہ فرماتے ہیں۔ صـ۲۵ علم الغیب فاللہ ھو کآبہٖ ھو فیہ والکائنات اناءٌ ۱۲ صـ۲۵ وعلمہ الغیبُ من مولاہ مطرحہٗ مثل الدعآ ومہما شاء مفعولٌ صـ۱۱ واعطاہ علوم الغیب حتیٰ ۱۲ کان الدھر بین یدیہ یجلیٰ صـ۱۱ لہ شھد العلوم جمیعہا ۱۲ ولکل خلق اللہ مص علم الغیوب باسرھا ۱۲ ھاشم تحمین وخرص ۱۲ جو اچھل اچھل کر کہہ رہے ہیں۔ کہ ایک معجزۂ محمدیہ کا اظہار ہے۔ جس پر صلحاء و اولیاء اُمت و علمائے اہلِ سنت کا جمہوری اتفاق ہے۔ اور حضرت شیخ ممدوح کیوں نہ فرماتے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین علانیہ حضور نبوی میں مدائح نبویہ میں معجزۂ علمِ غیب کا ذکر فرماتے۔ جیسا کہ جس کے لفظوں میں ایک صحابی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ میں ایک قصیدہ میں یہ شعر بھی عرض کیا۔ کہ اشھد ان اللہ لا ربّ غیرہٗ ۱۲ وانک ماٰمونٌ علی کل غائب ۱۲ (قسطلانی مطبوعہ مصر جلد ۷ صـ۱۸۵) جس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اظہار مسرت فرمایا فالحمد للہ رب العلمین الذی قال فی شان حبیبہ و ما ھو علی الغیب بضنین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔ غرض سراپا سے صرف خدمت دینی و تائید مذہبی تھی۔ کہ باعث اجرِ اخروی ہو۔ وھو حسبی ونعم الوکیل

الباقیہ حسب الشرح تقریظ کے جس الفاظ میں کہ البہان میں درج ہے ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ (تقریظ) العالم العلامۃ المحقق والفاضل الفہامۃ المدقق مولینا الشیخ یوسف النبہانی متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ آمین۔ ولما کان تقریظ فیض النبہانی دام فضلہ فی اخر الکل وصار ختام المسک للرسالۃ المذکورۃ

Marfat.com

فلذكره هٰهنا اعلاماً للناس وهاهو ذا:—

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله رب العالمين - وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين - اما بعد فانى لما تشرفت فى اعتاب سيد المرسلين فى بلدة الطاهرة ومدينة المنورة فى هذا العام سنة ١٣٣٧ طلب منى بعض العلماء الافاضل من اهل السنة والعترة الطاهرة اهل المدينة المنورة وهو السيد عبد الباري بن العلامة السيد امين رضوان الله عنهم ببركاته وبركات اسلافه الطيبين الطاهرين ان اقرظ هذا الكتاب المسمى بالدولة المكية بالمادة الغيبية تاليف العلامة الامام الشيخ احمد رضا خان الهندى وكان قبل ذلك كاتبنى الى بيروت فى هذا المعنى الشيخ الفاضل العالم الكامل العامل الشيخ كريم الله الهندى فلما ارسله الى هذا المرة السيد عبد الباري حفظه الله قرأته من اوله الى آخره فوجدته من انفع الكتب الدينية واصدقها للحجة واقومها بالحجة ولا يصدر مثله الا عن امام كبير علامة تحرير فرضى الله عن مؤلفه وارضاه وبلغه من كل خير مناه واما ما يتعلق بالرد على الوهابية ومن يدعى الاجتهاد المطلق فى هذا الزمان فقد استوفيته فى كتابى تمهيد القواعد الحق فى الاستغاثة بسيد الخلق صلى الله عليه وسلم واما ما يتعلق فى عدم [illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible]

فقد استوفيت الكلام فى كتابى المذكور وكتابى حجة الله على العالمين فى معجزات سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم وختم كلامى بسئوال الحق تعالى بجاه هذا النبى الكريم عليه افضل الصلوة والتسليم ان يكثر من امثال مؤلف هذا الكتاب الائمة الاعلام

Marfat.com

حماۃ الاسلام المتصدین للرد علی الکفرۃ والمبتدعین الشام فانہم
من افضل المجاہدین للذابین عن حوزۃ الدین والحمد للہ
رب العلمین وکتب ذلک بقلمہ الفقیر الحقیر یوسف
بن اسمٰعیل النبہانی فی المدینۃ المنورۃ
فی صفر الخیر سنۃ ۱۳۳۱ھ الختم وبہ،

یوسف النبہانی

انتہی تقریظ مولینا شیخ یوسف النبہانی دامت معالیہ

اسکے بعد یہ اعلام ناظرین البیان کے لئے درج ہے۔ ثم اقول ان الرسالۃ الشریفۃ
الدولۃ المکیۃ متطبع عن قریب فی الھند وتشاع فمن اراد التحقیق
فی مسئلۃ سعۃ علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلیہ بمطالعۃ
الرسالۃ المذکورۃ وما علینا الا البلاغ ھذا ما التزم فقط

اطلاع تصنیفات حضرت علامہ شیخ یوسف النبہانی دام ظلہم العالی کی فہرست راقم الحروف خدا سے
میسر آسکتی ہے۔ جو قابل قدر معلومات دینی و تحقیقات مذہبی کا گنجینہ ہے مگر کتابیں براہ راست مصنف
علیہ حضرت شیخ ممدوح بیروت سے یا مصر کے کسی کتب خانہ یا باب السلام مدینہ منورہ یا باب السلام
مکہ معظمہ کے پتہ سے مسکینگی۔ والسلام حسن الختام

خادم الحفاظ ابو الرجاء غلام رسول السنی الحنفی القادری عفی اللہ تعالیٰ عنہ
امام مسجد جامع قصابان صدر بازار کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ: تقریظ حضرت علامہ یوسف نبھانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

تمام خوبیاں اللہ کے لئے جو سارے جہان کا رب ہے اور اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور انکی آل اور تمام صحابہ اور ان پر جو خوبی اور اخلاص کے ساتھ قیامت تک ان کے پیرو ہیں۔

بعد حمد و نعت جب میں سیدالمرسلین ﷺ کے آستانہ اقدس کی زیارت سے مشرف ہوا۔ بلدہ طاہرہ مدینہ منورہ میں اس سال ۱۳۳۱ھ میں اہلسنت کے بعض افاضل علماء سے اور اہل مدینہ منورہ کی پاک عترت سے بالخصوص سیدی عبدالباری ابن علامہ سید امین رضوان نے (اللہ انکی اور ان کے پاک و طاہر اسلاف کی برکات سے مجھے سودمند کرے) مجھ سے خواہش کی کہ میں اس کتاب الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیہ پر تقریظ لکھوں جو امام علامہ شیخ احمد رضا خان کی تالیف ہے۔ اور اس سے پہلے اسی مقصد کے لئے شیخ فاضل عالم باعمل شیخ کریم اللہ ہندی نے بیروت کے پتہ پر مجھ سے خط و کتابت کی تھی تو جب اس دفعہ سید عبدالباری سلمہ المولیٰ تعالیٰ نے یہ کتاب میرے پاس بھیجی تو میں نے اس کو شروع سے آخر تک پڑھا اور تمام دینی کتابوں میں بہت زیادہ نفع بخش اور مفید پایا اسکی دلیلیں بڑی قوی ہیں جو ایک امام کبیر علامہ اجل کی طرف سے ظاہر ہو سکتی ہیں۔ اللہ راضی رہے اس رسالہ کے مصنف سے اور اپنی عنایتوں سے انکو راضی کرے اور انکی تمام پاکیزہ امیدوں کو بر لائے بہرحال جہاں تک وہابیوں کی تردید کا تعلق ہے اور جو اس زمانہ میں اجتہاد مطلق کا دعویٰ کیا جاتا

Marfat.com

ہے تو میں نے اس مسلہٗ کو تمام و کمال اپنی کتاب میں بیان کردیا ہے۔ جس کا نام ''شواہد الحق فی الاستفادہ بسیدالخلق'' (ﷺ) اور رسول اکرم علیہ الصلاۃ و السلام کے علم غیب سے جو باتیں متعلق ہیں تو میں نے اس سلسلہ میں بھی اپنی کتاب مذکور میں پوری بحث کی ہے نیز ایک دوسری تصنیف ''حجتہ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین'' (ﷺ) میں بھی اس پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔ میں اپنا بیان ختم کرتا ہوں نبی کریم ﷺ کے توسل سے بارگاہ الٰہی میں دعا کرتے ہوئے کہ وہ اس کتاب کے مصنف جیسے افراد زیادہ سے زیادہ پیدا کرے۔ جو ائمہ اعلام ہوں۔ اسلام کے حامی ہوں۔ کفار اور ذلیل بدعتیوں کی تردید میں مشغول ہوں ایسے علماء بزرگ مجاہد اور دین کی حدود کے محافظ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ لکھا اس کو اپنے قلم سے فقیر حقیر یوسف ابن اسمعیل نبھانی نے مدینہ منورہ میں صفر الخیر ۱۳۳۱ھ میں۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

لبِ شیریں و دندانِ مبارک (ﷺ)

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جنکے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ حضرت مولانا محمد کریم اللہ مہاجر مدنی قدس سرہٗ

الحمد للہ الذی وھب العطیات الذی علم حبیبہ' المصطفیٰ ﷺ علوم الاوّلین و الآخرین من فوق العرش الیٰ ماتحت الثریٰ صغیراً اوکبیراً ما کان وما یکون من ألطافه الخفیات ومنه الخمس الذی فیه النزاع والاختلافات بل یعرفونه من امته ﷺ أصحاب الورع وخالص النیات وأصلّی وأسلم علی نقطة دائرة الوجود و واسطته العظمی لجمیع المخلوقات وعلیٰ آله الأطهار وأصحابه الأخیار سیما علی ابنه الکریم المغیث مولانا و سیدنا محمد محی الدین عبد القادر الجیلانی سید السادات۔

أما بعد فقد اطلعت علی کتاب الدولة المکیة بالمادة الغیبیة تالیف الامام الهمام المحقق المدقق سیدی و ملاذی مجدد هذا الزمان عبد المصطفیٰ فداہ روحی و قلبی مولانا محمد أحمد رضا خان سلمه اللّٰه الحنان المنان فما ینسبونه الوهابیته الکذابیة من أذناب الکنکوهی وغیره الیٰ شیخنا وسیدنا أعلا ذکره انه قائل والعیاذ باللّٰه بمساواة علم خالق الأرض والسمٰوٰت و علم من لولاه لما خلق الأرض والسمٰوٰت فهوکذب صریح وافتراء شنیع وبهتان قبیح الا لعنة اللّٰه علی الکاذبین وبئس مثوی الظلمین ولدفع هذه الافتراءات الملعونة قرظوا تقریظات و تصدیقات ساداتنا علماء الحرمین الشریفین زادهما اللّٰه شرفا وللمسلم المتدین السُنّی فیها

Marfat.com

کفایته ومن اللّٰہ الھدایة و منه البدایة والیه النھایة ھذا و أنا أکتب تلخیص تقریظ مولانا وسیدنا العلامة الفاضل الشیخ رحمة اللّٰہ علیه علی کتاب تقدیس الوکیل عن توھین الرشید والخلیل لعل یحصل لعوام المسلمین فی الھند التصدیق و الیقین و یأمنون عن وسواس الشیاطین بجاه سید المرسلین ﷺ الیٰ یوم الدین و أنا الحقیر الذلیل الفقیر محمد کریم اللّٰہ المھاجر فی المدینة المنورة علی منورھا صلوات اللّٰہ وسلامه فی تلامید حضرت مولانا وسیدنا وأستاذ نا انشاه محمد عبد الحق عم فیضه مقیم بمکة المکرمة زادھا اللّٰہ شرفا و تعظیما و اجلالاً و مھابة –

۲۲ جمادی الاخری ۱۳۲۹ھ ۔

اللّٰہ اللّٰہ

دہن مبارک (ﷺ)

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
جسکے پانی سے شاداب جان وجناں
اُس دہن کی تراوٹ پہ لاکھوں سلام
جس سے کھارے کنویں شیرۂ جاں بنے
اس زُلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

(حدایق بخشش۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ:

تمام تعریف اللہ کے لئے جو بخشش اور عطا والا ہے۔ جس نے اپنے برگزیدہ حبیب ﷺ کو اولین و آخرین کے علوم فرش سے تحت الثریٰ تک ہر چھوٹا بڑا تعلیم فرمایا اور اپنے پوشیدہ الطاف و کرم سے جو ''ہو گذرا اور جو ہوگا'' کی آگاہی بخشی اور اسی میں وہ پانچ چیزیں بھی ہیں جن میں اختلاف ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان چیزونکی واقفیت و معرفت امت محمدیہ (ﷺ) میں پاکیزہ عمل اور پاکیزہ قلب و نیت والوں کو بھی حاصل ہے اور میں صلاۃ و سلام بھیجتا ہوں دائرۂ وجود کے نقطۂ مرکزی پر جو سب سے بزرگ واسطہ ہیں تمام مخلوقات کے لئے اور ان کے آل واطہار اور اصحاب اخیار پر بالخصوص آپ کے بزرگ فرزند فریاد کو پہنچنے والے مولانا و سیدنا محمد محی الدین عبد القادر جیلانی پر جو سیدالسادات ہیں۔ حمد و نعت کے بعد میں نے واقفیت حاصل کی الدولۃ المکیہ کی جو امام بزرگ محقق نکتہ رس سیدی و ملاذی اس زمانے کے مجدد عبد المصطفیٰ ان پر روح و دل فدا ہوں یعنی مولانا احمد رضا خاں سلمہ اللہ تعالیٰ کی تالیف ہے تو جو کچھ جھوٹے وہابی دروغ باف گنگوہی کے متبعین وغیرہ انکی طرف منسوب کرتے ہیں کہ ہمارے بزرگ سردار ''اللہ ان کا ذکر بلند کرے'' قائل ہیں معاذ اللہ اس بات کے کہ ارض و سما کے خالق کا علم اور ان کا علم جو نہ ہوتے تو آسمان و زمین کی خلقت نہ ہوتی مساوی ہے یہ صریح جھوٹ بالکل افترا اور بدترین بہتان ہے۔ اللہ کی لعنت جھوٹوں پر ہے اور ظالموں کا ٹھکانا برا ہے انہیں ملعون اتہامات کو دفع کرنے کے لئے حرمین شریفین کے ہمارے سرداروں اور علماء کی تقریظات لکھی گئیں۔ اللہ حرمین کے مجد و شرف کو زیادہ کرے۔ ایک دیندار سنی مسلمان کے لئے یہ

Marfat.com

تصدیقات کافی ہیں۔ ہدایت اللہ کی طرف سے ہے اور اسی سے ابتدا اور اسی کی طرف انتہا ہے اس کو یاد رکھو، میں یہاں مولانا و سیدنا علامہ فاضل شیخ رحمتہ اللہ، رحمتہ اللہ علیہ کی تقریظ جو کتاب تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل پر ہے اس کا خلاصہ لکھ دیتا ہوں۔ امید ہے ہندوستانی مسلم عوام کو اس سے اطمینان و یقین حاصل ہو اور شیاطین کے وسوسے سے وہ محفوظ رہیں بطفیل سیدالمرسلین ﷺ یوم آخر تک۔

میں ہوں حقیر و ذلیل محمد کریم اللہ مہاجر مدینہ منورہ، اسکے روشن کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کے درود و سلام نازل ہوں حضرت مولانا وسیدنا واستاذنا شاہ محمد عبدالحق ان کا فیض جاری رہے کا شاگرد مقیم مکہ معظمہ۔ اللہ اسکی عظمت و بزرگی و جلال میں زیادتی عطا فرمائے۔

۲۲ جمادی الاخری ۱۳۲۹ھ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض : رکوع و سجود میں بقدر سبحان اللہ کہہ لینے کے ٹھہرنا کافی ہے۔

ارشاد : ہاں رکوع وسجود میں اتنا ٹھہرنا فرض ہے کہ ایک بار سبحان اللہ کہہ سکے جو رکوع و سجود میں تعدیل نہ کرے۔ ساٹھ برس تک اسی طرح نماز پڑھے اس کی نمازیں قبول نہ ہوں گی۔ حدیث میں ہے۔ انا نخاف لو مستَ علیٰ ذلک لَمُتَّ علی غیر الفتوۃ ای غیر دین محمد ﷺ۔ ہم اندیشہ کرتے ہیں کہ اگر تو اسی حال پر مرا تو دین محمد ﷺ پر نہ مرے گا۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

السید الشریف المولیٰ وسیدنا محمد منیر العارف الحسینی
دام مجدہم

تدلیس الوکیل = کمال التشقیف

نصف صحیفہ تالیف السید احمد البرزنجی

عربی ونصف دام مجدہ

صحیفہ بلسان السندی

ترسلوا من فضلکم بواسطۃ السید الشریف

الشیخ محمد یحیی زمیتا دام فضلہ لعبد الضعیف

فی ھذہ الایام اشد ضرورۃ الی تقریب

ارسل فی حضرتکم الی ۳۰

محمد کریم عفا عنہ الباب المجیدی

حضرت علامہ مولانا محمد کریم اللہ پنجابی قادری مہاجر مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
کے دست مبارک کی تحریر کا عکس

Marfat.com

آئندہ صفحات میں الدولۃ المکیۃ پر ان علماء و مشائخ کی تقاریظ ہیں، جو غالباً ابھی زیور طبع سے آراستہ نہ ہوسکیں اور یہ سیدی قطب مدینہ قدس سرہٗ کی مملوکہ مخطوطہ الدولۃ المکیۃ میں مندرج ہیں۔

حضرت علامہ سید احمد علی قادری مہاجر مدنی، حضرت شیخ سید تاج الدین ابن محدث اعظم علامہ سید محمد بدرالدین کی تقریظ کے سلسلہ میں رقمطراز ہیں:

شیخ بدرالدین صاحب محدث شام کے فرزند خلف الصدق سید تاج الدین صاحب ماہ ربیع الاول شریف میں ہمراہ اہل شام بعادت تشریف لائے۔ مولوی محمد اعظم حسین بھوپالی کے مکان پر اترے ------ شیخ تاج الدین صاحب نے دولتِ مکیہ شریف پر تقریظ اپنے ہاتھوں سے لکھی، برائے ملاحظہ ارسالِ خدمت ہے۔ [۴۵]

یہ عریضہ ۱۱ر ربیع الآخر ۱۳۳۱ھ کا تحریر کردہ ہے، خیال ہے کہ یہ ان تقاریظ میں سے آخری تقریظ تھی جو حضرت علامہ سید احمد علی قادری رحمتہ اللہ علیہ کی کوششوں سے حاصل ہوئیں تھیں۔ مگر مخطوطہ مملوکہ سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ میں مندرجہ تقاریظ ۱۳۳۲ھ تا ۱۳۳۴ھ کی بھی مکتوب ہیں۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

واہ کیا جُود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا

نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

Marfat.com

قطعۂ تاریخ انطباع کتاب مستطاب (دولت مکنید) مؤلفہ مابدولت

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ
محمد حبيب الله الجنكي الشنقيطي دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أطلع نبيه ع على الغيب ونصره بالمعجزات الباهرة التي لم يبق بعدها لمن أراد الله بخيراً شك ولا ريب والصلوة والسلام على النبي ع الذي ارتضا معلم الغيب والأسرار الخفية بالتعميم بقوله تعالى { وإنك لعلى خلق عظيم } وعلى آله وصحبه الذين أجابوا دعوته بالمبادرة إلى الإيمان والذب عن الدين القويم بالسلاح واللسان وبعد ... فلما إطلعت على رسالة الدولة المكية بالمادة الغيبية للعلامة المحقق الهمام المدقق الشيخ أحمد رضا خان الهندي وتأملت في تراكيبها ومعانيها وجدتها بديعة المثال سهلة العبارة قريبة المثال ووجدت أدلتها من الصحة بمكان يقصر عنه أبناء الزمان قد ردت شبه الملحدين بالحجج الإقناعية والبراهين العقلية والنقلية والآيات القرآنية والأحاديث النبوية وإجماع الأمة المطهرة والأقلية المطابقة المحردة فلله دره فهوكفو للرد على أهل الزيغ والضلال والمختلقات والإنتحال لأنه منصف

Marfat.com

بما أشار إليه الناظم فيمن له الرد على أهل البدع والزيغ المتفاقم بقوله أما التعرض لأهل البدع والخوض معهم بكل منزع فلمطالع علوم الشرع وعالم بأصاله والفرع وفاهم أحكامها والقصد وعالم أصولها والضدا وأخذ ذلك عن الأئمة مفاوظ في كل مهمة هذا الذي ليس عليه حرج في رد ما للمبطلين من حجج ولولا إشتغال البال بسفر الحج المتعين في الحال مع الأعراض وتراكم الأهوال لذيلت هذه الرسالة بأخرى تزيد الحق وضوحاً وبياناً شافياً يكون إنشاء الله بالمراد وافياً والعجب كل العجب ممن يؤمن ويصدق بقوله تعالى { عالم الغيب فلا يظهر على غيبه أحداً إلا من إرتضى من رسول } وبقوله تعالى { إنك لعلى خلق عظيم } ولا يصدق بأن الله تعالى أطلع نبيه عليه الصلوة والسلام على جميع المغيبات للكائنات مع ثبوت الأحاديث الصحيحة الصريحة في أنه ε أخبر بجميع ما مضى وما هو آت أليس مدح الله تعالى لنبيه ε بقوله { وإنك لعلى خلق عظيم } إرتضاء منه تعالى له ε وإذا كان ذلك إرتضاء له إتضح من الآية السابقة أنه أخبر بجميع الغيوب لأن لفظه غيبة السابقة في قوله تعالى { فلا يظهر على غيبه أحداً } نكرة مضافة إلى معرفة فتعم جميع الغيب تأمل هذا مع هوكثير في القرآن في الآيات

Marfat.com

المصرحة بذلك مثل قوله تعالى { تلك من أنباء الغيب نوحيها إليك } وقوله تعالى { وماهو على الغيب بضنين } وقوله تعالى { وما كان الله ليطلعكم على الغيب ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء } وقوله تعالى { ونزلنا عليك الكتاب تبياناً لكل شئ } وقوله تعالى { وما فرطنا في الكتاب من شئ } إلى غير ذلك من الآيات الصريحة في هذا المعنى أما توهم أن علم الغيب ε كعلمه تعالى المحيط بالأشياء على حقيقتها فلا يتوهم عاقل أمرى عالماً لأن علم الله تعالى مخالف لعلم المخلوقين في كل شئ تبارك وتعالى بل لا يحيطون بعلمه إلا بما شاء كما قال تعالى وصلى الله على صاحب الحسن والجمال كتبه قائلاً إن كان صواباً فمن الله وجود صوابه وإلا فمن محل الخطأ وجرابه .

عبدربه محمد حبيب الله الجنكي
عامله الله تعالى بلطفه الخفي
الشنقيطي المدرس في الحرم
النبوي تحريراً في 1 ذو القعدة
سنة 1313هـ

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ محمد القاسم الحلاق الدمشقي دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك يا من أقمت الكائنات دليلاً على توحيدك ونشكرك يا من أهلت لحملة شريعتك جهابذة قاموا بواجب تمجيدك والمنعوت في التوراة والإنجيل وعلى آله وأصحابه الذين أحقوا الحق وأبطلوا الأباطيل وبعد ... فقد إطلعت على ما جره العالم العامل الهمام الجهبذ الفاضل حضرة الشيخ أحمد رضا خان من مؤلفه المسمى بالدولة المكية بالمادة الغيبية ورأيته كتاباً أي كتاب جامعاً في بابه للحكمة وفصل الخطاب فياله من مؤلف جال فكره في ميدان هذه المباحث وممزق ما جمعوه من المباحث كيف لا وجامعه جامع للكمالات الفضائل من الخط دون شرفه كل متطاول فإنه بن الفضل وأبوه والمؤمن لفضله أعداؤه ومحبوه مقداره في العلم جليل ومثله في الأنام قليل متع الله المسلمين بحياته وأفاض علينا وعليهم من بركاته .. آمين .

بقلم العاجز محمد القاسمي
الحلاق الدمشقي عفى عنه

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ مصطفى بن أحمد الشطي الحنبلي الأثري الدمشقي دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وأفضل العالمين سيدنا محمد الحائزمن ربه تعالى أفضل الفضائل والفائز منه بشرف العلوم والوسائل من أعلمه بكل العلومات وأشهده بغاية ما يمكن من المشاهدات فقد قال تعالى { يا أيها النبي إنا أرسلناك شاهداً ومبشراً ونذيراً } وقد ثبت أنه تدلى على لسانه قطرة من العرش المجيد ليلة الإسراء والمعراج فعلم علم كل شئ بطريق الفيض والتجلي من العليم الحكيم مع إنا نقول تبعاً للفحول أن علمه عليه السلام يتناهى وعلمه تعالى لا يتناهى والله أعلم بحقائق الأمور وقدطلب مني بعض من لا يسعني مخالفته أن تطفل على الأفاضل من العلماء والفضلاء فمن قرظ وكتب على هذه الرسالة المنيفة المتوهتة بتحتقيق ما ناله حضرة الرسالة في المقامات الشريفة التي من أعلاها علمه الموهوب من الظواهر والغيوب وإستول على ذلك الأدلة المشتملة الموجودة فيه على هذا المطلوب فامتثلت

Marfat.com

الأمر المطاع مع أني عاجز ضعيف والذي ظهر لي في ما قاله هذا الهمام وقد دلّ على كثرة فضله وسعة إطلاعه وسيره فجزاه الله تعالى خير الجزاء وضاعف أجوره يوم الفصل والقضاء والحمد لله تعالى على وجود أمثاله في هذه الأمة التي هي خير أمة أخرجت للناس ونرجو دوام ذلك ونختم بالصلاة والسلام على من إنتهى إليه مقصود كل سالك وعلى آله وصحبه نجوم الهدى وبدور الكمال في الممالك .

قاله وكتبه نعال العلماء
مصطفى بن أحمد الشطي الحنبلي
الأثري الدمشقي عفى عنه

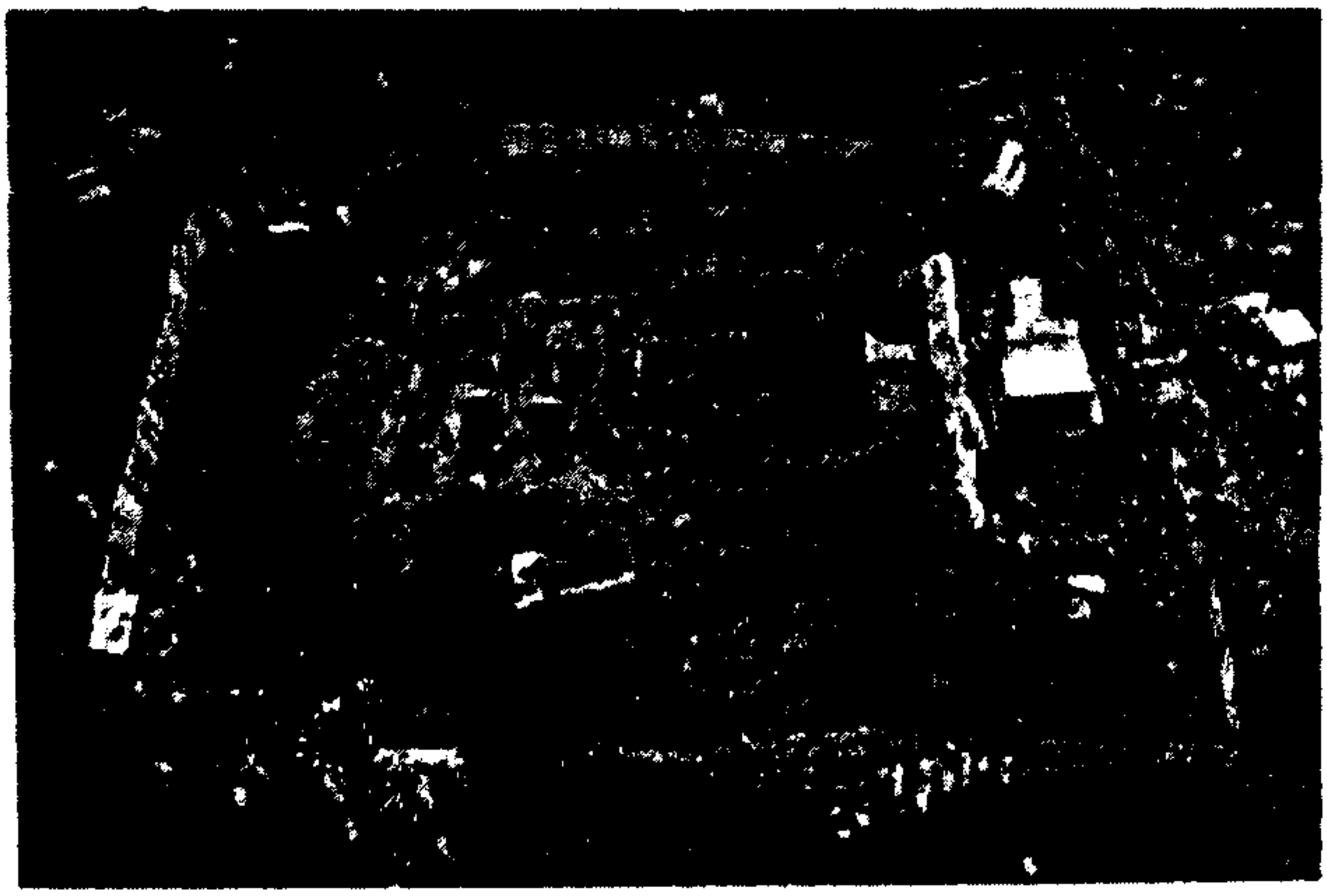

البيت الذي عاش فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمان وعشرين سنه

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ
محمد أمين السفر جلاني دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رافع منار أهل الشريعة والإيمان وخافض شعار أهل البدعة والعدوان والصلاة والسلام على سيدنا محمد الذي جاء بالأحاديث والقرآن وبعد ... فقد تصفحت هذا المؤلف الجليل المسمى الدولة المكية بالمادة الغيبية في الرد على فرقة الوهابية ومن نحا نحوهم من المخالفين للشريعة الإسلامية فوجدتها مشتملة على زبدة عقائد أهل الإيمان وبرينة مما رأه أهل البغي والخسران وأعلى الأنصار لما ذهب أهل السنة والرجحان شهاهدة لمؤلفها العلامة العامل المرشد الفهامة الفاضل الشيخ أحمد رضا خان مستوفية في الروحق الإستيفاء كما إستوفيت ذلك في كتاب العقد الوحيد شرح النظم الفريد في علم التوحيد في الرد على الوهابية في أكفارهم الواسطة والزيارة ومعجزات الأنبياء وكرامات الأولياء بعد الوفاة ونحو ذلك جمعنا الله تعالى به في الدنيا بزيارة سيد المرسلين وفي الأخرى تحت لوائه المبين صلى الله تعالى عليه وعلى آله الطاهرين وأصحابه المقربين إلى يوم الدين .

كتبه الفقير محمد أمين السفرجلاني الإمام
والمدرس بجامع السجقتدار بدمشق الشام
تحريراً 14 صفر الخير سنة 1332هـ

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ
محمد عطاء الله الدمشقي دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أرسل إلينا عين الرحمة المهداة لسائر المخلوقات واختصه من بين خلقه بأفضل الشمائل وأعظم المعجزات وأشهد أن لا إله إلا الله وحده
لا شريك له شهادة أعظم لها في سلك أهل العنايات وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله المحبو منه بخوارق الهبات ε وعلى آله وأصحابه حماة الدين القويم عن زيغ أهل الضلات أما بعد ... فقد إطلعت على هذا الكتاب المسمى بالدولة المكية بالمادة الغيبية فوجدته ناطقاً بالصواب مشتملاً على النقول الصريحة والأقوال الصحيحة فلله در مؤلفه العالم العامل والفاضل الماجد الكامل الشيخ أحمد رضا خان لازال مظهر النفع العالم بين الخاص والعام فإنه قد أجاد وأفاد وجزاه الله خير الجزاء أمدنا وإياه بمدد سيد الأنبياء وختم لنا وله بحسن الختام بجاه المظلل بالغمام عليه من الله أفضل الصلاة وأزكى السلام .

محمدعطاء الله القسم الدمشقي الوارد زائر
المدينة المنورة فيربيع الأول سنة 1332هـ

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ
محمد عارف بن محي الدين بن أحمد
الشهير بالحملحملي الدمشقي دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ذي الشأن عظيم البرهان شديد السلطان والصلاة والسلام على سيدنا محمد الذي جاءنا بصرح القرآن فأزاح به الشرك والبهتان وأظهر به التوحيد والإيمان وعلى آله وصحبه والتابعين بإحسان وبعد ... فإني وإن كنت لست من أهل العرفان ولا من فرسان هذا الميدان ولكني بطريقة التطفل على المساوات أهل هذا الشأن تصفحت بحسب الإمكان بعض عبارات هذه الرسالة المنسوبة للعلامة الشهير والحبر الخبير والناقد البصير الشيخ أحمد رضا خان صاحب الفضل والإتقان فوجدتها كافية في هذا الباب محتوية على لباب اللباب رادعه لأهل الزيغ والبهتان آتية بما عليه أهل الحق في عقائد الإيمان فجزا الله تعالى عني سعيه أحسن الجزاء وآدام له الإرتقاء له ذي المجد والعلياء فكلامه أحسن الله تعالى إليه يدل

Marfat.com

على كمال علمه بالله تعالى عزوجل المتفضل عليه زاده الله من هباته ونفعنا بعلومه وأعاد علينا من بركاته وبحمد الله تعالى على كل حال يكون إنتهى المقال 12 .

خويدم أهل العلم العبد لفقير إليه عزوجل محمد عارف بن محي الدين بن أحمد الشهير بالحملحمي الدمشقي عفى الله عنه

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ عبد بن السيد كمال دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي وفق من عباده من شاء لخدمة الشريعة الغراء بالدليل والبرهان فاظهرهم على أهل الكفر والعناد والطغيان فالقموهم حجراً وخزلوهم بالحجج الإقناعية والأحاديث النبوية والبراهين النقلية وآيات الفرقان والصلاة والسلام على سيدي ولد عدنان بترجمان الأزل والأيد لسان الغيب الذي لا يحيط به أحد والمنزل عليه قوله تعالى { وإنك لعلى خلق عظيم } وقوله تعالى { تلك من أنباء الغيب نوحيها اليك } وقوله تعالى { وما هو على الغيب بضنين } وقوله تعالى { ونزلنا عليك الكتاب تبياناً لكل شئ } وقوله تعالى { وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما } وعلى آله وأصحابه وأزواجه وذريته وال بيته أما بعد ... فقد طلب مني بعض من لا يسعني مخلصته مرة بعد المرة أن أقرظ هذه الرسالة على مائدة الفضلاء العلماء وإن كنت لست من أهل هذا الميدان المسماة بالدولية المكية بالمادة الغيبية لحضرة العلامة والحبر البحر الفهامة الشيخ أحمد

Marfat.com

رضا خان الهندي فامتثلت الأمر المطاع مع أني أعجزالورى وخادم السادة الأشراف والعلماء لكن تأسيت بقول بعضهم شعر تشبهوا إن لم تكونوا مثلهم إن التشبه بالكرام فلاح فأقول جزى الله تعالى مؤلفها عن الدين والملة خير الجزاء في الدَنيا ويوم الجزاء فإنه أبدع بالرد على هؤلاء الفرقة الضالة الوهابية حمانا الله والمسلمين من عقائدهم فقد ظهر لي ما قاله المؤلف الهمام هو الصواب فكحلت عنائي بأثمد مداد هذه العجالة فوجدتها ودامغت للباطل بكل صحيح من الآيات البينات مرصعة بصريح أقوال أهل السنة والجماعة فظهر الحق وزهق الباطل ولا يخفى الصبح على ذي عينين وقد تبين أن منكر هذه الأدلة أعمى البصرتين فدلت هذه الرسالة على كثرة فضل مؤلفها وسعة إطلاعه وضاعف الله تعالى له الأجر وحشرنا الله تعالى وأياه تحت لواء سيد المرسلين يوم الحشر ... آمين 12 .

عبد بن السيد كمال
كتبه الفقير إليه عز شأنه
قائمقام نقيب السادة الأشراف
بقضاء الزبداني كزبري زاده
27 ربيع الأول 1334 الوارد
بالمدينة المنورة

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ
عبدالكريم بن التارزي بن عزوز
التونسي المالكي الخلوتي دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك اللهم يا كريم يا وهاب يا ذا الطول يا من لا يظهر على غيبه أحد إلا من إرتضى من رسول ونصلي ونسلم على سيدنا محمد سيد ولد عدنان المؤيد منك بأوضح حجة وأتم برهان الذي أطلعته على سر غيبك المكنون وإرتضيته فعلمته علم ما كان وما يكون وعلى آله وأصحابه الذين قدروه حق قدره فعظمت لهم المثوبة من الله وجعلهم أهلاً لإمتنانه وبره أما بعد ... فقد تشرفت بالإطلاع على الرسالة المسماة بالدولة المكية بالمادة الغيبية التي ألفها الأستاذ الكامل والنحرير الفاضل فريد العصر والزمان ويتيمة الدهر والأوان الشيخ سيدي أحمد رضا خان وسرحت النظر بالإمعان فيما إحتوت عليه وجنيت من جواهر معانيها ما يجب الركون عليه فألفيتها في الحقيقة من الإلهامات الربانية والفتوحات السايدة النورانية وافتا بكلكلها تجول وتصول مناضلة عن حقوق سيدنا ومولانا الرسول ع أعربت عن سبيل الرشد بأصدق مقال وماذا بعد الحق إلا الضلال وإزاحت

Marfat.com

ظلمات الشك والترديد لكل من له قلب أو ألقى السمع وهو شهيد فجزى الله مؤلفها عن الإسلام وأهل جزاء إحسان وكثر الله أمثاله في كل وقت ومكان وعندما تلقيتها بالأذعان والقبول جادلي يراعى أن يكتب وسمح لساني أن يقول

الناس بين مشاعب ومناضل ... والحق يحسم ترهاة الباطل
وأخو التمالئ مضمحل لجاجه ... إن راشه سهم السداد الفاضل
شتان بين المهتدين وبين من ... لا يقتفي نهج الطريق العادل
أنا لفي زمن تراكم زيغه ... وتشكلت صور اللضلال الشاغل
لولا أسود راسخون جماجم ... لتزلزل الدين القويم بما بلى
يا أيها ذا الجسر حسبك نبغة ... شفت الغليل من الطراز الأول
فاصدع بأمرك مفحماً لمكابر ... وأجهر به في كل ناد حافل
إن الرسول بكل شئ معجز ... قد خصه مختاره المولى العلى
واراه مكنون الغيوب تكرماً ... رغماً لأنف الجاهد المتساهل
فجزاك ربك كل خير منة ... منه وفضلال القريب العاجل
وإنا لك الحسنى غداً وزيادة ... في جنة المأوى بأعلى منزل

كتبه الفقير إلى ربه خادم العلم الشريف بالحرم النبوي الشريف عبدالكريم بن التارزي بن عزوز التونسي المالكي الخلوتي أصلح الله حاله وبلغه في الدارين آماله
آمين 8 صفر 1331هـ

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ
كامل بن الشيخ عبدالهادي دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدى أهل طاعته لنصرة الدين وأودع قلوبهم سرائر محبته فهم لسنته مؤيدين ونور بصائرهم بنو معرفته فهم أئمة الدين ورزقهم دوام مشاهدته فنالوا أعلى درجات العابدين والصلاة والسلام على سيدنا محمد مجمع الحقائق الإيمانية الذي أزاله بنور نبوته ظلمة الشرك فهو عروس المملكة الربانية وعلى آله الذين نوهت لفضلهم آي الكتاب وأصحابه الفائزين من عين رسالته بلذيذ الخطاب أما بعد ... فيقول الراجي من الله السعادة الأبدية السيد عمر بن السيد مصطفى عيطه خادم العلم في حرم خير البرية قد تليت علي في مسجد المصطفى الرسالة المسماة بالدولة المكية في المادة الغيبية لمؤلفها العالم العامل المشهور بمحاسن الأخلاق والشمائل والقدم الراسخ في المعارف والباع الطويل في العلوم والمعارف أعني به الأستاذ الكبير الذي لم تسمح الأعصار له بنظير السيد الشيخ أحمد رضا

Marfat.com

خان لازال ملحوظاً بعناية الله ومشمولاً بنظر سيدنا رسول الله ε فوجدتها صغيرة الحجم غديرة العلم صحيحة الحكم يهتدي بها الحائر في ظلمة الوهم إلى نور طريقة الفهم فأسأل الله أن ينفع بها وبمؤلفها ويحفظه بما حفظو به الذكر ومصنفيها

يادولة المكية وافت لنا ببشائر الإيمان والإحْسان
في مادة غيبية نطقت بها آي الكتاب وسنة العدنان
من أحمد القوم الرضا أستاذنا من جاننا بنفائس العرفان
من ذاق طعم شرابها عرف الذي فيها وذاق حلاوة ا لإيمان
لا زال ملحوظاً بعين عناية وبنظرة المبعوث من عدنان
صلى الإله عليه ما ذكر الحمى أو حن مشتاق إلى الأوطان
وكذاك آلاً قد سموا فمفاخر ومناقب تزهو مدى الأزمان
وكذاك صحب ما ترنم عاشق بحديث طه خيرة الرحمان

السيد عم بن السيد مصطفى عيطه
كتبه بخط الراجي عفوربه كامل
بن الشيخ عبدالهادي في مولد
أول 24 سنة 1331هـ

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل السيد الشريف الشيخ تاج الدين أبن إمام القدوة حافظ الحديث الشيخ بدر الدين المغربي الدمشقي دام فضلهما

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى والصلاة والسلام على المصطفى رب إليك المفزع وفيك الرجاء فاجعلنا اللهم من عبادك المخلصين في خدمة شريعة سيد المرسلين ، لما رحلت من وطني دمشق قاصد المدينة المنورة للتشرف بأعتاب سيدنا وسندنا وملجأنا ووسيلتنا سيد العالم ε في عام ثلاثمائة وإحدى وثلاثين بعد الألف سئلت أن أطلع على الرسالة الموسومة بالدولة المكية في المادة الغيبية فنظرت إليها نظر الغريب يرادمنه مفارقة الحبيب فوجدتها رسالة جديرة بالإهتمام عديمة المثال يتجلى عليها صدق اللهجة وآية الإستقامة وكيف لا والمؤلف المفضال هو مولانا الشيخ أحمد رضا خان عمدة الأماثل الكرام صاحب القدر والإحترام جزاه الله أفضل الجزاء وحشرنا جميعاً تحت لواء سيد الأنبياء وليعذرني مولانا المؤلف على تقصيري في تقريظ للرسالة إذا خال أني أوجزت في المقالة أما أولاً أن مؤلفه هذا في غنية عن كليماتي هذه

Marfat.com

وثانياً كتبتها وأنا على جناح السفر إلى الشام ذات الثغر البسام وأنا مفارق مسكن سيد المرسلين ومهبط الأمين أكتب هذا وأذرف الدمع دراراً وأندب سوء الطالع واستغفر الله استغفاراً فعفوا منك أيها السيد الكريم فأنت رب السماح ونستنجد بكرم يراعك الوضاح متوسلاً بجاه صاحب هذا المقام الأعظم أن يجعلني وجميع محبيه من المتشرفين المرة فالمرة بزيارة سيد الأبرار ومشاهدة هذه الأنوار وسلم تسليماً .

كتبه العبد الفقير إليه عز شأنه محمد
تاج الدين الدمشقي الحسني عفى
عنه في 7 من ربيع الثاني 1331هـ

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ محمد رمضان دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي تفرد بالوحدانية وعلم الإنسان ما لم يعلم وإن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم والصلاة والسلام على سيدنا وشافيعنا وحبيبنا الذي أرسل رحمة للعالمين محمد ε وعلى آله وصحبه أما بعد ... فإني لما تشرفت بالزيارة في أعتاب سيد الوجود وهو حيّ في قبره يرد السلام على من يسلم عليه ε في هذا العام سنة ثلاثمائة وإحدى وثلاثون هجرية والتوسل بجنابه الأعلى الأكرم والنداء له ε بعد وفاته كندائه في حال حياته ε ولله در الإمام البوصيري رضي الله تعالى عنه (ومن تكن برسول الله نصرته * أن تلقه الأسد في أمها تجم * ولن ترى من ولي غير منتصر به * ولا من عدو غير منقصم) ولما أطلعني بعض أفاضل المدينة المنورة على هذه الرسالة المحررة المسماة بالدولة المكية بالمادة الغيبية تأليف الإمام العلامة الشيخ أحمد رضا خان الهندي فوجدتها من أحسن البيان وأتى بأبين برهان ففرق بين علم المخلوق والخالق ورمى

Marfat.com

بسديد سهمه فأصاب كبد الحقائق وهذه كالشمس الطالعة لا تخفى على أولي البصائر والقلوب والتقوى والمقيد لذلك قوله ε بقول الله تبارك وتعالى ما تقرب إلي المتقربون بمثل أداء ما أفترضت عليهم ولا يزال العبد يتقرب إلي بالنوافل حتى أحبه فإذا أحببته كنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به ولسانه الذي ينطق به و يده التي يبطش بها ورجله التي يمشي بها فإذا كان العبد هذه صفة لا تعجب عما يظهر منه جزا الله مؤلف هذه الرسالة أحسن الجزاء وبارك الله لنا في أمثاله وأيد الله علماء السنة والجماعة وخذل أهل البدع والضلالة وجعلنا من الذين يستمعون القول فيتبعون أحسنه بجاه حبيبه المصطفى ε والحمد لله رب العالمين .

خادم العلم الشريف من أهل الشام الشريف
أحمد رمضان 19 ربيع الأول 1331هـ

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ
عبدالحميد بن محمد أديب نجل
الشيخ بكري الشافعي الدمشقي دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أنار الوجود بشموس العلماء وجعلهم بدور الضياء ومحجة الإهتداء فالتابع لهديهم لا يضل و لا يشقى والمتمسك بقويم عندهم لا شك متمسك بالعروة والوثقى وأشهد أن لا إله إلا الله الأول بلا بداية والآخر بلا نهاية المحصي كل شئ عدداً العالم بما خفى عن خلقه وما بدا وأن سيدنا محمداً عبده ورسوله المرسل معلماً ومرشداً ε وعلى آله وأصحابه عدد ما أحاط به علمه وجرى به القلم ورضي الله عن أئمة النهج القويم والصراط المستقيم ومقلديهم وتابعيهم بإحسان إلى يوم الدين وغفر الله لوادينا ولنا ولجميع المسلمين آمين وبعد ... إني لما كنت متشرفاً بزيارة سيد الموجودات وأشرف مخلوقات الأرض والسموات في شهر ربيع الأول عام إحدى وثلاثين وثلاثمائة بعد الألف وبذلك نلت منتهى الأنس والحظ والشرف وفي أثناء هذه المدة الوجيزة أطلعني حضرة الأديب الفاضل العالم الكامل الشيخ أحمد أفندي الخطيب الطرابلسي المواظب على

Marfat.com

أشرف خدمة في حرم الحبيب ε على الرسالة المسماة بالدولة المكية بالمادة الغيبية تأليف حضرة العلامة المدقق الدراكة المحقق المولى الهمام أحمد رضا خان أحد مشاهير علماء الهند الأعلام وقد أوضح فيها بعض مزايا سيد الأنام ومصباح الظلام المظلل بالغمام عليه أفضل الصلاة وأزكى التحية والسلام من غير تغال ولا مساواة فيما ذكر بها ولا إختلاف لما جنح إليه المؤلف المشار إليه عند أهل السنة والجماعة كما تلقينا واستفدنا وندين الله تعالى عليه جزاه الله تعالى عني الجناب الرفيع المصطفوي خيراً وأدام نفعه براً وبحراً وقمع به حجة المبطلين وضلالة المفسدين الضالين المحطين من قدره عليه الصلاة والسلام فنكل وجزائم إلى الملك العلام المطلع على خائنة الأعين وما تخفي الصدور وإلى الله ترجع الأمور وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وسائر الأنبياء الكرام والحمد لله في البدأ والختام حرر في الروضة المطهرة بالمدينة المنورة على ساكنها أفضل الصلاة والسلام في اليوم الحادي والعشرين من شهر ربيع الأنوار .

قاله وكتبه فقير رحمة ربه الغفار
عبدالحميد بن محمد أديب نجل الشيخ
بكري الشافعي الدمشقي عفى عنهم آمين

Marfat.com

رسالة من العلامة الفاضل شيخ الدلائل محمد عبدالحق إلى جناب الشيخ الأجل محمد سعيد سلمه الحميد المجيد ومولانا الشيخ عباس رضوان سلمه الله الحنان والمنان دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

حامداً ومعلياً ومسلماً أما بعد ... فمن محمد عبدالحق عفى عنه إلى جناب الأجل محمد سعيد سلمه الحميد المجيد ومولانا الشيخ عباس رضوان سلمه الله الحنان والمنان السلام عيكم وعلى من لديكم ورحمة الله وبركاته قد أرسلت إلى جنابكم جواب كتابكم والله أكلفكم لأمر أهم وهو أن مولانا الفاضل المحقق المدقق جامع فنون العلوم وشتات الفضائل أحمد رضا خان سر الحنان المنان من أجل علماء أهل السنة والجماعة وجل همته الرد على الفرق الضالة سيما الوهابية والنياشرة وغيرهما شكر إليه سعيه ونفع المسلمين بطول بقائه وهم في أشد عداوته والإفتراء عليه وينسبون إليه مالا أصل.له حتى أفشوا أنه كتب في الرسالة الفلانية كذا وكذا والحال أنه ما كتب فيها وحتى زادوا من عند أنفسهم في بعض رسالاته كما يظهر هذا الأمر من مطالعة رسالاته وقالوا لا ينبغي لأحد أن يطالع مؤلفاته لأنه يكتب

Marfat.com

في بعضها شيئاً موافقاً لأهل السنة والجماعة وبعضها مخالفاً له فلا اعتبار لها أصلاً وهكذا إفتراءات أخرى يطول ذكرها هنا وقد أفشوا أنه ألف الدولة المكية في مكة المعظمة زادها الله تعالى تعظيماً وتشريفاً وكتب فيها كذا وكذا مخالفاً لعقيدة أهل السنة والجماعة والحال أن الدولة المكية لما كتبها الشيخ منها نسخ عديدة كما هي موجودة هنا عند العلماء المعتبرين وماهو إلا زور وكذب وإختلاق عليه كما يظهر هذا من التقريظات التي قرظت في رسالته المسماة الدولة المكية بعد إفشائهم المذكور وسيصل إلى جنابكم بواسطة المولوي محبي محمد كريم الله سلمه الله تعالى الرسالة بالدولة المكية فالمرجو من جنابكم أن تكتبوا عليها شيئاً دفعاً للإفتراء عليه وقد ورد في الحديث الشريف على قائله ألف ألف صلوة وسلام والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه وقال الله تعالى { لينصر الله من ينصره } وبلغو السلام إلى حضرة النبي ε وعلى آله وصحبه وعلى جميع الأنبياء والمرسلين وسلم تسليماً كثيراً كثيراً والسلام مع التعظيم

حررا 2 شوال 1328 هجري نبوي عليه أفضل الصلاة والتسليم .

كتبه محمد عبدالحق

Marfat.com

سیدنا اعلحضرت ﷺ کا علمی مقام

ایک مرتبہ حضرت سیدی قطب مدینہ قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا:

" شریف حسین ۴۶ کے ایام میں، دیارعرب کے جیدعلماء کا اجتماع ہوا۔ علماء وفضلا کی موجودگی میں فقیر نے اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ کا عربی قصیدہ پڑھا، علماء نے بہت تعریف فرمائی اور قصیدہ کی فصاحت و بلاغت پر تادیر گفتگو فرماتے رہے۔ اور خوب خوب داد دی۔

ان کے استفسار پر جب فقیر نے بتایا کہ یہ قصیدہ میرے مرشد شیخ احمد رضا خاں قادری بریلوی (ﷺ) کا تصنیف کردہ ہے، جو کہ ہندی ہیں، تو علماء کے تعجب وحیرت کی کوئی حد نہ رہی۔

انہوں نے حلف اٹھاتے ہوئے کہا، یہ کلام کسی عجمی کا نہیں بلکہ عربی کا معلوم ہوتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علامہ (سیدنا اعلحضرت ﷺ) نہ صرف یہ کہ فصیح وبلیغ عربی جانتے ہیں بلکہ اکثر عرب قبائل کے نطق (لب و لہجہ) پر بھی کامل اطلاع رکھتے ہیں۔"

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

بغل مبارک ﷺ

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام
(حدایق بخشش۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

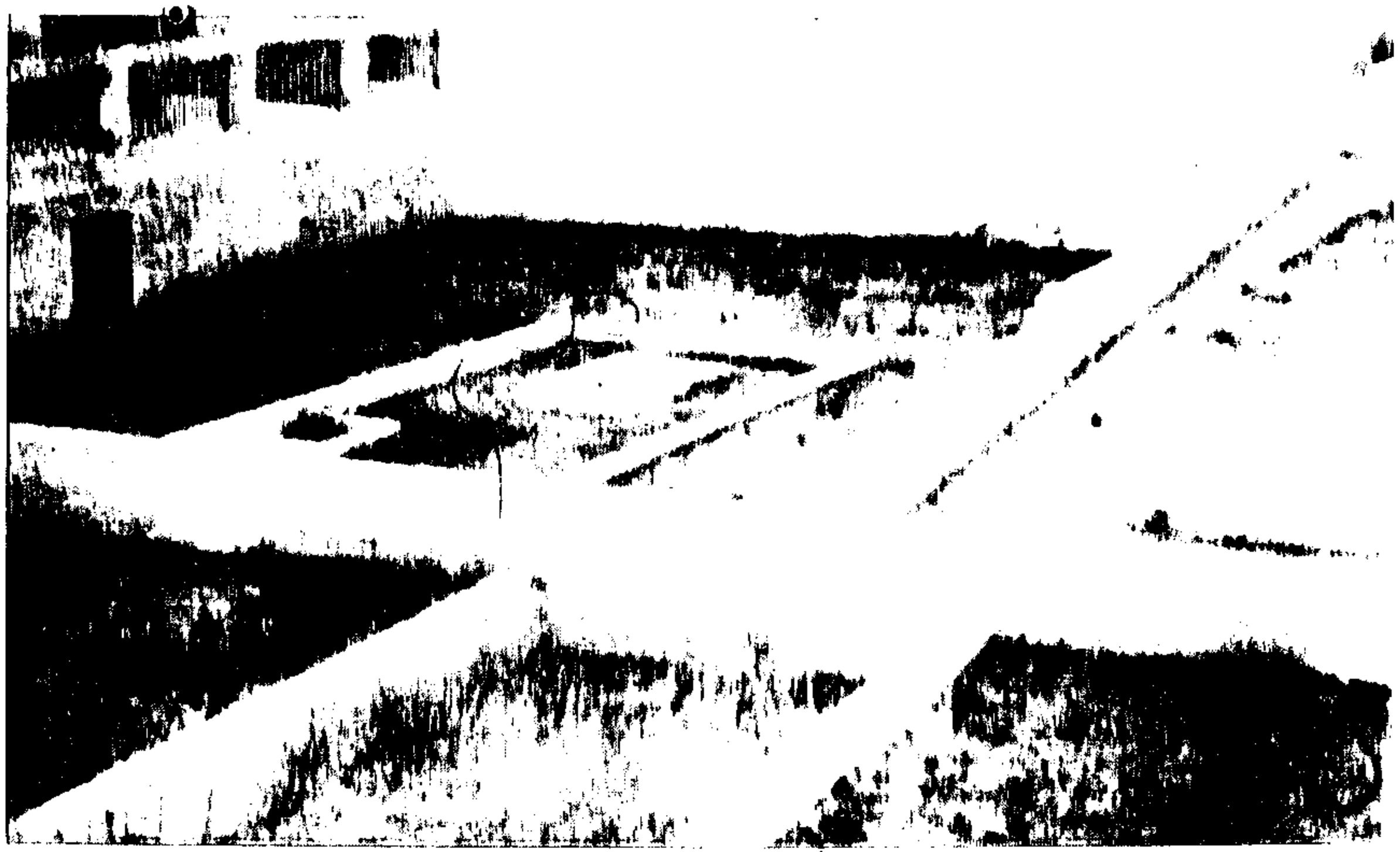

حقوق الطبع محفوظة لـ صلاح الصاوي Copy Right for Salah Al Sandy TEL: 0508318048 P.O. BOX 1271	جنت المعلیٰ میں سیدہ خدیجۃ الکبریٰ کی قبر مبارک	KUBUR SAIDATI KHADIGA	HZ HATICE(R.A) ANAMIZIN CENNETUL MUALLI ANAKI KABRI	AL-SAYDAH KHADEGAH GRAVE	قبر السیدۃ خدیجۃ الکبریٰ بجنۃ المعلی

Marfat.com

قصیدہ حمدیہ

Marfat.com

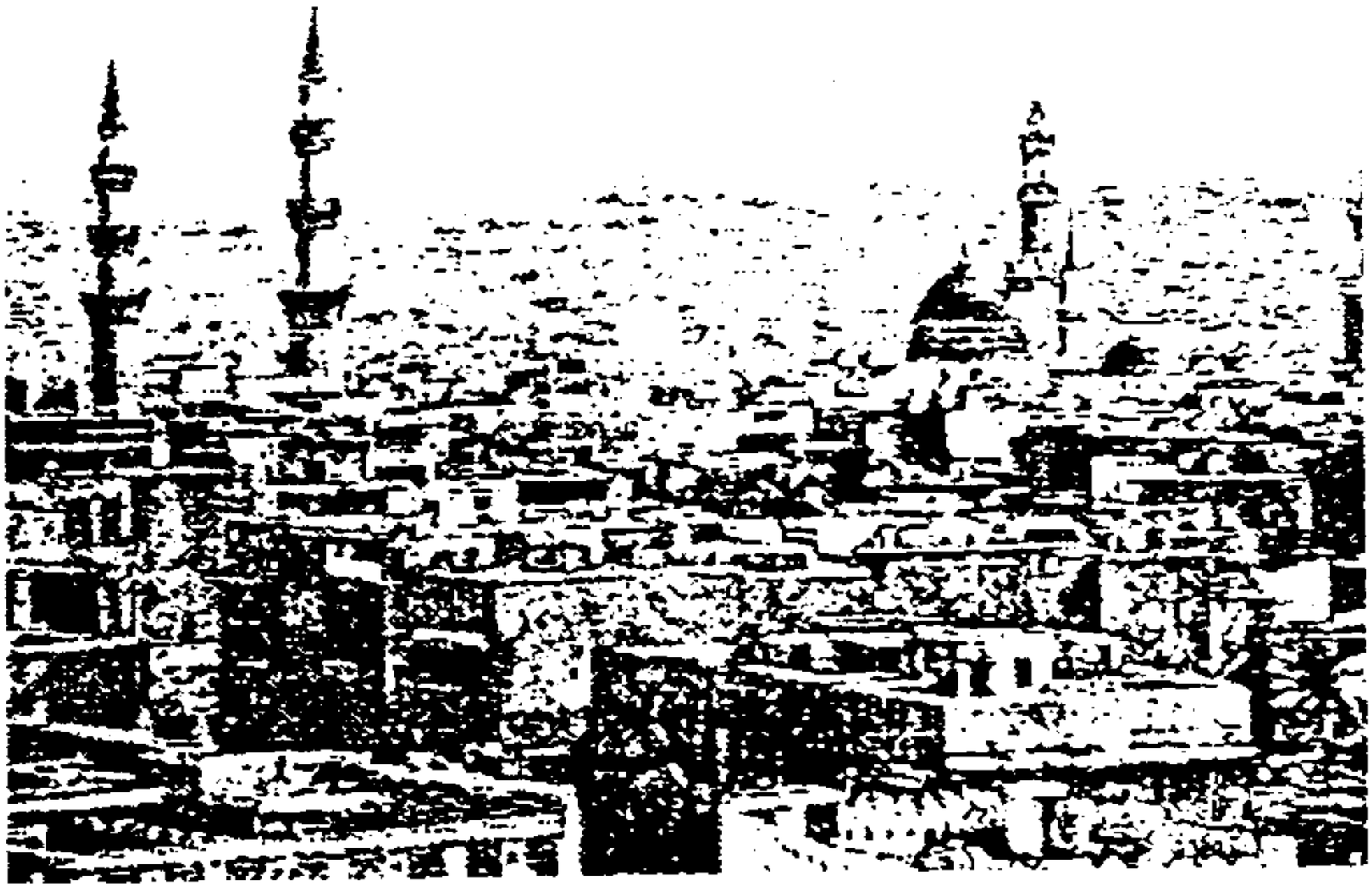

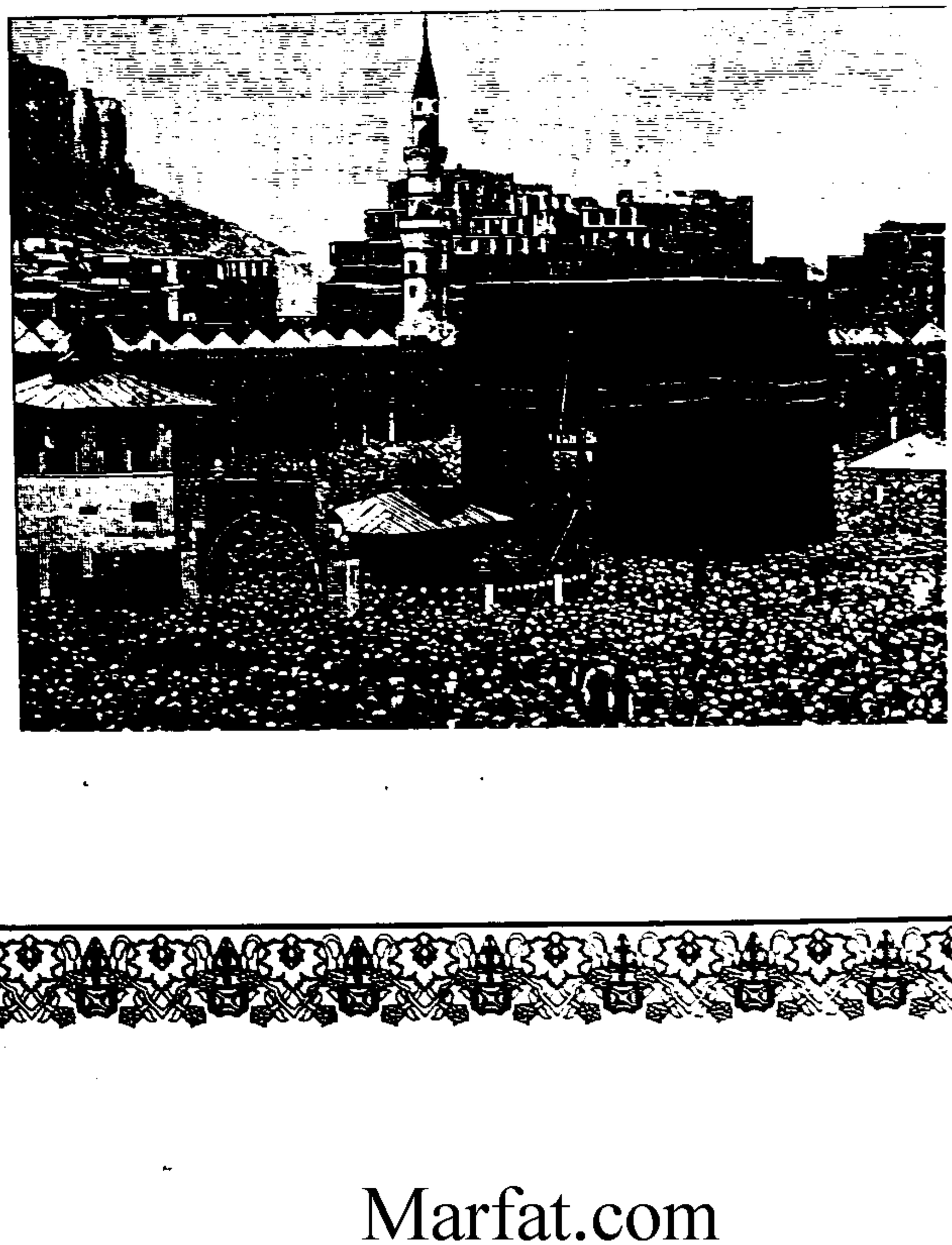

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

هو القادر

1- اَلحَمْـــدُ لِلمُتَوَحِّـــدِ بِجَلاَلِـــــهِ المُتَفَـــرِّدِ
2- وَصَـلاَةُ مَوْلَنَـا عَلَـى خَيْـــرِ الأَنَـــامِ مُحَمَّـــدِ
3- وَالآلِ أَمْطَـــارِ النَّـــدَى وَالصَّحْبِ سُحْبِ عَوَائِـدِ
4- لاَهُـمَّ قَـدْ هَجَمَ العِدَى مِـــنْ كُـــلِّ شَـاوٍ أَبْعَـــدِ
5- فِـــىْ خَـيْلِهِمْ وَرِجَـالِهِمْ مَـــعْ كُـــلِّ عَـــادٍ مُعْتَـــدِ
6- هَـــاوِينَ زَلَّـــةَ مُثْبَـــتٍ بَـــاغِينَ ذِلَّـــةَ مُهْتَـــدِ
7- لكِـــنَّ عَبْـــدَكَ أَمِـــنَّ إِذْ مَـــنْ دَعَـــاكَ يُؤَيَّـــدِ
8- لاَ أَخْتَشِـى مِنْهُمْ بَاسِـهِمْ يَـدُ نَاصِـرِى أَقْـوَى يَـدِ
9- يَـــارَبِّ يَارَبَّـــاهُ يَـــا كَنْـــزَ الفَقِيْـــرِ القَاقِـــدِ
10- بِـكَ أَلْتَجِـى بِـكَ أَدْفَـعُ فِـــىْ نَحْـــرِ كُـــلِّ مُهَـــدِّدِ
11- أَنْـــتَ القَـــوِىُّ فَقَـــوِّنِى أَنْـــتَ القَـــدِيْرُ فَأَيِّـــدِ
12- فَـــإِلَىَ العَظِـيْمِ تَوَسَّـلِى بِكِتَابِـــــهِ وَ بِأَحْمَـــــدِ
13- وَبِمَـــنْ أَتَـــى بِكَلاَمِـــهِ وَبِمَـنْ هَدَى وَبِمَـنْ هُـدِىْ
14- وَبِطَيْبَـــةٍ وَبِمَـــنْ حَـــوَتْ وَبِمِنْبَـــرٍ وَبِمَسْـــجِدِ
15- وَبِكُلِّ مَنْ وَجَدَ الرِّضَى مِـــنْ عِنْـــدِ رَبٍّ وَاحِـــدِ
16- لاَهُـــمَّ فَـــادْفَعْ شَـــرَّهُمْ وَقِنِـــىْ مَكِيْـــدَهُ كَائِـــدِ
17- لاَهُـــمَّ سِـــتْرَكَ مُسْـــبَلٌ فَبِـــذَيْلِ حِفْظِـــكَ أَرْتَـــدِىْ

Marfat.com

18- فَضْلُ الرَّسُوْلِ لَنَا وَمَنْ عَبَدَالمَجِـــدْ بُمَجَّـــدِ
19- اَللهُ مَوْلَنَـــــا وَلاَ مَـــوْلَى لِعَـــاتٍ مُفْسِـــدِ
20- قُرْآنُنَـــا قُرْنَائُنَـــا وَاللهُ أقْـــرَبُ شَـــاهِدِ
21- لاَبَارَكَـــتْ يَـــدُ رَبِّنَـــا فِـــيْ نَجْـــدِ أهْـــلِ مَفَاسِـــدِ
22- فَبِهَـــا الـــزَّلاَزِلُ وَالفِـــتَنْ وَبِهَـــا جُنُـــوْدُ مُطَـــرَّدِ
23- هِيَ مَطْلِعُ القَرْنِ الدَّنِيْ قَـــرْنِ الْعَنِيْـــدِ الأعْنَـــدِ
24- فَبِـــذَا أتَانَـــا الْعِلْـــمُ فِـــيْ خَبَـــرٍ صَـــحِيْحٍ مُسْـــنَدِ
25- هَـا فَلْيَكِدْ لِـيْ مَـنْ يَّشَـا وَلْيَغْـــلُ وَلْيَسْـــتَنْجِدِ
26- وَلْـــيَجْمَعَنْ شُـــرَكَاءَهُ أنَـــا فِـــيْ حِمَايَـــةِ وَاحِـــدِ
27- فَلْيَـــدْعُ نَـــادِيَ نَجْـــدِهِ نَـــدْعُوْ زَبَـــانِيَ أنْجَـــدِ
28- أسَدٍ صَئُوْلٍ ضَامِرٍ فَضْلُ بَطْـــلٍ كَـــأغْبَرَ أسْـــوَدِ
29- الرَّسُـــوْلِ هُـــوَ الَّـــذِيْ وَالاَهُ كُـــلٌّ مُسَـــدَّدِ
30- وَمُوَافِـــقٌ لَمُوَفَّـــقٍ يُحْظَـــى بِـــأوْفَقِ مَقْصَـــدِ
31- أعْظِمْ بِـهِ كَمْ فَـازَ مِـنْ فَضْـــلٍ وَّمَجْـــدٍ مَّاجِـــدِ
32- أكْـرِمْ بِـهِ كَمْ حَـازَ مِـنْ فَـــيْضٍ وَّجُـــوْدٍ حَائِـــدِ
33- أنْظُـــرْ بِوَارِقَـــهُ إذَا بَرَقَـــتَ بِعَلْيَـــا فَرْقَـــدِ
34- نِعْـــمَ الضِّـــيَاءُ وَيَالَـــهُ مِـــنْ وَّاقِـــدٍ مُتَوَقِّـــدِ
35- بَلِّـــغِ الْمَـــرَامَ بِنُوْرِهَـــا مَـــنْ شَـــاءَ إلاَّ الْمُعْتَـــدِيْ
36- لَرَأى السَّبِيْلَ كَمَـا نَـرَى لَـــوْ كَـــانَ لَـــمْ يَتَمَـــرَّدِ

الرسول صلى الله عليه وسلم

Marfat.com

37- لكِـنَّ مُخْتَـارَ العَمـى كَتْمُـوْدَ كَـارهُ إِثْمِـدِ
38- فَعَمـى وَأعْمـى مَنْ يُلِـي وكَـذَاكَ كُـلُّ مُبَعَّـدِ
39- غَلَبَتْـهُ شِـقْوَتُهُ وَقَـدْ بُـدِئَ الكِتَـابُ بِمَـا بُـدِي
40- وَيْـلاً لَـهُ بَـلْ لَـيْسَ ذَا وَيْـلاً وَلَكِـنْ فِـي الغَـدِ
41- لَـوْ يَقْتَـدِي مِـن بُؤْسِـهِ لَكِنَّـهُ لَـنْ يَقْتَـدِي
42- فَاللَّـهُ يَجْزِيْـكَ الجَـزَا يَاقَاصِـمَا لِمُعَانِـدِ
43- إِذْ كَـانَ هَـدْيُكَ هَادِيـاً يَحْمِـي عَنِ النَّهْجِ الرَّدِي
44- تَسْطُوْ عَلَى أَهْلِ الجَفَا سَطْوَ المُـؤَمَّرِ مِنْ عَدِي
45- قَطَعَـتْ يَـدَاكَ وَتِيْـنَهُمْ بِمُحَـدَّدٍ وَمُهَنَّـدِ
46- فَسَبَحْتَ بَحْـرَ دِمَـائِهِمْ فِيْهَـا تَـرُوْحُ وَتَغْتَـدِي
47- أَثْخَنْـتَهُمْ حَقًّـا فَـلاَ يُقْـتَصُّ مِنْـكَ وَلاَ تَـدِي
48- حَـاجَجْتَهُمْ فَحَجَجْـتَهُمْ وَحَجَجْـتَ خَيْـرَ مَعَابِـدِ
49- وَقَصَـدْتَ طَيْبَـةَ طَيِّـبٍ فَـوَرَدْتَ أَعْـذَبَ مَـوْرِدِ
50- وَشَـدَدْتَ رَحْلَـكَ نَحْـوَهُ فَشَـهِدْتَ أَطْيَـبَ مَشْـهَدِ
51- اَلْيَـوْمَ كُـلُّ مُقَـوَّمٍ بِـكَ يَهْتَـدِي بِـكَ يَقْتَـدِي
52- فَحُشِـرْتَ مَرْضِيًّا إِلَـى عَـدْنٍ كَأَحْسَـنِ وَافِـدِ
53- وَنَبِيُّـكَ المُتَفَضَّـلُ أَدْنَـاكَ فِـي ذَا المَقْعَـدِ
54- فَـإِذَنْ تَشَـفَّعْ لِلرِّضَـا عِنْـدَ النَّبِـيِّ الأَمْجَـدِ

مكان استعمال الوفود

Marfat.com

55- باللـــهِ لاتنْسَـــاهُ إذْ هَـــوَ قَـــادِرِيٌ أخمَـــدِيْ
56- يَـــانفْسُ طَـــابَ أوَانُـــكِ فَتَشْـــكُرِيْ وَتَجَلَّـــدِيْ
57- أتـتِ المُنـى وَدَنَـا الهَنَـا فَلِوَجْـهِ رَبِّـكِ فَاسْـجُدِيْ
58- نَبَـعَ العُبَـابُ فَـلاَ ظَمَـا وَسَخَا السَّحَابُ فَلاَ صَدِىْ
59- وَجَمَـا الجَمَـالِ جَلاَ العَمَـا وَجَـلاَ الجَـلاَلُ السَّـرْمَدِيْ
60- وَجَنَـا الجِنَـانِ لِمَـنْ جَنَـا فَكُلِـيْ وَطِيْبِـيْ وَاحْمَـدِ
61- وَادْعِـــىْ قُلُوبـــاً لَيِّنَـــه وَدَعِـــيْ لقَسِـــىِّ الجَلْمَـــدِيْ
62- إذْ أنَّ هـذَا عُـرْسُ مَـنْ بِنْـــدَاهُ مَزْرَعُنَـــا نَـــدِيْ
63- لاَ تَبْلُغِـــيْنَ مَدِيْحَـــهُ إذْ أنْـــتِ قَاصِـــرَةُ اليَـــدِ
64- لكِـــنْ أبِيْنِـــيْ عَامَـــهُ وَزَمَـــانَ رِحْلَـــةِ سَـــيِّدِيْ
65- فِـيْ مِصْـرَعَيْنِ كَـدُرِّتَيْ نِ بِـــنَظْمِ سِـــلْكٍ مُفْـــرَدِ
66- فَضْـلُ الرَّسُـوْلِ مُؤَبَّـدَ بَاقْضُـلَ عُـرْسٍ أمَاجِـدِ
67- هَـــذَا وَصَـــلِّي رَبَّنَـــا بِتَكَـــرُّرٍ وَتَجَـــدُّدِ
68- دَوْمـاً عَلَـى مَـنْ يُوْصَـفُ بِمُحَمَّـــدٍ وَبِأحْمَـــدِ
69- وَالآلِ وَالأصْـحَابِ هُـمْ مَـــأوَايَ عِنْـــدَ شَـــدَائِدِ
70- مَـا غَـرَّدَ الوَرْقَـا عَلَـى بَـــانٍ كَخَيْـــرِ مُغَـــرِّدِ
71- وَأدِمْ صَـــلاَتَكَ وَالسَّـــلاَ مَ عَلَـــى الحَبِيْـــبِ الأجْـــوَدِ
72- وَاجْعَلْ بِهَـا أحْمَدْ رِضَـا عَبْـــداً بِحِـــرْزِ السَّـــيِّدِ

Marfat.com

سيدة فاطمة الزهراء رضي اللّه عنها

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

۱- تمام حمد اس یکتا ذات کے لئے ہے جو اپنی جلالتِ شان میں یگانہ ہے۔
۲- اور ہمارے مولیٰ تعالیٰ کا درود نازل ہو سب سے افضل مخلوق محمد ﷺ پر۔
۳- اور ان کی پاک آل پر جو جود و سخاء کی بارش کی مانند ہیں اور ان کے اصحاب پر جو نفع کے بادل ہیں۔
۴- اے اللہ دشمن ہر دور دراز اطراف سے حملہ آور ہیں۔
۵- اپنے گھڑسواروں اور پیادہ فوج کے ساتھ ہر ظالم ستمگر کے ساتھ۔ (ہمارے اوپر حملہ آور ہیں)
۶- ایک ثابت الایمان کو پھسلانا چاہتے ہیں ایک ہدایت یافتہ کو ذلیل کرنا ان کا ہدف ہے۔
۷- لیکن تیرا بندہ تیری حفظ و امان میں ہے، اس لئے کہ جو بھی تجھے پکارے گا اسے حمایت حاصل ہو گی۔
۸- میں ان کی طاقت و قوت سے خائف نہیں، کیونکہ میری مدد کو آنے والا ہاتھ بہت ہی طاقتور ہے۔
۹- اے میرے رب اے میرے پالنہار، اے بے وسیلہ محتاج کے خزانہ۔
۱۰- میں تیری پناہ میں آتا ہوں اور تیری طاقت سے ہر دھمکی دینے والے کے سینے میں چوٹ دیکر اسے دفع کرتا ہوں۔
۱۱- تو قوت والا ہے، اس لئے مجھے بھی قوت دے، تو قدرت والا ہے اس لئے مجھے بھی قدرت و تائید عطا فرما۔
۱۲- میں عظمت والی ذات کے حضور اس کی کتاب اور احمد ﷺ کا وسیلہ لاتا ہوں۔

Marfat.com

۱۳- اور (سید الملائکہ جبرئیل علیہ السلام کا وسیلہ بھی لاتا ہوں،) جو رب کے کلام کو حضور ﷺ کے پاس لائے اور اس کا بھی وسیلہ جنھوں نے بھٹکے ہوؤں کو راستہ دیکھایا اور ان اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا بھی وسیلہ جنھوں نے آپ سے ہدایت پائی۔

۱۴- طیبہ کا بھی وسیلہ اور ان سب با برکت شخصیات کا بھی جو طیبہ میں ہیں، اور منبر و مسجد کا بھی وسیلہ۔

۱۵- ہر اس ذات کا وسیلہ جو رضائے رب واحد سے بہرور ہیں۔

۱۶- اے اللہ دشمنوں کے شر کو دور فرما اور مکار کے مکر سے مجھے محفوظ رکھ۔

۱۷- اے اللہ تیری ستاری کا دامن دراز ہے، اس لئے میں تیری حفاظت کے دامن سے لپٹا ہوا ہوں۔

۱۸- فضل الرسول ہمارے ہیں، اور جو بھی بزرگی والے خدا کی عبادت کریگا اسے نوازا جائے گا۔

۱۹- اللہ ہمارا مولی و ناصر ہے اور فتنہ وفساد برپا کرنے والے کا کوئی مولی و ناصر نہیں۔

۲۰- ہمارا قرآن بارگاہِ ذوالجلال میں ذریعہ تقرب ہے اور اللہ عزوجل سب سے قریبی شاھد و مشاھد ہے۔

۲۱- اہل فساد کے نجد میں ہمارے رب کا ہاتھ برکت عطا نہ فرمائے۔

۲۲- اس خطے میں زلزلے اور فتنے ہیں وہاں شیطان کے لشکر ہیں۔

۲۳- اس خطہ پر ذلیل سینگ یعنی سخت عناد والے شیطان کا سینگ نمودار ہوا۔

۲۴- اس کا علم حدیث متصل صحیح سے ہم تک پہونچا ہے۔

۲۵- سنو! جو چاہے میرے خلاف سازش و مکاری کرے اور اپنے کو (فرعون کی طرح) اونچا بنائے اور اپنے حمایتیوں سے مدد لے۔

۲۶- اور ضرور اپنے شرکاء کو بھی اکٹھا کرلے میں تو ایک ذات کی حمایت و پناہ میں ہوں۔(مجھے کیا ضرر ہو گا)۔

Marfat.com

۲۷- وہ سازشی اپنے اہل نجد کو بھی بلالے، ہم تو زیادہ شجاع و بہادر فرشتوں کو بلائیں گے، یہ فرشتے ایسے شیروں کی طرح ہیں جنکی یہ صفات ہیں۔

۲۸- دبلے چھریرے سخت حملہ کرنے والے بہادر خاکستری رنگ والے شیر (جو اپنے حملوں میں اپنی مثال آپ ہوتے ہیں)۔

۲۹- فضل الرسول سے دوستی وتعاون ہراستقامت و رشدوالا انسان کرتا ہے۔

۳۰- فضل الرسول اس باتوفیق انسان کے ساتھ ہوتا ہے، جو اعلی مقصد سے بہرورہو۔

۳۱- یہ کتنے عظیم ہیں ! کتنے ہی فضل و مجد و شرف سے یہ بہرور ہوئے۔

۳۲- یہ کتنے کریم ہیں ! کتنے ہی فیض و جود و سخا سے یہ کامراں ہوئے۔

۳۳- وہ دیکھو ان کے برق کی چمک کو جس وقت وہ فرقد (ستارہ) کی بلندیوں پر چمکے۔

۳۴- اس برق کی روشنی کیا خوب ہے، اور اس کی تابندگی کا عالم نہ پوچھو۔

۳۵- اس کے نور کی حدسے جو چاہتا ہے منزل کو پہونچ جاتا ہے، سوائے ظالم و ستمگر کے ۔

۳۶- یقینی طور سے وہ واضح راستہ دیکھتا ہے، جس طرح ہم دیکھتے ہیں، اگر اس شخص میں سرکشی اور غداری نہ ہو۔

۳۷- لیکن گمراہی اور نابینائی کو اختیار و ترجیح دینے والا قوم ثمود کی طرح اثمد سرمہ کو نا پسند کرتا ہے۔

۳۸- وہ خود گمراہ ہوا اور اپنے پاس والوں کو گمراہ کیا اسی طرح رحمت خداوندی سے ، ہر دور رہنے والے کو بھی گمراہ کیا۔

۳۹- اس کی بدبختی اس پر غالب آئی اور اس کی کتاب قضا و قدر شروع ہوگئی، بدبختی کے ساتھ (اور عمل اہل نار کی طرف بڑھ گیا)۔

Marfat.com

۴۰- تباہی و بربادی ہے اس کے لئے مگر یہ دنیا کی تباہی تو کوئی خاص نہیں اصل تباہی و بربادی تو روز جزاء کی ہے۔

۴۱- کاش وہ اس دن کے عذاب سے فدیہ دے کر بچ سکتا، مگر وہ ہر گز نہ بچ سکے گا۔

۴۲- اے دشمنوں کو توڑ دینے والے، اللہ تعالیٰ آپ (فضل الرسول قدس سرہٗ) کو اچھی جزاء عطا فرمائے۔

۴۳- آپ کا طریقہ رشد و ھدایت کا ضامن جو غلط روی اور ہلاکت کی روش سے بچاتا ہے۔

۴۴- آپ اہل ظلم واستبداد پر اسطرح جھپٹے ہیں، جسطرح فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اعداء و کفار پر جھپٹا کرتے تھے۔

۴۵- آپ کے ہاتھ دھار دار اور تیز تلواروں سے دشمنوں کی شہ رگ کاٹا کرتے ہیں۔

۴۶- پھر ان کے خون کے سمندر میں آپ تیرا کرتے ہیں اور صبح و شام یہ سلسلہ سباحت رہتا ہے۔

۴۷- آپ نے صحیح معنوں میں ان کا خوب قتل عام کیا اور ان خونوں کا نہ آپ قصاص دیں گے اور نہ دیت۔

۴۸- آپ نے ان سے مباحثہ کیا تو ان پر غالب آئے اور پھر آپ نے مناسک حج بھی ادا کئے۔

۴۹- حضرت طیب ﷺ کے طیبہ کا آپ نے قصد کیا اس طرح آپ شیریں گھاٹ پر حاضر ہوئے۔

۵۰- حضور ﷺ کی جانب آپ نے شدِ رحال کیا، اور پھر سب سے پاکیزہ مقام پر حاضر ہوئے۔

۵۱- ہر رشد و صلاح والا آپ سے ھدایت پاتا ہے اور آپ کی اقتداء کرتا ہے۔

Marfat.com

۵۲- خوشی کے جھرمٹ کے عالم میں آپ جنت عدن کی طرف باعزت مہمان کی طرح اٹھائے گئے۔

۵۳- آپ کا فضیلت و شرف والا نبی ﷺ اس مقام پر آپ سے بہت زیادہ قریب ہے۔

۵۴- اس لئے اب تو آپ بڑی بزرگی و مجد والے نبی ﷺ کے پاس رضا کی شفاعت کیجئے۔

۵۵- اللہ عزوجل کی قسم آپ رضا کو نہ بھولیں، کیونکہ وہ قادری اور احمدی ہے۔

۵۶- اے نفس تیرا خوش گوار زمانہ آچکا ہے، اب تو شکر بجالا اور بردباری کا مظاہرہ کر۔

۵۷- آرزوئیں پوری ہوچکیں خوش گوار وقت قریب آپہنچا اس لئے اب تو اپنے رب کے لئے سجدہ ریز ہو جا۔

۵۸- وافر مقدار میں چشمہ اچھل نکل پڑا اب پیاس کہاں اور ابر باراں خوب برسا اب پیاسا کہاں؟

۵۹- ظہورِ جمال نے پریشانی و اضطراب ختم کر دیا اور جلال سرمدی کا ظہور ہوگیا۔

۶۰- جنت کے پھل توڑنا اس کے لئے ہے جو توڑے، اے نفس تم کھاؤ اور عیش کرو اور حمد بھی بجا لاؤ۔

۶۱- نرم دلوں کو بھی آواز دو (تاکہ یہ بھی تمہارے ساتھ ہوں) اور سخت سنگدلوں کو ترک کر دو۔

۶۲- اسلئے کہ یہ اس شخصیت کا عرس ہے، جس کی فیاضی سے ہماری کھیتیاں سیراب ہیں۔

۶۳- اے نفس تم ان کی تعریف کا حق ادا نہیں کرسکتے کیونکہ تم کوتاہ دست ہو۔

Marfat.com

۶۴- لیکن اتنا تو کرو کہ ان کا سالِ وفات اور میرے آقا کے سفرِ آخرت کا زمانہ تو بیان کر دو۔

۶۵- (سالِ وفات) دو مصرعوں میں، دو ایسے موتیوں کی طرح جو ایک منفرد و بے مثال دھاگے میں، پیروئے گئے ہوں۔

۶۶- فضل الرسول قدس سرہٗ (۱۲۸۹ھ) پابندہ ہے، اے مجد و شرف والے کے عرس کا فضل و کرم } یا فضل عرس اماجد ۱۳۰۰ھ }

۶۷- اس کے ساتھ ہمارا رب بار بار ہر وقت۔

۶۸- اور ہمیشہ ان پر درود نازل فرماتا رہے، جنکا اسم گرامی محمد اور احمد ﷺ ہے۔

۶۹- اور ان کی آل پاک اوران کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنھم پر جو مصائب میں میرا سہارا ہیں۔

۷۰- یہ سلسلہ درود و سلام اس وقت تک قائم رہے، جب تک بان کی شاخوں پر اچھے چہچہانے والے نغمہ سنج رہیں۔

۷۱- اے میرے رب اپنا دورد و سلام صاحب جو د و کرم حبیب کریم ﷺ پر ہمیشہ ہمیشہ نازل فرماتا رہ۔

۷۲- اور اس درود و سلام کے وسیلہ سے بندہ احمد رضا کو سید ﷺ کی پناہ میں رکھدے، آمین ۔

(ترجمہ مولانا علامہ افتخار احمد قادری زید مجدہ)

Marfat.com

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

فرمایا:

"جس قدر اس قصیدہ مبارکہ میں حضور پُر نور ﷺ کے محامد ومحاسن ہیں کسی اور جگہ آپ کو نہیں ملیں گے، نبی کریم ﷺ کی دنیا میں آمد سے لے کر آخر تک، اور سر شریف کے مبارک بالوں سے لے کر پاؤں شریف کے مبارک ناخنوں تک جو سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت قدس اللہ سرہ العزیز نے مداح فرمائی ہے، اور جس طرح آپ ﷺ کی ہر ہر خوبی وخصلت اور ہر ہر نسبت کی تعریف بیان فرمائی ہے، اس زمانے میں کسی بھی دوسرے قصیدے میں خواہ وہ کسی زبان میں لکھا گیا ہو نہیں پائیں گے۔"

پابندیِ معمولات رضا

سید محمد حسن قادری نوری نے اعلحضرت کے معمولات کی پابندی کے بارے میں سوال کیا ؟

قطب مدینہ ؒ نے بیان فرمایا:

"اعلحضرت رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے معمولات کا ایک ٹائم ٹیبل بنا کر رکھا ہوا تھا۔ ایک منٹ ان کا بیکار نہیں جاتا تھا۔ ہر وقت پر اپنا کام کرتے تھے۔ اب مثلاً کھانے کا وقت آیا ہے، کھانا آ کر کے پیش کیا گیا ہے، اور کہہ دیا ہے، اور حضرت اپنے کام میں، لکھنے میں مشغول ہیں۔ ان کو بھول گیا ہے کہ کھانا، کھانا ہے کہ نہیں کھانا۔ وہ پڑا ٹھنڈا ہو گیا وہ اٹھا کر کے لے جائیں گے۔ پھر کھانا نہیں آئے گا۔ پھر جو کھانے کا وقت آئے گا اسی وقت پر کھانا آئے گا۔

بڑے پابند تھے اپنے ٹائم ٹیبل کے، اتنا پابند میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

اسی طرح حقہ بھرا، اس کا بھی وقت مقرر تھا۔ لا کر رکھ دیا اگر

Marfat.com

Marfat.com

سامنے غلاف شریف اتارا اور پھاڑا تا کہ عوام الناس کا ردعمل معلوم ہو سکے۔ عوام خوف و دہشت کی وجہ سے دبے ہوئے تھے، اسلئے کسی نے کچھ بھی جرأت نہ کی تو نجدی کی ہمت مزید مضبوط ہوگئی۔ اگر اس وقت دس، پندرہ آدمی شہید ہوجاتے تو نجدی جرأت نہ کر پاتا۔

اس سے پہلے قبہ جات کو مسمار کرنے کے جواز میں بعض درباری مفتیوں سے فتویٰ حاصل کر چکے تھے۔ (پھر سامنے والے مکان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔) یہ مکان اسی دور کا بنا ہوا ہے۔ اس مفتی نے بھی چالیس ہزار ریال کے عوض اپنے آخرت خراب کی تھی۔ جب نجدی اپنے ہم خیال علماء سے فتویٰ حاصل کر چکے، تو علماء اہل سنت کی طرف متوجہ ہوئے۔ انہوں نے اہل سنت کے علماء کو ترکی دور کے ایک قلعہ نما مکان میں جمع کیا اور اس فتویٰ کی تصدیق چاہی۔ اس وقت جو علماء وہاں موجود تھے ان کی بڑی بڑی تعریفیں کیں، مزید اشارہ، کنایہ سے انعامات و اعزازات سے نوازے جانے کی بات کی۔ علماء اہل سنت الحمدللہ بالکل مرعوب نہ ہوئے اور فتویٰ لکھنے سے انکار کر دیا۔ جب نجدیوں کو یقین ہوا کہ ان کے حیلے بہانے کامیاب نہیں ہو رہے اور علماء اہل سنت کی کسی طریقہ سے ان کے جال میں نہیں پھنس رہے تو دھمکیوں سے مرعوب کرنے کی کوشش کی۔ انکار پر اس کا انجام سامنے رکھا۔ جب پھر بھی ناکام ہوگئے تو ان کا ارادہ بھی بدل گیا، وہ اسی وقت وہاں موجود علماء اہل سنت کو ختم کرنے پر تل گئے۔ بڑی دیر تک گفت و شنید رہی، مگر معاملہ الجھتا ہی گیا۔

(قلعہ عروہ ابن زبیر)

Marfat.com

حضرت علامہ شاہ محمد علی حسین رحمتہ اللہ علیہ بھی موجود تھے، ماشاءاللہ آپ بہت زیرک تھے۔فوراً معاملہ کی تہہ تک پہنچ گئے، بڑے تدبر اور احسن طریقے سے ان کو اس بات پر رضامند کر لیا، کہ ہمیں کچھ مہلت دی جائے تا کہ ہم باہم مشورہ کر کے جواب دے سکیں۔چند ہی دن بعد انہوں نے علماء کو علیحدہ علیحدہ ان کے گھروں میں جا کر ملنا شروع کر دیا، میرے پاس بھی آئے۔ایک لاکھ ریال ھدیہ کی صورت میں پیش کیا اور دیگر کئی مراعات کا ذکر کرنے کے بعد فتویٰ پر تصدیق کرنے کو کہا۔فقیر نے کہا ہمارے ہاں فتویٰ فروخت نہیں ہوتا۔بہت ساری باتوں کے بعد، سخت انجام اور قتل کی دھمکی دے کر چلے گئے، یہ بات مدینہ طیبہ میں مشہور ہوگئی۔جب حضرت علامہ شاہ محمد علی حسین رحمتہ اللہ علیہ کو خبر ہوئی تو دوسرے ہی دن فقیر کے پاس تشریف لائے۔فرمایا کہ آپ نے ان کو بہت سخت بات کہہ دی ہے، مصلحت سے کیوں وقت نہیں گزارا ؟ اور فرمایا کہ اب آپ کو محتاط رہنے کو کہتا ہوں، اور مناسب یہ ہے کہ چند دن تک آپ گھر سے بھی باہر نہ نکلیں۔فقیر تقریباً دس دن تک گھر سے باہر نہ نکلا۔ایک روز اچانک دروازہ کھلا اور آواز آئی " یا رجل " آواز میں بہت رعب تھا، اور معلوم ہوتا تھا کہ کسی عظیم انسان کی آواز ہے۔فقیر نے عرض کی "لبیک " فرمایا !

" ماھوا الخوف الذی طرًا علیک الذی یمنعک من
زیارۃ الحبیب "

وہ کون سا خوف ہے جس کی وجہ سے بارگاہ حبیب ﷺ کی حاضری سے رکے ہوئے ہو۔

میں جلدی سے انکی طرف متوجہ ہوا، وہ دروازے سے باہر نکل رہے تھے، ان کی کمر شریف کی زیارت کر پایا۔باہر گلی میں نکلا، کسی کو موجود نہ پایا، اِدھر اُدھر تلاش کیا، اسی تلاش میں حرم نبوی شریف حاضر ہو گیا، صلاۃ وسلام عرض کر کے گھر لوٹ آیا۔اس کے بعد حرم شریف روزانہ حاضر ہوتا، اور ضرورت کے مطابق گھر سے بھی نکلتا، الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے ان کے

Marfat.com

شر سے محفوظ رکھا۔"

روح فرسا منظر

حضرت علامہ مولانا محمد حفظ الرحمٰن وفا (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) تحریر کرتے ہیں۔

آج عصر کے بعد جنت البقیع میں حاضری ہوئی، حکومت سعودیہ کی بربریت کا روح فرسا منظر نظر کے سامنے تھا۔ تیرہ سو برس کے آرام کرنے والوں کی ہڈیاں کدالوں اور پھاوڑوں سے کھود کر پھینکدی گئی تھیں، جامع القرآن، سیدۃ النساء، راکب دوش رسول، اہل بیت اطہار، ازواج مطہرات کے ساتھ یہ سلوک!

کسی ظالم سے ظالم حکومت کی بھی یہ بربریت نہیں ہوسکتی کہ ستر کڑورڑ مسلمانوں کے پیشوایان دین کی ہڈیوں اور اسلام کی ایسی عظیم الشان تاریخی یادگار کو اس طرح کھود کر پھینکدے اور عامتہ المسلمین کے جذبات کا مطلق خیال نہ کرے۔ خدا کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں! افسوس کہ ان حضرات کی جنہوں نے اسلام کو اپنے خون سے سینچا، جن کی عظمت و بزرگی کے طفیل آج عیش اڑائے جارہے ہیں۔ آہ! یہ قدر! محسن کشی اسی کا نام ہے۔ میں نہ قبر پرست ہوں نہ قبہ پرست لیکن سینے میں دل اور دل میں جذبۂ اسلام ہے۔ اس لئے اس فعل کو کسی طرح مستحسن نہیں کہہ سکتا۔ نجدی مذہب و قانون میں بھی کوئی دفعہ ایسی نہیں جس میں تیرہ سو برس کی قبروں کو کھود کر پھینک دینا جائز ہو۔

کتاب اللہ اور سنت رسول کے عاملوں کی نظر سے غالباً یہ حدیث نہیں گزری "کسر عظم المیت وأذاءہٗ ککرہ حیاً" (مردے کی ہڈیوں کو توڑنا اور اسکو تکلیف پہونچانا مثل زندہ کی ہڈیوں کے ہے)۔ ۴۹

جنت البقیع کے قریب اینٹوں کے ڈھیر اور شہر کے کوڑے کرکٹ کا انبار دیکھ کر کلیجہ پھٹ گیا۔ باغات کی طرف جلد یئے آہ! کیا دیکھا کاش کہ نہ دیکھتا! ہزار ہا مکان موجود مگر مکین ندارد معلوم ہوا کہ محمد ﷺ کے دیوانے، عقائد کے پختہ، ارادوں کے

Marfat.com

مضبوط حضرات نقل سکونت پر مجبور ہوئے، دنیا کے ٹھکرائے ہوؤں کا ایک یہی ٹھکانہ تھا مگر افسوس کہ حکومت سعودی کے ظلم سے تنگ آکر یہاں کے باشندے خود ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ مدینہ کے لوگ ہیں، سنت رسول (ﷺ) ادا کی ہے، آقائے دو عالم ﷺ بھی تو کفارِ مکہ کے ظلم سے تنگ آکر مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے تھے، بعض بعض کھنڈروں اور ٹوٹے پھوٹے مکانوں میں ضعیف العمر عورتیں پڑی ملیں جن کا کوئی محافظ ہے نہ نگران کچھ بچے اور مرد بھی دیکھے جو ان کھنڈروں کو جائے پناہ سمجھے ہوئے ہیں۔ ان کی شکستہ حالی دیکھ کر دل لرز اٹھا، جو کچھ جیب میں تھا، تھوڑا تھوڑا سب کی نذر کیا۔ ۵۰

جنت البقیع کا قدیم فوٹو

مدینہ منورہ کی جتنی آبادی فصیل کے اندر ہے اس سے زیادہ شہر کے باہر چاروں طرف مکانات ہیں، مگر ویران پڑے ہیں۔ ۵۱

مسجد بنوظفر جس کا نام بغلہ بھی ہے کھنڈرات کی شکل میں دیکھ کر

Marfat.com

افسوس ہوا اور بھی کئی مسجدیں پتھر اور چونے کی ڈھیر میں تبدیل دیکھیں۔ ۵۲

جالی کے قریب نجدی سپاہی کا پہرا ہے، دیوان گانِ محبت کے ساتھ سختی کا برتاؤ ہو رہا ہے۔ جالی پکڑنے پر ایک مصری بچہ کو سپاہی نے گلا پکڑ کر گھسیٹنا شروع کیا۔ معاملہ رفع دفع ہو گیا ورنہ جھگڑا بڑھنے کا احتمال تھا۔ ۵۳

مدینہ منورہ جانے والوں سے آٹھ گنی کرایہ وصول کیا جاتا ہے۔ ایک گنی زائد وصول کرنے پر ۱۴ (اکیس) روز کی اجازت دی جاتی ہے۔ مگر بعض حضرات کو صرف چار روز ٹھہرنے دیا گیا۔ مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنے کا موقع نہیں دیا۔ مدینہ منورہ کے رہنے والوں سے تصویر کھنچوا کر پکا پاسپورٹ لینے کے بعد مکہ معظمہ میں آنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ ان مہاجرین کو جو دیارِ حبیب میں آپڑے تھے اخراج کا حکم دے دیا گیا ہے۔ رہنے والوں سے ٹیکس و معاہدہ کی تکمیل کرائی گئی ہے۔

جدہ سے مکہ مکرمہ لاری پر جانیوالوں سے معہ سعودی ٹیکس چوراسی روپیہ کچھ آنہ اور پیدل جانیوالوں سے چونسٹھ روپیہ وصول کئے جاتے ہیں۔ ہر مقام پر رشوت کا مقام گرم ہے۔ سعودی حکومت کی شرع میں قانوناً جہاں دعا مانگنا یا نماز پڑھنا منع ہے، وہاں چند قرش رشوت دے کر جائز ہو جاتا ہے۔ بیت اللہ شریف کے داخلے پر بھی تین روپیہ کھلم کھلا رشوت لی جاتی ہے۔ ۵۴

حرم محترم میں مساواتِ اسلام باقی نہیں رہی، ملک الحجاز طواف کے لئے آتے ہیں تو تمام لوگ باہر نکال دیئے جاتے ہیں۔ اور وہ تلواروں کے سایہ میں طواف کرتے ہیں مسلح فوج ہمراہ ہوتی ہے۔ خاندان حکومت کے افراد موٹر میں بیٹھ کر سعی کرتے ہیں۔

نجدیوں نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں جو مسجدیں ڈھائی ہیں ان کے نام یہ ہیں۔
مسجد بغلہ۔ مسجد الجن۔ مسجد فاطمہ۔ مسجد حمزہ۔ مسجد الاسفان۔
مسجد الشمس۔ مسجد بو قیس۔

حج کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ تمام عالم اسلام کے مسلمان ایک جگہ اکٹھے ہو کر آپس میں تبادلۂ خیالات کریں مگر حکومت کی طرف سے ایسا کوئی انتظام نہیں۔

Marfat.com

گنبد خضریٰ میں حدیث نبوی کو چھیل کر پھینک دیا اور جالیوں پر " یا محمد " کندہ تھا جس میں سے لفظ " یا " نکال دیا گیا۔ (اب یا محمد کی جگہ یا مجید کر دیا گیا ہے) مولد النبی، جنت البقیع، جنت معلیٰ وغیرہ کو تو اس لئے کھود کر پھینک دیا کہ یہ چیزیں حکومت کی نظر میں خلاف سنت و توحید تھیں، لیکن مسجدوں میں نمازوں کے سوا کیا بدعت ہوتی تھی جن کو منہدم کیا گیا۔

ہندوستان کے اکثر مولویوں کو سعودی ٹیکس معاف ہے صرف کرایہ میں حج کر جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے زبان بند رکھنی پڑتی ہے۔ اور اگر زبان کھولتے بھی ہیں تو آہ کی جگہ واہ اور سبحان اللہ۔ ۵۵

حضرت علامہ محمد الیاس برنی چشتی قادری لکھتے ہیں۔

حرم شریف سے تھوڑی دور وہ مکان موجود ہے جہاں مدینہ منورہ کے دورانِ قیام میں سیدنا حضرت غوث الاعظم ؓ تشریف فرما رہے۔ ترکوں کے زمانہ میں خوب درست اور آراستہ تھا، قادری لوگ حاضر رہتے تھے۔ چلہ کرتے تھے، اب سرکاری حکم سے بند پڑا ہے۔ ۵۶

جنت البقیع کبھی کیسی سرسبز اور پر فضا جگہ تھی۔ کیسی رونق رہتی تھی۔ آج اس کی ویرانی دیکھ کر دل پھٹتا ہے۔ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کیسے کیسے خوش نما گنبد مسمار کرا دیئے گئے۔ اِدھر اُدھر ملبے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ اس میں ایسے پتھر بھی جا بہ جا پڑے ہوئے ہیں جن پر آیات کندہ ہیں۔ عام قبور کا تو ذکر کیا ہے۔ سعودیوں کی دست درازیوں کے پہلے سال خاص مزارات کے بھی لحد کے تختے تک نظر آتے تھے۔ ۵۷

مدینہ منورہ دیارِ حبیب ہونے کے علاوہ آج کل ایک مظلوم شہر ہے۔ یوں بھی اس سے دل کو گرویدگی ہوتی ہے۔ گذشتہ چند سال کی شورشوں میں مدینہ منورہ پر متواتر زدیں پڑتی رہیں۔ جان و مال لٹتے رہے۔ بعض محلے گولہ باری سے مسمار ہیں۔ بعض محلے مکینوں کی تباہی سے ویران ہیں۔ جو کچھ ہے حاجیوں کی چہل پہل ہے ورنہ گلی کوچے خموش سنسان ہیں۔ بڑے بڑے محلات خالی پڑے ہیں۔ کوڑیوں کے مول سستے فروخت ہو رہے ہیں،

Marfat.com

شہر کی تو یہ صورت ہے۔ حرم شریف میں دیکھئے تو بزرگ صورت و بزگ سیرت عابد و زاید بوڑھے لوگ جن کے جوان جوان عزیز و اقربا معرکوں میں جان بحق ہو گئے۔ دل مضبوط کئے صبر اور ضبط کے ساتھ ستونوں سے کمر کو سہارا دیئے وقار کے ساتھ بیٹھے رہتے ہیں۔ کوئی ہمدرد ملا تو دل کی دو دو باتیں کر لیں ورنہ کسی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ روضہ اقدس کی حضوری کو دین و دنیا کا سرمایہ سمجھتے ہیں۔ ہر حال میں صابر و شاکر ہیں۔ گھر میں بیوائیں اور ستم رسیدہ مائیں صبر کی داد دے رہی ہیں۔ راستوں میں یتیموں کی معصوم اور مایوس صورتیں دل والوں کو بے چین کر رہی ہیں۔ وہ پیاری پیاری صورتیں، نورانی مورتیں، پریشان حال آنکھوں میں مدنی محبت، حیا سے زبانِ سوال خموش، دل میں اخوتِ دینی کا جوش۔ حاجیوں سے پدری محبت کا بدل چاہتے ہیں۔ نظر التفات پاتے ہیں تو معصومیت سے لپٹ جاتے ہیں۔ دامن و آستین کو بوسہ دیتے ہیں، دلوں کو ہلا دیتے ہیں۔ بے اعتنائی پاتے ہیں، غیرت سے چپ رہ جاتے ہیں۔ شریف ہیں، نجیب ہیں، گداگری سے شرماتے ہیں۔ ۵۸

حضرت مولانا علامہ محمد حفظ الرحمٰن وفا مکہ معظمہ پر ظلم و استبداد کی داستان اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

مقام ابراھیم (علیہ السلام)

یہ وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت خلیل اللہ نے خانہ کعبہ کی دیواریں تعمیر کیں اس پتھر پر آپ کے قدموں کے نشانات ہیں۔ چاندی کے حلقہ میں ایک چھوٹے سے قبہ میں ہے۔ حکومت سعودیہ نے اس قبہ کا دروازہ بند کرا دیا ہے۔ افسوس کہ زیارت سے محروم رہا۔

Marfat.com

مولد النبی (ﷺ)

ایسے مقام پر پہنچا جہاں بوئے محبت آرہی تھی۔ دل نے کہا کوئی عجیب وغریب جگہ قریب ہے جس کی کشش یہاں تک کھینچ لائی ہے۔ چند لوگوں سے دریافت کیا مگر کسی نے نہ بتایا۔ ایک جگہ کچھ چیزیں نیلام ہورہی تھیں۔ خچر بندھے ہوئے پیشاب کررہے تھے۔ ٹوٹے ہوئے پتھروں کی ڈھیروں میں وہ جاذبیت معلوم ہورہی تھی کہ بے اختیار چوم لینے کو جی چاہتا تھا۔ آخرکار مجھے جذبۂ صادق اور طلب حقیقی نے محروم راز نہ رہنے دیا ایک بزرگ نے کہا، کیا دیکھتے ہو، قصر کسریٰ کے کنگورے ہلنے کا وقت یاد کرو۔ جبریل امین نے باب کعبہ پر کھڑے ہوکر سبز علم لہرا کر فرمایا تھا کہ خوشخبری ہوا ے زمین والو آج کی رات باعثِ کونین بطن مادر سے آغوش آمنہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میں تشریف لائے ہیں، حوروں نے اس گھر کو گیسوؤں سے بُہارا کیونکہ خدا کا دلارا، کمزوروں کا سہارا، یتیموں کا والی، غلاموں کا مولا اسی جگہ پر پیدا ہوا تھا۔ یہ مولدالنبی (ﷺ) ہے جہاں قیامت تک رحمت و برکت نازل ہوتی رہے گی۔ آہ اس خطۂ مقدس کو حکومت سعودیہ نے خاک بنا رکھا ہے۔ ترکوں نے یہاں ایک شاندار مسجد بنوادی تھی۔ جس میں پانچ وقتہ نماز اور خاص مقام پیدائش کی جگہ تلاوت کلام اللہ ہوا کرتی تھی۔ حکومت سعودیہ کی نظر میں یہ دونوں عبادتیں بدعت تھیں۔ اس لئے مسجد اور کمرۂ قرآن خوانی کو مسمار کرا دیا۔

نماز مغرب میں اپنے آپ کو ملک الحجاز کہنے والے تشریف لائے باقاعدہ پولیس کا انتظام اور پہرہ تھا، عام حجاج کا طواف موقوف ہوگیا۔ اس چوکی پہرہ پر بھی یہ کہتے ہوئے شرم نہیں آتی کہ سیدنا عمر فاروق ؓ کے دورِ حکومت کی تقلید ہورہی ہے۔

Marfat.com

مقاماتِ مقدسہ کی غارتگریاں

ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عالیشان مکان کو اینٹوں کی ڈھیر میں (جہاں کوئلے فروخت ہوتے ہیں) تبدیل دیکھ کر دل کو سخت صدمہ ہوا۔ آہ ۔۔۔ یہ دین الٰہی کی پہلی مسلمہ خاتون تھیں، حضور ﷺ نے مدتوں اس گھر میں آرام فرمایا، جبریل امین وحی لے کر اکثر یہیں آئے۔ مکی سورتوں کا زیادہ تر نزول اسی مقدس مکان میں ہوا۔ اسی میں نظامِ عالم مرتب ہوا کرتا تھا۔ آج بہتر سے بہتر یادگار کو مسمار کر کے حکومتِ سعودیہ نے ستر کروڑ مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے۔

جبل ابو قبیس

میرے دوست نے انگلی کے اشارے سے بتایا، اس کھنڈر کے قریب دو سپاہی کھڑے تھے، انگلی کا اٹھانا ان کے لئے بندوق کا فائر ہو گیا، زخمی شیروں کی طرح جھپٹ کر ہم تک آئے نہایت درشت لہجہ میں کہا۔ تجھے معلوم نہیں حکومت کا کیا حکم ہے؟ اپنا نام بتا۔ انہوں نے جواب دیا میں معلم نہیں ہوں حج کرنے آیا ہوں اور پہاڑ پر جا رہا ہوں۔ سپاہی نے ان کی طرف بید اٹھا کر کہا، تو انگلی کے اشارے سے کیا بتا رہا تھا؟ انہوں نے کہا پہاڑ کا راستہ، خدا خدا کر کے یہاں سے چھٹکارہ ہوا۔

مقام معجزۂ شق القمر

آگے بڑھے مقام معجزۂ شق القمر پر پہنچے، بطور یادگار یہاں مسجد بنی ہوئی تھی اور ہر شخص دو رکعت نماز ادا کر کے اپنے خدا اور محبوب خدا کی یاد سے دل کو بہلا لیا کرتا تھا۔ اب وہ مسجد ہی شہید نہیں کر دی گئی بلکہ پولیس کی سنگینوں میں نماز پڑھنے کی بھی اس جگہ اجازت

Marfat.com

نہیں!!

اس مقام پر پہنچے جہاں سے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں کو آواز دی تھی کہ آؤ کعبہ کا طواف کرو، اس جگہ بھی ایک شاندار مسجد بنی ہوئی تھی۔ اور وہ عالم اسلام کی توجہ کا مرکز تھی، یہاں سے کعبہ صاف دکھائی دیتا ہے اس مقدس مسجد کو بھی توڑنا شروع کیا۔

عالیشان مسجد

جانب صفا پہاڑ پر حضرت غوث پاک ؒ کی یادگار میں ایک عالیشان مسجد بنی ہوئی تھی۔ جوان کے معتقدین نے نماز اور قرآن خوانی کے لئے کئی لاکھ روپیہ سے اس یادگار میں تعمیر کرائی تھی کہ غوث اعظم ؒ جب مکہ مکرمہ حاضر ہوتے اسی ٹیلہ پر قیام فرماتے، افسوس کہ اس مسجد کو حکومت نے مسمار کرادیا ہے اور آج اس جگہ جہاں حضور غوث پاک ؒ کے علاوہ ہزاروں خاصانِ خدا نے تلاوتِ کلام پاک اور اطاعت ربی کی ہے غلاظت کا ڈھیر ہے، جس کے تعفن کی وجہ سے وہاں کھڑا ہی نہیں ہوا جاتا۔ حالات وواقعات تظلم سے دل پارہ پارہ ہورہا تھا، رب کعبہ سے مخاطب ہوکر ظالمانِ دین کے غارت ہونے کی دعا کی، دکھے ہوئے دل کی دعا تھی ضرور قبول ہوئی ہوگی۔

مشرکوں کی خیرات

پہاڑ سے نیچے اترے فقرا ومساکین کی خدمت کی۔ ایک ضعیف بڑھیا اپنے ہمراہی سے کچھ کہہ رہی تھی اور آنکھیں پرنم تھیں، اس کی تکلیف نے دل میں تیر چبھو دیا، ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے میری طرف دیکھا تو غم سے میرا سینہ فگار ہوگیا۔ فاقوں کی ماری، بھوک کی ستائی افلاس کی شکار، مصیبت کی دُکھیا کا حال، زبان کی ناواقفیت کے سبب اپنے ساتھی سے پوچھا انہوں نے کہا یہ کہہ رہی ہے کہ کسی اللہ کے بندے نے مجھے ابھی ایک قرش

Marfat.com

دیا وہ پولیس والا یہ کہہ کر چھین لے گیا کہ تو مشرکوں کی خیرات لیتی ہے۔۔۔۔۔ اللہ، اللہ کے پجاری تو ان کی نظروں میں مشرک ہیں، لیکن مساجد کو ڈھانے والے، مقاماتِ مقدسہ کو پامال کرنے والے، انگریز کی چھوکھٹ پر سرِ نیاز جھکانے والے، حرم محترم میں رقص و سرور کی محفلیں گرم کرنے والے، حج کا فلم لینے والے، تھیٹر و سنیما دیکھنے والے اور چار سو منکوحہ و غیر منکوحہ عورتیں محل میں رکھنے والے مواحد ہیں!!۔

غارِ حرا

ارادہ تھا کہ غارِ حرا بھی ہو آئیں مگر حج کے زمانے میں وہاں جانا جرم ہے۔ حکومت کی طرف سے پہرہ ہے۔ دنیائے اسلام میں یہ پہاڑ جبل نور کہلاتا ہے، مگر نجدیوں نے اس کا نام '' جبل الشیطان'' رکھا ہے۔

جنت المعلیٰ

اس کی عظمت و بزرگی برحق ہے۔ محبوب خدا کی شریکِ حیات ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور خاندان رسالت کے اکثر نفوسِ قدسیہ اور ساڑھے تیرہ سو برس کے مردوں کی ہڈیاں کھود کر پھینک دی گئیں۔ اس پر ظلم یہ ہے کہ ملت کے دیوانوں کو اندر نہیں جانے دیا جاتا کہ دل کی لگی کو اشکوں کی بارش سے بجھا کر تسکینِ دل کر سکیں، پہرہ موجود رہتا ہے۔ مجبوراً دور سے فاتحہ پڑھی۔

Marfat.com

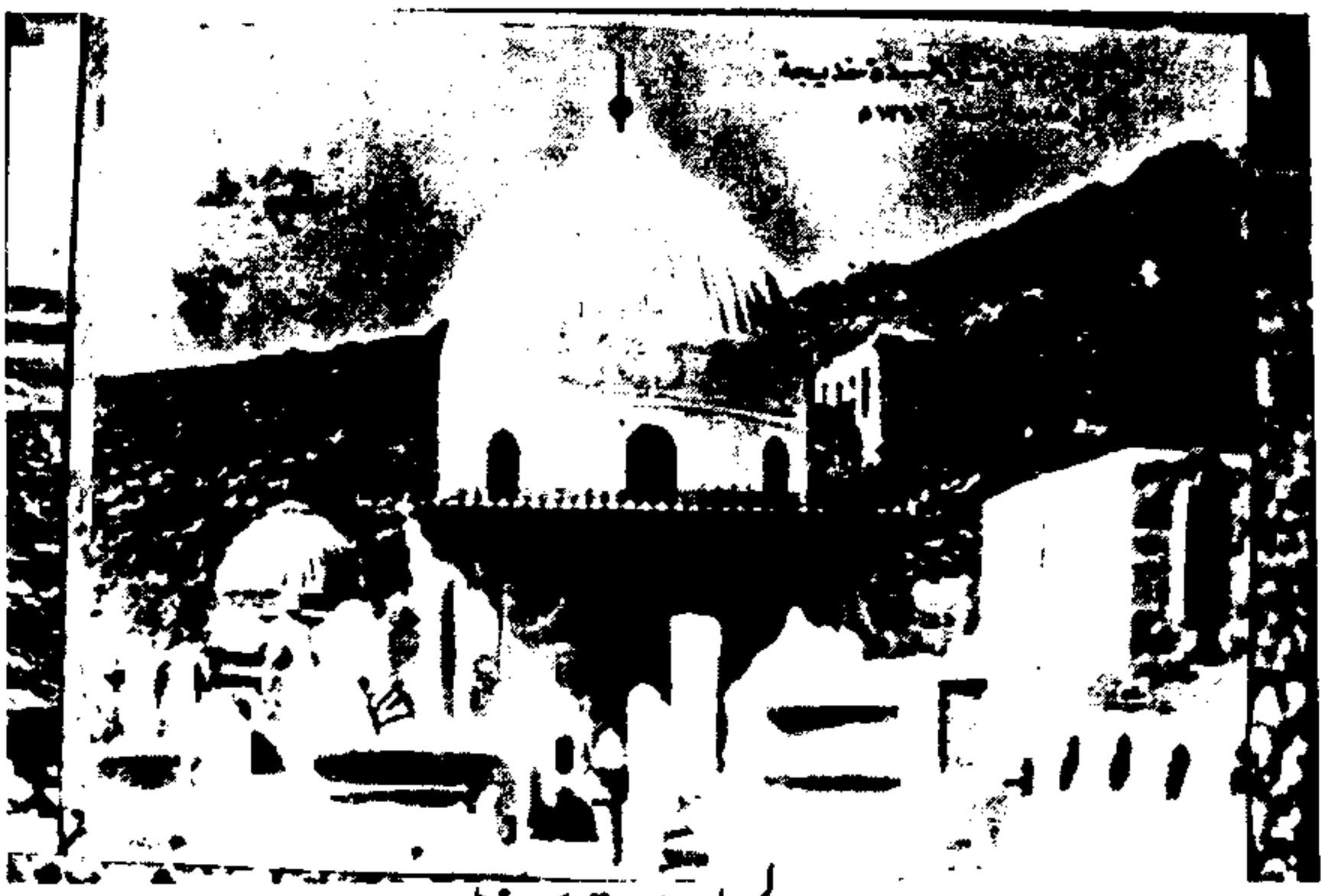

جنت المعلیٰ کا قدیم فوٹو

محلّہ مسفلہ

تاریخی محلّہ ہے ہماری قیام گاہ سے سوقدم کے فاصلہ پر سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کا مکان تھا۔ جس کو نجدیوں نے یہ کہہ کر ڈھادیا کہ ''مشرکِ اول کا مکان ہے مسمار کردو''۔

محلّہ شکیبہ

بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس میں دفن ہیں۔ ترکوں نے چہار دیواری بنوا کر ان مزارات کو محفوظ کر دیا تھا۔ ضرورت بھی یہی تھی کہ دنیائے اسلام کے اولین شہدا، صالحین اور دیگر نفوسِ قدسیہ کی اس طرح تعظیم و تکریم کی جاتی، مگر کیا کہا جائے ان حضرات کو جنہوں نے اس متبرک جگہ کو کھود کر پھینک دیا اور اب اس جگہ اینٹوں کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں۔ جہاں نا واقف اور باہر سے آنے والے اصحاب بول و براز کرتے ہیں۔

Marfat.com

مسجد جن

اس جگہ جنوں نے حضور ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی، مسجد کو حکومت سعودیہ نے ڈھا دیا تھا، مگر اہل محلہ نے ملکر کہا کہ یہ مسجد حضور ﷺ کے زمانہ کی نہیں ہے، بلکہ اہل محلہ نے بعد میں بنوائی ہے اس پر دوبارہ تعمیر کا حکم ہوگیا۔ ۵۹

حضرت علامہ محمد الیاس برنی چشتی قادری اپنے سفرنامہ میں مکہ معظمہ کی داستان غم یوں بیان کرتے ہیں۔

مولد النبی (ﷺ)

اللہ اکبر اس مکان کی بھی کیا عظمت ہوگی۔ جہاں حضور انور ﷺ تولد ہوئے۔ یہ مکان ہمیشہ سے محفوظ چلا آتا تھا۔ اور خوب آراستہ رہتا تھا۔ حجاج جوق در جوق زیارت کرتے تھے۔ سعودیوں کا جوش وحشت دیکھئے کہ آتے ہی (۱۳۴۳ھ میں) پہلے سال اس کو مسمار کر دیا۔ آج وہاں افتادہ زمین پر نیلام کا بازار لگتا ہے، اونٹ بندھتے ہیں۔ کیسی بے ادبی ہے، بدنصیبی ہے۔

مولد فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

یہی وہ مکان تھا جس میں حضور انور ﷺ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ قیام فرما رہے۔ اس میں حضرت سیدہ تولد ہوئیں۔ باقی صاحبزادے، صاحبزادیاں تولد ہوئیں۔ یہ مکان بھی محفوظ تھا۔ زیارت گاہ تھا۔ مولد النبی (ﷺ) کی طرح اس کو بھی سعودیوں نے مٹا دیا خالی زمین پڑی ہے۔

Marfat.com

دار ارقم مخزومی

وہ مکان ہے جہاں حضور انور ﷺ آغاز تبلیغ میں طالبین کو خلوت میں اسلام کی تعلیم دیتے تھے۔ اس مکان میں حضرت فاروق اعظم ؓ مشرف باسلام ہوئے۔ ان سے مسلمانوں کی تعداد چالیس پوری ہوگئی۔ اور انہیں کے مشورہ بلکہ اصرار سے مسلمانوں نے علانیہ نماز پڑھنی شروع کی۔ اور کفار بوجہ رعب کے کچھ مزاحمت نہ کر سکے۔ یہ مکان بھی محفوظ تھا۔ خدا جانیں اس میں حضور انور ﷺ نے اور مسلمانوں نے کتنی نمازیں پڑھی ہوں گی۔ لیکن سنا کہ یہ بھی سعودیوں کی دست درازی سے محفوظ نہ رہ سکا۔ وحشت کی حد ہوگئی۔

جنت المعلیٰ

قدیم قبرستان ہے۔ مکہ معظمہ سے ملا ہوا ہے۔ سڑک کے اِدھر اُدھر دو پختہ احاطے ہیں۔ جو احاطہ پہاڑی سے ملا ہوا ہے اس میں اندر کو پہاڑی کے دامن میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار مبارک ہے اور صحابہ کے مزارات ہیں۔ تعجب ہے کہ جس طرح مدینہ منورہ میں جنت البقیع کے تمام مزارات کو مٹا دیا یہاں وہ حرکت نہ کی۔ صرف گنبد گرا دیئے۔ ۶۰

ایک مرتبہ حضرت سنوسی الہند مجاہد اعظم سیدی حبیب الرحمٰن قدس سرہٗ عباسی قادری رئیس اعظم اڑیسہ پر نجدیوں نے بہت ظلم کیا، ان کا تذکرہ ہو رہا تھا کہ سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

"میں نے زندگی میں دو آدمی دیکھے جو نجدی کی آنکھ میں آنکھ ڈالکر حق بیان فرماتے تھے۔ ایک حضرت سید پیر جماعت علی شاہ

Marfat.com

محدث علی پوری ﷺ اوردوسرے حضرت مجاہد ملت علامہ محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری قدس سرہٗ، اللہ تعالیٰ ان کی عمر شریف میں برکت دے اس وقت ان کا وجود نعمت ہے۔جس کسی نے ان کو مجاہد ملت کہا ہے ،حق کہا ہے اور یہ ان ہی کے لئے ہے۔ آپ موت کی گود میں بیٹھ کر برملا اظہارحق فرماتے اور دلائل و براھین سے نجدی کا منہ بند کر دیتے ہیں۔"

مظلوم سید جماعت علی ﷺ

ایک مرتبہ فرمایا:

" حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ ﷺ محدث علی پوری کو امیر مدینہ منورہ عبدالعزیز بن ابراھیم نے طلب کیا، جو بڑا ظالم اور متشدد تھا، حضرت پیر صاحب قبلہ پر عقائد کے طرح طرح کے سوالات کرتا رہا۔پیر صاحب الحمدللہ بے خوف جواب دیتے رہے۔آخر میں اس نے پوچھا کہ تم ہمارے امام کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے بے خوف اپنے سر مبارک کو اوپر اٹھایا اور اپنی گردن پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا " نجدیا، یہ گردن کٹ تو سکتی ہے مگر نجدی کے ساتھ مل کر جھک نہیں سکتی"۔اس ظالم نے حضرت پیر صاحب قبلہ کو تھپڑ مارا، آپ کا عمامہ شریف گر گیا اور مدینہ طیبہ سے نکل جانے کا حکم دیا، (قطب مدینہ قدس سرہٗ کی آنکھوں میں آنسو آگئے، قدرے خاموش رہنے کے بعد ایک آہِ سرد بھری اور) فرمایا اہلبیتِ اطہار ہمیشہ مظلوم رہے۔ چونکہ حضرت پیر صاحب قبلہ کا قیام فقیر (قطب مدینہ) کے ہاں ہوتا تھا، اسلئے مجھے بھی مدینہ منورہ سے خروج کا حکم ہوا۔ میں نے اپنا سامان باندھ کر گلی میں رکھا اور حضو ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے کے لئے حرم شریف میں حاضر ہوا۔ جب گھر واپس ہوا، تو دیکھا کہ

Marfat.com

اکابر و شرفائے اہل مدینہ گلی میں جمع ہیں اور سامان گھر میں واپس رکھوا دیا تھا۔فقیرکو دیکھتے ہی الف الف مبروک کہنے لگے۔معلوم ہوا کہ اکابر و شرفائے اہل مدینہ نے مل کر امیرکو عفو کی درخواست دی جو اس نے قبول کرلی۔ اس طرح الحمد للہ فقیر مدینہ طیبہ سے نکلنے سے محفوظ رہا۔"

مجاہد اعظم علامہ محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری رحمتہ اللہ علیہ

ایک مرتبہ حضرت سنوسی الہند مجاہد اعظم علامہ محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری قدس سرہٗ ریاض الجنہ میں لا اِلہ الا اللہ کی ضربیں لگا رہے تھے۔ایک آدمی آیا اور حضرت رحمتہ اللہ علیہ کو کندھے سے پکڑ کر جھنجوڑا اور کہا صوفی پاکستان جاؤ، حضرت اپنے کام میں مشغول رہے۔پھر اس نے بہت زور سے گردن پر تھپڑ مارا حضرت کے سر مبارک سے عمامہ گر گیا۔پھر اس نے آپ کا عمامہ چھڑی اور صدری جس میں حضرت ہمیشہ اپنے اوراد و وظائف کی کتابیں رکھتے تھے اٹھائی اور آپ کو بازو سے پکڑ کر گھسٹتا ہوا باب سیدنا صدیق (رضی اللہ عنہ) سے باہر لا کر دھکا دے کر آپ کا سامان پھینکتا ہوا چلا گیا۔آپ اٹھے سامان پکڑا اور قیام گاہ کی طرف چل دیئے۔ اس دوران فقیر سوچتا ہی رہا، متذبذب رہا ایک طرف مسجد نبوی شریف کا احترام مانع دوسری طرف یہ ظلم۔ فقیر ساتھ ساتھ چل دیا۔حضرت اپنی جائے قیام ٹونک رباط پہنچے۔ چند منٹ کے بعد دیکھا تو آنکھوں سے آنسو جاری تھے، اور فرما رہے تھے، ارے ظالم تم نے مجھے دو چار اچھی طرح کیوں نہیں لگائیں؟ تمھارا کیا جاتا؟ میرا کام بن جاتا۔میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس وقت مجھ سے کوئی حرکت سرزد نہ ہوئی ورنہ آپ فرماتے میرے کام کے بننے میں تم رکاوٹ بنے۔

Marfat.com

سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے گستاخ کا انجام

ایک مرتبہ فرمایا:

''جن دنوں فقیر سقیفۃ الرصاص (باب السلام) میں رہائش پذیر تھا۔ایک دن عصر کے بعد بکریوں کو گلی میں چھوڑا، ان کو برسیم دے کر ان کے پاس کھڑا تھا۔ کہ وہاں سے دو وہابی میرے پاس سے گزرے ایک نے اپنے ساتھی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔تمہیں خبر ہے کہ ابو حنیفہ کی موت پر سفیان نے کیا کہا تھا؟ دوسرے نے کہا مجھے تو کچھ خبر نہیں۔ اس پر پہلے نے کہا، سفیان نے کہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کو ابو حنیفہ کے شر سے نجات دی۔

یہ سنتے ہی فقیر نے کہا'' لعنۃ اللہ علی الکاذبین ''

اس نے امیر عبدالعزیز بن ابراھیم کے پاس جا کر شکایت کی، امیر نے طلب کیا۔فقیر ''الٰہی خیر گردانی بحق شاہِ جیلانی'' کا ورد کرتا ہوا پہنچ گیا، وہ شخص پہلے سے وہاں موجود تھا۔

امیر نے اسے اشارہ کرتے ہوئے کہا، کہ تم کو کیا شکایت ہے۔وہ بولا اس شخص نے مجھے کاذب کہا، اور مجھ پر لعنت کی۔امیر نے مجھے مخاطب ہوتے ہوئے کہا، کیا یہ سچ کہتا ہے؟

فقیر نے جواب میں کہا:

''اگر کوئی شخص سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ، کے انتقال پر یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کو ان کے شر سے نجات دے دی، تو تمہارے نزدیک وہ شخص کیسا ہے؟ ''

امیر فوراً بولا :

'' وہ خبیث، مردود و گمراہ ہے۔''

تو میں نے کہا :

''اس شخص نے سیدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسے ہی کہا تھا۔

Marfat.com

امیر نے اس کے منہ پر تھوکتے ہوئے کہا تم تو یقیناً کذاب ہو تم پر اللہ کی لعنت ہے۔ اور کہا، کہ تم لوگوں کو ان کے گھروں میں بھی امن سے نہیں رہنے دیتے۔ مجھے قہوہ و چائے پلانے کے بعد جانے کی اجازت دی۔"

گورنر مدینہ منورہ کی طلبی

۱۹۷۳ء کا واقعہ ہے، فقیر قادری حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر تھا، سیدی کو گھٹنوں میں شدید تکلیف ہو رہی تھی۔ فقیر دبا رہا تھا، حاضرین میں سے ایک نے کہا، حضور احد شریف پر ایک بوٹی پیدا ہوتی ہے، اور اس کا حلیہ بیان کیا، کہا اگر اس کو خوب اچھی طرح ابال کر رات کو گھٹنوں پر باندھ لیں تو صبح کو انشاء اللہ درد ختم ہو جائے گا۔ دوسرے دن فقیر راقم الحروف، احد شریف چلدیا، سیدا لشھداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دی اور بوٹی کی تلاش میں جبل احد شریف پر چلا گیا۔ ایک بوٹی دیکھی جو بالکل بتائے ہوئے حلیہ کے مطابق تھی اس کو جمع کیا۔ دوسری بوٹی دیکھی تو گمان ہوا کہ یہ وہ ہی ہے جس کا تعارف کرایا گیا تھا، پھر تیسری، چوتھی غرض اس طرح سارا دن احد شریف پر گھومتا، گھومتا طرح طرح کی بوٹیاں جمع کرتا رہا، خیال تھا کہ ان میں سے کوئی تو وہ ہی بوٹی ہوگی۔ اسی خیال میں طرح طرح کی بوٹیوں سے بیگ بھر لیا، مغرب کی نماز کے بعد بمعہ بوٹیوں کے تھیلے کے حضرت مرشدی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، راحت میسر ہوئی۔ صاحب مذکور کو بھی موجود پایا، سارا دن احد شریف پر پھر پھر کر تھک گیا تھا۔ سلام عرض کیا تو مرشدی قطب مدینہ ﷺ نے فرمایا، عارف بیٹا آج سارا دن کہاں تھے؟ عرض کی غریب نواز احد شریف پر بوٹی تلاش کرنے گیا ہوا تھا اور بوٹیوں والا تھیلا سامنے رکھ دیا۔ ان صاحب نے بوٹیوں کو ملاحظہ کرنا شروع کیا۔ وہ صاحب بھی میری ہی

Marfat.com

طرح تھے جو بُوٹی سامنے آتی کہتے یہی ہے ، اسی طرح پورا تھیلا خالی ہوگیا، مگر فیصلہ نہ کر پایا کہ وہ بوٹی کون سی ہے۔ سارے دن کی تھکاوٹ کی وجہ سے صبر نہ کر پایا، بے ساختہ کہہ دیا کہ اگر معلوم نہیں تھا تو تم نے مجھے کیوں پریشان کیا؟

عشاء کے بعد محفل شریف ختم ہوئی دسترخوان بچھا حاضرین مستفیض ہوئے اور چل دیئے۔ جب تمام لوگ چلے گئے، فقیر قادری نے حضرت سیدی و مرشدی کو بادام روغن سے مالش کرنا شروع کی تو سیدی قدس سرہٗ نے فرمایا:

"عارف بیٹا نجدی اپنے شروع دور ہی سے مجھے بہت اذتیں دیتے رہے ہیں۔رئیس المشرکین، مولودی، صوفی، ساحر، بدعتی قبوری اور نہ جانے کن کن اتہامات سے اذیت دیتے رہے۔ لوگوں کو گھر میں بھیج بھیج کر تکلیفیں پہنچاتے رہے۔ [۶۱] الحمدللہ کریم کے کرم سے اللہ تعالیٰ نے ثابت قدم رکھا۔"

کچھ توقف کے بعد فرمایا:

ایک دن عصر کے بعد گھر میں بیٹھا تھا، کہ خیال پیدا ہوا حرم شریف حاضری دی جائے، عقل آڑے آئی ، خیال ہوا کہ وقت تنگ ہے، صلاۃ و سلام عرض کرتے ہوئے مغرب کا وقت ہو جائے گا، تو میرے لئے مشکل ہوجائے گی، جذبہ نے کہا بس سلام ہی تو عرض کرنا ہے آخر کتنی دیر ہوگی، جلد ہی لوٹ آنا، عقل اور جذبہ کے درمیان مناظرہ ہوتا رہا اور وقت مزید تنگ ہوتا گیا، تا آنکہ عقل پر جذبہ غالب آیا۔حرم شریف حاضر ہوا ،ابھی مواجھہ شریف میں حاضر ہی تھا کہ اذان ہوئی، جماعت کھڑی ہوگئی، مگر میں بارگاہ مصطفیٰ (ﷺ) میں ہی متوجہ رہا، جماعت کے بعد باب جبرائیل کے سامنے، دکۃ التہجد کے روضۃ الجنہ والے ستون کے ساتھ نماز پڑھنا شروع کی، نماز سے فارغ ہوکر باب جبرائیل سے باہر نکلا تو وہاں مدیر شرطہ کو کھڑے پایا وہ آگے بڑھا اور سلام کرنے کے بعد کہنے لگا۔شیخ میں آپ کے مقام سے واقف ہوں، مگر امیر [۶۲] کا حکم ہے کہ آپ کو

Marfat.com

پاؤں سے پکڑکرگھسیٹتا ہوا اس کے سامنے پیش کروں، شیخ میں مجبور ہوں۔

فقیر نے کہا پاؤں سے پکڑکرتم اس وقت گھسیٹو گے، جب میں جانے سے انکارکروں مگر مجھے تو کچھ انکار نہیں۔میں اس کے ساتھ چل پڑا، جب امیر کے پاس پہنچے تو وہ بڑے غصّے میں تھا۔غصّہ کے سبب اس کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی۔ ہاتھ میں تلوارتھی، جس کو وہ لہرا رہا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی برس پڑا۔کہا تم نے فتنہ پھیلا رکھا ہے،تم بدعتوں سے بازنہیں آتے، ہمارے امام کی مخالفت کرتے ہو،اس کے پیچھے نمازنہیں پڑھتے۔اس طرح کی بہت سی باتیں کرتا رہا اور میں خاموش کھڑا سنتا رہا۔آخر اس نے سوال کیاتم حرم میں نمازکیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا اس کا جواب مدیرشرطہ سے لو، امیر نے بڑے غضب سے اس کی طرف دیکھا اورسر سے اشارہ کیا۔ مدیر شرطہ نے بیان کیا کہ، میں شیخ کو لینے ان کے گھر گیا،معلوم ہوا کہ شیخ حرم جا چکے ہیں،باب جبرائیل پہنچا شیخ کے متعلق معلوم کرنے پر بواب نے کہا شیخ کی جوتیاں اور چھڑی یہ رکھی ہوئی ہیں، اور شیخ وہ سامنے نماز پڑھ رہا ہے۔اب اس کا غصہ کچھ کم ہوا، تو اس نے اشارے سے بیٹھنے کوکہا ، میں بیٹھ گیا۔ پھر اس نے سوال کیا، تمہارا وسیلہ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ میں نے کہا کہ ہمارا اور علماء نجد کا وسیلہ کے بارے میں ایک ہی عقیدہ ہے۔پھر کچھ غصہ میں آ کر بولا کیسے ؟ میں نے کہا کہ شیخ محمد بن عبدالوھاب " وابتغوالیہ الوسیلہ " کا قائل ہے۔فوراً بولا وہ وسیلہ اعمال صالحہ ہیں، میں نے سوال کیا اعمال صالحہ خالق ہیں یا مخلوق؟ امیر خاموش رہا، دوسری مرتبہ سوال کیا، امیر خاموش رہا، تیسری مرتبہ سوال کیا، اب اگر خالق کہتا ہے تو ایمان سے جاتا ہے، جواب دیا مخلوق، میں نے پوچھا یہ اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہیں یا مردود؟ امیر نے کہا مجھے کیا معلوم یہ تو اللہ عزوجل ہی جانتا ہے کہ مقبول ہیں یا مردود۔تو میں نے کہا بس ہمارا اور علماء نجد کا وسیلہ میں صرف یہ ہی اختلاف ہے، کہ وہ اس مخلوق کو وسیلہ بناتے ہیں، جن کی

Marfat.com

ان کو خبر نہیں کہ وہ مقبول ہیں یا مردود، مگر ہم اس مخلوق کو وسیلہ بناتے ہیں، جو یقیناً اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہیں، انبیاء و اولیاء۔ اگر ان کو کوئی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول نہیں مانتا تو وہ ایمان والا نہیں۔ پھر وہ نرمی سے باتیں کرنے لگا، کہنے لگا لوگ اپنے گھروں میں آرام سے بیٹھے ہیں، خبثاء و شیاطین فتنہ میں مبتلا کرتے ہیں۔ چائے پلائی اور جانے کی اجازت دے دی۔

اس کے بعد میں نے حبیب کریم ﷺ کی بارگاہ میں التجاء کی کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے عذر شرعی عطا فرمایا جائے، تاکہ ان کے ظلم سے بچ سکوں، پھر گھٹنوں کے درد میں مبتلا ہوگیا، یہ تکلیف تو میں نے طلب کہ کے لی ہے۔ پھر یہ تو بتا وَ کہ اتنی پرانی تکلیف بھلا ایک رات بوٹی باندھنے سے کیسے چلی جائے گی؟ تم بلاوجہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان پر ناراض ہو رہے تھے۔

احقر نے سیدی سے معذرت طلب کی اور عرض کیا حضور ان صاحب سے بھی معافی مانگ لوں گا۔ سیدی و مرشدی بہت خوش ہوئے اور بہت دعاؤں سے نوازا۔ فرمایا کرتے :

" بڑی بوڑھیاں دعا کرتیں تھیں، اللہ تعالیٰ نین ، پرین سلامت رکھے ۔ اس وقت نینوں کی سمجھ تو آتی تھی مگر پرینوں کی نہیں (اور گھٹنوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے) وہ سمجھ اب آرہی ہے ۔ "

ایام ماضی

موجودہ حالات کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی تو قطب مدینہ ؒ نے ارشاد فرمایا :

" فقیر نے مدینہ طیبہ کا وہ دور بھی دیکھا ہوا ہے، جب حاجیوں کے

Marfat.com

قافلے اونٹوں سے آتے تھے۔اہل مدینہ مناخہ [۶۳] چلے جاتے جب قافلہ پہنچتا تو حجاج کے اونٹوں کی رسیاں پکڑ لیتے، کہتے یہ ہمارے مہمان ہیں، ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ حجاج کو اپنے گھر میں لے آتے، پانی مہیا کرتے، کھانا بھی پکا دیتے اور کپڑے بھی دھو دیتے، غرض ان کے آرام کا پورا پورا خیال رکھتے، حجاج کو حضور ﷺ کا مہمان خیال کرتے۔ چلتے وقت اگر حجاج نے کچھ دے دیا تو لے لیتے، اور اگر کوئی کچھ نہ بھی دیتا تو طلب نہ کرتے اور انہیں کسی قسم کا ملال بھی نہ ہوتا اور نہ ہی اس کے متعلق کسی سے تذکرہ کرتے "

مدینہ طیبہ کے شروع کے ایام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"جب میں پہلے پہل مدینہ منورہ حاضر ہوا تو اس وقت یہاں یہ حالت تھی کہ اگر کسی دوکاندار کی بکری اچھی ہو جاتی تو پھر مزید آنے والے گاہک کو وہ دوکاندار کہتا میری بکری بہت ہو چکی۔ فلاں دوکاندار کی بکری کم ہوئی ہے، لہذا آپ یہ سامان اس سے خرید لیں۔"

ایک مرتبہ فرمایا:

"حضرت قطب عالم علامہ سید دیدار علی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں میں سے ایک صاحب حج پر آئے، مدینہ طیبہ حاضر ہوئے، فقیر کے ہاں قیام کیا۔ایک دن کہنے لگے، حضرت میں کچھ رقم اہل مدینہ پر خرچ کرنے کے لئے لایا ہوا ہوں، میں چاہتا ہوں کپڑا خرید کر اہل طیبہ کی نذر کروں۔آپ میرے ساتھ چلیں تا کہ کپڑا خرید لوں۔ میں ان کو اپنے جاننے والے احمد عبید اللہ بن عبد اللہ حیدری کی دوکان پر کپڑا خریدنے

Marfat.com

کے لئے لے گیا۔ان سے مقصد بیان کیا۔انہوں نے بیٹھنے کو کہا، چائے پلائی۔پھراس نے کہا شیخ کپڑا تو میرے پاس موجود ہے۔میں نے الحمدللہ آج کا رزق حاصل کرلیا ہے،مگر سامنے والی دوکان پر صبح سے گاہک نہیں دیکھا اس کے بچے بھی زیادہ ہیں، یہ کپڑا آپ ان سے خرید لیں۔"

پھر کچھ توقف کے بعد فرمایا:

"مگراب ایسے حالات سننے میں آرہے ہیں کہ باپ کے گاہک کو بیٹا اور بیٹے کے گاہک کو باپ چھینتا ہے۔"

مؤدب شہزادہ

ایک مرتبہ حضرت سید حیدر حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ علی پوری و فقیر قادری حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ایک دیہاتی وضع کا ادھیڑ عمر وارد ہوا۔سلام کرنے کے بعد کہنے لگا،حضرت مولانا صاحب آپ کو بابو جی [۶۴] (حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین جیلانی گولڑوی قدس سرہٗ) بلا رہے ہیں۔ حضرت خاموش رہے،تھوڑے وقفے کے بعد وہی جملہ دھرایا،سیدی پھر بھی خاموش تھے۔تیسری مرتبہ کہنے لگا، بابو جی نے آپ کو کھانے پر بلایا ہے۔پانچ سو ریال، بہت سارے کپڑے اور کھیسیاں بھی آپ کے لئے رکھی ہوئی ہیں۔

حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ نے فرمایا:

"حضرت پیر صاحب قبلہ سے جا کر میری طرف سے سلام عرض کرنا اور کہنا کہ فقیر ان کے جدِ کریم (ﷺ) کے در پر پڑا ہوا ہے۔ آپ ﷺ ٹکڑا عطا فرماتے ہیں اور خوب عطا فرماتے ہیں، فقیر کھانے کے لئے کہیں نہیں جاتا۔"

Marfat.com

وہ شخص یہ سنتے ہی فوراً واپس ہو گیا۔

تھوڑی دیر ہی کے بعد عجب منظر دیکھا، حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین گولڑوی ؒ ننگے پاؤں اور ننگے سر، چند متعلقین کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔ حضرت سیدی قبلہ قدس سرہٗ سے لپٹ گئے، اور بہت ہی معذرت فرمانے لگے۔ آپ بار بار فرماتے حضرت میں تو آپ کے در کا گدا ہوں، فقیر سے حکم عدولی ہوئی آپ اپنے جد کریم کا صدقہ فقیر سے درگزر فرمائیں، معاف فرما دیں آپ کریم ابن کریم ہیں آپ سے یہ بعید نہیں، حضرت کی آنکھوں سے اس وقت آنسو جاری تھے اور تمام حاضرین کی آنکھوں میں بھی آنسوں تھے، عجب روح پرور منظر تھا۔ حضرت سیدی قدس سرہٗ نے فرمایا عارف پیپسی لے آ ؤ، احقر نے حاضر کر دی۔ حضرت پیر صاحب قبلہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے خدام میں سے ایک کے کان میں کچھ فرمایا۔ وہ چند ساتھیوں سمیت اٹھ کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد، بہت سارے کپڑے- فروٹ- کھیسیا ں اور دیگر سامان لے کر حاضر ہو گئے۔ حضرت پیر صاحب قبلہ نے گیارہ سو ریال اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے سر سے بلند کئے، اور فرمانے لگے، حضرت قبول فرمائیں یہ سیدنا غوث اعظم ؓ کے لنگر میں سے ہیں۔ حضرت سیدی نے قبول فرما کر اپنی صدری کی جیب میں رکھ لئے۔ جب کہ دوسرے احباب پیش کرتے تو حضرت قبول فرما کر تکیہ کے نیچے رکھ دیا کرتے تھے۔

فتوحات کا مصرف

تکیہ کے نیچے سے نکال کر لنگر کے لئے خرچ کرتے رہتے۔ رات کو فرماتے فلاں بوڑھا ہے کام نہیں کر سکتا یہ رقم اس تک پہنچا دو، فلاں کے بچے زیادہ ہیں یہ ان کو دے آ ؤ۔ فلاں بیوہ ہے، فلاں یتیم ہیں یہ ان کا حصہ ہے۔ انڈیا میں ایک یتیم خانہ تھا اکثر وہاں رقم ارسال کرتے رہتے تھے۔ وہاں کی انتظامیہ کی

Marfat.com

بھی تعریف فرماتے تھے۔

مگر گھر میں یہ حال تھا فرمایا کرتے :

" الحمدللہ فضل الرحمٰن کو اللہ تعالیٰ نے برکت دے رکھی ہے، اس کو مدد کی ضرورت نہیں بلکہ دوپہر کا کھانا بھی وہ ہی تیار کرواتا ہے۔"

دوپہر کے شاہانہ دسترخوان کا حال اس سے مستفید ہونے والا ہی بیان کرسکتا ہے۔

اور اپنی بیٹی (جنابہ آمنہ) کو صرف ضروری اخراجات ہی عنایت فرماتے، ماشاء اللہ وہ بھی انتہا کی صابرہ ہیں، کبھی کچھ طلب ہی نہیں کیا۔ گھر میں کپڑے سیتیں اور بٹن بنانے والی مشین پر بٹن بناتیں، آمدن سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتیں۔ آنے والے مہمانوں کو تحائف سے نوازتیں، عشاء کے بعد فقیر قادری کو ایک بڑا گلاس پنجاب والا، دودھ کا جس میں پستہ و بادام کوٹ کر شامل کیا ہوتا پلاتیں، اور دیگر اوقات کے علاوہ عید پر ایک عربی کرتا عنایت فرماتیں۔

دلوں پر حکومت

میری حاضریوں کے درمیان تین مرتبہ ایسا ہوا کہ جب رات کو حضرت سیدی قدس سرہٗ کی خدمت سے فارغ ہوکر بیٹھتا۔ فرماتے دیکھو بیٹا تکیے کے نیچے کیا ہے۔ خرچ سے جو رقم بچی رہتی نکال کر پیش کرتا۔ فرماتے یہ کیا ہیں: عرض کرتا یہ پاکستانی روپے ہیں، یہ انڈین ہیں، یہ ڈالر اور یہ پونڈ و مصری ہیں غرض جہاں کا سکہ ہوتا عرض کر دیتا۔ آخر میں فرما دیتے ان کو پھاڑ دو احقر تعمیلِ حکم کرتا۔ حکم فرماتے باہر گلی میں پھینک آؤ۔ فقیر تعمیل ارشاد تو کرتا مگر دل میں یہ خیال پیدا ہوتا، اتنی رقم جو دوسروں کو عنایت فرماتے ہیں، یہ بھی انہیں میں سے کسی کو دے دیں، مگر سوال کی ہمت نہ ہوئی۔ اب یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ عمل مجھ سے اسلئے کرواتے تھے تاکہ حب دنیا میرے دل سے نکل جائے۔

Marfat.com

الحمدللہ۔ اسی وقت سے احقر کے دل میں سے حب دنیا نکل چکی ہے۔

حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ فقیر قادری کو اکثر متعدد ممالک کی کرنسی تبدیل کروانے کے لئے دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ڈالر دیئے فرمایا بیٹا بدل لاؤ۔ جب میں تبدیل کروانے گیا تو اس دن ڈالر کی قیمت کچھ کم تھی۔ اسلئے تبدیل نہیں کروائے۔ دوسرے اور تیسرے دن بھی نرخ کم ہی رہا۔ چوتھے دن نرخ کچھ زیادہ ہوا تو فقیر نے ڈالر تبدیل کروالیے۔ عشاء کے بعد محفل ختم ہوئی تمام لوگ چلے گئے تو احقر نے ڈالروں سے تبدیل شدہ ریال پیش کئے۔ تاخیر کا سبب بیان کرتے ہوئے عرض کیا حضور تین دن نرخ کم رہا اسلئے تبدیل نہیں کئے تھے، آج ریٹ مناسب تھا اسلئے تبدیل کروالئے۔ حضرت سیدی قدس سرہٗ نے فرمایا۔

"آپ نے اسی دن ہی تبدیل کئے ہوتے، یہ لوگ کہاں سے کمائیں گے۔"

مجاہد ملت اور بابو جی

۱۹۷۳ء کی بات ہے، حضرت سنوسی الہند مجاہد اعظم حضرت علامہ محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری ﷺ کی خدمت میں بیت اللہ شریف میں حاضر تھا۔ حضرت نے کہا پیر صاحب گولڑوی محلّہ جیاد میں تشریف رکھتے ہیں، آج ان کی بارگاہ میں حاضر ہونگے۔ فقیر نے کچھ ٹالا [۶۵]، مگر حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا فقیر ضرور حاضری کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ حضرت غوث الثقلین کی اولاد پاک میں سے ہیں، اور آنکھوں سے آنسو امڈ پڑے۔ حرم پاک سے نکل کر حضرت سید پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کو چلے۔ جب آپ کی قیام گاہ پر پہنچے تو وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔ بڑے کرخت لب ولہجہ میں استقبال ہوا،

Marfat.com

اوبابا رک کدھر جا رہے ہو، کیوں جا رہے ہو؟ یہ آواز حضرت پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بھی سن لی تو کسی کو دروازہ کھولنے کا حکم فرمایا جب آپ کی نظر حضرت مجاہد ملت قدس سرہٗ پر پڑی تو فوراً باہر تشریف لے آئے۔ حضرت سے بڑی محبت اور احترام سے ملے اور اس خادم کو بھی نوازا۔ اور حضرت کو بڑی تعظیم و تکریم کے ساتھ اندر لے گئے اور اپنی مسند پر بیٹھنے کو فرمایا سیدی مجاہد اعظم قدس سرہٗ کی معذرت پر بہت ضد فرماتے رہے۔ حضرت مجاہد ملت فرماتے حضور اس غلام سے کبھی بھی ایسا نہ ہوگا۔ پیر صاحب بھی مسند سے ہٹ کر تشریف فرما ہوئے۔ حضور مجاہد اعظم ﷺ، حضرت پیر سید غلام محی الدین قدس سرہٗ کے پاؤں چومنے کی بہت ہی کوشش فرماتے رہے مگر پیر صاحب قبلہ نے ایسا نہ ہونے دیا۔ آخر پاؤں کو تھام ہی لیا اور بہت روتے رہے۔ فوراً بہت سارے مشروبات و طرح طرح کے فواکہ آگئے۔ حضرت پیر صاحب قبلہ اصرار فرما کر حضرت مجاہد ملت کو پیش فرماتے۔

پھر پیر صاحب نے فرمایا ! حضرت ایک مرتبہ نماز کے سلسلہ میں جو آپ کا وہابی ملاؤں سے مناظرہ ہوا تھا میرے ساتھیوں کو بیان فرمائیں۔ حضرت نے مناظرہ کی روئیدار سنائی، فرمایا نہیں اس سے پہلے جو مناظرہ ہوا تھا۔ جب آپ کو حرم شریف میں علیحدہ جماعت کرانے کی وجہ سے پکڑ کر لے گئے تھے۔ حضرت مجاہد ملت نے پورا واقعہ تفصیل سے بیان فرمایا۔ پھر حضرت پیر صاحب قبلہ قدس سرہٗ نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ ان کی اتباع کرو اور وہابیوں کے پیچھے نماز مت پڑھو۔

حضرت مجاہد ملت ﷺ نے دست بستہ اجازت طلب فرمائی۔ حضرت پیر صاحب نے ایک بہت خوبصورت جائے نماز، کپڑے، فواکہ اور دیگر تحائف پیش کئے۔ اور پانچسو ریال سر سے بلند فرماتے ہوئے فرمایا یہ حضرت غوثِ اعظم کے لنگر سے ہیں قبول فرمائیں۔ سیدی مجاہد ملت کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے کچھ

Marfat.com

بول بھی نہ پائے ،ریال لے کر سر پر رکھ لئے، پھر پیر صاحب کے پاؤں چھونے کی کوشش کی مگر حضرت پیر صاحب قبلہ راضی نہ ہوئے اپنے خادم کو حکم دیا کہ یہ سب سامان اٹھا لو اور حضرت کی قیام گاہ پر پہنچا دو۔

حضرت مولانا محمد عمر اچھروی رحمتہ اللہ علیہ کا واقعہ

علماء کا ذکر خیر ہو رہا تھا، حضرت سیدی قدس سرہٗ نے فرمایا۔

"جن دنوں فقیر کا زقاق سقیفۃ الرصاص، باب السلام میں قیام تھا۔عشاء کے بعد زائرین میں سے کسی نے کہا حضرت مولانا محمد عمر اچھروی [۶۶] بھی آئے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا عمر چھپتا نہیں خود ہی ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت مولانا کونے میں تشریف رکھے ہوئے تھے۔ سنتے ہی فقیر کے قریب آئے ،زانو پر بوسہ دیتے ہوئے فرمایا، حضور فقیر حاضر ہے۔ ان کو وعظ فرمانے کے لئے کہا گیا۔ ماشااللہ انہوں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی خوب، خوب تعریف بیان فرمائی حضرت مولانا نے مدلل اور پرسوز بیان فرمایا۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے ۔اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ۔

درگاہ قادریہ کا بلا

فرمایا:

" ایک وہاں (بغداد شریف، حضرۃ جیلانیہ) بلا اتنا بڑا تھا۔(آپ تشریف فرماتھے اور دست مبارک کو کندھے تک بلند کرتے ہوئے فرمایا۔) خدا جانے وہ جن تھا یا کیا تھا؟ جب روٹی تقسیم ہوتی وہ بھی آجاتا اور بھنڈاری جو روٹی بانٹنے والا ہوتا اس کے پاس جا کر بیٹھ جاتا جب دیکھتا کہ روٹی کم ہو رہی ہے تو وہ

Marfat.com

اپنے ہاتھ سے اس کے کرتے کو پکڑ کر جھنجوڑ کر کھینچتا۔ وہ بھنڈاری اس کو کہتا بابا صبر کرو پہلے آدمیوں کو دوں پیچھے حیوان کو دوں گا، ابھی آدمی باقی ہیں۔ اس کی چار روٹیاں مقرر تھیں وہ ان کو توڑ کر، ایک جگہ چھوٹے چھوٹے بچے جمع ہوتے تھے ان کو جا کر ڈال دیتا۔اور ایک صفت اس میں یہ تھی کہ صبح کے وقت وہ حجروں کے بیچ میں پھرتا تھا جو نماز کے وقت سویا ہوا ہو اس کے منہ پر پیشاب کرتا تھا۔ تو بلے کے خوف کے مارے کوئی صبح کے وقت سوتا نہیں تھا۔وہ ہمارے سامنے فوت ہوا۔جو سجادہ نشین تھے، حضرت سید عبدالرحمٰن النقیب رحمتہ اللہ علیہ انہوں نے اس کا جنازہ تیار کرایا اور غوث پاک ﷺ کے دروازے پر رکھ دیا پھر شہر کے باہر قبرستان میں جو حضرت امام غزالی ﷺ کے مزار شریف کے قریب تھا دفن کر دیا۔

بلی کی پناہ گاہ

ایک رات عشاء کے فوراً بعد حضرت سیدی و مرشدی قدس سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔سیدی کے سامنے شیخ نابی آفندی ۶۷ ترکی رحمتہ اللہ علیہ بھی موجود تھے۔ایک بلی دوڑی آئی۔اس کے منہ میں اس کا بچہ تھا، قطب مدینہ ﷺ کے سامنے رکھ کر فوراً بھاگ نکلی۔تھوڑی ہی دیر بعد دوبارہ آئی۔اس کے منہ میں دوسرا بچہ تھا۔وہ بھی اس نے حضرت ﷺ کے سامنے رکھ دیا اور چلی گئی۔اس کے پیچھے ایک بلا آیا جو اس سے بچہ چھیننا چاہتا تھا۔شیخ نابی آفندی رحمتہ اللہ علیہ نے اس کو باہر نکال دیا اور دروازہ بند ہی کرنا چاہتا تھا کہ بلی تیسرا بچہ لئے حاضر ہوگئی۔ نابی آفندی نے دروازہ بند کر دیا۔بلی تیسرا بچہ بھی حضرت کے سامنے رکھ کر بڑے اطمنان سے مؤدب بیٹھ گئی۔اتنے میں بلا دوسرے دروازے سے گھس آیا۔ اور دور بیٹھا دیکھتا ہی رہا اس کی ہمت نہ ہوئی کہ قطب مدینہ کے سامنے ہو۔ تھوڑی دیر بعد خود ہی چلا گیا۔ حضرت نے فرمایا عارف بیٹا یہ دروازہ کھول

Marfat.com

دو۔ احقر نے تعمیل ارشاد کی۔

بلی مطمئن بیٹھی ہوئی ہے، سیدی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی چارپائی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے بلی کو مخاطب کیا۔

"بابا بچے لے کر ادھر چلی جاؤ"

بلی نے فوراً بچے اٹھانے شروع کئے اور حضرت کی چارپائی کے سرہانے کی طرف ڈیرا جما لیا۔

ندامت کی برکت

ایک مرتبہ حضرت ضیاء الملت و الدین قدس سرہٗ العزیز کے ساتھ والے کمرے میں کچھ احباب کے ساتھ حاضر تھا۔ اوراد و وظائف پر گفتگو چل رہی تھی۔کسی صاحب نے کہا میں اتنی تعداد میں درود شریف پڑھتا ہوں اور اتنے سپارے قرآن شریف کے روزانہ پڑھتا ہوں،کوئی صاحب کلمہ شریف کا ذکر و دیگر اذکار کا تذکرہ کر رہے تھے۔ ایک صاحب نے احقر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تم کیا پڑھتے ہو، عرض کیا جب لاہور ہوتا ہوں تو بڑے بڑے ارادے کرتا ہوں،کہ مدینہ طیبہ حاضر ہوتے ہی روزانہ دس سپارے قرآن پاک و مکمل دلائل شریف ختم کیا کروں گا۔مگر جب حاضری ہوتی ہے تو غفلت میں پڑ جاتا ہوں، دن بھر پھرنا اور سونا ہوتا ہے۔ جب واپسی کا وقت قریب آجاتا ہے، تو پھر بہت افسوس ہوتا ہے۔ تو محبوب کریم ﷺ کی بارگاہِ بیکس پناہ میں عرض کرنا شروع کر دیتا ہوں۔

"یا رسول اللہ (جل جلالہٗ و ﷺ) اس سیاہ کار نے اپنا فرصت کا تمام وقت ضائع کردیا، آپ کریم ہیں، مجھ عاصی پر کرم فرمائیں دوبارہ حاضری نصیب ہو، تاکہ میں اپنا ارادہ پورا

Marfat.com

کر سکوں التجائیں کرتا ہوا حسرت وندامت لئے واپس لوٹ جاتا ہوں"

قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی آواز آئی :

" بیٹا عارف ! تم کما گئے۔"

امامت کا مسئلہ

نماز کے سلسلے میں سوال کیا جاتا کہ آیا وہابی امام کے پیچھے پڑھی جانے والی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ تو فرماتے :

" اگر امام رسول اللہ ﷺ کا گستاخ ہو اور مقتدی کو اس پر پوری طرح سے اطلاع بھی ہو تو پھر میرے نزدیک پیچھے اس امام کے کہنا کفر ہے۔"

یہ بھی فرمایا کرتے :

" حجاز مقدس میں نماز کی امامت کا مسئلہ نیا نہیں ہے مسلمانوں پر نماز کی تنگی کا یہ چوتھا دور ہے۔ پہلا دور وہ تھا جب امیر المومنین سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، تو اکثر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بلوائیوں کے مقرر کردہ امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ تا آنکہ سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجھہ الکریم کا ظہور ہوا، آپ شیر خدا تھے تو یہ سب خود ہی چھوڑ چھاڑ کر بھاگ گئے۔

دوسرا دور یزید ملعون کا آیا، اس نے امام عالی مقام جگر گوشۂ بتول اور آپ کے رفقاء سلام اللہ علیہم اجمعین کو بڑی بے دردی سے ذبح کروایا اس وقت بھی اکثر صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے ان کے مقرر کردہ اماموں کے پیچھے نماز پڑھنے کو برا جانا۔

تیسرا دور حجاج بن یوسف کا تھا وہ بڑا ظالم تھا، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنے سامنے ذبح کروانے سے بھی گریز نہ کیا، تو اس وقت بھی حکومت کے مقررکردہ اماموں کے پیچھے اکثر لوگوں نے نماز نہیں پڑھی۔

وہ لوگ نہ عقیدے کے گندے تھے اور نہ اعمال کے وہ ظالموں اور فاسقوں کے مقررکردہ تھے۔ اور وہ کسی کو مجبور بھی نہیں کرتے تھے، جو ان کے پیچھے نماز پڑھے، پڑھے اور جو نہ پڑھے اس سے کسی قسم کا مواخذہ نہ کرتے۔

اوراب یہ چوتھا دورنجدی کا ہے۔ یہ اعمال کے بھی برے، اورعقیدے کے بھی گندے ہیں، اوریہ مجبور بھی کرتے ہیں کہ ہمارے مقررکردہ امام کے پیچھے نماز پڑھو، جو ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ان کو طرح طرح سے تنگ کرتے ہیں، حالانکہ نماز کا تعلق دل سے ہے، اگرکسی کا دل ہی امام کی طرف سے مطمئن نہیں تو اس کی نماز اس امام کے پیچھے کیسے ہوجائے گی؟ جو ان کے عقائد پر اطلاع رکھتے ہیں، ان کی نماز تو نہیں ہوگی اور جن کو ان کے عقائد کی خبر نہیں وہ اللہ ورسول (جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت میں کہ یہ کعبہ معظمہ اور مسجد نبوی شریف کے امام ہیں، اس عقیدت میں ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان کی نمازیں قبول فرمالے گا وہی قادر اورقبول فرمانے والا ہے۔ ''

اس سلسلہ میں غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

تمام اہل اسلام کے نزدیک یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ کسی امام کے پیچھے صحت اقتداء کے بغیر نماز درست نہیں ہوسکتی، جس کے لئے مقتدی وامام کے مابین ایک مخصوص رابطہ قائم ہوجانا ضروری ہے۔ اس مخصوص رابطہ کے بغیر صحت اقتداء متصور نہیں، کہ یہ رابطہ ظاہری، مادی اور جسمانی نہیں بلکہ یہ رابطہ صرف باطنی، روحانی اور اعتقادی ہے، جس کا وجود امام اور مقتدی کے درمیان اصولی اعتقاد میں موافقت کے بغیر ناممکن ہے۔ شرک، توحید کے منافی ہے اور کفر وجاہلیت اسلام وایمان سے قطعاً متضاد ہیں۔ اگر مقتدی جانتا ہے کہ میرا کوئی عقیدہ امام کے نزدیک شرک جلی، کفر وجاہلیت ہے تو دونوں کے درمیان اعتقادی

Marfat.com

موافقت نہ رہی اس عدم موافقت کے باعث صحت اقتداء کی بنیاد منہدم ہوگئی، ایسی صورت میں امام کے پیچھے اسکی نماز کا صحیح ہونا کیونکر متصور ہوسکتا ہے۔ [۶۸]

حضرت خواجہ خان محمد تونسوی [۶۹] رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ سلیمانیہ۔ تونسہ شریف فرماتے ہیں :

میں بھی عموماً ظہر کے بعد مولانا صاحب (قطب مدینہ قدس سرہٗ) کے پاس جایا کرتا تھا۔ عصر تک مولانا صاحب کے پاس بیٹھا رہتا تھا۔ عصر کی نماز کے بعد حرم شریف آجایا کرتا تھا، ایک ساتھی کو اپنے ساتھ ملا کر عصر کی نماز باجماعت ادا کرلیا کرتا تھا۔ پھر عشاء تک حرم شریف میں رہتا تھا۔ مولانا ضیاء الدین قبلہ اس بات پر زور دیا کرتے تھے کہ نجدیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، ایک دفعہ میں حضرت میاں نور جہانیاں [۷۰] صاحب (مہاروی) کے ساتھ مولانا قبلہ کے پاس گیا، اسی مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔ مولانا ضیاء الدین قبلہ نے فرمایا جوان کے عقیدے سے واقف ہو اس کی نماز ان کے پیچھے نہیں ہوتی البتہ نا واقف کی ہوجائے گی۔ [۷۱]

ڈاکٹر غلام فرید نظامی فرماتے ہیں:

حرم نبوی شریف میں ہمارے پیش امام حضرت خواجہ غلام نبی صاحب مہاروی ہوتے۔ [۷۲]

مدعی لاکھ پر بھاری ہے گواہی تیری

صدر جمیعت علماء ہند و شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند حسین احمد مدنی ظلم وستم کی داستان اس طرح بیان کرتے ہیں:

صاحبو! محمد بن عبد الوھاب نجدی ابتداءً تیرھوین صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا۔ اور چونکہ یہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت والجماعت سے قتل وقتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا، ان کے

Marfat.com

اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکالیف شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے، بہت سے لوگوں کو بوجہ اس تکالیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا۔اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔اسی وجہ سے اہل عرب کو خصوصاً اس کے اور اس کے اتباع سے دلی بغض تھا اور ہے، اور اس قدر ہے کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے۔ ۷۳

محمد بن عبدالوھاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم اور تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل وقتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال و جائز بلکہ واجب ہے۔ ۷۴

نجدی اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے، جب تک وہ دنیا میں تھے، بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں۔اگر بعد وفات ان کو حیات ہے تو وہی حیات برزخ ہے جو احادامت کو ثابت ہے، بعض ان کے حفظ جسم نبی کے قائل ہیں مگر بلا علاقہ روح اور متعدد لوگوں کی زبان سے بالفاظ کریہہ کہ جن کا زبان پر لانا جائز نہیں دربارۂ حیات نبوی علیہ السلام سنا جاتا ہے اور انہوں نے اپنے رسائل و تصانیف میں لکھا ہے۔ ۷۵

زیارت رسول مقبول ﷺ وحضوری آستانہ شریف وملاحظہ روضۂ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے، اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور ممنوع جانتا ہے۔ **لا تشد الرحال الا الی ثلاثه** مساجد ان کا مستدل ہے۔بعض ان میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں۔مسجد نبوی (ﷺ) میں جاتے ہیں تو صلاۃ وسلام ذات اقدس نبوی علیہ الصلوۃ والسلام کو نہیں پڑھتے۔اور نہ اس کی طرف متوجہ ہوکر دعا و غیرہ مانگتے ہیں۔ ۷۶

Marfat.com

شانِ نبوت وحضرت رسالت علی صاحبہا الصلاۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔اوراپنے آپ کومماثل ذات سرورکائنات (ﷺ) خیال کرتے ہیں اورنہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں اوراپنی شقاوت قلبی اور ضعف اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کی ہدایت کرکے راہ پر لا رہے ہیں، ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پرنہیں اورنہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعدوفات ہے اوراسی وجہ سےتوسل دعامیں آپ کی ذات پاک سے بعدوفات ناجائز کہتے ہیں،ان کے بڑوں کا مقولہ ہے،معاذ اللہ نقل کفر،کفر نباشد ۔کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرورکائنات ﷺ سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے،ہم اس سے کتے کودفع کرسکتے ہیں۔اور ذات فخرعالم ﷺ تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ ۷ے

وہابیہ اشغال باطنیہ و اعمال صوفیہ مراقبہ ذکر وفکروارادت ومشیخیت و ربط القلب بالشیخ و فنا و بقا و خلوت وغیرہ اعمال کوفضول و لغو بدعت و ضلالت شمار کرتے ہیں،اور ان اکابر کے اقوال و افعال کو شرک وغیرہ کہتے ہیں۔اوران سلاسل میں داخل ہونا بھی مکروہ ومستقبح بلکہ اس سے زائد شمارکرتے ہیں چنانچہ جن لوگوں نے دیار نجد کا سفرکیا ہوگا یا ان سے اخلاط کیا ہوگا اس کو بخوبی معلوم ہوگا۔ فیوض روحیہ ان کے نزدیک کوئی چیز نہیں ہیں و مثل ھذا۔ ۸ے

وہابیہ کسی خاص امام کی تقلیدکو شرک فی الرسالۃ جانتے ہیں اورائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں الفاظ خبیثہ استعمال کرتے ہیں، اور ان کی وجہ سے مسائل میں وہ گروہ اہل سنت و الجماعت کے مخالف ہوگئے۔چنانچہ غیر مقلدین ہنداسی طائفہ شنعیہ کے پیرو ہیں۔ وہابیہ نجدعرب اگرچہ بوقت اظہار دعویٰ حنبلی ہونے کا اقرارکرتے ہیں لیکن عمل درآمد ان کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پرنہیں ہے، بلکہ وہ بھی اپنے فہم کے مطابق جس حدیث کو مخالف فقہ حنابلہ خیال کرتے ہیں اسکی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے

Marfat.com

ہیں ان کا بھی مثل غیر مقلدین کے اکابر امت کے شان میں الفاظ گستاخانہ بے ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے۔ ۷۹

مثلاً علی العرش استویٰ وغیرہ آیات میں طائفہ وہابیہ استوا ظاہری اور جہات وغیرہ ثابت کرتا ہے، جس کی وجہ سے ثبوت جسمیت وغیرہ لازم آتا ہے۔ علی ھذا القیاس، مسلہ نداء رسول اللہ ﷺ میں وہابیہ مطلقاً منع کرتے ہیں۔ ۸۰

چنانچہ وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ وہ الصلاۃ و السلام علیک یا رسول اللہ (ﷺ) کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفریں اس نداء اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں۔ وہابیہ نجدیہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور بر ملا کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ (ﷺ) میں استعانت بغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے۔ ۸۱

اور وہابیہ وہاں پر (حجرہ شریف میں) بھی منع کرتے ہیں۔ دو وجہ سے اولاً یہ کہ استعانت بغیر اللہ تعالیٰ اور دوم یہ کہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے واسطے حیات فی القبور ثابت نہیں، بلکہ وہ بھی مثل دیگر مسلمین کے متصف بالحیوۃ البرزخیہ ای مرتبہ سے ہیں۔ پس جو حال دیگر مومنین کا ہے وہی ان کا ہوگا۔ یہ جملہ عقائد ان کے ان لوگوں پر بخوبی ظاہر و باہر ہیں جنہوں نے دیار نجد عرب کا سفر کیا ہو یا حرمین شریفین میں رہ کر ان لوگوں سے ملاقات کی ہو یا کسی طرح سے ان کے عقائد پر مطلع ہوا ہو یہ لوگ جب مسجد نبوی شریف میں آتے ہیں، تو نماز پڑھ کر نکل جاتے ہیں اور روضۂ اقدس (ﷺ) پر حاضر ہو کر صلاۃ وسلام و دعا وغیرہ پڑھنا مکروہ و بدعت شمار کرتے ہیں انہی افعال خبیثہ و اقوال واہیہ کی وجہ سے اہل عرب کو ان سے نفرت بیشمار ہے۔ ۸۲

وہابیہ تمباکو کھانے اور اس کے پینے کو حقہ میں ہو یا سگار میں یا چرٹ میں اور اس کے ناس لینے کو حرام اور اکبر الکبائر میں شمار کرتے ہیں، ان جہلا

Marfat.com

کے نزدیک معاذ اللہ زنا اور سرقہ کرنے والا اس قدر ملامت نہیں کیا جاتا جس قدر تمبا کو استعمال کرنیوالا ملامت کیا جاتا ہے اور وہ اعلی درجہ کے فجار و فساق سے وہ نفرت نہیں کرتے جو تمبا کو کے استعمال کرنے والے سے کرتے ہیں۔ ۸۳

وہابیہ امر شفاعت میں اس قدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزلہ عدم کے پہنچا دیتے ہیں۔

وہابیہ سوائے علم احکام الشرائع جملہ علوم اسرار حقانی وغیرہ سے ذات سرکار کائنات خاتم النبین الصلاۃ و السلام کو خالی جانتے ہیں۔

وہابیہ نفس ذکر ولادت حضور سرور کائنات علیہ الصلاۃ و السلام کو قبیح و بدعت کہتے ہیں۔ اور علیٰ ھذا القیاس اذکار اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم کو بھی بُرا سمجھتے ہیں۔

وہابیہ نے علماء حرمین شریفین کے خلاف کیا تھا اور کرتے رہتے ہیں اور اسی وجہ سے جبکہ انہوں نے غلبہ کر کے حرمین شریفین پر حاکم ہو گئے تھے ہزاروں کو تہ تیغ کر کے شہید کیا اور ہزاروں کو سخت ایذائیں پہنچائیں۔ ۸۴

مگر جب دیوبندیوں کے امام اور حسین احمد کے شیخ رشید احمد گنگوہی صاحب سے وہابی مذہب اور ان کے عقائد کے متعلق دریافت کیا گیا تو اس طرح تحریر کرتے ہیں:

"وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔" ۸۵

محمد بن عبد الوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں۔ وہ اچھا آدمی تھا، سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا۔ بدعت و شرک سے روکتا تھا، مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی۔ ۸۶

محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔ ۸۷

Marfat.com

مولانا فیض احمد فیض صاحب تحریر کرتے ہیں:

اکابر اہل سنت کی طرح حضرت (قطب عالم سید پیر مہر علی شاہ قدس سرہٗ گولڑہ شریف) نے بھی نجد کے شیخ محمد بن عبدالوھاب کے بعض متشددانہ نظریات کو مسلک اہل سنت کے خلاف قرار دیا تھا۔ جس کی وجہ سے بعض غیر مقلد وہابیوں کی طرف سے مناظرانہ چھیڑ چھاڑ شروع ہوگئی۔ حالانکہ اس سے پہلے حرمین شریفین اور دیگر ممالک اسلامیہ کے علماء اہل سنت اپنی اپنی تصانیف میں فرقہ وہابیہ کو گمراہ اور خارجی قرار دے چکے تھے۔ چنانچہ علامہ زینی دھلان مفتی مکہ مکرمہ کی کتاب " الدرر السنیہ " اس پر شاہد ہے۔ اور فقہ حنفی کے مشہور عالم علامہ ابن عابدین شامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی حاشیہ درمختار باب الخوارج میں فرقہ وہابیہ کو خوارج میں شمار کیا ہے۔ اور اس وقت کے اکثر علمائے ہند بھی محمد بن عبدالوھاب کی تردید میں بہت کچھ لکھ چکے تھے۔

مولوی حیدر اللہ خان درانی المجدی النقشبندی اپنی کتاب درۃ الدارانی میں لکھتے ہیں:

کہ مورخ ملطمرون نے اپنی کتاب " جغرافیہ عمومیہ " مطبوعہ مصر کی تیسری جلد معربہ رفاعہ بک ناظر مدرستہ الالسنہ میں لکھا ہے، کہ محمد بن عبدالوہاب نے لوگوں کے سامنے یہ عقیدہ پیش کیا تھا کہ محمد ﷺ اگرچہ خدا کے رسول اور دوست ہیں مگر ان کی مدح اور تعظیم از قبیل شرک ہے۔ اور چونکہ لوگوں کا یہ شرک اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا لہذا اس نے مجھے اپنی طرف سے بھیجا ہے تاکہ میں لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کروں پس جو کوئی مجھے قبول کرے گا وہ دوستوں میں سے ہے اور جو میرا حکم نہ مانے گا وہ عذاب کا مستحق ہے۔ اور اسکا قتل بلاشبہ واجب ہے۔ ۸۸

Marfat.com

علمائے مکہ کی طرف ابن عبد الوہاب نجدی کا رسالہ دعوت:

محمد بن عبدالوہاب کا جو رسالہ علمائے مکہ کی طرف بطور دعوت و حجت بھیجا گیا تھا اس میں تحریر تھا کہ جو شخص نبی کو اپنا ولی اور شفیع سمجھتا ہے وہ اور ابوجہل شرک میں میں برابر ہیں۔ جو شخص اپنی حاجت کے وقت یا محمد (ﷺ) کہتا ہے۔اگر چہ ان کے متعلق سب باتوں میں بندۂ عاجز ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو تو بھی مشرک ہو جاتا ہے۔اور تجھے ان باتوں میں ہمارا شیخ ابن تیمیہ بس ہے۔ اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ محمد ﷺ کی قبر اور مشاہد اور مساجد اور آثار کی طرف سفر کر کے جانا شرک اکبر ہے۔

اسی رسالہ میں مزید تحریر تھا۔

پہلے بت لات اور سواع اور عزیٰ تھے۔اور پچھلے بت محمد (ﷺ) اور علی اور عبد القادر ہیں۔ (معاذ اللہ)

ابن عبد الوہاب نے علم کی کسی صنف میں بھی تکمیل نہیں کی تھی۔ اور طالب علمی کے ایام میں محض مسلیمہ کذاب اور اسود عنسی کے سوانحات ہی پڑھتا رہتا تھا۔ نیز علم و ادراک قوت اظہار اور اسلوب کلام میں بھی ناقص تھا۔البتہ جوش غضب اور اشتعالِ طبع میں منفرد تھا۔

محمد بن عبد الوہاب نجدی کی عمدگی عقائد کے متعلق مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کا فتویٰ

تعجب ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی فتاوی رشیدیہ میں شیخ محمد بن عبد الوہاب کے عقائد کو عمدہ تحریر کرتے ہیں۔حالانکہ ان میں سے ایک ایک عقیدہ کی براہ راست زد خود مولوی صاحب کے اپنے شیخ اور پیر و مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر

Marfat.com

کی رحمتہ اللہ علیہ کی ذات گرامی پر پڑتی ہے۔ ۸۹ جن کا ارشاد ہے۔

شفیع عاصیاں ہو تم وسیلۂ بے کساں ہو تم
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ ﷺ
کرم فرماؤ ہم پر اور کرو حق سے شفاعت تم
ہمارے جرم عصیاں پر نہ جاؤ یا رسول اللہ ﷺ

نیز فرماتے ہیں۔

کہے ہے شوق نبی یہ آکر چھو دینے چھو دینے
میں ہوں گا دل سے تمہارا رہبر چھو دینے چھو دینے
ہلاکت امداد اب تو آئی جو فوج عصیاں نے کی چڑھائی
نجات چاہو تو اے برادر چھو دینے چھو دینے

اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے برادر طریقت مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب شیم الحبیب شم المعیب میں فرماتے ہیں:

یَا شَفِیْعَ الْعِبَادِ خُذْ بِیَدِیْ اَنْتَ فِی الْاِضْطِرَارِ مُعْتَمَدِیْ
دستگیری کیجیے میری آپ کشمکش میں تم ہی ہو میرے ہادی
لَیْسَ لِیْ مَلْجَاءٌ سِوَاکَ اَغِثْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ سَیِّدِیْ سَنَدِیْ
جز تمہارے بے کس میری پناہ فوج کلفت مجھ پہ آکر ہوئی
لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرْبَ طَیْبَتِکُمْ وَنَشَمْتُ نَعْلَ ذَاکَ فَدِی
کاش ہوجاتا مدینہ کی میں خاک نعل بنتی ہوتی کفش آپ کی

بعض اہل طریقت "رجعت" کی زد میں

ابن عبد الوہاب پر کچھ گفتگو نہیں وہ تو اس دور سے محض نابلد تھے۔ البتہ جب اس ملک کے بعض مدعیان طریقت بھی ان کے متشددانہ عقائد کو اپنا کر

Marfat.com

عشق رسول (ﷺ) کا راستہ ہمیشہ کے لئے بند کرتے نظر آتے ہیں تو حیرانی کی حد نہیں رہتی اور اس طریق پر سوائے رجعت کے اور کسی لفظ کا اطلاق صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ مولوی عبداللہ غزنوی اور ان کے صاحبزادے مولوی عبد الجبار اہل حدیث ہونے کے ساتھ ساتھ اہل طریقت بھی کہلاتے تھے۔ مولوی عبداللہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت کوٹھہ والا رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ اور یہی حال مولوی حسین علی صاحب واں بھچراں کا تھا۔ جن کے شیخ طریقت نے تجربہ و مشاہدہ کی بنا پر ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ جناب نبی کریم ﷺ کا تو ذکر ہی کیا ان کی تو بہت ہی بڑی شان ہے بعض اوقات آنجناب ﷺ کے غلاموں پر بھی علمِ غیب عطائی کی کیفیات اس طرح طاری ہوتی ہیں کہ تمام روئے زمین پر کوئی چیز بھی ان کے مشاہدہ سے باہر نہیں رہتی۔ مگر مولوی حسین علی بول اٹھے کہ میرے نزدیک تو ایسا عقیدہ کفر ہے۔ ۹۰

قطب مدینہ سے عرض:

عرض: کیا نجدی حنبلی مذہب پر نہیں ہیں؟

ارشاد: ”کہتے ہیں کہ وہ حنبلی ہیں، جیسے دیو بندی کہتے ہیں کہ وہ حنفی ہیں۔ یہ بھی حنبلی نہیں اور وہ بھی حنفی نہیں۔“

(صدر جمعت علماء ھند شیخ حسین احمد دیو بندی شہاب ثاقب میں لکھتے ہیں۔ وہابیہ نجد عرب اگرچہ بوقت اظہار دعویٰ حنبلی ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ مگر عمل درآمد ان کا ہر گز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل ؒ کے مذہب پر نہیں ہے۔)

Marfat.com

عرض: کیا جمال الدین افغانی بے دین تھا؟

فرمایا: " جمال الدین افغانی بھی بے دین تھا۔افغانستان کا رہنے والا تھا۔ ان دنوں افغانستان کی حکومت دین دار تھی۔ انہوں نے اس کو جلا وطن کر دیا۔ چونکہ وہ افغانستان میں نہیں رہ سکتا تھا، مصر چلا گیا اور وہاں پر ہی رہ گیا، مفتی عبدہ کے ساتھ دوستی ہو گئی ان ہی کے مشرب کا تھا۔ ۱۹

ڈاکٹر پروفیسر حمید اللہ

عرض: ڈاکٹر حمید اللہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے ہیں، یہ کیسے آدمی ہیں؟

فرمایا: ڈاکٹر حمید اللہ بہت کامل آدمی ہے۔ اور یہ کہ کئی زبانوں کے ماہر ہیں۔انگریزی، فرانسیسی، ترکی، جرمنی، آسٹریلیا کی زبان، اسپین کی زبان۔اوران زبانوں میں اس کی تالیفات ہیں۔اوران زبانوں میں اسلام کی نصرت کے لئے اس نے بہت کوشش کی ہے۔ اور سیکڑوں آدمی اس کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ہیں۔فرانس جیسے شہر میں جو دنیا میں سب سے گندا شہر ہے۔

مدینہ شریف میں جب حاضر ہوتا ہے، روزے سے داخل ہوتا ہے۔ اور مہینہ دن رہے۔ ڈیڑھ مہینہ رہے، تین تین مہینے بھی رہا روزے کے ساتھ ہی رہا اور روزے کے ساتھ ہی جائے گا اور یہ نہیں کہ روزہ رکھ کر بیٹھا رہے گا۔ روزہ رکھ کر اپنا جھولا گلے میں ڈالا ہوا ہے پہاڑیوں میں چکر لگاتا پھرتا ہے آثار دیکھتا پھرتا ہے۔

کل اس کا خط آیا ہے۔ فضل الرحمٰن نے مجھے بتایا ہے۔اس نے لکھا

Marfat.com

ہے کہ میں بہت کمزور ہو گیا ہوں، میری دماغی حالت اس وقت میرے توازن میں نہیں ہے، میرے لئے دعا کرو۔ایک دفعہ مجھے بھی اس پر شبہ ہوا کہ بڑے علم والا جو آدمی ہے وہ آخر میں گمرہ ہو جاتا ہے، جیسے ابوالکلام خبیث ۔ میں نے ان کو ایک ہی کلمہ لکھا، میں نے کہا کہ بھائی صاحب اتباع میں خیر ہے اور ابتداع میں شر ہے۔ آپ متبع رہو۔ انشا اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اور اگر آپ نے اپنی عقل کو مقدم کیا تو پھر آپ کے بھیجے میں خرابی آجائے گی۔میسور کے رہنے والے ہیں۔ باپ دادا اس کے وزیر تھے۔ [۹۲]

حضرت نورالدین زنگی رحمتہ اللہ علیہ

عرض: حضور سنا ہے کہ باب جبرائیل کے باہر قدمین شریفین کی طرف قبریں تھیں؟

ارشاد: جی ہاں نور الدین زنگی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر شریف بھی وہیں تھی۔جس نے آکر کے ان خبیثوں کو پکڑا، ختم کیا، مروایا۔حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے خواب میں ان کو حکم فرمایا، اور جو عمل حضور ﷺ نے فرمایا تھا کیا۔ کام پورا ہوا، اس کے بعد انہوں نے دعا کی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو یہاں سے اور کہیں نہ لے جائیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی موت کے ایام مقرر کر رکھے تھے، وہ فوت ہوگئے۔ ان کو وہاں دفن کیا گیا اور ان کے ساتھ قاضی تھے، قاضی شجاع رحمتہ اللہ علیہ ان کا نام تھا وہ بھی یہیں فوت ہوئے۔رباط عجم باب جبرائیل کے پاس تھی اس میں دفن کئے گئے۔

Marfat.com

عرض: حضرت وہ جو آدمی تھے، کیا نصرانی تھے؟
ارشاد: غالباً یہودی تھے، عالم تھے، فاضل تھے، جید تھے۔عربی زبان میں اتنی مہارت تھی کہ عربوں سے اچھی عربی بولتے تھے۔

سیدنا امام زین العابدین ﷺ

عرض: حضرت امام حسین ﷺ کے صاحبزادہ کی قبر کہاں ہے؟
ارشاد: حضرت سیدنا امام زین العابدین ﷺ کی قبر مبارک جنت البقیع شریف میں ہے، قبہ اہل بیت میں۔اور قبہ اہل بیت میں ایک کونے پر قبر شریف تھی سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی، اس کا جنگلہ بھی جدا تھا، اوراس کا غلاف بھی جدا تھا، اس سے آگے ایک بڑا چبوترا تھا، اس چبوترے کے اوپر قبریں تھیں۔سیدنا عباس ﷺ، حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے مبارک چچا اورسیدنا امام حسن ﷺ کی حضرت سیدنا امام زین العابدین ﷺ اورسیدنا امام جعفر صادق ﷺ اورسیدنا امام محمد باقر ﷺ۔ یہ سب قبریں اسی چبوترے پر تھیں۔

سیدنا حسن مثنیٰ ﷺ

عرض: اور حضور سیدنا حسن مثنیٰ ﷺ کی قبر شریف؟
ارشاد: ینبع نخل میں سیدنا امام حسن ﷺ کے صاحبزادے سیدنا حسن مثنیٰ ﷺ کی قبر مبارک تھی، ترکی زمانے تک تو موجود تھی، سنا ہے اب چھپا دی گئی ہے۔

Marfat.com

بہت مشکل زمانہ ہے حضرت! حضور علیہ الصلاۃ و السلام نے ہمیں فرما دیا کہ آخر زمانہ میں ایمان کا سنبھالنا ایسا ہوگا جیسے انگارہ ہاتھ میں لینا ہے۔ اگر چھوڑتا ہے تو ایمان جاتا ہے، اگر پکڑتا ہے تو جان جلتی ہے، یہی زمانہ ہے۔

ارباب حکومت سے دوری

ایک مرتبہ حضرت صاحبزادہ سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ حضرت قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کی:

''سیدی ملک فیصل مدینہ منورہ آیا ہوا ہے، اور یہ امیرِ مدینہ نے دعوت نامہ بھیجا ہے۔ آپ کو دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا ہے۔''

مخدوم العلماء رحمتہ اللہ علیہ نے بغیر کسی تأمل کے فرمایا:

'' فضل! فقیر کو بادشاہوں سے کیا غرض، شہنشاہ اکبر و اعظم ﷺ کے حضور حاضر ہوں، اللہ تعالیٰ ان کے قدموں میں موت نصیب فرمائے۔''

دنیا سے لا تعلقی

ایک رات حضرت سیدی قدس سرہ العزیز آرام فرمانے کے لئے لیٹے مگر نیند نہ آرہی تھی۔ بار بار کروٹ بدلتے۔ احقر بھی ابھی نہیں سویا تھا، عرض کی حضرت دبا دوں، فرمایا نہیں دیکھو تکیے کے نیچے کچھ ہے، دیکھا تو کچھ نہ پایا فرمایا میری صدری میں دیکھو، صدری سے نو ریال ملے فرمایا ان کو باہر لے جا کر کسی کو دے آؤ۔ فقیر قادری نو ریال لیتا ہوا دروازے سے باہر نکلا اور ریال

Marfat.com

Marfat.com

"میری طرف سے بھائی صاحب کو سلام مسنون عرض کرنا اور میری طرف سے قدم بوسی کرنا۔ کہنا آپ کی یاد بہت ستاتی ہے۔"

مدینہ شریف کی حاضری پر فقیر قادری نے شیخ الاسلام قطب مدینہ ﷺ کی بارگاہ میں جب عرض کیا تو آہ بھری، دست مبارک کو اپنے سر سے بلند کرتے ہوئے فرمایا:

"جب میں وطن چھوڑ کر آیا تو اس وقت وہ (محمد مقبول قادری رحمتہ اللہ علیہ) اتنا سا تھا۔"

دونوں بھائیوں کے قد وقامت اور شکل وصورت میں بہت مشابہت تھی۔ جناب محمد مقبول صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے گھٹنوں میں درد رہتا تھا اس کی وجہ سے چلنے میں بھی بہت مماثلت تھی۔

میزان شعر

جناب میاں محمد فیاض قادری سجادہ نشین حضرت داتا گنج بخش سیدنا علی ہجویری ﷺ اور آپ کے بہنوئی جناب محمد محبوب قادری اور یہ فقیر قطب مدینہ قدس سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ حضرت سیدی کے سجادہ کے قبلہ والی دیوار پر سر سے اونچا ایک شعر آویزاں تھا۔

جناب غوث اعظم شاہ جیلاں
ہست این خانہ را دائم نگہباں

فقیر نے عرض کیا حضور اس شعر کے دوسرے مصرعے کا وزن پورا نہیں ہے۔ فرمایا، کیا ہے؟ عرض کیا "ہست" کی جگہ اگر "شود" یا "شدہ" ہو جائے تو پھر وزن برابر ہو جائے گا۔ فرمایا ہست، شود اور شدہ سب میں تین تین حروف ہی تو ہیں۔ احقر نے عرض کی مگر شعر کا وزن ہست سے پورا نہیں رہتا۔

Marfat.com

فرمایا: مجھے تو شعر کے وزن کی خبر نہیں ہے۔ میں اس فن سے واقف نہیں ہوں، جب دوبارہ آؤ، تو درست طریقہ سے لکھوا کر لے آنا۔ الحمد للہ اگلی مرتبہ کی حاضری پر فقیر ہست کی بجائے شود کتابت کروا کر لے آیا، حضرت بہت خوش ہوئے اور دعاؤں سے نوازا۔

دیکھو شیطان کس کس رنگ میں آتا ہے

احقر رقم الحروف ایک مرتبہ کراچی کے ایک ساتھی کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے بازار میں سے گزر رہا تھا۔ ایک آدمی کھلونے بیچ رہا تھا جو مختلف جانوروں کی آوازوں میں بولتے تھے۔ فقیر نے ایک کھلونا خرید لیا جو بطخ کی آواز دیتا تھا۔ اور ہم دونوں قطب مدینہ قدس سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے، سلام عرض کیا، کھلونے کو ایک طرف رکھا اور سیدی کو دبانے لگا۔ جو ساتھی تھا اس نے شرارتاً کھلونے کا بٹن دبادیا۔ اس نے بطخ کی آواز میں بولنا شروع کر دیا۔ فقیر نے جلدی سے اس کا بٹن دبا کر بند کر دیا، ساتھی فوراً بولا حضرت یہ عارف بھائی کا کھلونا ہے۔

حضرت سیدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قدرے توقف فرمانے کے بعد کہا۔

" دیکھو شیطان کس کس رنگ میں آتا ہے۔ "

قبۃ الخضراء کی ٹی۔ وی پر تصویر

شروع میں جب قبۃ الخضراء کی تصویر ٹیلی ویژن پر آنا شروع ہوئی۔ فقیر حضرت سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ کے پاس تواتیہ رباط میں بیٹھا ہوا تھا۔ مغرب کی اذان ہوئی اور ساتھ ہی ٹیلی ویژن پر قبہ شریف کی تصویر آئی نماز کے بعد میں فوراً قطب مدینہ قدس سرہٗ کی بارگاہ میں

Marfat.com

حاضر ہوا۔ اور بتایا کہ ٹیلی ویژن پر قبہ شریف کی تصویر آئی ہے۔ حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ نے سرد آہ بھری اور بولے۔

"اللہ تعالیٰ نظر بد سے محفوظ رکھے"

شیخ عبدالعزیز کا سیدنا کہنا

ایک مرتبہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے سیدی قطب مدینہ قدس سرہٗ العزیز سے عرض کیا۔ سیدی، شیخ عبدالعزیز بن صالح اب جب محمد ﷺ کہتا ہے تو پہلے سیدنا کا اضافہ بھی کرتا ہے۔ حضرت نے فرمایا

"فضل کتے کی دم اگر بارہ سال تک بھی نلی میں رکھی جائے، جب اس کو نکالو تو ٹیڑھی کی ٹیڑھی ہی ہو گی۔ شیطان کا شر اور نجدی کا شر ایک ہی ہے۔"

ذکر کی برکت

مولانا حسن الدین خاموش لکھتے ہیں۔

۲۰ جمادی الاولی ۱۳۵۳ھ، آج مولانا شاہ ضیاءالدین صاحب نے مجھے رخصتی چائے پلائی۔ میں نے پوچھا کہ آپ کی عمر ساٹھ برس سے زیادہ بتائی جاتی ہے۔ مگر آپ کے بال جوانوں کی طرح بالکل سیاہ ہیں اور چہرے پر بڑھاپے کے آثار نہیں۔ کیا بات ہے۔ کیا آپ نے کوئی کایا پلٹ دوائی کھائی ہے؟ فرمایا دوا تو میں کبھی نہیں کھاتا، میں نے کہا پھر کوئی خاص ذکر [۹۳] کرتے ہیں فرمایا ہاں یہ تو صحیح ہے۔ [۹۴]

Marfat.com

مخلوق کا خیال

ایک مرتبہ ایام حج میں پانی کی شدید قلت ہوگئی، انہی ایام میں قطب مدینہ قدس سرہٗ العزیز کے ہاں مہمانوں کی کثرت ہوتی تھی، اس لئے پانی کا استعمال بھی زیادہ ہوتا تھا۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوا کہ پینے کے لئے بھی پانی موجود نہ ہوا۔ انہی ایام میں حضرت سید محمد حسن شاہ قادری نوری ضیائی مدظلہ ٹونک رباط میں قیام پذیر تھے۔ آپ نے ناظم رباط [95] سے پانی لینے کی اجازت حاصل کرلی ، چند دن حضرت سید صاحب قبلہ اور فقیر قادری پانی بھر کر لاتے رہے۔ سید صاحب قبلہ تو واپس پاکستان تشریف لے گئے، فقیر ٹونک رباط سے پانی بھر کر لاتا رہا، کوشش کرتا کہ چند ٹنکیاں پانی کی ہمیشہ موجود رہیں۔ ایک دن سیدی و مرشدی ﷺ وضو کے لئے گئے تو آپ کی نظر پانی کی ٹنکیوں پر پڑ گئی، احقر سے پوچھا ان زمزیوں میں کیا رکھا ہے؟ عرض کی حضور چونکہ پانی کی قلت ہے اس لئے ان میں پانی بھر رکھا ہے تاکہ رات کومہمان آئیں تو پانی کی تنگی نہ ہو، فرمایا یہ تو درست نہیں، پانی کی قلت ہے اور تم نے پانی جمع کر رکھا ہے ابھی اسے لے جاؤ اور لوگوں کو دے دو۔

ان دنوں حجاج کا بہت ہجوم، اور گلیاں بھی تنگ تھیں، پانی بھر لانا آسان نہ تھا ، پھر بھی بادل نخواستہ حکم بجا لایا۔

اسی طرح یہ واقعہ ہوا:

ایام سرما میں مدینہ طیبہ میں شدت کی سردی ہوتی تھی،ان دنوں مٹی کے تیل کے ہیٹر جلائے جاتے تھے۔ احقر لوہے کی ایک ڈرمی میں مٹی کا تیل لے آیا کرتا، جو دو تین دن کے لئے کافی ہوتا۔ ایک دن حضرت سیدی مدنی ﷺ کی نظر ڈرمی پر پڑ گئی، فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کی

Marfat.com

حضرت ہیٹر کے لئے مٹی کا تیل ہے، کہا تو یہاں کیوں رکھا ہوا ہے ؟ عرض کی حضرت یہ ٹنکی دو یا تین دن چلتی ہے، اس میں بچا ہوا تیل ہے رات کو ہیٹر میں بھروں گا۔فرمایا بیٹا رکھا نہ کرو، یہ ابھی کسی کو دے دو، جس رب العزت نے آج کے لئے عطا فرمایا کل بھی وہ ہی عنایت فرمانے والا ہے۔

حضرت قدس سرہٗ کے بازو میں، تین تھرمس چائے کے ہمیشہ بھرے رکھے رہتے تھے۔مہمانان مصطفیٰ (ﷺ) کو ان میں سے چائے پیش کی جاتی، جب ایک تھرمس خالی ہو جاتا تو اوپر گھر میں بھیج دیتے کچھ دیر کے بعد چائے سے بھرا ہو واپس لوٹ آتا۔ سارا دن یہ وظیفہ جاری رہتا، رات کو لنگر کے بعد سب کی چائے سے تواضع کی جاتی۔پھر حضرت سیدی ؒ تھرمسوں کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ان میں کچھ ہے۔ عرض کرتا، حضرت سب پی چکے ایک تھرمس میں تھوڑی سی چائے باقی ہے، فرماتے یہ بھی ایک ایک گھونٹ پلا دو، پھر فرماتے ٹلاجہ (ریفریجیٹر) میں دیکھو اگر کچھ ہو تو وہ بھی تقسیم کر دو۔ بعض اوقات آپ کے اہل خانہ کا گھر کی ضروریات کا سامان رکھا ہوتا، فرماتے یہ بھی کسی کو دے دو۔غرض آپ کو پسند نہ تھا کہ روزانہ استعمال میں آنے والی اشیاء یا کھانے پینے کی کوئی بھی چیز رات کو گھر میں موجود رہے۔

سوائے دیسی گھی کے اور وہ بھی پنجاب کا زیادہ مرغوب تھا آپ ہر قیمت پر خرید لیتے اور لنگر کے لئے جمع رکھتے تھے۔ سال بھر لنگر میں یہی گھی استعمال ہوتا تھا۔ دوسرے نمبر پر شام شریف کا اصلی گھی پسند تھا۔ بناسپتی گھی استعمال نہیں فرماتے تھے۔

Marfat.com

شومی قسمت

۱۴۰۰ھ میں جب احقر مدینہ طیبہ حاضر ہوا، واپسی پر قطب مدینہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، احقر کے ساتھ میرے محسن و پیر بھائی جناب عبدالعزیز خان قادری ضیائی [۹۶] زید مجدہ بھی حاضر تھے۔ حضرت سیدی نے ناشتہ کا حکم دیا بعد میں ایک کپ دودھ میں سے ایک گھونٹ پیتے ہوئے فقیر قادری کو عنایت کرتے ہوئے فرمایا یہ پی لو تمہارے لئے نیک فال ہے۔ بڑی شفقت اور دعاؤں سے اجازت عطا فرمائی۔ آپ قدس سرہٗ ہمیشہ رخصت کرتے وقت فرمایا کرتے انشاءاللہ تعالیٰ پھر ملاقات ہوگی، مگر اس مرتبہ اس نعمت سے محروم رہا۔ دل میں ایک گہری خلش تھی۔ محترم عبدالعزیز خان قادری سے متعدد مرتبہ اس کا ذکر کیا، کہ معلوم نہیں کیا ہونے والا ہے۔ حضرت سیدی مدظلہ نے دوبارہ ملاقات کی بشارت سے نہیں نوازا۔ خان صاحب مختلف کلمات سے تسلی دیتے رہے، مگر دل میں خلش باقی ہی رہی۔ حضرت سیدی قدس سرہٗ وہ کچھ دیکھ رہے تھے جو ہم نہیں دیکھ پا رہے تھے، اور اس وقت ہماری عقل بھی اس عظیم حادثہ کو نہیں سمجھ سکتی تھی۔

مرشد کا کرم

حضرت سیدی و مرشدی قدس سرہٗ العزیز کے ایام علالت میں میرے شفیق، کرم فرما جناب میاں محمد فیاض قادری [۹۷] حبیبی زید مجدہ، معاون خاص حزب القادریہ لاہور و نقیب حضرہ ہجویریہ لاہور - حال مقیم ابوظہبی، مدینہ منورہ کی حاضری پر حضرت سیدی قطب مدینہ قدس سرہ کی

Marfat.com

بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ بیان کرتے ہیں کہ آپ اس وقت پیپسی پی رہے تھے، آدھی مجھے عنایت کرتے ہوئے فرمایا پی لو اس میں برکت ہے۔ اور آپ (فقیر قادری عفی عنہ) کے متعلق اِستفسار فرمایا۔ پوچھا کہ ہمارا عارف کیسا ہے ؟ کب آئے گا ؟ جناب میاں صاحب کہتے ہیں کہ حضرت صاحب قبلہ قدس سرہ نے اس چاہت و کرب کی حالت میں پوچھا کہ میں بے چین ہو گیا۔ معلوم ہو رہا تھا کہ حضرت سیدی کا دل تمہیں ملنے کو بہت بیقرار ہو رہا تھا۔

فقیر قادری کی مدینہ طیبہ کی شروع شروع حاضریوں پر حضرت سیدی قدس سرہٗ کا ہر رات احقر کو دو ریال اور پھر پانچ ریال عنایت فرمانے کا معمول ہو گیا اور ارشاد فرماتے۔ ان سے کوئی کھانے والی چیز خریدنا، ابھی تم جوان ہو خوب کھایا کرو۔ ان ایام میں یہاں دو ریال یا پانچ ریال کی بہت قدر تھی۔ ہر فروٹ آدھے ریال کا کلو ملتا تھا۔

مرشدی کا احسان عظیم

حضرت سیدی و مرشدی قطب مدینہ قدس سرہ العزیز ہر سال فقیر قادری کو کتب کی صفائی کے لئے حکم فرماتے۔ الماریوں سے کتابیں نکال کر کپڑے سے صفائی کرنے کے بعد الماریوں میں دوائی ڈال کر ان کی جگہ پر جما دیتا دوران صفائی اگر کوئی کتاب لے لینا چاہتا تو حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کی مسند کے ساتھ والی الماری کے اوپر رکھ دیتا موقع پاتے ہی سامنے رکھتے ہوئے عرض کرتا حضرت یہ کتاب میں نے چھپالی تھی لے جانا چاہتا ہوں۔ فرماتے:

" تمہیں اس گھر پر پورا اختیار ہے جو چاہو لے جاؤ، اگر تم

Marfat.com

فقیر کو قتل بھی کرتو تم پر قدغن نہیں۔"

خداداد ذہانت

جب حضرت علامہ سے کتب کی تکمیل کے متعلق دریافت کرتا تو کبھی آپ ارشاد فرماتے۔ "عارف باللہ کی کتاب ہے" کبھی فرماتی پڑھ لو تو آپ فرماتے اس کے مصنف فلاں تھے اور یہ اس فن پر ہے اتنے باب ہیں اور مصنف کی دیگر کتب یہ یہ ہیں۔

حضور مجاہد ملت کی عنایت

۱۹۷۴ء میں حج کے بعد سیدنا مجاہد ملت محمد حبیب الرحمٰن خیری قادری قدس سرہ مدینہ حبیبہ حاضر ہوئے۔ یکدن حضرت سیدنا نقیب مدینہ طیبہ سے عرض کیا حضور سے عارف باللہ کی خدمت کا شرف حاصل کروں۔ آپ نے فرمایا حضرت عارف باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے فضل و رحمت کی وجہ سے کوئی پیسے سے خدمت نہیں چاہتے مگر آپ کے ارشاد فرمانے پر چلے گئے اور خدمت کے قدوقامت کا اندازہ کرتے ہوئے واپس آئے۔

حضرت اشرف المشائخ کا فقیر پر کرم

۱۹۷۷ء میں جب حضرت شیخ العرب والعجم قدس سرہ کی سنہ زریں حضرت اشرف المشائخ علامہ علامہ قادری اشرفی ضیائی رحمۃ اللہ علیہ چار سو ۴۰۰ جماعت پذیر ہوئی۔ حضرت مدینہ حبیبہ اور حضرت نقیب مدینہ قدس سرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیں اور حضرت علامہ محمد سعید شیخی، مولانا عبدالستار خان نیازی

Marfat.com

اورحکیم محمد موسیٰ امرتسری کے لئے اجازت طلب کی اس وقت حضرت اشرف المشائخ علامہ غلام قادر اشرفی رحمتہ اللہ علیہ اور فضیلۃ الشیخ سیدی فضل الرحمٰن قادری بھی بارگاہ میں موجود تھے،حضرت اشرف المشائخ نے عرض کی غریب نواز، '' عارف وی چنگا جنا اے ایدے تے وی کرم فرما دیو'' آپ نے فرمایا،حضرت، عارف میرا بیٹا ہے اس کو تو پہلے سے خلافت و اجازت دے چکا ہوں۔ اب پھراجازت دیتا ہوں، اور درودِ پاک پڑھتے ہوئے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ حضرت سیدی فضیلتہ الشیخ فضل الرحمٰن قادری نے حضرت اشرف المشائخ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا حضرت دیکھئے میں سب سے پہلی سند میں بھائی عارف کا نام لکھ رہا ہوں۔ الحمدللہ طباعت شدہ اسناد میں سے پہلی سند اس فقیر قادری کو عطا ہوئی۔

شیخ غلام عباس پاکپتنی بیان کرتے ہیں:

جب بھی میں حضرت سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تو ہمیشہ آپ کے متعلق دریافت فرماتے۔

'' ہمارا عارف کیسا ہے؟ '' دعا فرماتے اور کہتے جب خط لکھو تو میرا سلام مسنون لکھنا اور کہنا کہ مجھے خط لکھا کرے۔

احقر فقیر قادری خط لکھنے میں انتہائی ست واقع ہوا ہے، حضرت سیدی قدس سرہٗ العزیز اکثر فقیر کو فرمایا کرتے:

'' بیٹا خط لکھا کرو، کاغذی گھوڑے اچھے ہوتے ہیں ''

جناب مسعود احمد ضیائی مدنی احقر راقم الحرف کو ایک مکتوب کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

قبلہ سیدی حضرت مولانا ضیاء الدین قادری دامت برکاتہم العالیہ وعلیکم السلام فرماتے ہیں اور ہمیشہ دعا گو ہیں۔ اور اکثر آپ کو یاد فرماتے رہتے ہیں کہ ہمارا عارف ----------

Marfat.com

دوسرے مکتوب میں لکھتے ہیں:

سیدی حضرت قبلہ مولانا ضیاء الدین صاحب دامت برکاتہم بالکل بخیرو عافیت ہیں، اکثر آپ کو یاد فرماتے ہیں یہ ان کی نگاہ کرم کا صدقہ ہے وگرنہ ہم جیسے لاکھوں ان کے در پر پڑے ہوئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
وبہ نستعین

التاریخ ۲۷/ ۱۰/ ۱۳۹۵ھ الموافق ۲۹/ ۱۰/ ۱۹۷۵ء

مدینہ منورہ

علی ساکنہا الف الف الصلوٰۃ والسلام

مخدومی و مکرمی و محبتی و مخلصی برادرم محمد عارف قادری ضیائی زید مجدہم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ مالک حقیقی کے کرم خاص سے آپ کی مخلصانہ

دعائیں کام آئیں اور اس سبب سے ہیچمدان کو مجبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیار مقدس میں اقامہ

نصیب ہوا۔ ان کمینوں کو آپ کی دعاؤں کا محتاج ہونا زیبا نہیں ہے۔ محدث قدس اللہ سرہ کے ساتھ

اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر ملک میں رکھے اور سیم صدمہ کا آخری وقت ایمان کے ساتھ

خاتمہ بالخیر ان ہی کے قدموں میں ہو۔ اگر کوئی خیانت میں کبھی ان ہی کی کچھ نسبتی میں اکثیں (اپنی)

چونکہ اقامہ کا معاملہ آگے استقدام کراچی سفارت میں رہا۔ اس لئے بندہ قلیل وقت میں

ہفت کتاب دفتر کر پاکیزہ ۲۰ رمضان المبارک کو جدہ پہنچا۔ بیسویں شوال کو اس کے

احسان و کرم سے مدینہ پاک میں حاضر و حسنوں اور سرکتوں کی گلیوں میں عطا ہوا۔ الحمد

لمغفرت اگر سنتی میں ہو گئی۔ کرامت چند دن کے لئے معطل کیونکہ بیمار ہو کے

قریباً ۸ سال ہو چکے تھے۔ اس لئے بندہ کو یاد تو آپ کا اکثر حمید رشاد صاحب کی بات رہتی

ہے کہ کہتے تھے۔ دعا کرو ہر وقت یاد رہتی ہے۔ اس لئے ضمناً خیریت عرض کر دیتا ہوں

مکتوب جناب محمد مسعود قادری ضیائی بنام فقیر قادری

Marfat.com

اللہ جل مجدہ آپ کو حبیب کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جلد مدینہ پاک لے۔
آمد دل شاد صدقہ پورا فرمائے۔

سیدی حضرت قبلہ مولانا حبیب صاحب دامت برکاتہم العالی بالکل بخیر و عافیت ہیں۔ اکثر
کرم آپ کو یاد فرماتے ہیں۔ یہ ان کی نگاہِ کرم کا صدقہ ہے ورنہ ہم جیسے گنہگار
ان کے قدموں پر پڑے ہوئے ہیں،

مسجد صاحب اقامہ کی کوشش فرما رہے ہیں۔ سلسلہ مشورہ فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آسانی
فرمائے۔ حکومت کی طرف سے کوئی اقامہ کی سہولت نہیں ہے۔ لیکن کوئی قدم اٹھانے کی
کو۔ حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے کہا ہے قبلہ ہر وقت دعا فرماتے ہیں
مبتلا فضل الرحمٰن صاحب۔ سیدی خلیل الرحمٰن۔ سیدی رضوان۔ سیدی حبیب الرحمٰن۔
حافظ سرور اللہ اکبر شریف زید محمد صاحب سب سلام مشورہ کہتے ہیں۔
حکیم فرید صاحب۔ حبیب وحید سب سامعین کی خدمت میں سلام مسنونہ عرض کریں۔
اللہ کریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے آپ کو جلد از جلد مدینہ پاک لے
بلائے۔ دعا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب کبھی حاضر ہوں میرا سلام نیاز مسنونہ عرض کریں۔

فقط والسلام
محمد مسعود

مکتوب جناب محمد مسعود قادری ضیائی بنام فقیر قادری

Marfat.com

حضرت مہر محمد صوبہ رحمتہ اللہ علیہ کا تذکرہ

فقیر قادری کے خالہ زاد جناب نور احمد صاحب نے بیان کیا:

میں حضرت مولانا پیر ضیاء الدین صاحب قبلہ قادری کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ میرے دادا حضرت مہر محمد صوبہ[۹۸] رحمتہ اللہ علیہ کا ذکر چھڑ گیا، تو کسی نے کہہ دیا کہ سنا ہے ان کے پوتے وہابی ہوگئے ہیں۔ قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ نے قدرے آواز سے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا، میں نے عرض کیا حضور میں مہر محمد صوبہ کا پوتا، آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ آپ نے مجھے قریب بلایا، بڑی شفقت و محبت سے گفتگو فرماتے رہے۔ میں نے بتایا کہ میں محمد عارف جو آپ کا مرید ہے، کا خالہ زاد بھائی ہوں۔ آپ بہت خوش ہوئے، اور پوچھا ہمارا عارف کیسا ہے؟ مدینہ طیبہ کب آئے گا؟ میرے لئے اور تمہارے لئے بہت دعائیں فرماتے رہے۔ پھر کہا جتنے دن مدینہ شریف میں ہو ہر رات ضرور آیا کرو، پھر ایک رات فرمایا آپ کے ہمراہ جتنے بھی ساتھی ہیں ان کو کل ظہر کے بعد ادھر لے آنا، کھانا مل کر کھائیں گے، میں کچھ جھجکا۔ آپ نے فرمایا شرم نہیں کرنا،ضرور آنا، یہ آپ کا اپنا گھر ہے۔ ہم سب دوسرے دن ظہر کے بعد حاضر ہوئے۔ بہت پر تکلف کھانا تھا۔ آپ بار بار فرماتے خوب کھاؤ، یہ بھی لو، اپنے ساتھیوں کا بھی خیال کرو اور مجھے کھجوریں اور کپڑے بھی عنایت فرمائے۔

Marfat.com

مفتی اعظم کی مجلس

حضرت علامہ ابوالحسنات قادری رحمتہ اللہ علیہ رفیق السفر الی بلد خیرالبشر میں تحریر فرماتے ہیں۔

۶/ ذالحجۃ ۱۳۶۴ھ / ۱۱/ نومبر ۱۹۴۵ء یوم یکشنبہ

ظہر پڑھ کر قیام گاہ پر آیا تو مصطفیٰ میاں کا لفافہ ایک صاحب لے کر آئے اس میں مندرجہ ذیل مضمون تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ المشرف بدعوۃ حضرتکم بعد ظہر یوم الاحد الواقعہ ۶۴/۱۲/۶ھ لتناول طعام الغداء بدار السید محمود حافظ بمحلتہ المسفلتہ و بتشریفکم یتم سرورنا ودمتم بالخیر۔

الداعی

شیخ مصطفیٰ رضا القادری البریلوی

(مفتی اعظم، ہندی)۔

اس کا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ، بعد ظہر ۶ ذالحجۃ کو اتوار کے روز سید محمود حافظ کے مکان پر محلہ مسفلہ میں دعوت ہے۔ تمہارے آنے سے مجھے بہت خوشی ہو گی۔

چنانچہ میں میاں احمد بخش کو ساتھ لے کر گیا۔ کھانا ہم کھا چکے تھے، لیکن مصطفیٰ میاں کے حکم کی تعمیل میں دعوت میں شرکت کی، اس دعوت میں قاضی القضاۃ دمشق اور خطیب شام اور علماء مصر اور قاری شریک تھے۔ جن کی مفصل فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

نعت خوانان شام وحلب کے علاوہ استاذ العلماء مدرستہ الفلاح مولانا

Marfat.com

محمد عریس مدنی مالکی، مولانا محمد یوسف، مولانا زین الحق سوڈانی، سید عمر حمدانی محرسی، مولانا سید مصطفیٰ خلیل ، مولانا ضیاء الدین صاحب مہاجر مدنی، مولانا بہاالدین صاحب مزور روضہ مقدس، مولانا عبدالعلیم صاحب صدیقی میرٹھی، مولانا سردار احمد محدث اعظم صاحب مدرس اول مدرسہ بی بی صاحبہ بریلی، صاحبزادہ مولانا ضیاء الدین مہاجر مدنی،قاضی القضاۃ ملک شام شیخ حسن بناء مصری، مولانا علوی مالکی اور سید عمر رشیدی۔

مجلس نہایت مہذب اور شاندار تھی، شامی خطباء اپنی اپنی تقریروں میں خطبہ دے رہے تھے۔ مصری قراء اپنا اپنا فن تجوید دکھا رہے تھے، جاوی خطیب صاحب کی قراءت مجھے خاص طور پر پسند آئی۔ [99]

حضرت علامہ سید ابوالحسنات کی دعوت

حضرت علامہ سید ابو الحسنات قادری قدس سرہٗ ، قطب مدینہ ﷺ کے دستر خوان کا یوں تذکرہ کرتے ہیں:

۱۱ ذقعدۃ ۱۳۶۴ھ /۱۶ اکتوبر ۱۹۴۵ء یوم چہار شنبہ، آج مولانا ضیاء الدین کے یہاں بعد ظہر کی دعوت ہے۔

لکھتے ہیں:

مولانا کی دعوت میں کڑھی، گوشت سادہ، گوشت گھیا، چٹنی، نہایت لذیذ کھیر، خمیری روٹی یعنی عیش اور دودھ کی چائے۔ [100]

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

فضائل جبل احد

جو محب و محبوب سید الانبیاء ﷺ و منزل سید الشہداء ؓ ہے

جان نثاران بدر و احد پر درود
حق گزاران بیعت پر لاکھوں سلام

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

صحیحین میں ہے کہ آنحضرت ﷺ جبل احد کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ھذا جبل یحبنا و نحبہ یعنی یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (یہ کلمہ آپ کی زبان مبارک سے کئی بار صادر ہوا) چنانچہ متعدد روایات بخاری اس کی مظہر ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن سرور عالم ﷺ کی نظر مبارک جبل احد پر پڑی۔ آپ نے اللہ اکبر کہہ کر فرمایا ھذا جبل یحبنا ونحبہ علی باب من ابواب الجنہ و ھذا عیر جبل یبغضنا ونبغضہ علی باب من ابواب النار یہ پہاڑ ہے یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں یہ جنت کے دروازوں سے ایک دروازہ پر ہے اور یہ عیر ہے یہ ہم سے بغض رکھتا ہے اور ہم اس سے بغض رکھتے ہیں یہ دوزخ کے دروازوں میں سے ایک دروزاے پر ہے اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ محبت اور بغض سعادت اور شقاوت جمادات میں بھی پیدا ہے۔ امام نووی کہتے ہیں کہ حدیث میں مذکورہ محبت جانبین سے مفہوم ہوتی ہے یعنی آنحضرت ﷺ کی محبت مبارک جبل احد سے اور جبل احد کی محبت سرور عالم ﷺ سے ہے۔ یہ حقیقت پر محمول ہے اور اس لئے یہ پہاڑ جنت سے ہے لان المراء مع من احبہ' یعنی انسان قیامت کو اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ دنیا میں محبت کرتا تھا۔ یہ بھی ضرور ہے جب محب سرور انبیاء ﷺ کا ہوا جو اہل جنت کے سردار ہیں۔ اس کی جگہ بھی جوار سرور عالم ﷺ میں ہوئی بہشت کے دروازے پر پہاڑوں میں عشق ومحبت کا آغاز بنابر حکم تسبیح و ذکر جل و علاء ہے۔ ان من شیی الا یسبح بحمدہ دنیا کی کوئی ایسی شئے نہیں جو رب تعالیٰ

Marfat.com

کی تسبیح نہ کرتی ہو جب پہاڑ اور تمام جمادات محل ذکر و تسبیح مولی تعالیٰ کے ہوئے اگر محبت حبیب ﷺ میں بھی موصوف ہوں تو مشکل نہیں ہوسکتی۔

سرِ حب ازلی در ہمہ اشیاء جاری است
ورنہ گل نکند بلبل مسکیں فریاد

محققین علماء اس بات پر متفق ہیں کہ آنحضرت ﷺ تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہوئے ہیں اور تمام موجودات نہ صرف مخصوص جن وانس و ملائکہ میں بلکہ آپ سب عالموں کے رسول ہیں حتیٰ کہ نباتات و جمادات کے بھی اور آنحضرت ﷺ کا اس جبل رفیع المحل کو خطاب فرمانا کہ اسکن یااحد فالما علیک نبی او شہید یعنی اے احد سکون پکڑ تجھ پر ایک نبی یا شہید ہیں اس کے علم وعقل کی اول دلیل ہے جو آپ نے اس قسم سے اسے مخاطب فرمایا۔ عشق و محبت لوازم فہم وعقل سے ہے اور پتھروں کا آپ پر سلام عرض کرنا قبل از اعلان نبوت اور ستون مسجد شریف کا نالہ کرنا اور مفارقت میں رونا۔ اس مطلب کے دلائل واضحہ سے ہے جس طرح اہل مدینہ آنحضرت ﷺ کے شان مبارک میں دو قسم ہوئے ہیں مخلص ومنافق ویسے اماکن مدینہ بھی قسمت پذیر ہیں۔ ولہذا جبل عیر منافقان اہل ضرار کے درجات کو پہنچا اور آخرت میں بھی یہ دوزخ کے دروازے پر ہوگا غزوہ احد کی عزیمت کے دن ابن ابی اور منافقوں کی ایک کثیر جماعت آنحضرت ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ سے باہر آئی لیکن جبل احد تک جو مقام صدیقوں اور حبیبوں کا ہے نہ جاسکے اور مدینہ کے قریب ہی سے پھر شقاوت گاہ کی طرف رجوع کیا اور محبت و عداوت کو ساکنین کی محبت و عداوت سے تادیل کرنا اہل محبت کے نزدیک ایک بعید امر ہے۔ آپ ﷺ سفر سے مراجعت فرماتے وقت وصول بہ مدینہ اس جبل کو مشاہدہ فرماتے کہ اعظم وارفع علامات مدینہ طیبہ ہے حاصل ہوا کرتی تھی اور وہ آنحضرت ﷺ کو قریب مدینہ طیبہ و اہل مدینہ سے باخبر بشارت آخر دیتا تھا۔ یہ کام محبوں کا ہے اور اس وقت حضرت سرور دو عالم ﷺ کی محبت و عداوت کے آثار ان دونوں

Marfat.com

پہاڑوں سے ظاہر ہیں جس کا جی چاہے جاکر دیکھ لے جبل احد کی طرف جس وقت نظر کی جاتی ہے تو ایک نور و سرور اس سے ظاہر ہوتا ہے اور جس وقت جبل عیر کی طرف نظر جاتی ہے، ایک ظلمت وغم اس سے حاصل ہوتا ہے۔ اشتقاق لفظ احد کا احد سے ہے بمعنی انفراد و انقطاع کے اور یہ معنی اس پر صادق ہیں اس لئے کہ وہ ایک کوہ پارہ ہے یہ مدینہ منورہ سے جانب شمال کو تین میل کے فاصلہ پر ہے اور کسی پہاڑ سے میل نہیں رکھتا اور یہ بھی ہے کہ وہ چونکہ اہل ایمان و توحید کی نصرت گاہ ہے۔ اس واسطے اس کا یہ نام رکھا گیا ہے اور کوئی دوسرا نام اس کے لئے موزوں بھی نہیں تھا اور ایک پہاڑ ہے جنت کے پہاڑوں سے جب تم لوگ اس پر سے گذرو تو میوہ اس کے درختوں کا کھانا اگر میوہ نہ ہو تو اس کے جنگل کی گھاس وہی حکم رکھتی ہے اور زینب بنت نبط زوجہ انس بن مالک ﷺ، روایت کرتیں ہیں کہ وہ اپنی اولاد سے کہتی تھیں کہ تم لوگ جاکر زیارت احد کرو اور میرے واسطے وہاں کی گھاس وغیرہ لاؤ۔ ابن شیبہ بابر ﷺ کی روایت میں بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام بقصد حج اور عمرہ مکہ معظمہ میں آئے اور لوٹتے وقت مدینہ منورہ میں آئے جب وہ جبل احد پر پہنچے ناگاہ حضرت ہارون علیہ السلام کو پیام اجل پہنچا آپ کا وصال ہوگیا اور اسی جبل احد میں دفن ہوئے اب تک ان کی قبر اس جبل رفیع الشان پر مشہور ہے۔ سرور انبیاء ﷺ کی نماز مسجد فتح قریب احد کی بابت ایک اثر وارد ہوا ہے تشریف لے گئے مصعب بن عمیر ﷺ جو شہداء احد سے ہیں کی لاش پر کھڑے ہوکر یہ آیت پڑھی تھی من المومنین رجال صدقوا ما عاھد واللہ علیہ اور یہ دعا فرمائی اللھم ان عبدک و نبیک یشھد ان ھولاء شھداء یعنی اے اللہ بیشک تیرا عبد اور تیرا نبی شہادت دیتا ہے کہ یہ لوگ شہید ہیں آپ نے فرمایا کہ جب تم احد پر آؤ تو اس کے شہداء پر سلام کیا کرو جب تک زمین و آسمان قائم ہیں یہ اپنے سلام کا جواب دیتے جائیں گے اس کے بعد دوسری جگہ دوسرے شہداء پر کھڑے

Marfat.com

ہوئے اورفرمایا کہ یہ میرے اصحابی ہیں قیامت کے دن میں ان کی گواہی دوں گا۔ مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ اپنے چچا حضرت حمزہ بن عبد المطلب پر آئے دیکھا کہ سید الشہداء رضی اللہ عنہ ،کے کان اور ناک کٹے ہوئے ہیں اور پیٹ پھاڑا ہوا اورجگرکوگم پایا فرمایا کہ اگرصفیہ رضی اللہ عنہا کے غمگین ہونے کا فکر نہ ہوتا اور یہ کہ میرے بعد سنت ہوجائے گی تو میں اس کو یونہی چھوڑ دیتا کہ جانوراور پرندے ان کوکھاجاتے اور مجھے اتنی مصیبت نہ پہنچتی اور مجھے ہرگز اس سے زیادہ غصہ و ناراضگی دلانے والی جگہ پر کھڑا ہونا نہ پڑتا۔اسی اثناء میں جبریل امین وحی الٰہی پہنچی **مکتوب فی اھل السموت السبع حمزة بن عبد المطلب اسد اللہ و اسد رسولہ** یعنی اہالیان سبع سموات میں حضرت حمزہ اسداللہ اوراسدرسول اللہ (ﷺ) لکھے گئے ہیں اس کے بعد آپ نے انہیں چادر پہنانے کا حکم دیا اور نماز جنازہ ستر تکبیروں سے ادا فرمائی اور دفن کر دیئے گئے۔شہدائے احد پر نماز جنازہ ادا فرمانے کے متعلق علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ابوداؤد اورحاکم اپنی صحیح میں لاتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب احد کے دن ہمارے بھائیوں پر جو کچھ پہنچنا تھا پہنچا اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کی شکلوں میں تبدیل کیا کہ جنت کی نہروں پر پہنچ کر پانی پیتے رہیں اور بہشت کے میوے کھاتے رہیں اور سونے کی قندیلیں جو عرش کے نیچے معلق ہیں ان میں جا کر ٹھہریں اور آرام کریں۔ان شہیدوں نے عرض کیا کہ اے رب العزت کیا اچھا ہوتا کہ ہمارے بھائی جو دنیا میں ہیں انہیں ہمارے آرام اور آسائش کی خبر پہنچے تاکہ وہ بھی جہاد کی کوشش کریں اوراس بزرگ کام کے کرنے میں سستی وکسالت کو راہ نہ دیں۔حضرت حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری خبر میں ان کو پہنچا دوں گا۔پھر یہ آیت کریمہ نازل فرمائی **ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون.** ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہوچکے ہیں مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔ حدیث میں ہے

Marfat.com

کہ آنحضرت ﷺ ہر سال کے شروع میں شہداء احد کی قبور پر تشریف فرما ہوتے تھے اور فرماتے اسلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار تم پر سلام ہو اس سبب سے کہ تم نے صبر کیا اور آخرت کا مسکن بہت اچھا ہے۔ حضرت ابن عمر ؓ سے منقول ہے کہ جو شخص ان شہداء سے گزرے اور ان پر سلام کرے یہ قیامت تک اس پر سلام بھیجتے ہیں۔ ان شہداء احد اور بطور خاص سید الشہداء حضرت حمزہ ؓ کی قبر مبارک سے سلام کی آواز کئی بار سنی گئی ہے اس کے متعلق سلف سے اخبار و آثار بہت ثابت ہوئے ہیں قول صحیح کے مطابق شہداء احد کی تعداد ستر ہے۔ روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے تین تین شہیدوں کو ایک کپڑے میں لپیٹا اور فرمایا جس جس کو علم قرآن زیادہ ہے اس کو قبر میں پہلے اتارو۔ اخبار صحیحہ میں آیا ہے کہ چھیالیس سال کے بعد بعض قبور شہداء کو کھولا تو دیکھا کہ ان کے جسم پھولوں کے غنچوں کی طرح ترو تازہ شگفتہ اپنے کفنوں میں صحیح و سالم موجود تھے گویا انہیں کل ہی دفن کیا گیا ہے۔ ان میں سے بعض اپنے ہاتھ اپنے زخموں پر رکھے ہیں جب ہاتھوں کو جدا کیا گیا تو ان سے تازہ خون جاری ہوگیا اور اگر ہاتھ کو اٹھا کر چھوڑ دیتے تو پھر زخم کی جگہ پر پہنچتا۔ ان قبور شریفہ کے کھولنے کے عجیب واقعات سے ایک یہ تھا کہ بعض لاشوں کے دفن میں اس طرح خلط ہوا تھا کہ ایک رشتہ دار دوسرے کے پاس دفن ہو چکا ہے تو لوگ حضرت ﷺ کی اجازت صریح سے یا دلالت حال سے یا قیاس و اجتہاد سے ان لاشوں کو نکال کر جدا دفن کرتے تھے اور قبروں کے کھل جانے کی وجہ سیل ہوتی تھی اور اکثر اس وجہ سے قبریں کھلیں کہ حضرت معاویہ نے اپنے زمانہ امارت میں ایک نہر کھدوا کر اسی مشہد مقدس کی طرف سے جاری کی تھی تو لاشیں کھل گئی تھیں تو ان کو نکال کر الگ جگہ دفن کر دیا تھا۔ امام تاج الدین سبکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں کہ جس وقت امیر معاویہ ؓ نے نہر نکالی تھی اور نقل شہداء کا اپنے مواضع قبور سے حکم دیا تھا۔ اس وقت ایک کدال حضرت سید الشہداء سیدنا حمزہ بن عبد المطلب ؓ کے پاؤں

Marfat.com

مبارک پر لگی جس سے خون جاری ہوگیا تھا اور نقل ہے کہ نہر کھودتے وقت ان کے عامل نے منادی کرائی تھی کہ امیر المومنین کی نہر آتی ہے جس کسی کا شہید یہاں دفن ہو آئے اور شہید کو اکھیڑ کر یہاں سے لے جائے۔ واللہ اعلم! بعض شہداء احد غیر احد میں بھی دفن ہو چکے تھے اس وجہ سے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ ان میں سے جس کسی کا جہاں انتقال ہو وہیں دفن کیا جائے چنانچہ مالک بن سنان کہ اسی گروہ شہداء سے ہیں ان کا انتقال مدینہ کے اندر ہوا ان کو وہیں دفن کیا گیا جہاں اب مشہور ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللھم احشرنا فی۔ ۱۰۱

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

آلِ احمد خُذ بیدِی یا سیدِ حمزہ کُن مَددِی

وقتِ خزانِ عمرِ رِضا ہو برگِ ہدٰی سے نہ عاری شاخ

اللہ اللہ اللہ

السّلام اے احمدت صہرو برادر آمدہ

حمزہ سردارِ شہیداں عمِ اکبر آمدہ

اللہ اللہ اللہ

ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا

رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

عم النبی سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

یا عم رسول اللہ و اسد اللہ و اسد رسولہ، یا حمزۃ یافاعل الخیرات، یاحمزہ
یاکاشف الکربات ، یاحمزہ یا ذابا عن وجہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ان کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیر غرانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

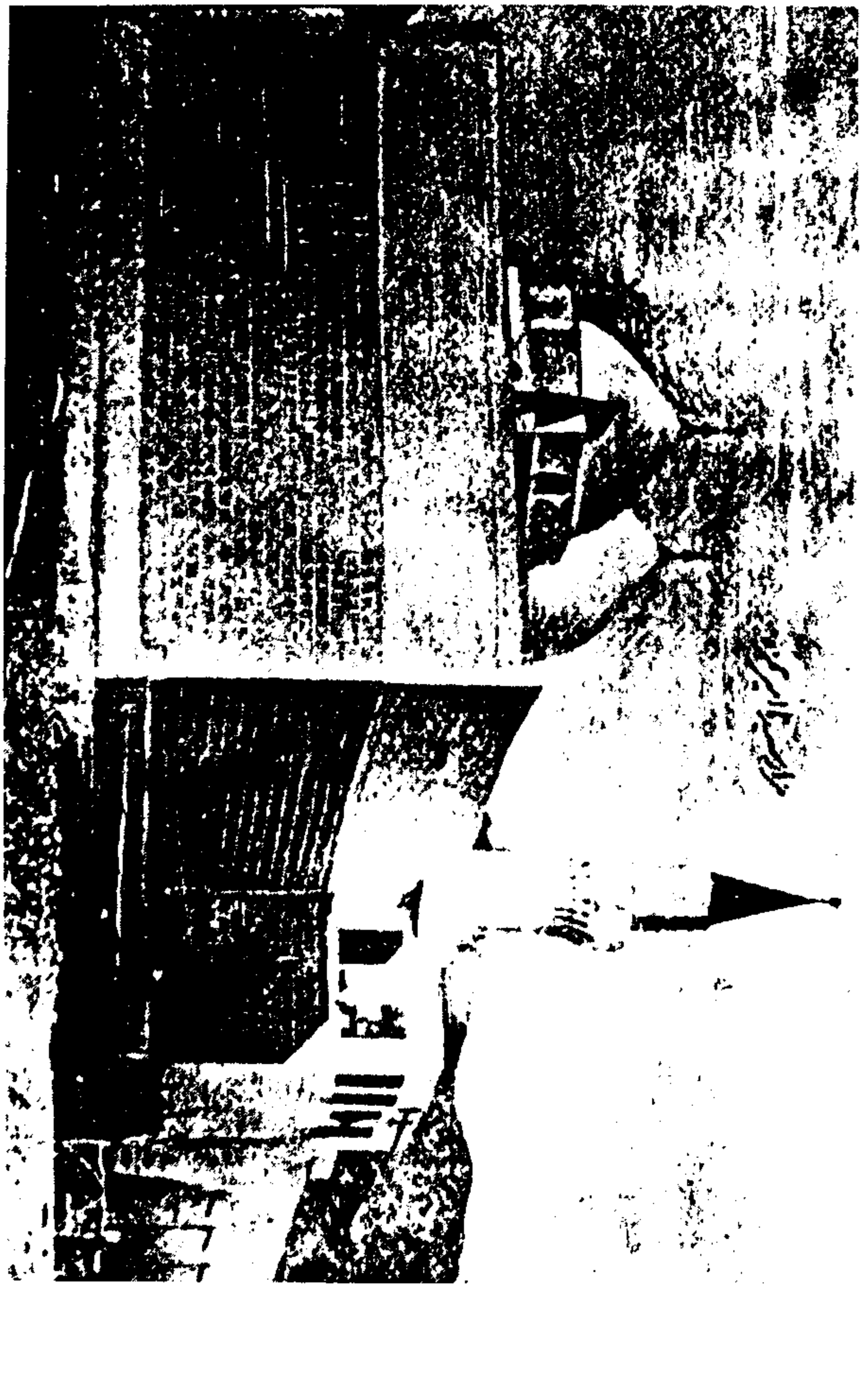

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

زندگی وہی زندگی ہے جو محبوب کے قدموں پر قربان کر دی جائے ۔۔۔۔۔ سلام ان پر جو قربان ہوگئے ۔۔۔۔۔۔سلام ان پر جو فدا ہوگئے! ۔۔۔۔۔ سلام ان پر جو نثار ہوگئے ۔۔۔۔۔۔سلام ان پر جو جینے کا سلیقہ سکھا گئے! ۔۔۔۔۔۔ سلام ان پر بلندیاں جن پر رشک کرتی ہیں۔۔۔۔۔۔ سلام ان پر روشنیاں جن پر نچھاور ہوتی ہیں!۔۔۔۔۔۔سلام ان پر فردوس بریں جن پر ناز کرتی ہے۔

ہاں چودہ سو برس پہلے چشم فلک نے شہیدوں کے سردار جاں نثاروں کے سر تاج حضرت امیر حمزہ بن عبد المطلب (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا تھا جو تاجدار دو عالم ﷺ کے پیارے چچا اور رضاعی بھائی تھے۔۔۔۔۔۔غیور نڈر بہادر سخی خوش اخلاق و دل نواز۔۔۔۔۔۔اعلان نبوت سے بعد ۶۱۱ء (یا ۶۱۵) میں مشرف باسلام ہوئے، دین کو تقویت ملی، دشمنان اسلام سہم گئے ۔۔۔۔۔۔ آپ نے گستاخان رسول کے منہ میں لگام دی ۔۔۔۔۔۔گستاخ رسول ، ابوجہل نے جب گستاخی کی تو اس کے سر پر اس زور سے کمان ماری کہ سر پھٹ گیا۔

آپ نے اپنے عمل سے بتایا کہ گستاخ رسول خواہ سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو کسی رعایت کا مستحق نہیں بلکہ عبرت ناک سزا کا مستحق ہے۔۔۔۔۔۔ حضور انور ﷺ نے ۲ھ (۶۲۴ء) میں آپ کو اسلام کا پہلا جھنڈا عطاء فرماکر سیف البحر کی طرف روانہ کیا ۔۔۔۔۔۔ آپ پہلے

Marfat.com

مجاہد ہیں جنھوں نے سرور عالم ﷺ کے حکم پر دشمنان اسلام کے خلاف تلوار چلائی۔

مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد ابھی مہاجرین نے قدم نہ جمائے تھے کہ دشمن ۲ھ (۶۲۴ء) میں مکہ معظمہ سے دور دراز کا سفر طے کر کے مدینہ منورہ سے کچھ فاصلے پر مقام بدر پہنچ گیا اور عظیم معرکہ پیش آیا جس میں صحابہ نے بہادری کے جوہر دکھائے، حضرت امیر حمزہ ؓ بے جگری سے لڑے، ان کے فرق اقدس پر شتر مرغ کا پر لگا ہوا تھا، حضور انور ﷺ کے آگے دو دھاری تلوار سے دشمنان اسلام کو جہنم رسید کر رہے تھے۔ غزوہ بدر میں ابو جہل مارا گیا، حضرت امیر حمزہ ؓ کے ہاتھوں ھند (زوجہ ابو سفیان) کا باپ عتبہ اور جبیر بن مطعم کا چچا مارے گئے، مسلمانوں کو حیرت ناک کامیابی نصیب ہوئی، دشمن نامراد واپس لوٹا مگر اب جذبہ انتقام اور بھڑک اٹھا چنانچہ دوسرے ہی سال ۳ھ (۶۲۵ء) میں دشمن تیاری کر کے مدینہ منورہ کے بالکل قریب میدان احد آن پہنچا اور غزوہ احد کا عظیم معرکہ پیش آیا۔حضرت امیر حمزہ ؓ بڑی بہادری سے لڑے، ۳۱ دشمنان رسول کو واصل جہنم کیا۔ ابوجہل کا بیٹا عکرمہ، ھند (زوجہ ابوسفیان) اور جبیر بن مطعم نے جوش انتقام میں اپنے حبشی غلام وحشی کو لالچ دے کر حضرت امیر حمزہ ؓ کے قتل پر آمادہ کیا، وحشی نیزہ بازی میں بہت ماہر تھا، چھپ چھپا کر حضرت امیر حمزہ ؓ کے قریب پہنچ گیا اور ان کے پیٹ پر تاک کر اس زور سے نیزا مارا کہ آرپار ہوگیا پھر بھی آپ وحشی کی طرف شیر کی طرح جھپٹے مگر زخموں سے نڈھال، گر پڑے اور جان عزیز جانِ آفریں کے سپرد کردی۔

انا للہ و انا الیہ راجعون !۔۔۔۔۔

یہ المناک حادثہ ماہ شوال ۳ھ / ۶۲۵ء (یا ۴ھ / ۶۲۶) میں پیش آیا۔

Marfat.com

وحشی غلام، حضرت حمزہ ﷺ کی لاش کے قریب آیا، آپ کا پیٹ چاک کیا، کلیجہ نکالا اور ھند کے آگے لا کر رکھ دیا اس نے جوش انتقام میں دانتوں سے چبا ڈالا، نگل نہ سکی اگل دیا، پھر نعش مبارک کےقریب آکر سخت بے حرمتی کی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون !۔۔۔۔۔ یہ وہی ھند ہے جس کو میدان احد میں حضرت ابو دجانہ ﷺ نے اس لیے قتل نہ کیا کہ وہ حضور ﷺ کی عطاء کردہ تلوار سے لڑ رہے تھے اوراس تلوار کی شان کے لائق نہ تھا کہ وہ ایک عورت کے خون سے آلودہ ہوتی، اس کے سر پر تلوار رکھ کر آپ نے ہٹالی مگر کیا معلوم تھا کہ یہی عورت، حضرت امیر حمزہ ﷺ کے ساتھ ایسا درد ناک سلوک کرے گی۔۔۔۔۔ اللہ ! خاندان نبوت نے اسلام کی راہ میں کیسے کیسے ظلم و ستم سہے اور عظیم قربانیاں پیش کیں۔ مولی تعالیٰ نے اپنے محبوبوں کوبھی رنج و محن کی راہ سے گزارا تا کہ یہ سونا تپ کر اور نکھر جائے، چمک جائے اور سارے عالم کو چمکا دے !

حضرت امیر حمزہ ﷺ کا زخموں سے چورجسم نازنیں سرور عالم ﷺ کے سامنے لا کر رکھا گیا، اللہ اللہ کیسا جگر خراش منظر ہوگا۔ یہ دل گداز منظر دیکھ کر حضور انور ﷺ کی آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے ابل پڑے، خوب آنسو بہائے۔ حضرت امیر حمزہ ﷺ کی نعش مبارک سامنے رکھی ہے اور تاجدار دو عالم ﷺ شدت غم سے فرما رہے ہیں۔

اے رسول اللہ ﷺ کے چچا !

اے اللہ اور رسول اللہ(ﷻ و ﷺ) کے شیر !

اے حمزہ (ﷺ) !

اے نیک کام کرنے والے !

اے حمزہ (ﷺ) !

Marfat.com

اے مصیبتوں کو دور کرنے والے !

اے حمزہ (رضی اللہ عنہ) !

اے رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرنے والے !

اور صحابی رسول (ﷺ) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرمارہے ہیں :

''حمزہ کی جدائی سے جگر کانپ اٹھے۔۔۔۔۔ ایسا صدمہ کوہ حرا کو بھی پہنچتا تو اس کی چٹانیں لرز اٹھتیں۔۔۔۔۔ جنگ کے دن جب نیزے ٹوٹ رہے ہوں۔۔۔۔۔وہ اپنے حریف کو موت کے گھاٹ اتارتے تھے۔۔۔۔۔ تو جب ان کو ہتھیار لگائے فخر سے چلتا ہوا دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا جیسے خاکستری رنگ اور مضبوط پنجوں والا ایال دار شیر چلا آرہا ہے۔۔۔۔۔ جو نبی کریم ﷺ کے چچا اور برگزیدہ اصحاب میں سے ہیں۔۔۔۔۔ انہوں نے موت کے منہ میں چھلانگ لگائی۔۔۔۔۔انہوں نے جب موت کو گلے لگایا تو ان کے فرق اقدس پر شتر مرغ کے پر کا نشان لگا ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ مجاہدین کی اس جماعت میں تھے جس نے نبی ﷺ کا دفاع کیا اور جان کی بازی لگا دی۔''

ہاں، امیر حمزہ، سینہ چاک، دل فگار اپنے مولی کے حضور حاضر ہوگئے۔۔۔۔۔ پیمان وفا پورا کیا، محبت کا حق ادا کیا۔۔۔۔جان جاناں کے قدموں پر جانِ عزیز قربان کردی اور جاتے جاتے عاشقوں کو یہ پیغام دے گئے۔۔۔۔۔دیکھنا ! جب خلوص و محبت سے اسلام کا پیغام لے کر آگے بڑھو تو ڈرنا نہیں، بڑھتے چلے جانا۔۔۔۔۔ دیکھنا ! کوئی گستاخ رسول شان رسالت مآب (ﷺ)میں زباں دارزی کرے تو اس کا سر پھوڑ دینا کہ یہ سر اسی لائق ہے۔۔۔۔۔ دیکھنا ! کوئی گستاخ رسول، دامن رسالت مآب (ﷺ) تار تار کرنے آگے بڑھے، مر جانا، ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا مگر دامن مصطفےٰ (ﷺ) پر آنچ نہ آنے دینا ۔۔۔۔۔

Marfat.com

آج بھی یہ صدائیں گونج رہی ہیں، سننے والے کان سن رہے !

جب میدان احد سے سرور عالم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مدینہ منورہ تشریف لائے تو کہرام مچا ہوا تھا، انصار کی خواتین اپنے اپنے شہیدوں پر آنسو بہا رہیں تھیں مگر اس جاں نثار، وفا شعار پر صرف وہ کریم آنسو بہا رہا تھا جو راتوں کو اٹھ اٹھ کر گناہ گار اُمتیوں کے لیے دعائیں کیا کرتا تھا۔۔۔۔ اچانک یہ آواز آئی " کیا حمزہ کا کوئی رونے والا نہیں؟ "۔۔۔۔ یہ آواز بجلی بن کر سب دلوں پر گری اور رونے والے امیر حمزہ پر بھی خوب روئے۔۔۔۔ پھر جب کوئی جاں بحق ہوتا تو پہلے امیر حمزہ ؓ کی یاد میں آنسو بہائے جاتے پھر جانے والے کا غم کیا جاتا۔

غزوہ احد میں شہید ہونے والوں کی شہادت قبول ہوئی، اللہ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے پیٹوں میں جگہ عطاء فرمائی، وہ جنت کی نہروں میں اترتے ہیں، جنت کے پھل کھاتے ہیں عرش کے سایے میں معلق قندیلوں میں بسیرا کرتے ہیں۔

حضرت امیر حمزہ ؓ کو ایک الگ ٹیلے پر دفن کیا گیا۔۔۔۔ ۵۹۰ ھ / ۱۱۹۳ ء میں اس پر ایک عظیم گنبد بنا دیا گیا تھا جو بارہویں صدی ہجری تک موجود رہا۔۔۔۔ حضور انور ﷺ ہر سال امیرحمزہ ؓ اور دیگر شہداء احد کے ایصال ثواب کے لیے یہاں تشریف لاتے تھے۔۔۔۔ ہاں، اے شہید ہونے والو ! تم کو مبارک ہوکہ سرور عالم ﷺ تمہارے لیے دعا فرما رہے ہیں۔۔۔۔ وصل علیھم ان صلوتک سکن لھم ۔۔۔۔۔ برسوں اہل مدینہ کا معمول رہا کہ پیروی سنت میں ماہ رجب المرجب میں ہر سال حاضر ہوتے تھے، اب تو ہر وقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔

Marfat.com

شام شب فرقت میں بھی انوار سحر ہیں

غزوہ احد میں فتح و نصرت نے قدم چوم لیے تھے، دشمن فرار ہوچکا تھا، مال غنیمت جمع کیا جا رہا تھا، لشکر کی پشت پر جبل احد کے درے پر رسالت مآب ﷺ کی طرف سے متعین کیے جانے والے تیر اندازوں نے یہ خیال کیا کہ شاید ان کا فرض پورا ہوگیا دوسرے حکم کا انتظار نہ کیا، وہ بھی مال غنیمت کے شوق میں نیچے اتر آئے۔

خالد بن ولید جو اس وقت دشمن کی فوج کی کمان کر رہے تھے ایک دستہ لے کر اچانک عقب سے حملہ آور ہوئے، افراتفری پھیل گئی، کشت و خون کا بازار گرم ہوگیا، اور دیکھتے دیکھتے فتح و نصرت، شکست میں بدل گئی۔۔۔۔۔ غور فرمائیں ارشاد نبوی (ﷺ) کی تعمیل کی تکمیل میں ذرا سی غفلت سے کامیابیاں، ناکامیوں سے بدل کر رہ گئیں۔۔۔۔۔ بیشک ہماری کامیابی کا راز عشق مصطفےٰ اور اطاعت نبوی (ﷺ) میں ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جو کچھ پایا محبت و اطاعت سے پایا۔۔۔۔۔ حضور انور ﷺ کی محیر العقول استقامت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حیرت انگیز عزم و حوصلے نے اللہ کے فضل و کرم سے قلیل و سائل کے باوجود شاندار کامیابیوں سے ہم کنار کیا اور دشمن یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ اسلام سچا مذہب ہے اور تاجدار دو عالم ﷺ اللہ کے سچے اور آخری نبی ہیں چنانچہ ابوسفیان جن کی سرکردگی میں میدان احد میں دشمن کا لشکر حملہ آور ہوا، مشرف بہ اسلام ہوئے۔۔۔۔۔ خالد بن ولید جنھوں نے اچانک حملہ کر کے کشت و خون کا بازار گرم کیا، مشرف با اسلام ہوئے۔۔۔۔۔ ھند جس نے سیدنا امیر حمزہ ؓ کا کلیجہ چبایا تھا، مشرف بہ اسلام ہوئیں۔۔۔۔۔ وحشی غلام جس نے سیدنا امیر حمزہ ؓ کو شہید کیا تھا اور ان کا شکم اطہر چاک کیا تھا، مشرف بااسلام ہوئے۔۔۔۔۔

Marfat.com

غزوہ احد میں بظاہر شکست نظر آرہی ہے لیکن بالآخر جانی دشمنوں نے سر جھکا دیا، پھر جو جان لیتے تھے وہ جان دینے لگے۔ تاریخ عالم نے یہ حیرت انگیز انقلاب نہیں دیکھا۔

از خیال حضرت جاناں زخود بیزار باش
بے خبر ازخویش باش و باخبر از یار باش

۱۰۲

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

فوائد سورہ یٰسین

حضرت محمد ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کو فرمایا۔ کہ اس سورہ میں بیس برکتیں ہیں۔ بھوکا پڑھے تو سیر ہوجائے، پیاسا پڑھے تو سیراب ہو جائے، ننگا پڑھے تو ڈھک جائے، مجرد پڑھے تو اس کا نکاح ہو جائے، اگر خائف پڑھے تو اس کا خوف جاتا رہے، بیمار پڑھے تو صحت پائے، قیدی پڑھے تو رہائی پائے، مسافر پڑھے تو اس کو مدد گار ملے، غمناک پڑھے تو غم دور ہو جائے، کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو وہ پڑھے اس کی گم شدہ چیز مل جائے۔ کسی کی کسی امیر کے پاس حاجت ہو تو پچیس دفعہ پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ حاجت بر آئے۔

(اسلام کی ۱۱ کتابیں ۔۔ حضرت علامہ غلام قادر بھیروی رحمتہ اللہ علیہ)

Marfat.com

كرامات سيدنا حمزة بن عبدالمطلب رضي الله عنهما

(حمزة بن عبدالمطلب رضي الله عنهما) من كراماته:

أخرجه الحاكم عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قتل حمزة جيء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((غسلته الملائكة)).

وأخرج ابن سعد عن الحسن قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((لقد رأيت الملائكة تغسل حمزة)).

وأخرج البيهقي عن الواقدي ان فاطمة الخزاعية قالت: زرت قبر حمزة فقلت: السلام عليكم يا عم رسول الله فسمعت كلاماً رد عمي: وعليكم السلام و رحمة الله.

ورأيت في كتاب الباقيات الصالحات للعارف بالله سيدي الشيخ محمود الكردي الشيحاني نزيل المدينة المنورة أنه زار قبر سيدنا حمزة رضي الله عنه، فلما سلم عليه سمع بأذنه سماعاً محققاً رد السلام عليه من القبر وأمره أن يسمي ابنه باسمه، فجاءه غلام فسماه حمزة. وذكر فيه أيضاً أنه سلم على النبي صلى الله عليه وسلم في مواجهة الحجرة الشريفة، فرد عليه السلام. سمع ذلك سماعاً محققاً لاشك فيه.

وذكر سيدي الشيخ عبدالغني النابلسي في شرح صلاة غوث الجيلاني: أنه اجتمع بالشيخ محمود المذكور في المدينة

Marfat.com

المنورة سنة خمس بعد المائتين والألف، فدعاه الى بيته وأكرمه، وأخبره أنه اجتمع بالنبي صلى الله عليه وسلم يقظة مراراً، وأنه صدقه بذلك لما رأى من علامات صدقه. وقد استوفيت الكلام على رؤية النبي صلى الله عليه وسلم يقظة ومناماً في كتابي ((سعادة الدارين في الصلاة على سيدالكونين)) بما لاأظن أنه اجتمع قبله في كتاب.

قال السيد جعفر بن حسن البرزنجي المدني في كتابه ((جالية الكرب بأصحاب سيد العجم والعرب صلى الله عليه وسلم)) وهي استغاثة بأسماء أهل بدر وأحد رضي الله عنهم. ومن نجداتهم: ماذكره الحموي في كتابه [نتائج الارتحال والسفر في أخبار أهل القرن الحادي عشر] في ترجمة الجامع بين الشريعة والحقيقة لشيخ أحمد بن محمد الدمياطي الشهير بابن عبدالغني البناء المتوفي بالمدينة المنورة في شهر محرم الحرام سنة ١١١٦ه أنه قال: حججت سنة بوالدتي وكانت سنة مجدبة، وكان معي بعيران اشتريتهما من مصر وحججنا عليهما، فلما قضينا الحج وقصدنا التوجه للمدينة مات البعيران بالمدينة، ولم يكن معنا مال نشتري به غيرهما أو نستأجر مع أحد، فضقت ذرعاً لذلك وذهبت لشيخنا صفي الدين القشاشي قدس الله سره، فأخبرته بحالي وقلت له: أني عزمت على المجاورة بالمدينة لعجزي عن السفر حتى يفرج الله تعالى، فسكت هنيهة ثم قال لي: أذهب في هذه الساعة الى قبر سيدنا حمزة بن عبد المطلب عم سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم، واقرأ ماتيسر من القرآن وأخبره بحالك من أوله الى آخره كما أخبرتني وأنت واقف

Marfat.com

عـلى قبره الشريف، فامتثلت أمره وذهبت على الفور ضحى الى قبـره، وقـرأت ماتيسر من القرآن وأخبرته بحالي على ما أمرني به شيـخنـا ، ورجعـت فـوراً قبـل الـظهر، فدخلت الى مطهرة باب الـرحـمة، فتـوضـأت و دخـلـت الـى المسجد ، واذا بوالدتي في الـمسـجـد تقول لي: هاهنا رجل سألني عنـك فأذهب اليه، فقلت لهـا: أيـن هـو؟ فقالت: انظره في مؤخر الحرم، فذهبت اليه، فلما أقبلت عليه رأيته رجلاً ذا لحية بيضاء مهاباً ، فقال: مرحباً بالشيخ أحـمـد، فـقبلت يده، فقال لي: سافر الى مصر ،فقلت ياسيدي مع مـن أسافر؟ فقال قم معي حتى أستأجر لك مع رجل، فذهبت معه الى أن وصلنا المناخة محط الحج المصري بالمدينة، فدخل خباء لبـعـض أهل مصر و دخلت معه، فلما سلم على صاحب الخباء قام لـه وقبـل يـديـه وبـالـغ فـي اكرامه ، فقال له: مرادي تأخذ الشيخ أحـمد ووالدته معك الى مصر، وكانت الجمال في تلك السنة عـزيـزة لـكثرة الموت بها والكراء متعسر، فامتثل أمره، فقال له: كـم تـحسـب عـليـه؟ فقال يا سيدي مهما تريد، فقال كذا وكذا، فـأجاب بالقبول لذلك ودفع غالب الكراء من عنده، وقال له: قم اذهـب هـات والـدتك ومتـاعك، فـقـمت وهو جالـس عنده و أتيـت بهما، وشرط عليه أن أدفع اليه بقية الكراء بعد وصولنا الى مصر، فقبل ذلك وقرأ الفاتحة وأو صاه بي خيراً ، وقام من عنده فـذهبـت مـعـه، فـلـمـا وصـلـنا الى المسجد قال: ادخل اسبقني، فـدخلت وانتظرته حين حضرت الصلاة فلم أره، وكررت الطلب عـليـه فـلـم أجده' فرجعت الى الرجل الذي استأجر لي معه فسألته عـنـه و أيـن مـكانه؟ فقال : اني لا أعرفه ولم أره قبل اليوم، ولكني

Marfat.com

لمادخل علىّ حصل لي من الخوف والهيبة منه مالم يحصل لي قط في عمري، ثم رجعت و كررت الطلب فلم تقع عيني عليه، فذهبت لشيخنا صفي الدين أحمد القشاشي رضي الله عنه وأخبرته عنه، فقال: هذه روحانية السيد حمزة بن عبدالمطلب رضي الله عنهما تجسدت لک ورجعت الى صاحبي الذي استأجر لي معه ، وتوجهت معه صحبة الحاج الى مصر، ورأيت من المودة والاكرام و حسن الخلق مالم أجده من مثله في سفر ولا حضر، كل ذلک ببركة سيدنا حمزة رضي اللهعنه ونفعنا به والحمد لله على ذلک. انتهى ماذكره الحموي في نتائجه.

قال البر زنجي : ومن نجداتهم ماحدثني به الشيخ محمد بن المرحوم عبدالطيف التمام المالكي المدني عن والده أنه قال: ذهب الشيخ سعيد بن القطب الرباني الملا ابراهيم الكردي الى زيارة سيد الشهداء حمزة عم النبي صلى الله عليه وسلم و رضي الله عنه قبل الزيارة المعهودة لا هل المدينة في ثاني عشر شهر رجب، وكان كثيراً مايبادر بالسير اليها ويستمر ثم الى ثاني عشر، قال: فذهبنا معه في بعض السنين وجلسنا في ديوان السنود، ولما أرخى الليل ستوره نام الرفقاء وقعدت أحرسهم ، فرأيت فارساً يطوف بالمكان الذي نحن فيه مرات، فتكاسلت عن النهوض اليه ، ثم قلت في نفسي: الى متى حتى يقصدک، فقمت اليه فقلت له: من أنت ؟ فقال: مالک و لهذا؟ تنزل في حماي وتؤذيني، يعني بسهرک وحراستک، وأنا لاأزال أحرسكم؟ أنا حمزة بن عبدالمطلب،ثم غاب عن عيني رضي الله عنه وعن الصحابة أجمعين. ١٠٣

Marfat.com

حضرت سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ ؓ کی کرامات

حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں: حمزہ جنابت کی حالت میں شہید ہوئے اس پر نبی ﷺ نے فرمایا:

"ان کو فرشتوں نے غسل دیا۔"

اسی طرح ابن سعد نے حضرت حسن ؓ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ حمزہ کو غسل دے رہے ہیں۔"

بیھقی نے واقدی سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں میں نے حمزہ ؓ کی قبر شریف کی زیارت کی اور عرض کیا۔

السلام علیک یا عم رسول اللہ (ﷺ) ۔ اے رسول اللہ ﷺ کے چچا آپ کو سلام

میں نے اس کا جواب ان الفاظ میں سنا

وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ

عارف باللہ سیدی شیخ محمود کردی شیحانی نزیل مدینہ منورہ کی کتاب "الباقیات الصالحات" میں، میں نے پڑھا کہ موصوف (مؤلف کتاب) نے سیدنا حمزہ ؓ کے مزار کی زیارت کی۔ جب انہوں نے سلام عرض کیا تو اس کا جواب قبر سے آیا اور انہوں نے قطعی اور یقینی طور سے سلام کا جواب سنا۔

سیدنا حمزہ ؓ نے مزید ان کو حکم دیا کہ اپنے بیٹے کا نام میرے نام پر رکھنا، جب ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو انہوں نے اسکا نام "حمزہ" رکھا۔

اس کتاب میں اس کا بھی ذکر ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں

Marfat.com

مواجہہ شریفہ میں سلام عرض کیا، حضور ﷺ نے آپ کے سلام کا جواب دیا، انہوں نے ایسا قطعی طور سے سنا جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

سیدی شیخ عبدالغنی نابلسی " شرح صلاۃ الغوث الجیلانی " میں راقم ہیں کہ ۱۲۰۵ھ میں شیخ محمود کردی سے مدینہ طیبہ میں ان کی ملاقات ہوئی انہوں نے ان (نابلسی) کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی اور ان کی قدر افزائی کی، پھر انہوں نے تفصیل سے بتایا کہ نبی ﷺ سے ان کی ملاقات عالم بیداری میں بارہا ہوئی ہے، شیخ نابلسی نے علامات کی روشنی میں شیخ محمود کردی کی صداقت کی تصدیق کی۔ عالم بیداری اور عالم خواب میں زیارت نبی ﷺ کے موضوع پر میں نے اپنی کتاب "سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین" میں تفصیل سے گفتگو کی ہے اور میرا خیال ہے کہ اس موضوع پر اتنی تفصیلات کسی اور کتاب میں نہ مل سکیں گیں۔

سید جعفر بن حسن برزنجی مدنی اپنی کتاب "جالیۃ الکرب بأصحاب سید العجم و العرب ﷺ " میں فرماتے ہیں اسماء اھل بدر و اہل احد رضی اللہ عنہم سے استغاثہ و استمداد سے متعلق بعض واقعات حموی نے اپنی کتاب " نتائج الارتحال و السفر فی اخبار أھل القرن الحادی عشر" میں علامہ بن عبدالغنی نابلسی کے حالات میں قلمبند کئے ہیں یہ شخصیت شریعت وطریقت کی جامع تھی نام نامی شیخ احمد بن محمد دمیاطی ہے، ۱۱۱۷ھ ماہ محرم میں مدینہ منورہ میں وفات پائی، یہ بیان کرتے ہیں :

ایک سال میں نے اپنی والدہ کے ساتھ حج کیا، یہ قحط کا سال تھا، میرے ساتھ دو اونٹ تھے جنھیں میں نے مصر سے خریدا تھا انہیں پر ہم نے حج کیا، بعد حج جب ہم مدینہ طیبہ پہونچے یہ دونوں اونٹ مدینہ طیبہ میں مرگئے، ہمارے پاس پیسے نہ تھے کہ کوئی اور اونٹ خریدتے یا کرایہ پر لیتے، مجھے کچھ پریشانی لاحق ہوئی، میں اپنے شیخ صفی الدین قشاشی قدس سرہٗ کے پاس گیا اور ان کو اپنے حال سے آگاہ کیا۔ میرے پاس وسائل سفر نہیں جب تک اللہ تعالیٰ اس کی کوئی سبیل پیدا نہ کردے اس وقت تک میں نے یہیں مدینہ طیبہ میں اقامت کا ارادہ کرلیا ہے، شیخ تھوڑی دیر

Marfat.com

خاموش رہے پھر فرمایا:

تم ابھی سیدنا حمزہ ﷺ عم نبینا (ﷺ) کے مزار پر جاؤ، اور جو ہو سکے قرآن کی تلاوت کرو اور جس طرح مجھ سے تم نے اپنا حال بیان کیا ہے اسی طرح تفصیل کے ساتھ ان کی قبر شریف کے پاس کھڑے ہو کر عرض حال کرنا، میں نے ان کے حکم پر عمل کیا، اور فوراً ان کے مزار پر حاضر ہوا، چاشت کا وقت تھا، جو ہو سکا میں نے قرآن کی تلاوت کی اور جس طرح ہمارے شیخ نے عرض حال کرنے کا حکم دیا تھا اس طرح عرض حال کیا اور ظہر سے پہلے واپس آیا، باب الرحمتہ کے وضو خانہ میں گیا اور وضو کر کے حرم میں داخل ہوا، اسی وقت میری والدہ نے بتایا کہ یہاں ایک شخص تمہارے بارے میں پوچھ رہا تھا تم ان کے پاس جاؤ، میں نے والدہ سے پوچھا وہ کہاں ہیں، انہوں نے بتایا، حرم کے آخری حصوں میں ان کو دیکھو، میں گیا، جب میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ یہ ایک با وقار سفید ریش شخصیت ہیں، انہوں نے فرمایا، مرحبا، شیخ احمد! میں نے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ انہوں نے فرمایا، اب مصر کے سفر پر روانہ ہو جاؤ، میں نے عرض کیا، کس کے ساتھ سفر کروں؟

انہوں نے فرمایا:

تم میرے ساتھ چلو، کسی کے ساتھ سفر کا انتظام کر دوں گا۔ میں ان کے ساتھ چل پڑا پھر ہم مدینہ طیبہ کے مصری حجاج کے اسٹیشن المناخہ پہونچے، وہاں وہ ایک مصری کے خیمہ میں داخل ہوئے، ان کے ساتھ میں بھی تھا، جب انہوں نے صاحب خیمہ کو سلام کیا وہ ان کے لئے کھڑا ہو گیا ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور بڑی تعظیم و تکریم کی، آپ نے اس سے کہا، میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ تم شیخ احمد اور ان کی والدہ کو اپنے ساتھ مصر لے جاؤ، اونٹوں کی کثرت اموات کے سبب اس سال اونٹ بڑے عزیز تھے اور کرایہ پر ملنا بہت مشکل تھا، لیکن اس نے آپ کے حکم کی تعمیل کی، آپ نے اس سے پوچھا تم کیا کرایہ لو گے؟ اس نے ادب کے ساتھ کہا سیدی جو آپ فرمائیں، انہوں نے فرمایا اتنا اتنا لے لو، اس

Marfat.com

نے آپ کا فرمان قبول کر لیا، پھر انہوں نے کرایہ کی رقم کا اکثر حصہ خود ادا کردیا، پھرانہوں نے مجھے حکم دیا، جاؤ اپنی والدہ اورسامان لیتے آؤ، میں گیا اور سیدی وہیں رہے، پھر اپنی والدہ اور سامان لے کرآیا سیدی نے اس کے ساتھ شرط کردی کہ بقیہ کرایہ میں مصر پہونچ کراسے دوں گا،اس نے سیدی کی یہ بات قبول کی،سیدی نے فاتحہ پڑھی اورمیرے لئے اس کو وصیت کی اوروہاں سے اٹھے میں بھی ان کے ساتھ ہولیا۔جب ہم حرم شریف پہونچے انہوں نے مجھے حکم دیا،تم مجھ سے پہلے حرم میں داخل ہونا میں اندرداخل ہوا اور نمازتک ان کا انتظار کیا لیکن پھر وہ مجھے نظر نہ آئے میں نے ان کو بہت تلاش کیا مگر وہ نہ مل سکے، پھر میں اس صاحب خیمہ کے پاس گیا اوران کا پتہ پوچھا، اس نے جواب دیا، میں ان کو نہیں پہچانتا اوراس سے قبل ان کو میں نے دیکھا بھی نہ تھا،لیکن جب وہ میرے پاس آئے اس وقت مجھ پرایسا رعب و دبدبہ طاری ہوا جو زندگی بھر کبھی نہ ہوا تھا، پھرواپس آیا اور ان کو بہت ڈھونڈھا لیکن پھروہ نظر نہ آئے، پھر میں اپنے شیخ صفی الدین احمد قشاشی کے پاس گیا اور واقعہ کی تفصیل بیان کی:انہوں نے فرمایا یہ سیدنا حمزہ ﷺ کی روحانیت متشکل ہوکرتمہارے سامنے آئی تھی، پھر میں اس کے پاس آیا جس سے معاملہ طے ہوا تھا اور حاجیوں کی صحبت میں اس کے ساتھ مصر روانہ ہوا اثناء سفر ہمارے ساتھ اس نے جس حسن اخلاق اورمحبت واحترام کا ثبوت دیا اس طرح کا اعزاز مجھے کبھی بھی نہ ملا، نہ سفر میں نہ حضر میں اور یہ سب کچھ ملا سیدنا حمزہ ﷺ کی برکت سے الحمدللہ ! حموی نے ''نتائج '' میں یہ ساری تفصیل ذکر کی ہے۔ برزنجی نے مزید رقم فرمایا: امداد و اعانت کی قبیل سے یہ واقعہ بھی ہے، شیخ محمد بن مرحوم عبداللطیف التمام مالکی مدنی نے اپنے والد سے نقل کیا: شیخ سعید بن قطب ربانی ملا ابراہیم کردی سید الشہداء عم نبی (ﷺ) حضرت حمزہ ﷺ کی زیارت کے لئے گئے، اہل مدینہ کا دستور تھا کہ ۱۲ ﷺ کو ''سیدنا'' کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے۔شیخ کی زیارت اس تاریخ سے قبل ہوئی ان کا مزاج تھا کہ کثرت سے ''سیدنا'' کی زیارت کے لئے جایا

Marfat.com

کرتے اور ۱۲ رجب تک یہ سلسلہ رہتا، ایک سال ہم ان کے ساتھ زیارت کے لئے گئے اور ''دیوان السعود'' (سندھیوں کے دیوان) میں قیام کیا۔ جب رات طاری ہوئی سارے ساتھی سوگئے اور میں ان کی نگرانی کے لئے بیٹھ گیا، ایک سوار کو میں نے کئی بار دیکھا کہ اس جگہ کا چکر لگا رہا ہے جہاں ہم تھے میں اپنی سستی کے باعث ان تک نہ جاسکا، پھر میں نے اپنے جی میں کہا، آخر کب تک؟ تا آنکہ وہ خود ادھر آئیں، میں ان کی طرف بڑھا اور ان سے پوچھا آپ کون؟ انہوں نے جواب دیا تم کو اس سے کیا واسطہ؟ تم میری پناہ میں اترے ہو اور شب بیداری اور نگرانی کے ذریعہ مجھے اذیت دیتے ہو، میں برابر تم سب کی نگرانی کر رہا ہوں، میں حمزہ بن عبدالمطلب ہوں، اور پھر وہ میری نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنی الصحابۃ اجمعین

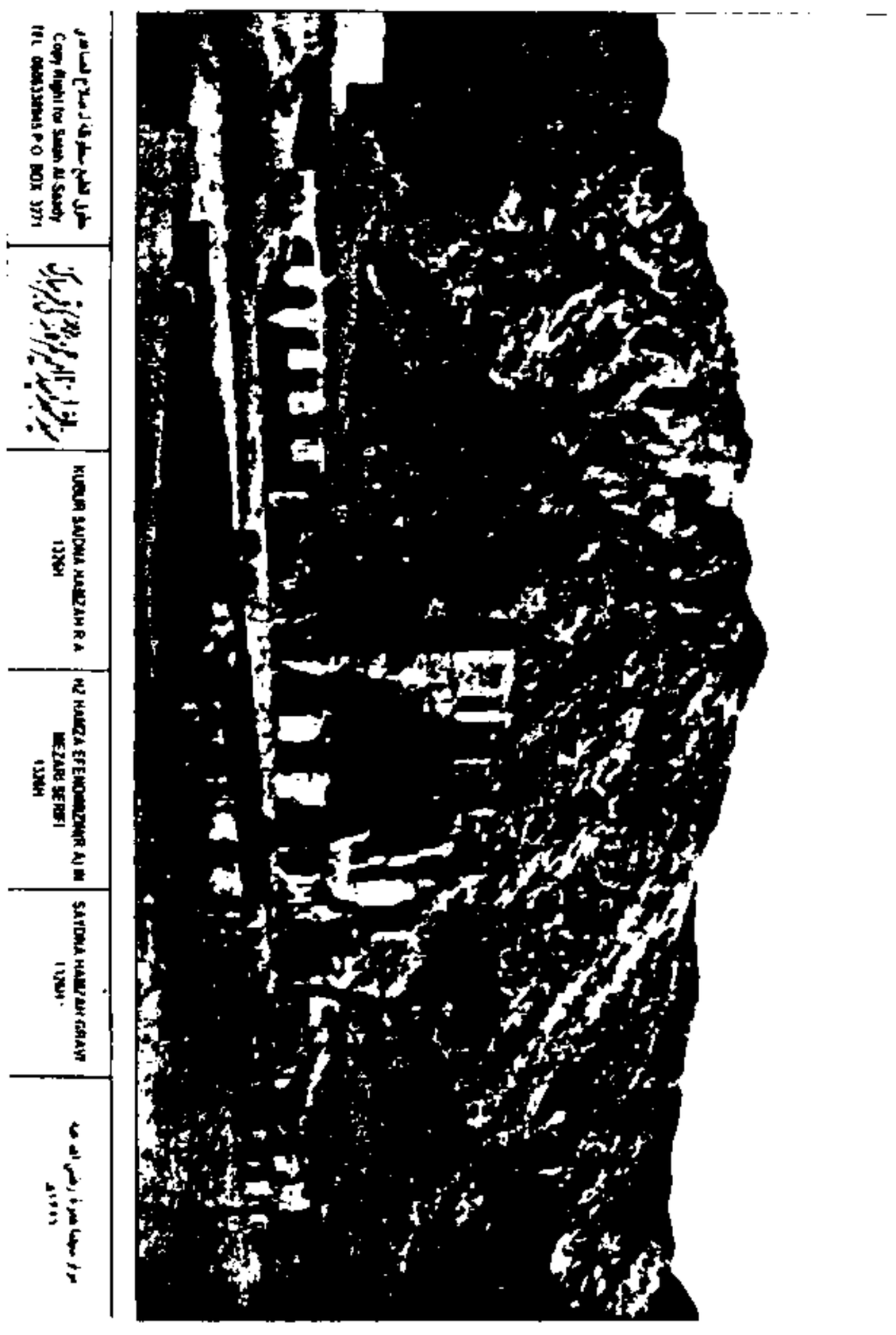

Marfat.com

سید الشہداء سیدنا حمزہ ﷺ سے حضرت قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ کو غایت درجہ کی عقیدت و محبت تھی۔ اپنے شروع قیام مدینہ منورہ ہی سے آپ کی بارگاہ میں حاضری دیتے رہے۔

اسی سلسلہ میں ایک مرتبہ ارشاد فرمایا:

''تہجد سے پہلے فضل الرحمٰن کی والدہ پراٹھا پکا کر کے اس کو ایک تھالی میں رکھ کر مزید گھی اور شہد ڈال کر چوری بنا دیتیں۔ فقیر کھا کر حرم پاک حاضری کو چل دیتا۔ اشراق کے بعد سیدنا حمزہ ﷺ کی بارگاہ میں پیدل حاضر ہوتا۔ اس وقت گاڑیاں نہ تھیں۔ گھوڑے، خچر اور اونٹ کی سواری عام میسر تھی۔ سید الشہداء ﷺ کے حضور چاشت تک حاضر رہتا، چاشت کی نماز پڑھ کر واپسی ہوتی۔ راستے میں مسجد مستراح [۱۰۴] میں دوگانہ ادا کرتا ہوا، احباب سے ملتا ملاتا گھر آتا۔ دودھ کا پیالہ پی کر حرم شریف حدیث پاک کی خدمت کے لئے حاضر ہو جاتا۔ ظہر کی نماز کے بعد گھر آ کر تھوڑا آرام کرتا پھر عصر کے بعد سے عشاء تک حرم نبوی شریف میں حدیث شریف کی خدمت میں معمور رہتا۔''

یاد رہے کہ حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ، سیدنا شریف حسین رحمتہ اللہ علیہ کے عہد تک تقریباً بارہ برس حرم نبوی شریف میں حدیث شریف کی درس و تدریس کی خدمات انجام دیتے رہے۔

مزید فرمایا:

''ان ایام میں علم کی یہ قدر تھی کہ حرم النبوی الشریف میں صرف علم صرف و نحو کے بیس مدارس تھے۔''

Marfat.com

فرمایا :

''اس دور میں بھی ترکی عہد حکومت کی طرح اسلامی تہوار بڑے ذوق وشوق اور انتہائی عقیدت مندی سے منائے جاتے تھے، اذان سے پہلے صلاۃ و سلام پڑھا جاتا تھا، علماء ومشائخ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔''

پھر گھٹنوں کے شدید درد کی وجہ سے حاضریوں میں ناغہ ہونے لگا، بعد میں صرف بدھ کے دن عصر کے بعد حاضر ہوتا پھر معذوری کے سبب ہفتہ وار حاضری مہینہ میں تبدیل ہوگئی۔ آخری چند سال صرف رمضان شریف کی سترھویں تاریخ حاضری کا معمول ہی رہ گیا تھا۔ افطاری سید الشہد ﷺ کی بارگاہ میں ہوتی اس افطاری میں اہل مدینہ منورہ، مریدین و معتقدین کے علاوہ دنیا بھر سے آئے ہوئے علماء مشائخ اہل سنت شامل ہوتے تھے۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد پرتکلف شاہانہ لنگر سے مستفید ہونے کے بعد واپسی ہوتی۔

الحمدللہ! ابھی تک یہ سلسلہ سیدی فضل الرحمٰن قادری مدنی جانشین قطب مدینہ کی سرپرستی میں جاری ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ یہ سلسلہ تا قیام قیامت جاری و ساری رہے۔ آمین

ایک مرتبہ رمضان المبارک میں اسی افطاری کے موقع پر جمع غفیر تھا جبل الرماۃ کے ساتھ میدان میں بہت سے قالین بچھا دیئے گئے۔

سیدی قطب مدینہ قدس سرہ العزیز جب آئے تو ایک کونے پر بیٹھ گئے دسترخوان پر طرح طرح کی نعمتیں موجود تھیں افطاری کے وقت کسی نے ایک سموسا آپ کے ہاتھ پر رکھ دیا بڑے اطمینان وفرحت کے ساتھ اس سے افطاری فرمائی۔ حضرت پیر سید حیدر حسین رحمتہ اللہ علیہ جو کہ آپ کے ساتھ ہی تشریف فرما تھے، یہ منظر دیکھا تو ان کی آنکھیں نمناک ہوگئیں، احقر کو طلب کیا اور فرمایا :

''دیکھ یہ ولی اللہ کی شان ہے۔ جس کے سبب یہاں سب لوگ

Marfat.com

قسم قسم کی نعمتیں کھا پی رہے ہیں وہ کس طرح بے نیاز بیٹھا ہے۔"

اور پھر سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ پر ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ وہ خود کیوں حضرت کی خدمت میں حاضر نہیں رہے؟ اور وہ تو اپنے والد و مرشد کے حکم کے پابند علماء و مشائخ کی خدمت پر معمور تھے اور صرف ایک کھجور سے افطاری کرنے کے بعد باصرار علماء و مشائخ، نماز مغرب کی امامت کے فرائض انجام دینے لگے۔

حضرت پیر سید حیدر حسین رحمتہ اللہ علیہ کے سیدی فضل الرحمٰن قادری سے بہت ہی گہرے مراسم تھے، یک جان و دو کالب والا معاملہ تھا۔ جب سیدی فضل الرحمٰن قادری جماعت منزل (رہائش گاہ سید حیدر حسین) تشریف لے جاتے، تو پیر صاحب کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہتی، بڑی محبت سے بغل گیر ہوتے ایک دوسرے کے ہاتھ چومتے، پیر صاحب لیٹ جاتے اور فرماتے :

" او ! مولانا ایک مرتبہ میرے سینے پر پاؤں رکھ دو۔"

اور تکرار فرماتے جاتے، اور آپ پیر صاحب کے پاؤں کو چھوتے حضرت سیدی و مرشدی قطب مدینہ ﷺ بھی حضرت پیر صاحب سے بہت خوش تھے فرمایا کرتے :

"سید حیدر حسین معاملے کے بہت درست ہیں جس قدر کوئی معاملہ کا درست ہوگا، اتنا ہی دین میں درست ہوگا الدین معاملہ۔"

حضرت سراج العلماء ضیاء الملت والدین قدس سرہٗ نے اپنے شروع ایام مدینہ منورہ کا ایک واقعہ اسطرح بیان فرمایا :

"فقیر کے مدینہ طیبہ کے شروع ایام میں، اس وقت بقیع شریف کی پچھلی طرف (مشرقی جانب) مقام القمرین میں رہتا تھا۔ (اب یہ علاقہ بقیع شریف میں شامل ہوگیا ہے۔ ان دونوں اس محلہ میں اکثر علماء و مشائخ کا ہی قیام تھا۔)

Marfat.com

میرے گھر میں چوری ہوگئی، چور گھر کا بالکل صفایا کر گئے، پانی پینے کے لئے پیالہ تک بھی نہ چھوڑا۔ میرا ایک دوست محمد بن صالح بن عبدالمصطفیٰ ابراھیم مسعودی تھا۔اس کے پاس معقول رقم جمع تھی، وہ لے آیا اور کہا، بھائی یہ کل رقم ہے، اس میں سے آدھی تمہاری اور آدھی میری ہے۔ اس رقم سے گھر کی ضروریات کا سارا سامان خریدا، کچھ رقم بچ بھی رہی، ابھی ایک ہفتہ بھی نہ ہوا تھا کہ پھر گھر کا صفایا ہوگیا۔ وہی میرا ساتھی پھر رقم لے آیا اور کہا اس آدھی رقم میں سے آدھی آپ کی اور باقی میرے لئے ہے۔ اور مجبور کرکے رقم چھوڑ گئے۔ پھر گھر کی ضروریات پوری کیں مگر چند دن کے بعد ہی پھر تیسری مرتبہ ویسا ہی ہوا۔ میرا وہ دوست پھر رقم لے آیا اور پہلے کی طرح مجھے پیش کی مگر میں نے لینے سے انکار کردیا جب اس کا اصرار بڑھا تو فقیر نے کہا، یہ لے جاؤ اور جب تک میں نہ بلاؤں دوبارہ میرے پاس نہ آنا۔ اس کو مجبوراً جانا پڑا، پھر محتاجی کی اتنی تکلیف تھی کہ ایک دفعہ تقریباً سات دن ہوگئے، کوئی چیز کھانے کی نہیں کھائی۔ وجود بے حد کمزور ہوگیا، کہ حرم شریف میں بھی نہیں جا، آسکتا تھا۔ تو ایک شخص جو نہایت وجیہ تھا میرے پاس آیا، تین تھیلے لے کر جو مشکیزے چمڑے کے ہوتے ہیں۔ جن کو قربہ کہتے ہیں۔

ایک مشکیزا بڑا، اس میں آٹا بھرا ہوا تھا۔اور ایک چھوٹے مشکیزے میں گھی بھرا ہوا تھا، دوسرا چھوٹا مشکیزا اس میں شہد بھرا ہوا تھا۔ وہ لا کر کے میرے پاس رکھے، کہا کہ بھائی میں مسافر ہوں مجھے روٹی پکا دو، تو تمہاری بڑی مہربانی ہوگی۔میں آگے ہی کمزور اور تکلیف میں پڑا ہوا تھا، سامنے کونے میں زیر (پانی کا چھوٹا مٹکا) رکھی ہوئی تھی، اتنی بھی ہمت نہ تھی کہ وہاں سے پانی بھی پی سکوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے ان کو مرحبا کہا۔ کہ بہت اچھا، انہوں نے آٹا نکال کر دیا فقیر نے

Marfat.com

گوندھنا شروع کیا، جب روٹی توے پر پکانی شروع کی، تو انہوں نے کہا میں بازار سے کوئی سامان لے کر آتا ہوں۔خیر میں روٹی پکاتا رہا، روٹیاں پک کر تیار ہوگئیں۔اتنے میں وہ بازار سے واپس آگئے، ان دنوں میں حقہ بھی پیا کرتا تھا اور سیگرٹ وغیرہ بھی پیا کرتا تھا۔وہ سیگرٹ اور تمباکو بھی لے کر آئے۔ اور دیگر سامان کے علاوہ، شکر اور چائے کے دو ڈبے بھی لائے، رکھتے ہوئے انہوں نے فرمایا:

"یا شیخ هذا کل من الله لک"

یا شیخ یہ سب اللہ کی طرف سے تمہارے لئے ہے۔

اور خود فوراً نکل گئے۔ اب میں پیچھے گیا، کہ دیکھوں یہ کون ہیں۔ باہر ہر طرف دیکھا مگر کوئی نظر نہیں آیا۔ اس کے بعدکھانے پینے کے معاملہ میں مجھے کبھی بھی کوئی تنگی، تکلیف نہیں ہوئی۔ بلکہ چار، دس آدمی کھا کر ہی جاتے ہیں،کسی کے ہاں کھانے کو نہیں جاتا، اللہ ﷻ، کا یہ فضل ہے۔"

پھر سیدی و مرشدی قدس سرہٗ نے فرمایا:

" میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی، کہ یہ سیدنا حمزہ عم النبی (ﷺ۔ رضی اللہ عنہ) ہیں۔ مدینہ منورہ میں سیدالانبیاء ﷺ عالمین کے حاکم و مالک ہیں اور سید الشہداء رضی اللہ عنہ امیر۔"

حضرت مجاہد اعظم کا واقعہ

ایک مرتبہ سنوی الہند مجاہداعظم علامہ سیدی محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری قدس سرہ مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی حاضری کے سفر کی تیاری میں مصروف، روزے سے تھے، اس لئے افطاری کے لئے مکہ شریف سے کچھ فواکہ

Marfat.com

خریدے اور ایک زمزم شریف کا کین ساتھ کرلیا۔ راستے میں صحرا میں افطار کا وقت ہونے والا تھا، قریب قریب کوئی استراحہ (ریسٹورنٹ) نہ تھا صحرا ہی میں ویگن روک دی گئی، پلاسٹک کی چٹائیاں بچھا کر بیٹھ گئے۔ فواکہ وزمزم دیکھا تو موجود نہ پایا، یعنی مکہ معظمہ میں ویگن پر رکھنا ہی بھول گئے تھے۔اتنے میں ایک گاڑی بڑی تیز رفتاری سے آ کر ہمارے قریب رکی، اس میں سے ایک بڑے با وقار و بارعب اور وجیہہ بزرگ نکلے، مجاہدملت فوراً تعظیماً کھڑے ہوگئے۔دوسرے ساتھی بھی کھڑے ہوگئے۔ انہوں نے طرح طرح کے فواکہ اور زمزم کا کین رکھتے ہوئے سلام مسنون کہا اور حضرت مجاہد ملت ﷺ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

"یا شیخ کلوا و اشربو واشبعوا من رزق ما اعطا اللّٰہ"

یا شیخ اللہ کے عطا کردہ رزق میں سے خوب کھاؤ پیو۔

اور فوراً سلام کہتے ہوئے گاڑی میں سوار ہوکر چل دیئے۔ سیدی مجاہدملت قبلہ قدس سرہ العزیز پر عجیب کیفیت طاری ہوگئی اور کچھ دیر تک گریہ طاری رہا، آپ بار بار فرماتے

"حبیب الرحمٰن تم نے صبر کیوں نہ کیا ؟ حبیب الرحمٰن تم نے صبر کیوں نہ کیا؟"

سیدی قطب مدینہ قدس سرہ العزیز ارشاد فرمایا کرتے تھے، سیدالشہداء ﷺ، رسول اللہ ﷺ کے بعد عند اللہ سیدا الشفعا، اسد اللہ، اسدالرسول (ﷺ) ہیں۔ اہل مدینہ کا قدیم سے یہ طریقہ چلا آرہا ہے کہ جب کسی پر کوئی مصیبت پڑتی، یا کوئی مشکل میں گھر جاتا تو سیدالشہداء ﷺ کی بارگاہ میں فریاد لے کر حاضر ہو جاتا ہے۔اور یوں عرض کرتا ہے، اے نبی کریم (ﷺ) کے محبوب چچا، میں اس حالت میں گرفتار ہوں اپنے رؤف ورحیم بھتیجے (ﷺ) کی بارگاہ میں میری شفارش فرمائیں، تا کہ مجھ سے میری مصیبت دور ہو جائے، مشکل حل ہو جائے اور پھر سیدھے حرم نبوی شریف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر التجا کرتے

Marfat.com

ہیں۔اللہ ﷻ، کے فضل وکرم سے مشکل حل ہو جاتی ہے۔

اور ایک ذاتی واقعہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

" فقیر کی ایک عزیزہ کی اراضی بمعہ کنواں، جس پر چند بااثر افراد نے قبضہ کر لیا تھا۔ انہوں نے قاضی کے ہاں مقدمہ دائر کیا۔ مدعا علیہم نے یہ موقف اختیار کیا کہ یہ خاتون جس شخص کے سبب سے مالک بنتی ہے، وہ اس کو طلاق دے چکا تھا، اور جھوٹا طلاق نامہ پیش کیا، جس پر دو گواہوں کے دستخط بھی تھے۔ اس کی تردید ایک کٹھن مرحلہ تھا۔ تمام متعلقین متفکر تھے، مگر کوئی راہ نہ نکلتی تھی۔ انہی ایام میں فقیر سید الشہداء ؓ کی بارگاہ میں حاضری کے لئے جا رہا تھا۔ راستہ میں مسجد مستراح سے کچھ آگے، ایک جاننے والا ملا، سلام کے بعد کہنے لگا شیخ میرے گھر چلیں، ایک کپ چائے کا پی لیں۔ فقیر نے کہا، میں سید الشہداء ؓ کی زیارت کو جا رہا ہوں کبھی دوسری مرتبہ سہی تو اس نے با اصرار کہا، واپسی پر تشریف لائیں۔ میں نے انشاء اللہ تعالیٰ بولا، اس نے کہا آپ واپسی پر مجھے یہیں منتظر پائیں گے۔ واپسی پر اسے راستے میں ہی موجود پایا، اس کے ساتھ اس کے گھر پہنچا، مجھے کمرہ میں بیٹھا کر چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ایک تھیلا لے آیا، کہنے لگا اس میں میرے والد اللہ برحمہ کے کاغذات ہیں، آپ جانتے ہیں میں پڑھا لکھا نہیں ہوں، چائے آنے تک ان کو ملاحظہ کر لیں، اگر کچھ کام کے ہوں تو سنبھال لوں۔

تھیلے سے کاغذات نکالتے ہی سب سے پہلے جس کاغذ پر میری نظر پڑی وہ دو گواہوں کے بیانات کی نقل سے مصدقہ نقل تھی۔ ان بیانات میں میری عزیزہ کو اسی شخص کی زوجہ تسلیم کیا تھا جس کو متعلقہ قرار دینے کے طلاق نامہ پر بطور شاہد انہی دونوں کے دستخط کئے ہوئے تھے۔ اور یہ بیانات طلاق نامہ والی تاریخ کے بعد دیئے گئے تھے۔ اس سبب وہ طلاق نامہ جھوٹا ثابت ہوا اور حق والے کو حق مل گیا۔

Marfat.com

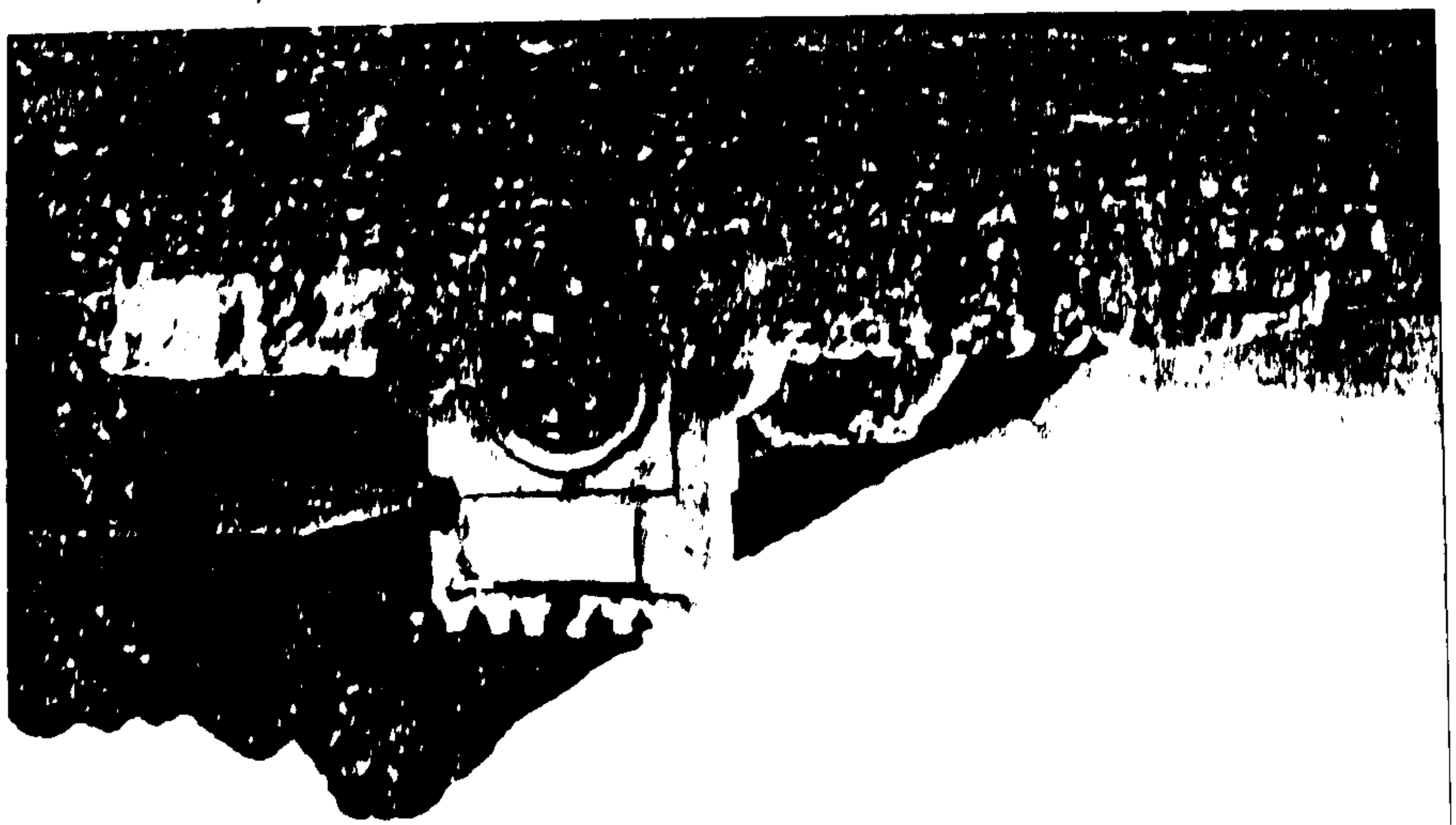

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھو القادر

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

خطابِ قطب مدینہ

تجھ سے اور دہر کے اقطاب سے نسبت کیسی
قطب خود کون ہے خادم ترا چیلا تیرا

Marfat.com

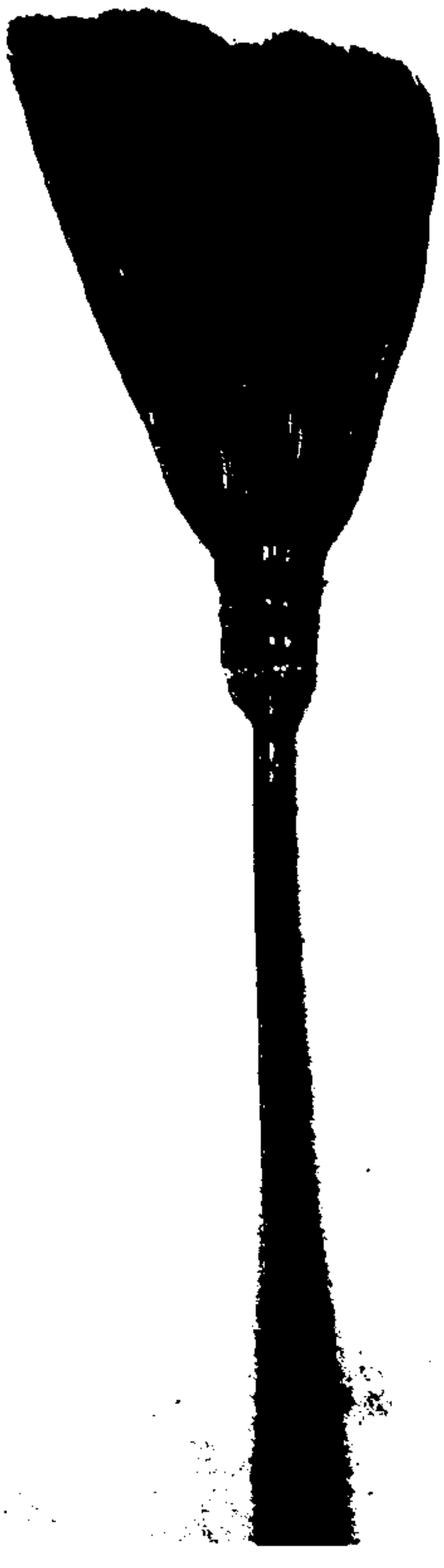

حجرہ مقدسہ میں استعمال ہونے والے جھاڑو کا عکس

Marfat.com

جناب شوکت حسین رضوی مدظلہ (کراچی) نے مکتوب بنام راقم الحرف میں اس طرح بیان فرمایا:

فقیر کو حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب ؒ مفتی اعظم ہند سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف سے شرف بیعت حاصل ہے۔ اور حضرت علامہ الحاج الشاہ مولانا ابراہیم رضا خاں صاحب جیلانی میاں نبیرۂ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرزند نسبتی کا شرف حاصل ہے۔

۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۹ء میں حضرت جیلانی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مدینہ منورہ حاضری ہوئی واپسی بریلی شریف اپنے دولت کدہ پر یہ واقعہ سنایا۔ فرماتے تھے:

"فقیر حضور سرکار ابد قرار ﷺ کے دیار پاک مدینہ منورہ میں حاضر تھا ایک دن، حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب قادری رضوی مدظلہ العالی (ؒ) کے در دولت پر حاضری دی، اس کے بعد حضور سرکار دو عالم ﷺ کے مواجہہ شریف میں حاضر ہوا، اور دعا کی کہ حضور ﷺ آپ کے کرم سے مدینہ طیبہ کے قطب سے ملاقات ہوجائے۔"

فقیر حاضری کے بعد قیام گاہ پر پہنچا۔ تو دیکھا کہ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مدظلہ العالی (ؒ) تشریف لے آئے حضرت بہت کم گھر سے نکلتے ہیں' فقیر نے ایک دم دیکھ کر تعجب کیا۔ عرض کیا حضرت ابھی تو آپ سے ملاقات ہوئی تھی، پھر ایک دم کیسے تشریف آوری ہوئی؟ فرمایا میرے دل میں اچانک خیال پیدا ہوا کہ آپ سے ملاقات کروں، کیونکہ آپ نے طلب فرمایا ہے، اور خاموش ہوگئے۔ ادھر سرکار ﷺ کے دربار میں عرض کیا اور ادھر حضرت قطب مدینہ منورہ سے ملاقات ہوگئی۔ حضرت مولانا ضیاء الدین مدینہ پاک کے قطب ہیں۔ مزید فرمایا جن کے خلیفہ کی یہ شان ہو کہ مدینہ پاک میں قطب ہوں، ان کے پیر و مرشد سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت ؒ کا سرکار دو عالم ﷺ میں قرب کا کیا مقام و حال ہوگا۔"

اس واقعہ سے حضرت مولانا الشاہ محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں اور

Marfat.com

حضرت قطب مدینہ مولانا سیدی ضیاء الدین احمد قادری مدظلہ، دونوں بزرگوں کے مقامات و مراتب کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت علامہ شاہ محمد ابراہیم رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ مفتیٔ اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدی مصطفیٰ رضا خاں نوری، حضرت خواجہ محمد محمود تونسوی، حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی، سیدی امین کبتی قطب مکہ مکرمہ، حضرت علامہ نور سیف بن ھلال، حضرت علامہ سید علوی عباس الحسنی المالکی محدث کبیر مکہ مکرمہ، حضرت ابو المساکین علامہ ضیاء الدین پیلی بھیتی، حضرت علامہ حشمت علی خاں لکھنوی، سیدی مجاہد اعظم علامہ محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری، حضرت علامہ سید ابو البرکات سید احمد قادری مفتیٔ اعظم پاکستان، حضرت غزالیٔ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی، سیدی السید سلیمان اسماعیل الواعظ مدنی نقیب حضرۃ جیلانیہ، السید الشریف تاج الدین ابن امام القدوہ حافظ الحدیث الشیخ بدر الدین المغربی الدمشقی، حضرت علامہ حافظ خیر محمد سندھی مدنی، حضرت شیخ محمد سامی افندی، حضرت علامہ محمد سردار احمد محدث اعظم پاکستان، حضرت علامہ عبد الحیٔ بن عبد الکبیر الکتانی، قاسم بن احمد القسیمی البغدادی الحنفی، ابراہیم بن محمد بن ابراہیم الفلانی الدمشقی، حضرت علامہ سعد اللہ الحریری الدمشقی، حضرت علامہ عبد الکریم مدرس وخطیب حضرۃ جیلانیہ۔ حضرت شیخ محمد نمر خطیب مدنی، حضرت شیخ عبد القادر سقاف قطب جدہ ودیگر علماء و مشائخ نے بھی شیخ الاسلام حضرت علامہ ضیاء الدین احمد قادری مدنی ﷺ کو قطب مدینہ کے خطاب سے ذکر فرماتے رہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

سندات
دستخط
و
مواھیر

Marfat.com

حضرت سیدی قطب مدینہ مولانا ضیاءالدین احمد قادری
رحمتہ اللہ علیہ کے زیر استعمال رہنے والے
عصا کا عکس

Marfat.com

ان دستخط اور مواہیر کے عکوس جو حضرت شیخ الاسلام ضیاء الملت والدین سیدی ضیاء الدین احمد القادری مہاجر مدنی قدس سرہ العزیز مختلف اوقات میں استعمال فرماتے رہے۔

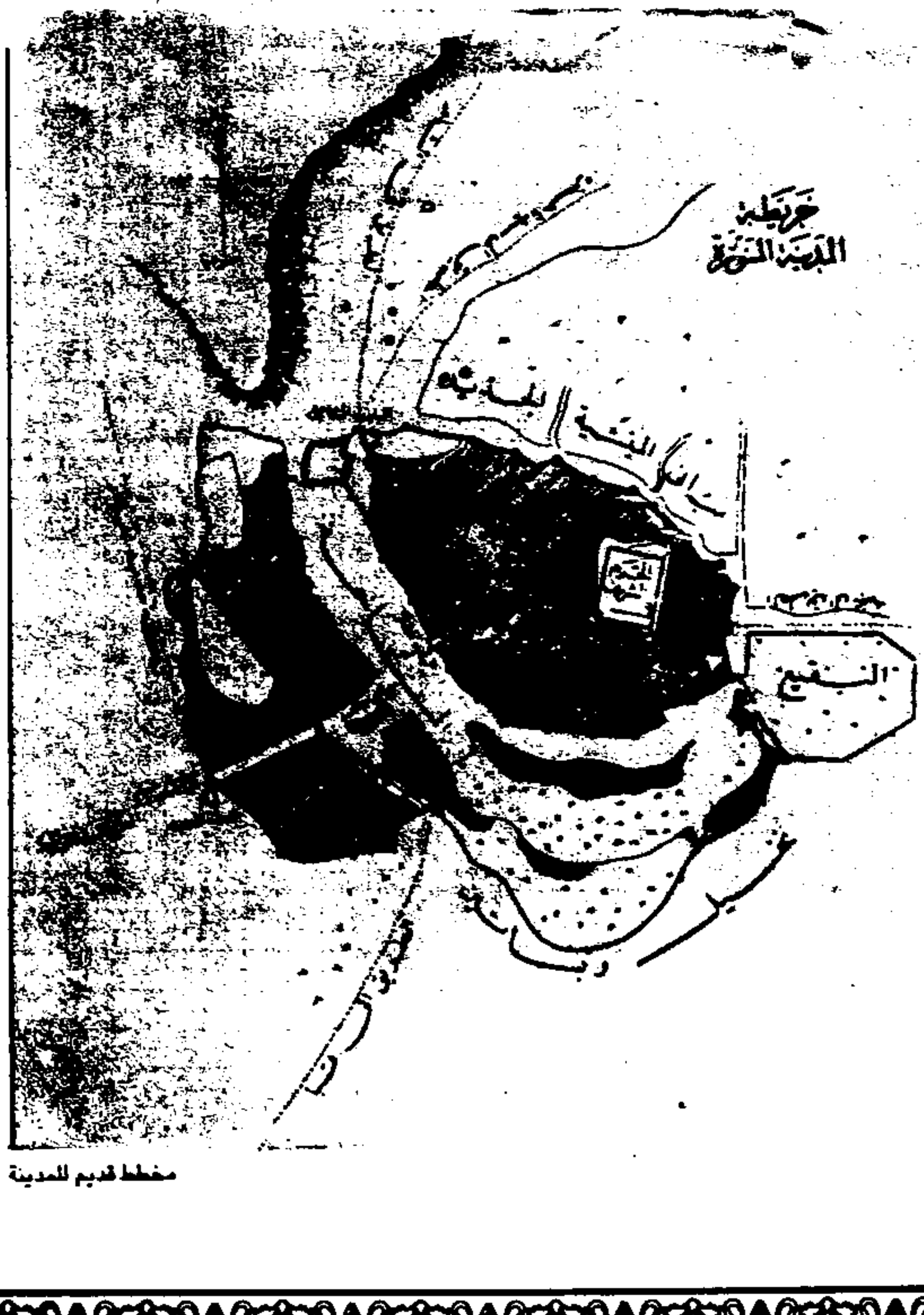

مخطط قديم للمدينة

Marfat.com

سند سلسلہ قادریہ منوریہ معمریہ اشرفیہ

جو حضرت بدۃ الاصفیا سرج الاولیا سید ابو احمد علی حسین الاشرفی الجیلانی زیب سجادہ کچھوچھہ شریف کو حاصل ہوئی

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد اشرف الانبیاء وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین اما بعد فیقول الفقیر سید ابو احمد المدعو احمد علی حسین الاشرفی الجیلانی زاد اللہ شرفا جسطرح فقیر کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت جناب شاہ محمد امیر کابلی رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت حاصل ہوئی۔ جنکی عمر ایکسو تیس ۱۳۰ برس کی تھی اور انکے مرشد حضرت شاہ عبدالکریم عرف ملا اخون فقیر رامپوری رحمۃ اللہ علیہ تھے جنکی عمر شریف ایک سو بیس برس کی تھی اور انکو حضرت سید شاہ منور الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت تھی جنکی عمر پچاس برس کی تھی۔ اور آپ کو خلافت و ارشاد بذریعہ حضرت شاہ دولہ گجراتی پنجابی رحمۃ اللہ علیہ جناب غوث پاک سے عطا ہوئی اور حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا سن شریف ۹۱ برس کا تھا اور جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مرشد خواجہ ابی سعید مبارک المخزومی رحمۃ اللہ علیہ اور انکے پیر خواجہ ابوالحسن ہکاری رحمۃ اللہ علیہ اور انکو نسبت حضرت خواجہ ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ سے انکو خواجہ عبدالرحمن تمیمی رحمۃ اللہ علیہ سے انکو خواجہ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے انکو حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے انکو حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے انکو حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ سے انکو حضرت امام علی موسیٰ رضا علیہ السلام سے انکو حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے انکو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے انکو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے انکو حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے انکو حضرت امام حسین علیہ السلام سے اُن کو حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام سے انکو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

شجرۂ منظوم

یا الٰہی مصطفےٰ و مرتضےٰ کے واسطے — اور حسین و حضرت زین العبا کے واسطے
باقر و جعفر و کاظم اور رضا کے واسطے — کرخی سقطی جنید باصفا کے واسطے
واسطے بوبکر شبلی اور تمیم و ابوالفرح — بوالحسن اور بوسعید باصفا کے واسطے
غوث اعظم شاہ دولہ اور منور کیلئے — شاہ آخون و امیر بے ریا کے واسطے
سید ابو احمد علی کے صدقے اے کریم — بخشدے جرم و خطا اپنی عطا کے واسطے

تاریخ غرہ ذیحجہ ایام روز دوشنبہ سنہ ۱۳۵۴ ہجری

نام جو داخل سلسلہ ہوا جناب مولانا الشیخ ضیاء الدین احمد القادری المدنی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ایقظ من اختارہ من عبادہ لخدمتہ وصلی اللہ تعالی علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وعترتہ وسلم تسلیما کثیرا **اما بعد** قال اللہ تعالی یا ایھا الناس انتم الفقراء الی اللہ وقال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الفقر فخری وبہ افتخر و سبب تسطیرھا وھو ان الرجل الصالح والزناد القادح المقبل علی مولاہ المعرض عن من سواہ الراغب فی دار الاخرۃ المواظب علی الاعمال الصالحۃ ولدنا الروحانی

قد جاء الینا بمدینۃ الرسول الاعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وزارنا واتی بحقوق الزیارۃ مع الادب وتلقن منی الذکر الشریف وھو کلمۃ التوحید واما سندنا فی الطریقۃ القادریۃ ایا الفقیر الیہ تعالی شانہ الفقیر **ضیاء الدین احمد** القادری عفی عنہ فعن استاذنا ومولانا الامام قدوۃ العلماء والاعلام شمس الاسلام العارف باللہ والغازی فی سبیل اللہ المخصوص باللطف المقدس السید احمد الشریف السنوسی وھو عن استاذہ الامام السید محمد المھدی وعن والدہ واستاذہ السید محمد بن علی السنوسی وعن السید الشریف عبد العزیز بن نبریل الجنۃ المعمر المعمرلہ ستمائۃ و عشرین سنۃ وھو عن سیدنا السید عبد الرزاق وھو عن ابیہ وشیخہ غوث الاعظم شیخ الطریقۃ ومعدن الشریعۃ والحقیقۃ السیدنا السید الشیخ **عبد القادر جیلانی** رضی اللہ تعالی عنہ وعنھم اجمعین وبعد ان لقننا کلمۃ التوحید واجزناہ بتلاوتھا عقب کل فریضۃ مائۃ وستۃ وستین مرۃ وفی سائر الاوقات حسب ما یتیسر لہ فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما وصلی اللہ تعالی علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ واجمعین والحمد للہ رب العلمین۔

کتبہ الفقیر
ضیاء الدین احمد القادری عفی عنہ
فی مدینۃ المنورۃ الف الف الصلوٰۃ
والسلام علی سورھا ستہ

Marfat.com

سند

التفسیر والحدیث طبعان من اسدۃ العالمۃ المدنیۃ فالتفسیر المتزوجۃ المدنیۃ الشافعیۃ النسبۃ بالمدینۃ المنورۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ وبارک وسلم

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

هو القادر

الحمد لله والصلاة والسلام على خاتم الانبياء
والمرسلين سيدنا ونبينا ومولانا محمد صلى
الله عليه وسلم وبعد فقد طلب مني الدين
العالم المولوى محمد عارف ضيائى الاجازه لقراءه
دلائل الخيرات والبردة الشريفه فاجزته
لقراءتها ابتغاء ثواب الله ورضوانه واوصيه
بالمواظبة عليها ولو قليلاً ليسل الخيرات
والبركات وطلبت منه ان لا ينساني
من الدعا لى ولاولادى والمولى التوفيق
العبد الفقير اليه سبحانه
بأمر سيدى الوالد العلامه
فى ٦ ذالحجه الحرام سنه
تعلم فضل الله عزوجل وهو

Marfat.com

فقہ حنفی کا مختصر تاریخی جائزہ

محمد صدیق ہزاروی

ابوالفضل ضیاء الدین احمد بن عبداللہ

ابوالفضل ضیاء الدین احمد بن عبداللہ

Marfat.com

تذکرہ علمای ہند

جذبات دلکشایی روکش جام جہان نما کہ شمہ از کمالات علمای ہند بمنصۂ شہود جلوہ گر شدہ

مصنفہ

عالم الہی فاضل لوذعی محقق بی مثال حضرت رحمان علیخان صاحب

برگزیدہ مقام رضوان حسب التجای مصنف ممدوح

بار اول

در مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ طبع گردید

سنہ ۱۳۰۲ھ

اعلان - حق طبع این کتاب انتخاب مصنف بحق نولکشور پریس محفوظ و مسلم است

Marfat.com

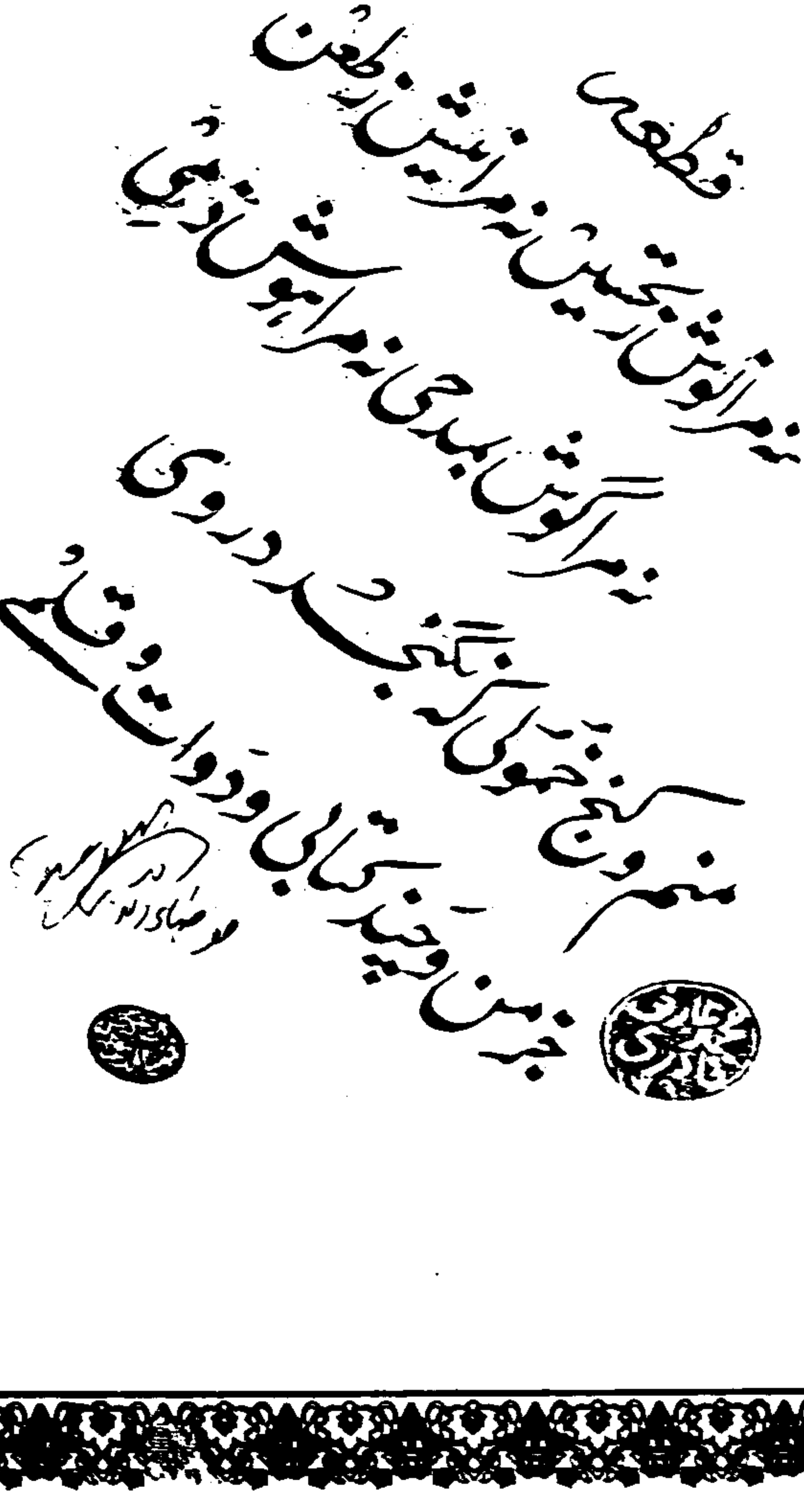

Marfat.com

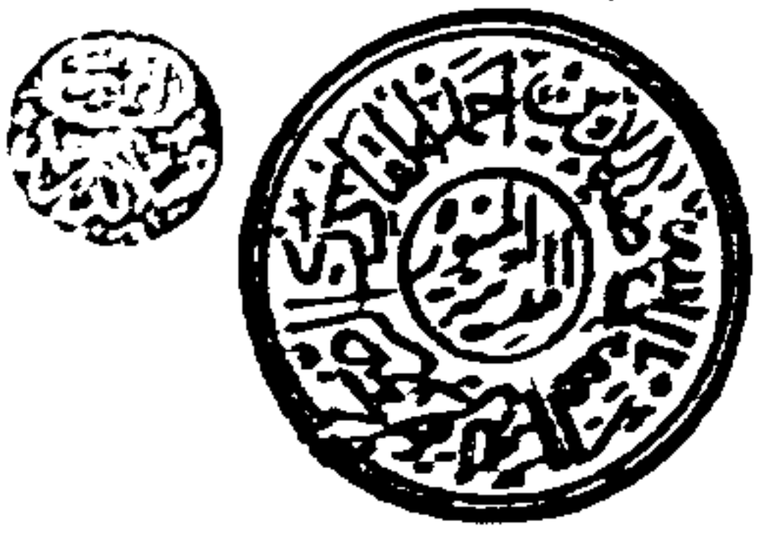

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

هو القادر

عادات

و

خصائل

Marfat.com

حضور قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کے زیر استعمال گلاس کی تصویر

حضور قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کے زیر استعمال چمڑے کے موزے کی تصویر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

مصطفےٰ (ﷺ) جان رحمت پہ لاکھوں سلام

قدوۃ الصالحین حضرت ضیاء الملت والدین شیخ العرب و العجم قدس سرہٗ ایک جامع صفات شخصیت تھے۔ صوفی باصفا، محدث، مفسر، فقیہ، محقق و متبحر عالم دین، تاریخ پر عمیق نظر رکھنے والے اور حالات حاضرہ سے باخبر، نہایت وسیع المطالعہ، گویا ایسے بحر تھے جس کا کوئی ساحل نہیں۔ نہ صرف یہ کہ آپ نے ظاہر کو باطن کا مکمل طور پر تابع بنا رکھا تھا، بلکہ آپ کی خلوت، جلوت سے احسن تر تھی۔ آپ کے دست مبارک پر لاکھوں مسلمانوں نے شرف بیعت سے مشرف ہوتے ہوئے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں منسلک ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ آپ کا سلسلہ رہبرانِ شریعت و سالکانِ طریقت و عارفان حقیقت اور اخیار و ابرار اور نقباء و نجباء کے لئے سراجِ وھاج اور رمزگانِ عشق کے لئے بحرزخار تھا۔ آپ جامع فضل و کمال ہونے کے باوجود، اپنے حالات و اقوال احاطۂ تحریر میں لانا پسند نہیں فرماتے تھے۔

فرمایا کرتے تھے:

"خمول میں نجات ہے، ظہور میں فساد ہے۔"

ہمیشہ یادخدا میں مستغرق رہتے، شب بیدارعبادت گزار بزرگ تھے۔تہجد،

Marfat.com

اشراق، ضحیٰ اور او ابین کی نمازیں بڑی پابندی سے ادا فرماتے تھے۔اس پیرانہ سالی میں بھی ایام بیض (چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخیں) اورایام مظللۃ (پیر اور جمعرات کے دن) کا روزہ کبھی ترک نہ کرتے تھے۔

آپ قرآن کریم اور دلائل الخیرات شریف کے حافظ تھے۔ نیز قصیدہ بردہ شریف، قصید حمزیہ، بدریہ، مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام، حزب البحر، حزب الاعظم، دعائے سیفی و دیگر اوراد و وظائف آپ کو زبانی یاد تھے، مگر کسی سے اس کا اظہار نہیں فرمایا کرتے تھے۔

اٹھنے بیٹھنے میں بڑی تکلیف ہوتی مگر پھر بھی وضو کے لئے جاتے وقت کسی کا سہارا نہ لیتے بدقت خود ہی کھڑے ہوجاتے۔

رحم دلی

ایک صبح ، احقر کو فرمایا میرے گھٹنوں پر دوائی کی مالش کر دو، دیکھا تو آپ کے گھٹنوں پر شدید چوٹیں آئی ہوئیں تھیں۔

استفسار پر فرمایا:

"رات بلی کمرہ میں رہ گئی تھی، شاید اس کے بچے باہر تھے
اس وجہ سے پریشان تھی، بلی کے لئے دروازہ کھولنے کو اٹھا
تو گر گیا، جس کی وجہ سے گھٹنوں پر چوٹیں آئیں۔"

فقیر قادری ۔نے عرض کی حضور مجھے حکم فرماتے تاکہ میں دروازہ کھول دیتا، فرمایا:

"تم جوان ہو، گہری نیند سوتے ہو، تمہاری نیند خراب ہوتی۔"

Marfat.com

سیدی اعلحضرت ﷺ کے نائب حقیقی

بہت سادہ زاہدانہ طور پر گزر بسر کرتے تھے۔آپ نہایت پسندیدہ اخلاق و اوصاف سے متصف تھے، مبدأ فیاض سے نہایت حساس ذہن اور لطیف مذاق پایا تھا۔ انہیں اپنے زمانے کے علماء و مشائخ میں خاص مقام ومرتبہ اور عزت و توقیر حاصل تھی۔آپ کا قلب،تجلیات وانوارِ قادریہ سے متجلیٰ تھا۔سیدنا اعلحضرت امام اہلسنت احمد رضا خان قادری قدس سرہٗ العزیز کے نائب حقیقی اور ان کے کرمِ خاص سے ممتاز تھے۔عشق رسول (ﷺ) میں فنا تھے اور شمع عشقِ محمدی کو خوب روشن فرمایا۔ سنتوں کا مظہر اور بڑے ہی متواضع ومنکسر المزاج اور بنی نوع انسان کے لئے روحانی رشد وتربیت کا سرچشمہ تھے۔آپ کے توسل سے صدہا نفوس کو جادۂ حق عطا ہوا اور آپ کے لطفِ عمیم اور کرمِ عظیم سے روحانی فیوض سے مالا مال ہوئے۔اتباع شریعت وحصول طریقت کے لئے اذکار وافکار اور معارف قرآن وسنت کی تعلیم اور تزکیہ نفوس کے متعلق رہنمائی فرماتے۔ہر آنے والے کو اھلاً وسہلاً،مرحبا مرحبا اور جی آیا نوں،ایسے کلمات سے استقبال فرماتے غرض اپنے اوصاف وخصائل میں یکتا ویگانہ تھے۔

جن دنوں آپ باب السلام، زقاق سقیفۃ الرصاص میں قیام فرما تھے، بکریاں بھی پالی ہوئیں تھیں گہرے زرد اور کالے رنگ کی بہت خوبصورت بکریاں تھیں،عصر کے بعد ان کو گلی میں کھلا چھوڑ دیتے اور خود عصا تھامے ان کے پاس کھڑے رہتے تھے۔ان کا دودھ مہمانان مصطفےٰ (ﷺ) کی خدمت میں صرف ہوتا۔مکان بہت وسیع تھا زائرین اسی مکان میں قیام پذیر ہوتے۔حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ اسی مکان میں بائیس برس (مدینہ طیبہ کی حاضری کے ایام میں) قیام فرما رہے۔

شیخ العصر حضرت شاہ علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمتہ اللہ علیہ،مجاہد ملت حضرت علامہ محمد عبدالحامد بدایونی، مجاہد فی سبیل اللہ حضرت مولانا حسرت موہانی رضی اللہ عنہ،مفتی عبدالعزیز،سیدی ابوالبرکات سید احمد قادری مفتی اعظم پاکستان،

Marfat.com

حضرت علامہ محمد حسین پسروری قدس سرہٗ، حضرت صدرالافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی، شہزادہ غوث اعظم پیر سید طاہر علاؤ الدین گیلانی، حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی، حضرت علامہ حشمت علی خاں رضوی، مجاہد اعظم سنوسی الہند علامہ محمد حبیب الرحمٰن قادری، مولانا عبدالغفور ہزاروی، حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رضی اللہ عنہم و دیگر اکابر اسی قادری رضوی خانقاہ میں قیام پذیر ہوتے رہے۔

مولانا محمد ابراھیم خوشتر صدیقی قادری تحریر فرماتے ہیں۔

سادگی آپ کا شعار تھا۔ آپ کی صورت خدا یاد اور سیرت، سیرتِ رسول (ﷺ) کا مظہر تھی۔ سنت رسول (ﷺ) کی اتباع میں آپ نے بکریاں بھی پالیں۔ اس کے دودھ سے مہمانان رسول (ﷺ) کی ضیافت فرماتے۔ حجاج و زائرین کا ٹھکانا آپ کا گھر تھا۔ آپکی ذات قادری رضوی جلوہ گاہ تھی۔ آپ کا دولت کدہ قادری خانقاہ تھا۔ آپ شہرہ آفاق قادری شیخ تھے۔ عرب وعجم میں آپ کے مریدین اور خلفاء کی تعداد لاکھوں ہے۔ آپ کا اصل مشغلہ حبّ رسول (ﷺ) کی دولتِ جمیل، نعت رسول (ﷺ) تھا۔ آپ کی ہر مجلس، مجلسِ نعت ہوتی اور ہر محفل یادخدا (جل جلالہ) و ذکر رسول (ﷺ) سے آباد ہوتی۔ آپ کی بارگاہ میں عرب وعجم کے ہر علاقے کے لوگ آتے، مجلس ونعت خوانی میں شریک ہوتے۔ ہندی، حجازی، ترکی، شامی، مصری، ایرانی، سوڈانی، کردی سب اپنی اپنی زبان میں نعت رسول (ﷺ) پڑھتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ سارا عالم نعت خواں ہے۔ اور آپ کی حبّ رسول (ﷺ) دنیائے جمیل صرف نعت سے آباد ہے۔ آپ سب سے دو زانو بیٹھنے کی تاکید فرماتے، نعت سنتے، اشکبار ہوتے، مرحبا مرحبا فرماتے، سبحان اللہ صلِّ علیٰ کی گونج میں روتے۔ اپنے شیخ کامل امام البریلوی قدس سرہٗ کے مجموعہ نعت ''حدائق بخشش'' سے خصوصاً بار بار نعت شریف سنتے ''مصطفےٰ (ﷺ) جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' کی گونج میں آپ کا قادری دولت

Marfat.com

کدہ حدائق بخشش معلوم ہوتا اُٹھتے بیٹھتے اسی کے اشعار آپ کی زبان پر ہوتے۔ اپنی خلوت و جلوت بارگاہ رسول (ﷺ) میں حاضری، احباب کی ملاقات اور خلوص و محبت کے اظہار کے وقت اپنے شیخ کامل امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہٗ کے اشعار سے کام لیتے مختصر یہ کہ آپ کی خلوت وجلوت کا انجام نعت رسول (ﷺ) پر ہوتا۔ اختتام پر عام لنگر تقسیم ہوتا۔ مہمانان رسول (ﷺ) آپکے مہمان ہوتے۔ صبح کا ناشتہ ہو یا دوپہر کا کھانا ہر آنے والے کو اصراراً شریک فرماتے۔ رات کی مجلس میں نعت رسول (ﷺ) کا عالم بھی کچھ اور ہوتا۔ پھر صلوٰۃ وسلام اور دعا کے بعد تقسیم لنگر دربار رضائی کا بڑا دلنواز منظر تھا۔ جو روزانہ دیکھنے میں آتا۔ کیف و سرور کی اس مجلس میں شریک ہونیوالے ''ایک بار دیکھا ہے اور دوسری بار دیکھنے کی ہوس'' دلوں میں لے کر رخصت ہوجاتے۔

مریدین مخلصین کی اصلاح ہر وقت پیش نظر ہوتی۔ نماز پنجگانہ کی تاکید فرماتے۔ طہارت قلب ونظر کی تلقین کرتے۔ عقائد واعمال کی تصحیح پر زور دیتے۔ مخلصین علماء اہل محبت کی قدر کرتے۔ افتراق وانتشار سے ہمیشہ الگ رہنے کی تاکید فرماتے۔ ہر شخص کو اس کے فرائض کی انجام دہی کی ہدایت کرتے۔ صبر وشکر کے کلمات ہمیشہ آپ کی زبان پر ہوتے۔ آپ مدینۃ الرسول (ﷺ) میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے نقش قدم اور امام بوصیری کی راہ پر گامزن اور حضرت جامی کا سرور لئے مست وسرشار اور اپنے شیخ کامل امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کے مسلک کی یادگار تھے۔ طریقت کا ہر خانوادہ آپ سے مانوس تھا۔ آپ مذہب حق اہل سنت وجماعت کے اعلم العلماء شیخ المشائخ تھے۔ [۱۰۵]

ذوق نعت

حضرت سیدی رضی اللہ عنہ گفتگو بہت کم فرماتے تھے۔ مجلس میں کسی عالم کی موجودگی میں اگر کوئی صاحب مسئلہ دریافت کرتے تو آپ سکوت اختیار فرمائے رہتے اگر

Marfat.com

محفل میں موجود عالم دین مسئلہ نہ بیان کرتے تو حضرت سیدی ارشاد فرما دیتے۔

عربی، فارسی، اردو، پنجابی، ترکی، کردی، شنقیطی اور تکرونی میں مہارت رکھتے تھے، تھوڑی بہت انگریزی بھی جانتے تھے۔

بعض اوقات آیات شریفہ، احادیث مبارکہ، اکابر اسلام کے اقوال اور مشکل اشعار و اصطلاحات تصوف کے معنی سمجھاتے تو اسرار و رموز کے دریا بہا دیتے، اس وقت مجلس مبارک میں حاضر علماء کرام و مشائخ عظام حیران رہ جاتے۔ آپ مشکل سے مشکل مسائل کو اس طرح حل فرماتے کہ سائل مطمئن ہو جاتے، اور انہیں قبول کرنے کے سوا چارہ نہیں رہتا تھا۔

اس عاشقِ رسولِ مقبول (ﷺ) کو ذکر محبوبِ رب ذوالمنن سے زیادہ اور کوئی شغل محبوب نہ تھا۔ کسی وقت بھی کوئی زائر حاضر ہوتا چائے سے تواضع کرنے کے بعد ارشاد ہوتا:

"بھائی صاحب اگر کوئی قصیدہ یاد ہو تو سناؤ۔"

اگر ملاقات کرنے والے زیادہ ہوتے تو فرماتے۔

"کوئی نعت شریف پڑھنے والا ہے۔"

اور ساتھ ہی صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ کی صدا بلند فرما دیتے۔

جب کبھی احقر راقم الحروف حاضر ہوتا اور کوئی دوسرے صاحب موجود نہ ہوتے۔ تو فرماتے عارف کوئی قصیدہ سناؤ عرض کرتا حضرت مجھے کوئی قصیدہ یاد نہیں۔ فرماتے یہاں سے حدائق بخشش لے لو اس سے دیکھ کر سناؤ۔ عرض کرتا سرکار مجھے پڑھنے کا سلیقہ نہیں، فرماتے ان (ﷺ) کے حضور سلیقہ کی نہیں جذبات کی رسائی ہوتی ہے، اور دوہرا اجر عطا ہوتا ہے۔ اگر نعت شریف پڑھنے والا خوش الحان نہ ہوتا تو ماشاء اللہ، ماشاءاللہ کہتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی فرماتے۔

نعت شریف سے ایسا لگاؤ تھا کہ اگر کوئی دوسرا موجود نہ ہوتا تو حضرت رحمتہ

Marfat.com

اللہ علیہ خود ہی دھیمی آواز میں نعتیہ اشعار پڑھتے رہتے۔ اکثر یہ اشعار پڑھتے رہتے۔

یا رسول اللہ (ﷺ) دہائی آپ کی
کو شمال اہل بدعت کیجیے
غوثِ اعظم آپ سے فریاد ہے
زندہ پھر یہ پاک ملت کیجیے
یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہٰے
اولیاء کو حکم نصرت کیجیے
میرے آقا حضرت اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجیے

آخری شعر پر ڈاڑھی مبارک کو مٹھی میں لیتے ہوئے نظریں اوپر کر لیتے اور تکرار فرماتے رہتے۔

اس طرح یہ شعر بھی ریش مبارک کو مٹھی میں لئے ورد زبان رہتا۔

کرم فرما کہ اب وقت کرم ہے
تجھے روح محمد (ﷺ) کی قسم ہے

مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی
اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکما تیرا
تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

Marfat.com

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا
میری قسمت کی قسم کھائیں سگانِ بغداد
ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا

اب تو نہ روک اے غنی عادتِ سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمۂ تر کھلائے کیوں

یا رسول اللہ ﷺ چہ باشد چوں سگ اصحاب کہف
داخل جنت شوم در زمرہ احباب تو
او رود جنت، ومن در جہنم، کے روا ست
او سگِ اصحاب کہف ومن سگِ اصحاب تو

سید احمد حسین امجد حیدرآبادی [۱۰۶] جو کہ حضرت کے مرید تھے۔ ہر سال ان کی مدینہ طیبہ میں حاضری ہوتی اور قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں قیام کے دوران اکتساب فیض کرتے۔ حضرت رحمتہ اللہ علیہ ان پر بہت خوش تھے۔ ان کے سوز و گداز اور عقیدت ومحبت کا تذکرہ فرماتے، اور فرماتے:

مولانا محمد الیاس برنی مولف قادیانی مذہب بھی سید احمد حسین امجد سے بہت متاثر اور ان کے مداح تھے۔

جناب امجد حیدرآبادی کی مندرجہ ذیل نعت بھی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

کے ورد میں رہتی تھی۔ فرماتے یہ نعت شریف، امجد نے مدینہ طیبہ کے قیام کے دوران فقیر کے ہاں ہی قلمبند کی تھی۔

کس چیز کی کمی ہے مولا تری گلی میں
دنیا تری گلی میں عقبیٰ تری گلی میں

جام سفال ان کا تاجِ شہنشاہی ہو
آجائے جو بھیکاری داتا تری گلی میں

سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے
دیکھا نہیں کسی دن سایہ تری گلی میں

کس طرح پاؤں رکھے یاں صاحب بصیرت
آنکھیں بچھی ہوئی ہیں ہر جا تری گلی میں

دیوانہ کر دیا ہے دیوانہ ہو گیا ہوں
دیکھا ہے میں نے ایسا جلوہ تری گلی میں

ہے فیض کی تجلی گہری اندھیریوں میں
بکتا ہے رات ہی کو سودا تری گلی میں

دیوانگی پہ میری ہنستے ہیں عقل والے
رستہ تری گلی کا پوچھا تری گلی میں

موت وحیات میری دونوں تیرے لیے ہیں
مرنا تری گلی میں جینا تری گلی میں

امجد کو آج تک ادنیٰ سمجھ رہے تھے
لیکن مقام اس کا دیکھا تری گلی میں

Marfat.com

۱۹۷۲ء میں حضرت قطب مدینہ منورہ ؒ نے حضرت مولانا نوراللہ بصیر پوری رحمتہ اللہ علیہ کو اعلیٰ حضرت عظم البرکت ؒ کے مندرجہ ذیل اشعار سنائے۔اس وقت ان کے پاس بہارشریعت حصہ ششم موجود تھا،اس پر تحریر فرمالئے۔

لاہور میں علامہ عبدالحکیم شرف قادری نے ان اشعار کی نقل عطا فرمائی۔

اذکر حَاجَتِی اَم قَد کَفَانِی
حَیَاؤُکَ اِنَّ شِیمَتَکَ الحَیَاء

کَرِیماً لَاتُغَیِّرُہ ذُنُوب
عَنِ الخُلُقِ الکَرِیم وَلاَجَفَاء

رَسُولَ اللّٰہِ فَضلُکَ لَیسَ یُحصیٰ
وَلَیسَ لِجُودِکَ السَّامِی انتَہَاء

فَاِن اکرَمتَنَا دُنیاً وَّ اُخریٰ
فَلَیسَ البَحرُ یَنقُصُہُ الدِّلاَءُ

۱) کیا میں اپنی حاجت بیان کروں؟ یا آپ ﷺ کی حیا میرے لئے کافی ہے۔بے شک آپ کا بلند کردار حیا ہے۔

۲) کریم ہیں، ہمارے گناہ اور جفا سے آپ ﷺ کے اخلاق کریمہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ۱۰۷

۳) یا رسول ﷺ آپ کے فضل و کرم کا کوئی شمار نہیں اور جود و سخا کی بلندی کی کوئی حد نہیں ہے۔

۴) اگر آپ ﷺ ہمیں دنیا و آخرت میں کرم کا اعزاز بخشیں کیونکہ مسلسل ڈولوں سے پانی نکالنے پر بھی کبھی سمندر کم نہیں ہوا۔

Marfat.com

آپ کے ہاں بعداز نمازعشاء مستقل محفل میلادمنعقد ہوتی تھی جوکہ حضرت قبلہ کے تادم واپسیں جاری وساری رہی۔

حضرت صاحبزادہ پیر رؤف احمد نوشاہی قادری رحمتہ اللہ علیہ ۱۰۸ (متوفی ۱۴۰۷ھ) بیان فرماتے تھے۔

جب قطب مدینہ قدس سرہٗ ہسپتال (مسیحی الملک) میں زیر علاج تھے اس وقت بھی یہ وظیفہ جاری و ساری تھا۔ غیروں نے شکایت کی کہ یہ مریضوں کو پریشان کرتے ہیں۔ ہسپتال کے عملہ کے کچھ لوگ حاضر خدمت ہوئے، ان میں سے ایک نے کہا یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟

قطب مدینہ : حضور علیہ الصلاۃ و السلام کا میلاد شریف پڑھ رہے ہیں۔
ایک ڈاکٹر : یہ ہسپتال ہے، یہاں مریض ہیں۔
قطب مدینہ : میلاد شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ مریضوں کو شفا عطا فرمائے گا۔

تمام خاموشی سے واپس ہوئے، دوسرے دن ان ہی میں سے کچھ لوگ میلاد شریف میں حاضر تھے۔چاردن کے بعدہسپتال سے گھرمنتقل ہوئے۔ الحمد للہ ہسپتال میں بھی اس محفل مبارک کا ناغہ نہ ہوا۔

گھر میں یہ عالم ہوتا کہ حضرت کے دونوں کمرے عاشقان مصطفیٰ (ﷺ) سے بھر جاتے تو ڈیوڑھی میں رونق ہونا شروع ہوجاتی۔ڈیوڑھی کا دامن تنگ ہوجاتا تو لوگ سیڑھیوں میں جگہ پاتے۔ جب ڈیوڑھی میں گزرنے کا راستہ بھی ناپیدا ہوجاتا تو گلی میں مستانوں کا مجمع لگ جاتا۔

حضرت ؒ کی گلی کے شروع میں اصطبلی منزل تھی، اس کی پہلی منزل پر امربالمعروف و نہی عن المنکر والوں کا دفتر تھا ،اور گھر کے بالکل سامنے مباحث

Marfat.com

(سی- آئی - ڈی) والوں کا دفتر تھا۔رات کو وہ ہمیشہ پہلی منزل پر بیٹھتے۔جب وہ کھڑکی کھولتے تو ان کی نظریں عین قطب مدینہ ﷺ پر پڑتی۔کیونکہ حضرت کی گلی والی کھڑکی بہت بڑی تھی اوراس میں شیشہ لگا ہوا تھا، اورکھڑکی پرکوئی پردہ وغیرہ بھی نہیں ہوتا تھا۔

حضرت قطب مدینہ ﷺ کے مکان کی کھڑکی کی تصویر

ان مواقع اوران حالات میں لوگ نعرۂ تکبیر ونعرۂ رسالت کی آوازیں بلند کرتے۔اس وقت حضرت سیدی و مرشدی ﷺ اپنی ریش مبارک کو مٹھی میں لیتے ہوئے سرکو قدرے بلندکرتے اورقبہ شریف کی طرف منہ کرکے التجا کرتے۔

بعض اوقات مباحث والے اپنا دفتر بندکرکے چلے جاتے۔صبح کواگر کبھی سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ سے آتے، جاتے ہوئے آمنا سامنا ہوجاتا تو آپ پوچھتے ۔

"رات آپ لوگ کہاں تھے۔"

وہ کہتے :

"آپ کے ہاں مہمان بہت زیادہ آتے ہیں، اور آپ ہی کے لوگ (ان کی مراد پاکستانیوں و ہندوستانیوں وغیرہ سے ہوتی) آکر

Marfat.com

ہمیں تنگ کرتے ہیں، کہ یہ دیکھو آپ لوگوں کے سامنے کیا ہو رہا ہے، اسلئے مجبوراً دفتر بند کرکے چلے گئے۔"

بعض پاکستانی وھندی منافقت کرتے بڑی عقیدت کا اظہار ہوتا، ٹیپ ریکاڈر لے آتے محفل کا پروگرام ریکارڈ کرلیتے اورسی-آئی-ڈی آفس میں پیش کرتے وہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن کو بلاکر سنا دیتے۔

حضرت قطب مدینہ ﷺ کی چشم پوشی کا یہ عالم تھا کہ آپ یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی کسی کو کبھی کچھ نہیں فرماتے تھے۔ حضرت سید پیر حیدر حسین علی پوری رحمتہ اللہ علیہ نگرانی فرماتے اورایسے لوگوں کی خوب خبر لیتے تھے۔

حضرت کا میلاد شریف سے ایسا لگاؤ تھا کہ غیر بھی اس کے معترف تھے۔ ایک مرتبہ سیدی فضل الرحمٰن قادری زید مجدہ کو مباحث والوں نے بلایا، اورکئی کیسٹ سنائیں، اور کہا کہ دیکھو ان میں کوئی بھی مدنی نہیں ہے۔ یہ سب تمھارے پاکستانی وھندی ہیں۔ ہمیں خبر ہے یہ لوگ تمھارے گرد ہیں۔ آپ سے فوائد حاصل کرتے ہیں اور شکایات بھی کرتے ہیں۔

پھر کہا کہ شیخ میلاد کیوں نہیں بند کردیتے؟ سیدی فضل الرحمٰن نے کہا یہ میرے والد کی مرضی پر منحصر ہے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

ان میں سے ایک نے کہا کہ میلاد شیخ کے خون میں رچا بسا ہوا ہے، وہ کیسے ترک کرے گا ! یہ ممکن نہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا پھر تو وہ مجبور ہیں۔ آپ لوگ کیوں پریشان ہوتے ہو ؟ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور میں بھی مجبور ہوں کہ اس معاملہ میں، تمھاری کچھ مدد نہیں کرسکتا۔

کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ شیخ عبدالعزیز بن صالح جو کہ حرم نبوی شریف میں امام اور بڑے قاضی تھے کے پاس لوگ شکایات لے کے جاتے، کہ شیخ کے ہاں میلاد ہوتا ہے، وہاں لوگ ایسے ایسے شرک کرتے ہیں۔

شیخ عبدالعزیز بن صالح پوچھتا :

Marfat.com

" کیا وہاں کوئی سیاسی بات ہوتی ہے۔ "

وہ کہتے۔ " نہیں "

تو شیخ کہتا: " پھر تم میرے پاس کیوں آتے ہو؟ جاؤ اور آئندہ آنے کی جرآت نہ کرنا۔ "

لیکن حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ نہ تو کبھی پریشان ہوئے، اور نہ ہی کبھی دبے۔

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

حضرت کی گلی سے چند قدم کے فاصلہ پر تواتیہ رباط تھی یہاں گلی بند ہوجاتی تھی۔ بہت بڑی رباط تھی، صحن بہت وسیع تھا۔ اس کی گیارہ رکنی کمیٹی بنی ہوئی تھی جو اس کا انتظام چلاتی تھی، حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ اس کمیٹی کے سربراہ تھے۔

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ حضرت کا مکان مہمانان مصطفیٰ (ﷺ) کی کثرت کا متحمل نہیں تھا۔ اسلئے جب کبھی بڑی مجلس ہوتی تو اس کا انتظام تواتیہ رباط کے صحن میں کیا جاتا۔ عصر کے بعد صحن کی صفائی شروع ہوتی پانی کا چھڑکاؤ کیا جاتا، اور مغرب سے پہلے قالین بچھا دئے جاتے نماز عشاء کے بعد مجلس شروع ہوتی۔ کثرت ازدحام کی وجہ سے مجلس شروع ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد دوسری طرف کھانا کھلانا شروع کر دیا جاتا۔ اذان فجر تک یہ سلسلہ جاری رہتا اس کے بعد ارشاد ہوتا کہ جلدی جلدی کھانا لوگوں میں تقسیم کر کے فارغ ہو جاؤ۔

خبر پھیلی کے شاہ فیصل قتل ہوگئے، اس رات بڑی مجلس تھی۔ سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ بارگاہ قطب مدینہ میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا سیدی ملک فیصل کو کسی نے قتل کر دیا ہے۔ اور آج رات مجلس

Marfat.com

تواتیہ میں ہے، یہ لوگ کہیں گے کہ بادشاہ کے قتل ہونے پر خوشی منا رہے ہیں۔ اس لئے آج رات تواتیہ کا پروگرام منسوخ کر دینا چاہیئے اور حسب معمول گھر پر ہی مجلس ہو۔

ضیاء الملت والدین قدس سرہٗ فرمانے لگے:

"فضل! بادشاہ پیدا ہوتے رہیں گے، مرتے رہیں گے مگر حبیب پاک ﷺ کا میلاد بند نہ ہو گا۔"

الحمد للہ میلاد ہوا اور بڑی دھوم دھام سے ۔

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں رحمتہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

یکم محرم ۱۳۷۴ھ / ۳۱ / اگست ۱۹۵۴ء کو بعد نماز فجر حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قبلہ (ﷺ) کے دولت کدہ پر حاضری دی، حضرت نے بہت پر تکلف ناشتہ کرایا۔ ناشتہ کے بعد مجلس نعت خوانی گرم ہوئی۔ ایک شامی نعت خوان نے جو ترک قوم سے تھے، عربی اشعار پڑھے۔ مجمع تڑپ گیا، نعت کا مضمون یہ تھا۔

"میں آج رسول اللہ ﷺ کا مہمان زمین مدینہ میں ہوں اور کریم اپنے مہمانوں کو نوازتے ہیں۔ شاہوں کا طریقہ یہ ہے کہ اگر مجرم [۱۰۹] ان کی پناہ میں آجائے تو معافی دے دیتے، آپ رسولوں کے شاہ ہیں۔ میرا تجربہ ہے کہ حضور ﷺ اپنے مجرموں سے در گزر فرماتے ہیں۔ خطا پر عطا فرماتے ہیں۔" [۱۱۰]

۳ / محرم الحرام ۱۳۷۴ھ / ۲ / ستمبر ۱۹۵۴ء کی شب ہم بعض

Marfat.com

حجاج نے حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی (ﷺ) کے دولت خانہ پر محفل میلاد منعقد کی، جس میں پاکستانی، ہندی، مصری شامی، مدنی حجاج نے شرکت کی۔ حضرت سید عبدالسلام حسینی مصری نے تلاوت قرآن پاک اس طرز سے کی کہ ایمان تازہ ہوگئے۔ پھر اہل مدینہ نعت خوانوں نے برزنجی میلاد شریف عربی میں پڑھا، سلام و قیام کیا، بہت لطف آیا پھر ہم لوگوں کی طرف سے طعام پیش کیا گیا بعد طعام پھر مجلس ہوئی۔ پہلے حافظ ولی محمد صاحب نے اردو میں نعت پڑھی پھر سید عبدالسلام حسینی مصری نے عربی میں نعت پڑھی۔ حاضرین ماہی بے آب کی طرح لوٹنے لگے۔ یہ مبارک محفل قریباً تین (۳) بجے رات ختم ہوئی۔ [۱۱۱]

حضرت حکیم الامت اپنے سفرنامہ قبلتین میں لکھتے ہیں:

" ۷/ ذیقعدہ ۱۳۸۳ھ / ۱۹ / فروری ۱۹۶۴ء بروز بدھ آج شب حضرت مولانا ضیاء الدین (ﷺ) کے ہاں مجلس میلاد شریف منعقد ہوئی۔ جس میں تمام عربی حضرات نے باری ، باری سے نعت شریف پڑھیں حق یہ ہے کہ عربی کلام تمام کلاموں کا امام ہے۔ ایسی پرکیف نعتیں اس سے پہلے کم سننے میں آئی ہیں۔ بہت سلیقہ سے نشست کا انتظام کیا گیا تھا۔ بار، بار چائے پیش ہوتی تھی۔ جناب الحاج محمد حسین صاحب عرف " رمزو " (شیخ القراً شیخ صدیق کے والد ماجد) کی نعت بہت ہی اعلیٰ رہی۔ سید السادات نتہیٰ الغایات میں تعریف نہیں کرسکتا، مجمع - یا حبیبی حلاوہ (حلو) سکر ، من طر نیرق لَم یَعرف طیب ،کی صدائیں بلند ہوتی تھیں۔ غرض کہ عجب پر کیف منظر تھا۔ " [۱۱۲]

۲۲ / ذیقعدہ ۱۳۸۳ھ/ ۴ / مئی ۱۹۶۴ء دو شنبہ

آج صبح حضرت علامہ ضیاء الدین قادری صاحب دامت برکاتہم کے

Marfat.com

ہاں حاضری دی۔ وہاں کئی ملکوں کے اہل سنت حجاج جمع تھے۔ بہت دلچسپ نورانی مجلس رہی۔ [۱۱۳]

۲۲ / ذیقعدہ ۱۳۸۳ھ / ۵ / مئی ۱۹۶۴ء

آج بعد نماز ظہر حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صاحب نے اپنے والد ماجد حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب صدیقی میرٹھی رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب دامت برکاتہم القدسیہ (ﷺ) کے مکان پر کرایا۔ شامی ، مصری، تکرونی، پاکستانی حجاج کا اچھا خاصا مجمع تھا۔ اولاً ختم قرآن مجید ہوا، پھر شامی و مدنی حضرات نے میلاد شریف پڑھا، پھر سب کو زردہ پلاؤ کھلایا گیا۔ حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب رحمتہ اللہ علیہ وہ خوش نصیب مرد مومن ہیں۔ جنہوں نے اپنا مکان مدینہ منورہ میں بنایا۔ جب ۶۲ سال کی عمر شریف ہوئی۔ تو مدینہ منورہ میں جم کر مقیم ہوگئے۔ باہر سے دعوتیں آتیں تو فرمادیتے کہ میری زندگی کا ایک سال اور باقی ہے۔ وہ میں یہاں ہی گزارنے لگا ہوں۔ اب مدینہ طیبہ کی موت کا منتظر ہوں۔ آخر کار عمر شریف کے ۶۳ سال پورے فرما کر ۲۳ / ذیقعدہ ۱۳۷۳ھ [۱۱۴] کو مدینے پاک میں ہی وصال فرمایا اور جنت البقیع میں اپنی والدہ محترمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قدموں میں ہمیشہ کے لئے سو گئے۔ (نماز جنازہ حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ نے پڑھائی۔)

چنانچہ یہاں ہی ان کا عرس ۲۳ / ذیقعدہ کو ہر سال کیا جاتا ہے۔ جس سال ہم بسوں کے ذریعہ حج کو آئے تھے۔ ہمارے مدینہ منورہ پہنچنے سے چار دن پہلے آپ کا وصال ہوا تھا۔ [۱۱۵]

مولانا حسن الدین خاموش لکھتے ہیں:

۱۲ / محرم ۱۳۵۳ھ۔ مولانا ضیاء الدین صاحب قادری (ﷺ) کے یہاں محفل میلاد تھی۔ حجاز میں اس قسم کے جلسے میں میری پہلی حاضری تھی۔ یہاں میلاد خوان کتاب لے کر نہیں پڑھتے بلکہ یوں ہوتا

Marfat.com

ہے کہ باری، باری چند لوگ نعتیہ کلام پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد سب کھڑے ہوجاتے ہیں اور سلام پڑھ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ فاتحہ پڑھ کر تبرک تقسیم ہوتا ہے۔ ہماری آج کی محفل خاصی پر کیف تھی۔ کیونکہ حضرت شاہ غلام محمد خان صاحب تشریف فرما تھے۔ اور ان کے قوالوں نے جو ان کے ساتھ یورپ بھی گئے تھے۔ سلام پڑھ کر بہتوں کو بے خود کر دیا۔ بس یہ محسوس ہو رہا تھا کہ حضور ﷺ تشریف فرما ہیں۔ اور ہم غلام سلام عرض کر رہے ہیں۔ حاضرین کو تبرک کی شیرنی کے علاوہ نفیس پلاؤ اور زردہ کھلایا گیا۔کھانے کے بعد مولانا شاہ ضیاء الدین صاحب نے لکھنوی پاندان مع جملہ لوازمات ہمارے سامنے دھرا ہم نے پان بنا کر کھائے۔ [۱۱۶]

مولانا بدر القادری لکھتے ہیں:

پہلے سفرِ حج کے موقع پر حضور انور ﷺ کی ڈیوڑھی کے دربان قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی کی زیارت سے شادکامی ملی تھی---- دربارحضور اقدس (ﷺ) کے باب مجیدی پر تقریباً ۵۵ سال(۷۴ سال) تک حاضری دینے والے مردکامل کو بالآخر آقا و مولا ﷺ نے مزید قرب برزخی سے نوازا ، اور اپنے پاس بلالیا ۔

اللہ اللہ ----- ! ان کی مجلس کیا کہنا ------؟ عشق سرور عالم میں ڈوبی ہوئی گفتگو، انصارِ مدینہ کا انداز مہمان نوازی، روزانہ محفل میلاد شریف میں امام احمد رضا کے نعتیہ قصیدے دربار اقدس میں گونجتے اور ہند و پاک کے قادریوں کی جانب سے آقا و مولا ﷺ کی بارگاہ میں نذرانۂ عقیدت پیش ہوتا ----- ارض حرمین پر امام احمد رضا قدس سرہٗ کے خلیفہ مجاز ہونے کی حیثیت سے دنیا بھر کے اہل سنت و جماعت کے درمیان آپ کو عزت و وقار کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ عبادت و

Marfat.com

ریاضت، مجاہدہ و مطالعہ میں مشغول رہتے ------- اپنے اخلاق کریمانہ اور جواہر علمیہ سے حاضرین کو نوازتے۔ [۱۱۷]

سیدی قطب مدینہ قدس سرہٗ محفل ذکر رسول مقبول (ﷺ) میں بڑے باوقار اور نہایت پرسکون بیٹھتے تھے۔ نعتیہ اشعار سے بعض اوقات آپ پر حالتِ وجد و حال کا غلبہ طاری ہوجاتا تھا۔مگرکیا مجال کہ جسم کو جنبش یا چہرہ سے اس کا اظہار ہو۔ چہاڑ کی مانند جمے رہتے، وقار و تمکین کا دامن ہر گز نہ چھوٹتا۔ ہاں اکثر اوقات آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے تھے۔

آپ محفل میں ہمیشہ دو زانوں تشریف رکھتے تھے۔ گھٹنوں کے دائمی درد کی وجہ سے کبھی آپ حبوہ (کپڑے سے تیار شدہ پٹی جو کمر سے گھٹنوں پر لا کر چڑھا دیتے تھے۔) استعمال فرماتے ۔ قیام میلاد کے وقت عصاء کے سہارے کھڑے ہوتے تھے۔ مگر آخری کچھ سال بیٹھے بیٹھے ہی صلاۃ و سلام عرض کرتے رہے۔

آپ کی مجلس میں ہندی، پاکستانی، بنگلہ دیشی، برماوی، ترکی، افغانی، ایرانی، سوری، مصری، اماراتی، عراقی، مغربی، تونسی، نائیجیری، کردی، سوڈانی، امریکی، افریقی،جاوی،یورپی الغرض عرب وعجم کے ہر علاقے سے ثناء خوانان مصطفیٰ (ﷺ) حاضر ہو کر اپنی اپنی زبان میں بارگاہِ بیکساں (ﷺ) میں ہدیہ عقیدت و محبت پیش کرنے کا اعزاز حاصل کرتے تھے۔

ہر کلام سے محظوظ ہوتے، مگر قصیدہ بردہ شریف اور سیدنا اعلحضرت ﷺ، مولانا حسن رضا خان اور جمیل قادری کا کلام والہانہ طور پر بہت ہی رغبت و اشتیاق کے ساتھ سنتے تھے۔

Marfat.com

معمولات ضیاء

خصوصی مجالس

(۱) بارہ ربیع الاول ﴿﴾ میلاد شریف سیدالانبیاء ﷺ

(۲) گیارہ ربیع الثانی ﴿﴾ عرس شریف سیدنا غوث الثقلین سید عبد القادر جیلانی ؓ

(۳) چھ رجب ﴿﴾ عرس شریف سیدنا معین الدین چشتی ؒ

(۴) ستائیس رجب ﴿﴾ معراج النبی شریف (ﷺ)

(۵) سترہ رمضان ﴿﴾ حاضری بارگاہ حضرت سید الشہدا سیدنا حمزہ ؓ

(۶) اکیس رمضان ﴿﴾ شہادت سیدنا و مولانا علی المرتضی ؓ

(۷) یکم شوال ﴿﴾ یوم العید

(۸) دس محرم ﴿﴾ شہادت امام عالی مقام سیدنا ومولانا حسین ؓ

(۹) بیس صفر ﴿﴾ عرس سیدنا علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش ؒ

(۱۰) پچیس صفر ﴿﴾ عرس سیدی اعلحضرت امام احمد رضا قادری ؒ

مندرجہ بالا ایام میں خصوصی طور پر بڑے وسیع انتظامات کے ساتھ مجالس منعقد ہوتیں، مختلف انواع و اقسام کے کھانے تیار کرائے جاتے مگر ہر مجلس میں خصوصی طور پر ایک اضافی قسم کھانے میں ہوتی۔ بارہ ربیع الاول شریف کی مجلس میں فرنی کثرت سے خشک میوہ جات شامل کر کے زعفران اور ورق نقرہ سے مزین کی جاتی۔ گیارہویں شریف کی مجلس میں توشہ، چھٹی شریف کی مجلس میں حلیم، معراج النبی (ﷺ) کی مجلس میں رجیبہ (خاص قسم کی فرنی جس میں کثرت سے خشک میوہ جات اور بغیر گھٹلی کے چھوارے شامل ہوتے۔)، سترہ رمضان افطاری سیدنا حمزہ ؓ پر قیمے

Marfat.com

والے زعفرانی بف اور خصوصی شربت، سیدنا علی ﷺ کی مجلس شہادت میں کنوفہ (سویاں اور زیادہ مقدار میں پستہ و دیگر مغزیات شامل کرکے منجمد کردہ مٹھائی) عید کے دن پائے اور خشک میوہ جات کی میٹھی چٹنی، عاشورہ کی رات کھچڑا (دلیہ، ایک حصہ گندم ایک حصہ دال چنا اور تین حصہ گوشت، بمعہ پودینہ اور لیمون)، عرس سیدنا علی ہجویری پر زردہ، عرس سیدنا اعلحضرت ﷺ پر شامی کباب اور آئس کریم۔

کسی پر بوجھ بنا پسند نہ تھا

سیدی ضیاءالملت والدین ﷺ اگر کسی سے کوئی چیز لنگر کے لئے منگواتے۔ اور لانے والا رقم لینے سے انکار کرتا تو فرماتے :

" فقیر یار شاطر ہے بار خاطر نہیں "

اور اصرار فرما کر رقم دے دیتے۔

آپ کسی کے ہاں بالکل تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ اگر کوئی اہل ثروت آپ کو اپنے گھر بلائے تو فرماتے تھے:

" میں اپنے کریم ﷺ کے در پر پڑا ہوا ہوں۔ میرے کریم ﷺ میرے لئے کافی ہیں۔ بیٹھے بٹھائے ٹکڑا دیتے ہیں، بہت اچھا دیتے ہیں، کھاتا ہوں اور خوب کھاتا ہوں۔"

دعا جو

دعا میں آواز بھرا جاتی، اورگریہ طاری ہوجاتا تھا۔ اکثر دعا فرماتے وقت ریش مبارک کو مٹھی میں لے کر آسمان کی طرف منہ کر لیتے تھے۔ جب

Marfat.com

کوئی سائل آپ سے دعا کی درخواست کرتا تھا، تو آپ فوراً دعا فرماتے اور کہتے :

" فقیر دعا گو بھی ہے اور دعا جو بھی۔"

اور ارشاد ہوتا، حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

" تم اس زبان سے دعا کرو جس سے تم نے کوئی گناہ نہیں کیا تا کہ قبول ہو۔ چونکہ آپ نے میری زبان سے کوئی گناہ نہیں کیا۔ اور میں نے تمھاری زبان سے کوئی گناہ نہیں کیا۔ آپ میرے لئے دعا کرو میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں۔"

اور فرماتے ؎

اپنی غرض دعا سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

ہمیشہ اختتام مجلس پر تمام حاضرین کو عطر سے معطر کرتے۔ جب کبھی کوئی آپ کو عطر پیش کرتا یا لگاتا، تو فرماتے :

" عطر اللہ ایا مکم "

اور کبھی فرماتے :

" عطر اللہ او قاتکم "

اگر دستر خوان اٹھانا ہوتا تو کہتے :

" سفرہ (دستر خوان) بڑھا دو "

لائٹ جلانی ہوتی تو فرماتے:

" چراغ کو روشن کرو "

لائٹ بند کرنی ہوتی تو فرماتے :

" نور کو بڑا کر دو "

Marfat.com

احسان کا بدلہ

ایک مرتبہ فرمایا:

" فقیر کسی کا احسان اپنے ذمہ نہیں رکھتا، پہلے میں باب السلام میں رہتا تھا، وہ مکان بہت وسیع تھا، فقیر چند سال بعد اس میں ایک دو کمروں کا اضافہ کرتا تو مالک مکان کرایہ بڑھا دیتا۔ فقیر نے وہ مکان چھوڑ دیا، یہ مکان فضل الرحمٰن کا ہے ضد کر کے مجھے یہاں (باب المجیدی، زقاق الفروان) لے آیا، اب وہ کرایہ تو مجھ سے نہیں لیتا مگر میں ہر سال مرمت اور رنگ و روغن کروا دیتا ہوں۔ "

غیبت سے نفرت

غیبت سے بے پناہ نفرت تھی کسی کی غیبت کرنا یا سننا پسند نہیں فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت سیدی قطب مدینہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ حضرت کی بارگاہ میں ڈاک پیش کی گئی۔ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ پوچھتے یہ کن احباب کے خطوط ہیں، پھر ترتیب سے رکھ دیتے تاکہ جن احباب کے خطوط ہیں ان کو تلاش کرنے میں دقت نہ ہو۔

اس ڈاک میں چند خطوط حضرت طیب بادشاہ صاحب کے بھی تھے۔ ان کی عادت تھی کہ اکثر گفتگو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے۔ عمر دراز نامی نے ان کے خطوط ہاتھ میں لیتے ہوئے بطور استہزا، کہا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے خطوط ہیں۔

حضرت مدنی قدس سرہٗ نے اپنے کان کو پکڑتے ہوئے فرمایا:

" بابا یہ بھی غیبت ہے، میں اس سے بری ہوں "

Marfat.com

سلامِ وداع

اگر کوئی زائر حضرت قدس سرہٗ کی مجلس میں کہتا کہ میں سلام وداع کر آیا ہوں یا کرنے جا رہا ہوں تو حضرت فرماتے:

"ان (ﷺ) سے وداع ہو کر کہاں جاؤ گے۔ آپ تو ہر جگہ موجود ہیں۔ الامان یارسول اللہ ﷺ، الحفیظ یارسول اللہ ﷺ، المدد یارسول اللہ ﷺ، الغیاث یارسول اللہ ﷺ عرض کیا کرو۔"

اپنی ذات کی نفی

اگر کوئی صاحب آپ قدس سرہٗ سے بیعت ہوتے۔ ان کے بارے میں دریافت کیا جاتا حضرت یہ کن کے مرید ہیں تو فرماتے:

"آپ کے پیر بھائی ہیں۔"

محبتِ اولیاء

آپ سلطان اولیاء سیدنا غوث الاعظم ؓ کا نام نامی اسم گرامی سنتے ہی سر کو جھکا دیتے۔ سالانہ عرس مقدس سلطان الاولیاء غوث الثقلین سیدنا السید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد فرماتے تھے۔

معین بیکساں حضرت سیدنا معین الدین چشتی اجمیری ؓ سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی۔ آپ کے عرس شریف پر خصوصی مجلس ہوتی اور اس مجلس میں آپ کی منقبت پڑھنے کو خصوصی طور پر فرماتے۔ ایک مرتبہ کسی نے کہہ دیا کہ سلسلہ مجددیہ تو پوری دنیا میں ہے مگر سلسلہ

Marfat.com

چشتیہ صرف ہندوستان میں ہی ہے۔ ہندوستان سے باہر نہیں نکل سکا، حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ نے اس لب و لہجہ کو بہت ہی ناپسند فرمایا اور کہا:

"تمھارا خیال غلط ہے، جہاں جہاں قادری ہیں، وہیں وہیں چشتی ہیں۔"

حضرت سیدنا علی ہجویری المعرف داتا گنج بخش ؒ سے بے مثال عقیدت و محبت رکھتے تھے، فقیر قادری کو فرمایا کرتے:

"حضرت داتا گنج بخش ؒ کے مزار پُر انوار پر حاضری دو تو فقیر کی طرف سے ان کی چھوکٹ کو بوسہ دے کر میرا سلام عرض کرنا۔"

حضرت سیدنا شاہ ابوالمعالیٰ قدس سرہٗ سے عشق تھا فرماتے:

"حضرت شاہ ابوالمعالیٰ ؒ حضرت غوث الوریٰ ؒ کے عاشق و نائب ہیں۔ ان کی قبر انور کی حاضری کے وقت مجھ فقیر کو نہ بھولنا۔ فقیر کی طرف سے بڑے ہی عجز و احترام کے ساتھ سلام عرض کرنا۔"

ایک مرتبہ کسیٰ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکتوبات کے حوالہ سے گفتگو کرتے ہوئے اعتراضات شروع کئے، قطب مدینہ قدس سرہٗ نے فوراً دونوں ہاتھوں کو اپنے سر پر رکھتے ہوئے فرمایا:

"بابا حضرت مجدد صاحب تو ہمارے سر کے تاج ہیں۔"

عرض: حضرت، مجدد صاحب، حضور غوث پاک ؒ کے مقام کو تسلیم نہیں کرتے اس کا کیا سبب ہے؟

فرمایا: یہ درست نہیں ہے، ہاں یہ ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی نسبت بعض مجددیوں کا یہ خیال تھا کہ آپ حضرت غوث

Marfat.com

پاک ﷺ کو نہیں مانتے۔ان ہی مکتوبات کے بیچ میں حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اللہ ﷻ کی طرف لے جانے والے دو راستے ہیں۔ ایک راستہ ہے جو قرب نبوت سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی اویسی راستہ جو نادر الوجود ہے اور دوسرا راستہ قربِ ولایت سے تعلق رکھتا ہے۔ تمام قطب اوتار اور ابدال و نجیب اور اولیاء اللہ سب اسی راستے سے واصل ہوئے۔ ان سب کے مقتدا سیدنا علی المرتضی ﷺ ہیں۔ غوثیت کبریٰ کا مرتبہ آپ ہی کو عطا ہوا یعنی اس مقام میں حضور نبی کریم ﷺ کے دونوں قدم مبارک سیدنا علی المرتضی ﷺ کے سر مبارک پر ہیں اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی اس مقام میں شریک ہیں۔ پھر غوثیت کبریٰ کا مقام سیدنا امام حسن ﷺ اور پھر سیدنا امام حسین ﷺ کو ملا اور تمام اولیاء کے اموران کے ماتحت ہیں۔اور پھرسیدنا امام زین العابدین ﷺ، سیدنا امام باقر ﷺ اورسیدنا امام جعفر صادق ﷺ، سیدنا امام موسیٰ کاظم ﷺ، سیدنا امام موسیٰ رضا ﷺ، سیدنا امام تقی ﷺ اورپھر امام عسکری ﷺ کو عطا ہوا۔

پھر حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ سیدنا امام عسکری ﷺ کے بعد غوثیت کبریٰ کا مقام معکوف رہا جس کو فیض و ہدایت پہنچتا رہا ان ہی بزرگوں کے واسطہ سے پہنچتا رہا گو وہ اقطاب و نجباء ہی کیوں نہ ہوں سب کا ملجا و ماویٰ یہی بزرگ رہے تا آنکہ جناب غوث اعظم ﷺ دنیا میں تشریف لائے اور یہ غوثیت کبریٰ کا درجہ ان کو عطا کیا گیا۔

مذکورہ بالا اماموں اور حضرات شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے سوا کسی اور شخص کا اس مرکز پر شہود نہیں ہوا۔ تمام اقطاب و نجباء کو فیوض

Marfat.com

و برکات کا پہنچنا حضرت غوث اعظم ﷺ ہی کے وسیلہ مبارکہ سے معلق ہے۔ ۱۱۸

اسی لئے حضرت سیدنا عبدالقادر قدس سرہ نے فرمایا۔

افلت شموس الاولین و شمسنا
ابداً علی افق العلیٰ لا تغرب

❁

اگلوں کا سورج غروب ہوا اور ہمارا سورج
جو ہمیشہ افقِ اعلیٰ پر ہے ماند نہ ہو گا

اس پر اعتراض کیا ان ہی کے آدمیوں نے کہ آپ نے فلاں مکتوب میں لکھا ہے کہ جتنے ولایت کے امور ہیں سب مجدد کے پاس ہیں اس کے جواب میں انہوں نے لکھا:

"القمر مستفادٌ من نور الشمس"

چاند جو ہے وہ سورج سے اپنی روشنی لیتا ہے۔ ہماری مثل چاند کی ہے، ان کی مثل سورج کی۔

احقر سے حضرت قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ نے دو تین مرتبہ بیان فرمایا کہ۔

"پنجاب کے ایک مشہور نقشبندی بزرگ نے مجھے کہا کہ ہم اولیاء متقدمین و متاخرین پر حضرت غوث اعظم ﷺ کی فضلیت نہیں مانتے، اس پر میں (سیدی قطب مدینہ ﷺ) نے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کا یہ مکتوب ان پیر صاحب کو پڑھوایا تو فرمانے لگے کہ پورے ستر (۷۰) سال سے میں اس غلط خیال میں مبتلا رہا مگر اب میں آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں، حضرت مجدد نے جو فرمایا ہے وہ حق ہے۔"

ان پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا رجوع فرما لینا ان کی انسانی

Marfat.com

عظمت کی دلیل ہے۔

ایک مرتبہ فرمایا:

" مجددی سلسلہ کے ایک پیر صاحب میرے ہاں قیام پزیر تھے، ایک دن کہا، مولانا آپ جو یہ کہتے ہو کہ جس پر حضرت غوث اعظم ؒ کی مہر لگتی ہے وہ ہی ولی بنتا ہے۔ میں (سیدی مہاجر مدنی ؒ) نے کہا۔ ہم یہ کہتے ہی نہیں ہیں بلکہ ہمارا اس پر یقینِ کامل ہے۔ تو وہ کہنے لگے کہ میں نہیں مانتا تو میں نے مکتوبات دیتے ہوئے ان کو آخری مکتوب پڑھنے کو کہا۔ وہ پیر صاحب یہ مکتوب پڑھتے ہی سجدے میں چلے گئے۔ سر اٹھایا اور کانوں کو پکڑتے ہوئے بولے۔ مولانا میں کئی برسوں سے اس گناہ میں مبتلا ہوں۔ آپ گواہ رہنا میں اس سے توبہ کرتا ہوں"۔

عرض: مگر حضرت جو اتباع شریعت ہمارے سلسلہ نقشبندیہ میں ہے وہ کسی دوسرے طریقہ میں نہیں۔

فرمایا: اگر دوسرے سلاسل والوں میں اتباع شریعت نہیں تو وہ ولی کیسے بن گئے؟ ولی تو صرف اتباع شریعت ہی سے بنتے ہیں۔ مگر میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ یہ مراقبے جو کرتے ہیں نقشبندی، یہ مراقبہ ولایت کبریٰ اور ولایت موسوی اور یہ ولایت فلانی یہ کون سی حدیث شریف کی کتاب سے ثابت ہیں۔ یہ ایک صحابی ؓ کا معمول بتادیں کسی شریعت کی کتاب سے ثابت کردیں۔

عرض: حضرت غوث پاک ؒ تو بڑے ٹھاٹھ باٹھ سے رہتے تھے۔

فرمایا: جناب غوث پاک ؒ نے مجاہدے میں تکلیفیں بھی بہت اٹھائیں۔ اللہ ﷻ کے کرم سے کمال کو پہنچنے کے بعد خدا تبارک وتعالیٰ کے محبوب ہوئے ہر قسم کی خوش نصیبی ان کو اللہ ﷻ نے نصیب فرمائی۔

ایک دفعہ تین گھوڑے حضرت نے خریدے کالے سیاہ، بالکل

Marfat.com

مطلق اور نہایت قیمتی جو ہزارہا، ہزاراہا دینار کے تھے، خلیفہ نے ان کے خریدنے سے انکار کیا کہ یہ بہت مہنگے ہیں، میں نہیں خریدتا۔ اور جناب غوث پاک ﷺ نے ان کو خریدلیا۔ ان کو خریدکر ان کی زنجیریں بھی چاندی کی بنوائیں اور ان کی کھونٹیاں ٹھوکنے کی بھی چاندی کی نہایت قیمتی بنوائیں اور ان کی زینیں بھی نہایت قیمتی بنوائیں۔کسی نے جا کر خلیفہ کو کہا کہ اے امیر المؤمنین وہ تو آپ سے بھی بڑھ گئے۔ خلیفہ نے کہا بھائی تم ان پراعتراض کرتے ہو مگر انہوں نے یہ کام نہیں کیا ہو گا الا کسی خاص حکمت کے لئے۔

تھوڑے ہی دنوں کے بعد ایک بیمار کسی طبیب کے پاس آیا بیمار کوطبیب نے کہا تمہارا علاج بادشاہ کے بغیر کوئی نہیں کر سکتا۔ تمہارے کو چاہئیے کہ تین گھوڑے ہوں بالکل سیاہ رنگ کے، ہر روز ایک گھوڑا ذبح کیا جائے اور اس کے خون سے تم کو نہلایا جائے اور اس کی کلیجی اور گردے تم کو کھلائے جائیں، تب تم شفا پا سکتے ہو۔ وہ امیر المؤمنین کے پاس گیا اور اپنی غرض بیان کی، امیر المؤمنین نے کہا یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ یہ درویش ہی کا کام ہے، تم ان کے پاس جاؤ، انہوں نے گھوڑے پہلے سے تمہارے لئے خرید رکھے ہوئے ہیں اور کسی کام کے لئے رکھے ہوئے نہیں ہیں۔ وہ بیمار حضرت غوث پاک ﷺ کی خدمت میں گیا حضرت نے اسی وقت اس کی ضرورت کے مطابق ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اور ان کی زنجیریں اور کھونٹیاں اور زینیں اس حکیم کو دینے کا حکم دیا جس نے یہ علاج تجویز کیا تھا۔ حضور غوث اعظم قدس سرہ العزیز کے کام الہامی کام تھے۔

ایک مرتبہ ایک آدمی نے بڑا سرمایہ خرچ کرکے بڑی محنت اور بہت زیادہ وقت صرف کرکے کپڑا تیار کیا اور امیر المؤمنین کے پاس اس

Marfat.com

امید پر لے گیا کہ امیر المؤمنین کپڑے کی منہ مانگی قیمت کے علاوہ انعام و کرام سے بھی نوازے گا۔ لیکن جب امیر المؤمنین نے کپڑے کی قیمت معلوم کی تو کہا یہ تو بہت قیمتی ہے ہم اسے ہرگز نہیں خرید سکتے۔ وہ بڑا مایوس اور پریشان ہوا۔ اسے کسی نے مشورہ دیا کہ تم یہ کپڑا حضور غوث اعظم ﷺ کی بارگاہ میں لے جاؤ۔ اس نے کہا امیرالمؤمنین خریدنے پر راضی نہیں تو آپ کس طرح خرید لیں گے۔ ہر طرف سے مایوس تھا اس لئے آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ کپڑا پیش کیا آپ نے ملاحظہ بھی نہیں فرمایا اور اس کی منہ مانگی قیمت سے اسے زیادہ عطا فرمایا۔ درزی نے کپڑا کا معائنہ کرتے ہوئے عرض کی یہ کپڑا تو کم ہے، آپ کی قمیض اس میں تیار نہیں ہو سکتی۔ کپڑے والا پریشان ہو گیا۔ حضور غوث الثقلین قدس سرہ العزیز نے درزی کو فرمایا اس سے قمیض بناؤ جتنا کپڑا کم پڑے اس میں اتنا بوری کا پیوند لگا دو اور پیوند جو ہے وہ ہمارے سینہ پر آنا چاہیئے۔ حضور غوث اعظم ﷺ بڑے بلند مقام اور بڑی اونچی شان والے بزرگ ہیں۔ حقیقت ہے کہ :

"جیسے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا مقام انبیاء میں ہے۔ ویسے ہی جناب غوث پاک ﷺ کا اولیاء میں مقام ہے۔"

غوث اعظم درمیانِ اولیاء
چوں محمد (ﷺ) درمیان انبیاء

اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی ﷺ فرماتے ہیں۔

غوث اعظم دلیل راہ یقین
بہ یقین رہبر اکابر دیں
اوست در جملہ اولیاء ممتاز
چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

Marfat.com

عربی زبان میں، مناقب میں اور جناب غوث پاک ﷺ کے حالات پر جتنی کتابیں ہیں کسی اور ولی کی نہیں ہیں۔ عرب و عجم کے تمام اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور غوث اعظم ﷺ کی شان میں قصیدے لکھے ہوئے ہیں اور نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ حضرت خواجہ بہاالدین نقشبند ﷺ نے بہت سے قصائد آپ کی شان مبارک میں لکھے ہوئے ہیں۔ ان کے یہ اشعار غوث پاک ﷺ کی جالی مبارک پر لکھے ہوئے تھے۔ ؎

شاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است
سرور اولاد آدم شاہ عبدالقادر است
آفتاب و مہتاب و عرش وکرسی و قلم
نورِ قلب ازنورِ اعظم شاہ عبدالقادراست

عرض: " شیخ عبدالحق محدث دھلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا آپس میں کس وجہ سے اختلاف رہا۔"

فرمایا: " کچھ مسائل میں اختلاف تھا ہمارے نزدیک دونوں ہی ادب و احترام والے بزرگ ہیں۔ حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھی بڑے بزرگ تھے اور حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ بھی بڑے بزرگ تھے۔ وہ بھی پہلوان تھے، اور وہ بھی پہلوان تھے۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ حضرت محدث صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ دائماً حضوری والے بزرگ تھے۔ "

Marfat.com

غنیۃ الطالبین و فقہ اکبر

عرض: حضرت بعض لوگ غنیۃ الطالبین شریف کو جناب غوث اعظم ﷺ کی کتاب نہیں مانتے؟

فرمایا: ''غنیۃ الطالبین ہے تو جناب غوث پاک ﷺ کی لیکن اس میں بے دینوں نے الحاق بہت کیا ہے۔ جدید طبع پرانی سے مختلف ہوتی ہے۔اسی طرح فقہ اکبر بھی دو ہیں ایک تو حضرت سیدنا امام اعظم ﷺ کی ہے اور دوسری کسی اور کی۔ فقہ اکبر جو حضرت امام اعظم ﷺ کی ہے اِدھر مدینہ طیبہ کے کتب خانہ میں ایک آٹھ (۸) سو برس کا قدیم مخطوطہ ہے۔ اس میں ہمارے امام اعظم قدس سرہ العزیز لکھتے ہیں'' ماتَ اَبَواہُ علی الفطرۃ '' فیصلہ ہوگیا،یعنی سیدنا ابراھیم علیہ السلام کے دین پر تھے۔ ومات ابوطالب ۔۔۔۔۔۔ آگے کچھ نہیں لکھا نقطے ڈال دیئے ہوئے ہیں۔

اور دوسری فقہ اکبر جو ہے اس کے ایک پرانے نسخہ پر جو ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اورمطبوعہ نسخہ میں بھی، اس میں گویا کہ حضرت امام اعظم ﷺ کی طرف سے حضورعلیہ الصلاۃ والسلام کے والدین کریمین کے بارے میں لکھا ہوا ہے۔ ''ماما تا علی الکفر'' یعنی کفر پر نہیں مرے اوراسی کا دوسرا مطبوعہ نسخہ میں ماتا علی الکفرلکھا ہوا ہے۔ حضرت، بات تو واضح ہے، شک کی کوئی جگہ نہیں۔حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے سلسلہ نسب شریف کے سب ہی پکے ایماندار اورمواحدو مومن تھے۔یہ اب نئے دین والوں نے نئی نئی باتیں پیدا کر دی ہیں ۱۱۹

Marfat.com

حکایت مولانا روم

حضرت مولانا روم کا تذکرہ شروع ہوا تو فرمایا:

''حضرت مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے ایک حکایت لکھی ہے۔ محدثین اس کا اقرارکریں یا انکار کریں، دوسری بات ہے۔ وہ یہ کہ سیدنا معاویہ ؓ صبح کی نماز کے وقت سوئے ہوئے تھے۔ شیطان آیا اور اس نے آپ کو جگایا کہ حضور اٹھیے نماز پڑھیے۔ آپ نے آنکھیں کھولیں، دیکھا کہ یہ شیطان ہے، آپ نے کہا اے ملعون تیرے کہنے پہ تو میں نماز نہیں پڑھتا اور سو گئے۔ یہاں تک کہ سورج نکل آیا اور نماز قضا ہو گئی۔ اب نماز کے قضا ہونے پر بہت دکھ ہوا، وضو کیا اور نماز پڑھنے لگے تو خدا تعالیٰ کے خوف سے اتنی رقعت طاری ہوئی اور بہت روتے رہے اور اتنا روئے کہ آواز بند ہوگئی۔

شیطان نے آ کے کہا میں انہی کوڑوں سے ڈرتا تھا جو اب مجھ پر برس رہے ہیں۔ اس لئے آپ کو جگایا تھا۔

ہم کہاں شیطان کو دیکھ سکتے ہیں حالانکہ رگ رگ میں شیطان ہے۔

تین چیزوں کی حد کسی کو نہیں ملی۔

- ایک تو بزرگ بحر توحید میں غوطے لگاتے، لگاتے، لگاتے تھک گئے کہ اس کی تہہ معلوم ہو، مگر معلوم نہ ہو سکی۔
- دوسری یہ کہ عارفین حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے درجات کی بلندی کو اڑتے،اڑتے،اڑتے تھک گئے مگر بلندی نہ معلوم ہو سکی۔
- اور تیسری مجاہدے کئے، بھوکے رہے، تکلیفیں اٹھائیں کہ شیطان کے مکر سے بچ جائیں، لیکن شیطان کے مکر سے بچنے کی بھی کوئی حد معلوم نہ ہو سکی۔'' ۱۲۰

Marfat.com

حرمین شریفین میں آذانیں

عرض: حضور پہلے جو یہاں پانچ اذانیں ہوتی تھیں جو اب انہوں نے بند کر دی ہیں اس کی حقیقت کیا ہے؟

ارشاد: ”حرم نبوی شریف کے پانچ مینارے تھے، ہر مینارے سے آذان ہوتی تھی۔ اور وہ جو پانچ میناروں والے تھے ان میں ایک سردار ہوتا تھا، اس کو رئیس کہتے تھے۔ سب سے پہلے وہ اللہ کہتا تھا، اس کے بعد جو دوسرے چار تھے، وہ مل کر کے اللہ کہتے تھے۔ مدینہ شریف میں تو یہ پانچ ہی مینار تھے، مکہ شریف میں سات تھے، ان ساتوں پر بھی ترکوں کے زمانہ تک یہ عمل ہوتا رہا۔ اور یہ نجدی آئے ہیں، ان سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔“

عرض: اس طریقہ پر آذان کب سے شروع ہوئی؟

ارشاد: ”پہلے سے چلی آ رہی ہے، بنی عباس کے زمانے میں ہوتی تھی، ترکوں کے زمانہ میں بھی ہوتی تھی۔ اور وہ لوگ جو تھے دین کی شوکت چاہتے تھے اور انہیں اس میں دین کی شوکت نظر آتی تھی۔اورآج کل کا زمانہ ہے کہ دین کی شوکت تو نہیں چاہتے۔ باقی حضور علیہ الصلاۃ و السلام کے زمانے مبارک میں ایک ہی آذان ہوتی تھی۔ جو حدیث شریف میں آتا ہے۔ ”علی باب المسجد“ وہ بھی مسجد کے دروازے پر۔ مسجدیں بڑی ہوتی گئیں، تو اس پر عمل ہونا مشکل ہو گیاتو بڑی مسجد کے بیچ میں ایک ماءذنہ بنا لیا جاتا تھا جو مسجد کا حکم نہیں رکھتا تھا، آذان کا حکم رکھتا تھا۔ اس کے اوپر کھڑے ہو کر آذان دیتے تھے۔ یہ جو حرم نبوی شریف میں ماءذنہ بنا ہوا ہے ترکوں کے زمانے کا بنا ہوا ہے، دو

Marfat.com

تھے ایک تو نجدیوں کے زمانے میں توڑ دیا گیا، ایک رہنے دیا ہے ابھی باقی۔"

عرض: حضرت سیدنا بلال ﷺ کہاں آذان دیتے تھے؟

ارشاد: "حضرت سیدنا بلال ﷺ حدیث شریف کی روایت کے مطابق علی باب المسجد ہی اذان دیتے تھے، اب جس کو یہ مینارہ کہتے ہیں اُس وقت نہ میناروں کا وجود تھا، نہ میناروں کا نام تھا۔ تو حضور علیہ الصلاۃ و السلام کی برکت جیسے بڑھتی گئی خدا تعالیٰ اس میں مسلمانوں کو بھی نور دیتا گیا۔

اب دیکھئے نا، ہندوستان میں بڑی بڑی مسجدیں جو ہیں مثلاً دھلی کی شاہجہانی مسجد، لاہورکی شاہجہانی مسجد سب کے بیچ میں ماءذنے ہیں، کسی میں ایک ہے،کسی میں دو ہیں،آذان اورتکبیرکہنے کے لئے۔"

عرض: حضرت یہاں تو چھوٹی چھوٹی مسجدوں میں بھی مسجد کے اندر ہی لاؤڈ سپیکر پر اذان دیتے ہیں۔

ارشاد: " نجدیوں کی حکومت ہے، نجدی جو حکم دیتے ہیں یہ ان پر عمل کرتے ہیں"

" الناس علی دین ملو کھم "[۱۲۱]

خاک شفا

عرض: خاک شفا جو مدینہ طیبہ میں ہے اس کا کیا واقعہ ہے؟

ارشاد: " حضور علیہ الصلاۃ و السلام جب جنگ بدر سے واپس تشریف لائے تو ایک وادی ہے یہاں جس کا نام ہے "وادی صہیب" نبی کریم ﷺ نے وہاں قیام فرمایا۔ اور قیام کرنے کے بعد صحابہ

Marfat.com

کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا معائنہ کیا، دیکھا کہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اتنے سخت زخم لگے ہوئے ہیں کہ وہ تو سفر کے قابل نہیں تھے۔ وہ اللہ ﷻ و رسول ﷺ کی محبت کی وجہ سے چلے آرہے تھے۔ تو اس وقت حضور علیہ الصلاۃ و السلام نے اسی وادی میں دو رکعت نماز پڑھ کے، مالک جل شانہٗ کی بارگاہ میں ان کے شفایاب ہونے کی دعا مانگی۔ تب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو فرمایا۔

''تراب ارضا بریق بعضا شفاء لمریضنا''

ہماری اس زمین کی جو مٹی ہے ایک مسلمان اپنے تھوک میں لگا کر دوسرے مسلمان کے زخم پر لگائے اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا ہے۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ عمل کیا، اس کی برکت سے ان کو شفا ہوئی، تو اصل خاک شفا تو اس جگہ کی ہے۔ باقی مدینہ شریف کی نسبت تو حضور کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔

''غبار المدینه عاقبة شفا''

مدینہ کی مٹی، دھوڑ جو ہے شفا ہی شفا ہے، اعتقاد ہونا چاہیے۔'' ۱۲۲

نماز میں سیدنا کا اضافہ

عرض: حضرت نماز میں اگر درود ابراھیمی کی جگہ کوئی اور درود شریف پڑھا جائے تو نماز ہو جائے گی؟

ارشاد: '' حضور علیہ الصلاۃ و السلام کی سنت شریف کے خلاف ہے، اگر سنت کے خلاف دوام کرے گا تو خدا کی امان ہے۔ ''

Marfat.com

عرض: بعض حضرات نماز میں اسم مبارک محمد ﷺ سے پہلے سیدنا کا اضافہ کرتے ہیں۔

ارشاد: ''کرتے ہیں۔ ہم خود کرتے ہیں، حضرت''

مولانا غلام قادر اشرفی:

حضرت علامہ نبھانی رحمۃ اللہ علیہ نے سعادت الدارین میں اس کے جواز کے بارے میں بہت لکھا ہے۔ اور تذکرۃ الرشید کے پہلے حصہ میں ہے کہ مولوی رشید صاحب سے کسی نے پوچھا کہ حضور علیہ الصلاۃ و السلام کے نام نامی اسم گرامی سے پہلے سیدنا کہنا جائز ہے۔ تو مولوی رشید نے کہا بعض صورتوں میں تو یہ واجب ہے۔ پھر پوچھا نماز میں بھی، کہا ہاں نماز میں بھی۔[۱۲۳]

حاجیو آو شہنشاہ کا روضہ دیکھو

عرض: کیا حضرت مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نجدی کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے مکہ شریف میں حکومت نے بلایا تھا؟

ارشاد: ''مکہ شریف میں نماز کے متعلق تو نہیں بلایا تھا اور بلایا بھی ان کو غلطی سے تھا۔ حضرت مولانا برہان الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ جبل پوری حج کو آئے ہوئے تھے، ان کے پچاس ساٹھ مریدین بھی ان کے ساتھ تھے، انہوں نے اپنے مریدوں کے لئے ایک نشان یعنی ایک جھنڈا بنایا ہوا تھا، اس کے اوپر لکھا ہوا تھا ؎

حاجیوں آو شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

Marfat.com

مریدین کو جھنڈا دیکھ کر اپنی جماعت کا راستہ معلوم ہو جاتا تاکہ وہ جھنڈے والے ساتھی کے پاس پہنچ جایا کریں۔ یاروں نے جا کر شکایت کی کہ مولوی سردار احمد صاحب کا جھنڈا ہے۔ حضرت مولانا صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا، آپ سے پوچھا، آپ نے فرمایا میرے پاس تو کوئی جھنڈا نہیں ہے۔ وہ بولا اس کے معلم کو بلاؤ، تو حضرت کے معلم کو بلایا۔ حکومت نے ان سے سوال کیا تو اس نے کہا ہم نے تو ان کے ساتھ کوئی جھنڈا نہیں دیکھا۔ کسی دوسرے کے ساتھ ہوگا ان کا نام کسی نے غلط لیا ہے، بہتان لگایا ہے، بس اتنا ہی معاملہ ان کے ساتھ ہوا۔ جھگڑے تو حضرت مولوی حشمت علی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہوتے تھے، اور مولوی حشمت علی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ کامیاب ہوتے تھے۔ ایک دفعہ آپ بیت اللہ شریف کے سامنے مقام ابراھیم کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، اور چھ سات ان کے اصحاب بھی ان کے ساتھ صلاۃ و سلام پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے ساتھیوں سے کہا کہ بس وہی صلاۃ و سلام پڑھو جو التحیات میں پڑھتے ہیں۔ **السلام علیک ایھا النبی ورحمة الله وبرکاته**۔ کسی دیوبندی نے یا نجدی نے آ کر کے سنا، اس نے جا کر آپ کی شکایت کی کہ اس نے بیت اللہ کو حضور ﷺ کی قبر بنا رکھا ہے۔ حکومت نے آپ کو بلایا اور سختی سے بلایا، اور آپ گئے، اس وقت مدیر موجود نہیں تھا۔ آپ بیٹھ گئے۔ اس کی میز کے اوپر " کتاب الروح " پڑی ہوئی تھی، مولانا نے کتاب الروح کو کھولا اس کو پڑھنا شروع کیا تو وہاں یہ مسئلہ نکلا کہ طواف میں اگر کسی کو دعا نہ آتی ہو تو وہ درود شریف پڑھتا

Marfat.com

رہے تو یہ سب دعاؤں کے مقابلے میں ہے۔ انہوں نے وہاں نشان رکھ کر کے کتاب کو بند کرکے رکھ دیا۔ان کا مدیر آیا، اس نے کہا کہ تمہاری یہ شکایت آئی ہے کہ تم بیت اللہ شریف کو حضور ﷺ کی قبر بنائے بیٹھے ہو۔ اور وہاں صلاۃ و سلام پڑھتے ہو۔ کہا نہیں ہم تو بیت اللہ شریف کو بیت اللہ ہی جانتے ہیں۔ بولا پھر کیوں آپ وہاں ہمیشہ درود پڑھتے رہتے ہو؟ سلام پڑھتے ہو۔ فرمایا درود و سلام پڑھنے کی ممانعت کی کوئی دلیل آپ کے پاس ہو تو بتایئے، اگر وہ دلیل صحیح ہو گی تو ہم مان لیں گے۔ تو وہ سوچ سوچ کر کہتا ہے کہ میرے پاس ممانعت کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ تو حضرت مولانا صاحب کہتے ہیں کہ میرے پاس دلیل ہے۔ کتاب کھول کر کے اس کو دے دی، اس میں وہ پڑھ کر کہنے لگا کہ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک کوئی دس مرتبہ پڑھا ہوگا لیکن مجھے سمجھ نہیں آیا، اب سمجھ میں آیا کہ اگر کوئی دعا نہ آتی ہو کسی کو اور وہ درود شریف پڑھتا رہے تو سب دعاؤں کے مقابلے میں ہے۔ حضرت ! ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد تھی۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [۱۲۴]

جدہ کے ڈاکٹر

آخری چند سالوں میں حضرت ضیاء الملت والدین ﷺ کی نظر بہت کمزور ہوگئی تھی۔ جدہ سے چند ڈاکٹر مدینہ طیبہ کی حاضری کے لئے حاضر ہوئے۔ ان میں سے کچھ حضرت سیدی ﷺ کے مرید بھی تھے۔ تمام ڈاکٹر قطب مدینہ قدس سرہٗ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ انہوں نے حضرت سے

Marfat.com

عرض کی حضور۔آپ چند دن کے لئے جدہ تشریف لے آئیں معمولی سا آپریشن ہوگا۔ انشاء اللہ نظر ٹھیک ہو جائے گی۔حضرت سیدی خاموش رہے، چند مرتبہ انہوں نے اپنی گزارش پیش کی،تو حضرت سیدی و مرشدی ﷺ نے فرمایا:

'' فقیر آنکھوں کے لئے مدینہ منورہ نہیں چھوڑتا۔ ''

حافظ سردار احمد مدنی

ایک مرتبہ بعد نماز مغرب احقر راقم الحروف حاضر ہوا، حافظ سردار احمد [۱۲۵] بارگاہ میں موجود تھے۔

حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ نے فرمایا۔

''ماشاءاللہ ہمارا عارف بھی آ گیا۔ ''

پھر فرمانے لگے:

''بیٹا حافظ صاحب کہہ رہے تھے کہ میں پاکستان شادی کرنے کے لئے جانا چاہتا ہوں۔آپ عارف کو بولو کہ میرا وہاں بندوبست کرے۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ۔ عارف کو کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں تک اس سے ہوسکے گا تمہاری خدمت و مدد کرے گا۔ لیکن حافظ جی میں آپ کو کہتا ہوں کہ جورو کے لئے مدینہ طیبہ مت چھوڑو۔''

مولانا کوثر نیازی

ایک مرتبہ مولانا کوثر نیازی حاضر ہوئے، احقر کو حکم فرمایا۔

'' مولوی صاحب کے لئے چائے ڈالو، خود بھی پیو اور مجھے بھی دو''

چائے پیش کی ، مولانا کوثر نیازی بڑی دھیمی آواز میں پاکستان کے

Marfat.com

لئے اور اپنے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہنے لگے۔

"حضرت پاکستان میں بین الاقوامی سیرت کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں اگر آپ کرم فرمائیں اور اس کانفرنس کی صدرات قبول فرمائیں تو پاکستان کے لئے اور ہمارے لئے یہ ایک بہت بڑی نیک فال ہوگی۔"

حضرت خاموش رہے۔ چند منٹ بعد مولانا نے اپنی درخواست پھر دوھرائی۔ تو حضرت نے فرمایا:

"مولوی صاحب فقیر مدینہ منورہ نہیں چھوڑتا۔"

پھر نیازی صاحب نے عرض کی:

"حضرت اگر کرم فرمائیں تو صاحبزادہ صاحب کو بھیج دیں ہمارے لئے باعث برکت ہوگا۔"

ابھی اتنا ہی کہا تھا، حضرت نے فرمایا:

"مولوی صاحب بھٹو کی اطاعت چھوڑو اللہ و رسول (ﷻ و ﷺ) کی اطاعت کرو۔"

تھوڑی دیر بعد نیازی صاحب نے اجازت طلب کی اور رخصت ہوگئے۔

حضرت نے فرمایا:

عارف یہ ایک مرتبہ پہلے بھی آئے تھے، میں نے پوچھا مولوی صاحب پہلے تو آپ مودودی صاحب کے بڑے حامی تھے۔ اب ان کو چھوڑ کر ایوب خاں کے ساتھ مل گئے ہو کیا وجہ ہے؟ تو بولے۔

"حضرت پہلے میں اندھا تھا اب مجھے اللہ تعالیٰ نے آنکھیں عطا کردی ہیں۔"

Marfat.com

بیعت ثانی

اگرکوئی پہلےکسی پیر کا مرید ہوتا اور قطب مدینہ ﷺ سے بیعت کرنے کی درخواست کرتا، تو اس سے آپ فوراً پوچھتے، آپ پہلے کس سے بیعت ہیں۔سائل عرض کرتا فلاں شیخ سے تو سیدی قدس سرہٗ فرماتے:

"پیر ایک ہی ہوتا ہے،وہی آپ کے پیر ہیں،فیض و برکت جہاں سے حاصل کر سکو کرلو۔"

مدینہ طیبہ میں مقیم احباب

مدینہ طیبہ میں مقیم احباب میں جو تجارت پیشہ ہوتے، ایام حج میں حضرت سیدی قدس سرہٗ العزیز کے پاس حاضر ہوتے،تو تھوڑی ہی دیر کے بعد آپ فرماتے۔

"بابا جاؤ رزق تلاش کرو، فرصت کے وقت آنا۔"

کشمیری دھسا کا نذرانہ

ایک مرتبہ فقیر قادری نے ایک بیش قیمت کشمیری دھسا حضرت سیدی قدس سرہٗ کی خدمت میں پیش کیا، ان دنوں سردی کچھ زیادہ تھی، حضرت علامہ غلام قادر اشرفی ﷺ بھی بارگاہِ سیدی میں حاضر تھے۔آپ نے عرض کیا غریب نواز عارف نے بڑے خلوص و محبت سے آپ کی خدمت میں دھسا نذر کیا ہے، کتنی دور سے لایا ہے، آپ اتنا تو کرم فرمائیں کہ اس کو اوڑھ لیں تاکہ اس بھلا مانس کا دل خوش ہوجائے،حضرت سیدی ﷺ نے اپنے زانوں پر

Marfat.com

دھسا ڈال لیا، یوسف نوری نامی ایک صاحب بھی موجود تھے، آپ سے اجازت طلب کی، دست بوسی کے بعد دھسا آپ قدس سرہٗ کے زانوں سے اتارتا ہوا کہنے لگا حضرت سردی بہت ہے، میرے پاس کوئی چادر نہیں یہ دھسا مجھے عنایت فرمادیں اور دھسا لے کر چلتا بنا۔

گھی آپ کو بہت مرغوب تھا

ایک مرتبہ احقر نے دو کنستر گھی ، جو کہ لاہور سے اپنے ساتھ لے گیا تھا، قطب مدینہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیے۔ صاحبزادہ حضرت سیدی فضل الرحمٰن مدنی مدظلہ، حضرت سید پیر حیدر حسین علی پوری قدس سرہٗ اور جناب عبدالحمید قریشی (جدہ) بھی موجود تھے۔قریشی صاحب نے گھی کی بہت تعریف کی۔آپ نے فرمایا قریشی صاحب ایک کنستر آپ لے جائیں۔چلتے وقت قریشی صاحب گھی کا کنستر لے گئے۔حضرت پیر سید حیدر حسین رحمتہ اللہ علیہ نے خفگی کا اظہار کیا اور کہا کہ قریشی صاحب کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا یہ تو لنگر کے لئے تھے۔ حضرت سیدی و مرشدی ﷺ نے فرمایا پیر صاحب قبلہ دوسرا کنستر آپ کی نذر ہے۔ پیر صاحب نے بہت کچھ کہا مگر آپ بار بار یہ ہی فرماتے رہے کہ ھدیہ قبول کرنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ اس ھدیہ کا مستحق آپ سے بہتر اس وقت اور کون ہوگا؟ آپ یہ قبول فرمالیں الحمدللہ دونوں کنستر ہی مقبول ہوگئے۔

مستری نور محمد رحمتہ اللہ علیہ اور شہد

ایک مرتبہ ہمارے پیر بھائی جناب سعد اللہ خان سواتی نے بہت اعلی درجہ کا شہد جو کہ نرگس کے پھولوں سے حاصل کیا ہوا تھا، کے تین درمیانے سائز کے مرتبان

Marfat.com

آپ کی خدمت میں پیش کئے۔حضرت مستری نور محمد رحمتہ اللہ علیہ [۱۲۶] نماز مغرب کے بعد حاضر ہوئے، شہد پرنظر پڑگئی۔

عرض کیا حضور شہد کا ایک مرتبان مجھے عنایت فرمادیں، آپ نے فرمایا مستری صاحب دونوں ہی لے جاؤ۔دوسرے دن ملاقات پر مستری صاحب سے فقیر قادری نے عرض کیا، بابا آپ نے اچھا نہیں کیا، یہ شہد حضرت کے لئے چھوڑ دیتے تو بہتر تھا۔مستری صاحب کہنے لگے بابیو ! مجھ پر ایسے ہی غصہ نکال رہے ہو، حضرت نے تو تیسرا مرتبان دیکھا ہی نہیں ورنہ کہتے تینوں ہی لے جاؤ۔اگر میں نہ لیتا کوئی اور لے جاتا تم کہاں تک رکھوالی کر سکتے ہو۔بڑی بڑی قیمتی اشیاء و ادویہ حضرت کے پاس آتی ہیں لوگ اجازت بھی نہیں لیتے اور اڑا کر لے جاتے ہیں۔تم اس وقت کہاں ہوتے ہو؟ آپ نے تو آج تک کسی کو بھی روکا نہیں، اگر میں نے شہد لے لیا ہے تو مجھ پر کون سی برائی لازم آ گئی ہے؟ اگر میں نہ لے لیتا تو کوئی اور لے جاتا۔جب فضل الرحمٰن تمہارے سامنے حضرت کا سامان اٹھا کر لوگوں کو دے دیتا ہے تم اس وقت اس کو کیوں منع نہیں کرتے؟ مجھ پر کیوں غصہ نکال رہے ہو؟

اسی سلسلہ میں حکیم موسیٰ امرتسری کا ایک مکتوب بنام فقیر قادری ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

حضرت صاحب کو شہید بنانے
میں کوئی حرج نہیں۔
شہید محض خود سوزی سے اور!
صحیفوں کے لئے مناسب
راستہ ہے۔

محکم معلوم ہوتا ہے کہ مرجعانی صاحب
سے کہیں جوابِ شکوی
نہ بھیجی اور اگر بھیجی
ہے تو اس میں بھی حقائق
کھا گئے۔ تعجبات اللہ
بہرحال مدینہ منورہ کے
مہمان ہیں۔ رئیس کھانے
دو۔ حضرت صاحب ان کھانے
پینے پر کب گھبراتے ہیں!

11/74
دوبرا فتادہ محمد موسیٰ

حکیم محمد موسیٰ امرتسری کا مکتوب بنام فقیر قادری

Marfat.com

اغراض دنیا سے بے رغبتی

۱۹۷۸ء میں احقر کے مدینہ منورہ کے سفر کے ساتھی محمد انور بٹ، حضرت قطب مدینہ کی بارگاہ میں حاضری کے شرف سے مشرف ہوئے، مجھے کہا کہ میرے احباب نے مجھے رقم دی تھی کہ مدینہ منورہ میں کپڑے خرید کر تقسیم کر دینا اور اس کے لئے میں نے بھی کچھ رقم رکھی ہوئی ہے، میرا خیال ہے کہ کپڑا خرید کر حضرت کی نذر کر دوں۔ فقیر نے عرض کیا کہ جیسے آپ مناسب سمجھتے ہو کرو۔ انہوں نے بہت قیمتی قیمتی کپڑے خریدے رات کو آپ ﷺ کے پاس رکھ دیئے۔ دو دن کپڑے کے یہ دونوں بڑے بڑے پلاسٹک کے تھیلے اسی جگہ پر رکھے رہے، تیسرے. دن جناب انور نے عرض کی حضرت یہ کپڑے، آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا آپ کے ہیں لے جایئے۔ عرض کیا حضور یہ آپ کے لئے ہیں، آپ نے برکت کے لئے دعا فرمائی۔ کچھ دیر بعد اہل مدینہ منورہ میں سے ایک صاحب ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ جب انہوں نے واپسی کی اجازت چاہی، تو حضرت نے فرمایا شیخ یہ آپ لیتے جائیں۔ انور صاحب کے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی، کہتے ہیں دیکھو حضرت نے ہاتھ تک نہیں لگایا دیکھا نہیں کہ اس میں کیا ہے؟ میں نے تو اس لئے قیمتی کپڑے خریدے کہ حضرت کے گھر والوں کے کام آئیں گے۔

Marfat.com

احترام سادات

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

حضرت شیخ الاسلام سیدی قطب مدینہ قدس سرہ العزیز سادات کرام و علماء عظام کا بے حد احترام فرماتے تھے، جب کوئی سادات یا علماء میں سے آپ کے پاس تشریف لاتے تو آپ ان کا ہاتھ چومنے میں پہل فرماتے۔ آپ بغیر کسی سابقہ تعارف کے مصافحہ کرتے ہی سید کے ہاتھ کو بوسہ دیتے، حاضرین مجلس سمجھ جاتے کہ یہ صاحب سید ہیں۔

حضرت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی ﷺ کے شدید اصرار کے باوجود سیدی قطب مدینہ ﷺ آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیتے اور آپ کی تعظیم کے لئے بدقت کھڑے ہوتے۔

۱۹۷۳ء میں ایام حج کا واقعہ ہے کہ احقر فقیر قادری ایک مرتبہ حضرت سیدی قدس سرہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا سلام عرض کرتے ہوئے دست بوسی کا شرف حاصل کیا، دو نوجوان آپ کے قریب تشریف رکھے ہوئے تھے۔ احقر کو حکم فرمایا کہ ان کے ہاتھ چومو فقیر نے دونوں شہزادوں کے ہاتھوں پر بوسہ دیا اور میں سمجھ گیا کہ یہ سادات پاک میں سے ہیں۔ پھر فرمایا:

"آپ سید محمد مدنی اور سید محمد ہاشمی حضرت محدث اعظم کچھوچھوی ﷺ کے شہزادے ہیں۔"

متعدد مرتبہ دیکھا گیا کہ سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ ان کے ہاتھ چومتے اور پاؤں چھونے کی کوشش کرتے، مگر دونوں شہزادوں کو بے حد مؤدب پایا! مصافحہ کرتے وقت اپنے پاؤں کو بہت پیچھے کر لیتے تھے۔

حضرت سید مسکین شاہ صاحب مدظلہ مہاجر مدنی کو کئی بار دیکھا

Marfat.com

کہ جب آپ حضرت قطب مدینہ ﷺ کی بارگاہ میں تشریف لے جاتے۔ شاہ صاحب مصافحہ کرتے ہاتھوں کو بوسہ دیتے۔ حضرت قطب مدینہ ﷺ شاہ صاحب کے پاؤں پر سر رکھ دیتے۔

آپ کی پوتی کے ہاں جب بیٹا ولید پیدا ہوا، ابھی چند ہی دنوں کا تھا کہ حضرت سیدی و مرشدی کی خدمت میں دعا و برکت کے لئے پیش کیا۔آپ نے گود میں لیا کچھ دیر تک دردو شریف پڑھتے رہے۔ بچے کے پاؤں کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا یہ سید ہے۔ (آپ کی یہ پوتی حضرت سید سامی برزنجی کی زوجہ محترمہ ہیں) پھر فقیر قادری کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا،

"حضرت میں اس کا پر نانا ہوں۔"

۱۹۷۳ء میں قبل الحج ایک نماز مغرب کے بعد حضرت سید علی احمد شاہ قصوری (المتوفی ۱۹۹۹ء) سے باب مجیدی پر ملاقات ہوئی، فرمایا آج ہی مدینہ طیبہ حاضری ہوئی ہے ابھی حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدظلہ کی زیارت نہیں ہوئی، فقیر نے عرض کی اگر وقت ہو تو ابھی حضرت کی ملاقات کے لئے چلیں۔ فرمایا ضرور، ضرور، سیدی و مرشدی قدس سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ سلام کا جواب عنایت فرماتے ہی کہا:

"مرحبا، مرحبا سید صاحب مرحبا"

اور مصافحہ کرتے ہی حضرت سید علی احمد شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ کو چوم لیا۔ جب دوسرے دن حضرت سید صاحب سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا۔

"کہ میں نے سنا تھا کہ حضرت مدنی مدظلہ، کے ساتھ جب کوئی سید مصافحہ کرتا ہے تو آپ فوراً پہنچان جاتے ہیں کہ یہ سید ہے اور ہاتھ چوم لیتے ہیں۔ کل جب میں حضرت مدظلہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا

Marfat.com

تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ آپ کو کس طرح خبر ہوجاتی ہے کہ مصافحہ کرنے والا سید ہے لیکن میں نے تو سلام ہی عرض کیا مصافحہ بھی نہیں کیا اور آپ کے قریب بھی نہیں پہنچا تو آپ نے فرمایا مرحبا، مرحبا، سید صاحب مرحبا۔

"میرا یہ یقین ہے کہ آپ صحیح معنوں میں عشق مصطفیٰ میں غرق اور فنافی الرسول (ﷺ) کی منزل پاچکے ہوئے ہیں۔"

ایک مرتبہ حضرت پیر سید حیدر حسین علی پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقیر قادری کو حکم دیا کہ میری طرف سے حضرت قبلہ سیدی کی بارگاہ میں یہ معروض پیش کرو۔

جب احقر نے آپ ﷺ سے عرض کیا تو فرمایا:

"پیر صاحب قبلہ کی بارگاہ میں میرا سلام عرض کرنا اور میری طرف سے کہنا حضرت گولی کدی تے گہنے کدے۔ جو کچھ بھی ہے سب آپ ہی کے جد کریم (ﷺ) کا ہے۔"

اگر نماز کے وقت کچھ احباب قطب مدینہ قدس سرہٗ کے ہاں موجود ہوتے تو آپ کو امامت کے لئے کہا جاتا۔ آپ فرماتے

"الائمۃ من قریش۔ سید کو امامت کے لئے آگے بڑھاؤ۔"

اگر سید حیدر حسین علی پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یا حضرت مفتی تقدس علی خان قدس سرہٗ موجود ہوتے تو وہ آپ کو بااصرار امامت کے لئے آگے کر دیتے۔اور کبھی مفتی تقدس علی خان رحمتہ اللہ علیہ امام ہوتے۔الحمد للہ احقر فقیر قادری کو یہ شرف حاصل ہے کہ مدینہ طیبہ میں کثرت سے نمازیں حضرت سیدی قطب مدینہ ﷺ کی اقتدا میں ادا کیں۔

Marfat.com

احترامِ نسبت

حضرت وصی احمد محدث سورتی قدس سرہٗ العزیز کے پوتے حضرت مولانا حکیم قاری احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیلی بھیتی (متوفی ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء) قطب مدینہ ﷺ کی بارگاہ میں ۱۹۵۳ء میں حاضر ہوئے، اس کا تذکرہ مشاہدات حرمین میں اس طرح کرتے ہیں۔

"حضرت مدنی مجھ کو اپنا استاد زادہ تصور کرتے ہوئے میری اس قدر توقیر فرماتے کہ میں شرم سے سر جھکا لیتا اور بار بار یہ سوچتا کہ میں نے حضرت محدث سورتی سے اپنے نسبی تعلق کا اظہار کیوں کیا؟"

نام پاک مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم

حضرت مولانا فضل الرحمٰن قادری مدظلہ العالیٰ نے ایک چھوٹی عمر کا مصطفیٰ نامی مدراسی بچہ ملازم رکھا تاکہ مہمانوں کے لئے کھانا، چائے اور مشروبات وغیرہ لے آیا کرے۔ آپ نے اسے اسکول میں داخل کرا دیا، صبح مدرسہ جاتا اور ظہر سے قبل واپس آتا، دوپہر کو اوپر سے مہمانوں کے لئے کھانا وغیرہ لے آتا اور کھانا کھانے کے بعد سو جاتا۔ عصر کے بعد قرآن پاک پڑھنے کے لئے بھیج دیا جاتا۔ رات اختتام مجلس پر حضرت سیدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے:

"یا سیدی مصطفیٰ اوپر جاؤ بابا کھانا لے آؤ"

اور وہ تو کمرے کے ایک کونے میں سویا ہوتا، مطلع کیا جاتا تو فرماتے مت جگاؤ، بچہ ہے تھکا ہوا ہے۔ آپ اسے ہمیشہ "یا سیدی مصطفیٰ" ہی کہتے۔آپ کے قریب گھنٹی کا بٹن لگا ہوا تھا، اسے دباتے ہوئے فرماتے،

Marfat.com

یا اللہ یا اللہ کہتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ جاؤ اور کھانا اٹھا لاؤ۔

ایک مرتبہ سیدی و مرشد ؒ کے پاس ایک مہمان نے بڑی رقم بطور امانت رکھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ رقم پاس رکھی ہوئی صندوقچی میں رکھوا دی، وہ بچہ دیکھ رہا تھا۔ دوسرے دن موقع پاتے ہی وہ امانت نکالی اور زمین پر بکھیر کر گننے میں مصروف ہو گیا، اتنے میں حضرت سیدی نور اللہ مرقدہ کے پوتے حضرت ڈاکٹر سیدی خلیل الرحمٰن زید مجدہ آگئے۔ ملاحظہ کرتے ہی دو تھپڑ مار دیئے۔ اس کے رونے کی آواز سنی تو حضرت سیدی قطب مدینہ ؒ نے سیدی خلیل الرحمٰن زید مجدہ پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اس دوران حضرت پیر سید حیدر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ علی پوری بھی آگئے آپ نے حضرت سیدی و مرشدی رحمۃ اللہ علیہ کو تمام معاملہ سے آگاہ کیا تو فرمایا۔

"مارنا تو نہیں چاہیئے تھا کیونکہ اس کا نام "سیدی مصطفیٰ" ہے۔"

حضرت سیدی علامہ فضل الرحمٰن قادری مدظلہ کو جب خبر ہوئی تو آپ نے اس بچہ کو کام سے فارغ کر دیا۔ وہ حضرت قطب مدینہ نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کام سے روکے جانے کا بتایا، تو آپ نے فرمایا۔

"یا سیدی مصطفیٰ تم ہر ماہ آجایا کرو اور اپنا مقرر شدہ وظیفہ مجھ سے لے لیا کرو۔"

مرشدزادے کا احترام

حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ العزیز ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء میں حج کے بعد مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔

Marfat.com

حضرت شیخ العرب والعجم ﷺ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی، فرماتے فقیر جب بریلی شریف حاضر ہوا تو اس وقت حضرت شہزادے میاں کی عمر تقریباً چار برس ہوگی۔آپ سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے، دست بوسی کرنے کے بعد آپ کے سامنے آ کر دو زانوں تشریف رکھتے۔اعلحضرت ﷺ آپ کو اس طرح بیٹھے،دیکھ کرمسکرا دیتے۔

آپکو حضرت کے لئے رہائش کے مکان کی بہت فکر تھی، فرماتے۔

''حضرت شہزادے میاں تشریف لا رہے ہیں فقیر کا مکان وسیع نہیں،حضرت کو کہاں ٹھہراؤں، کہیں قریب جگہ مل جائے تاکہ آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہونے میں فقیر کو سہولت رہے۔''

الحمد للہ سیدی قطب مدینہ ﷺ کے مکان کے بالکل سامنے ہی حضورمفتی اعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی رہائش کے لئے مکان کا بندوبست ہوگیا۔

جدہ ہی سے حضرت سیدی فضل الرحمٰن قادری مدنی مدظلہ حضور مفتی اعظم ﷺ کے ساتھ تھے، مکہ معظمہ سے آپ نے اطلاع فرمائی کہ حضور مفتی اعظم آج مدینہ طیبہ پہنچ رہے ہیں۔قطب مدینہ قدس سرہٗ بہت خوش تھے، متوقع آمد سے بہت پہلے ابیار علی (میقات) تشریف لے گئے، شدت کی گرمی تھی اس کے باوجود سڑک کے قریب ہی کرسی پر تشریف فرمارہے۔ آپ کی نظریں بار بار سڑک کی طرف اٹھتی رہتیں، چند گھنٹے کےانتظار کے بعد حضرت مفتی اعظم قبلہ کی سواری پہنچی، تو یہ منظر قابل دیدتھا۔ سیدی قطب مدینہ ﷺ باوجود گھٹنوں کے شدید درد کے فوراً ایک قوی نوجوان کی طرح اٹھ کھڑے ہوئے، حضور مفتی اعظم گاڑی سے اترتے ہی آپ سے لپٹ گئے، تادیر سینے سے لگائے رکھا۔ سیدی قطب مدینہ ﷺ نے زمین پر بیٹھ کر پابوس ہونے کی کوشش کی، مگر حضرت

Marfat.com

مفتی اعظم قبلہ فوراً پیچھے ہٹ کر آپ کے سامنے زمین پر بادب دوزانوں بیٹھ گئے۔ پھر کچھ دیر کے بعد قافلہ چلا قطب مدینہ نے ارشاد فرمایا کہ جس گاڑی میں فقیر بیٹھے وہ گاڑی حضرت کی گاڑی سے پیچھے رہے۔

دعا کے وقت سیدی قطب مدینہ قدس سرہٗ کہتے شہزادے میاں دعا فرمایئے، تو آپ فرماتے حضرت دعا تو آپ فرمائیں گے فقیر آمین عرض کرے گا۔سیدی قطب مدینہ ﷺ کہتے حضور فقیر کو اپنی دعاؤں سے محروم نہ رکھیئے حضرت مفتی اعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دعا فرماتے۔

ایک دن نماز ظہر کے بعد کھانا چنا گیا، حضرت مفتی اعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتظار ہوتا رہا آپ تشریف نہ لائے تو فقیر قادری کو قطب مدینہ قدس سرہٗ نے فرمایا شہزادے میاں کو دیکھ کر آؤ کس مشغولیت میں ہیں، فقیر چند مرتبہ دیکھ کر آیا اور عرض کرتا لوگوں کے ساتھ مشغول ہیں۔ نماز عصر کا وقت قریب ہو رہا تھا۔ فرمایا عارف بیٹا فضل الرحمٰن کو لے آؤ وہ مدنی ہے وہ شہزادے میاں کی خدمت میں عرض کرنے کی جرأت کر سکے گا، میں تو حضرت سے عرض نہیں کر سکتا۔ فقیر قادری حضرت مولانا مفتی فضل الرحمٰن کو مکتبہ سے بلا لایا، حضرت قطب مدینہ ﷺ نے فرمایا فضل شہزادے میاں کو کھانے کے لئے لے آؤ،آپ گئے سلام عرض کیا دست بوسی کی اور ہاتھ کو نہیں چھوڑا اور عرض کیا حضور، حضرت سیدی والد ماجد آپ کی دید کے مشتاق ہیں،کرم فرما کر تشریف لے چلیں تو آپ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور تشریف لے آئے۔

Marfat.com

حج

سیدی قطب مدینہ قدس سرہٗ نے کثرت سے حج کئے پہلا حج ۱۳۲۸ھ اور ۱۳۶۴ھ میں حضرت مفتی اعظم ہند علامہ شاہ مصطفیٰ رضا خان قادری نوری کی معیت میں اور آخری حج ۱۳۸۶ھ میں ادا فرمایا۔

آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے کتنی مرتبہ حج کیا ہے؟ تو فرمایا:

''کوئی پتہ نہیں، کوئی حساب نہیں رکھا، ابھی کچھ برس سے گھٹنوں کے شدید درد کی وجہ سے بہت کمزور ہوگیا تو مکہ شریف نہیں جاسکتا ہوں۔مگر پہلے میں حج کے ایام میں ہر سال چلا جاتا تھا، اب قوت نہیں رہی اسلئے نہیں جاسکتا۔'' [۱۲۷]

طریقہ بیعت

چند مرتبہ درود شریف پڑھتے اور استغفر اللہ العظیم و اتو بہ الیہ پڑھتے ہوئے، مرید ہونے والے کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے، گناہوں سے توبہ کرانے کے بعد فرماتے۔

''میں نے تمہارا ہاتھ جناب غوث پاک سیدنا عبد القادر الجیلی ﷺ کے ہاتھ میں دیا۔اس کے بعد فاتحہ شریف اور درود پاک پڑھ کردعا کرتے اور شریعت پر پابندی کی تلقین فرماتے اور کہتے سب سے بڑی چیز جو ہے وہ پانچ وقت کی نماز ہے سب سے بڑا وظیفہ یہ ہی ہے۔ نماز نہ تو ضائع ہو اور نہ ہی ضائع ہونے کا خدشہ ہو۔''

Marfat.com

فرمایا! سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ کا بیعت کرنے کا یہ ہی طریقہ تھا۔

اوراد و وظائف

سیدی قطب مدینہ قدس سرہٗ ارشاد فرماتے :

قرآن پاک کی تلاوت جس قدر ممکن ہو روزانہ اپنے اوپر لازم کر لو۔ اس کے بعد جو سب سے بڑا وظیفہ ہے وہ ہفت ہیکل ہے۔اور درود شریف تو ہر مسلمان کو محبوب اور مومن کے ایمان کی جان ہے، ہر وقت صلاۃ و سلام عرض کرتے رہو اور دلائل الخیرات شریف سے جس قدر ہوسکے روزانہ پڑھ لیا کرو ہر مشکل کے وقت حسبنا اللہ ونعم الوکیل ساڑھے چار سو (۴۵۰)مرتبہ اول و آخر گیارہ، گیارہ مرتبہ درود شریف، روزانہ وقت مقررہ پر پڑھنے کو فرماتے۔

نیز فرماتے : یا غوث یاغوث کہتے رہو دونوں جہانوں میں خیر ہے۔

اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمدوعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم ۱۱۱ مرتبہ

استغفر اللہ العظیم واتوبہ الیہ ۷۰ مرتبہ

لا الہ الا اللہ ۱۶۶ مرتبہ

آخر میں تین مرتبہ محمد رسول اللہ ﷺ بلاناغہ وقت مقرر کر لو اسی وقت پر پڑھ لیا کرو ہمیشہ باوضو رہنے کی کوشش کرو۔ آپ جس وقت نیند سے بیدار ہوتے تو فوراً چارپائی پر ہی تیمم کر لیتے اور پھر وضو کو جاتے۔

Marfat.com

ہفت ہیکل

ہَیْکل اَوّلُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اُعِیذُ نَفْسِیْ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ج وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ ط وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ج وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ہ

(البقرہ. ۲۵۵)

ہَیْکل دوم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اُعِیذُ نَفْسِیْ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہ اِذْ قَالَتِ امْرَاَۃُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ہ سُنَّۃَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا ہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا ہ وَمِنَ الَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ہ

Marfat.com

وَقُل رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا

(بنی اسرائیل ۷۷ ۸۰)

ہَیْکل سوم

اُعِیذُ نَفْسِیْ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ہ لَایُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا ط لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ج وَاعْفُ عَنَّا لا وَاغْفِرْلَنَا لا وَارْحَمْنَا لا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ہ

(البقرہ ۲۸۵ . ۲۸۶)

ہَیْکل چَہَارُم

اُعِیذُ نَفْسِیْ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا ہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ

Marfat.com

وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا ۝ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّىْ ۚ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

(بنی اسرائیل ۸۱ تا ۸۵)

هَيْكَل پَنْجُم

اُعِيْذُ نَفْسِىْ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّى وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّىْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ وَاِنِّىْ خِفْتُ الْمَوَالِىَ مِنْ وَّرَآئِىْ وَكَانَتِ امْرَاَتِىْ عَاقِرًا فَهَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝ يَّرِثُنِىْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۫ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُؤُسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝

۱. (مریم. ۳ تا ۶)

۲. (الفتح . ۲۷)

Marfat.com

هَیْکل شَشُم

اُعِیذُ نَفْسِیْ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ہ یَّھْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ط وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ہ وَّاَنَّہُ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا ہ وَّاَنَّہُ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْھُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا ہ

(الجن ۱ تا ۴)

هَیْکل هَفْتُم

اُعِیذُ نَفْسِیْ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہ وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ ہ وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ہ

(القلم ۵۱ . ۵۲)

Marfat.com

المقام الثالث في العلم المشهور الضمائر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ
مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى رَفِيْعِ الْمَكَانِ
الْمُرْتَضٰى عَلِيِّ الشَّانِ الَّتِيْ اَحَلَّ مِنْ وِلَادَتِهٖ
خَيْرٌ مِّنْ رَجَلٍ مِّنَ الْمُؤَلِّفِيْنَ، وَحُسَيْنٌ
مِّنْ زُمْرَتِهٖ اَحْسَنُ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَسَنًا مِّنَ
السَّابِقِيْنَ، اَلسَّيِّدُ السَّجَّادُ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ
بَاقِرُ عُلُوْمِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، نَاشِرُ الْكَوْثَرِ
مَالِكُ تَنْعِيْمٍ وَّجَعْفَرٌ[1] اَلَّذِيْ يَطْلُبُ

---

[1] جعفر اسم نهر في الجنة ١٢ منه

Marfat.com

مُوسَى الْكَلِيمُ رِضَا رَبِّهِ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ

وَيَذْهَبُ إِبْرَهِيمُ الْخَلِيلُ لِطَلَبِ مَعْرُوفِ جُودِهِ

إِلَيْهِ السَّرِيُّ السَّارِي سِرُّهُ فِي ذَرَّاتِ الْأَكْوَانِ

الْغَالِبُ جُنَيْدٌ مِنْ جُنُودِهِ عَلَى جُيُوشِ الْجَوْرِ

وَالْعُدْوَانِ أَصْلُ الْمُرَادِ مِنْ عَالَمِ الْإِيجَادِ

الَّذِي لَهُ أَنْ يَقُولَ لِآدَمَ وَمَنْ دُونَهُ كُنْ فَيَكُونُ

أَسَدٌ مِنْ أُسْدِ اللهِ شِبْلِي أَحَدُ الْمَاجِدِ

عَبْدُ الْوَاحِدِ أَحَدُ الْأَحْرَارِ فِي عِشْقِهِ

[illegible]

[illegible] سردار [illegible] الجبر [illegible] الشريعة [illegible]

[illegible] خبره

Marfat.com

٣٥٠

حَسَنٌ وَهُوَ اَبُوالْحَسَنِ[١٥] اِذْ مِنْهُ نَشَأَ وَبِهٖ
ظَهَرَ ؛ وَالْمُؤْمِنُ سَعِيْدٌ وَهُوَ اَبُوْسَعِيْدٍ[١٦]
اِذْ هُوَالَّذِیْ رَبِّیْ وَهَدَاهُ فَبَرَّ[١] ؛ وَافِرُ الْاَیْدِیْ[٢]
قَادِرُ الْیَدَیْنِ ؛ عَبْدُ الْقَادِرِ[١٧] غَوْثُ الثَّقَلَیْنِ ؛
عَبْدُ الرَّزَّاقِ[١٨] قَاسِمُ الْاَرْزَاقِ ؛ اَبُوْصَالِحٍ[١٩]
الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ نَصْرُ الْاِسْلَامِ مُحْیِی الدِّیْنِ[٢٠] عَلِیُّ الْمُتَّقِیْ
وَالْمُدَّاحِ ؛ مُوْسٰی[٢١] طُوْرِ الْمَعَارِجِ ؛ حَسَنُ الْخُلُقِ[٢٢]
اَحْمَدُ الْخَلْقِ[٢٣] ؛ بَهَاءُ الدِّیْنِ[٢٤] الْکَرِیْمِ ؛ سَنَا[٢٥]
شَرِیْعَةِ اِبْرٰهِیْمَ[٢٦] ؛ اَلْاُمِّیُّ الْقَارِیْ[٢٧] نِظَامُ دِیْنِ
الْبَارِیْ ؛ اَلْعَرَبُ وَالْفُرْسُ وَالْهِنْدُ کُلُّهُمْ لَهٗ سَائِلٌ[٢٨]

---

[١] نیکوکار شدآں مسلمان ١٢ [٢] الایدی النعم ١٢ [٣] سنا روشنی ١٢

Marfat.com

وَّگدا وَبِهکاری ؛ ضِیَاءُ الْاَنْبِیَا ؛ جَمَالُ الْاَوْلِیَا
مُحَمَّدُ الذَّاتِ ؛ اَحْمَدُ الصِّفَاتِ ؛ فَضْلُ اللّٰهِ
وَبَرَکَةُ اللّٰهِ ؛ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ؛ الْاَعَاظِمِ الْعَارِفِیْنَ
نَصِّ الشَّرْعِ الْمُطَهَّرِ وَرَمْزِهٖ ؛ اَلنَّاعِمِ الْمُتَمَلِّیْنَ
شِدَّةَ الْجِهَادِ الْاَکْبَرِ وَحَمْزَهٗ ؛ کُلٌّ مِنْهُمْ اٰلُ
بَرَکَاتِ الرِّسَالَةِ ؛ وَاَمِیْرُ عَالَمِ الْفَضْلِ
وَالنَّبَالَةِ ؛ هُمْ اٰلُ اَحْمَدَ الْعَظِیْمِ الْکَرِیْمِ ؛
اٰلُ الرَّسُوْلِ الرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ ؛ اَللّٰهُمَّ وَعَلٰی اَصْحَابِهٖ
الْعِظَامِ ؛ وَمَشَائِخِنَا الْکِرَامِ ؛ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ

لہ حمز سختی ۱۲

Marfat.com

۳۵۲

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ مَارْهَرَهَ اَقْمَارُ الْيَقِينِ
فِي مَمْمَهِ صُدُورِ الْعَارِفِينَ ؛ اٰمِيْن اٰمِيْن ؛
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؛ (اَللّٰهُمَّ) وَمَنْ اَنْشَأَ هٰذِهِ
الصِّيْغَةَ الْمُبَارَكَةَ فَاغْفِرْلَهٗ يَا عَظِيْمُ ؛ وَارْضَ عَنْهُ
حَبِيْبَكَ اَحْمَدَ رِضَا الْمَوْلَى الْعَفُوِّ الْكَرِيْمِ ؛ اٰمِيْن
وَأَدِمْ بِفَضْلِكَ اَنْوَارَ ضِيَاءِ الدِّيْنِ فِي إِشْرَاقِهَا
الْوَارِفِ. وَبَشَائِرَ الْحَمْدِ وَالْعِرْفَانِ لِحَبِيْبِ أَجَائِكَ
مُحَمَّدٍ عَارِفْ مَا تَقَرَّبَ إِلَيْكَ كُلُّ مُصَلٍّ وَّ
مُعْتَكِفٍ وَّطَائِفٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

لہ تا آنکہ درخشد ۱۲ ۲ بیابان وسیع ۱۲
۳ رتبہ فضیلۃ الامام احمد رضا القادری رحمہ اللہ تعالیٰ
فی مارہرہ المطہرۃ ۲۱ محرم یوم الجمعۃ ۱۳۰۶ھ

Marfat.com

شجرہ طیبہ سلسلہ عالیہ قادریہ ضیائیہ

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین الی یوم الدین

یاالٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یارسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے
کربلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقر علمِ ہدیٰ کے واسطے

صدقِ صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہرمعروف وسری معروف دے بیخود سری
جُندِ حق میں گن جنیدِ باصفا کے واسطے

بہرشبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بوالحسن اور بوسعید سعدزا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اُٹھا
قدرِ عبدالقادر قدرت نما کے واسطے

احسن اللہ لھم رزقاً سے دے رزق حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیا کے واسطے

Marfat.com

نصرابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیات دیں محی جاں فزا کے واسطے

طورِ [1] عرفان و علوو حمد، حسنیٰ و بہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

بہرِ ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے

خانہ دل کو ضیاء دے روئے ایماں کو جمال
شہ ضیامولیٰ جمال الاولیاء کے واسطے

دے محمد کے لئے روزی کر احمد کے لئے
خوانِ فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات سے
عشقِ حق دے عشقی [2] عشق انتما کے واسطے

حب اہل بیت دے آل محمد کے لئے
کر شہید عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

---

[1] (یعنی مرتبہ معرفت کا اور بلندی اور خوبی اور بہتری اور نور عطا کر ان مشائخ عظام کے واسطے ان میں علو بمناسبت نام پاک حضرت سید علی ہے اور طور عرفان بمناسبت نام پاک حضرت سید موسیٰ اور حسنی بمناسبت نام پاک حضرت سیدی حسن اور حمد بمناسبت نام پاک سیدی احمد اور سیدی بہاء بمناسبت نام پاک حضرت سیدی شیخ بہاء الملۃ والدین قدست اسرارہم۔)

[2] (عشقی حضرت شاہ برکت اللہ ﷺ کا تخلص ہے اور انتما بمعنی انتساب یعنی نسبتِ عشق رکھنے والے۔)

Marfat.com

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُرنور کر
اچھے پیارے شمسِ دیں بدر العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادمِ آل رسول اللہ کر
حضرت آلِ رسول مقتدا کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے
میرے مولیٰ حضرت احمد[1] رضا کے واسطے

ہو مدینہ طیبہ میں میرا مدفن اے خدا
شہ ضیاء الدین قطب الاولیاء کے واسطے

معرفت کے جام سے یارب مجھے سرشار کر
حضرت عارف محب مصطفےٰ کے واسطے

صدقہ ان اعیان کا دے چھ عین عز علم و عمل
عفو و عرفاں عافیت اس بینوا کے واسطے

---

[1] (عرس شریف ۲۳، ۲۴، ۲۵/ صفر کو بریلی شریف محلہ سوداگران میں ہوا کرتا ہے۔)

Marfat.com

سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
فیضیابِ اعلیٰ حضرت بریلی کے شاہ
جن کی ہر ہر ادا، سنتِ مصطفیٰ
جن کی باب مجیدی میں چمکی ضیاء
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

وہ ضیا مرد حق تھا وہ جب تک جیا
اہل سنت کے جھنڈے کو اُونچا کیا
وقت آیا تو جنت کا رستہ لیا!
جانشینی کو لختِ جگر دے دیا!
ایسے فرزندِ حضرت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

اپنا شرف دعا سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

دعاء سیدی قطب مدینہ ﷺ

Marfat.com

Marfat.com

دعاء

سيدي قطب مدينة قدس سره

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهمَّ صلِّ على سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِنْ نُورِ الذَّاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِنْ نُورِ الذَّاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِنْ نُورِ الذَّاتِ وَعَلَى سَيِّدِيْ فِيْ سَائِرِ الأسماءِ والصفاتِ وَعَلَى آلِه وَصَحْبِهِ وَابْنِهِ مَحْبُوبِكَ غَوْثِ الأعْظَمِ وَسَلِّمْ تَسْلِيماً

اللهمَّ صلِّ على سَيِّدِنَاوَمَوْلانامُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوبِ وَدَوَائِهَا وَعَافِيَةِ الأبْدَانِ وَشِفَائِهَا

Marfat.com

وَنُور الأبْصَار وَضِيَائِهَا وَعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَابْنِهِ مَحْبُوبِكَ سَيِّدنا غُوْثُ الأعْظَمِ الجِيْلِي وَبارِكْ وَسَلِّم ، اللهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلى سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ صَلاةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الأهْوَالِ وَالآفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيعَ الحاجاتِ وَتُطَهِرُنا بها مِنْ جَمِيعِ السَيِّئاتِ وَتَرْفَعُنا بها عِنْدَكَ يارَبَّنا أعْلَى الدَّرَجاتِ وَتُبَلِّغُنا بها أقْصَى الغَايَات مِنْ جَمِيعِ الخَيْرَاتِ فِي الحياةِ وَبَعْدَ الممَاتِ يا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ إنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَعَلى آلِه وَصَحْبِهِ وَابْنِهِ مَحْبُوبِكَ غَوْثِ الأعْظَمِ عَبْدُ القَادرُ الجِيْلِي وَسَلِّم تَسْلِيماً.

اللهمَّ صلِّ صَلاةً كامِلَةً وَسَلِّمْ سَلاماً تاماً عَلى سَيِّدِنا وَمَوْلانا مُحَمَّدٍ الذيْ تَنْحَلُ

Marfat.com

بِهِ العُقَدُ وتَنْفَرِجُ بِهِ الكُرَبُ وَتُقْضَى بِهِ الحَوَائِجُ وَتُنَال بِهِ الرَّغائِبُ وَحُسْنُ الخَوَاتِيمِ وَيُسْتَسْقَى الغَمَامُ بِوَجْهِهِ الكَرِيْمِ وَعَلَى آلِه وَصَحْبِهِ وَابْنِهِ مَحْبُوبِكَ غَوْثِ الأَعْظَمِ سَيِّدِنا عَبْدُ القَادِرُ الجِيْلِي فِي كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ يا الله ، اللهُمَّ اغفِرْ لأُمَّةِ سَيدِنا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ، اللهُمَّ استُر أُمَّة سَيدِنا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ، اللهُمَّ فَرِّجْ عَنْ أُمَّةِ سَيدِنا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ، اللهُمَّ تَجاوَزْ عَنْ أُمَّةِ سَيدِنا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ، اللهُمَّ ارْحَمْ أُمَّةِ سَيدِنا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَسَلَّمْ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاها ، اللَّهُمَّ عادِ مَنْ عَادَاها ، رَبَّنا اغْفِرْ لنا وَلِوَالدِينا ووالِدِوالِدِينا فِي الدِّين والدُّنْيَا

Marfat.com

ولِمَشَائِخِنَا ولِمَشَائِخِ مَشَائِخِنا ولأسْاتِيذِنَا ولأسْاتِذي أساتِيذِنا ولِمَنْ لهُ حَقٌّ عَلَيْنَا ولِمَنْ أحَبَّنَا فِي اللهِ ولِمَنْ أوْصَانا واسْتَوْصَانا وجُدْ عَلَيْنَا إنَّكَ أنْتَ الجَوَادُ الكَرِيمُ ، رَبَّنَا آتِنَا فِيْ الدُّنْيا حَسَنَةً وفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وقِنَا عَذَابَ النَّار ، اللهُمَّ يا رَبَّنَا حُلَّ هَذِهِ العُقْدَةَ وأزِلْ هَذِهِ العُسْرَةِ ولَقِّنا حُسْنَ المَيْسُور وقِنَا سُوءَ المَقْدُور وارْزُقْنَا حُسْنَ الطَلَبِ واكْفِنَا سُوءَ المُنْقَلَبِ بِجَاهِ حَبِيْبِكَ الأعْظَمِ سَيِّدِ العَجَمِ والعُرْبِ صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وسَلَّمْ ، اللَّهُمَّ حُجَّتِيْ وعُدَّتِي فَاقَتِيْ ووَسِيْلَتِي انْقَطَعَ حِيْلَتِي ورَأسَ المَالِ وعَدَمَ احْتِيَالِي وكَنْزِيْ وعَجْزِيْ وبِحَبِيْبِكَ الأعْظَمْ سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وسَلَّمْ شَفِيْعِي فِي يَوْمِيْ وغَدِيْ ، إلهي قَطْرَةً مِنْ بِحَارِ

Marfat.com

جُودَكَ تُغْنِينَا وَذَرَّةً مِنْ تَيَّارِ عَفْوِكَ تَكْفِيْنَا ، رَبِّ هَبْ لِي مَا لا يَنْفَعُكَ ، وَاغْفِرْ لِي مَا لاَ يَضُرُّكَ ، يَا رَبِّ يَا كَافِي ، يَا رَبِّ يَا كَافِي يَا رَبِّ يَا كَافِي إِنَّ رَبِّي سَمِيعٌ قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ ، إِنَّ رَبِّي سَمِيعٌ قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ ، إِنَّ رَبِّي سَمِيعٌ قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ ، رَبَّنَا تَقَبَّلَ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيْمْ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمْ ، سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ العِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلاَمٌ عَلَى المُرْسَلِينَ وَالحَمْدُ لله رَبِّ العَالمِين ، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا بِبَرَكَةِ نَبِيِّنا و سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَبِحُرْمَةِ سُوْرَةِ الفَاتِحَةِ الشَرِيْفَةِ ...وَ صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَنُوْرِ عَرْشِهِ وَقَاسِمِ رِزْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلاَنَا وَوَلِيِّ نِعْمَتِنَا وَحَبِيْبِ رَبِّنَا سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِه وَصَحْبِهِ

Marfat.com

وَابْنِهِ مَحْبُوبِكَ غَوْثِ الأَعْظَمِ سَيِّدنا عَبدِ القَادرِالمُحْيِ الدِّين وَجَمِيْعِ الصَّالِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالحَمْدُ لله رَبِّ العَالَمِيْنَ

بحَقِّ لاَ إلـهَ إلاَ الله مُحَمَّدٌرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَسَلَّمْ.

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھو القادر

"مستند ہے جن کا فرمایا ہوا"

اقوالِ

قطب مدینہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

شارع العينية

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ شریعت کے پابند رہو، جس قدر شریعت کی اتباع کرو گے اتنا ہی طریقت میں مقام حاصل ہوگا۔

۲۔ دین کا کام دین کی خاطر کرو، نام ونمود کی خاطر نہیں۔

۳۔ کھانا کھلاتے رہو، چاہے دال، روٹی ہی میسر ہو، کھلانے میں بڑی برکت ہے۔

۴۔ ستار بنو [۱۲۸] (پردہ پوش) مسلمانوں کے عیب چھپاؤ، خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی۔

۵۔ دنیا بری بلا ہے، جو اس میں پھنسا وہ پھنستا ہی چلا جاتا ہے۔ اور جو اس سے دور بھاگا اس کے قدموں میں ہوتی ہے۔

۶۔ نماز و روزہ تو فرائض میں سے ہیں، اصل دین معاملات کی درستگی کا نام ہے۔ [۱۲۹]

۷۔ یہاں پر اکثر بڑے بوڑھے کہا کرتے تھے۔ **الصلاۃ عادہ والصیام کفائدہ والدین معاملہ** ۔نماز پڑھتے رہنے سے عادت پڑ جاتی ہے اور روزہ ایک وقت کے کھانے کی بچت کرتا ہے اور دین جو ہے معاملات کی درستی کا نام ہے۔

۸۔ اول سلام، بعد طعام، آخر کلام۔ (یعنی ہر آنے والے کو سلام مسنونہ کے بعد کچھ کھلاؤ پلاؤ، اور بعد میں اس کی آمد کا مقصد دریافت کرو۔)

۹۔ جو پیر مریدوں کا محتاج ہو، میرے نزدیک وہ پیر نہیں۔

۱۰۔ پیر بننا مشکل اور صاحبزادہ بننا آسان ہے اللہ تعالیٰ صاحبزادگی کے شر سے محفوظ رکھے۔

Marfat.com

۱۱۔ اتباع میں خیر اور ابتداع میں شر ہے۔ متبع رہو، انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہو گے۔

۱۲۔ خمول میں نجات ہےاور ظہور میں فساد ہے۔

۱۳۔ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے بڑی قوت دے رکھی ہے۔ اور انسان اللہ تعالیٰ کے فضل ہی سے اس کے شر سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

۱۴۔ سلسلہ بس ایک ہی ہے، قادریہ باقی سب اس کے بیچ میں آجاتے ہیں۔ ۱۳۰

۱۵۔ بخیل کی روٹی کھانے میں کوئی ہرج نہیں، مگر منان (احسان جتلانے والا) کی روٹی نہ کھانی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ منان کے احسان سے محفوظ رکھے۔

۱۶۔ نجد کی مٹی میں خیر نہیں ہے، شر ہی شر ہے۔

۱۷۔ کسی کو اپنی ہمت سے بڑھ کر قرض نہ دو، اگر قرض دے دو تو کسی سے اس کا ذکر مت کرو اور نہ طلب کرو۔ جب کبھی مقروض، قرض لوٹا دے تو نیا رزق سمجھو۔

۱۸۔ عمل صالح کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے، اور یہی قبولیت کی علامت ہے۔ ہدایت خدا کی طرف سے ہوتی ہے مگر بندے کو کوشش کرنی چاہیئے۔

۱۹۔ خوش نصیبی ہے اسکے لئے جس کا مدینہ طیبہ میں خط پڑھا جائے، یا اس کا ذکر خیر ہو یا اس کا نام ہی لیا جائے۔

۲۰۔ سب لوگ اچھے ہیں، مگر خدا کسی سے کام نہ ڈالے۔

۲۱۔ یا غوث یا غوث کہے جاؤ دونوں جہانوں میں خیر ہے۔

۲۲۔ درود شریف زیارت کی نیت سے نہ پڑھو، حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کسی کے پابند نہیں، نواز دیں تو یہ ان کا کرم ہے۔

Marfat.com

۲۳۔ لا طمع، لا منع ولا جمع (طمع نہیں، منع نہیں اور جمع نہیں)۔
۲۴۔ وفا یہ ہے کہ تم اپنے ساتھی کو دفن کرو، یا وہ تمہیں مٹی کے نیچے ڈال آئے۔
۲۵۔ سردی سے بچو، یہ بڑھاپے میں بدلہ لے لیتی ہے۔
۲۶۔ کیلا کھانے میں جتنا ملائم ہے، ہضم ہونے میں اتنا ہی سخت ہے۔
۲۷۔ دولت کی مستی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اس سے بہت دیر میں ہوش آتا ہے۔
۲۸۔ خواہش پرستی مہلک رفیق اور بری عادت، زبردست دشمن ہے۔
۲۹۔ خود پسندی سے عقل میں فتور پیدا ہو جاتا ہے۔
۳۰۔ غیر جنس کی دوستی سے بچتے رہو۔
۳۱۔ اللہ تعالیٰ سے کثرت نہیں مانگو، برکت مانگو۔ اخلاص ہو تو تھوڑے رزق میں بہت برکت ہو جاتی ہے۔
۳۲۔ علم پڑھنے سے بھی آتا ہے اور علم صحبت سے بھی آتا ہے اور علم الہام سے بھی آتا ہے۔
۳۳۔ پیر تمہارا وہی ہے جس کے ہاتھ پر تم نے سب سے پہلے بیعت کی، باقی رہا فیض وہ جہاں سے ملے لے لو۔
۳۴۔ افتراق و انتشار سے ہمیشہ دور رہو۔
۳۵۔ خیر، خدا کی مخلوق کے ساتھ بھلائی کرنے میں ہے۔
۳۶۔ صدقہ و خیرات ہمیشہ حسب حیثیت اور اپنی استطاعت کے مطابق کیا کرو۔
۳۷۔ تشدد کبھی بھی اختیار نہ کرو، تشدد خیر نہیں لاتا۔
۳۸۔ اگر کوئی مدینہ طیبہ میں عدل اور صبر سے بیٹھا رہے تو اس کے لئے زرق ہر طرف سے چل کر آتا ہے۔

Marfat.com

۳۹۔ جو نجدی کے ہتھے چڑھ گیا تو وہ سمندر کی تہ میں پہنچ گیا۔ اگر بچ گیا تو یہ اس کو نئی زندگی ملی ہے۔

۴۰۔ فقیر یار شاطر ہے بار خاطر نہیں،

۴۱۔ رذیلوں کو علم سکھانا، خدا کی مخلوق کو فتنہ میں مبتلا کرتا ہے۔

۴۲۔ بلا میں صبر و شکر کامیابی کی کنجی ہے۔

۴۳۔ دشمن کی معذرت بھی قبول کرو۔

۴۴۔ دشمن کو کمزور اور بیماری کو معمولی خیال نہ کرو۔

۴۵۔ درویشی یہ ہے کہ کسی کا دل نہ دکھاؤ۔

۴۶۔ انسان کے لئے چار باتیں مہلک ہیں۔(۱) بغیر بھوک کے کھانا۔ (۲) ہمیشہ مسہل ادویہ کا استعمال کرتے رہنا۔(۳) زیادہ جماع کرنا۔ (۴) مخلوق کے عیوب کی تلاش میں رہنا۔

۴۷۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کے نام مدینہ منورہ سے نامہ وپیام و سلام جاتے ہیں۔

۴۸۔ خط لکھا کرو کاغذی گھوڑے اچھے ہوتے ہیں۔

۴۹۔ جو مخلوق کا خیر خواہ ہو، در اصل وہ خالق کی محبت میں ہے۔

۵۰۔ باقی رہنے والی دولت لوگوں نے ادب اور جستجو سے پائی ہے۔

۵۱۔ روزگار کی تلاش میں دیوانہ نہ بننا چاہیئے۔ جو نصیب میں ہوتا ہے ملتا ہے۔

۵۲۔ صدقہ خفیہ اللہ کے غضب کو روک لیتا ہے۔

۵۳۔ جو خُلق کے ساتھ مخلوق کی سلامتی کا خواہاں ہے اس نے اپنا چہرہ روشن کرلیا۔

۵۴۔ جو حسن ظن رکھتا ہے۔ وہ سکون سے زندگی بسر کرتا ہے۔

۵۵۔ عقل مند چار چیزوں کو نہیں چھوڑتا۔ صبر و شکر اور اطمینان و تنہائی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلیہ مبارک

اے آفتاب آئینہ دار جمال تو
مشک بیاہ فجمرہ گردان خالِ تو

درمیانہ قد مائل بہ درازی، گندمی رنگ، بارعب پرکشش مائل بہ کتابی چہرہ، پیشانی کشادہ و نورانی، پیشانی کے درمیان بنی کے اوپر ایک باریک رگ ہمیشہ پھڑکتی رہتی تھی، بنی اونچی اور خوب بھلی معلوم ہوتی تھی، بنی کے دونوں طرف رخساروں تک عجب چمک تھی، آنکھیں سیاہ، فراخ و روشن تھیں۔ لمبے اور باریک ابرو آپس میں قدرے ملے ہوئے، پلکیں درازی مائل و گھنی، رخسار سرخی مائل قدرے بھرے ہوئے اور خوب نچے ہوئے، دائیں رخسار پر تل۔ ریش مبارک گھنی اور ایک مشت و قدرے گھنگریالی مونچھوں کی نوکیں داڑھی سے ملی ہوئیں۔ لمبی گردن، سینہ وسیع۔ ہاتھوں کی انگلیاں قدرے لمبی اور ہتھلیاں پر گوشت و بے حد ملائم تھیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لباس

سفید عمامہ استعمال فرماتے، عمامہ کے نیچے مکاوی ٹوپی پہنتے، سردیوں میں کبھی اونی ٹوپی استعمال فرماتے تو اس کے نیچے سوتی ٹوپی ہوتی، ثوب (عربی لمبا کرتا) و پاجامہ زیر استعمال رہتا۔ ہمیشہ صدری (سفید، کریم اور گہرے برؤن رنگ کی) پہنتے۔ کبھی کبھی شیروانی (برؤن رنگ کی) زیب تن ہوتی۔ کبھی کبھار جبہ مدنیہ بھی زیر استعمال ہوتا، کوٹ کا استعمال بالکل پسند نہ تھا۔ خفین (چمڑے کے موزے، سیاہ رنگ کے) ہمیشہ استعمال میں رہتے تھے۔ گھٹنوں کے شدید درد کی وجہ سے اکثر جبوہ (کپڑے کی پٹی) استعمال فرماتے۔

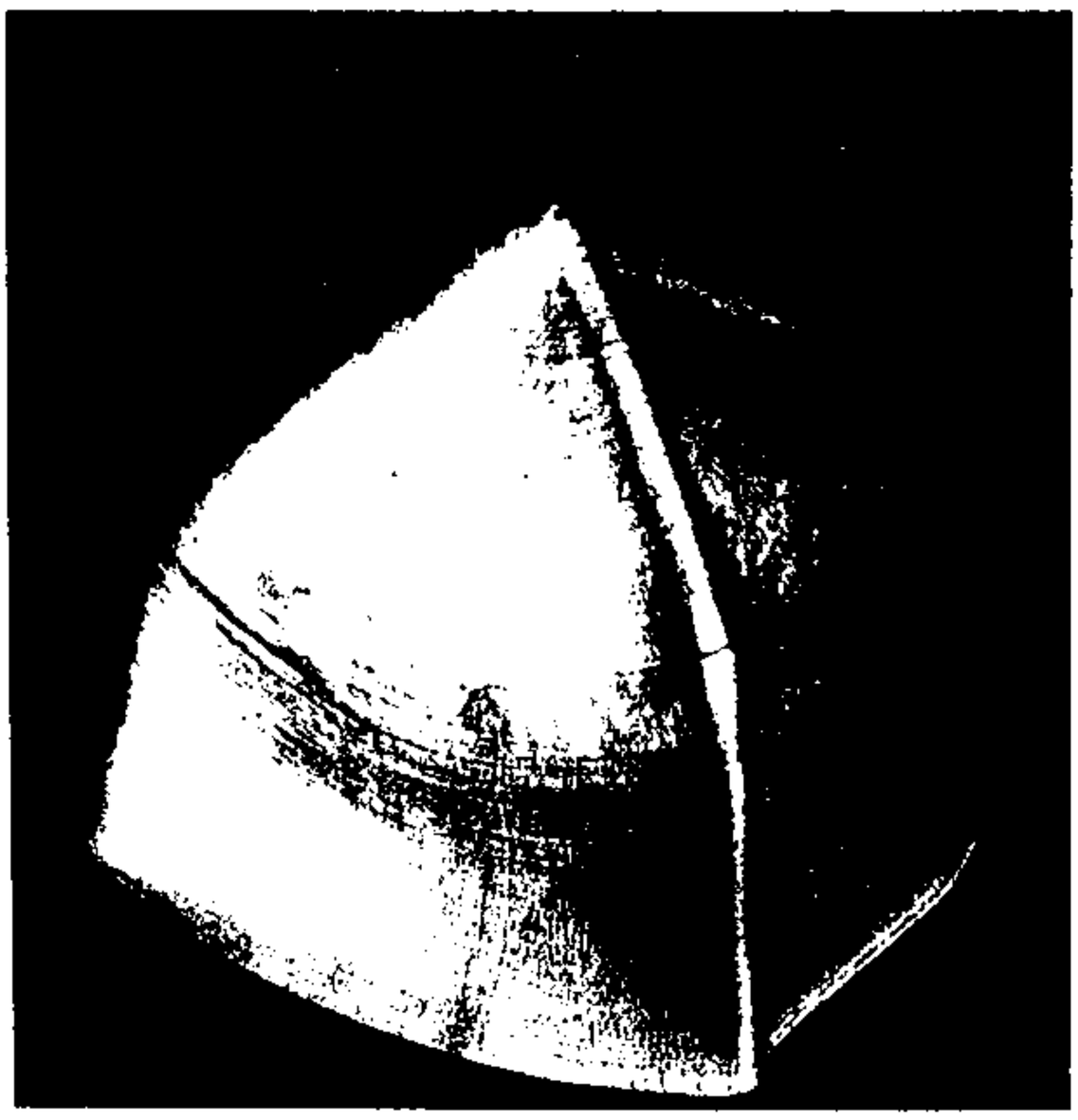

حضرت قطب مدینہ قدس سرہ کی ٹوپی کی تصویر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھو القادر

کشف

و

کرامات

Marfat.com

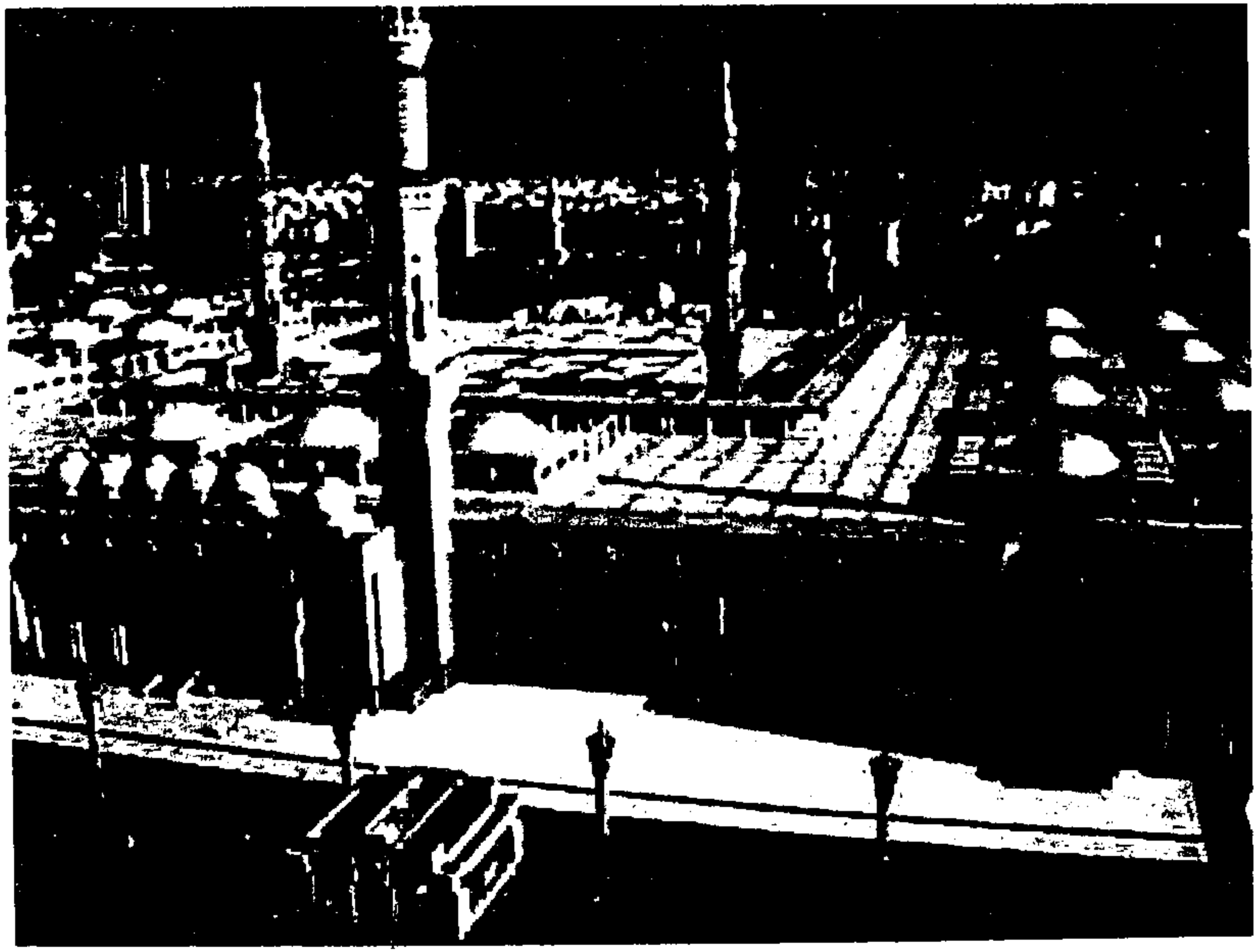

Marfat.com

دو عظیم بشارتیں

امسال یعنی جنوری ۱۹۷۴ء میں میرا قیام مدینہ منورہ کی اصطفا منزل میں تقریباً اٹھائیس یوم رہا۔ اسی دوران خداوند کریم کا یہ فضل عظیم ہوا کہ رحمت اللعالمین ﷺ کے دربار سے وہ انعام عطا ہوا جس کو میں اپنی زندگی کی سب سے بڑی کامیابی اور اپنی قسمت کی معراج کہوں تو بے جا نہ ہوگا۔ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ مدینہ منورہ میں میرا اصطفا منزل میں قیام تھا۔ اور اکثر اصطفا منزل میں ہی قیام رہتا ہے۔ اصطفا منزل کی ہفتہ وار محفل میں بھی شریک ہوتا ہوں اور مدینہ منورہ کے دیگر علاقوں میں جو میلاد مبارک اور نعت خوانی کی محفلیں ہوتی ہیں اس میں بھی شرکت کرتا ہوں مگر حضرت مولانا ضیاء الدین شاہ صاحب قبلہ کے یہاں جو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت حضرت احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ بھی ہیں اور مدینہ منورہ کے جید عالم اور شیخ المشائخ بھی ہیں۔ ان کے دولت خانے پر جو محفل روزانہ بعد نماز عشاء ہوتی ہے اس میں پابندی کے ساتھ شرکت کرتا ہوں اور یہ شرکت میں اپنے لئے باعث برکت سمجھتا ہوں۔ اور خوشنودی رحمت اللعالمین ﷺ جانتا ہوں۔

دوران قیام مدینہ منورہ میرے گلے میں ایک گلٹی نکل آئی۔ یہ گلٹی بالکل حلق کے نیچے تھی۔ رفتہ رفتہ یہ گلٹی بڑھنے لگی اس کے درد کی شدت کی وجہ سے مجھے بخار ہو گیا۔ اور بخار بھی گلٹی کے ساتھ ساتھ بڑھتا گیا۔

تقریباً ایک ہفتہ اس بخار میں اس قدر شدت رہی کہ چوبیس گھنٹے میں ایک یا دو گھنٹے کے لئے کم ہو جاتا اور تقریباً بائیس گھنٹے اپنی شدت اور توانائی کے ساتھ طاری رہتا جس کی وجہ سے میرے جسم کی توانائی جواب دے گئی اور مجھ میں اس قدر کمزوری آ گئی کہ کئی کئی وقت کی نمازیں بستر پر ہی پڑھتا بلکہ کسی

Marfat.com

کسی وقت کی نماز قضا بھی ہو جاتی ۔ بخار کی شدت میں ہوش ہی نہیں ہوتا کہ کب اذان ہوئی اور کب نماز کا وقت گذر گیا۔

جس کمرے میں میرا قیام تھا اسی کمرے میں جمعیت العلمائے پاکستان کے معزز اراکین حضرت مولانا عبدالستار خاں صاحب نیازی، حضرت مولانا ارشد القادری صاحب، حضرت مولانا شاہ فرید الحق صاحب، حضرت مولانا شاہ احمد نورانی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھی تشریف فرما تھے۔ یہ حضرات روزانہ ازراہ کرم میری تیمارداری' مزاج پرسی کرتے اور مجھے تسلی و تشفی دیتے ۔ان کے علاوہ میرے ایک دیرینہ کرم فرما جن سے پہلے بھی میری ملاقات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی، وہ ہمہ وقت میری تیمارداری میں لگے رہتے ۔ان کا قیام تو دوسری جگہ تھا مگر میرے تقریباً ۱۸ گھنٹے روزانہ انھیں کی معیت میں گزرتے یہ میرے مخلص دوست اور محسن بھائی الحاج محمد جمیل صاحب تھے۔ جن کا قیام لاہور میں ہے اور لاہور کی ایک مشہور تجارتی فرم ''رشید برادرز'' کے مالکوں میں ہیں۔ اور میرے ہمراہ ایک ہی جہاز میں سوار ہو کر وہ بھی پاکستان واپس ہوئے تھے۔

اب گلے میں تکلیف اس قدر بڑھ گئی تھی کہ حلق سے غذا اور دوا نیچے اترنا دشوار ہوگئی اور اکثر سانس رک رک جاتی پہلے تو میں بہت گھبرایا لیکن یکا یک مجھے محسوس ہوا کہ شاید پروردگار نے اپنے حبیب (ﷺ) کے صدقے میں میری وہ دلی آرزو پوری کردی جس کو ہر مومن اپنی ہی آرزو سمجھتا۔ یعنی مدینہ منورہ کی موت اور جنت البقیع میں مدفن۔ اب میرا دل مطمئن ہوگیا تھا میں نے اپنے اس خیال کا کسی سے بھی تذکرہ نہیں کیا یہاں تک کہ بھائی جمیل احمد کو بھی نہ بتایا حالانکہ انھوں نے میری بیماری میں میرے ساتھ بہت تعاون کیا۔ خداوند کریم ان کو اس کی جزائے عظیم دے۔ حضرت قبلہ شاہ صاحب کے یہاں اس بخار میں بھی حاضری دیتا تھا اور نعت شریف

Marfat.com

بھی پڑھتا تھا اور یہ میرے آقا ﷺ کا کرم خاص تھا کہ اس قدر بخار اور گلے کی تکلیف کے باوجود نعت شریف میں کوئی تکلیف اور پریشانی حائل نہیں ہوتی تھی۔ لیکن اس ہفتے اس قدر غفلت طاری رہی کہ حضرت صاحب کے یہاں تین دن متواتر غیر حاضری ہوگئی چوتھے دن جب حاضر ہوا سب کو سلام کر کے ایک طرف بیٹھ گیا۔ حضرت صاحب نے استفسار فرمایا جب معلوم ہوا کہ سکندر ہے تو میری طرف متوجہ ہوئے اور عجیب انداز میں فرمایا سکندر تو کہاں تھا؟ ہم تجھ کو بہت یاد کرتے ہیں اور ساری محفل کے لوگ تجھے یاد کرتے ہیں۔

ان الفاظ کو سن کر میں سناٹے میں آ گیا (اس سے پہلے حضرت صاحب نے کبھی ان الفاظ سے مخاطب نہیں کیا تھا بلکہ اکثر کمال شفقت سے سکندر بھائی بھی فرمادیا کرتے تھے) میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ اپنی جگہ سے اٹھ کر حضرت صاحب کے قریب گیا دست بوسی کی اور نہایت ادب سے عرض کیا حضور بخار کی شدت کی وجہ سے حاضری نہ ہوسکی میں معذرت خواہ ہوں۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت چائے کی پیالی عطا فرمائی، چائے پینے کے بعد حضرت صاحب نے نعت شریف کی فرمائش کی میں نے ایک نئی نعت شریف جو اس بیماری کے عالم میں گنبد خضرا کو دیکھ کر لکھی تھی سنائی اس نعت شریف کا ایک شعر تھا۔

موت آنی ہے جس وقت آ جائیگی، جان جانی ہے جس دم چلی جائیگی
زندگی تو مدینے کی ہے زندگی، اور مدینے میں جینے کی کیا بات ہے

اس شعر کو سنکر شاہ صاحب بے قرار ہوگئے آنکھ سے آنسو جاری ہوگئے اور جملہ اہل محفل پر بھی کیف طاری ہوگیا حضرت شاہ صاحب نے دعا فرمائی میں نے عرض کیا حضور اس مرتبہ دو دو امتحان سے گذر رہا ہوں فرمایا کیسے؟ میں نے عرض کیا ایک بخار دوسرے گلے کی تکلیف برجستہ فرمایا

Marfat.com

اس مرتبہ انعام بھی دو دو ملیں گے (اس محفل میں احقر راقم الحروف بھی حاضر تھا) میں خوش ہو گیا ایسا محسوس ہوا کہ میں بالکل تندرست ہوں مجھے کوئی بیماری نہیں ہے لیکن دل میں بے چینی پیدا ہو گئی کہ وہ کون سے انعامات مجھے ملیں گے جب برداشت نہ کر سکا تو عرض کیا حضرت صاحب وہ دو انعام کیا ہیں؟ ارشاد ہوا ایک انعام تو یہ ہے کہ تم آئندہ سال پھر مدینے آؤ گے یہ خوشخبری سن کر میں اپنے دل پر قابو نہ رکھ سکا بے قرار آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب امڈ آیا تھوڑی دیر کے بعد پھر درخواست کی کہ حضرت صاحب دوسرا انعام کیا ہے ارشاد ہوا دوسرا انعام چلتے وقت ملے گا محفل ختم ہو گئی لوگ ایک دوسرے سے مصافحہ کر کے اپنے اپنے مقام پر روانہ ہو گئے میں بھی اصطفا منزل میں واپس آ گیا۔ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی تہجد کی اذان ہوئی، فجر کی اذان ہوئی، دونوں نمازیں بستر پر ہی پڑھیں اور درود شریف پڑھتے پڑھتے نیند غالب ہو گئی تھوڑی دیر کے بعد جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ گلے کی گلٹی پھوڑا بن کر پھوٹ گئی ہے جسم کے کپڑے اور بستر مواد سے گندے ہو رہے ہیں ابھی میں حیرت بھری نگاہوں سے بستر کو دیکھ ہی رہا تھا کہ میرے محسن دوست بھائی جمیل صاحب السلام علیکم کہتے ہوئے تشریف لائے میں نے ان کو سارا ماجرا سنایا ان کو بھی پھوڑے کے پھوٹ جانے اور دو دو انعام ملنے کی خوشخبری سے بے حد خوشی ہوئی جس دن صبح کو یہ پھوڑا پھوٹا اسی دن سے گلے کی تکلیف ختم ہونا شروع ہو گئی اور بخار تو بالکل ہی ختم ہو گیا۔

مدینہ منورہ میں اس دن محرم الحرام کی دس تاریخ تھی۔ بعد نماز ظہر مدینہ منورہ کے ایک تاجر کے یہاں حضرت امام حسین ؓ کی فاتحہ کے سلسلے میں ایک محفل نعت خوانی میں میری ملاقات جدہ کے ایک متمول تاجر شیخ علی عبدالقادر صاحب سے ہو گئی (یہ صاحب ہندوستان کے مشہور شہر گجرات سے پاکستان بن جانے کے بعد پاکستان جانے کے بجائے جدہ چلے آئے تھے

Marfat.com

زبان اردو بولتے بھی تھے، سمجھتے بھی تھے، جدہ میں ہی کاروبار شروع کر دیا. تھا وہ عاشق رسول (ﷺ) تھے اور نعت خوانی کا ذوق بھی رکھتے تھے اس لئے میرے کلام اور انداز بیان کو بہت سراہا) اسی رات بعد نماز عشاء ایک دوسری محفل میں پھر ان سے ملاقات ہوگئی یہاں بھی نعت خوانی سے متاثر ہوئے اور خصوصیت کے ساتھ سلام پڑھنے سے بہت خوش ہوئے ،اب وہ میرے دوست بن گئے تھے۔

دوسرے دن پھر دوپہر کی ایک محفل سے شرکت کے بعد میں اصطفا منزل واپس جارہا تھا کہ شیخ صاحب ایک دکان پر نظر آ گئے ۔پھر ملاقات ہوگئی۔ یہاں شیخ صاحب نے میرا نام و پتہ وغیرہ پوچھا۔ میں نے ان کو بتایا انھوں نے مجھے جدہ آنے کی دعوت دیدی اور پتہ وغیرہ بھی لکھوا دیا بعد نماز عشاء پھر ایک محفل میں شیخ صاحب سے ملاقات ہوگئی۔شیخ صاحب سلام بڑے والہانہ انداز سے پڑھتے ہیں۔اس محفل میں تو شیخ صاحب میرے لئے بالکل بے تکلف دوست بن گئے تھے اس مرتبہ انھوں نے مجھ سے وعدہ لے لیا کہ میں جدہ میں شیخ صاحب کے یہاں ہی قیام کروں گا ان تمام محفلوں اور ملاقاتوں میں بھائی جمیل بھی ہمراہ ہوتے تھے۔واپسی میں بھائی جمیل صاحب سے مشورہ کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ہم کو جدہ تو جانا ہی ہے اگر شیخ صاحب پیش کش کرتے ہیں تو کیوں نہ قبول کر لی جائے؟ مختصر یہ ہے کہ ہم لوگ بروز جمعہ نماز مغرب کے بعد مدینہ منورہ سے جدہ شیخ صاحب کے ہمراہ روانہ ہوگئے۔ رات ان کے گھر قیام کیا شیخ صاحب نے ہم لوگوں کے آرام اور خاطر مدارات میں کوئی کمی نہ ہونے دی۔ دوسرے دن صبح ناشتہ کے وقت شیخ صاحب فرمانے لگے سکندر بھائی ایک خواہش ہے اگر پوری کردو تو مہربانی ہوگی۔ میں نے کہا شیخ صاحب کیا حکم ہے فرمایئے کہنے لگے میری خواہش ہے آج رات نماز عشاء کے بعد اسی کمرے میں ایک چھوٹی سی نعت خوانی کی محفل

Marfat.com

ہو جائے میں اپنے چند دوستوں کو آپ کی نعتیں سنوانا چاہتا ہوں شیخ صاحب کی یہ خواہش ہم لوگوں کی عین دلی تمنا تھی اس لئے فوراً مسئلہ طے ہو گیا۔

شیخ صاحب اپنے کام میں مصروف ہو گئے ہم اور جمیل بھائی ائیر پورٹ اپنی اپنی سیٹوں کے متعلق معلوم کرنے چلے گئے ہم لوگوں کو سیٹیں تیسرے دن کی ملیں دوپہر کے وقت شیخ صاحب کے در دولت پر حاضر ہوئے شیخ صاحب بھی تھوڑی دیر بعد آ گئے مگر کچھ پریشان تھے پوچھنے پر بتایا آج رات کاروباری سلسلے میں ایک پارٹی سے ملنا ضروری ہے اور پریشانی کی بات یہ ہے کہ آج محفل نعت نہیں ہو سکتی ہم لوگوں نے ان کو بتایا کہ ہماری سیٹیں پرسوں کی ہیں ہم کل رات بھی آپ ہی کے یہاں قیام کریں گے شیخ صاحب خوش ہو گئے انھوں نے دوسرے دن بندوبست کر لیا بعد نماز عشاء ایک گھنٹہ پینتالیس منٹ کی محفل ہوئی اور بہت روحانی محفل ہوئی کیونکہ اس میں اہل دل اور شمع رسالت کے پروانے کثرت سے تھے۔ محفل برخواست ہوئی مہمان چلے گئے اب ہم تینوں آدمی سونے کی غرض سے اپنے اپنے بستر پر لیٹے تو شیخ صاحب نے ٹیپ ریکارڈ جس میں پونے دو گھنٹے کی محفل کی نعتیں ٹیپ تھیں اپنے سینے پر رکھ کر آہستہ آواز میں نعتیں سننا شروع کر دیں مجھے ان کا یہ ذوق دیکھ کر ان پر رشک آنے لگا نیند میری بھی آنکھوں میں نہ تھی بھائی جمیل کو بھی نیند نہیں آ رہی تھی مگر ہم لوگ خاموش لیٹے رہے شیخ صاحب نے پورا ٹیپ دو مرتبہ سنا اس کے بعد بھی سوئے کہ نہیں مگر ہم لوگ سو گئے۔

صبح فجر کی نماز کے بعد دیگر وظائف وغیرہ سے فارغ ہو کر شیخ صاحب اور جمیل بھائی سو گئے میں چپکے سے اپنے بستر سے اٹھا اور ٹیپ ریکارڈ میں ایک نئی کیسٹ لگا کر دو نئی نعتیں ٹیپ کرنا شروع کر دیں۔ یہ ارادہ میں نے رات ہی کو کر لیا تھا ایک نعت شریف دل پر ضبط کر کے ٹیپ کر سکا مگر دوسری نعت شریف جو میں نے عین رخصتی کے وقت دربار رسالت میں رو رو کر پیش کی تھی

Marfat.com

اور پوری کی پوری نعت برجستہ تھی اور ابھی تک نظر ثانی بھی نہیں کی تھی۔ اس کو ٹیپ کرتے وقت دل بھرا ہوا تھا۔ مدینہ نگاہوں سے پوشیدہ ہو چکا تھا مدینے کی یاد کے ساتھ ہی ان آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ رقت بڑھتی گئی۔ جتنا دل کو سنبھالنا چاہا اسی قدر اور بے قراری بڑھتی گئی اشکباری بڑھتی گئی، رقت شدید ہوتی گئی میں جدہ کی دنیا سے نکل کر مدینے کی دنیا میں پہونچ چکا تھا اور دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو گیا تھا۔ مجھے اس کا بھی احساس نہ رہا کہ آنسو سسکیوں کے علاوہ میری چیخوں کی آواز بھی ٹیپ ریکارڈ میں ٹیپ ہو رہی ہے جمیل بھائی اور شیخ صاحب دونوں ہی جاگ گئے تھے مگر مصلحتاً خاموش لیٹے ہی رہے۔ جب مجھے خود ہی اپنی بے خودی سے فراغت ملی پہلے ٹیپ بند کیا پھر جلدی سے آنسو پونچھے اور احساس شرمندگی سے منہ سے رومال لپیٹ کر اسی صوفے پر دراز ہو گیا، سو گیا۔

صبح ناشتے کے وقت جمیل بھائی اور شیخ صاحب نے مسکرا کر میری طرف دیکھا میری آنکھیں پرنم ہو گئیں اور میں ان سے آنکھیں ملا نہ سکا۔ ناشتے کے بعد شیخ صاحب نے کہا۔ سکندر بھائی تم بہت خوش نصیب ہو میں ان کا مطلب نہ سمجھ سکا میں نے آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے کہا شیخ صاحب اس میں کیا شک ہے۔ شیخ صاحب نے میرے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔ سکندر بھائی میری والدہ تم کو انعام دینا چاہتی ہیں میں نے کہا کیسا انعام؟ کہنے لگے کہ ایسا انعام جو تمہاری دنیا اور آخرت دونوں سنوار دے گا۔ میں نے شیخ صاحب کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا مگر شیخ صاحب کے چہرے سے خوشی کے آثار مفقود تھے۔ اور چہرہ اداس اداس تھا مجھے بہت تعجب ہوا اس سے پہلے کہ میں شیخ صاحب سے کچھ کہتا شیخ صاحب کھڑے ہو گئے اور جمیل بھائی سے کہنے لگے کہ میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں دو گھنٹہ تک واپس آ جاؤں گا آپ لوگ اس عرصے میں اپنا سامان وغیرہ درست کر لیں۔

Marfat.com

بازاران کے مکان سے بالکل قریب ہی تھا۔اس لئے ہم اور جمیل بھائی بازار چلے گئے جب بازار سے واپس ہوکر گھر پہونچے تو شیخ صاحب اپنے مکان پر موجود تھے ،ہم لوگوں نے جلدی جلدی سامان باندھا ائیرپورٹ پر ایک بجے دن کو پاکستانی ٹائم کے مطابق پہونچنا تھا اور ساڑھے گیارہ بجے تھے شیخ صاحب نے کہا کھانا تیار ہے کھالو۔جمیل بھائی نے کہا ابھی سے؟ میں نے فورا جواب دیا شیخ صاحب کھانا بعد میں کھائیں گے پہلے وہ انعام دکھایئے شیخ صاحب نے افسردگی سے کہا۔ابھی نہیں وہ انعام چلتے وقت ملے گا! دفعتاً میرے دماغ میں حضرت شاہ صاحب کے وہ الفاظ جوانھوں نے آج سے تقریبا ۶ یوم پہلے مدینہ منورہ میں فرمائے تھے کہ دوسرا انعام چلتے وقت ملے گا گونج گئے۔کھانا ہم لوگوں میں سے کوئی بھی پیٹ بھر کر نہ کھا سکا اور میرا تو عجب حال تھا۔مدینہ منورہ سے جدائی کا صدمہ انعام ملنے کی توقع اور کیا انعام ملے گا؟ اس کی جستجو کھانے سے فارغ ہونے کے بعد شیخ صاحب اندر چلے گئے پھر واپس آکر خاموش بیٹھ گئے۔انھوں نے لڑکوں کو ٹیکسی منگانے کے لئے بھیج دیا تھا۔مگر میں اپنے دلی جذبات کو ضبط نہ کرسکا میں نے بے چینی سے پوچھا شیخ صاحب وہ انعام کہاں ہے؟ اب تو ہم لوگ جارہے ہیں۔

شیخ صاحب نے کہا مل جائے گا چند لمحوں کے بعد شیخ کھڑے ہوگئے اور ہم لوگوں سے کہنے لگے چلئے وضو کرلیں میں نے کہا شیخ ابھی نماز ظہر میں بہت وقت ہے ہم لوگ ائیرپورٹ پہونچ کر نماز ادا کرلیں گے مگر شیخ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ بلکہ غسلخانہ کی طرف چلدیئے ان کے ساتھ ہم لوگوں نے بھی وضو کرلیا۔

شیخ صاحب مکان کے اندر گئے اور ایک کالے کپڑے میں لپٹی ہوئی کوئی شے اپنے ہمراہ لائے اور مجھ سے کہا یہ تمہارا انعام ہے میں نے

Marfat.com

حیرت سے پوچھا یہ کیا چیز ہے؟ شیخ نے مسکرا کر کہا یہ رحمت اللعالمین محبوب رب العالمین ﷺ کی ریش مبارک کے بال ہیں جن کی نعتیں پڑھ کر تم خود بھی بے قرار ہو جاتے ہو اور دوسروں کو بھی بے قرار کر دیتے ہو۔

اتنا سن کر جو دل کا حال ہوا وہ قابل بیان نہیں ہے پورے جسم میں سنسناہٹ سی پھیل گئی۔ ہاتھوں میں کپکپی طاری ہوگئی آنکھیں جو دیکھ رہی تھیں انہیں دیکھ کر بھی یقین نہیں آتا تھا اور کان جو کچھ سن رہے تھے انہیں سن کر بھی یقین نہیں ہوتا تھا۔ کئی منٹ تک ہم لوگ گم سم حالت میں موئے مبارک کو تکتے رہے پھر میں نے ہمت کر کے ہاتھ آگے بڑھائے درود شریف پڑھتے ہوئے موئے مبارک کا رومال ہاتھ میں لیا بوسہ دیا۔ آنکھوں سے لگایا۔ اور پھر سر پر رکھ کر کئی منٹ تک خاموش کھڑا ہو کر سوچتا رہا۔ آج میری برسوں کی ایک دلی تمنا پوری ہوگئی کل کسی عاشق رسول (ﷺ) نے کہا تھا:

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور (ﷺ)
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

اور آج جدہ شریف میں سرکار ﷺ کی نعل پاک نہیں بلکہ سرکار ﷺ کی ریش مبارک کے بال میرے سر کے تاج بنے ہوئے ہیں اس وقت دنیا کا کونسا تاجور مجھ سے زیادہ قیمتی تاج اپنے سر پر رکھے ہوئے ہے اور آج دربار مصطفیٰ (ﷺ) کا یہ غلام دنیا کے کسی شہنشاہ سے بھی عظمت و مرتبے میں کم نہیں۔

بے شبہ چرخ ثریا یہ ہے رفعت میری
بڑھ گئی بخت سکندر سے بھی قسمت میری
مل گیا ہے مجھے سرکار کا موئے اقدس
اب لگاؤ جو لگا سکتے ہو قیمت میری

یکا یک جمیل بھائی نے موئے مبارک کا رومال اپنے ہاتھ میں لے کر

Marfat.com

مجھے آہستہ سے صوفہ پر بٹھا دیا انہوں نے بھی بوسہ دیا آنکھوں سے لگایا۔ سر پہ رکھا میں بے خود ہو گیا۔ مجھے اس وقت ہوش آیا جب شیخ کے لڑکوں نے آ کر بتایا کہ ٹیکسی آ گئی ہے شیخؒ صاحب کے بچے سامان لے کر نیچے اتر گئے میں نے ایک گلاس پانی اور ایک کپ چائے سب کے ساتھ پی کر شیخ صاحب سے کہا اماں جی کو ہمارا سلام کہہ دو اور یہ بھی کہہ دو کہ آپ نے جو عطیہ دیا ہے میں اس کا احسان عمر بھر نہ بھلا سکوں گا۔ شیخ صاحب خاموش بیٹھے رہے پھر میں نے دوبارہ شیخ صاحب سے کہا، شیخ صاحب نے کہا اماں جی کی طبیعت اس وقت ٹھیک نہیں ہے وہ اس وقت کوئی بات نہیں کر سکتی ہیں۔ بھائی جمیل نے اور میں نے ایک ساتھ محسوس کیا کہ اماں بی کو موئے مبارک کی جدائی بہت شاق گذر رہی ہے میں نے تکلفاً کہا کہ شیخ صاحب اماں صاحبہ کو ہمارا سلام کہہ دو اور کہہ دو کہ سکندر کہتا ہے کہ آپ نے جو تحفہ مجھ کو عطا فرمایا ہے میں نے قبول کیا اور اب سکندر آپ کو یہ تحفہ پیش کرتا ہے قبول کر لیں۔ شیخ صاحب نے ڈبڈبائی آنکھوں سے مجھے دیکھا اور کہا سکندر بھائی اماں جی نے یہ تحفہ آپ کو اپنی طرف سے نہیں دیا بلکہ جس کی امانت تھی اسی نے آپ کو دیا ہے میں یہ سن کر سناٹے میں آ گیا ہم لوگ رومال سے آنسو پوچھتے ہوئے نیچے اترے سب سے بغل گیر ہوئے مصافحہ کیا رخصت ہو کر ٹیکسی میں بیٹھ گئے۔

شیخ صاحب ٹیکسی کے دروازے کے قریب آ کر کھڑے ہو گئے فرمایا سکندر بھائی یہ نعمت ہمارے خاندان میں صدیوں سے محفوظ تھی والدہ صاحبہ جب ہندوستان سے ہجرت کر کے جدہ آئیں تو ہمارے خاندان کے کئی افراد اس نعمت کو حاصل کرنا چاہتے تھے مگر والدہ صاحبہ نے ان کو ٹال دیا اور کئی رشتہ دار ناراض ہو گئے۔ لیکن تم نے آج صبح حضور ﷺ کی نعت شریف پڑھ کر مجھ کو اور گھر کے ہر فرد کو اور خاص کر والدہ کو بے قرار کر دیا۔ اور تمہاری اس بے قراری نے ہم لوگوں کا دل ہلا دیا۔

Marfat.com

میری والدہ کو اپنے رشتہ دار راضی نہ کر سکے اور تم نے ایک نعت پڑھ کر میری والدہ کا دل مسخر کرلیا۔ والدہ کی ہدایت ہے اس کا ادب کرنا بے ادبی کرنے سے ذلیل و رسوا ہو جاؤ گے۔ چنانچہ اب تک ہزاروں عورتیں، مرد، بچے، بچیاں حضور ﷺ کے موئے مبارک کی زیارت کر چکے ہیں خداوند کریم مجھے اور میرے گھر کے ہر فرد کو اس کی برکت سے فیضیاب کرے اور اس کے ادب کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت قبلہ ضیاء الدین شاہ صاحب کی پیش گوئی کا دوسرا حصہ یعنی دوسرا انعام تو مل گیا ہے مگر پہلا انعام ۷۵ء کی حاضری ابھی باقی ہے بظاہر اسباب کچھ بھی نہیں مگر میرا دل مطمئن ہے۔ مجھے خدا کے فضل اور سلطان مدینہ ﷺ کی رحمت پر پورا پورا بھروسہ ہے کہ میں انشاء اللہ امسال بھی حاضر دربار ہو کر سلام پیش کروں گا کیونکہ اللہ کے ایک ولی اور سرور کائنات ﷺ کے ایک عاشق صادق نے میرے لئے دعا فرمائی ہے۔ اور صرف میرے ہی لئے نہیں بلکہ میری رفیقہ حیات کیلئے بھی۔

یہ واقعات ۷۴ء کی حاضری کے بعد تحریر کئے تھے اور نومبر کی ۱۵ تاریخ تک کی تمام نعتیں جو مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور وہاں سے واپس آ کر پاکستان میں لکھی تھیں اس مجموعے میں شامل کر دی تھیں۔ ابھی کتابت کا سلسلہ جاری تھا اور کاپیاں پریس میں بھیجنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ سرکارِ مدینہ ﷺ کی رحمت نے نواز دیا اور ۲۶ نومبر کو سفینہ حجاج میں سوار ہو کر جدہ کو روانگی ہو گئی مگر تنہا نہیں میری رفیقہ حیات بھی ہمراہ تھیں اور حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب قبلہ کی پیشن گوئی حرف بحرف صحیح ثابت ہو رہی تھی۔ ۱۳۱

ان کی ذرہ نوازی کی کیا بات ہے
حاضری مدینہ کی کیا بات ہے

Marfat.com

فقیر قادری کے لئے بشارت

۱۹۷۴ء میں فقیر قادری نے مدینہ طیبہ میں مستقل سکونت کا ارادہ کرلیا، اس کا اظہار احقر نے اپنے ایک نہایت مہربان شیخ عبدالہادی بن خیر محمد بن حامد السندھی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کیا تو وہ بہت خوش ہوئے، کہا یہ تو بہت اعلیٰ ارادہ ہے، دعا کی اور کہا میں کپڑے کی تجارت شروع کرنے والا ہوں آپ میرے ساتھ شریک ہوجاؤ مگر شرط یہ ہے کہ کم از کم دس برس کا معاہدہ کرو کہ آپ کہیں نہیں جاؤ گے، احقر نے ان سے کچھ دنوں کی مہلت طلب کی اور والدہ محترمہ کو عریضہ ارسال کردیا کہ مجھے مدینہ طیبہ میں دس سال کے لئے کام مل رہا ہے اس لئے اب میں پاکستان نہیں آؤں گا۔ احقر کی والدہ محترمہ نے مجھے بھی خط لکھوایا کہ ایسا نہ کرو تم پاکستان واپس آجاؤ اور حضرت قطب مدینہ قدس سرہ العزیز کی بارگاہ میں بھی عریضہ ارسال کیا کہ عارف دس سال کے لئے مدینہ طیبہ میں رہنا چاہتا ہے مجھ سے یہ فراق برداشت نہ ہوگا اس لئے مہربانی فرما کر عارف کو واپس بھیج دو۔

ایک رات اختتام محفل پر جب تمام احباب تشریف لے گئے۔ تو حضرت سیدی و مرشدی ﷺ نے فرمایا:

''عارف بیٹا ایک خط آپ کے گھر سے میرے نام آیا ہے،
اس میں کچھ آپ کے لئے بھی تحریر ہے پڑھ لو۔''

اور سجادہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا یہاں رکھا ہے، فقیر نے خط پڑھا اور چپکے سے سجادہ کے نیچے رکھ دیا۔ پھر سیدی ﷺ نے فرمایا:

'' بیٹا خط پڑھ لیا ''

عرض کی جی حضور پڑھ لیا ہے، فرمایا کیا ارادہ ہے، عرض کی حضرت

Marfat.com

آپ دعا فرمادیں والدہ کو بھی کچھ دن میں صبر آ ہی جائے گا میرا مدینہ طیبہ سے جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔آپ ؒ نے فرمایا:

''والدہ صاحبہ کا کہنا مانو اس میں تمہارے لئے خیر و برکت ہے''

دوبارہ عرض کی آپ کرم فرما کر دعا فرمادیں میرا واپس جانے کا کوئی ارادہ نہیں۔معمولی سے جلال میں آ کر فرمایا:

''نہیں! چلے جاؤ والدہ صاحبہ کا حکم مانو، تم انشا اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ میں آؤ گے اور یہاں ہی بسو گے۔''

اس سلسلہ میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمتہ اللہ علیہ سے بھی احقر کی والدہ ماجدہ نے خط لکھوایا تھا، حکیم صاحب نے تحریر کیا۔

''وحید احمد [۱۳۲] آپ کے گھر کی خیریت لاتا رہتا ہے۔کل آپ کی والدہ صاحبہ کا یہ پیغام لایا کہ عارف صاحب کو لکھو کہ ایک سال کا کوئی کام ملے تو کرلیں۔دس سال والا کام نہ کریں اسی سلسلے میں احقر آپ کو یہی عرض کرے گا کہ جو کچھ بھی پروگرام بناؤ۔اپنی والدہ کی رضامندی سے بناؤ۔اور حضرت مدنی مدظلہ کی مرضی سے بناؤ۔'' [۱۳۳]

پھر احقر نے حکیم صاحب کو حضرت سیدی و مرشدی قبلہ ؒ کا حکم تحریر کیا تو آپ نے جواب میں کہا۔

''حضرت صاحب کا مشورہ صحیح ہے۔اس پر عمل کریں۔''

احقر بادل نخواستہ پاکستان واپس آ گیا۔الحمد للہ پھر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا مرشد کریم کی دعا رنگ لائی، محبوب کریم ﷺ نے احسان عظیم فرمایا مدینہ طیبہ میں بسالیا۔ویسا ہی ہوا جیسا کہ سیدی قطب مدینہ ؒ نے

Marfat.com

فرمایا تھا۔ اللہ رب العزت سے بوسیلہ غوث الوری ؒ دعا ہے کہ قادری مروں اور بقیع شریف میں مرشد کے قدموں میں مدفن نصیب ہو۔

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدر عبدالقادر قدرت نما کے واسطے

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

حضرت سیدی ضیاء الدین احمد قادری ؒ کے کمرے کی اندرونی کھڑکی، سامنے جو ایرکنڈیشن دکھائی دے رہا ہے وہ مباحث (سی آئی ڈی) والوں کے دفتر کا تھا۔

Marfat.com

مکتوب حکیم محمد موسیٰ امرتسری

Marfat.com

مکتوب حکیم محمد موسیٰ امرتسری

Marfat.com

۱۸۶/۶۲ ۱۹۷۴ء

دعا ملکی عافیت و صحت پیام کھوسہ سلام
شمع بزم ہدایت پیام کھوسہ سلام

محترم المقام جناب حکیم محمد عارف صاحب کھوسہ

سلام مسنون ۔!

آپ کے گرامی نامہ مورخہ ۱۰ ستمبر ملا۔ آپ نے لکھا تھا کہ آج کل آپ کے
حلقہ والوں اور بالخصوص ہماری برادری کی طبیعت
درست نہیں ۔ سب کو طرح طرح کے
کوئی نہ کوئی تکلیف ہے ۔

حضرت ڈاکٹر صاحب اور دیگر حجاج کرام
سے ملاقات کر کے دلی مسرت ہوئی ۔ دعا کی درخواست
بھی ۔ حضرت ڈاکٹر صاحب قدم مذظلہ

مکتوب حکیم محمد موسیٰ امرتسری

Marfat.com

مکتوب حکیم محمد موسیٰ امرتسری

Marfat.com

جناب مسعود احمد کے لئے بشارت

جناب مسعود احمد قادری ضیائی زید مجدہ فرماتے ہیں :

بندہ جب دوسری مرتبہ حج کے لئے آیا تو پہلے مدینہ پاک حاضر ہوا یہیں سے حج کے لئے گیا اور حج کے بعد مدینہ منورہ واپس آ گیا۔ چونکہ میرا مدینہ طیبہ میں مستقل قیام کا ارادہ تھا، اسلئے پاکستان میں ہی والد صاحب سے اجازت حاصل کر لی تھی۔ ایک دوست کی وساطت سے باب الجیدی میں محمد القرشی کے مکتبہ میں ملازمت مل گئی۔ چند روز ہی گذرے تھے کہ والد صاحب نے میرے سسرال والوں کے مجبور کرنے پر مجھے خط لکھا کہ پاکستان واپس آ جاؤ۔ حضرت قبلہ مرشدی ضیاء الدین احمد قادری کی بارگاہ میں روزانہ عشاء کے بعد حاضری ہوتی تھی، آپ سے والد صاحب کے حکم کے بارے میں عرض کی تو آپ نے فرمایا بیٹا جلدی چلے جاؤ انشا اللہ تعالیٰ پھر آؤ گے، اور یہیں بسو گے، والدین کا حکم ماننا ضروری ہے۔ چنانچہ بندہ پاکستان واپس چلا گیا مزید دو مرتبہ حج وزیارت مدینہ پاک سے مشرف ہوا۔ الحمدللہ حضرت قبلہ پیرومرشد کی دعاؤں سے تیس برس سے بارگاہ رسالت (ﷺ) میں حاضر ہوں، تمام اہل خانہ کو بھی مدینہ طیبہ کی اقامت نصیب ہوئی۔ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو بقیع شریف کی مٹی نصیب ہوئی، یہ سب مالکِ حقیقی کا کرم اور میرے پیرومرشد رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی دعاؤں کی برکت ہے۔

Marfat.com

مستجاب الدعوات

مزید بیان کرتے ہیں :

یہ بات متعدد مرتبہ مشاہدہ میں آچکی ہے کہ آپ کی دعا کو جلد شرف قبولیت حاصل ہوتا تھا۔آپ ہمیشہ سترہ رمضان المبارک کو سید الشہداء سیدنا حمزہ ؓ کی بارگاہ میں افطاری کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ایک مرتبہ اسی حاضری کے موقع پر فرمایا کل میں نے مسعود کی گاڑی پر سیدنا حمزہ ؓ حاضری کے لئے جانا ہے۔دوسرے دن بندہ عصر کے بعد حاضر خدمت ہوا، میری گاڑی کی حالت اچھی نہ تھی اس کے باوجود آپ میری ہی گاڑی پر سوار ہوکر سیدنا حمزہ ؓ حاضر ہوئے۔واپسی پر فرمایا:

''بیٹا ہم نے دعا کردی ہے، گاڑی بدل لو۔''

صبح ہوتے ہی میرے محلّہ کے ایک عباس نامی سعودی نے گاڑی کی منہ مانگی قیمت زبردستی میری جیب میں ڈال دی، میں نے ان سے کہا آپ کچھ صبر کریں سوچ سمجھ لیں مگر اس نے جواب دیا کہ میں نے یہی گاڑی خریدنی ہے آپ کوئی اور تلاش کرلو، چند دن بعد میں نے دوسری گاڑی مناسب قیمت پر جو کہ اچھی حالت میں تھی خرید لی۔

مولانا حشمت علی خان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مدینہ طیبہ حاضری

مدینہ شریف میں جہاں بس رکی وہاں حضرت بابرکت خلیفہ حضور سیدنا اعلیحضرت علامہ ضیاء الدین احمد صاحب قبلہ مہاجر مدنی ؓ بھی موجود تھے، جو حضرت کو اپنے دولت کدہ پر لے جانے کے لئے آئے تھے ان کو حضرت

Marfat.com

نے کوئی اطلاع ہی نہیں دی تھی، حضرت کو تعجب ہوا پوچھا سرکار آپ نے کیسے تکلیف فرمائی؟

''فرمایا گھر میں بیٹھا ہوا تھا نیچے سے کسی نے آواز دی میں کھڑکی میں آیا تو ان صاحب نے کہا مولانا آپ جلد بس اسٹینڈ جائیں، مولانا حشمت علی صاحب آرہے ہیں۔ اور وہ صاحب غائب ہوگئے میں نے ہر چند تلاش کیا مگر وہ نہیں ملے۔ گھر سے میں بس اسٹینڈ آیا پانچ منٹ گذرے ہونگے کہ آپ کی بس آگئی۔ حضرت علامہ ضیاء الدین صاحب قبلہ مہاجر مدنی (﵀) کے یہاں پیر و مرشد مہمان ہوئے۔ حضرت مہاجر مدنی کی خوشی کا ٹھکانہ، نہ تھا۔ کھانا ناشتہ سب بڑا ہی پر تکلف ہوتا اور ہر وقت علیحدہ علیحدہ قسم کا کھانا ہوتا۔ عربی کھانوں کا تو جواب ہی نہیں۔ [۱۳۴]

کھانے میں برکت

حضرت سلیمان اسماعیل الواعظ [۱۳۵] رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے، یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں چھ ماہ مدینہ طیبہ اور چھ ماہ بغداد مقدس رہتا تھا:

میں شیخ عمر سمان، سیدی حسن اور شیخ حسن ملا وغیرہ کے ساتھ، ہم بارہ آدمی شیخ ضیاء اللہ یَرْحَمہ' کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے پاس پانچ آدمی پہلے سے موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد کھانا آگیا، متوسط سائز کی دو تھالیوں میں سالن، اور روٹیاں تھیں۔ شیخ نے کھانا کھانے کو کہا، ہم لوگ حیا کر رہے تھے کیونکہ کھانا تو پہلے جو لوگ موجود تھے ان کے لئے بھی کم تھا۔ مگر شیخ بار بار اصرار کرتے رہے ہم بادل نخواستہ شامل ہوگئے، کھانا آہستہ آہستہ کھاتے رہے، سب کے پیٹ بھر گئے اور کھانا ابھی موجود تھا کم از کم پانچ

Marfat.com

آدمی اب بھی کھا سکتے تھے، یہ شیخ پر اللہ کا فضل تھا۔

تبلیغی جماعت والے کے لڈو

ایک مرتبہ بعد صلاۃ المغرب احقر قطب مدینہ ﷺ کے حضور حاضر تھا۔ اشرف المشائخ علامہ غلام قادر اشرفی رحمتہ اللہ علیہ حاضر ہوئے۔ حضرت قطب مدینہ سے والہانہ عقیدت ومحبت رکھتے تھے۔ حضرت سیدی بھی ان پر بے حد کرم فرماتے تھے۔

حکم ہوا۔

''عارف بیٹا یہاں ڈبے میں لڈو رکھے ہوئے ہیں۔ اس میں سے ایک لڈو مولانا کو اور ایک مجھے دو، اور دو لڈو خود لے لو۔''

حضرت مولانا نے فرمایا۔

''غریب نواز یہ کیا وجہ؟ عارف کو دو اور مجھے ایک۔''

فرمایا:

''مولانا یہ لڈو ایک تبلیغی جماعت والا لایا ہے۔ آپ عمر رسیدہ ہو اور عارف جوان، آپ سے ہضم نہ ہوسکیں گے۔ مگر عارف ہضم کرلے گا۔''

ابھی ایک لمحہ بھی نہ گذرا تھا کہ راولپنڈی سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب اٹھے اور قطب مدینہ کے زانو پر سر رکھ کر رونے لگے۔ عرض کیا حضرت میں توبہ کرتا ہوں، مجھے داخل سلسلہ فرمالیں، حضرت ﷺ نے بڑی شفقت سے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور داخل سلسلہ فرما لیا۔

بعد قدر توقف فرمایا۔

'' تبلیغی جماعت انگریز کی جماعت ہے ان کے منہ پر کیسی پھٹکار ہے۔''

Marfat.com

حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ

مداح النبی حافظ محمد سردار احمد مہاجر مدنی بیان کرتے ہیں کہ :

۱۷ / ستمبر ۱۴۰۱ھ کو میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حادثہ کی خبر ملی میں اسی وقت (بعد نماز عشاء) حضرت قطب مدینہ ؒ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اور خواجہ صاحب کے حادثہ کی اطلاع دی۔ آپ نے اسی وقت ''ھذا ماوعدالرحمن و صدق المرسلون ''(سورہ یسن) پڑھا۔ اور قرآن شریف کی تلاوت میں مشغول ہو گئے۔ میں اسی وقت سمجھ گیا کہ میرے پیر و مرشد کا آخری وقت ہے۔ دوسرے دن خواجہ صاحب کے وصال کی خبر پہنچ گئی۔ قطب مدینہ کے ہاں حضرت خواجہ صاحب کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اور محفل میلاد ہوئی۔

(حضور قطب مدینہ حافظ سردار احمد کا بہت خیال فرماتے تھے۔ چونکہ حافظ صاحب نابنیا ہیں، اسلئے دستر خوان بچھتے ہی آپ فرماتے جو حافظ صاحب کے ساتھ ہو ان کا خیال رکھے۔)

نیامت علی

نیامت علی (متوفی ۱۹۷۳ء) نامی شخص قطب مدینہ ؒ کے قریب آ کر بیٹھ جاتا، جیسے جیسے لوگ آتے جاتے وہ اور قریب ہوتا جاتا حتی کہ آپ کے سجادہ پر پہنچ جاتا، بیٹھے بیٹھے سو جاتا اور اس کا سر حضرت قدس سرہٗ کے کندھے پر آ جاتا، اگر اس کو کوئی دوسرا متنبہ کرنا چاہتا تو آپ اشارہ سے منع فرما دیتے۔

احقر نے ایک دن ان کو علیحدگی میں کہا کہ آپ حضرت کے قریب نہ بیٹھا کرو، آپ کی وجہ سے حضرت کو تکلیف پہنچتی ہے۔ جب محفل برخواست ہوئی، سب حضرات چلے گئے

Marfat.com

تو احقر سے فرمایا، دیکھو نیامت علی پر اللہ تعالیٰ کا کتنا کرم ہے، مسکین آدمی ہے، معمولی ملازم ہے مگر حضور علیہ الصلوۃ والسلام اس کو ہر سال بلا لیتے ہیں، یہ رسول اللہ ﷺ کا مہمان ہے۔ اس پر کیوں غصہ کرتے ہو؟ اس کی اچھی طرح خدمت کیا کرو۔ فقیر قادری نے معذرت چاہی دعائیں دیتے ہوئے فرمایا اس سے بھی معافی مانگ لینا۔ دوسری رات جب وہ جانے لگے تو میں نے ان کو روک لیا اور حضرت قطب مدینہ ؒ کے سامنے ان سے معذرت طلب کی آپ بہت ہی خوش ہوئے۔ دس ریال نیامت صاحب کو اور دس ریال مجھے عنایت فرمائے۔

دل کے خطرہ پر اطلاع

حضرت مدنی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں اگر کوئی ھدیہ پیش کرتا تو آپ کبھی بھی رد نہ فرماتے۔ آپ کی عادت کریمہ تھی کہ دوزانوں نظریں جھکائے اپنی مسند پر تشریف فرما رہتے۔

اگر کوئی متمول آپ کی خدمت میں بڑی رقم پیش کرتے ہوئے اپنے دل میں فخر محسوس کرتا کہ میں تو بہت خدمت کر رہا ہوں۔ تو آپ ؒ فوراً اپنے چہرہ کو تھوڑا سا اوپر اٹھاتے ہوئے، ہاتھ سے حجرہ مطہرہ کی سمت اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ؎

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

فقیر کے دلی خطرہ پر ارشاد

ایک رات حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت قطب مدینہ ؒ کی بارگاہ میں راز و نیاز کی گفتگو میں مصروف

Marfat.com

تھے۔ بعض اوراد کی اجازت طلب کی حضرت سیدی قدس سرہ نے اجازت عنایت فرمائی اور آپ بالاخانہ پر تشریف لے گئے تو حضرت ضیاء الملت والدین ﷺ نے فقیر کو ایک خاص ورد کی تعلیم فرماتے ہوئے اجازت عنایت فرمائی اور فرمایا:۔

''یہ صرف تمہارے لئے ہے۔اس کی میں نے کسی اورکو اجازت نہیں دی''

دل میں خیال پیدا ہوا کہ حضرت علامہ شاہ احمد نورانی قادری کو تو اس کی اجازت دی ہوگی۔ فوراً ارشاد ہوا۔

'' نہیں، نہیں نورانی میاں کو بھی اس کی اجازت نہیں دی۔''

معمولات کی حفاظت

ایک مرتبہ حضرت سیدی قطب مدینہ قدس سرہٗ العزیز کو سخت نمونیہ ہوا، سینہ سے آواز نکلتی دور سے سنائی دیتی تھی۔سیدی فضل الرحمٰن صاحب ڈاکٹر کو لے کر حاضر ہوئے، معائنہ کرنے کے بعد جب ڈاکٹر صاحب نے نسخہ لکھنا شروع کیا تو آپ نے فرمایا کوئی ایسی دوائی نہ لکھ دینا جس سے میرے معمولات میں فرق آئے۔ڈاکٹر نے کہا حاضر سیدی مگر آپ کو بستر پر لیٹ جانا چاہیئے، آپ کو آرام کی سخت ضرورت، مگر آپ راضی نہ ہوئے۔ڈاکٹر نے نسخہ لکھا اور چلا گیا۔

حضرت سیدی ﷺ نے وہ نسخہ فقیر قادری کو دیتے ہوئے فرمایا:

''تکیہ کے نیچے دیکھو کچھ ہے۔''

احقر نے دیکھا تو کچھ نہ ملا۔فرمایا صندوقچی میں دیکھو، وہاں بھی کچھ نہ پایا۔فقیر اٹھا اور دوسرے کمرے کے دروازے سے باہر نکلنا ہی چاہتا تھا کہ آواز آئی ''عارف'' عرض کی جی حضور اور آپ کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔کہا ''کہاں جاتے ہو'' عرض کی حضرت میرے پاس ریال ہیں تو آپ نے فرمایا ''میں نے کب کہا ہے کہ تمہارے پاس ریال

Marfat.com

نہیں ہیں؟ بیٹھو ابھی کریم کسی کو بھیجیں گے۔'' تھوڑی ہی دیر بعد ڈاکٹر حمید اللہ (پیرس) حاضر ہوئے، سلام عرض کیا ایک لفافہ تکیے کے نیچے رکھا اور اجازت طلب کر کے چلتے بنے۔

آپ نے فرمایا دیکھو بیٹا کریم نے عطا فرما دیئے، تکیہ کے نیچے سے نکال لو اور ادویہ خرید لاؤ۔ فقیر قادری ادویہ خرید لایا، ساڑھے چار سو ریال تھے، ساٹھ ریال کی ادویہ تھیں، تین سو نوئے ریال آپ کو پیش کئے، فرمایا رکھ لو یہ کریم کی طرف سے تمہارے لئے ہیں۔ ڈاکٹر نے سختی سے آرام کرنے کو کہا تھا۔ سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ العالی نے فرمایا کہ دوائی لے آو اور والد صاحب کو کھلا دینا، جب آپ سونے لگیں تو آپ کو بستر پر پہنچا دینا اور خود ڈاکٹر صاحب کو پہنچانے چلے گئے۔ مگر جب رات گئے حضرت سیدی و مرشدی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو سجادہ پر تشریف فرما پایا۔ ڈاکٹر سے رجوع کیا، اس نے مزید خواب آور گولیاں لکھ دیں۔ حضرت مولانا مدظلہ العالی نے چند کھجوروں میں سے گھٹلیاں نکال کر پلیٹ میں رکھیں اور ایک کھجور میں خواب آور گولی رکھ کر علیحدہ سنبھال لی، حضرت سیدی و مرشدی قدس سرہٗ العزیز سے عرض کیا سیدی کھجوریں بہت نرم ہیں تناول فرما لیں اور ایک کھجور آپ کے ہاتھ میں دے دی۔ آپ نے تناول فرمالی۔ بعد میں دوسری خواب آور گولی والی کھجور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پیش کی آپ نے اس میں سے خواب آور گولی نکال کر حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا، یہ لو اپنی ہوشیاری اور کھجور پلیٹ میں واپس رکھ دی۔

عنایات

ایک مرتبہ حضرت سنوسی الہند مجاہد ملت محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری قدس سرہٗ نے احقر کو ایک ذکر تلقین فرمایا اور تاکید فرمائی کہ جب سانس بھر جائے تو اتنی آہستہ سانس چھوڑا جائے کہ اگر سامنے روئی رکھی ہو تو وہ بھی نہ ہلنے پائے۔ فقیر قادری نے سبب دریافت کیا۔ فرمایا اگر سانس زور سے چھوڑا جائے تو ذاکر مجذوب ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

ایک وقت ایسا آیا کہ فقیر نے جان بوجھ کر زور زور سے سانس چھوڑنا شروع کر دیا۔ چند دن ہی میں جذب کی کیفیت محسوس ہونے لگی۔ اسی اثنا میں خواب دیکھا کہ جس طرح شجرہ مبارکہ اشعار کی صورت میں تحریر ہے۔ اسی ترتیب سے اپنے تمام مشائخ عظام کو جلوہ فرما پایا۔ حضرت قطب مدینہ اور سیدی مجاہد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نمایاں طور پر زیارت ہوئی۔ حضرت سیدی و مرشدی قدس سرہٗ کچھ مغموم سے دکھائی دیئے۔ حضرت مجاہد اعظم ؓ نے احقر کو مخاطب کرتے ہوئے، بڑے رعب دار لہجہ میں فرمایا :

''اس ذکر کو چھوڑ دو، ہمارے مشائخ کا تمہارے لئے یہ منشا نہیں۔''

اس کے بعد سے طبیعت اس طرف راغب ہی نہیں ہوئی۔

پھر دوسری مرتبہ حضور قطب مدینہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ دیکھا کہ ایک بہت بڑے اور وسیع ہال میں جلوہ فرما ہیں، جو کہ تہ خانہ میں ہے۔ حضرت قبلہ لباس فاخرہ زیب تن فرمائے، ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگائے تشریف رکھتے ہیں۔ دو بلے جن کی شکل بالکل شیر کے مشابہ ہے بڑے مودب سر جھکائے سامنے بیٹھے ہیں احقر قدم بوسی کے شرف سے مشرف ہوا۔ نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت سیدی نے فقیر کو امامت کا حکم فرمایا۔

تیسری مرتبہ دیکھا کہ حضرت سیدی و مرشدی قدس سرہٗ ایک بہت وسیع ہال میں تشریف فرما ہیں۔ فقیر قادری قدم بوسی کی عزت سے سرفراز ہوا۔ حضرت سیدی و مرشدی قدس سرہٗ کے پاس بہت سارے چاندی کے برتن اور کنگن رکھے ہوئے ہیں۔ مجھے ان میں سے بہت سارے عطا فرمائے اور فرمایا جب بھی ضرورت ہو لے جایا کرو۔ فقیر کی ان دنوں معاشی حالت ناگفتہ بہ تھی الحمدللہ اس کے بعد کسی قسم کی کوئی بھی تنگی نہ رہی۔

مستری نور محمد رحمتہ اللہ علیہ

کہتے ہیں ایک دن میں حضرت قطب مدینہ ؓ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، کسی مجبوری کی وجہ سے پاکستان جا رہا تھا، آپ سے عرض کیا حضرت اب میرا وقت مدینہ طیبہ سے

Marfat.com

باہر نکلنے کا نہیں ہے مگر مجبور ہوں اسلئے جارہا ہوں دعا فرمائیں مدینہ طیبہ خیرو عافیت سے واپس آجاؤں اور بقیع شریف نصیب ہوجائے۔آپ خاموش رہے پھر عرض کیا مگر آپ خاموش ہی رہے تیسری مرتبہ عرض کیا حضرت میرے لئے کیا حکم ہے،فرمایا نور محمد کیا چاہتے ہو۔ عرض کی بقیع شریف۔ فرمایا:

''تم کو عطا کر دی۔''

انتقال سے چند ماہ قبل پاکستان جانے کی تیاری میں تھے فقیر قادری نے عرض کیا، بابا آپ کا آخری وقت ہے کیوں مدینہ طیبہ چھوڑتے ہو؟ پُر یقین لہجے میں بولے بقیع شریف تو حضرت صاحب نے عنایت فرمادی ہوئی ہے،اس سے میں اب مطمئن ہوں۔ الحمدللہ آپ کا بقیع شریف میں مدفن ہوا۔

حاجی آدم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ ایک مدت سے مدینہ طیبہ میں قیام پذیر تھے۔ایک دن قطب مدینہ قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوئے،اور چپ چاپ افسردہ بیٹھے تھے۔آپ ؒ نے فرمایا:

''حاجی آدم کیا بات ہے؟ آج آپ خوش نہیں ہو۔''

حاجی آدم نے رونا شروع کردیا،فرمایا:

''حاجی آدم روتے کیوں ہو؟ تمہیں کیا چاہئے؟ مانگو کیا مانگتے ہو۔''

حاجی آدم نے کہا حضرت بقیع شریف عنایت فرمادیں،فرمایا دے دی۔

پھر حاجی آدم پر کئی نشیب وفراز آئے، ظلماً مدینہ طیبہ سے دومرتبہ نکالے گئے لیکن الحمدللہ انجام بخیر ہوا بقیع شریف میں مدفون ہوئے۔رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

Marfat.com

لنگر میں برکت

حضرت قطب مدینہ اعلیٰ اللہ مقامہ کے ہاں دوپہر کا لنگر شاہانہ ہوتا، اور رات کو ایک درمیانی سائز کی دیگچی سالن کی ہوتی تھی۔ لنگر کی برکت کا یہ عالم تھا کہ جتنے بھی آدمی ہوتے، کھانا خوب پیٹ بھر کر کھاتے لنگر پھر بھی بچ جاتا، بعض احباب ناشتہ کے لئے بھی لے جاتے۔ بعض زائرین دسترخوان سے روٹی کے بچے ہوئے ٹکڑے جمع کر کے خشک کر لیتے اور اپنے اپنے ملکوں میں یہ تبرک ساتھ لے جاتے حضرت پیر سید حیدر حسین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ علی پوری کا تو یہ معمول تھا، فرماتے جب کوئی اور روٹی کے ٹکڑے لینے والا نہ ہو تو پھر میرے لئے سنبھال لیا کرو۔

دو ریال کی روٹی

ایک مرتبہ احقر نے محسوس کیا کہ لنگر میں روٹی کم ہو جائے گی۔ حضرت سیدی و مرشدی رحمتہ اللہ علیہ کے بازو والے کمرے سے باہر گیا اور دو ریال کی روٹیاں لا کر چپکے سے دسترخوان پر اس طرح رکھیں کہ کسی کو خبر نہ ہو سکے۔ جب تمام مہمان کھانا تناول کر چکے تو الحمدللہ روٹیاں پھر بھی موجود تھیں۔ احباب کے تشریف لے جانے کے بعد حضرت سیدی ﷺ نے فقیر کو دو ریال عنایت فرماتے ہوئے کہا۔

"جب دیکھو کہ روٹی کم پڑ رہی ہے تو لے آیا کرو اور پھر
بعد میں مجھ سے ریال لے لیا کرو۔"

Marfat.com

حدیث شریف بیان فرمانے کی برکات

ایک رات احباب حاضر خدمت تھے، احقر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:
سیدی عارف ایک مرتبہ دو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب نبی کریم ﷺ کو ان کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ ملاقات کے لئے گھر سے باہر تشریف لائے۔ ان کی داڑھیاں منڈی ہوئیں اور مونچھیں بہت بڑی بڑی تھیں، ملاحظہ فرماتے ہی رخ انور پھیر لیا کیونکہ سید الانبیاء ﷺ کو ان کو دیکھنے سے کراہیت محسوس ہوئی۔ دوسری مرتبہ ان کی التجا پر چہرہ منور ان کی طرف کرتے ہی پھیر لیا، تیسری مرتبہ جب آپ ﷺ نے ان کی طرف توجہ فرمائی تو دست مبارک سے ان کے چہروں کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے دریافت فرمایا:

ویلکما من امر کما بھذا قال ربنا ،یعنیان کسری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ربی امرنی باعفاء لحیتی وقص شوار بی

یعنی تم دونوں کے لئے بربادی ہو، تمہیں ایسا کرنے کا کس نے حکم دیا ہے؟ وہ بولے ہمارے پروردگار نے (یعنی ان کے بادشاہ کسریٰ نے)
تو پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :-
مگر میرے پروردگار نے مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کتروانے کا حکم فرمایا۔
سیدی قطب مدینہ قدس سرہٗ نے اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیتے ہوئے فرمایا کہ :
رسول اللہ ﷺ نے اپنی داڑھی مبارک کو مٹھی میں لیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔
"میرے رب کا مجھے یہ حکم ہے"
اس کے بعد احقر فقیر قادری سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔
"یا سیدی عارف میرے نزدیک تو داڑھی واجب سے بھی کچھ اوپر ہے۔"
اس روسیاہ نے اسی دن تازہ تازہ داڑھی کو تراشا ہوا تھا آپ ﷺ کے فرمان

Marfat.com

سے بڑی ندامت ہوئی، جسم پسینے سے شرابور ہوگیا، قلب پر خشیت الٰہی کا غلبہ ہوا، زبان گنگ ہوگئی، دل ہی دل میں داڑھی منڈانے سے توبہ کرلی اور زبان سے اس کا اظہار نہ کرسکا۔ الحمدللہ رب العالمین۔

علی الصباح بذریعہ کوسٹر حضرت پیر سید حیدر حسین شاہ علی پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی معیت میں دیگر احباب کے ساتھ ابوا شریف ام النبی سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مقدس کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے۔

راستے میں دوران گفتگو ایک صاحب جو کراچی کے رہنے والے تھے نے کہہ دیا کہ داڑھی وغیرہ کی کیا ضرورت ہے، دل صاف ہونا چاہیئے (حالانکہ وہ صاحب خود باریش تھے)

حضرت پیر سید حیدر حسین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ان سے بہت ناراض ہوئے اور رات والا پورا واقعہ بیان فرمایا تمام حضرات بہت خوش ہوئے، ان صاحب نے معذرت چاہی اور پھر تمام راستہ خاموش ہی بیٹھے رہے۔ حضرت پیر صاحب قلبہ احقر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے:

"دیکھا عارف یہ تمہارے پیر صاحب کی کرامت ہے، اگر حضرت صاحب قبلہ رات یہ واقعہ ارشاد نہ فرماتے تو اب میں ان کا منہ کیسے بند کرتا۔"

احقر نے عرض کی پیر صاحب جب حضرت سیدی نے رات ارشاد فرمایا تھا تو اسی وقت میں نے داڑھی منڈانے سے توبہ کرلی تھی۔ پیر صاحب نے مبارک مبارک کی صدا بلند فرمائی اور تمام احباب کو بتایا دیکھو حضرت قبلہ کی کرامت عارف نے رات ہی داڑھی منڈانے سے توبہ کرلی تھی۔ تو پھر اسی کوسٹر میں سے چار ساتھیوں نے داڑھی منڈانے سے توبہ کرلی۔ الحمدللہ

واپسی پر اسی دن حضرت سید محمد حسین قادری جیلانی خلف الرشید قطب زماں حضرت سید پیر محمد معصوم شاہ قادری نوری ؒ چک سادہ گجرات، سے ملاقات ہوئی تو آپ نے احقر کو بڑی محبت وشفقت سے مبارک باد پیش فرمائی فقیر مبارک باد کا سبب نہ سمجھ

Marfat.com

سکا تو فرمایا آج ظہر کے بعد میں حضرت مولانا صاحب قبلہ کے پاس حاضر ہوا تھا آپ فرما رہے تھے کہ ہمارے عارف نے داڑھی رکھ لی ہے اور بہت خوش تھے۔

قرض سے نجات

فقیر قادری کے ایک ملنے والے ایک بڑی رقم کے مقروض تھے، بہت پریشان تھے۔ مجھے کہا آپ مدینہ شریف جارہے ہو خدارا میرے لئے دعا کرنا اور حضرت صاحب قبلہ مدظلہ العالی سے بھی خصوصی دعا کروانا۔ ایک رات احقر نے حضرت سیدی و مرشدی سے ان صاحب کے لئے دعا کی درخواست کی، آپ نے دعا فرمادی اور کہا ان سے پوچھو کتنی رقم ہے؟ ہم قرض اتار دیتے ہیں۔

صبح کو ان صاحب کی خدمت میں عریضہ ارسال کیا اور رات والا فرمان بھی تحریر کردیا، جب میں لاہور واپس آیا، ان صاحب سے ملاقات ہوئی تو وہ بہت ممنون ہوئے۔ کہا جس رات آپ نے حضرت قبلہ سے دعا کروائی اسی صبح میرے پاس ایک ملنے والے آئے انہوں نے کہا میں کمیٹی جمع کررہا ہوں آپ بھی شامل ہو جائیں۔ میں نے ان سے اپنے حالات بیان کئے اور بتایا کہ میں تو اتنی بڑی رقم کا مقروض ہوں، اس نے کہا آپ شامل ہوجاؤ اور پہلی کمیٹی لے لو آپ کا قرض اتر جائے گا، میں نے پہلی کمیٹی حاصل کرکے قرض اتار دیا ہے، میں آپ کا اور حضرت قبلہ کا بہت ہی ممنون ہوں دراصل یہ قرض حضرت صاحب نے ہی اتار دیا ہے۔

جامعہ اسلامیہ میں داخلہ

ایک مرتبہ حرم نبوی شریف میں فقیر کی ایک سعید نامی سوڈانی سے ملاقات ہوئی جو کہ جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ میں زیر تعلیم تھا۔ پھر ان سے کچھ

Marfat.com

مراسم پیدا ہو گئے۔ ان دنوں جامعہ اسلامیہ کا ہوسٹل شارع سیدنا ابی زر ﷺ پر تھا۔ کبھی کبھی فقیر ان کے ساتھ جامعہ اسلامیہ بھی چلا جایا کرتا۔ اس نے ترغیب دلائی کہ میں جامعہ اسلامیہ میں داخلہ حاصل کرلوں۔ میرے دل میں بھی یہ بات پیدا ہوئی کہ جامعہ اسلامیہ میں داخلہ لینے کی وجہ سے مجھے جدید عربی و دیگر علوم حاصل ہو جائیں گے اس لئے جامعہ میں داخلہ مناسب رہے گا۔ پھر ہم دونوں نے داخلہ کے سلسلہ میں جدوجہد شروع کر دی۔

آخر کار مجھے جامعہ اسلامیہ کے مدیر کے پاس پیش کیا گیا، مدیر نے میری معروض قبول کر لی، اور کہا کہ قانوناً آپ کا داخلہ یہاں سے ممکن نہیں، فائیل تیار کر کے مجھے دے دی اور ہدایت کی کہ پاکستان واپس جانے پر اس کو مکمل کر کے بھیج دو گے تو ہم سعودی ایمبیسی کو ویزا ارسال کر کے آپ کو اطلاع کر دیں گے۔

احقر بہت خوش تھا، ایک رات حضرت سیدی و مرشدی قدس اللہ سرہ العزیز کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ آپ نے مجھ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

''عارف ادھر جامعہ اسلامیہ میں ایسا کوئی دن نہیں ہوتا، جس دن وہاں سیدنا امام اعظم ﷺ اور سیدنا غوث اعظم ﷺ کی یہ لوگ توہین نہ کرتے ہوں، ہمارے ''سنی'' بھی یہاں داخلہ لے لیتے ہیں۔ پتا نہیں وہ کس طرح ان توہین آمیز کلمات کو سن لیتے ہیں؟''

فقیر نے عرض کیا:

''حضرت میں داخلہ نہیں لوں گا۔''

فرمایا:

''میں آپ سے تو کچھ نہیں کہہ رہا، آپ نے تو ابھی داخلہ نہیں لیا، جن لوگوں نے داخلہ لیا ہوا ہے میں تو ان کے متعلق

Marfat.com

کہہ رہا ہوں۔''

غوث اعظم کی فضیلت

فقیر کے ایک تعلق دار پہلے خارجی تھے، پھر وہ راہ راست پر آ گئے، مگر ان کا ٹیڑھ باقی تھا۔ ایک مرتبہ سیدنا غوث الثقلین ﷺ کے متعلق کہا کہ میں آپ کا قدم اولیاء متقدمین پر نہیں مانتا اور کہا کہ کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے کندھوں پر بھی قدم ہے؟ ان ہی ایام میں فقیر عازمِ مدینہ طیبہ ہوا تو ان صاحب نے مجھ سے درخواست کی کہ اُن کو حضرت سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ سے بیعت کروا دیا جائے۔ جب احقر مدینہ طیبہ حاضر ہوا تو ایک رات حضرت سیدی و مرشدی ﷺ سے ان کا تعارف کراتے ہوئے سلسلہ میں داخل کرنے کی درخواست کی۔ تو آپ نے فرمایا:

''وہ جو کہتا ہے کہ وہ سیدنا غوث اعظم ﷺ کا قدم مبارک اولیاء متقدمین پر نہیں مانتا۔ اور کہتا ہے کہ کیا سیدنا علی ﷺ کے کندھوں پر بھی قدم ہے؟ میں اُس کے اس الزامی سوال پر یہ پوچھتا ہوں کہ جب باپ بیٹے کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر کے سوار کرتا ہے تو اس کے قدم کہاں ہوتے ہیں؟ مگر اس کا فہم ناقص ہے، کہ وہ ولی اور صحابی کے مقام کے فرق میں تمیز نہیں کر سکا۔''

واپسی پر ان صاحب سے پورا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کو ہر طرح سے اطمینان دلاتا ہوں کہ حضرت سیدی علیہ الرحمہ سے آپ کے خیالات کا تذکرہ میں نے نہیں کیا تھا۔

ان کی آنکھوں سے آنسو امڈ پڑے۔ جب احقر پھر مدینہ طیبہ کی

Marfat.com

حاضری کے لئے جا رہا تھا۔ تو صاحب مذکور نے ایک تحریری توبہ نامہ فقیر کو دیتے ہوئے کہا کہ یہ حضرت سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کو سنا دینا آپ کا بہت کرم ہوگا۔ حضرت سیدی علیہ الرحمہ کو سنا دیا آپ علیہ الرحمہ بہت خوش ہوئے ان کے لئے دعا کی اور داخلِ سلسلہ فرمالیا۔

امیر دعوت اسلامی کے لئے بشارت

حضرت شیخ الفضیلت ، آفتاب رضویت، ضیاء الملت ، مقتدائے اہلسنت ، مرید وخلیفۂ اعلیحضرت پیر طریقت ، رہبر شریعت ، شیخ العرب والعجم ، میزبان مہمانانِ مدینہ، قطب مدینہ، حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری رضوی رحمتہ اللہ علیہ کی ذات گرامی تھی ۔ میں نے عزمِ مصمم کرلیا کہ اب کسی نہ کسی طرح مجھے اُن کا مرید بننا ہے۔

ربیع النور شریف کی دسویں شب تھی ۔ جب سویا تو سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی اور الحمد للہ سچ مچ میرے ہونے والے پیر ومرشد میرے خواب میں تشریف لے آئے اور اتنی دیر تک جلوہ افروز رہے کہ ان کا نقشہ میرے ذہن میں اچھی طرح محفوظ ہوگیا اور الحمد للہ عزوجل آج بھی محفوظ ہے۔ میں نے خوشی خوشی حضرت قطب مدینہ ﷺ کے خلیفہ مجاز پیر طریقت حضرت الحاج علامہ مولانا حافظ قاری محمد مصلح الدین صدیقی قادری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنا خواب سنایا۔ انہوں نے مجھ سے حضرت قطب مدینہ ﷺ کا حلیہ دریافت کیا میں نے حلیہ بیان کردیا۔ انہوں نے اس کی تصدیق فرمائی کیوں کہ آپ بارہا مدینہ منورہ میں حضرت قطب مدینہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دے چکے تھے۔ پھر ان ہی سے بسلسلہ بیعت عریضہ لکھوا کر کراچی سے مدینہ طیبہ روانہ کیا۔ جواب نہ ملا۔ چند بار اسی طرح

Marfat.com

عریضے بھیجے مگر جواب ندارد۔ میں بھی ہمت ہارنے والا نہیں تھا۔ آخر کار ایک سال اور پانچ روز گزرنے کے بعد پھر قسمت چمکی، رات خواب میں زیارت ہوئی۔ میں حیران تھا کہ مرید بھی نہیں بناتے، توجہ بھی نہیں ہٹاتے آخر معاملہ کیا ہے؟ مجھے کیا معلوم کہ انتظار کی گھڑیاں ختم ہو چکی ہیں۔ رات کو زیارت کی پھر دن آیا اور مغرب کی نماز کے بعد پتا چلا کہ مدینہ پاک کی مشکبار فضاؤں کو چومتا ہوا جھومتا ہوا مرشدی کی بارگاہ عطر بیز و عنبر خیز سے قبولیت کا مژدہ آ پہنچا ہے۔ الحمد للہ علی احسانہ۔

پھر جب ۱۴۰۰ھ میں مقدر نے یاوری کی، سرکارِ مدینہ ﷺ نے کرم فرمایا، بارگاہِ رسالت (ﷺ) میں صلاۃ وسلام عرض کرنے کے بعد مرشدی کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا جب بے تاب نگاہیں مرشدی کے چہرہ زیبا پر پڑیں تو دل کو گواہی دینی پڑی کہ یہ تو وہی نورانی چہرہ ہے جسے کراچی میں خواب میں دیکھ چکا ہوں۔ الحمد للہ عزوجل۔

تصور جماؤں تو موجود پاؤں
کروں بند آنکھیں تو جلوہ نما ہیں

الحمد للہ عزوجل کم وبیش دو ماہ مدینہ منورہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی اور مدینہ پاک کی حاضری کے دوران تقریباً روزانہ آستانہ مرشدی پر حاضری نصیب ہوتی رہی۔ جب مدینہ طیبہ سے رخصت کی جاں سوز گھڑی آئی تو سر پر کوہ غم ٹوٹ پڑا۔ بارگاہِ رسالت میں سلامِ رخصت عرض کرنے کے لئے چلا تو عجیب حالت تھی۔ محبوب ﷺ کی گلی کے در و دیوار اور برگ و بار چومتا ہوا بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اسی دوران محبوب ﷺ کی گلی کے ایک خار نے آنکھ کے پپوٹے پر پیار سے چٹکی بھر لی جس سے ہلکا سا خون اُبھر

Marfat.com

آیا۔

یہ زخم ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملتا
کوشش نہ کرے کوئی اس زخم کو سینے کی

بہر حال مواجہہ شریف پر حاضر ہو کر سلام عرض کر کے روتا ہوا مسجد نبوی ؐ الشریف علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سے باہر نکلا اور گرتا پڑتا مرشد کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا اور مضطربانہ سر مرشد کے قدموں میں رکھ دیا۔ اور روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں۔ مرشدی نے انتہائی شفقت کے ساتھ سر پر دستِ شفقت پھیر کر بٹھایا اور ارشاد فرمایا، بیٹا تم مدینہ منورہ سے جا نہیں رہے ہو آ رہے ہو۔ اس وقت مجھے اپنے ولی کاملِ پیر و مرشد کے اس جملے کے معنیٰ سمجھ نہیں آئے کیونکہ بظاہر میں جا رہا تھا اور مرشد فرما رہے تھے۔ تم جا نہیں رہے ہو آ رہے ہو۔ لیکن اب اچھی طرح اس جملے کے سر بستہ راز کو سمجھ چکا ہوں کیوں کہ یہ مُرشدی کی کرامت تھی اور مرشد میرا مستقبل دیکھ چکے تھے اور الحمد للہ سرکار ﷺ کے طفیل مرشد کے صدقے مدینہ پاک کی اتنی بار حاضری نصیب ہوئی ہے کہ مجھے یاد ہی نہیں کہ میں نے کتنی بار سفر مدینہ کیا ہے۔ یہ سب کرم کی بات ہے۔ اللہ عزوجل کرے مرشد کے صدقے اسی طرح مدینہ منورہ میں آنا جانا رہے اور آخر کار جنت البقیع میں مرشد کے قدموں میں مدفن نصیب ہو جائے۔

رہے ہر سال میرا آنا جانا یا رسول اللہ ﷺ
بقیع پاک ہو آخر ٹھکانا یا رسول اللہ ﷺ

۱۳۶

Marfat.com

بئر الخاتم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا
بندۂ ننگ خلقت پہ لاکھوں سلام

حضرت قطب الاقطاب
سیدی ضیاء الدین احمد
قادری ﷺ

کے

اساتذہ کرام
و
مشائخ عظام

Marfat.com

KHANQAH BARKATIYA, MAREHRA SHARIF

Marfat.com

علامۃ العصر مولانا محمد حسین پسروری ﷺ

حضرت علامہ محمد حسین بن میاں فضل دین ۱۸۷۰ء کو پسرور ضلع سیالکوٹ کے دینی وعملی گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے اینگلو ورنیکلر اسکول پسرور سے ابتدائی تعلیمی مراحل طے کئے۔ یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور سے عربی فاضل کے امتحان میں امتیازی حیثیت سے کامیاب ہوئے۔

پسرور گورنمنٹ ہائی اسکول میں عربی زبان کے مدرسِ اعلیٰ مقرر ہوئے، ۱۹۲۲ء تک ملازمت اختیار کی پھر استعفیٰ دے کر شاہی مسجد پسرور میں درس قرآن و حدیث پر معمور ہوئے، اسی مسجد کی خطابت بھی آپ کے سپرد تھی۔ ۱۹۲۵ء میں انجمن تبلیغ الاسلام پسرور کی بنیاد رکھی گئی تو آپ صدر چنے گئے، انجمن کے زیر اہتمام متعدد تبلیغی کتابچے شائع کئے، زبردست تبلیغی کام کیا، بے شمار ہندو، سکھ، عیسائی اور مرزائی آپ کے دست حق پرست پر دولت ایمان سے مالا مال ہوئے۔

آپ حضرت خواجہ نور محمد تیراہی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۸۶ھ) کے خلیفہ اول حضرت حافظ محمد فتح الدین نقشبندی قدس سرہٗ (المتوفی ۱۳۱۴ھ) جامع مسجد اعواناں رنگ پورہ سیالکوٹ والے، کے مرید وخلیفہ تھے۔ ہر جمعرات کو پیر و مرشد کی زیارت کے لئے سیالکوٹ جایا کرتے۔ حافظ فتح الدین کے وصال کے بعد بھی آپ نے یہ معمول جاری رکھا، کچھ عرصہ بعد آپ مستقل طور پر سیالکوٹ منتقل ہو گئے اور محلہ رنگ پورہ کی مسجد کی امامت اور پیر و مرشد کے مزار شریف کی نگہداشت کرنے لگے۔ حضرت حافظ صاحب کی رحلت کے بعد حضرت خواجہ بابا فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ پیر و مرشد حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری نے اجازت و خلافت سے نوازا۔

تحریک پاکستان میں حضرت امیر ملت محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

(۱۸۴۱ء - ۱۹۵۱ء) کے ساتھ بہت کام کیا، ۱۹۴۴ء میں قائد اعظم جب سیالکوٹ تشریف لائے تو آپ نے جلسے میں شرکت فرمائی اور قائداعظم کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر احسان الٰہی (صدر شعبۂ عربی پنجاب یونیورسٹی لاہور) فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد حسین نقشبندی قدس سرہ کی بینائی معدوم ہوگئی تو انہوں نے قصیدہ بردہ شریف پڑھ کر دم کرنے کی فرمائش کی چند روز یہ عمل کیا گیا تو آپ کی بینائی واپس آگئی۔ (برکات بردہ مطبوعہ لاہور)

آپ کے تلمیذ رشید قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ آپ کے استاد و برادرِ اکبر مولانا نور احمد پسروری ٹلمل یقین تھے اور استاد محترم علامہ محمد حسین پسروری رحمۃ اللہ علیہ پر تصوف کا غلبہ تھا۔ نیز آپ کے اخلاق اور قوت حافظہ کے بے حد مداح تھے۔ (فقیر قادری)

۱۰ شوال ۱۳۷۰ھ / ۱۵ جولائی ۱۹۵۱ء بروز اتوار بوقت عصر ۸۰ برس کی عمر میں رحلت فرمائی۔ نماز جنازہ حضرت امیر ملت محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت مولانا امام الدین رائے پوری سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی حاضرین کی تعداد چالیس ہزار کے قریب تھی، جامع مسجد حنفیہ اعواناں محلہ رنگ پورہ سیالکوٹ کے احاطہ کے شمالی جانب پیر و مرشد کے پہلو میں آخری آرام گاہ بنی۔ رحمۃ اللہ علیہ چار صاحبزادے اور ایک صاحبزادی چھوڑی۔ [۱۳۷]

Marfat.com

عارف باللہ حضرت مولانا غلام قادر بھیروی قدس سرہ

استاذ الاساتذہ، مقتدائے اہل سنت حضرت مولانا عبدالقادر المعروف بہ غلام قادر ہاشمی ابن مولانا غلام حیدر رحمہما اللہ تعالےٰ ۱۲۶۵ھ/ ۱۸۴۹ء میں بھیرہ، ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم مولانا غلام محی الدین بگوی (جو ان دنوں مسجد حکیماں، اندرون بھاٹی دروازہ لاہور میں درس حدیثِ پاک دیا کرتے تھے) اور ان کے چھوٹے بھائی مولانا احمد الدین بگوی سے حاصل کی، مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے حضرت مولانا مفتی صدرالدین آزردہ صدرالصدور دہلی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تکمیل علوم کے بعد لاہور تشریف لائے اور اندرون بھاٹی دروازہ، اونچی مسجد، میں خطیب مقرر ہوئے، ان کی عالمانہ تقریر کی کشش سے دور دور سے لوگ حاضر ہونے لگے بیگم شاہی مسجد کی متولیہ مائی جیواں آپ کے ارشادات سے اس قدر متاثر ہوئیں کہ اپنی مسجد کا خطیب مقرر کردیا، بعد ازاں مسجد کی تولیت بھی آپ ہی کے سپرد کردی۔

سلسلۂ عالیہ چشتیہ میں حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی قدس سرہٗ سے بیعت ہوئے اور اجازت و خلافت سے بہرہ ور ہوئے، آپ کے اوراد و اشغال میں حضور سیدنا غوثِ اعظم ؓ سے اویسی نسبت کی بنا پر قادریت کا غلبہ تھا۔ مشہور تاریخ گو اور تذکرہ نویس بزرگ مولانا غلام دستگیر نامی لکھتے ہیں:

''آپ کو لاہور کا قطب سمجھا جاتا تھا''

۱۸۷۹ء میں اورینٹل کالج، لاہور میں عربی کے نائب استاد مقرر ہوئے اور دو سال تک طلباء کو علم و فضل سے فیضیاب کرتے رہے۔ انہی دنوں انگریزوں کو ایک فتوے کی ضرورت پیش آئی، متدین علماء نے صاف انکار کردیا، کالج سے متعلق علماء سے رجوع کیا گیا تاکہ وہ وظیفہ خوار ہونے کی بنا پر انگریز کی منشاء کے مطابق فتوے صادر

Marfat.com

کردیں، مولانا غلام قادر بھیروی کے سامنے دستخط کرنے کے لئے فتویٰ پیش کیا گیا تو انہوں نے استعفاء پیش کردیا اور فرمایا:

''میں ملازمت سے ستبردار ہوسکتا ہوں لیکن غلط فتوے کی تائید نہیں کرسکتا''

چنانچہ آپ نے جامعہ نعمانیہ، لاہور میں درس و تدریس کا کام شروع کردیا اور تمام تر توجہ قرآن و حدیث کی تعلیم پر صرف کردی۔

لاہور کے سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلانے کے لئے عیسائیوں اور مرزائیوں کے علاوہ دیوبندی، وہابی، نیچری اور شیعہ علماء نے سازشوں کے جال بچھانے شروع کئے تو مولانا غلام قادر بھیروی قدس سرہ نے تحریر و تقریر اور وعظ و مناظرہ کے ذریعہ سب کے دانت کھٹے کردئے۔ علمی دبدبے اور طبیعت کے جلال کے سبب کسی کو سامنے آنے کی جرات کم ہی ہوتی تھی آپ نے مسجد میں مفسدین کا داخلہ بند کررکھا تھا اور مسجد کی پیشانی پر ایک پتھر نصب کروادیا جس پر یہ عبارت درج تھی:

''باتفاق انجمن حنفیہ وحکم شرع شریف قرار پایا کہ کوئی وہابی،
رافضی، نیچری، مرزائی مسجد ہذا میں نہ آئے اور خلافِ مذہب
حنفی کوئی بات نہ کرے''

فقیر غلام قادر عفی عنہ، متولی بیگم شاہی مسجد

آج کل کے بعض ''دانشور'' یہ تاثر دینے کی کوشش کررہے ہیں کہ سنی وہابی اختلاف محض فروعی حیثیت رکھتا ہے لہٰذا آپس میں رواداری کا ثبوت دینا چاہئے۔ سوال یہ ہے کہ جو لوگ اہل سنت کو کافر و مشرک کہتے ہوئے نہیں تھکتے، بارگاہ رسالت (ﷺ) کے آداب کو پس پشت ڈال کر گستاخانہ روش اختیار کرتے ہیں، وہ کس رواداری کے مستحق ہوسکتے ہیں؟

مولانا غلام بھیروی قدس سرہٗ کی مسجد میں کوئی بدمذہب بغرضِ فساد داخل ہوجاتا تو اسے دھکے دے کر باہر نکلوا دیتے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر علماء اہلِ سنت اس تصلب کا مظاہرہ نہ

Marfat.com

کرتے تو آج دین کا حلیہ بگڑ چکا ہوتا۔ پنجاب کے علماء میں سب سے پہلے مرزا قادیانی کے خلاف آپ ہی نے فتویٰ دیا اور اس وقت مرزا کی تردید کی جب کہ اس نے ابھی تک نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔

پنجاب کے علماء کی غالب اکثریت آپ کے رشتہ تلمذ میں منسلک تھی، چند تلامذہ کے نام یہ ہیں:

۱۔ امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری
۲۔ مولانا محمد عالم آسی امرتسری (مصنف الکادیہ علی الغاویہ)
۳۔ مولانا نبی بخش حلوائی (مصنف تفسیر نبوی وغیرہ)
۴۔ مولانا غلام احمد حافظ آبادی (سابق صدر مدرس جامعہ نعمانیہ، لاہور)
۵۔ مولانا غلام حیدر قریشی پونچھوی
۶۔ قاضی ظفر الدین
۷۔ صوفی غلام قادر چشتی سیالوی
۸۔ حضرت مولانا محمد ضیاء الدین احمد قادری قدس سرہٗ، مقیم مدینہ منورہ، خلیفہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

مولوی حکیم عبد الحی لکھنوی لکھتے ہیں:

"لم یکن له نظیر فی کثرة الدرس والافادة"

"درس و افادہ کی کثرت میں کوئی ان کا مدِ مقابل نہ تھا"

حضرت مولانا غلام قادر بھیروی قدس سرہٗ نے درس و تدریس اور رشد و ہدایت کی بے پایاں مصروفیات کے باوجود تصانیف کا گرانقدر ذخیرہ یادگار چھوڑا، تصانیف کے نام یہ ہیں۔

۱۔ اسلام کی گیارہ کتابیں (دینی تعلیم کا بہترین نصاب)
۲۔ الشوارق الصمدیہ، ترجمہ و تلخیص البوارق الحمدیہ (از مولانا شاہ فضل

Marfat.com

رسول بدایونی)

۳۔ نماز حضوری

۴۔ خمساتِ خواجگان

۵۔ شمس الحنفیہ بجواب نور الحنفیہ (مسئلہ وحدۃ الوجود)

۶۔ نور الربانی فی مدح المحبوب السبحانی

۷۔ شمس الضحیٰ فی مدح خیر الوریٰ

۸۔ نماز ضروری

۹۔ حقیقتِ انوارِ محمدیہ

۱۰۔ جوہرِ ایمانی

۱۱۔ عکازہ در صلوٰۃِ جنازہ

۱۲۔ فاتحہ خوانی

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہٗ انگریزی خواں طبقے کو "تواریخِ حبیب الہٰ" اور اسلام کی گیارہ کتابیں پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

استاذ اساتذۃ العصر حضرت مولانا غلام قادر قریشی ہاشمی بھیروی قدس سرہٗ العزیز ۱۹ ربیع الاول / ۱۰ اپریل ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء کو واصل بحق ہوئے اور بیگم شاہی مسجد میں محوِ استراحتِ ابدی ہوئے۔ نماز جنازہ میں خلقِ خدا کا ہجوم اس قدر تھا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ مولانا کرم الدین "رئیس بھیں" ضلع جہلم فرماتے ہیں۔

> "مولانا غلام قادر صاحب مرحوم کا جنازہ جب شہر لاہور میں اٹھایا گیا تو ہجومِ خلائق اس قدر تھا کہ نمازِ جنازہ باہر پریڈ میں پڑھی گئی، کارخانوں کے مزدوروں نے اس روز مزدوری ترک کر کے شمولیتِ جنازہ کی۔"

Marfat.com

آپ کے شاگردِ رشید مولانا محمد عالم آسی امرتسی نے تاریخِ وفات کہی :

(۱) منبعِ فیضِ ربِ جلیل (۲) درخلدِ بریں قبلۂ من

۲۷ ھ ۱۳ ۲۷ ھ ۱۳

مولانا فتح محمد فاروقی حقیر نے تاریخِ وفات ۱۳۲۶ھ قرار دیتے ہوئے قطعۂ تاریخ کہا ہے ۔

تھے غلام قادر اک جو مولوی باصفا تھے
ستونِ دینِ احمد، بے ریا و باعمل
تھے عدو، لامذہبوں کے، اہل مذہب کے تھے دوست
گوہر بحرِ علوم اور تھے مناظر بے بدل
تھا ربیع الاول اور انیسویں تاریخ تھی
چار شنبہ کا تھادن جب آگئی ان کی اجل
دارِ فانی سے گئے ملکِ بقا کو جبکہ وہ
مرگ سے ان کی گیا سب مومنوں کا دل دہل
سال رحلت پوچھا ہاتف سے جو میں نے اے حقیر
کان میں میرے کہا "مغفور" اس نے بے خلل

۱۳۲۶ھ

۱۳۸

Marfat.com

حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی قدس سرہٗ

محدث سورتی ۱۸۳۶ء میں راندیر (ضلع سورت، بھارت) میں پیدا ہوئے، یعنی انقلاب ۱۸۵۷ء سے تقریباً بیس سال قبل۔ ۱۲۷۷ھ میں آپ دہلی آئے یہاں مسجد فتح پوری میں قیام کیا، ان دنوں راقم کے جد امجد حضرت مفتی محمد مسعود شاہ محدث دہلوی مسجد مذکور میں درس و تدریس میں مصروف تھے۔ ممکن ہے کہ محدث سورتی نے ان سے بھی استفادہ کیا ہو۔ مسجد فتح پوری میں قیام کے بعد محدث سورتی مدرسہ حسین بخش (دہلی) پہنچے۔ وہاں کچھ عرصہ پڑھنے کے بعد ۱۲۷۹ھ میں مجاہد جنگ آزادی مولانا عنایت احمد کاکوروی کے مدرسہ فیض عام (کانپور) چلے گئے، جہاں ان کو مولانا لطف اللہ علی گڑھی جیسا استادِ کامل ملا مولانا احمد حسن کانپوری، محدث سورتی کے ہم سبق رہے۔ مولانا علی گڑھی کے فضل و کمال کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی، مولوی عبد الحق حقانی دہلوی اور نواب حبیب الرحمٰن خاں شیروانی ان کے تلامذہ میں تھے۔

محدث سورتی ۱۲۸۶ھ میں مدرسہ فیض عام سے فارغ ہوئے اور گنج مراد آباد (ضلع اناوہ یوپی) پہنچے۔ جہاں فاضل کامل و عارف اکمل مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی کی صحبت سے مستفیض و مستفید ہوئے اور بیعت و خلافت سے نوازے گئے۔ مولانا گنج مراد آبادی کو شاہ عبد العزیز محدث دہلوی سے سندِ حدیث حاصل تھی، آپ کے تلامذہ میں مولانا محمد علی مونگیری، مولانا احمد حسن کانپوری، پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری اور مولانا دیدار علی الوری جیسے فضلاء شامل تھے۔

۱۲۹۳ھ میں محدث سورتی دارالعلوم مظاہر العلوم (سہارنپور) پہنچے جہاں

Marfat.com

مولانا احمد علی سہارنپوری سے درسِ حدیث لیا اور تقریباً ۱۲۹۵ھ میں سندِ حدیث لی۔اس مدرسہ میں پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور مولانا دیدار علی الوری آپ کے ہم سبق رہے۔

تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد محدث سورتی کان پور پہنچے جہاں مدرسہ فیض عام میں درس و تدریس اور فتویٰ نویسی کی ذمہ داریاں تفویض کی گئیں۔یہاں آپ آٹھ سال رہے۔ نسائی شریف کا حاشیہ یہیں لکھنا شروع کیا۔ ۱۲۹۶ھ میں شادی کے بعد کانپور سے پیلی بھیت (یو۔پی) تشریف لے آئے اور یہاں مدرسہ حافظ العلوم میں صدر مدرس ہوگئے۔پندرہ سال تک درس و تدریس میں مصروف رہے پھر آپ نے مدرسۃ الحدیث کے نام سے اپنا الگ مدرسہ پیلی بھیت میں قائم کیا اور درسِ حدیث کا آغاز کیا اس کے ساتھ مسجد شیخ کبیر میں آخر عمر تک امامت کے فرائض انجام دیتے رہے۔درمیان میں دو سال کے لئے قاضی عبد الوحید کی دعوت پر مدرسہ حنفیہ(پٹنہ) چلے گئےلیکن دو سال بعدپھر اپنے مدرسہ میں آگئے۔

محدث سورتی نے تحریک ندوۃ العلماء میں بھی حصہ لیا۔ ۱۳۱۰ھ میں مدرسہ فیض عام (کانپور) میں اس کا آغاز ہوا۔ امام احمد رضا بھی اس کے ایک اجلاس میں شریک ہوئے اور اصلاح نصاب کے سلسلے میں ایک مقالہ پڑھا لیکن جب ندوۃ العلماء کا مزاج اور کردار بدلا تو پہلے امام احمد رضا علیحدہ ہوئے اور اس کے بعد محدث سورتی، یہی نہیں بلکہ ندوۃ العلماء کے خلاف مستقل ایک تحریک کا آغاز کیا۔اس سے قبل محدث سورتی نے پاک و ہند اور حجاز میں مولانا نذیر حسین کے زیر اثر چلنے والی مہم کا بھی تعاقب کیا تھا، اس سلسلے میں انہوں نے ایک کتاب جامع الشواہد لکھی۔ ۱۲۹۵ھ سے ۱۳۷۳ھ تک اس کے ۲۱ ہزار نسخے شائع ہوچکے تھے۔

المختصر محدث سورتی نے پاک و ہند میں حنفیت کے تحفظ و دفاع اور

Marfat.com

مسلک اہلسنت و جماعت کے فروغ و اشاعت کے لئے مقدور بھر کوشش کی، فقہ و حدیث میں ان کو بڑا تبحر حاصل تھا، جس پر ان کی تصانیف و حواشی گواہ ہیں، ان کے تلامذہ میں بہت سے صاحب فضل و کمال ہوئے۔ بیشتر کو امام احمد رضا نے خلافت و اجازت سے نوازا۔ تلامذہ میں یہ حضرات قابلِ ذکر ہیں: مولانا محمد ظفرالدین بہاری مولانا مفتی ضیاء الدین احمد قادری مدنی، مولانا مشتاق احمد کانپوری، مولانا نثار احمد کانپوری، مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی مولانا خادم حسین محدث علی پوری، سید سلیمان اشرف بہاری وغیرہ وغیرہ۔

محدث سورتی کا حلقہ احباب بھی بڑا وسیع تھا جس میں امام احمد رضا خاں قادری بریلوی خاص طور پر قابل ذکر ہیں، ان کے علاوہ یہ حضرات احباب میں شامل تھے۔ مولانا محمد عبدالقادر بدایونی، مولانا احمد حسن کانپوری مولانا عبدالکریم گنج مراد آبادی، مولانا ارشاد حسین رامپوری، مولانا عبد العلی آسی، پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور مولانا دیدار علی شاہ الوری وغیرہ۔

محدث سورتی کی اولاد میں صرف ایک صاحبزادے تھے یعنی مولانا عبدالاحد پیلی بھیتی، ان کے علاوہ پانچ صاحبزادیاں بھی تھیں۔ عبد الاحد کے صاحبزادے شاہ فضل احمد صوفی نے قابلِ قدر سیاسی و ملی خدمات انجام دیں۔ ۱۹۴۸ء میں انہوں نے وصال فرمایا۔ دوسرے صاحبزادے قاری احمد پیلی بھیتی، نے بھی قابل ذکر سیاسی خدمات انجام دیں۔ وہ مسلم لیگ میں شامل تھے۔ ۱۹۴۰ء میں قرار دادِ پاکستان آل انڈیا سنی کانفرنس (پیلی بھیت) کے ناظم اعلی مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۶ء میں وہ ایک قافلے کی شکل میں آل انڈیا سنی کانفرنس (بنارس) میں شریک ہوئے۔ پاکستان آنے کے بعد وہ جمعیت علماء پاکستان سے منسلک ہوگئے۔ ۱۹۷۶ء میں وصال فرمایا، تیسرے صاحبزادے شاہ مانا میاں قادری نے بھی مذہبی و ملی خدمات انجام دیں۔

Marfat.com

۱۹۷۷ء میں انہوں نے انتقال کیا۔

تصانیف :

۱۔ حاشیہ مدارک

۲۔ حاشیہ بیضاوی(قلمی)

۳۔ حاشیہ جلالین (قلمی)

۴۔ تعلیقات سنن نسائی

۵۔ تعلیقات شرح معانی الاثار

۶۔ تعلیقات شروح اربعہ ترمذی

۷۔ شرح سنن ابی داؤد (قلمی)

۸۔ شرح مشکوٰۃ المصابیح (قلمی)

۹۔ افادات حصن حصین

۱۰۔ التعلیق المجلی لمافی منیۃ المصلی

۱۱۔ الدرہ فی عقد الایدی تحت السرہ

۱۲۔ کشف الغمامہ عن سنیۃ العمامہ

۱۳۔ اظہار شریعت

۱۴۔ انفع الشواھد

۱۵۔ حاشیہ مقامات حریری

۱۶۔ حاشیہ شافیہ

۱۷۔ حاشیہ ملا حسن(قلمی)

۱۸۔ میبذی

محدث سورتی نے مسلک و مذہب کے لئے بے مثال خدمات انجام دے کر اور اپنی ظاہری و معنوی یادگاریں چھوڑ کر ۸ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ /

Marfat.com

۱۲ اپریل ۱۹۱۶ء کو وصال فرمایا۔امام احمد رضاعلیہ الرحمۃ نے اس آیت قرآنی سے مادہ تاریخِ وفات نکلا ہے۔

یطاف علیھم بانیۃ من فضۃ واکواب ۱۳۳۴ھ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

فوائد آیۃ الکرسی

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد پڑھے۔ بہشت میں جانے سے سوائے موت کے کوئی اس کا مانع نہیں اور جو رات کو سوتے وقت پڑھے، شیطان اس سے دور رہتا ہے۔

اور اگر کوئی شخص سات کنکر سفید نمک کے لے کر ہر ایک پر سات سات دفعہ آیۃ الکرسی پڑھ کر نہار منہ نگل جائے تو بلغم اس کا دور ہو جائیگا۔ یہ عمل سات دن کرنا چاہئے۔

جس شخص کو خواب میں ڈراؤنی صورتیں نظر آتی ہوں۔ وہ سونے کے وقت تین دفعہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور تین دفعہ آیۃ الکرسی اور ولا یودہ حفظھما کو ستر بار پڑھے پریشانی خواب کی دور ہو جائے۔

اگر کسی کو صرع یعنی مرگی ہو اور وقت نوبت (باری کے وقت) گیارہ بار پڑھ کر دم کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہوش آجائے۔

(اسلام کی ۱۱ کتابیں ۔۔ حضرت علامہ غلام قادر بھیروی رحمتہ اللہ علیہ)

Marfat.com

مجدد اعظم امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہٗ

مولانا احمد رضا خاں بریلوی نسباً پٹھان، مسلکاً حنفی، مشرباً قادری اور مولداً بریلوی تھے، آپ کے والد ماجد مولوی نقی علی خاں (م، ۱۲۹۷ھ /۱۸۸۰ء) اور جد امجد مولوی رضا علی خاں (م، ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۶ء) اپنے عہد کے ممتاز علماء میں شمار کئے جاتے تھے۔مولانا بریلوی نے اپنے نعتیہ دیوان حدائق بخشش (۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء) میں ان دونوں کا اس طرح ذکر کیا ہے ۔

احمد ہندی رضا ابن نقی ابن رضا

مولانا احمد رضا خاں ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو بریلی (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد ماجد اور دوسرے اساتذہ سے علوم منقولہ، معقولہ کی تحصیل کی،جن حضرات سے انہوں نے پڑھا یا سند حدیث و فقہ حاصل کی ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱۔ شاہ آل رسول مارہروی	(م ۔ ۱۲۹۷ھ / ۱۸۷۹ء)
۲۔ مولانا محمد نقی علی خاں	(م ۔ ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۰ء)
۳۔ شیخ احمد بن زین دحلان مکی	(م ۔ ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء)
۴۔ شیخ عبد الرحمٰن سراج مکی [۱۴۰]	(م ۔ ۱۳۱۴ھ / ۱۸۸۳ء)
۵۔ شیخ حسین بن صالح	(م ۔ ۱۳۰۲ھ / ۱۸۸۴ء)
۶۔ مولانا عبد العلی رام پوری	(م ۔ ۱۳۰۳ھ / ۱۸۸۵ء)
۷۔ شاہ ابوالحسین احمد النوری	(م ۔ ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء)
۸۔ مرزا غلام قادر بیگ	(م ۔ ۱۳۰۱ھ / ۱۸۸۳ء)

مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے جن علوم و فنون کی تحصیل اپنے اساتذہ

Marfat.com

اور ذاتی مطالعہ سے کی ان کی تعداد ۵۶ تک پہنچتی ہے۔ یہ تمام تفصیلات مولانا بریلوی نے اُس عربی سند اجازت میں دی ہیں جو انہوں نے حافظ کتب الحرم شیخ اسمٰعیل خلیل مکی کو عنایت کی۔

مولانا بریلوی، محیرالعقول فطری ذکاوت کی وجہ سے علوم عقلیہ و نقلیہ سے بہت جلد فارغ ہوگئے چنانچہ خود لکھتے ہیں:

میں نے جب پڑھنے سے فراغت پائی اور میرا نام فارغ التحصیل علماء میں شمار ہونے لگا اور یہ واقعہ نصف شعبان ۱۲۸۶ھ کا ہے۔ اس وقت میں تیرہ سال، دس ماہ، پانچ دن کا تھا، اسی روز مجھ پر نماز فرض ہوئی تھی اور میری طرف شرعی احکام متوجہ ہوئے تھے۔

علم قرآن میں ان کا ترجمہ اُردو امتیازی شان رکھتا ہے جو کنزالایمان فی ترجمہ القرآن کے نام سے ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۱ء میں منظر عام پر آیا۔ پھر اس پر ان کے خلیفہ مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی (م۔ ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء) نے خزائن العرفان فی تفسیر القرآن کے عنوان سے تفسیری حواشی لکھے۔ اس ترجمے و تفسیر کے بہت سے اڈیشن ہندوستان اور پاکستان سے شائع ہو چکے ہیں اور برابر شائع ہو رہے ہیں۔

ترجمہ قرآن میں مولانا بریلوی نے جس عاقبت اندیشانہ احتیاط کو پیش نظر رکھا ہے وہ تراجم کے تقابلی مطالعے سے ظاہر ہے۔

مولانا بریلوی نے ترجمہ قرآن کے علاوہ تفسیر کا سلسلہ بھی شروع کیا تھا چنانچہ سورۂ ضحیٰ کی بعض آیات کی تفسیر ۸۰ جز تک لکھ کر چھوڑ دی، دوسرے دینی و علمی مشاغل کی وجہ سے اتنا وقت نہ مل سکا کہ قرآن پاک کی مبسوط تفسیر لکھتے۔

علم قرآن و علم تفسیر کے علاوہ علم حدیث میں بھی مولانا بریلوی کو تبحر حاصل تھا۔ چنانچہ شیخ یسین احمد خیاری المدنی نے علم حدیث میں بھی

Marfat.com

مولانا بریلوی کے تبحر کو سراہتے ہوئے لکھا ہے:

" وھو امام المحدثین "

اور وہ محدثین کے امام ہیں۔

علم حدیث کے علاوہ علم فقہ میں مولانا بریلوی کو جو تبحر حاصل تھا اس کا اندازہ ناظم ندوۃ العلماء (لکھنو) مولانا ابوالحسن ندوی کے ان تاثرات سے لگایا جاسکتا ہے۔

فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر ان کو عبور حاصل ہے اس کی نظیر شاید کہیں ملے اور اس دعویٰ پر ان کا مجموعہ فتاویٰ شاہد ہے نیز ان کی تصنیف کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم جو انہوں نے ۱۳۲۳ھ میں مکہ معظمہ میں لکھی تھی۔

جزئیات فقہ کے علاوہ متون فقہ پر مولانا بریلوی کو جو قدرت حاصل تھی وہ اہل علم کے لئے حیرت انگیز تھی۔ چنانچہ مولانا ابو الحسن علی ندوی لکھتے ہیں:

حرمین شریفین کے قیام کے زمانے میں بعض رسائل بھی لکھے اور علمائے حرمین نے بعض سوالات کئے تو ان کے جواب تحریر کئے۔ متون فقہیہ اور اختلافی مسائل پر ان کی ہمہ گیر معلومات، سرعت تحریر اور ذہانت کو دیکھ کر سب کے سب حیران و ششدر رہ گئے۔

متون فقہیہ پر استحضار کی یہ کیفیت تھی کہ بعض اوقات وہ بغیر دیکھے عبارات کی عبارات لکھتے جاتے تھے چنانچہ قیام مکہ معظمہ کے زمانے میں بھی اس قسم کے مظاہر سامنے آئے۔ آخری ایام میں علالت کی وجہ سے بریلی سے بھوالی چلے گئے تھے، کوئی کتاب پاس نہ تھی۔ اس زمانے میں ایک استفتاء کا جواب دیا تو اس میں کتب فقہ و حدیث کے ۳۱ حوالے موجود ہیں۔

فتاویٰ حامدیہ کی دو جلدیں مولانا وصی احمد محدث سورتی

Marfat.com

(م۔۱۳۳۴ھ/۱۹۱۵ء) سے مستعار لیں اور ایک دن و ایک رات میں دیکھ کر واپس کردیں قرآن پاک کا ایک ایک پارہ روزانہ حفظ کرکے ایک ماہ میں پورا قرآن حفظ کر لیا۔

فتاویٰ رضویہ کے مطالعہ سے مولانا بریلوی کے تبحر علمی کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ علم فقہ کتنا وسیع علم ہے اور ایک باکمال فقیہ ہونے کے لئے کس قدر علوم و فنون سے واقفیت ضروری ہے۔

مولانا بریلوی کے دارالافتاء (بریلی) میں ہندوستان، پاکستان، برما، چین، امریکہ، افغانستان، افریقہ، حجاز مقدس اور بلاد اسلامیہ سے بکثرت فتوے آتے تھے جن کی تعداد ایک وقت میں کبھی چار سو اور کبھی پانچ سو تک جا پہنچتی تھی،

مولانا بریلوی کے فتوے عربی، اردو فارسی اور انگریزی میں ہیں۔ مطبوعہ مجلدات میں اول الذکر تین زبانوں میں فتوے ہیں انگریزی فتوے ان قلمی مجلدات میں ہیں جو بریلی (بھارت) میں محفوظ ہیں۔ مولانا محمد احمد مصباحی (صدرالمدرسین، فیض العلوم، محمد آباد، گوھنہ بھارت) نے ایک مضمون میں لکھا ہے:

عرصہ ہوا فتاویٰ کی ایک قلمی جلد میں، میں تو یہ دیکھ کر سخت حیرت میں پڑ گیا کہ انگریزی کا جواب انگریزی میں ہے اور جواب بھی مختصر نہیں، بہت مبسوط ہے۔

مولانا بریلوی کے فتوے بلاد اسلامیہ اور پاکستان و ہندوستان میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے، حافظ کتب الحرم سید اسمٰعیل خلیل کو جب مولانا بریلوی نے اپنے عربی فتوے ارسال کئے توانہوں نے جواباً لکھا:

"والله اقول والحق أقول لو رَآها أبوحنيفة النعمان
لأقرت عينيه وجعل مؤلفها من جملة الأصحاب"

ترجمہ: اور قسم کھا کر کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ ان فتوؤں کو اگر ابوحنیفہ نعمان دیکھ لیتے تو یقیناً ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچتی اور وہ اس کے مؤلف کو اپنے شاگردوں میں شامل کر لیتے۔

Marfat.com

مولانا بریلوی نے تیرہ سال دس مہینہ اور چار دن کی عمر میں ۱۴ شعبان ۱۲۸۲ھ مطابق ۱۸۶۹ء اپنے والد مولوی محمد نقی علی خاں کی نگرانی میں فتویٰ نویسی کا آغاز کیا، سات برس بعد ۱۲۹۳ھ/ ۱۸۷۶ء میں فتویٰ نویسی کی مستقل اجازت مل گئی۔ پھر جب ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء میں والد ماجد کا انتقال ہوا تو مستقل طور پر فتویٰ نویسی کے فرائض انجام دینے لگے۔ مولانا بریلوی نے لکھا ہے کہ ان کے جدامجد مولوی رضا علی خاں کے زمانے سے فتویٰ نویسی کا سلسلہ جاری ہے اور ۱۳۳۷ھ/ ۱۹۱۸ء میں خود ان کو فتوے لکھتے پچاس برس ہو چکے ہیں۔ اس پچاس برس کے عرصے میں فتاویٰ رضویہ کی بارہ جلدیں تیار ہو چکی تھیں۔

علوم منقولہ کے علاوہ علوم معقولہ میں بھی مولانا بریلوی کو کمال حاصل تھا، مولوی ظفرالدین بہاری نے لکھا ہے کہ ۱۳۲۹ھ/ ۱۹۱۱ء سے قبل ڈاکٹر سر ضیاء الدین نے (وائس چانسلر، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) علم مربعات سے متعلق ایک سوال اخبار دبدبۂ سکندری (رام پور) میں شائع کرایا جس کا مولانا بریلوی نے بروقت جواب شائع کرایا اور اپنی طرف سے ایک اور سوال پیش کردیا جس کو پڑھ کر سرضیاءالدین کو تعجب ہوا کہ ایک مولوی نے نہ صرف جواب دیا بلکہ الٹا سوال بھی پیش کردیا۔ مولانا بریلوی سے سرضیاءالدین کا یہ پہلا غائبانہ تعارف تھا۔ اس کے بعد وہ پروفیسر سید سلمان اشرف کے ایماء پر ریاضی سے متعلق ایک لاینحل مسئلہ دریافت کرنے مولانا بریلوی کے پاس گئے جس کو مولانا بریلوی نے حل کردیا۔ مولوی محمد حسین میرٹھی (موجد طلسمی پریس) نے ۱۹۲۹ء میں سرضیاء الدین کے قیام شملہ کے زمانے میں مولانا بریلوی سے ملاقات کے بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے جواباً کہا:

"میرے سوال کا جو بہت مشکل اور لاینحل تھا ایسا فی البدیہہ جواب دیا گویا اس مسئلے پر عرصہ سے ریسرچ کی ہے۔ اب ہندوستان میں کوئی جاننے والا نہیں۔"

Marfat.com

علم ریاضی کے علاوہ علم ھیئاۃ و نجوم میں بھی مولانا بریلوی کو کمال حاصل تھا۔انگریزی اخبار ایکسپریس (شمارہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۹ء/ ۱۳۳۸ھ) میں امریکی منجم پروفیسر البرٹ نے ۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کے بارے میں ایک دل ہلانے والی پیشن گوئی کی تھی۔جب مولانا بریلوی سے پوچھا گیا تو انہوں نے علمی طور سے اس کا رد کیا اور اس کو لغو قرار دیا،چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

عقائد وافکار میں مولانا بریلوی متقدمین اور سلف صالحین کے پیرو تھے،انہوں نے اپنے دور میں سیاست و مذہب میں تجدید واحیاء کے فرائض انجام دیئے۔غالباً اسی لئے بعض علماء عرب نے ان کو مجدد کہا ہے۔چنانچہ حافظ کتب الحرم سید اسمٰعیل خلیل مکی لکھتے ہیں:

" لوقیل فی حقه انه مجدد هٰذالقرن لکان حقاً و صدقاً"

ترجمہ:اگر ان کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کے مجدد ہیں تو یہ بات صحیح اور سچی ہوگی۔

اسلامی معاشرے کے بعض افراد، فرائض و سنن کو چھوڑ کر مستحبات و مباحات کے پیچھے لگے رہتے ہیں،مولانا بریلوی کی نظر میں ایسے لوگوں کی نیکیاں شریعت کی نظر میں مردود ہیں۔بعض لوگ شریعت و طریقت کو الگ الگ خانوں میں تقسیم کرتے ہیں،مولانا بریلوی اس تقسیم کو سختی کے ساتھ رد کرتے ہیں اور طریقت کو عین شریعت قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن عظیم باطل و مردود فرما چکا۔" [۱۴۱]

روحانیات و تصوف

امام احمد رضا قدس سرہٗ کے تصوف وحکمت اور شریعت وطریقت کے متعلق خواجہ حسن نظامی کے تاثرات بھی بڑی اہمیت کے حامل ہیں موصوف نے یہ تاثر فاضل بریلوی کی زندگی ہی میں پیش کیا تھا۔جو ۱۹۱۵ء میں ہفت

Marfat.com

روزہ خطیب (دہلی) میں شائع ہوئے تاثرات اس طرح ہیں۔

''بریلی کے مولانا احمد رضا خاں صاحب جن کو ان کے معتقد مجدد مائۃ حاضرہ کہتے ہیں درحقیقت طبقہ صوفیائے کرام میں بہ اعتبار علمی حیثیت کے منصب مجدد کے مستحق ہیں انہوں نے ان مسائل اختلافی پر معرکہ کی کتابیں لکھی ہیں جو سالہا سال سے فرقہ وہابیہ کے زیر تحریر و تقریر تھیں اور جن کے جوابات گروہ صوفیہ کی طرف سے کافی وشافی نہیں دیئے گئے تھے۔ ان کی تصنیفات و تالیفات کی ایک خاص شان اور خاص وضع ہے۔ یہ کتابیں بہت زیادہ تعداد میں ہیں۔ اور ایسی مدلل ہیں جن کو دیکھ کر لکھنے والے کے تبحر علمی کا جید سے جید مخالف کو اقرار کرنا پڑتا ہے مولانا احمد رضا خاں صاحب جو کہتے ہیں وہی کرتے ہیں اور یہ ایک ایسی خصلت ہے جس کی ہم سب کو پیروی کرنی چاہئے۔ ان کے مخالف اعتراض کرتے ہیں کہ مولانا کی تحریروں میں سختی بہت ہے اور بہت جلدی دوسروں پر کفر کا فتویٰ لگا دیتے ہیں مگر شاید ان لوگوں نے اسمٰعیل دہلوی اور ان کے حواریوں کی دل آزار کتابیں نہیں پڑھیں جن کو سالہا سال صوفیائے کرام برداشت کرتے رہے ان کتابوں میں جیسی سخت کلامی برتی گئی ہے اس کے مقابلہ میں جہاں تک میرا خیال ہے مولانا احمد رضا خاں صاحب نے اب تک بہت کم لکھا ہے۔ جماعت صوفیا علمی حیثیت سے مولانا موصوف کو اپنا بہادر صف شکن سیف اللہ سمجھتی ہے اور انصاف یہ ہے کہ بالکل جائز سمجھتی ہے۔'' ۱۴۲

اور ڈاکٹر محی الدین الوانی جامع ازہر مصر (جو مسلکاً اہلحدیث ہیں) نے فاضل بریلوی کے تصوفانہ زندگی پر اس طرح خراج عقیدت پیش کیا:

''احمد رضا بچپن ہی سے دنیاوی آرائشوں کی طرف ملتفت نہ تھے لوگوں سے معاملات میں حلم تواضع بلند اخلاقی کے ساتھ پیش آتے

Marfat.com

تھے۔ ۱۲۹۴ھ میں آپ قطب زماں حضرت مولانا سید شاہ آلِ رسول رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ آپ کی علمی سرگرمیوں میں تصوف، اتقاء پرہیزگاری کے بہترین نمونے ہیں۔ جس کی بناء پر آپ بہت جلد سارے برصغیر میں مشہور ہوگئے اور آپ کے پاس نور معرفت کے پروانے ہر طرف سے آنے لگے۔'' ۱۴۳

مولانا بریلوی نے نہ صرف معاشرے کی اصلاح کی بلکہ سیاست میں بھی انہوں نے اہم کردار ادا کیا، ان کے افکار سے میدان سیاست کے شہ سواروں نے فیض حاصل کیا مولانا بریلوی کی سیاسی خدمات پر بعض مؤرخین و محققین نے لکھا ہے۔

مولانا بریلوی سیاسی استحکام کے لئے معاشی استحکام کو ضروری سمجھتے تھے دور جدید کے عالمی حالات سے ان کے اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے۔ ملت اسلامیہ کی معاشی و اقتصادی اور مذہبی و اخلاقی فلاح و بہبود کے لئے انہوں نے چند اہم تجاویز پیش کیں جو ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء میں کلکتہ اور رام پور سے شائع ہوئیں۔ پروفیسر محمد رفیع اللہ صدیقی (ایم۔ایس کوئنز یونیورسٹی، کینیڈا) نے مولانا بریلوی کی ان تجاویز کا محققانہ جائزہ لیا ہے اور ''فاضل بریلوی کے معاشی نکات'' کے عنوان سے ایک مقالہ پیش کیا ہے جو ۱۹۷۷ء میں لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

مولانا بریلوی نے ایک طرف اپنا رسالہ ''تدبیر فلاح ونجات و اصلاح'' لکھ کر اپنی تجاویز عام کیں تو دوسری طرف انصار الاسلام اور جماعت رضائے مصطفٰے کے نام سے ان کے متبعین نے اصلاحی تنظیمیں قائم کیں اور اس وقت جو وہ کر سکتے تھے کیا۔

۱۹۲۰ء میں مسٹر گاندھی کے ایماء پر تحریک ترک موالات شروع ہوئی جو تحریک خلافت (۱۹۱۹ء) کا تتمہ کہی جاسکتی ہے۔ تحریک خلافت کے زمانے میں ہندو مسلم اتحاد کا جو ایک طوفان اٹھا تھا وہ اب شباب پر پہنچ گیا۔

Marfat.com

مسلمان جذبات کی رو میں بہہ رہے تھے اور سارے سیاسی فوائد ہندو حاصل کررہے تھے۔مسلمان عوام و خواص اپنی سادگی اور سادہ لوحی کی وجہ سے اس کو محسوس نہ کرتے تھے مگر مولانا بریلوی نے یہ بات شدت سے محسوس کی اور مسلمانوں کو ایسے اتحاد سے باز رہنے کے لئے للکارا جو ان کی سیاست و معیشت اور مذہب سب کو ختم کرکے رکھ دے۔

چنانچہ انہوں نے شدید علالت کے باجود رسالہ الحجة الموتمنه فی آیته الممتحنه (۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۰ء) لکھا جس میں مسلمانوں کواس اتحاد کے انجام سے متنبہ کیا اور مخالفین کے عزائم سے خبردار۔یہ وہ زمانہ تھا جب قائد اعظم محمد علی جناح اور علامہ اقبال دونوں خاموش خاموش سے تھے مگر مولانا بریلوی نے نتائج کی پرواہ کئے بغیر جو بات وہ حق سمجھتے تھے اس کا برملا اظہار کیا۔اور یہ ان کی مذہبی غیرت اور سیاسی جرأت کی دلیل ہے۔

مولانا بریلوی حریت و آزادی کے لئے جوراہ متعین کرگئے تھےاس پر ان کے صاحبزادگان، خلفاء، تلامذہ اور متبعین گامزن ہوئے۔ ۱۹۲۵ء میں مولانا بریلوی کے خلیفہ مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی (۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء) نے الجمعیۃ العالیۃ المرکزیہ (آل انڈیا سنی کانفرنس) کے نام سے ایک تنظیم کی بنیاد رکھی جس نے آگے چل کر پاکستان کے لئے قابل قدر خدمات انجام دیں۔ ۱۹۴۶ء میں بنارس میں اس کے تاریخی اجلاس ہوئے۔۲۹ اپریل ۱۹۴۶ء کے اجلاس میں یہ قرارداد پاس ہوئی:

''آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبۂ پاکستان کی پرزور حمایت کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ علماء ومشائخ اہل سنت اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر امکانی قربانی کے واسطے تیار ہیں اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایسی حکومت قائم کریں جو قرآن اور حدیث نبوی (ﷺ) کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق ہو۔''

Marfat.com

اسلامی نقطۂ نظر سے ہندو مسلم عدم اتحاد کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ہندو رعایا کو معاشی یا مذہبی حیثیت سے دل شکستہ کیا جائے مگر سوراج یا ہندو اسٹیٹ کا مقصود معلوم ہوتا ہے کہ وہاں مسلم رعایا معاشی و مذہبی طور پر دل شکستہ رہے۔ پاک و ہند کی ساٹھ سالہ تاریخ ان حقائق پر گواہ ہے۔

مولانا بریلوی فقاہت و سیاست کے علاوہ ادب وشاعری میں کمال رکھتے تھے، ان کی فصاحت و بلاغت کی اہل عرب نے تعریف کی ہے۔ چنانچہ شیخ احمد ابوالخیر میرداد کی لکھتے ہیں:

" الحمد لله على وجود مثل هذا الشيخ فانى لم ار مثله فى العلم والفصاحة "

ترجمہ: مولانا بریلوی جیسے شیخ کے وجود پر میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں، بے شک میں نے علم اور فصاحت میں ان جیسا نہیں دیکھا۔

اسی طرح دوسرے علمائے عرب نے بھی تعریف کی ہے۔ پاک و ہند کے بہت سے شعراء اور ادباء ان کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ مولانا بریلوی باکمال شاعر تھے۔ وہ تلمیذ رحمٰن تھے، شاعری میں ان کا کوئی استاد نہ تھا۔

مولانا بریلوی مشہور نعت گو مولانا کفایت علی کافی شہید (۱۸۵۸ء/۱۲۷۴ھ) سے بے حد متاثر تھے جس کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ مولانا غلام رسول مہر نے بھی یہ بات لکھی ہے۔ مولانا بریلوی نے لکھا ہے کہ نعت کہنا ''تلوار کی دھار پر چلنا ہے، بڑھتا ہے تو الوھیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔'' اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کتنے محتاط تھے، اس احتیاط کے باوجود نعت کو کمال تک پہنچانا واقعی ان کا کمال ہے۔ انہوں نے ایک جگہ خود کہا ہے۔

Marfat.com

یہی کہتی ہے بلبل باغ جناں کہ رضاؔ کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصفِ شاہ ہدیٰ مجھے شوخی طبع رضا کی قسم

انسان جتنی دیر میں کوئی مفہوم لفظوں میں ادا کرتا ہے اعلیٰ حضرت اتنی ہی دیر میں بے تکلف تاریخی مادے اور جملے فرمایا کرتے تھے۔

مولانا بریلوی کی تقریباً تمام تصانیف کے نام تاریخی ہیں۔ اپنے والد مولانا نقی علی خاں کی وفات پر عربی میں ۱۶ تاریخی مادے کہے۔ مولانا محمد اسمٰعیل (م۔ ۱۳۱۷ھ) کی وفات پر دو عربی قطعات کہے ان اشعار کی تعارفی عبارت بھی تاریخی مادوں پر مشتمل ہے۔ اشعار کی مجموعی تعداد ۵۳ ہے۔ ہندوستان کے مشہور بیرسٹر قاضی عبدالودود بانکی پور کے والد قاضی عبدالوحید، مولانا بریلوی کے خلیفہ تھے۔ ان کے انتقال (۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء) پر جنازے میں شریک تھے، راستہ ہی میں عربی اشعار پر مشتمل ایک قطعہ تاریخ کہا۔ جو تحفہ حنفیہ میں توضیحی نوٹ کے ساتھ شائع کیا گیا پیر عبدالغنی کی وفات (۱۴ شعبان ۱۳۳۸ھ/ ۱۹۲۰ء) پر دس عربی اشعار پر مشتمل ایک قطعہ تاریخ کہا۔ مولانا محمد عبدالکریم جبل پوری کی وفات (۱۳۱۷ھ) پر ایک عربی قطعہ تاریخ کہا۔ الغرض مولانا بریلوی کے عربی، فارسی اور اردو اشعار کا ایک بڑا ذخیرہ ہنوز منتشر ہے۔ کلیات رضا کے نام سے کوئی فاضل اس منتشر کلام کو جمع کریں تو یہ ایک ادبی خدمت ہوگی۔

مولانا بریلوی نے باخبری و خود آگاہی کے ساتھ نعتیں کہی ہیں انہوں نے نعت کہتے وقت متقدمین و متاخرین علماء و شعراء کی نگارشات پر نظر رکھی ہے اور بڑی احتیاط کے ساتھ اس میدان میں اُترے ہیں۔

مولانا بریلوی علم قرآن، علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ و سیاست اور ادب و شاعری میں ید طولیٰ رکھتے تھے، بہت سے علوم و فنون قدیمہ و جدیدہ

Marfat.com

میں ان کو کمال حاصل تھا اور وہ اس صدی کے ممتاز علماء میں سے تھے۔ وہ ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء کو جمعہ کے دن بریلی میں انتقال کیا۔ وہ تقریباً ۶۵ سال اس دنیا میں رہے۔ اور نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک اسلام اور ملت اسلامیہ کی خدمت کرتے رہے۔ ان کی یادگار صاحب علم و فضل ان کے فرزند مولانا حامد رضا خاں (م ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء) اور مولانا محمد مصطفٰے رضا خاں (م ۱۴۰۲ھ /۱۹۸۰ء) بہت سے تلامذہ، بکثرت خلفاء اور بے شمار تصانیف ہیں۔

مولانا رحمان علی نے ۱۳۰۵ھ/ ۸۸-۱۸۸۷ء میں اپنی کتاب تذکرہ علمائے ہند مرتب کی تو مولانا بریلوی کی تصانیف کی تعداد ۷۵ بتائی۔ اس وقت مولانا بریلوی کی عمر ۳۰ برس ہوگی۔ ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں خود مولانا بریلوی نے یہ تعداد ۲۰۰ لکھی ہے۔ ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء میں مولانا محمد ظفرالدین بہاری نے مولانا بریلوی کی تصانیف پر ایک رسالہ قلم بند کیا، اس میں پچاس مختلف علوم و فنون پر مولانا بریلوی کی ۳۵۰ تصانیف کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ تلاش کیا جائے تو ۵۰ تصانیف اور نکلیں گی۔ اس میں ۱۰۰ عربی ہیں، ۲۷ فارسی اور ۲۲۳ اردو۔ مولانا بریلوی کے صاحب زادے مولانا حامد رضا خاں نے لکھا ہے کہ ۴۰۰ سے زیادہ تصانیف ہیں۔

یہ اعداد و شمار مختلف اوقات میں مولانا بریلوی کی زندگی میں مرتب کئے گئے۔ انتقال کے بعد مولانا ظفر الدین بہاری نے شمار کیا تو یہ تعداد چھ سو سے زیادہ نکلی جس کا تفصیلی ذکر انہوں نے حیات اعلیٰ حضرت، جلد دوم میں کیا ہے۔ ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء میں بمبئی سے ماہنامہ المیزان کا امام احمد رضا نمبر شائع ہوا ہے اس میں مولانا بریلوی کی پچاس علوم وفنون پر ۵۴۸ تصانیف کا ذکر کیا ہے۔ مفتی اعجاز ولی خاں (م ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۳ء)

Marfat.com

نے مزید تحقیق کی تو یہ تعداد ہزار سے متجاوز ہوگئی۔ انہوں نے مولانا بریلوی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

صاحب التصانیف العالیه و التالیفات الباهرة التی بلغت اعداد ها فوق الالف.

ایک باوثوق اطلاع کے مطابق مولانا بریلوی کی مطبوعہ تصانیف کے پورے اعداد و شمار خانقاہ برکاتیہ مارہرہ (یو۔پی۔انڈیا) میں محفوظ ہیں۔ دوسری اطلاع کے مطابق دارالعلوم اشرفیہ (مبارک پور، اعظم گڑھ انڈیا) کے فاضل مولانا عبدالمبین نعمانی نے مولانا بریلوی کی تصانیف کی تفصیلی فہرست پوری تحقیق وتلاش کے بعد مرتب کی ہے۔

تصانیف کے علاوہ مولانا بریلوی کے بہت سے حواشی وشروح بھی ہیں جس کا انہوں نے خود ذکر کیا ہے۔ مولانا ہدایت الرسول لکھنوی (م۔۱۳۳۴ھ/۱۹۱۵ء) نے ان حواشی وشروح کا مطالعہ کیا اور اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھا کہ مولانا بریلوی کے حواشی خود ان کے افاضات وافادات ہوتے ہیں۔ مولانا عبدالحکیم اختر شاہ جہاں پوری نے حواشی و شروح کی تعداد مرتب کی ہے۔ جو ڈیڑھ سو تک پہنچتی ہے۔ [۱۴۴]

حضرت وحشی ؓ

”قَتَلْتُ خَيْرَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ قَتَلْتُ شَرَّ النَّاسِ فِي الاسلام“

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی لاسیما علی السید
الکریم المصطفی وآلہ وصحبہ والخلفاء اما بعد فقد اجزت اخی فی اللہ
ذا المجدۃ الجاہ مولنا المولوی غلام احمد السنبھلی بالسلسلۃ العلیۃ
العالیہ القادریۃ البرکاتیۃ بارشد اللہ تعالی لہ وبہ وعلیہ ودلہ
الطریق الجلی واوصیتہ ان یتمسک فی معاشہ بمذھب اھل السنۃ وان
اھل البدع والفتنۃ ویغیر عمرہ فی حمایۃ السنن واعانۃ اربابھا ونکایۃ
الفتن وایھا صاحبھا فان ذلک اعظم القرب وارضی مرضاۃ للنبی و۔
الربوان لا یشرکنی من دعوۃ الصالحۃ المتوافرۃ بالعفو والعافیۃ فی
الدین والدنیا والاخرۃ وکان ذلک بتاریخ ثلاثین من شھر ذی الحجۃ الحرام
عام الف ومائتین وسبعۃ وثلاثین من ھجرۃ سید الانام علیہ وعلی
آلہ وصحبہ واتباعہ وحزبہ افضل الصلاۃ والسلام امین، والحمد للہ رب العلمین
قالہ بفمہ وکتبہ بقلمہ عبد المصطفی احمد رضا المحمدی السنی الحنفی
القادری البرکاتی البریلوی عفی عنھما النبی الامی
صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ
وصحبہ وبارک وسلم

(سند اجازت مولانا غلام احمد فریدی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم اے، پی ایچ ڈی، اعزاز فضیلت

نقل خط حضرت مولانا عبدالحبیب صاحب ۱۴۲۵ھ

فرمدی وضاحت

تقریباً ۲۵ سال قبل مولانا فضل محمد اورین فریدی علیہ الرحمہ نے اپنے والد ماجد مولانا غلام محمد فریدی سنبھلی علیہ الرحمہ کے نام سلسلۂ تعلیم پر کچھ تحریر میں رضی حضرت رضی اللہ عنہ کی اجازت نامے کی مکمل کاپی عنایت فرمائی اور فرمایا کہ حسب روز سنہ سکونی ہے اور ۲۰ ذی الحجہ والی ذہن الجھ تھی لیکن حسب روز غلط لکھا گیا ہے اور ۲۰ ذی الحجہ تھا اسی لیے رضی حضرت رضی اللہ عنہ نے ۲۰ ذی الحجہ (عشرین بعد الف) اپنے دست مبارک سے تحریر فرمائی۔

۱۷/۲، سی۔پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی کراچی ۷۵۴۰۰ (اسلامی جمہوریہ پاکستان)
فون: 4552488 فیکس: 92-21-2586574 ای میل: smalchar@asil.net.pk

Marfat.com

حضرت مولانا شاہ عبدالسلام علیہ الرحمۃ جبل پوری

آپ کا اسم گرامی عبدالسلام اور والد کا نام مولانا شاہ عبدالکریم تھا۔آپ کا سلسلہ نسب خلیفۃ الرسول (ﷺ) سیدنا امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔تین سال کی عمر شریف میں اپنے والد ماجد کے ساتھ حیدرآباد دکن سے جبل پور تشریف لائے۔۱۴ برس کی عمر شریف میں قرآن مجید حفظ کیا اور تمام ظاہری و معنوی علوم کی تکمیل اپنے والد ماجد ہی سے کی۔فارغ ہونے کے بعد ابتداً ''ندوۃ العلماء'' کی طرف راغب ہوئے اور اس کے پہلے بنیادی جلسہ میں آپ مجلس عاملہ کے رکن کی حیثیت سے شریک بھی ہوئے۔ سنہ ۱۳۱۲ھ میں مجلس ندوۃ العلماء کا اجلاس لکھنؤ میں منعقد ہوا تو آپ اس میں شریک ہوئے۔اگلے سال سنہ ۱۳۱۳ھ میں ''ندوۃ العلماء'' کا اجلاس جب بریلی میں ہونا قرار پایا اور دعوت نامہ بھی اس کا آپ کو موصول ہوگیا تو آپ کے والد نے فرمایا ''بیٹا ندوہ فتنہ ہے اور اس میں شرکت دین اور وقت کی بربادی ہے۔''

آپ کے والد ماجد شاہ عبدالکریم (م۔۱۳۱۷ھ/۱۸۹۸ء) علیہ الرحمہ کی اگرچہ اعلیٰ حضرت سے بالمشافہ ملاقات نہ تھی مگر دونوں بزرگوں کے درمیان کچھ تحریری سلسلہ تعارف ضرور تھا جس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے اپنے والد ماجد مولانا مفتی نقی علی خاں (م۔۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء) علیہ الرحمہ کی کئی تصانیف آپ کے نام ارسال فرمائیں اعلیٰ حضرت نے شاہ عبدالکریم کی وفات پر عربی میں قطعہ تاریخ تحریر فرمایا جو عربی فصاحت و بلاغت کا ایک شاہکار ہے۔

Marfat.com

قیل مات الزکی عبدالکریم　　قلت کلا بل احتطی بدوام
حی عن بنیه فکیف یموت　　انما المیُت هالک الاوهام
أیموت الذی خلف؟　　سلم الله مثل عبدالسلام
جبل الدین راسخ بقیامهٖ　　فی جبلفور شامخ الاعلام

قلت تاریخ عیشه الابدی
دام عبدالکریم خلد کرام
.....۱۳۱۷ھ.....

مولانا عبدالسلام، کے صاحبزادے مفتی برہان الحق اپنی یاداشت میں یوں رقم طراز ہیں۔ جدامجد نے فرمایا۔

''ندوہ میں شریک ہو یا نہ ہو لیکن مولانا احمد رضا خان صاحب سے ضرور ملنا، اس وقت ان کا علم و فضل و کمال اپنی وسعت تابانی اور تحقیق و تدقیق کے لحاظ سے بے نظیر و بے مثال، انتہائی عروج وکمال پر ہے، جس طرح بھی ہو، مولانا کی خدمت میں رہ کر جتنا فیض حاصل کرسکو، تمہارے خاندان کے لئے باعث رحمت و برکت وسعادت وسربلندی ہوگا، بریلی میں ندوہ کا یہ اجلاس تمہارے لئے حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب سے علم وفضل وسعادت حاصل کرنے کا انشاءاللہ ذریعہ اورسبب ہے۔''[۱۴۵]

مفتی برہان الحق اکرام امام احمد رضا میں رقمطراز ہیں:

'' والد ماجد کے فرمان کے ساتھ آپ بریلی روانہ ہوئے، حسن اتفاق سے الہ آباد سے مولانا شاہ محمد حسین الہ آبادی (المتوفی ۱۳۲۳ھ) کا ساتھ ہوگیا۔ بریلی کے اجلاس میں شرکت ہوئی لیکن مولانا محمد حسین الہ آبادی کے اعتراض پر مولانا شبلی کی برہمی اور بدزبانی نے بدمزگی پیدا کردی۔ چنانچہ دونوں حضرات جلسے سے واک آؤٹ کرگئے، چلتے ہوئے مولانا عبدالسلام جبل پوری نے امام احمد رضا کے رسالے

Marfat.com

''سوالات حقائق نما بروس ندوۃ العلماء'' پر دستخط کر کے مولانا شبلی کے ہاتھ میں دیتے ہوئے فرمایا:

''اس کے ہر سوال کا مفصل جواب دیکر مطمئن کرنا آپ کا اور آپ کے تمام ہم خیال اراکین کا ذمہ ہے اور آپ سب کا اخلاقی فرض ہے۔''

اس واقعہ کے فوراً بعد مولانا عبدالسلام محلہ سوداگراں (بریلی) میں اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک پرچہ پر نام لکھ کر کسی بچے کے ہاتھ رقعہ اندر بھیجا۔ چند منٹ کے بعد اعلیٰ حضرت باہر تشریف لائے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا سلام دعا کے ساتھ معانقہ بھی کیا اور فرمایا:

''یہ آپ کے والد ماجد عبدالکریم جبل پوری صاحب کی کرامت ہے کہ ابھی مجھے لفافہ (خط) ملا، خط پڑھ ہی رہا تھا اور اسی فقرہ پر نظر تھی: ''فقیر زادہ عبدالسلام حاضر ہو رہا ہے اس پر نظر کرم فرما کر اپنی تربیت اور سرپرستی میں فیضان علوم ظاہرہ و باطنہ سے اسے عزت و سرفرازی بخشیں۔''

عین اسی وقت آپ کا رقعہ ملا، آپ کا اسم گرامی پڑھ کر معما متصور ہوا کہ یہ آپ کے والد محترم مولانا عبدالکریم صاحب کی کرامت ہے کہ وہ روحانی طور پر خط کے ذریعہ آپ کو اس فقیر کے سپرد فرما رہے ہیں اور آپ کا ہاتھ فقیر کے ہاتھ میں دے رہے ہیں۔

اعلیٰ حضرت نے خیریت دریافت فرمائی اور آنے کا سبب دریافت فرمایا جس پر مولانا عبدالسلام نے ندوۃ العلماء میں شبلی کے ساتھ گفتگو کی روداد، سوالات، حقائق نما کے ٹائیٹل پر مجلس عاملہ کے خصوصی رکن کی حیثیت سے دستخط کے ساتھ چند اہم کلمات لکھے ہوئے مولانا شبلی کے ہاتھ میں رسالہ دینے کا پورا واقعہ سنایا اس پر اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

''ماشاء اللہ آپ نے فقیر کی بہترین نیابت و وکالت فرمائی بارک اللہ''۔

اعلیٰ حضرت نے مولانا عبدالسلام سے اپنے مدرسے میں ہی قیام

Marfat.com

کے لئے اصرار فرمایا اور مولانا عبدالسلام نے اس طرح ۱۰ ماہ مسلسل اعلیٰ حضرت کے فیض علمی و عملی، ظاہری و باطنی، صوری و معنوی اور بیعت و ارشاد کی سعادتوں سے بہرہ ور ہوئے اور مولانا حامد رضا خان خلف اکبر (اعلیٰ حضرت) کے ساتھ درس کی تکمیل فرمائی اور پھر اعلیٰ حضرت نے آپ کی علمی وعملی، ذہنی واخلاقی قابلیت وصلاحیت کا بنظر عمیق معائنہ فرمایا اور افتاء و وعظ اور درس کی اجازت کے ساتھ ساتھ مختلف سلاسل میں بیعت واجازت اور خلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔ ۱۳۱۳ھ میں عربی میں ایک سند عطا فرمائی اور دستار فضیلت سے نوازا۔

مفتی برہان الحق اس جلسۂ دستار بندی سے متعلق آنکھوں دیکھا حال تحریر فرماتے ہیں۔

۲۶ جمادی الثانی ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۴ دسمبر ۱۸۹۵ء کو مدرسہ برہانیہ میں جلسہ دستار فضیلت ہوا۔ اس میں امام احمد رضا نے تقریر بھی فرمائی۔ آپ کی تقریر ایک عجیب شاہکار تھی، ہر فرد محو سماعت تھا اور اکثر کے آنسو جاری تھے، حضور ﷺ کی عظمت شان ورفعت مکان اور محبت وفنائیت کا جو بیان فرمایا وہ آپ ہی کا حق تھا دوران تقریر حضرت والد ماجد کے متعلق کچھ قیمتی ارشادات اور بہترین کلمات خیر ارشاد فرمانے کے بعد نہایت محبت بھرے انداز میں فرمایا:

> ''اے جبل پور کے مسلمانو! مولانا عبدالسلام کی ذات ستودہ صفات صرف تمہارے لئے ہی نہیں بلکہ سارے ہندوستان کے لئے عیدالاسلام ہے اور ابھی آج سے مولانا عبدالسلام کے القاب میں ''عیدالاسلام'' کا اضافہ کرتا ہوں آئندہ آپ کے اسم گرامی کے ساتھ عید الاسلام بولا اور لکھا جائے''

ان مقدس کلمات کے سنتے ہی مجمع نے بلند آواز سے والہانہ انداز

Marfat.com

میں نعرہ تکبیر کہہ کر خلوص و محبت کے ساتھ مسرت کا اظہار کیا۔ والد ماجد اعلیٰ حضرت کے قدموں کی طرف جھکے، اعلیٰ حضرت نے سینے سے لگا لیا اور دیر تک لگائے رہے، عجب روح پرور، ایمان افروز اور دلکش منظر تھا اور نزولِ رحمت و برکت و سعادت کا وقت تھا۔ نعرہ ہائے تکبیر و رسالت سے فضا گونج رہی تھی۔ والد ماجد نے اعلیٰ حضرت کے دست مبارک کا بوسہ لیا اعلیٰ حضرت نے آپ کی پیشانی چومی، جب تک یہ منظر رہا پورا مجمع کھڑا نعرہ ہائے تکبیر و رسالت لگاتا رہا پھر اعلیٰ حضرت منبر پر رونق افروز ہوئے اور مجمع بیٹھ گیا۔

اعلیٰ حضرت کو مولانا عبدالسلام سے والہانہ محبت تھی، مولانا کی اہلیہ کا جب انتقال ہوا تو اعلیٰ حضرت نے تعزیتی خط کے ساتھ ساتھ عربی زبان میں قطعۂ تاریخ بھی ارشاد فرمایا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ رحلتِ عفیفہ امینہ سکینہ خاتون رحمہا اللہ تعالیٰ زوجۂ مقدسہ جناب فضائل لغائب فواضل مآب حامی السنن ماحی الفتن الدنیہ جناب مولانا مولوی عبدالسلام صاحب قادری جبل پور ادامہ اللہ بالفیض النوری آمین۔

حلت لمن عبد السلام حلية
فی العدن وهی حصينة و رزينة
هی العفات مدی الحيوة لزينة
وبعفو ربی فی الممات مزينة
سال الرضا عام الوفاة معه الدعا

Marfat.com

قلت ارحم التابوت فیه سکینه

.....۱۳۲۹ھ.....

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

۲۵ جمادی الاول ۱۳۲۹ھ یوم الخمیس

جس طرح اعلیٰ حضرت کو اپنے شاگرد و مرید و خلیفہ سے محبت تھی اسی طرح اس مرید باصفا کو اپنے مرشد اعلیٰ حضرت سے بھی اتنی ہی عقیدت تھی جس کا اندازہ آپ کے ایک استفتاء سے لگایا جا سکتا ہے جب آپ نے اپنے مرشد کو ایک استفتاء لکھا تو اس میں مندرجۂ ذیل القابات سے یاد کیا۔ جو ایک تاریخ ہی نہیں حقیقت پر مبنی ہیں۔

آیت من آیات الله رب العلمین، نعمت الله علی المسلمین، اعلم العلماء المتبحرین، افضل الفضلا المتصدرین، تاج المحققین، سراج المدققین مالک ازمته الفتاویٰ والمفتین، ذوالمقامات الفاخِره، والکمالات الزاهرة الباهره، صاحب الحجة القاهره، مجدد المائتة الحاضره، العلامة الاجل الابجل، حلال عقدة مالا ینحل، بحر العلوم، کاشف سر المکتوم، صدر الشریعة محی السنة، المحدث، الفقیهه العدیم النظیر. فتاویٰ رضویه ج ۳، ص ۲۴۶

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ آپ کو دیارِ 'سی پی' کا قطب اوحد، فرماتے تھے۔ ۱۸ جمادی الاول ۱۳۷۲ھ، ۳ فروری ۱۹۵۳ء کو آپ کا وصال ہوا۔ محلہ دار السلام جبلپور میں دفن ہوئے۔ مزار اقدس مرجع خاص و عام ہے۔ ۱۴۶

Marfat.com

حضرت علامہ السید مصطفیٰ الکلیدار ﷺ

آپ اور آپ کے چار صاحبزادے احمد شرف الدین الکلیدار، سلطان الاولیاء غوث الثقلین سیدنا ابو محمد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز سیدی قطب مدینہ شیخ السلام ابوفضل ضیاء الدین احمد قادری مدنی ﷺ کے مشائخ میں سے تھے۔ بغداد مقدس میں آپ ان مشائخ کی صحبت میں رہے، اور ان دونوں حضرات سے خرقہ خلافت سے نوازے گئے۔

حضرت سید مصطفیٰ قادری ﷺ بغداد مقدس میں پیدا ہوئے آپ حضرت سیدنا غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی ﷺ کے کلیدار اور بغداد شریف کے جید علماء و فضلاء میں سے تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت غوث اعظم ﷺ سے ملتا ہے۔ علوم عقلیہ ونقلیہ اور علوم طریقت ومعرفت اپنے والد کریم کے علاوہ حضرہ قادریہ کے اکابر علماء و مشائخ سے حاصل کئے اور مختلف مشائخ سے سند حدیث شریف سے نوازے گئے۔ اور علم وعمل اور زہد وتقویٰ کی فضیلت کی بنا پر حضرہ جیلانیہ میں احناف کے امام کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے۔

تمام زندگی شریعت وطریقت کی خدمت میں مصروف رہتے ہوئے ۱۳۱۱ھ میں وصال فرمایا اور حضرہ جیلانیہ کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

السید مصطفیٰ الکلیدار

هو السيد الفاضل مصطفى الكليدار احد علماء بغداد الافاضل ولد فى بغداد من عائلة آل الكيلانى التى يرتقى نسبها الى سيدنا الشيخ عبدالقادر

Marfat.com

الکیلانی ونشأ علی طلب العلم والمعرفة حیث درس العلوم العقلیة والنقلیة علی کبار علماء بلده وفضلاء عصره حتی صار علی جانب من العلم حیث عین اماما للحنفیة فی الحضرة الکیلانیة الشریفة وذلک سنة ١٣١٩ هجریة وبقی یخدم شریعة الله حتی توفی فی بغداد ودفن فیها. [١٤٧]

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

لباس مبارک (ﷺ)

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

پشت پر ڈھلکا سرِ انور سے شملہ نور کا
دیکھیں موسیٰ طور سے اُترا صحیفہ نور کا

میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کورا ہی کرتا نور کا

(حدائق بخشش۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

حضرت سید حسین الحسنی الکردی قدس سرہ العزیز

شیخ الاکمل حضرت سید حسین بن عبداللہ الحسنی الکردی ؒ بڑے عابد وزاہد شب زندہ دار بزگ تھے۔آپ کردستان (عراق) کے الجرجا قلعہ کے رہنے والے تھے۔حضرت قطب مدینہ رحمۃ اللہ کے مشائخ میں سے تھے۔آپ نے ڈیڑھ برس حضرت سید حسین الحسنی کی خدمت میں بسر کیا اور اجازت و خلافت سے نوازے گئے۔

حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ آپ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے:

''انہوں نے ایک سو بیاسی (۱۸۲) برس عمر پائی۔اس پیراں سالی میں وہ نوجوانوں سے زیادہ جوان تھے۔کھڑے ہو کر نماز پڑھنا تو کجا گھوڑے کی سواری اور شیر کا شکار بھی فرماتے۔ نہایت متقی، پرہیزگار اور شب زندہ دار بزرگ تھے۔آپ نے ایک کمرہ بنوایا ہوا تھا اسی میں اکثر قیام فرماتے تھے۔رات کو نوافل کی ایک، ایک رکعت میں قرآن کریم کے تین، تین جز تلاوت فرماتے۔''

السید احمد شریف سنوسی آپ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

سیدی عبدالعزیز الجش ؒ کے ایک خلیفہ کے خلیفہ جو ایک بہت بلند مقام والے کردی شیخ جن کا نام حسین بن عبداللہ ہے، نے سیدی عبدالعزیز الحبشی کی خبر دی۔(فہرس الفہاس)

آپ کو سیدی اسماعیل الاولیائی ؒ سے اجازت وخلافت حاصل تھی اور انہیں سیدی عبدالعزیز الحبشی قدس سرہ العزیز جن کی عمر ۶۹۵ برس تھی۔

سیدا لاولیاء سیدنا السید عبد العزیز بن غوث الاعظم و محی الدین ابن

Marfat.com

عربی و شیخ فخرالدین ابن البخاری و القطب احمد النہروالی و حافظ ابن حجر اور امام سیوطی سے خرقہ خلافت عطا ہوا۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور آپ (سید عبد العزیز الحبش) قطب الآفاق سیدنا السید عبدالرزاق بن سیدنا سلطان الاولیاء غوث الثقلین السید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی کے خلیفہ تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

دست و بازو مبارک (ﷺ)

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
کعبہ دین و ایماں کے دونوں ستوں
ساعدین رسالت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام
جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم
اس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

(حدایق بخشش۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

حضرت علامہ شیخ احمد الشمس القادری ﷺ

قدوۃ الساکین امام المحدثین حضرت علامہ ابو العباس شیخ احمد الشمس المالکی الشنقیطی ۱۲۴۰ھ کو مراکش میں پیدا ہوئے۔ آپ سیدی محمد مصطفیٰ ماء العینین قدس سرہ العزیز کے شاگرد و مرید اور خلیفہ و داماد تھے۔ ۱۲۷۹ھ میں ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ آ گئے، شیوخ و محدثین مدینہ میں بلند مقام والے تھے، قلیل الکلام اور قناعت پسند تھے، محدث حجاز کے لقب سے معروف تھے۔

قطب مدینہ قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

''میں نے زندگی میں دو ایسے محدث دیکھے جو بیضاوی شریف کے حافظ تھے، ایک تو حضرت استاذی شیخ احمد الشمس القادری ﷺ اور دوسرے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت ﷺ کے بڑے شہزادے حضرت حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان قادری ﷺ''

فقیر قادری نے، فقیہ ہند شارح بخاری حضرت علامہ شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۴۲۰ھ سے مدینہ طیبہ میں یہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا:

''فقیر نے ایک زمانہ بڑے حضرت (حضرت علامہ حامد رضا خان) کی خدمت میں گذارا، میرا یہ مشاہدہ ہے حضرت قطب مدینہ ﷺ نے بالکل درست فرمایا۔''

حضرت قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین احمد قادری قدس سرہٗ نے آپ کی صحبت میں عرصہ دراز گزارا، اخذ علوم و کسب فیض فرماتے رہے۔ سند حدیث و جمیع سلاسل کی خلافت و اجازت سے ۱۳۳۰ھ میں نوازے گئے۔

Marfat.com

حضرت ابوالعباس علامہ شیخ احمد شمس ﷺ کے بارے میں ضیا الملت و الدین قدس سرہٗ نے فرمایا:

''شیخ احمد الشمس المالکی المغربی ثم المدنی قدس سرہٗ نہایت متدین، متقی بزرگ تھے، ان کی غذا صرف کھجور کے چند دانے اور بکری کا دودھ تھا، بکری خود پال رکھتے، اسی کا دودھ پیتے افطار کے وقت بکری کا دودھ نچوڑتے، وہی ان کا فطور اور وہی ان کا سحور (افطاری وسحری) ہوتا۔ جب کبھی حج پر جاتے، اونٹ کے شغدف (کجاوے) کے ایک طرف بکری ڈال لیتے اور دوسرے میں خود تشریف فرما ہوتے''۔

آپ کے سلاسل مندرجۂ ذیل ہیں:

سیدی ضیاء الدین احمد القادری عن سیدی شیخ احمد الشمس القادری المالکی عن سیدی محمد مصطفیٰ ماء العینین الحسنی عن سیدی عبدالعزیز الحسنی الحبشی عن قطب الآفاق سیدنا السید عبد الرزاق بن سلطان الاولیاء سیدنا السید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

سیدی و مرشدی شیخ ضیا الدین احمد القادری، عن سیدی شیخ احمد الشمس المالکی القادری، عن الشیخ العارف محمد مصطفیٰ ماء العینین الحسنی الشنقیطی، عن ابیہ الشیخ محمد فاضل، عن ابیہ مامین، عن ابیہ الشیخ محمد فاضل، عن ابیہ مامین، عن ابیہ الطالب اخیار، عن ابیہ الطالب محمد ابی الانور، عن والدہ الجیہ المختار، عن والدہ محمد الحبیب، عن ابیہ محمد علی، عن ابیہ سیدی محمد، عن ابیہ یحیی الصغیر، عن ابیہ محمد، عن الشیخ العلی، عن الحفاظ الاسیوطی (فہرس الفہارس)

مولانا الشیخ سیدی ضیا الدین احمد القادری، عن ضوح الشمس

Marfat.com

سید احمد بن الشمس الشنقیطی المدنی، عن استاذہ سیدی السید محمد مصطفیٰ ماء العینین الحسنی الشنقیطی عن ابیہ سیدی فاضل بن مامین عن سیدی مصطفیٰ ابن احمد الکیحل، عن عبداللہ بن الحاج ابرہیم العلوی، عن محمد بن الحسن النباتی، و محمد بن سالم الخفا واحمد الجوہری و احمد الملاوی و احمد بن مصطفیٰ بن احمد الاسکندری عن عبداللہ بن سالم البصری المکی و محمد بن عبدالباقی الزرقانی عن البابلی

(از سند حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی قادری)

۱۳۴۳ھ میں وصال فرمایا اور جنت البقیع شریف میں سیدنا امام مالک ﷺ کی قبر مبارک کے قریب دفن کئے گئے۔ ﷺ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

گلا ، کندھے، پُشت مبارک (صلی اللہ علیہ وسلم)

جس میں نہریں شیر و سحر کی رواں
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام
دوش بر دوش ہے جنکے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام
حجرِ اسودِ کعبہ جان و دِل
یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام

(حدایق بخشش۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

محدث اعظم حضرت علامہ محمد بدر الدین الحسنی ﷺ

محدث شام حضرت علامہ محمد بدرالدین بن یوسف بن عبدالرحمٰن بن عبد الوہاب بن عبداللہ بن عبد الملک بن عبد الغنی المغربی المراکشی الیمانی ۱۲۶۷ھ/۱۸۵۱ء کو دمشق میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت الامام العارف ابوعبد اللہ سید محمد سلیمان الشاذلی الجزولی صاحب دلائل الخیرات کے سلسلہ نسب سے تھے۔ آپ کے اسلاف میں سے مصر منتقل ہوئے۔ آپ کے والد یوسف بن عبد الرحمٰن مصر میں البحیر کے قصبہ بیبان میں پیدا ہوئے، وہاں سے تونس چلے گئے اور ''جامع الزیتونۃ'' میں تعلیم حاصل فرمائی پھر مشرق کی جانب سفر کیا اور دمشق میں سکونت اختیار کی، المغربی کے نام سے معروف ہوئے۔

علامہ محمد بدرالدین قدس سرہٗ نے دمشق میں تعلیم حاصل کی صحیحین (بخاری شریف و مسلم شریف) کو اسانید کے ساتھ حفظ کیا اور بیس ہزار (۲۰،۰۰۰) اشعار علوم وفنون کی کتب سے حفظ کئے۔ پھر درس وتدریس اور عبادت و ریاضت کے لئے الگ تھلگ ہوگئے۔ آپ بڑے زاہد اور کثرت سے روزے رکھنے والے تارک الدنیا تھے۔ عوام و حکام کے نزدیک آپ کا مقام بہت بلند تھا، یہاں تک کہ جب اتحادیوں نے پہلی جنگ عظیم میں ترکوں سے بغاوت کی تو دمشق کے عوام نے آپ کو تحریک انقلاب کی قیادت اور بیعت خلافت لینے کو کہا تو آپ نے سختی سے انکار فرمادیا۔ الگ تھلگ ہوکر گوشہ نشین رہے۔ تالیف وتصنیف اور فتویٰ صادر کرنے کی طرف راغب نہ تھے، آپ کے دو رسالوں کے علاوہ کسی مطبوعہ تصنیف کا علم نہیں ہوسکا۔ ان میں سے ایک سند صحیح بخاری اور دوسری شرح قصیدہ غرامی جو کہ اصطلاح

Marfat.com

حدیث میں ہے اور تیسرا مخطوطہ جس کا نام ''الدرر السنیۃ فی شرح المنظومہ البیقونیۃ'' ہے۔ اس پر آپ کا نام محمد بدر الدین بن یوسف بن بدر الدین مکتوب ہے۔ آپ کے ایک تلمیذ جو ایک طویل مدت تک آپ سے کسب فیض کرتے رہے نے بتایا کہ آپ کی تقریباً چالیس مؤلیفات ہیں جو حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تیس سال کی عمر سے پہلے تالیف فرمائیں تھیں۔ سید محمد سعید الحمزاوی نقیب الاشرف دمشق سے آپ کی تالیفات کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے حضرت شیخ بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں ایک قصیدہ لکھ بھیجا جو طاہر الاناسی کا منظومہ تھا، اس میں شیخ کی مداح کی گئی اور آپ کی کتب کا ذکر تھا۔ اس میں سے مندرجۂ ذیل اشعار ہیں:

اضحت من الفضل تتلو ابلغ السود
علی الجلالین فی التفسیر حاشیه
ارق من دمع صب لج فی السحر
و معرب جاء للقرآن، تبینة
علیک فیه، ولیس الخبر کالخبر [۱۴۸]

اور یہ آپ کی تالیفات میں سے ہیں:

۱۔ شرح البخاری ۲۔ شرح الشمائل ۳۔ شرح الشفا ۴۔ شرح البیقونیۃ فی المصطلح، ۵۔ حاشیۃ علی شرح مختصر ابن الحاجب، فی الاصول ۶۔ حاشیۃ علی عقائد النسفی ۷۔ شرح نظم السلوسیۃ ۸۔ شرح الخلاصۃ، فی الحساب ۹۔ حواشی علی شروح الشذور والقطر والجامی، فی النحو ۱۰۔ شرح مغنی اللبیب، ۱۱۔ شرح لامیۃ الافعال ۱۲۔ شرح السلم، فی المنطق، ۱۳۔ حاشیۃ علی المطول۔

مزید ایک طویل تحقیق کے بعد رقمطراز ہیں کہ آپ کے مزید بارہ رسائل جو تفسیر و حدیث اور توحید کے بیان میں ہیں دیکھنے میں آئے ہیں اور آپ کے نورانی حالات لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب سوریا میں

Marfat.com

فرانسیسیوں نے بغاوت پیدا کرادی تو اس وقت حضرت علامہ قدس سرہٗ نے سوریا کے تمام شہروں کا دورہ فرمایا لوگوں کو جہاد کے لئے برانگیختہ کرتے اور حملہ آور کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے پر ابھارتے اور حکمت بھرے مواعظ سے مجاہدین کو تقویت پہنچاتے، جب تحریک انقلاب اٹھی تو آپ انقلابیوں اور انقلابی مجاہدین کے روحانی باپ تھے۔ [۱۴۹]

حضرت علامہ محمد الیاس برنی قادری تحریر فرماتے ہیں:

اچھے اچھے علماء موجود ہیں۔ خاص کر حضرت علامہ بدرالدین صاحب مدظلہ اپنے زمانہ کے بڑے جید عالم مانے جاتے ہیں۔ صدہا علما ممالک اسلام سے آکر حضرت کے درس میں شریک ہوتے ہیں۔ تفسیر اور حدیث حضرت کا خاص مضمون ہے۔ دیکھنے کو ضعیف اور سن رسیدہ ہیں لیکن ہمت جوان ہے۔ تعلیم سے ازحد دلچسپی ہے شب و روز یہی مصروفیت رہتی ہے حضرت کی توجہ سے کئی عربی مدارس آباد ہیں۔ عوام و خواص امیر و غریب، سب حضرت کا احترام کرتے ہیں عقیدت کا دم بھرتے ہیں حضرت کا اثر دیکھ کر حکومت فرانس بھی دبتی ہے۔ بہت لحاظ اور ادب کرتی ہے ہم لوگوں پر حضرت کی بہت خاص شفقت عنایت رہی اور حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب مدظلہٗ کی تو ایسی قدر شناسی فرمائی کہ دمشق کے تمام علماء میں چرچا ہوگیا کہ ہندوستان سے ایک بڑا عالم آیا ہے ایسی صحبت کہاں نصیب ہوتی ہے۔ جو کچھ استفادہ کرلیں غنیمت ہے لیکن قیام بہت مختصر تھا سب کی زبان پر تھا ع

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد [۱۵۰]

حضرت شیخ علامہ محمد یحییٰ کمتبی حسینی رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ حضرت علامہ بدر الدین و استاذ مدرسہ دارالحدیث دمشق آپ کے متعلق لکھتے ہیں:

میں عرب و عجم کے علماء سے ملا۔ ان میں بزرگ ترین شخصیت میرے شیخ، میرے سردار، اور میرے رہنما، عالم ربانی، چودھویں صدی کے مجدد،

Marfat.com

کتب حدیث و آثار کے حافظ، سنت کو زندہ کرنے والے، بدعت کو مٹانے والے یعنی شیخ محمد بدرالدین محدث مشہور ہیں۔ اللہ مسلمانوں کو ان کی درازئ حیات سے نفع پہنچائے وہ جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد سے عصر کی اذان تک اسناد کے ساتھ حدیث کی کتابوں کا زبانی درس دیا کرتے تھے۔ پھر کوئی شخص آجاتا تو حضرت استاذ اس کی طرف متوجہ ہوتے اور اس شخص کے ضمیر میں جو ہوتا اس پر گفتگو فرماتے۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے جو اس سے پیشتر کبھی حاضر درس نہیں ہوئے تھے اور بہت ایسے ہوتے جو پہلے کسی مسئلہ میں آپ سے اختلاف رکھتے اور پھر آپ کے درس میں آتے تو ان کی مشکلیں حل ہو جاتیں۔

محدث شام علامہ محمد بدرالدین ﷺ حضرت حافظ ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی الشافعی شارح مسلم (المناج فی شرح مسلم بن الحجاج) کے مدرسہ دارالحدیث کے شیخ الحدیث اور عالم باعمل تھے۔

حضرت شیخ ضیاالدین قادری قدس سرہ العزیز فرماتے:

''آپ نہایت عابد زاہد اور متقی انسان تھے، آپ بہت مودب تھے، ادب کی وجہ سے مسجد نبوی شریف میں داخل نہیں ہوتے تھے بلکہ باب الرحمۃ میں کھڑے صلوۃ وسلام عرض کرتے رہتے تھے۔

سیدی قطب مدینہ ﷺ کو آپ سے خلافت و اجازت ۱۳۳۷ھ میں حاصل ہوئی۔ ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء کو دمشق میں وصال ہوا۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد

ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

Marfat.com

وقعت قرة العين هذه الكتاب
وسمته السيد المذكور
صلاتنا نمه تعالى وإياه
إلى سواء الطريق
وإذا قنا صلاة
التحقيق العبيد الفقير
بدر الدين
عفى عنه

قصيدة نازلة دار الحديث
في مدح العلامة الأديب
والفاضل اللوذعي
البيباني
الملقب
بهيبة الله
الأمرتسري

Marfat.com

مجاہد فی سبیل اللہ حضرت سید احمد الشریف السنوسی قدس سرہٗ

حضرت سید احمد الشریف بن محمد بن محمد بن علی السنوسی خطابی ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء میں جغبوب میں پیدا ہوئے، آپ کا سلسلہ نسب آل خطاب جو کہ قبیلہ مجاھر میں سے ہے، سے ملتا ہے جو کہ الجزائر کی سرحدی پٹی پر آباد ہے۔ آپ مجاہد کبیر اور طریقہ سنوسیہ کے مشہور اکابرین میں سے تھے آپ نے جغبوب میں تعلیم پائی اور التاج جو الکفرہ کے علاقہ میں واقع ہے البرقہ کا حصہ ہے میں اقامت اختیار کی۔

۱۳۳۹ھ میں اطالیوں نے سلطنت عثمانیہ کی مخالفت کرتے ہوئے مغربی طرابلس اور برقہ پر حملہ کردیا تو آپ نے اطالیوں کے خلاف ڈٹ کر جہاد کیا، طرابلس اور برقہ پر آپ کا قبضہ ہوگیا۔ جب اطالیوں اور عثمانیوں کے درمیان صلح ہوگئی تو آپ نے تنہا جہاد کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھالی سید احمد شریف ﷺ اور ان کے چچا زاد بھائی سید ادریس کے مابین اختلافات پیدا ہوگئے، جس کی وجہ سے آپ کے ساتھی بہت تھوڑی تعداد میں رہ گئے تو آپ کو آستانہ بلالیا۔ اسٹیمر سے سفر کیا اور دارالخلافہ عثمانیہ پہنچ گئے۔ سلطان محمد السادس کی تاج پوشی کے دن آپ کو وزیر کے مرتبہ پر فائز کیا۔

سلطنت عثمانیہ کے زوال کے بعد آپ کے عثمانیوں کے ساتھ تعلقات کے جرم کی وجہ سے مصطفیٰ کمال نے آپ کو ترکیہ سے نکل جانے کا حکم دیا تو آپ دمشق چلے گئے، چونکہ وہاں فرانسیسیوں کی حکومت تھی، انہوں نے سید شریف علیہ الرحمۃ کو وہاں رہنے کی اجازت نہ دی تو آپ سیدھے حجاز آگئے، ملک عبدالعزیز نے آپ کا استقبال کیا اور بڑے عزت واحترام کے ساتھ پیش آیا پھر آپ آخر دم تک حجاز میں قیام پذیر رہے، سردیوں میں مکہ معظمہ

Marfat.com

اور گرمیوں میں مدینہ طیبہ میں رہتے امرشکیب ارسلان نے آپ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے کہا:

''جرجلیل، وسیدغطریف' واستاذ کبیر، من اُنبُلِ الناس
جلالۃ قدر وسراوۃ حال ورجاحۃ عقل''

آپ بہت بلند مقام اور گہرے علم والے تھے، آپ کی تصنیفات میں مندرجۂ ذیل ہیں:

۱۔ الانوار القدسیہ۔بعض سنوسی مشائخ کے حالات
۲۔ الفیوضات الربانیہ۔فی الطریقۃ السنوسیہ
۳۔ تراجم مشائخہ ومشاہیر من اجتمع بہم
۴۔ الدرالفرید الوھاج

حضرت سید احمد الشریف سنوسی نے ۱۳۵۱ھ/۱۹۲۳ء میں مدینہ منورہ میں وصال فرمایا اور بقیع الغرقد الشریف میں دفن ہوئے۔ [۱۵۱]

حضرت علامہ ضیاالدین احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آپ کے بہت گہرے مراسم تھے، آپ کو ۱۳۳۵ھ میں سید احمد شریف سنوسی ؒ نے اپنے تمام سلاسل کی اجازت وخلافت عنایت فرمائی۔آپ کی نماز جنازہ حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ نے پڑھائی۔سنوسی سلسلہ کی اجازت:

۱۔ قطب مدینہ سیدی ضیاء الدین احمد القادری
۲۔ عن السید احمد الشریف السنوسی
۳۔ عن استاذہ السید محمد المھدی
الف۔ وعن والدہ السید محمد السنوسی
ب۔ وعن استاذ المعمر السید احمد الریفی
ج۔ وعن جدہ سید محمد بن علی السنوسی
۴۔ عن سیدنا السید المعمر عبدالعزیز الحسنی نزیل الحبشہ

Marfat.com

۵۔ عن الامام الاولیاء سیدنا السید عبدالعزیز ابن غوث الاعظم جیلانی سیدی عبدالعزیز الحبش کو مزید درج ذیل اکابر اولیاء سے اجازت تھی

۱۔ وعن سیدی شیخ الاکبر محی الدین بن العربی

۲۔ وعن شیخ زین الخلیل

۳۔ وعن الامام فخر ابن البخاری

۴۔ وعن القطب احمد النہروالی

۵۔ وعن جلال الدین السیوطی

۶۔ وعن قطب الافاق سیدنا السید عبدالرزاق بن سلطان الاولیاء، قطب الاقطاب، الباز الامنب الاشہب محی الدین سیدنا ومولانا الشیخ السید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی الغوث الاعظم والمحبوب السبحانی رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

سیدی عبدالعزیز الحبش قدس سرہ

السید احمد الشریف بن سید محمد الشریف السنوسی نے مجھے (عبد الحیٔ بن عبدالکبیر الکتانی) مدینہ منورہ سے ایک خط میں اطلاع دی کہ سیدی عبدالعزیز الحبشی ﷺ کے ایک خلیفہ کے خلیفہ جو ایک بہت بلند مقام والے معمر کردی شیخ جن کا نام حسین بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہما تھا۔ ان کی ایک تحقیقی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ (سیدی عبدالعزیز الحبشی ﷺ) ۳ ربیع الاول ۵۸۱ھ میں پیدا ہوئے آپ کی عمر چھ سو پچانویں (۶۹۵) برس تھی۔ ایک دوسرے مکتوب میں مجھے تحریر فرمایا کہ آپ بغداد شریف گئے اور قطب الآفاق سیدنا السید عبدالرزاق قدس سرہٗ العزیز سے کسب فیض کیا اور مجاز و ماذون ہوئے۔ دمشق کی

Marfat.com

طرف گئے شیخ محی الدین ابن عربی ﷺ سے خلافت حاصل کی مزید شیخ فخر ابن بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اخذ فرمایا۔جس سے میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔

اورآپ (احمد شریف سنوسی) نے مجھے اپنے آخری مکتوب میں جو کہ موسم حج میں مدینہ منورہ سے لکھا، تحریر کیا کہ میں نے سید حبیب قدس سرہ سے ملاقات کی جو کہ سیدی عبدالعزیز الحبشی المعمر ﷺ کے سلسلہ نسب سے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میرے دادا سیدی عبدالعزیز الحبشی ﷺ کا نسب سترھویں (۱۷) پشت میں نبی کریم ﷺ تک جا ملتا ہے۔ [۱۵۲]

اور الویسی والغمری سے بھی زیادہ عجیب و نادر واقعہ ہے کہ مجھے (عبد الحی الکتانی) خبردی العالم الفاضل سلیل المجد والرفعۃ السید احمد الشریف بن محمد الشریف بن الاستاذ محمد بن علی السنوسی الخطابی الطرابلسی نے، اپنے مکتوب میں جو انہوں نے شہر اناضول سے لکھا کہ ان کے دادا، حضرت سیدی شریف معمر عبدالعزیز نزیل حبشہ سے مجاز و ماذون ہوئے۔ان کو حافظ ابن حجر سے اجازت تھی، سیدی شریف عبدالعزیز الحبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ۲۱ / صفر ۱۲۷۶ھ کو میرے دادا کی وفات کے تیرہ (۱۳) دن بعد ہوئی۔

سید احمد سنوسی اپنے دادا سے ثبوت کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ سیدی عبدالعزیز الحبشی وادی فاطمہ میں پیدا ہوئے اور اپنے دادا کے اجازت نامہ کی سند کی نقل جو ان کو سید معمر مذکور سے حاصل تھی بھیجی اور یہ سند عامہ ہے آپ روایت کرتے ہیں، المعمر الناسک عبدالہادی بن العربی عواد سے اور آپ الاستاذ السنوسی سے اور وہ سیدی عبدالعزیز الحبشی سے اور آپ الحافظ ابن حجر سے۔

Marfat.com

میں (عبد الحیٔ الکتانی) کہتا ہوں کہ یہ وہ حبشی ہیں جن کا ذکر کتاب المجد الطارف والتالد علی اسلۂ الناصری سیدی احمد بن خالد، للعلامہ الادیب المورخ الجوال محمد الامین الصحراوی الشنقیطی المراکشی میں کرتے ہیں:

کہ حضرت علامہ صوفی سیدی الحاج عمر ابن سودہ نے مجھ سے بیان کیا، جب ہم ۱۲۸۴ھ میں دکالہ میں تھے۔ کہ موسم حج کے ایام میں مکہ مکرمہ میں ایک مرد کی زیارت کی جو حبشہ سے آئے ہوئے تھے۔ ان کی عمر چھ سو (۶۰۰) سال کے درمیان تھی، اس وقت بعض حجاج نے جو اس سے پہلے بلاد حبشہ کو جا چکے تھے مجھے اس مرد (معمر سیدی عبدالعزیز الحبشی) کی خبر دی اور مزید بیان کیا کہ ان کے دانت مدت سے بار بار گر جاتے تھے اور پھر ان کی جگہ نئے دانت نکل آتے تھے۔

عبدالحیٔ الکتانی کہتے ہیں کہ یہ وہی معمر حبشی ہیں جن کا ذکر کیا ۱۳۲۰ھ میں الاستاذ المقری المعمر الناسک ابوالعباس بن ابی العلاء ادریس البدراوی الناسی، جنہوں نے مشرق ومغرب کی سیاحت کی، سے میری ملاقات ہوئی۔ آپ نے کہا کہ ایک طویل مدت غیب رہنے کے بعد آپ شہر فاس میں وارد ہوئے۔ اور آپ نے بیان فرمایا کہ المعمر سیدی عبدالعزیز قدس سرہ سے ملاقات کی آپ نے الشیخ السید عبدالعزیز بن الشیخ سلطان الاولیاء سیدنا السید عبدالقادر الجیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما سے طریقہ حاصل کیا۔ [۱۵۳]

Marfat.com

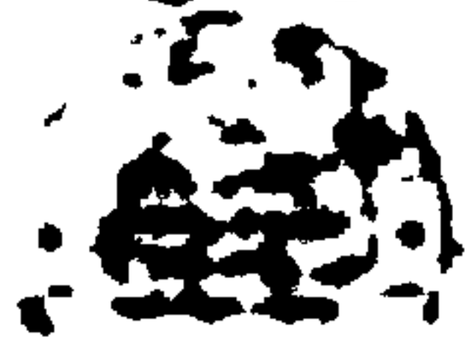

Marfat.com

حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی قدس سرہٗ ۰

بوصیری العصر ابوالمحاسن حضرت علامہ یوسف الشافعی بن اسمٰعیل بن یوسف بن اسماعیل بن محمد ناصر الدین النبہانی البیرونی فلسطین کی شمالی جانب قصبہ اجزام واقع حیفا جو کہ شام کا علاقہ ہے ۱۲۶۵ھ/۱۸۴۹ء میں عرب کے ایک بادیہ نشین قبیلہ بنی نبہان میں پیدا ہوئے۔ علامہ نبہانی قدس سرہٗ عاشق صادق اور محبت رسول (ﷺ) میں امتیازی شان والے بہترین شاعر وادیب تھے۔ سب سے پہلے ۱۲۹۱ھ میں محکمہ قضاء سے منسلک ہوئے۔ پھر شرقی عرب اور ترکیہ کا سفر کیا، آستانہ، موصل، حلب، دیار بکر، شہرزور، بغداد و بیت المقدس اور حجاز کی سیاحت کی۔ ۱۳۰۵ھ میں بیروت کے محکمہ الحقوق العلیا کے رئیس مقرر کئے گئے۔ ۱۳۱۰ھ میں سعادت حج سے بہرہ ور ہوئے پھر حجاز (مدینہ منورہ) میں اقامت اختیار فرمالی۔

حضرت علامہ نبہانی ﷺ کی مؤلیفات میں سے جو کتاب سب سے پہلے ظاہر ہوئی وہ ''الشرف المؤید لآل سیدنا محمد'' ہے پھر ہمزیہ جس کی وجہ سے آپ کو بہت شہرت حاصل ہوئی، اہل علم میں اس کی بلاغت وتنسیق اور لب ولہجہ کا بہت چرچا ہوا، پھر آپ کی نظم نثر میں جو تصانیف السید الاعظم ﷺ کی شانِ مبارک میں ہیں، طبع و نشر ہوکر مقبولیت عامہ حاصل کرگئیں، جس کا بین ثبوت یہ ہے کہ ۱۳۱۸ھ میں ابن عابدین والکویری نے بیروت سے ایک رسالہ طبع کرایا جس میں آپ کے مختصر حالات زندگی اور شرح وفوائد کے ساتھ آپ کی تالیف کی فصاحت و بلاغت کا اعتراف کیا گیا۔

آپ کے اساتذہ میں سے چند کے اسماء گرامی جن سے حضرت علامہ نے اخذ علوم فرمائے اور اسناد حاصل کیں۔

Marfat.com

۱۔الشیخ المعمر محمد الدمنہوری ۲۔الشیخ ابراہیم البرھان السقا المصری
۳۔المعمس محمود حمزہ الدمشقی ۴۔الشیخ محمد بن عبداللہ الخانی الدمشقی
۵۔المعمس محمد الانبانی المصری ۶۔علامہ عبدالہادی الابیاری المصری
۷۔علامہ شیخ ابراہیم الفروالخلیلی ۸۔الشیخ المعمر محمد امین ابیار الدمشقی
۹۔علامہ الشیخ ابی الخیر بن عابدین الدمشقی ۱۰۔عبداللہ ابن ادریس السنوسی
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اور جن شیوخ عظام سے کسب فیض کیا اور طرق سلاسل میں مجاز و ماذون ہوئے۔

۱۔ الشیخ اسماعیل النواب نزیل مکہ معظمہ۔ طریقہ ادریسہ
۲۔ الشیخ عبدالقادر ابی رباح الدجانی الیافی۔ طریقہ رفاعیہ
۳۔ الشیخ حسن رضوان الصعیدی۔ طریقہ خلوتیہ
۴۔ الشیخ المعمس محمد بن مسعود الفاسی۔ طریقہ شاذلیہ
۵۔ الشیخ علی نورالدین البشرملی۔ طریقہ شاذلیہ
۶۔ الشیخ غیاث الدین الاربلی۔ طریقہ نقشبندیہ
۷۔ الشیخ امداد اللہ ہندی۔ طریقہ چشتیہ
۸۔ الشیخ حسن بن حلاوہ الغزی۔ طریقہ قادریہ
(رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

جب کہ حجۃ اللہ علی العالمین میں حضرت علامہ علیہ الرحمۃ نے الشیخ علامہ محمد سعید الدمشقی سے بھی اجازت کا ذکر فرمایا ہے۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل علماء و مشائخ سے مجاز و ماذون ہوئے۔

۱۔العارف احمد بن حسن العطاس
۲۔الشیخ سلیم المسونی الدمشقی
۳۔الشیخ حسین بن محمد بن حسین الحبشی الباعلوی۔

Marfat.com

موخر الذکر شیخین کی صحبت میں میرے (عبدالحی الکتانی) ماموں زاد بھائی ابی عبداللہ صاحب تصنیف ''السلوہ'' مقیم بیروت، و علامہ نبہانی دونوں اکھٹے رہے۔اس کے بعد میری (عبدالحی) ترغیب پر

۱۔شیخ عبداللہ السکری الحنفی الدمشقی،

۲۔شیخ سید عبدالکبیر الکتانی،

۳۔الشیخ ابی عبداللہ محمد الکتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم

اور مدینہ منورہ سے دلائل الخیرات کی اجازت شیخ محمد سعید المغربی سے حاصل کی۔اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم سے نوازے اور آپ کے ساتھ احسن معاملہ فرمائے۔حضرت علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی السیرۃ المحمدیہ اور نبی کریم ﷺ کی جناب میں بلند خدمات انجام دینے کے لئے وقف کر رکھی تھی آپ کی مؤلیفات میں سے یہ ہیں:

۱. وسائل الوصول الی شمائل الرسول
۲. الانوار المحمدیة مختصر المواهب اللدنیة
۳. افضل الصلوٰات علی سید السادات
۴. الاحادیث الاربعین فی وجوب طاعة امیر المومنین
۵. النظم البدیع فی مولد الشفیع
۶. الهمزیة الالفیة الطیبة الغراء فی مدح سید الانبیاء
۷. الاحادیث الاربعین فی فضائل سید المرسلین
۸. الاحادیث الاربعین فی امثال افصح العالمین
۹. حجة الله علی العالمین فی معجزات سید المرسلین
۱۰. سعادة الدارین فی الصلاة علی سید المرسلین
۱۱. ریاض الجنة فی اذکار الکتاب والسنة
۱۲. نجوم المهتدین فی معجزات سید المرسلین

Marfat.com

١٣. احسن الوسائل نظم اسماء النبى الكامل

١٤. والأسمى فيما لسيدنا محمد من الاسما

١٥. شواهد الحق فى الاستغاثة بسيد الخلق فى مجلد ضخيم

١٦. البرهان المسدد فى نبوة سيدنا محمد

١٧. جواهر البحار فى فضائل النبى المختار

١٨. اتحاف المسلم باحاديث الترغيب من البخارى و مسلم

١٩. الاربعين أربعين من احاديث سيد المرسلين

٢٠. منتخب الصحيحين

٢١. الفتح الكبير فى ضم الزيادة الى الجامع الصغير،

٢٢. حاشية دلائل الخيرات. ١٥٤

٢٣. جامع كرامات الأولياء مجلدان

٢٤. المجموعة النبهانية فى المدائح النبوية، أربع أجزاء

٢٥. تهذيب النفوس، اختصره من رياض الصالحين للنووى

٢٦. نجوم المهتدين، فى دلائل النبوة

٢٧. السابقات الجياد فى مدح سيد العباد

٢٨. الشرف المؤبد لآل محمد

٢٩. خلاصة الكلام فى ترجيح دين الاسلام

٣٠. هادى المريد الى طرق الاسانيد، ثبتة

٣١. الفضائل المحمديه

٣٢. الأساليب البديعة فى فضل الصحابة واقناع الشيعة

٣٣. منتخب الصحيحين

٣٤. فضل عثمان

٣٥. فى فضل ابى بكروعمر وغيرهما، والثالثه فى

Marfat.com

۳۶. فضائل عمر

۳۷. فضائل ابی بکر

۳۸. فضائل علی

۳۹. الرائیۃ الصغریٰ

۴۰. مختصر شرح قصیدہ ہمزیہ [۱۵۵]

شیخ ابن تیمیہ وابن قیم جوزی اور شیخ محمد عبدہ و جمال الدین افغانی کا خوب رد کیا۔ جمال الدین افغانی و شیخ محمد عبدہ اور محمد رشید رضا کی ہجو میں ایک لمبا قصیدہ لکھا۔

جب پہلی عالمی جنگ شروع ہوئی تو آپ اپنے قصبہ میں واپس آ گئے اور وہاں ہی ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۲ء میں اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہو گئے۔ حضرت علامہ نبہانی ﷺ نے ۱۳۳۵ھ میں قطب مدینہ شیخ ضیاء الدین احمد قادری قدس سرہٗ کو سند حدیث و جمیع طرقِ سلاسل کی اجازت و خلافت عنایت فرمائی۔ [۱۵۶]

حضرت علامہ نے جامع الکرمات اولیاء جلد دوم صفحہ ۹۱ پر اپنا ایک شجرہ عالیہ قادریہ تحریر فرمایا ہے۔

۱۔	یوسف بن اسماعیل نبہانی	۷۔	شیخ احمد
۲۔	شیخ عبد الفتاح زعی	۸۔	شیخ محمد
۳۔	شیخ محمد بدرالدین (بکار)	۹۔	شیخ محمد ابی بکر
۴۔	سید شیخ عبدالغنی	۱۰۔	شیخ علی نور الدین
۵۔	شیخ یوسف	۱۱۔	سید شیخ محمد
۶۔	شیخ علی بکار	۱۲۔	سید شیخ یعقوب

Marfat.com

۱۳۔ سید شیخ محمد
۱۴۔ سید شیخ یعقوب
۱۵۔ سید شیخ محمد
۱۶۔ سید شیخ یعقوب
۱۷۔ سید شیخ ابی بکر عبد العزیز
۱۸۔ شیخ سید علی کبیر
۱۹۔ سید شیخ محمد زین العابدین
۲۰۔ سید شیخ احمد ابی البقاء
۲۱۔ شیخ سید محمد شرف الدین
۲۲۔ سید شیخ ابی الفتح موسیٰ شرف الدین
۲۳۔ سید شیخ محمد شمس الدین
۲۴۔ شیخ سید علی نور الدین
۲۵۔ سید شیخ بدر الدین
۲۶۔ سید شیخ محمد شمس الدین
۲۷۔ سید شیخ محمد حسام الدین شرشیق
۲۸۔ سید شیخ محمد ابی بکر
۲۹۔ سید شیخ عبد العزیز
۳۰۔ غوث الثقلین سیدنا عبد القادر محی الدین
رضی اللہ تعالیٰ عنھم

شجرہ عالیہ شاذلیہ

شواھد الحق صفحہ ۲۸۸ پر اس طرح رقم طراز ہیں۔

۱۔ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی
۲۔ سید علی نور الدین بنی یشرط حسنی حسینی
۳۔ ابو عبداللہ محمد بن حمزہ ظافر مدنی
۴۔ شریف حسنی ابی احمد عربی درقاوی
۵۔ شریف حسنی مولائی علی عمرانی جمل
۶۔ شیخ سیدی عربی بن احمد بن عبداللہ
۷۔ سید احمد بن عبداللہ
۸۔ سیدی قاسم خصاص
۹۔ سیدی عبدالرحمٰن قاسمی
۱۰۔ سید محمد بن عبداللہ الکبیر
۱۱۔ سید یوسف فاسی
۱۲۔ سیدی عبدالرحمٰن مجذوب
۱۳۔ سیدی علی صنہاجی المشہور بالاوفاء
۱۴۔ سیدی ابراھیم التحام
۱۵۔ سیدی احمد زروق

Marfat.com

۱۶۔ سیدی احمد بن عقبہ حضرمی

۱۷۔ سیدی یحی القادری

۱۸۔ سیدی علی بن وفا

۱۹۔ سیدی محمد بحرالصفا

۲۰۔ سیدی داؤد باخلی

۲۱۔ سیدی احمد بن عطاء اللہ

۲۲۔ سیدی ابی العباس مرسی

۲۳۔ سیدی علی ابن الحسن شاذلی

۲۴۔ سیدعبدالسلام بن مشیش

۲۵۔ سیدی عبد الرحمٰن موسیٰ

۲۶۔ سیدی القطب تقی الدین

۲۷۔ سیدی القطب فخرالدین

۲۸۔ سیدی القطب نورالدین ابی الحسن

۲۹۔ سیدی القطب تاج الدین

۳۰۔ سیدی القطب شمس الدین

۳۱۔ سیدی القطب زین الدین قزوینی

۳۲۔ سیدی القطب ابی اسحاق ابراھیم بصری

۳۳۔ سیدی القطب ابی العاصم احمد

۳۴۔ سیدی قطب سعد

۳۵۔ سیدی قطب محمد فتح السعود

۳۶۔ سیدی قطب سعید القزانی

۳۷۔ سیدی قطب ابی احمد جابر

۳۸۔ قطب الاقطاب سیدنا و مولانا امام حسن

۳۹۔ سیدنا امیر المومنین سید علی المرتضی کرم اللہ وجہ الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین

۴۰۔ سیدنا و مولانا محمد سید الاولین و الاخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ اجمعین

Marfat.com

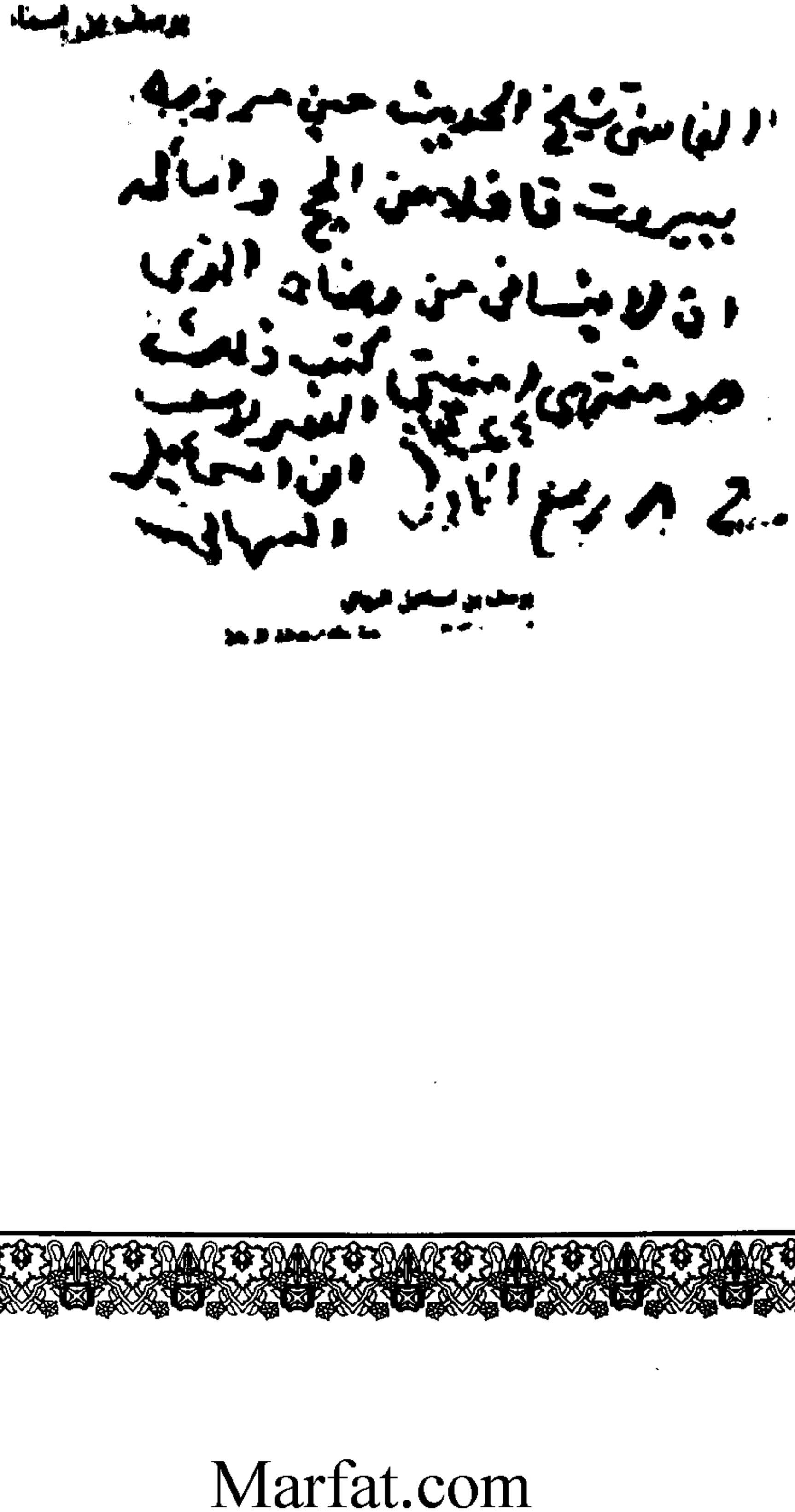

Marfat.com

حضرت شیخ سیدی احمد السباعی قدس سرہٗ

حضرت سیدی احمد السباعی قدس سرہٗ کبار علماء مکہ معظمہ میں سے تھے۔ آپ مؤلف تاریخ مکہ شیخ احمد کے دادا ہیں۔ آپ حضرت علامہ مفتی عبدالرحمٰن سراج مفتی حنفیہ مکہ مکرمہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ ۱۲۹۵ھ میں جب مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی ﷺ مکہ معظمہ حاضر ہوئے تو حضرت سیدی احمد السباعی رحمۃ اللہ علیہ آپ سے ملاقات کے لئے آپ کی قیام گاہ پر متعدد مرتبہ تشریف لائے۔ حضرت سیدی و مرشدی ضیاء الدین احمد قادری قدس سرہٗ کو آپ سے سلسلہ عالیہ قادریہ کی اجازت و خلافت اور سند حدیث حاصل تھی۔

شجرہ طریقت

غوث الاعظم شیخ الطریقہ و معدن الشریعۃ و الحقیقہ سیدنا السیدالشیخ عبدالقادر الجیلانی - قطب الآفاق سیدنا السید عبدالرزاق - السید الشریف عبدالعزیز نزیل الحبشہ - شیخ ابراھیم رشیدی - سیدی احمد السباعی - قطب مدینہ ضیاء الدین احمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنھم

Marfat.com

حضرت علامہ ابو الخیر محمد بن احمد خطیب قدس سرہٗ

حضرت علامہ ابوالخیر محمد بن احمد بن عابدین دمشقی، مفتی شام، مشائخ کبار میں سے تھے۔ حضرت قطب مدینہ سیدی ضیاء الدین احمد قادری قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ آپ عصر سے مغرب تک حضرت محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فتوحات مکیہ کا درس دیتے تھے۔ حلقہ درس بڑا وسیع تھا بڑے بڑے علماء و مشائخ حاضر ہوتے۔ قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کے خرمنِ فیض سے مستفیض ہوئے اور اجازت و خلافت کا شرف پایا۔

حضرت شیخ ابوالخیر قدس سرہٗ نے اپنے والد حضرت علامہ ابن عبدالغنی عابدین اور اپنے چچا فقیہہ شام حضرت علامہ الشمس ابن عابدین و چچا زاد بھائی علاء الدین بن محمد امین اور علامہ محمد بن حسن البیطار اور مفتی شام محمود بن حمزہ سے تعلیم مکمل کی اور سند حدیث و خلافت حاصل ہوئی۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل مشائخ سے سندیں ملیں۔

☆ حضرت علامہ محمد طاہر بن عمر الآمدی
☆ عبداللہ الصوفی الطرابلسی
☆ شیخ احمد مسلم بن عبدالرحمٰن الکنربری
☆ علامہ سلیم العطار
☆ شیخ عمر العطار
☆ شیخ بکری العطار
☆ علامہ محمد الطنطاوی
☆ شیخ محمد طیرلی
☆ علامہ حسین بن عمر الغزی
☆ شیخ ابی المحاسن القاوقجی
☆ شیخ یوسف بن بدرالدین المغربی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

حضرت ابوالخیر نے ۱۳۴۳ھ میں دمشق میں رحلت فرمائی۔ [۱۵۷]

Marfat.com

حضرت شیخ سید محمد القادری الحریری ؒ

حضرت علامہ سید محمد بن علی الحریری المدنی المالکی ۱۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے، مدینہ منورہ کے اکابر مشائخ میں سے تھے۔ حضرت سیدی قطب مدینہ مفتی ضیاء الدین احمد قادری قدس سرہٗ نے آپ سے ایک عرصہ علمی وروحانی استفادہ فرمایا۔ سلسلہ عالیہ قادریہ میں مجاز و ماذون ہوئے اور دلائل الخیرات، دعائے حزب البحر وحزب الاعظم اور قصیدہ بردہ شریف وقصیدہ حمزیہ کی خصوصی اجازت عنایت فرما کر سجادہ آپ کے سپرد فرمادیا۔ ۱۳۳۷ھ ،میں وصال فرمایا، بقیع شریف میں دفن ہوئے۔

سلسلہ معمریہ قادریہ ھرویہ ۔

۱- سیدنا سلطان الاولیا سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ

۲- شمس الدین محمد الطویل الھروي عمر ۱۳۹ برس

۳- شہاب الدین احمد بن علی الموصلی عمر ۱۶۹ برس

۴- محمد الطاھر بن عبداللہ بن حمدان الا صمھانی عمر ۵۰۴ برس
مولود ۷۳۱ھ و متوفی ۱۲۳۵ھ

۵- حضرت شیخ سید محمد القادری الحریری عمر ۱۳۵ برس

۶- سیدی ضیاءالدین احمد قادری عمر ۱۰۷ برس
رضی اللہ تعالیٰ عنھم

Marfat.com

حضرت مولانا شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی قدس سرہٗ

علی حسین نام نامی پیر شاہ اور اعلیٰ حضرت خاندانی خطاب، اشرفی تخلص، ۲۲/ ربیع الثانی ۱۲۶۶ھ بروز دوشنبہ بوقت صبح صادق ولادت ہوئی، حضرت مولانا گل محمد خلیل آبادی علیہ الرحمۃ نے بسم اللہ خوانی کی رسم ادا کرائی، مولوی امانت علی کچھوچھوی، اور مولانا سلامت علی گورکھپوری اور مولانا قلندر بخش کچھوچھوی علیہم الرحمۃ سے فارسی عربی کی تحصیل کی، ۱۲۸۲ھ میں اپنے برادر اکبر قطب المشائخ حضرت شاہ اشرف حسین قدس سرہٗ سے مرید ہوکر تکمیل سلوک فرما کر اجازت وخلافت حاصل فرمائی، ۱۲۹۳ھ میں پہلا حج کیا، دربار نبوی (ﷺ) سے خاص نعمتیں مرحمت ہوئیں، ۱۲۹۷ھ میں مسند سجادہ نشینی پر فائز ہوکر مصروف ہدایت وارشاد ہوئے ۱۳۲۳ھ میں دوبارہ حج و زیارت کا سفر کیا، تیسری بار ۱۳۲۹ھ میں مناسک حج کی ادائیگی اور دیدار روضہ نبوی (ﷺ) کے بعد بیت المقدس، شام و مصر، حما شریف، حمص شریف، کربلائے معلّٰی بغداد مقدس کی زیارت سے شرف یاب ہوئے، چوتھا اور آخری سفر حج وزیارت ۱۳۵۴ھ میں کیا مذکورہ بالا دیار میں صدہا علماء مشائخ داخل سلسلہ ہوئے، اور اجازت وخلافت سے سرفراز کئے گئے، حضرت میاں راج صاحب [۱۵۸] سوندھ شریف ضلع گڑگانواں نے سلسلہ قادریہ زاہدیہ کی اجازت کے ساتھ سلطان الاذکار و دیگر اشغال مخصوصہ کی اجازت دی اور ایک دونی عطا فرمائی، مولانا سید شاہ محمد امیر کابلی نے سلسلہ قادریہ منوریہ کی اجازت سے نوازا، حضرت شاہ آل رسول مارہری [۱۵۹]، حضرت شاہ حافظ حسین خاں شاہ جہانپوری [۱۶۰]، حضرت شاہ خلیل احمد [۱۶۱] مخاطب بہ عین اللہ صفی پوری نے اپنے سلاسل کی

Marfat.com

اجازتیں عطا فرمائیں، اعلیٰ حضرت سرکار کچھوچھہ علاوہ باطنی اعلیٰ اوصاف و خصوصیات کے ظاہری شکل وصورت میں حضرت غوث اعظم ﷺ کے ہم شکل و صورت تھے، ارباب مشاہدہ نے اس کی تصدیق کی ہے، ولی عہد سجادہ سرکارکلاں حضرت مولانا سید شاہ اظہار اشرف مدظلہٗ کی روایت ہے کہ ایک بار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی ﷺ کے مزار پاک کے اندر سے فاتحہ پڑھ کر نکل رہے تھے اور فاضل بریلوی امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا قدس سرہٗ بغرض فاتحہ جارہے تھے کہ فاضل بریلوی کی نظر اعلیٰ حضرت پر پڑی، دیکھا تو بالکل ہم شکل محبوب الٰہی تھے، اسی وقت برجستہ یہ شعر کہا ۔

اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں　　اے نظر کردہ پروردہ سہ محبوباں

ہزارہا افراد تو صرف آپ کے حسن خداداد کی زیارت سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے، آپ کی تقریر نہایت مؤثر ہوتی تھی، مواعظ میں جس انداز میں آپ مثنوی پڑھتے وہ بے نظیر تھا، ..... حضرت مخدوم سلطان سید اشرف سمانی کچھوچھوی کے بعد سلسلہ عالیہ اشرفیہ میں آپ جیسے مرجع الخلائق کوئی دوسرے بزرگ نہیں گذرے، آپ ہی کی ذات مبارکہ سے شرق سے غرب اور شمال سے جنوب تک صدیوں بعد سلسلہ اشرفیہ بلادِ اسلامیہ میں پھیلا۔

آپ کا دربار میکدۂ عرفان وآگہی تھا، جہاں بادہ گسارانِ طریقت کا ہر وقت میلہ لگا رہتا تھا، آپ حقد مین صوفیہ کی روش پر فکر سخن بھی فرماتے تھے، آپ کے محبوب مرید اور مشہور مبلغ اسلام میر غلام بھیک نیرنگ وکیل انبالہ نے دیوان عرفان ترجمان کا مجموعہ بنام ''تحائفِ اشرفی'' ۱۳۳۳ھ میں مرتب کرکے شائع کیا، دوبارہ ازہر بکڈپو کراچی نے شائع کیا ہے۔

گیارہویں ﷺ ۱۳۵۵ھ کو طویل عمر میں حضرت کا وصال ہوا، مرقد درگاہ مخدوم سید اشرف میں زیارت گاہ ہے۔ [۱۶۲]

Marfat.com

آپ سے بکثرت کرامات کا ظہور ہوا، جن میں سے چند ایک کا ذکر کرتا ہوں جو یقیناً یاران طریقت کے لئے باعث فرحت و انبساط ہو گا۔

اشرف المشائخ حضرت علامہ غلام قادر اشرفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۹۹ھ مدفون جی۔ٹی۔روڈ لالہ موسیٰ جو آپ کے مرید با صفا ہونے کے شرف سے مشرف اور خلفاء کی صف میں ممتاز درجے پر فائز تھے۔ آپ نے بیان فرمایا کہ:

فرید کوٹ (بھارت) میں ایک ہندو ریلوے آفیسر تھا اس کی ایک ہندو عورت داشتہ تھی، وہ تین سال سے اس عورت کے ساتھ ناراض تھا۔ ایک دن وہ عورت ہمارے گھر آئی اور کہا آپ مجھے اپنے پیر صاحب کے پاس لے چلو ان سے دعا کرانا چاہتی ہوں تاکہ میرا اس آفیسر سے دوبارہ رابطہ قائم ہو جائے۔میں نے سوچا کہ حرام کام کے لئے دعا کرنا بھی حرام ہے حضرت قبلہ قدس سرہٗ العزیز سے یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس کے لئے دعا فرمائیں گے، اس لئے میں نے اس عورت کو کہا کہ حضرت پیر صاحب قبلہ تو اکثر دورے پر ہوتے ہیں۔ کچھ خبر نہیں کہ وہ اس وقت کہاں تشریف رکھتے ہیں اس لئے آپ کے دولت کدہ پر حاضری تمہارے لئے کچھ مفید نہیں، جب کبھی حضرت قبلہ ہمارے ہاں تشریف لائیں گے تو اس وقت بات کر لینا۔وہ بار بار کہتی جب پیر صاحب آئیں تو مجھے ضرور اطلاع کرنا۔میں نے کہا کہ میں کس طرح تمہارے ساتھ وعدہ کر لوں کیا خبر پیر صاحب کب تشریف لائیں؟ اور جب وہ آئیں مجھے یاد رہے، نہ یاد رہے۔ الغرض بڑی مشکل سے اسے روانہ کیا۔

ابھی چند دن ہی گزرے کہ حضرت قبلہ اشرفی میاں ؒ تشریف لے آئے۔ نہ جانیں اس عورت کو کیسے خبر ہوئی وہ بھی آگئی، میں نے اس سے کہا اس وقت پیر صاحب آرام فرما رہے ہیں تم چلی جاؤ پھر کسی

Marfat.com

وقت آنا مگر وہ بضد بیٹھی رہی اور بار بار مجھے حضرت قبلہ سے ملاقات کرنے کو کہتی رہی۔ میں بہت پریشان اس کو بھگانے کی کوشش میں تھا، حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے فقیر کو طلب فرمایا اور فرمایا مولانا وہ عورت کیا چاہتی ہے؟ میں نے عرض کیا غریب نواز وہ ہندو عورت ہے، فرمایا مولانا میں نے پوچھا ہے کہ وہ کیا چاہتی ہے؟ عرض کیا آپ کی زیارت کرنا چاہتی ہے۔ فرمایا بلاؤ، وہ سن رہی تھی فوراً کمرے میں داخل ہوتے ہوئے آداب بجا لائی بیٹھنے کی اجازت طلب کی، بیٹھ گئی اور رونا شروع کر دیا۔ میں بہت گھبرایا ہوا تھا کہ حضرت قبلہ تو میرے ساتھ ناراض ہوں گے۔آپ نے اس عورت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کیا چاہتی ہو؟ اس نے اپنا تمام ماجرا بیان کیا آپ نے ہاتھوں کو بلند فرماتے ہوئے دعا فرمائی اور اسے کہا جاؤ بیٹی خیر ہوگی وہ عورت چلی گئی آپ نے فرمایا مولانا ہم جاتے ہیں، عرض کیا غریب نواز ابھی تو سفر کی تھکن بھی دور نہیں ہوئی کم از کم آج کا دن تو قیام فرمائیں۔ قبول نہ فرمایا اور فوراً تشریف لے گئے۔آپ کے تشریف لے جانے کے تقریباً چھ گھنٹے بعد وہ عورت اور اس کا مطلوب آئے اور حضرت قبلہ کا دریافت کیا۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ آپ تشریف لے جاچکے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم حضرت پیر صاحب کے پاس ابھی جانا چاہتے ہیں آپ ہمارے ساتھ چلو، سبب دریافت کرنے پر اس ہندو ریلوے آفیسر نے بتایا کہ۔

اس عورت سے میرا پرانا تعلق تھا عرصہ تین سال سے میں اس سے متنفر ہو گیا تھا۔ میں کسی بھی قیمت پر اس کی شکل دیکھنا گوارا نہیں کرتا تھا مگر تھوڑی دیر پہلے میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اس سے ملاقات کرنی چاہیئے، میں تو اس کی شکل دیکھنا پسند نہ کرتا تھا اس لئے اس خیال سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ خواہش بڑھتی گئی

Marfat.com

اور میں اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا ناچار و بے بس ہو کر مجبوراً اس کے پاس آکر اپنی حالت بیان کی، پوچھا ایسا کیوں ہوا ہے؟ تو اس نے پیر صاحب کے متعلق بتایا کہ ان سے عرض کی اور آپ نے دعا فرمائی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ میرے سامنے ہو۔اب میں حضرت پیر صاحب سے ملنے کے لئے بے چین ہوں آپ دیر نہ کریں ابھی ہمارے ساتھ چلیں۔

ریلوے آفیسر تھا ریل کا ایک ڈبہ بک کروا لیا اس کی بیوی دو بیٹیاں اور یہ خاتون ساتھ تھیں۔ حضرت قبلہ ؒ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس عورت نے سارا ماجرا حضرت صاحب کو سنایا۔ ناشتہ کیا آپ ان سے گفتگو فرماتے رہے۔ اس آفیسر نے کہا حضرت پیر صاحب ہمیں مرید کر لو۔ آپ نے فرمایا ہم کسی غیر مسلم کو مرید نہیں کرتے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد پھر اس نے مرید ہونے کی التجاء کی آپ نے پھر فرمایا کہ ہم کسی غیر مسلم کو مرید نہیں کرتے اس نے کہا کہ کیا آپ کا مرید ہونے کے لئے مسلمان ہونا ضروری شرط ہے؟ فرمایا بہت بہت ضروری ہے۔آگے بڑھتے ہوئے اس نے کہا تو پھر ہمیں مسلمان کر لو وہ پانچوں ہی مسلمان ہو کر داخل سلسلہ ہوئے۔ اس عورت کا اسی وقت اس سے نکاح کر دیا اس عورت کو ہزار روپے عنایت فرماتے ہوئے فرمایا تم ہماری بیٹی ہو، اپنی ضرورت کا سامان خرید لینا اور دوسروں کو پانچ پانچ سو روپے عنایت فرمائے۔ اجازت چاہی، ریلوے اسٹیشن پہنچے کچھ دیر کے بعد ایک آدمی موٹر کار پر ہمارے لئے کھانا لے کر پہنچا۔ معلوم ہوا کہ حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے لئے کھانا تیار کروایا تھا کہ ہم ساتھ لے جائیں گے۔ مگر یہ خدمت جس کے ذمہ تھی وہ بھول گیا۔ جب حضرت قبلہ کو معلوم ہوا تو حکم دیا کہ وہ ابھی ریلوے اسٹیشن پر ہی ہوں گے جلدی ان کو پہنچا آؤ۔

Marfat.com

شخص مذکور بے حد متاثر ہوا، کہا واپس چلتے ہیں ایک بار پھر پیر صاحب کی زیارت کرلیں۔اسی موٹر کار پر واپس ہوئے رات آپ کے ہاں قیام رہا اور دوسرے دن واپس ہوئے۔

فرمایا: حضرت قبلہ غریب نواز شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی قدس سرہٗ العزیز لاہور تشریف لائے، حزب الاحناف میں قیام فرما تھے۔ ایک دن فرمایا آج نماز جمعہ شاہی مسجد میں پڑھوں گا۔ حضرت قبلہ سید ابو البرکات صاحب رحمۃ اللہ علیہ و دیگر خدام نے عرض کیا حضور وہاں مولوی غلام مرشد صاحب خطیب ہیں، جن کا عقیدہ درست نہیں رہا اور آپ تو اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے، اسلئے آپ وہاں تشریف نہ لے جائیں۔مگر آپ رضامند نہ ہوئے، اس لئے ہمیں بھی مجبوراً جانا پڑا۔ آپ نوافل میں مشغول تھے، مولوی غلام مرشد صاحب آئے اور آپ کے قریب کھڑے ہو گئے، جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نوافل سے فارغ ہوئے تو دست بوسی کی اور عرض کیا حضرت منبر پر تشریف لے جائیں اور ارشاد فرمائیں۔ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمارا بھی یہی منشا ہے۔ عقائد باطلہ کی تردید میں واعظ فرمایا۔ پھر مولوی صاحب نے کہا حضرت جماعت کرائیں، آپ نے فرمایا ہم بھی یہ ہی چاہتے ہیں۔ بعد نماز کھڑے ہو کر صلاۃ و سلام عرض کیا، مولوی غلام مرشد صاحب نے دست بوسیؐ کرتے ہوئے بیس روپے حضرت اشرف زماں ﷺ کے ہاتھ میں دیئے۔ آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ مولوی صاحب نے کہا حضرت آپ کی نذر ہے، ان کو واپس کرتے ہوئے فرمایا۔ زکوۃ کی طرح چھپا کر دے رہے ہو۔ مولوی صاحب نے وہ بیس روپے اپنے دونوں ہاتھوں میں لئے اور سر سے بلند کرتے ہوئے آپ کو پیش کئے، آپ نے قبول فرما لئے۔

فرمایا: قصور کی ایک بہت بڑی زمیندارہ پٹھان برادری سے تھیں

Marfat.com

ہمارے اور ان کے قدیم سے خاندانی مراسم تھے۔ کئی مشائخ سے بیعت ہونے کے سلسلے میں ملاقاتیں کر چکی تھی، کہیں بھی سلسلہ ارادت قائم نہ کر پائیں۔ اس کا ارادہ تھا کہ میں اس سے نسبت قائم کروں گی جو بہت ہی خوبصورت ہو۔ اشرفِ زماں حضرت مرشدی شاہ علی حسین اشرفی ؒ کو اللہ تعالیٰ نے حسن سیرت کے ساتھ حسن صورت میں بھی بلند مرتبہ پر فائز فرمایا ہوا تھا۔ آپ لاہور میں تشریف فرما تھے۔ فقیر بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ ایک دن عرض کیا غریب نواز قصور تشریف لے چلیں تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ مولانا قصور جانے کا کیا مقصد ٹھہرا؟ ابھی میں خاموش تھا فرمایا بولو، ہاں تو میں کیوں قصور جاؤں؟ تو میں نے اس خاتون کا ذکر کیا۔ فرمایا، وہ اگر مرید نہیں ہوتی تو نہ ہو، ہمیں کیا، ہمیں اس سے کیا غرض؟ فقیر نے عرض کیا، آپ کو تو غرض نہیں مگر ہمیں غرض ہے۔ وہ ایک دیندار گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں، دین کی خدمت کرتی ہیں، ان سے ہمارے خاندان کے قدیم سے مراسم چلے آ رہے ہیں۔ تمنا کرتا ہوں کہ ایک ہی سلسلہ طریقت میں بھی منسلک ہو جائیں۔ فرمایا اچھا مولانا تمہاری خوشی۔

دوسرے دن قصور جانے کی تیاری ہوئی، قصور پہنچتے ہی میں نے اس دینی بہن کو اطلاع کرائی کہ میرے مرشد تشریف فرما ہیں، زیارت کی تمنا ہو تو حضرت کی قیام گاہ پر آجاؤ۔ اطلاع ملتے ہی اپنے خاوند اور دونوں بیٹوں کے ہمراہ حضرت اشرفی میاں قبلہ ؒ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ دیکھتے ہی بیعت کے لئے عرض کیا، آپ نے اپنا پٹکا اس خاتون کی طرف بڑھایا بمع دونوں بیٹوں اور خاوند کے داخل سلسلہ ہوئیں۔ حضرت کو پانچ سو روپیہ نذر پیش کی، آپؒ نے فرمایا تم ہماری بیٹی ہو ہم بیٹیوں سے لیا نہیں کرتے ہیں، خازن سے فرمایا بیعت المال میں کچھ ہے اس نے

Marfat.com

عرض کیا حضور بہت کچھ ہے اس سے ایک ہزار روپے لے کر اس خاتون کو عنایت فرمائے۔

فرمایا: قصور ہی میں تشریف فرما تھے،ایک عورت حاضر خدمت ہوئی اور عرض کیا حضرت میرا خاوند فوت ہو گیا ہے، میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، دعا فرمائیں میرا کوئی بہتر سبب بن جائے۔آپ نے دعا فرمائی اور وہ اجازت لے کر رخصت ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک آدمی حاضرِ بارگاہ ہوا اور عرض کیا حضرت، میری بیوی فوت ہو گئی ہے، چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ان کی کوئی دیکھ بھال کرنے والا نہیں ہے دعا فرمائیں میرے لئے کوئی بہتر سبب پیدا ہوجائے۔ فرمایا مولانا جاؤ اس بچی کو بلا لاؤ اس کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرما لی ہے۔ میں نے عرض کیا غریب نواز وہ تو جا چکی ہے اور یہاں پنجاب میں عورتوں کے ساتھ شادی کی بات کرنے کو برا خیال کیا جاتا ہے۔ مجھے ڈانٹتے ہوئے فرمایا کہ تم کیوں نہیں اس کو بلا کر لے آتے؟ ناچار گلی میں گیا اِدھر اُدھر دیکھا کہیں نظر نہ آئی، حاضر ہوا اور عرض کیا حضرت وہ تو نہیں ملی، سختی سے ڈانٹ پلاتے ہوئے کہا جاؤ میں جو کہتا ہوں وہ یہیں ہے اس کو لے آؤ۔ دوبارہ گلی میں چلا آیا، اچھی طرح دیکھا گلی سے باہر گیا نہ ملنے پر واپس ہوا اور گھر کے دروازے پر آکر کھڑا ہو گیا، عورت نظر نہیں آرہی تھی اور آپ قبلہ بضد ہیں اس کو حاضر کروں میرے لئے امتحان تھا، حیرانگی میں کھڑا تھا کہ تھوڑی ہی دیر بعد وہ عورت سامنے والے گھر سے باہر نکلی۔ میں نے اسے کہا کہ بہن پیر صاحب آپ کو بلا رہے ہیں۔ آپ کے پاس حاضر ہوئے، فرمایا دیکھا مولانا ہماری بیٹی تو یہاں ہی تھی۔ قریب حاضر ہوتے ہوئے میں نے دوبارہ عرض کیا غریب نواز یہاں پنجاب میں عورتوں کے ساتھ شادی کی بات کرنا معیوب خیال کیا جاتا ہے اس لئے اس سلسلہ

Marfat.com

میں آپ بذات خود کچھ نہ فرمائیں کسی دوسرے کے ذمہ لگا دیں۔فرمایا مولانا تم ہر بات پر اعتراض کر رہے ہو۔ پہلے اس کو بلانے پر راضی نہ تھے اور اب اس کے نکاح میں رکاوٹ بنتے ہو، میں نے آپ سے معذرت کی آپ خاموش رہے۔ اس خاتون کو فرمایا، بیٹی اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا قبول فرمالی ہے اور اس مرد کو بھیج دیا ہے۔ اب میں تمہارا دونوں کا نکاح کر دیتا ہوں، نکاح ہو گیا۔ بیت المال میں سے ایک ہزار روپے طلب فرمایا اور اس بچی کو دیئے، فرمایا تم میری بیٹی ہو اپنے جہیز کے لئے کچھ سامان خرید لینا مزید پانچصد روپے طلب فرما کر اس آدمی کو دیتے ہوئے فرمایا، یہ میری بیٹی ہے، اس کو تنگ نہ کرنا، میں غوث پاک کا پوتا ہوں، اگر تم نے اسے تنگ کیا تو قبر تک تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔ دعا فرماتے ہوئے ان کو رخصت کیا۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

سینہ اقدس و قلب مبارک (صلی اللہ علیہ وسلم)

رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفع درود
شرح صدرصدارت پہ لاکھوں سلام
دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں
غنچہ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

(حدایق بخشش۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

قطب مکہ معظمہ شیخ الدلائل محمد عبدالحق الٰہ آبادی قدس سرہٗ

محمد عبدالحق بن شاہ محمد بن یار محمد مہاجر مکی ۱۲۵۲ھ/۱۸۳۶ء کو الٰہ آباد، ہند میں پیدا ہوئے، آپ مفسر، فقیہ حنفی اور اس کے اصول کے عالم وفلسفی اور تصوف میں سیدنا محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ کے طریقہ پر تھے۔ ہندوستان میں تعلیم پائی، ۱۲۸۳ھ میں حج کیا اور چار (۴) سال مدینہ طیبہ میں اقامت پذیر رہے، پھر مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کی، شیخ الدلائل کی حیثیت سے جانے جاتے تھے۔ ہندوستان کے حجاج آپ سے بیعت کرتے اور دلائل شریف کی اجازت حاصل کرتے۔ [۱۶۳]

آپ بہت بڑے ولی اللہ، عالم باعمل، متقی شب زندہ دار اور بہت عبادت گزار بزرگ تھے۔ اہل مکہ مکرمہ آپ کو قطب مکہ مکرمہ کہا کرتے تھے۔ [۱۶۴]

آپ صدیقی النسب تھے۔ مولانا تراب علی لکھنوی وغیرہ سے درسیات پڑھی، حضرت مولانا عبداللہ صاحب گھورکھپوری سے بیعت کی، امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری قدس سرہٗ دوسرے سفر حج میں آپ کی قیام گاہ پر بار بار حاضر ہوئے۔ [۱۶۵]

سیدنا امام احمد رضا قادری قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

"فقیر دعوتوں کے علاوہ صرف چار (۴) جگہ ملنے کو جاتا۔ مولانا شیخ صالح کمال اور شیخ العلماء محمد سعید بابصیل اور مولانا عبدالحق مہاجر الٰہ آبادی اور کتب خانے میں مولانا سید اسمٰعیل کے پاس۔ رحمۃ اللہ علیہم" [۱۶۶]

حضرت مولانا عبدالحق الٰہ آبادی کو چالیس سال سے زائد مکہ معظمہ

Marfat.com

میں گزرے تھے، کبھی شریف کے یہاں بھی تشریف نہ لے گئے، قیام گاہ فقیر پر دو بار تشریف لائے۔ مولانا سید اسماعیل وغیرہ ان کے تلامذہ فرماتے تھے، کہ یہ محض خرق عادت ہے۔ مولانا کا دم بسا غنیمت تھا، ہندی تھے مگر ان کے انوار مکہ میں چمک رہے تھے۔ التزاماً ہر سال حج کرتے، مولانا سید اسمٰعیل فرماتے تھے کہ ایک سال زمانۂ حج میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب بہت علیل اور صاحب فراش تھے، نویں تاریخ اپنے تلامذہ سے کہا: مجھے حرم شریف میں لے چلو! کئی آدمی اُٹھا کر لائے، کعبہ معظمہ کے سامنے بٹھایا، زمزم شریف منگا کر پیا اور دعا کی الٰہی حج سے محروم نہ رکھ، اسی وقت مولا تعالیٰ نے قوت عطا فرمائی کہ اٹھ کر اپنے پاؤں سے عرفات شریف گئے اور حج ادا کیا۔ [۱۶۷]

امام اہل سنت مجدد اعظم احمد رضا خان قادری قدس سرہٗ العزیز مکہ مکرمہ کے علماء کا تذکرہ کرتے ہوئے، آپ کے بارے میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:

> ''علماء کی خدمت سے شرف لو خصوصا اکابر، جیسے آج کل مولانا مولوی عبدالحق صاحب مہاجر الٰہ آبادی کہ حمیدیہ محل کے قریب تشریف فرما اور مسلمانان ہند کے لئے رحمت مجسم ہیں۔'' [۱۶۸]

حضرت مولانا غلام مصطفیٰ مدرس، مدرسہ عربیہ اشرف العلوم گھوڑا مارا راج شاہی مشرقی پاکستان ۱۳۷۹ھ/ ۱۹۵۹ء کو جب حج و زیارت سے مشرف ہو کر اپنے وطن پہنچے تو احباب کے اصرار پر انہوں نے سفر نامہ حرمین طیبین مرتب فرمایا۔ مکہ معظمہ میں جن علماء کی خدمت میں بطور وفد حاضر ہوئے ان میں سے مولانا مفتی سعد اللہ مکی، مولانا سید محمد علوی مالکی قاضی القضاۃ، حضرت علامہ شیخ محمد مغربی الجزائری اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن درویش ہیں۔

Marfat.com

مولانا عبد الرحمٰن درویش

مولانا غلام مصطفےٰ اپنے سفرنامہ صفحہ ۴۷ میں رقمطراز ہیں کہ:

مکہ شریف میں، ہماری ملاقات مولانا درویش عبدالرحمٰن صاحب قبلہ بانجو سے ہوئی ان سے مل کر بہت سی باتیں معلوم ہوئیں یہ نہایت ہی بزرگ اور ہر دلعزیز درویش ہیں۔ میں دن کے وقت گرمی سے پریشان ہوکر ان کے مکان پر چلا جاتا۔ ان کا مکان حرم شریف سے بالکل متصل اور نہایت ٹھنڈا تھا ان کی عمر شریف تقریباً اسی سال کی ہو چکی ہے لیکن جوانوں سے بھی زیادہ چست ہیں۔ سوائے بالوں کی سفیدی کے ان پر بڑھاپے کا قطعی کوئی اثر نہیں ہے میں نے ان کی صحت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بزرگان دین کے کرم کا اثر ہے۔ میں جب چھوٹا تھا تو حضرت علامہ شیخ الدلائل مولانا عبدالحق صاحب الٰہ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جوٹھا کھانا مجھے نصیب ہوا کرتا تھا۔ یہ حضرت موصوف کے جوٹھے کھانے کی برکت ہے کہ میں ابھی تک جوان ہوں، مولانا عبدالرحمٰن درویش یہ وہ بزرگ ہیں کہ اعلیٰ حضرت کے بہت سارے تبرکات ان کے پاس موجود ہیں جن کی میں نے اور مولانا عبدالمصطفیٰ صاحب اعظمی نے زیارت کی مولانا عبدالرحمٰن صاحب کے پاس اعلیٰ حضرت کے عطا کردہ تبرکات میں حسب ذیل چیزیں اب بھی موجود ہیں ایک کالے رنگ کی شیروانی ایک روئی دار بنڈی، بریلی شریف کے بنے ہوئے تانبے کے دو لوٹے ایک مشک، مولانا عبدالرحمٰن صاحب کا بیان ہے کہ میں اس وقت چھوٹا تھا لیکن ذی ہوش تھا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ علمائے حرم شریف جب اعلیٰ حضرت سے ملتے تو ان کی دست بوسی کرتے اور اتنا احترام فرماتے کہ میں نے اتنا احترام کسی ہندوستانی عالم کا نہیں دیکھا۔ ۱۶۹

Marfat.com

حضرت علامہ سید علی احمد قادری رامپوری مہاجر مدنی و حضرت مولانا کریم اللہ قادری مہاجر مدنی فاضل بریلوی کے نام ایک مشترکہ مکتوب محررہ جمادی الآخریٰ ۱۳۳۰ھ میں لکھتے ہیں:

حضرت مولانا صاحب قبلہ مدظلہ العالی (حضرت علامہ عبدالحق الٰہ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ) نے مکہ معظمہ سے دو خط بنام سید محمد سعید و سید محمد عباس رضوان صاحبان بھیج دیئے۔ والحمد للہ علی ذلک --- مولانا موصوف نے مکہ معظمہ سے تحریر فرمایا ہے کہ ہمارے خطوط کی نقل کر کے بریلی کے مولانا کو بھیج دو بعد ازاں سید محمد سعید صاحب وغیرہ کو دے دینا۔ لہٰذا نقل خط نامی سید محمد سعید صاحب کے ملفوظ عریضہ ھذا اور خط نامی سید عباس صاحب کا مضمون واحد ہے نام کا فرق ہے۔ ۱۷۰

اس خط کی نقل الدولۃ المکیہ مخطوطہ مخزونہ سیدی و مرشدی قطب مدینہ ﷺ کے شروع میں درج ہے۔

رسالة من العلامة الفاضل شيخ الدلائل محمد
عبدالحق الى جناب الشيخ الاجل محمد سعيد
سلمه الحميد المجيد و مولانا الشيخ عباس
رضوان سلمه الله الحنان المنان دام فضله

حامدا ومصليا و مسلما اما بعد.....فمن محمد عبدالحق عفى عنه الى جناب الاجل محمد سعيد سلمه الحميد المجيد و مولانا الشيخ عباس رضوان سلمه الله الحنان المنان السلام عليكم و على من لديكم ورحمة الله وبركاته قد ارسلت الى جنابكم جواب كتابكم والله اكلفكم لامراهم وهو ان مولانا الفاضل المحقق المدقق جامع فنون العلوم

Marfat.com

وشتات الفضائل احمد رضا خان سر الحنان المنان من اجل علماء اهل السنة والجماعة وجل همته الرد على الفرق الضالة سيما الوهابية والنياشرة وغير هما شكر اليه سعيه ونفع المسلمين بطول بقائه وهم فى اشد عداوته والافتراء عليه وينسبون اليه مالا اصل له حتى افشوا انه كتب فى الرسالة الفلانية كذا و كذا والحال انه ماكتب فيها وحتى زادوا من عند انفسهم فى بعض رسالاته كما يظهر هذا الامر من مطالعة رسالاته وقالوا لا ينبغى لاحد ان يطالع مولفاته لانه يكتب فى بعضها شيئا موافقا لاهل السنه والجماعة وبعضها مخالفا له فلا اعتبار لها اصلا وهكذا افتراء ات اخرى يطول ذكرها هنا وقد افشوا انه الف الدولة المكية فى مكة المعظمة زادها الله تعالىٰ تعظيما وتشريفا وكتب فيها كذا و كذا مخالفاً لعقيده اهل السنة والجماعة والحال ان الدولة المكية لما كتبها الشيخ منها نسخ عديدة كما هى موجودة هنا عند العلماء المعتبرين وما هو الا زور وكذب واختلاق عليه كما يظهر هذا من التقريظات التى قرظت فى رسالته المسماة الدولة المكية بعد افشائهم لمذكور وسيصل الى جنابكم بواسطة المولوى مجى محمد كريم الله سلمه الله تعالىٰ الرسالة بالدولة المكية فالمرجو من جنابكم ان تكتبوا عليها شيئا دفعا للافتراء عليه وقد ورد فى الحديث الشريف على قائله الف الف صلوة وسلام والله فى عون العبد ماكان العبد فى عون اخيه وقال الله تعالىٰ (لينصر الله من ينصره) وبلغو السلام الى حضرة النبى ﷺ وعلى اله وصحبه على جميع الانبياء والمرسلين وسلم تسليما كثيرا والسلام مع التعظيم حرر ٢ ؁ ١٣٢٨ هجرى عليه افضل الصلاة والتسليم.

كتبه محمد عبدالحق

آپ کو دلائل الخیرات کی سند شیخ الدلائل علی الحریری المدنی بن

Marfat.com

یوسف باشلی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہما سے حاصل تھی۔ حزب البحر کی اجازت علامہ شاہ عبدالغنی دہلوی مہاجر مدنی و مولانا محمد قطب الدین مہاجر مکی قدس سرہما اور حزب الاعظم کی اجازت علامہ عبدالغنی مہاجر مدنی و قصیدہ بردہ شریف کی اجازت شیخ علی الحریری اور مولانا ابی البرکات تراب علی لکھنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حاصل تھی۔ [۱۷۱]

حضرت قدوۃ السالکین سیدی قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین احمد قادری قدس سرہٗ العزیز کو آپ سے دلائل الخیرات و دیگر تمام اوراد و ظائف کی اجازت حاصل تھی۔

آپ کا وصال ۱۸ / شعبان ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء کو مکہ معظمہ میں ہوا اور جنۃ المعلیٰ میں مدفون ہوئے۔ [۱۷۲]

آپ کی تصانیف میں سے:

۱. الاکلیل علی مدارک التنزیل، شرح تفسیر نسفی، تین جلدوں میں سات اجزا ھیں.
۲. سراج السالکین فی شرح منہاج العابدین.
۳. حاشیہ علی شرح السلم منطق [۱۷۳]
۴. مجموعہ ارشاد الحق
۵. تعلیم حقانی
۶. مجموعہ رسائل اربع
۷. انیس المسافرین مع رسالہ حج بدل
۸. منبع المحسنات فی مولود افضل الکائنات [۱۷۴]
۹. الدر المنظم فی حکم مولود النبی الاعظم (صلی اللہ علیہ وسلم)
۱۰. الکنز الاکبر شرح فقہ الاصغر
۱۱. التعلیقات علی الدر المختار [۱۷۵]

Marfat.com

حضرت علامہ شاہ محمد عبد الباقی لکھنوی مہاجر مدنی قدس سرہٗ

حضرت مولانا محمد عبدالباقی بن مولانا علی بن ملا محمد معین بن ملا محمد مبین حنفی مدنی بروز اتوار ۱۸ / ۱۲۸۶ھ کو فرنگی محل لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ یہ شہر ہندوستان کے شہروں میں علماء ومحدثین کی کثرت کی وجہ سے معروف ہے۔ چار سال کی عمر میں والد کا انتقال ہوگیا تو بڑے بھائی ابراہیم نے کفالت میں لے لیا۔ آپ کا خاندان علماء وفضلاء اور کثرت محدثین کی وجہ سے ہندوستان میں مشہور رہے۔ اس خاندان سے حضرت علامہ عبدالحلیم لکھنوی متوفی ۱۲۸۵ھ ہوئے جن کی متعدد تصانیف نافعہ ہیں۔ اور آپ کے چچازاد حضرت علامہ عبدالحئ لکھنوی مولود ۱۲۶۴ھ محدث اور فقہاء حنفیہ میں سے تھے۔ اور آپ کے دادا حضرت ملا معین رحمۃ اللہ علیہ شارح مسلم الثبوت فی الاصول والسلم فی المنطق، ہیں آپ کے آباو اجداد علماء میں سے چلے آرہے ہیں۔

بھائی اور والدہ کی زیر نگرانی تربیت پائی اور گیارہ برس کی عمر میں تجوید پڑھا اور قرآن کریم حفظ کرلیا۔ مدرسہ میں داخل ہوئے اور اپنے ماموں زاد بھائی اور چچا زاد بھائی علامۃ الہند عبدالحئ لکھنوی (متوفی ۱۳۰۴ھ) سے حساب، جومیٹری، الجبرا، المقابلہ اور صرف ونحو کی تعلیم حاصل کی، پھر دیگر علماء سے عربی اور دینی وعقلی علوم اخذ کئے۔ حفظ المتون کے بعد حضرت فاضل حفیظ اللہ نبدوی اور پھر حضرت سید عین القضاۃ بن محمد وزیر حیدرآبادی سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد شیخ قل اللہ بن نعمت ومولانا محمد نعیم بن عبدالحکیم نظامی سے کتب درسیہ وفقہ حنفی کی تعلیم پائی اور حضرت مولانا عبدالرزاق لکھنوی (بن مولانا شاہ جمال الدین رحمۃ

Marfat.com

اللہ علیہ) سے دیگر کتب کے علاوہ موطا وصحاح ستہ اور مشکوٰۃ المصابیح پڑھیں اور دوسرے علوم کے علاوہ فتویٰ صادر کرنے کا طریقہ سیکھا اور آپ سے بیعت کی، اجازت وخلافت کی سند سے بہرہ ور ہوکر درس و تدریس میں مشغول ہوئے۔

پہلی مرتبہ ۱۳۰۸ھ میں حج وزیارت کی غرض سے حجاز مقدس آئے اور بعض علماء سے ملاقاتیں کیں اور ان سے اجازتیں حاصل کیں ان میں سے شیخ مفتی عباس بن صدیق کی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شیخ عبد اللہ بن حسین کی قدس سرہٗ حضرت شیخ احمد ابوالخیر مرداد حنفی ﷺ، حضرت شیخ علی بن ظاہر الوتری ﷺ، شیخ محمد الحریری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ حضرت شیخ عبداللہ بن حسین کی رحمۃ اللہ علیہ سے شاطبیہ پڑھی اور قاری حبیب الرحمٰن کاظمی سے عشرہ قرأۃ کے ساتھ قرآن پڑھا اور وطن واپس لوٹ کر اپنے شہر کی بڑی درسگاہوں میں پڑھاتے رہے۔

پانچ سال بعد دوسری مرتبہ ۱۳۱۳ھ میں حجاز مقدس آئے اور متعدد علماء کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا اور ان سے اجازتیں حاصل فرمائیں ان علماء میں سے علامہ مورخ احمد الحضری، فقیہ احمد المیرغنی مجوب، شیخ صالح السناری اور شیخ محمد بابصیل ہیں۔ پھر ہندوستان واپس ہوئے چونکہ بہت سے علماء نے آپ کو اپنی اجازتوں سے نوازا تھا جس کی وجہ سے آپ کی قدر و منزلت میں مزید اضافہ ہوا اور طلباء کی تعداد بھی بہت زیادہ ہوگئی۔

ہندوستان واپسی پر درس و تدریس میں مستغرق رہے اور طلباء کو سلوک واخلاق سے خوب سیراب کرنے کے بعد بغداد شریف چلے گئے اور بعض علماء کبار سے بہت سے علوم حاصل کرنے کے بعد وطن کو مراجعت فرمائی تقریباً دس برس قیام رہا۔ مگر دل مجاورت رسول (ﷺ) حاصل کرنا چاہتا تھا تو ۱۳۲۲ھ میں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ شیخ محمد امین رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ، شیخ فالح الظاہری قدس سرہٗ، شیخ احمد بن اسماعیل البرزنجی ﷺ، اور شیخ احمد شمس الشنقیطی ﷺ وغیرہ ان سب جید و منفرد حیثیت کے علماء سے علوم اور عالی اجازت نامے حاصل کئے جو اس سے پہلے کسی کو حاصل نہ ہوئے تھے۔

جب آپ نے مدینہ طیبہ میں مستقل سکونت اختیار کر لی تو مسجد نبوی شریف میں درس و تدریس جاری کیا۔ علم کا بازار قائم کر کے طلباء کو نایات سے نوازتے ہوئے درس حدیث شروع کیا۔ راویت میں توسیع پیدا کی اور دیگر علوم پڑھانے شروع کئے تو آپ کا حلقۂ درس آہستہ آہستہ وسیع ہوتا گیا حتیٰ کہ مسجد نبوی شریف کے تمام حلقوں سے بڑا ہو گیا، مگر بیماری اور بڑھاپا مسجد نبوی شریف میں تعلیم جاری رکھنے میں سنگِ گراں ثابت ہوا اور گھر پر ہی درس و تدریس پر اکتفا کرنا پڑا۔

آپ نے مدینہ منورہ میں مستقل قیام اختیار کیا تو تقریباً ۱۳۲۴ھ کو اپنے گھر حوش فواز میں مشہور مدرسہ نظامیہ قائم کیا [۱۷۶]

محمود احمد قادری لکھتے ہیں: ملا نظام الدین بانی درس نظامی کی یاد میں مدرسہ قائم کیا اور پوری توجہ سے تدریس کے کام میں مصروف ہوئے۔ نظام حیدرآباد میر عثمان علی مرحوم کی طرف سے مدرسہ کا وظیفہ مقرر تھا۔

محمد الیاس برنی چشتی قادری فرماتے ہیں:

مولوی عبدالباقی صاحب فرنگی محلی لکھنوی نے اپنے شوق و کوشش سے محلہ السیح میں ایک مدرسہ نظامیہ جاری کر رکھا ہے سرکارِ نظام سے دوسو روپیہ امداد بھی ملتی ہے۔ منصوبے تو بڑے ہیں لیکن ابھی ابتدائی حالت ہے۔ تاہم کچھ نہ کچھ مفید کام ضرور ہو رہا ہے۔ [۱۷۷]

مدرسہ نظامیہ کی بنیاد رکھی، جس میں تمام علوم و فنون پڑھائے جاتے تھے آپ نے خالص تعلیم یافتہ نسل پیدا کرنے کے لئے زر کثیر خرچ کیا۔ وہ ایک بلند پایہ علمی درس گاہ تھی، بہت لوگوں اس سے مستفیض ہوئے۔ اس

Marfat.com

مدرسہ سے اہل مدینہ اور دیگر عالم اسلام سے آئے ہوئے لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ اپنی زندگی کے آخری دن تک مدرسے کے لئے تن تنہا جدوجہد کرتے رہے آپ کے وصال پر مدرسہ بند ہوگیا۔

آپ نے ایک بہت بڑا کتب خانہ چھوڑا جو کہ کثرتِ کتب اور نادر مخطوطوں پر مشتمل تھا۔ اور بعض مخصوص کتابوں پر تعلیقات فرمائیں، جو کہ آپ کی وسعت علم پر شاھد ہیں آپ لاولد تھے، کتب خانہ کو اہل مدینہ منورہ اور زائرین مدینہ منورہ علی ساکنہا افضل الصلاۃ والسلام کے لئے اس شرط پر وقف کیا تھا کہ ان کے گھر سے کوئی، کتاب کو باہر نہیں لے جائے گا۔ آپ کے قرابت داروں میں سے کسی نے بتایا کہ آپ کے ایک رشتہ دار نے اس کتب خانہ کو ہندوستان منتقل کر دیا تھا۔

آپ معتدل الجسم، گول چہرہ، گندمی رنگ، بڑی آنکھیں، گھنی داڑھی ہلکی مونچھیں ہمیشہ عمامہ باندھتے اور کبھی کبھار جبہ پہنتے۔

آپ نے تمام زندگی تالیف وتصنیف میں گزاری، تیس سے زیادہ تصانیف یادگار چھوڑیں، جن میں سے مندرجہ ذیل ہیں۔

۱. العقود المتلالئة فی الاسانید العالیة.
۲. الاسعاد بالاسناد.
۳. المناهل السلسة فی الأحادیث المسلسلة.
۴. نشر الغوالی فی الاحادیث العوالی.
۵. أغنام الأنام بحکم سماع الصوفیه الکرام.
۶. کشف رین الریب عن مسألة الغیب.
۷. اظهار الحق فی بعیة مولانا عبدالحق.
۸. المنح المدنیة فی مذهب الصوفیة.
۹. تحفة الأماجد بحکم صلاة الجنازة فی المساجد.

Marfat.com

١٠. الحقيقة فى العقيقة.

١١. ازالة الغطاء عن حكم كتابة النساء

١٢. الآيات الكبرىٰ فى المعراج والاسراء.

١٣. تحفة الخطباء من خطب النبى ﷺ والخلفاء.

١٤. تسهيل الميزان وبداية الميزان فى المنطق.

١٥. خير العمل تراجم فرانكى محل.

١٦. بركة البارى فى سلالة جدنا ملاحافظ الانصارى.

١٧. رسالة فى مناقب الأولياء الخمس.

١٨. شرح رسالة طاش كبرىٰ زاده فى الادب.

١٩. توضيح الصرف وميزان الصرف.

٢٠. حسرة الفحول بوفاة نائب الرسول.

آپ نے جو عمر بھر جد وجہد فرمائی اس کے آخری ایام میں اثرات نمودار ہوئے اور ۴ / ربیع الاول ۱۳۶۴ھ کو اپنے خالق کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ بقیع الغرقد میں دفن ہوئے، اس طرح اہل مدینہ آپ کی موت سے ایک عالم جو صالحین علماء میں سے تھے محروم ہو گئے رحمۃ اللہ علیہ۔ [۱۷۸]

حضرت علامہ شیخ محمد علی حسین خیرآبادی مدنی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۷۴ھ) آپ کے ممتاز تلمیذ وخلیفہ تھے۔ حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ نے اجازت مرحمت فرمائی تھی [۱۷۹]

Marfat.com

سید محمد المہدی السنوسی قدس سرہ العزیز

حضرت سید محمد المہدی بن محمد بن علی السنوسی ۱۲۶۰ھ / ۱۸۴۴ء میں پیدا ہوئے۔ آپ دوسری سنوسی تحریک کے رئیس تھے۔ اپنے والد کی وفات کے بعد ان کے خلیفہ مقرر ہوئے اور بطور مصلح مشہور ہوئے۔ آپ کے دور میں سلسلہ طریقت کو بہت قوت حاصل ہوئی۔ آپ کی خانقائیں المغرب الاقصیٰ سے ھند تک اور وڈای سے آستانہ، اور کثرت سے الصحراء الکبریٰ وشمال افریقہ تک پھیل گئیں۔ اس وقت ہر خانقاہ میں ایک خلیفہ مقرر تھا۔ جس کے ذمہ متعدد شعبہ تھے، عوام الناس کی تعلیم وتربیت اور جانوروں کا پالنا وزراعت کا پیشہ اختیار کرنا۔ مریدوں کی مدد اور خانقاء پر خرچ کرنا اور جو خرچ سے زیادہ بچ جاتا وہ شیخ السنوسی کی خدمت میں ارسال کردینا۔ سخاوت میں آپ یحیٰ بادشاہ کی مشابہت رکھتے تھے۔ سلطان عبدالمجید کو آپ کے کارناموں کے انجام سے ڈرایا گیا۔ اس وجہ سے آپ ۱۳۱۳ھ میں واحہ (الکفرہ) کی طرف چلے گئے اور پھر وڈای منتقل ہوگئے۔ یہاں ہی آپ ۲۳ صفر ۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۲ء میں وصال فرماگئے رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔ آپ لیبیا کے آخری بادشاہ محمد ادریس السنوسی کے والد مکرم تھے۔ [۱۸۰]

شجرہ طریقت

سیدنا غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی - قطب الآفاق سیدنا السید عبدالرزاق- السید الشریف عبدالعزیز نزیل الحبشہ - الامام السید محمد المھدی-قطب المدینہ المنورہ شیخ العرب و العجم سیدی ضیاءالدین احمد القادری رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین

Marfat.com

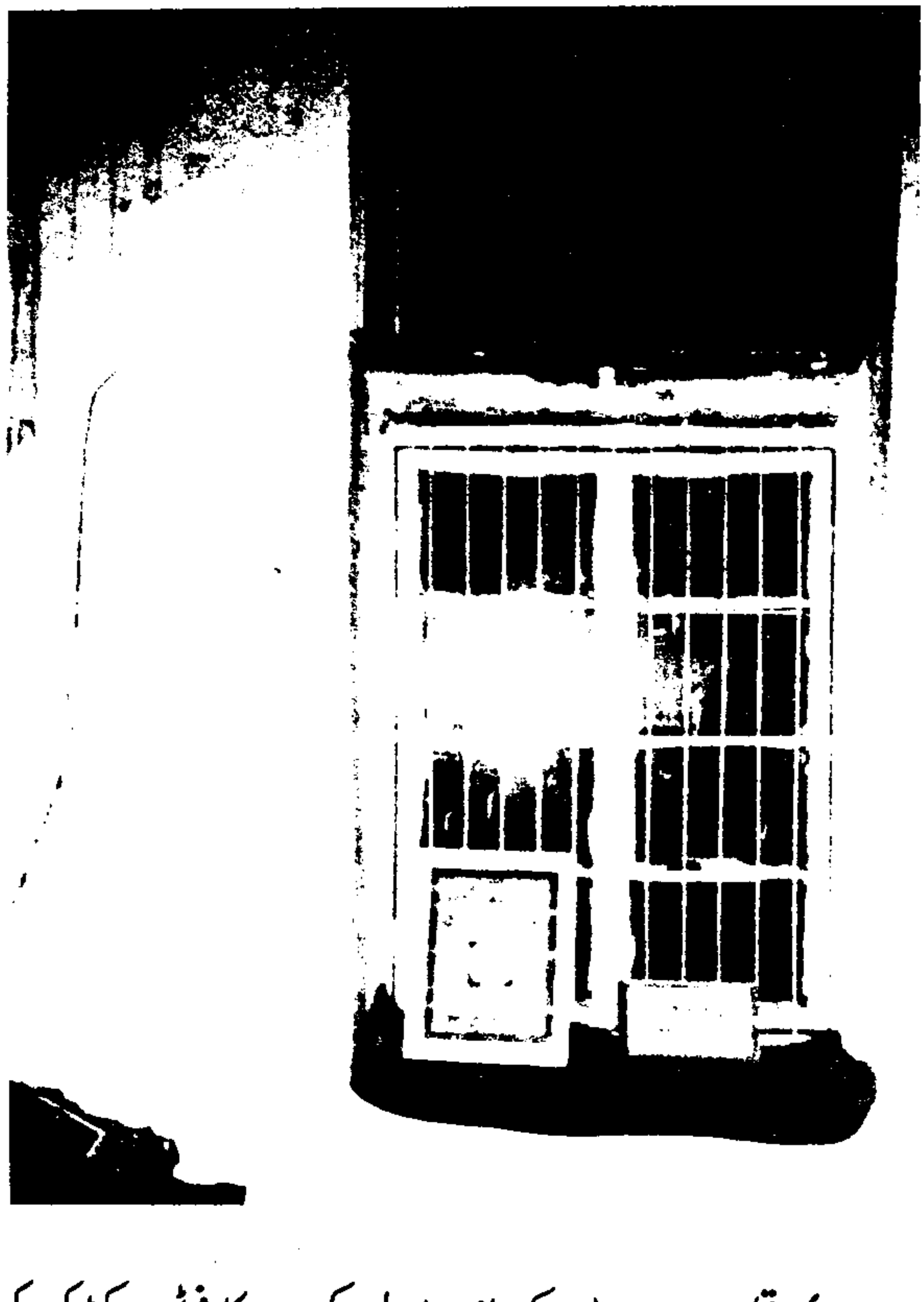

حضرت سیدی قطب مدینہ ؒ کے بازو والے کمرے کا فوٹو۔ کھڑکی کی تصویر نمایاں ہے۔ اس کھڑکی کے ساتھ ڈاکخانہ کی عمارت ہوتی تھی۔ ڈاکخانے کی عمارت اور سیدی قطب مدینہ ؒ کی قیام گاہ کے درمیان ایک میٹر سے بھی کم کا فاصلہ تھا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھو القادر

کاملانِ طریقت پہ کامل درود
حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

زیارت اکابر

Marfat.com

مسجد الشمس بالمدينة المنوره ١٣٢٦هـ	AL SHAMS MOSQUE IN AL MADINAH AL MUNAWARA 1326H	GUNES(SEMS-ALFADIH) MESCIDI IN MEDINE MUNEVVERE 1326H	MASJID MATAHARI DI AL-MADINAH AL-MUNAWWARAH 1326H	مدینہ منورہ میں مسجد شمس (الفضیخ)	حقوق الطبع محفوظة لـ صلاح الصاعدي Copy Right for Salah Al-Saady (11) 0506338945 P.O. BOX 3271

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرفِ عظیم

حضرت ضیاء الملت و الدین سیدی ضیاء الدین احمد قادری مدنی ﷺ کی خوش قسمتی تھی کہ آپ ایک علمی و روحانی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے آپ کی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری آپ کے جدِ مکرم حضرت علامہ قطب الدین المعروف میاں جی ذیلدار صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے ذمہ لے رکھی تھی۔ آپ ایک بہت بڑے جاگیردار تھے، آپ کے اس وقت کے اکثر شیوخ کے ساتھ ذاتی مراسم اور بعض شیوخ کے ساتھ گھریلو مراسم تھے۔آپ کے جد کریم جب کسی اہل نظر کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو آپ کو بھی اپنے ساتھ لے جاتے۔ اس طرح آپ چند ہی برس کی عمر کے تھے تو آپ نے مشاہیر اکابر کی زیارت سے مشرف ہونے کا اعزاز حاصل کرلیا۔خدا داد ذھانت کا اس سے اندازہ فرمائیں کہ آپ کے پر دادا کا انتقال اس وقت ہوا جب کہ آپ کی عمر شریف تین سال تھی۔ آپ کو ان کی میت کے غسل سے لے کر قبر میں اتارنے تک کے تمام حالات و واقعات یاد تھے۔حضرات اکابرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا حلیہ اس طرح واضح الفاظ میں بیان فرماتے کہ اگر کوئی مصور تصویر کشی کرنا چاہتا تو وہ بغیر کسی مشکل کے بالکل واضح تصویر بنا سکتا تھا۔حتی کہ مشائخ کرام کس طرح کے اور کس رنگ کے لباس استعمال فرماتے تھے، اور کس طرز پر عمامہ

Marfat.com

باندھتے تھے۔ اس طرح بیان ہوتا جیسا کہ ان پاک حضرات کو سامنے دیکھتے ہوئے بیان کیا جارہا ہے۔

ان اکابرین میں سے چند ایک کے حالات بابرکات سے آپ بھی مستفید ہونے کا شرف حاصل فرمالیں۔

آپ اکثر فرمایا کرتے !

'' میں بزرگانِ دین کی زیارتیں کرتا رہا۔ ان کی خدمت کرتا رہا، اور ان سے دعائیں لیتا رہا۔ ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ پہنچا دیا۔''

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض : برکتِ زرق کی کوئی دعا حضور ارشاد فرمائیں میں آج کل بہت پریشان ہوں۔

ارشاد : ایک صحابی خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کی دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی۔ فرمایا کیا وہ تسبیح تمہیں یاد نہیں جو تسبیح ہے ملائکہ کی اور جس کی برکت سے روزی دیجاتی ہے۔ طلوع فجر کے ساتھ سو (۱۰۰) بار کہا کر سُبحٰن اللہ و بِحَمدِہٖ سُبحٰنَ اللہ العظیمِ ۔ وَبِحَمدِہٖ اَستغفِرُاللہَ ان صحابی ؓ کو سات دن گذرے تھے کہ خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کی حضور ﷺ دنیا میرے پاس اس کثرت سے آئی میں حیران ہوں کہاں اٹھاؤں کہاں رکھوں۔ اس تسبیح کا آپ بھی ورد رکھیں حتی الامکان طلوع صبح صادق کے ساتھ ہو ورنہ صبح سے پہلے جماعت قائم ہوجائے تو اس میں شریک ہو کر بعد کو عدد پورا کیجئے اور جس دن قبل نماز بھی نہ ہو سکے تو خیر طلوع شمس سے پہلے۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

شمس العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی قدس سرہٗ العزیز

برہان العاشقین، شمس العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی ابن حضرت خواجہ محمد یار ابن میاں محمد شریف ابن میاں برخوردار ابن میاں تاج محمود ابن میاں شیر کرم علی (قدست اسرارہم) ۱۲۱۴ھ / ۱۷۹۹ء میں سیال شریف ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباء و اجداد کئی پشتوں سے دنیاوی عز و جاہ اور علم و تقوی میں ممتاز تھے۔ آپ کے جد اعلیٰ حضرت شیر کرم علی قدس سرہٗ اپنے دور کے باکمال بزرگ اور سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم مقتدا حضرت موسی پاک شہید ملتانی قدس سرہٗ کے خلیفۂ مجاز تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب پچاس واسطوں سے حضرت عباس علمدار شہید کربلا رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

حضور اعلیٰ سیالوی قدس سرہٗ ساڑھے چار سال کی عمر میں قرآن پاک کی تعلیم کے لئے مکتب میں بٹھائے گئے، سات سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کر لیا۔ علم دین کی تحصیل کے لئے علاقہ پنڈی گھیب کے ایک گاؤں میکی ڈھوک میں گئے، ابھی فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھی تھیں کہ استاذ گرامی کا وصال ہو گیا اس لئے وہاں سے حضرت مولانا محمد علی قدس سرہٗ کی خدمت میں مکھڈ شریف حاضر ہوئے اور تیرہ سال تک ان سے کسب فیض کیا، اسی اثنا میں مکھڈ شریف کے ایک تاجر میاں محمد امین نے حضرت مولانا سے گذارش کی کہ میں تجارتی مقاصد کے لئے افغانستان جا رہا ہوں اس لئے آپ کسی قدسی صفات شاگرد کو میرے ساتھ روانہ کریں تا کہ اس کی معیت باعث برکت ہو۔ استاد کامل کی نگاہ انتخاب حضور خواجہ سیالوی پر پڑی چنانچہ آپ اس تاجر کے ساتھ تشریف لئے گئے، تاجر موصوف کو وہاں کافی

Marfat.com

عرصہ رکنا پڑا، اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فاضل یگانہ مولانا حافظ دراز قدس سرہٗ سے فقہ و حدیث کا درس لیا۔ ہدایہ شریف مکمل پڑھا سند حدیث حاصل کی، واپس آ کر پھر استاذ مشفق مولانا محمد علی رحمہ اللہ تعالیٰ سے تعلیم حاصل کرنے لگے۔

۳۴ سال کی عمر میں حضرت خواجہ شمس العارفین کا نکاح ان کے چچا میاں احمد یار کی دختر نیک اختر سے پڑھایا گیا، ان حالات میں آپ نے سیال شریف میں قیام کا ارادہ فرمایا اور ارشاد مرشد کے مطابق تمام اوراد و اذکار ادا کرنے کے ساتھ درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا، سال میں متعدد مرتبہ پاپیادہ مرشد کامل کے دربار میں حاضری دیتے اور کم و بیش چار دن تک وہاں قیام کرتے۔ چودہ مرتبہ حضرت پیر پٹھان کی معیت میں تونسہ شریف سے مہار شریف کا سفر اس شان نیاز سے کیا کہ مرشد کامل گھوڑی پر سوار ہوتے اور آپ پیر پٹھان کا قرآن مجید، رحل اور دیگر وظائف سر پر رکھے، پانی کا کوزہ دائیں ہاتھ میں، مصلیٰ اور عصا بغل میں دبائے ساتھ ساتھ دوڑتے جاتے تھے، دیکھنے والے اس پیکر حسن و جمال کی جفاکشی اور عقیدت کیشی کو دیکھ کر محو حیرت رہ جاتے اور اہل نظر اس شہباز معرفت کی قوت پرواز کو رشک کی نگاہ سے دیکھتے۔

۳۶ سال کی عمر میں جب آپ کا قلب انور عبادت و ریاضت اور پیر کامل کی نگاہ کیمیا اثر کی برکت سے رشک شمس و قمر بن چکا تھا۔ حضرت پیر پٹھان سلیمان زماں حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی قدس سرہٗ نے خرقہ خلافت عطا کیا اور فرمایا :-

''جو شخص بیعت کی تمنا لے کر حاضر ہو، اس کی مراد بر لائی جائے اور اپنے اشغال میں مصروف ہو کر اسے نظر انداز نہ کر دینا''

سب سے پہلے آپ کے دست اقدس پر والدین کریمین بیعت ہوئے۔

Marfat.com

مرشد اکمل سے عقیدت و محبت کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ ایک نورانی پیکر بزرگ حضرت پیر پٹھان قدس سرہٗ کے پاس تشریف لائے اور کچھ دیر محوِ گفتگو ہوکر رخصت ہوگئے۔ان کے جانے کے بعد حضرت نے فرمایا:

''یہ حضرت خضر تھے، جو شخص ان کی زیارت کرنا چاہتا ہے جائے اور زیارت کرے''

تمام حاضرین دیوانہ وار ان کے پیچھے چلے گئے مگر حضرت خواجہ شمس العارفین وہیں بیٹھے رہے۔حضرت خواجہ نے فرمایا:

''مولوی! تمہیں حضرت خضر کی زیارت کا اشتیاق نہیں ؟''

عرض کی میرے لئے اسی کی زیارت کافی ہے جس کی ملاقات کے لئے حضرت خضر چل کر تشریف لائے ہیں۔

اس خلوص و محبت پر حضرت پیر پٹھان بہت خوش ہوئے اور دعا کی ''اللہ سائیں میرے سیال کوں رنگ لائیں'' اس دعا کا یہ اثر ہوا کہ چار دانگ عالم سے جام عرفان کے متلاشی پروانہ وار آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور تسکین دل وجاں اور منزل مراد حاصل کرتے۔

آپ ملکوتی صفات اور قدسی اخلاق کے پیکر تھے، آپ کے قائم کردہ لنگر سے ہر مسافر، مفلس اور مسکین بہرہ ور ہوتا اور آپ ہر دردمند کی دکھ بھری داستان سنتے اور حسب حال اس کی امداد فرماتے، شریعت مقدسہ کی اتباع اور پیروی میں اپنی مثال آپ تھے، نماز باجماعت ادا کرتے اور مریدین کو بھی اتباع سنت مطہرہ کا سختی سے حکم دیتے، آپ نے رشد وہدایت کا پیغام اعلیٰ پیمانے پر عوام وخواص تک پہنچایا اور بے شمار مریدین کو درجہ کمال تک پہنچایا۔آپ کے خلفاء میں مندرجہ ذیل حضرات آسمان علم و عرفان پر مہر و ماہ بن کر چمکے جن کے ذکر اور فیض سے قیامت تک

Marfat.com

دلوں کی دنیا مستنیر ہوتی رہے گی :-

۱۔ حضرت خواجہ محمد الدین سیالوی (فرزند ارجمند)

۲۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی

۳۔ حضرت پیر غلام حیدر شاہ جلالپوری

۴۔ حضرت پیر معظم الدین مرولوی (وغیرہم قدست اسرارہم)

حضور خواجہ شمس العارفین قدس سرہٗ کا وصال ۲۴ر صفر، جنوری (۱۳۰۰ھ/۱۸۸۳ء) بروز جمعہ صبح صادق کے وقت ہوا۔

مفتی غلام سرور لاہوری نے تاریخ وصال کہی ؎

دریغا صد دریغا صد دریغا — کہ شمس الدیں امام العارفین رفت

ہزار افسوس کیں مہر جہاں تاب — بہ اوج عرش از فرشِ زمیں رفت

چو روز جست تاریخش زہاتف

بگفتا ''شمس اوج علم و دیں رفت''

۱۸۱

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

شکمِ مبارک (صلی اللہ علیہ وسلم)

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
جو کہ عزم شفاعت پہ بھنچ کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

(حدایق بخشش۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

امام العارفین حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی قدس سرہ العزیز

سلسلہ چشتیہ کے نیرّ تاباں حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی ابن حضرت خواجہ گل محمد بن حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی ماہ رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۴۱ھ / ۱۸۲۶ء) میں تونسہ شریف میں پیدا ہوئے دینی تعلیم کے لئے حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی نے آپ کو مولانا محمد امین کے سپرد کیا۔ انہوں نے قرآن مجید کے علاوہ فارسی نظم اور عربی صرف ونحو کی تعلیم دی، پھر حدیث کا درس دیا، باطنی تربیت خود حضرت پیر پٹھان نے فرمائی۔

ابتدائی زمانہ میں آپ شاہانہ شان وشوکت سے رہتے تھے، جب اپنے اصلی مقام پر فائز ہوئے تو پرانی ٹوپی، نیلا تہبند اور معمولی کپڑے زیب تن فرماتے تھے۔ جدامجد کے فیض تربیت سے نماز اور روزے کی محبت بچپن ہی میں حاصل ہوگئی تھی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عبادت و ریاضت سے لگاؤ انتہاء کو پہنچ گیا۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی آپ کے دینی جذبے سے بے حد خوش ہوتے تھے چنانچہ آپ نے اپنی حیات ظاہری ہی میں دلائل الخیرات شریف کا پڑھنا آپ کے سپرد کر دیا تھا۔

جب آفتاب تونسہ شریف حضرت خواجہ سلیمان تونسوی قدس سرہٗ کے روپوش ہونے کا وقت قریب آیا تو آپ نے حاضر ہوکر سر قدموں میں رکھ دیا اور عرض کیا :-

''میں آپ سے اور کچھ نہیں مانگتا، صرف یہ چاہتا ہوں کہ
آپ کے فقیروں کے جوتے سیدھے کرتا رہوں۔''

یہ سنکر حضرت شیخ پر ایک کیفیت طاری ہوگئی اور فرمایا ونفخت فیہ روحی اور جان، جانِ آفریں کے سپرد کردی۔ شاہ غلام نظام الدین

Marfat.com

فرزند کالے صاحب نے حضرت خواجہ اللہ بخش کے سر پر دستار باندھ کر انہیں سجادہ شیخ پر بٹھادیا۔

حضرت خواجہ اللہ بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جدامجد کی طرح پوری تندہی سے خلق خدا کی راہنمائی فرمائی اور سلسلہ کی اشاعت میں اپنی تمام خداداد صلاحیتوں کو صرف فرمایا۔ آپ نے سجادہ نشین ہونے کے بعد ہندوستان کے مختلف شہروں کا سفر کیا اور بزرگان دین کے مزارات پر حاضری دی، بیکانیر میں ہزاروں لوگ آپ کے مرید ہوئے۔ حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری رحمتہ اللہ تعالیٰ کے مزار پر حاضر ہوئے، ۱۸۵۴ء میں اجمیرشریف جا کر حضرت خواجہ بزرگ کے مزار پرحاضری دی اور دس روز اجمیرشریف میں قیام فرمایا، یہاں بھی ہزاروں لوگ حلقہ ارادت میں داخل ہوئے، پھرکشن گڑھ، جے پور، راجپوتانہ سے ہوتے ہوئے دہلی پہنچے اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی اور حضرت خواجہ فخرالدین قدست اسرار ہم کے مزارات کے علاوہ سلسلہ چشتیہ کے دوسرے اولیاء کے مقابر پر بھی حاضری دی۔

قیام دہلی کے دوران بہادر شاہ ظفر نے حاضر ہو کر شرف قدمبوسی حاصل کیا، بڑے بڑے امیر کبیر بھی آپ کی قدمبوسی کے لئے حاضر ہوئے اور محلات کی بیگمات مرید ہوئیں۔

مزار غلام احمد قادیانی نے جب اپنے عقائد کی تشہیر شروع کی تو آپ نے اپنی جگہ بیٹھ کر نہایت سختی سے تردید فرمائی اور کوشش کی کہ مسلمانوں کا دینی احساس بیدار ہوجائے تا کہ اس قسم کی گمراہ کن تحریکوں سے متاثر نہ ہوں، حالانکہ ابھی تک مرزا نے نبوت کا دعوی نہیں کیا تھا۔

حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی کے حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی سے بڑے مخلصانہ تعلقات تھے، ایک دفعہ حضرت شمس العارفین نے

Marfat.com

ان کے بارے میں فرمایا :-

''انہوں نے نسبی شرافت وکرامت کے ساتھ ساتھ عبادت و ریاضت میں سب سے آگے بڑھ کر قرب الٰہی حاصل کیا۔''

آپ کی تین فضیلتیں بہت ہی نمایاں تھیں :-

۱۔ آپ نے عرب شریف سے ایک قاری صاحب کو بلا کر اپنے مکان پر ٹھہرایا تا کہ علاقہ کے لوگ قرآن پاک کی قرأت کی تصحیح کر لیں، چنانچہ بے شمار افراد فیض قرآنی سے مستفیض ہوئے۔

۲۔ ۱۲۹۹ھ میں زیارت حرمین شریفین کے لئے گئے تو پچیس افراد آپ کے ہمراہ تھے، اس سفر میں آپ نے اپنے رفقاء اور حرمین طیبین کے خدام پر ساٹھ ہزار روپے صرف فرمائے۔

۳۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی قدس سرہٗ کے وصال کے بعد بہت سے لوگوں کو تشویش تھی کہ مریدین کی تربیت کون کرے گا اور وابستگان آستانہ کی ضروریات کا انتظام کون کریگا، جب حضرت خواجہ اللہ بخش سجادہ نشین ہوئے تو وہ حضرت شاہ محمد سلیمان تونسوی کی توجہ سے تمام اوصاف میں سب سے سبقت لے گئے :-

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہٗ نے ایک مرتبہ فرمایا :-

''خواجہ اللہ بخش صاحب کی نظر میں اہل دنیا کی ذرہ برابر وقعت نہ تھی، آپ بے حد غریب نواز تھے، دنیا داروں کو بہت حقیر جانتے تھے، خواجہ اللہ بخش جیسا کوئی فقیر دیکھنے سننے میں نہیں آیا۔''

آپ کے تین فرزند تھے، حضرت خواجہ حافظ محمد موسیٰ، حضرت خواجہ حافظ احمد اور حضرت خواجہ حافظ محمود رحمہم اللہ تعالیٰ آپ کے مریدین اور معتقدین حدِ شمار سے باہر ہیں، شمس العلماء مولانا عبدالحق خیر آبادی آپ ہی کے مرید تھے۔

Marfat.com

۲۹ جمادی الاول، ۱۳ ستمبر (۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء) کو حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا، تاریخ وصال یہ ہے :

'' چراغ جہاں بجھ گیا ہے۔ ۱۳۱۹ھ '' ۱۸۲

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

کلمہ طیبہ کی فضیلت

اول جمیع اوراد کا سرتاج کلمہ طیبہ ہے جو شخص ستر ہزار ایک جلسہ میں پڑھے دعا اس کی قبول ہوتی ہے اور شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فتوحات مکیہ میں فرمایا ہے کہ حضرت انس سے مروی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا جس نے ستر ہزار کلمہ طیبہ پڑھا ہو یا کسی نے پڑھ کر ملک کیا ہو۔ وہ جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اس حدیث کو حافظ نجم الدین غیطی نے بھی اس عنوان سے بیان فرمایا ہے کہ شیخ ابو العباس قصاب نے اس حدیث کو عجیب قصہ میں صحیح یقین کر لیا ہے۔ کہ ان کے خادم کی والدہ فوت ہوگئی جب اس کو خبر وفات والدہ ہوئی تو وہ بیہوش ہو گیا ابو العباس نے ستر ہزار بار کلمہ شریف اس کی ماں کو بخشا۔ تب وہ خادم ہوش میں آگیا۔ شیخ نے پوچھا کہ تو بیہوش کیوں ہو گیا تھا اور پھر ہوش میں کیسے آیا؟ اس نے عرض کی کہ جب ماں کی وفات کی خبر میں نے سنی تو مراقبہ کیا دیکھا کہ فرشتے اس کو دوزخ میں لے گئے ہیں۔ میں بیہوش ہو گیا اب ناگہاں کیا دیکھتا ہوں کہ فرشتے اس کو دوزخ سے نکال کر بہشت میں لے گئے پس میں ہوش میں آگیا اور خوش ہوں۔

(اسلام کی ۱۱ کتابیں ۔۔ حضرت علامہ غلام قادر بھیروی رحمتہ اللہ علیہ)

Marfat.com

حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی قدس سرہٗ

کوکب کون و مکاں، نو بہار بوستان، صاحبِ دورِ زماں، وارثِ پیغمبراں، افتخار دودماں، شاہباز لامکان، قبلہ گاہ قدسیاں، مالک گنج نہاں، صاحبِ بختِ جواں حضرت نوری میاں قدس سرہٗ کی ولادت باسعادت بمقام مارہرہ مطہرہ (ضلع ایٹہ، یوپی) ۱۹ شعبان ۱۲۵۵ھ (۲۶ دسمبر ۱۸۳۹ء) بروز پنجشنبہ ہوئی۔ تاریخی نام مظہر علی ہے۔ والد ماجد کا اسم شریف سید شاہ ظہور حسن رحمتہ اللہ علیہ تھا جو حضور خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ کے خلف اکبر تھے۔ والدہ ماجدہ اکرام فاطمہ بنت سید دلدار حیدر ابن سید منتجب حسین قدس اسرارہم۔

سرکار نور کا سن شریف ڈھائی سال کا تھا کہ حضور کی والدہ ماجدہ نے انتقال فرمایا اور آپ کی پرورش و کفالت دادی حضور بی بی صاحبہ نثار فاطمہ اور دادا حضرت شاہ آل رسول قدس سرہم نے اپنے ذمے لے لی۔ صرف ایک یہی ذات نوری تھی جن کی تربیت و تکمیل کا اہتمام خاتم الاکابر قدس سرہٗ نے خود برداشت فرمایا تھا۔ جگر کے ٹکڑے کو ہر وقت پیش نظر رکھتے۔ شب و روز باتوں باتوں میں تعلیم و تلقین فرماتے۔

میاں صاحب کا گیارہواں سال تھا کہ والد ماجد شاہ ظہور حسن نے ۲۶ شعبان ۱۲۶۶ھ کو دھاری (کاٹھیا واڑ) میں انتقال فرمایا۔ اس وقت جد مکرم حضور خاتم الاکابر قدس سرہٗ نے مجاہدات سلوک و ریاضات طریقہ شروع کرادیں۔ حضور خاتم الاکابر فرماتے۔ ان کو عیش و آرام سے کیا کام، یہ کچھ اور ہیں اور ان کو کچھ اور ہونا ہے۔ یہ سات اقطاب میں سے ایک قطب ہیں جن کی بشارت حضرت بو علی شاہ قلندر پانی

Marfat.com

پتی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت شاہ بدیع الدین قطب مدار رحمتہ اللہ علیہ نے دی ہے اور یہی اس سلسلہ بشارت کے خاتم ہیں خود سرکار نور قدس سرہٗ کی فطری قابلیت قابل ستائش تھی کہ ہر بات سے ایک عمدہ نتیجہ اخذ فرماتے خصوصاً اپنے جد اکرم و پیر و مرشد قدس سرہٗ کے عادات و اقوال میں نہایت غور فرماتے اور اشارات میں ہدایات کا سبق حاصل فرماتے۔ نہ سرکار نور کے سوال و طلب و تعطش میں کمی ہوتی تھی نہ خاتم الاکابر تعلیم و تربیت میں توقف فرماتے تھے۔

اور جب حضور خاتم الاکابر نے حضرت نوری میاں صاحب کو اپنے جیسا بنا دیا تو اجازت عام و خلافت تام عطا فرمائی۔

حضرت نوری میاں صاحب قبلہ نے قرآن کریم، صرف و نحو، فقہ و اصول منطق، حدیث، تفسیر نیک استادوں اور عمدہ عالموں سے پڑھی، علوم ظاہری مولوی شاہ تراب علی صاحب لکھنوی و مولوی فضل اللہ صاحب جلیسری و مولوی نور احمد صاحب بدایونی و مولوی محمد سعید صاحب بدایونی و مولوی عبدالقادر صاحب بدایونی و مولوی فضل رسول صاحب بدایونی و مولوی احمد حسن صاحب صوفی مراد آباد و مولوی حسین شاہ صاحب بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پڑھے۔ علوم باطنیہ کے اساتذہ میں سرعنوان نام پاک حضور خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ زینت افزا ہے چھوٹے دادا حضرت سید شاہ غلام محی الدین عرف امیر عالم صاحب قدس سرہٗ سے اوراد و اشغال خاندانی کی اجازت پائی قواعد فن تکسیر بھی سیکھے۔ حضرت شاہ شمس الحق عرف تنکا شاہ رحمتہ اللہ علیہ مرید و خلیفہ حضور اچھے میاں صاحب قدس سرہٗ سے بعض فوائد تکسیر و اعمال احضار و دفع جنات اور فن عمل کے حقائق حاصل فرمائے۔ مفتی سید عین الحسن صاحب بلگرامی اور مولوی

Marfat.com

احمد حسن صاحب مراد آبادی سے بعض فوائد علم تصوف حاصل فرمائے۔ حضرت حافظ شاہ علی حسین مراد آبادی رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ حضور خاتم الاکابر سے اجازت عمل حرز یمانی اور سلسلہ قادریہ منوریہ اور سند تسبیح ملی۔

سرکار نور قدس سرہٗ کی ریاضت کا یہ حال تھا کہ ابھی عمر شریف سات برس سے زیادہ نہ تھی کہ حضور خاتم الاکابر کے حکم کے مطابق آپ صوم و خلوت و ذکر و اشغال میں مصروف رہتے۔ اٹھارہ سال تک ذکر جلالی و جمالی و خلوت میں رہے اور سلوک باقاعدہ ختم فرما کر فنائے معنوی سے بقائے حقیقی تک فائز ہوئے۔ دربار نوری کی وہ شان کہ فوائد جلیلہ دینیہ بیان ہو رہے ہیں اور ہر مسئلہ شرعی کو اس اسلوب اور وضاحت سے ارشاد فرمایا جا رہا ہے کہ ہر عامی کے ذہن نشین ہو رہا ہے۔ بعض مسائل کی تحقیق میں سوالات روانہ فرما رہے ہیں کبھی خود بھی سفر فرما رہے ہیں۔ کتب تصوف و سلوک و عقائد مطالعہ میں ہیں کبھی ان میں سے مختلف فوائد انتخاب فرما رہے ہیں۔

سرکار نور کے دربار میں ہمیشہ غرباء و فقرا کا مجمع رہتا۔ غرباء کی جماعت ہر وقت باریاب خدمت ہو کر عرض احوال کر سکتی اور کامیاب اٹھتی۔ اکثر غرباء خدام کے مکانوں پر قیام فرماتے قبول دعوت میں ہمیشہ امراء پر غرباء کو ترجیح دیتے۔ امراء جو خاندان کے مرید تھے ہمیشہ کوشش کرتے کہ حضور ان کے مکان پر رونق افروز ہوں لیکن بہت کم ایسا اتفاق ہوتا۔ جن امراء کی بیعت نہ ہوتی ان کے یہاں ہر گز تشریف نہ لے جاتے۔

حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ العزیز کی تصانیف میں سے:

Marfat.com

۱۔ العسل المصطفی فی عقایدار باب سنة المصطفی

۲۔ سوال و جواب

۳۔ اشتہارؔ نوری

۴. تحقیق التراویح

۵. دلیل الیقین من کلمات العارفین

۶. عقیدہ اہل سنت نسبت محاربین جمل و صفین و نہروان

۷. لطائف طریقت کشف القلوب

۸. النور و البہاء فی اسانید الحدیث و سلاسل الاولیاء

۹. سراج العوارف فی الوصایا و المعارف

۱۰. الجفرِ

۱۱. النجوم

۱۲. تخییل نوری

ان کے علاوہ سرکار نور نے صلوۃ غوثیہ، صلوۃ معینہ، مجموعہ صلوۃ نقشبندیہ، صلوۃ صابریہ، صلوۃ ابی العلائیہ، صلوۃ مداریہ، صلوۃ الاقربا، صلوۃ المرضیہ الفقراء المارہرویہ وغیرہ شجرے مرتب فرمائے۔ آخری تصنیف حضور کی اسرار اکابر برکاتیہ ہے جو صدہا نکات و اسرار عجیبہ پر مشتمل ہے۔ مجموعہ ہائے اعمال واشغال کا تو کوئی شمار ہی نہیں۔

شنبہ ۱۱ رجب ۱۳۲۴ھ / ۳۱ اگست ۱۹۰۶ء تاریخ وصال ہے۔ سال وفات ''خاتم اکابرِ ہند'' سے نکلتا ہے۔

اعلحضرت فاضل بریلوی امام احمد رضا خان قادری قدس سرہٗ آپ کے خلیفہ اعظم تھے۔ ۱۸۳

حضرت سیدی قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین احمد قادری ﷺ تین مرتبہ آپ کی زیارت وصحبت سے مستفیض ہوئے۔

Marfat.com

حضرت شاہ فضل رحمٰن ﷺ گنج مراد آبادی

حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی ۲۱ رمضان ۱۲۰۸ھ کو سندیلہ میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا اسم گرامی حضرت شاہ اہل اللہ تھا جو حضرت شاہ عبدالرحمٰن لکھنوی کے مرید تھے۔ اور حضرت گنج مراد آبادی کا نام آپ کے والد کے پیر و مرشد نے فضل رحمٰن تجویز فرمایا۔ جس سے آپ کی تاریخ ولادت نکلتی ہے۔ حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی نے مولانا نورالحق بن مولانا انوارالحق فرنگی محلی سے ابتدائی کتب درسیہ لکھنؤ میں پڑھیں اور پھر دہلی کا سفر اختیار کیا۔ جہاں حدیث شریف کی تعلیم حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور حضرت شاہ محمد اسحٰق محدث دہلوی سے حاصل کی۔ آپ کے ہمدرس طلبہ میں مرزا حسن علی محدث لکھنوی، مولانا حسین احمد ملیح آبادی اور مولانا عبدالصمد بھی شامل تھے۔ آپ نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے حدیث مسلسل بالاولیۃ پڑھی اور سند حاصل کی جبکہ مولانا شاہ محمد اسحٰق سے حدیث کی مکمل تعلیم حاصل کی۔ بعد میں آپ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے شہر آفاق بزرگ حضرت شاہ محمد آفاق کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سلوک کی تعلیم حاصل کی اور بیعت و خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ کے مرشد نے آپ کو علامہ محمد ابن جزری کی کتاب حصن حصین پڑھائی اور اس کے پڑھنے اور پڑھانے کی اجازت عطا فرمائی۔ حضرت شاہ محمد آفاق آپ سے بے پناہ محبت فرماتے تھے اور بیشتر آپ کے مرشد نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی کو علم حدیث سے خصوصی شغف تھا اور معقولات کے شدید مخالف تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ سے ارادت رکھنے

Marfat.com

والوں نے علم حدیث کے فروغ کی جانب زیادہ توجہ دی۔ مولانا محمد علی مونگیری اپنی کتاب ارشاد رحمانی میں لکھتے ہیں کہ :-

طلب علمی کے زمانہ میں جب میری ملاقات شاہ فضل رحمٰن سے ہوئی تو مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم کیا پڑھتے ہو۔ میں نے کہا کہ قاضی مبارک۔ ارشاد ہوا استغفر اللہ۔ نعوذ باللہ قاضی مبارک پڑھتے ہو۔ اس سے کیا حاصل۔ ہم نے فرض کیا کہ منطق پڑھ کر قاضی مبارک کے مثل ہو گئے۔ پھر کیا۔ قاضی مبارک کی قبر پر دیکھو کیا حال ہے۔ کوئی فاتحہ پڑھنے والا بھی نہیں اور ایک بے علم کی قبر پر جاؤ جس کو خدا سے نسبت تھی اس پر کیسے انوار و برکات ہیں۔

مولانا عبدالکریم گنج مرادآبادی فرماتے ہیں حدیث کے مطالعہ سے انبیاء اور اولیاء کے قلوب کے انوار و برکات جو اس میں ہیں قلب پر اثر کرتے ہیں مطالعہ حدیث سے استغفار اور خوف خدا پیدا ہوتا ہے اور خلق خدا کی رہنمائی میں مدد ملتی ہے جبکہ معقولات کے مطالعہ سے کلمات کفریہ زبان سے نکلتے ہیں۔ نفس موٹا پڑتا ہے اور کدورت پروان چڑھتی ہے۔

حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی صحاح ستہ موطا امام مالک اور حصن حصین پڑھانے پر خاص قدرت رکھتے تھے۔ شاہ صاحب کے مجاہدۂ باطنی اور علم و عرفان کی شہرت ایسی عام تھی کہ لوگ دور و نزدیک سے جوق در جوق آپ کی زیارت کے لئے گنج مرادآباد پہنچا کرتے تھے۔ تذکرہ علماء ہند کے مصنف مولانا رحمان علی لکھتے ہیں کہ حضرت مولانا کے اوصاف حمیدہ اور خصائص پسندیدہ ایسے نہیں ہیں کہ زبان بریدہ قلم بے بنیاد کاغذ پر ان میں سے تھوڑے بھی لکھ سکے۔ اور انسان ضعیف البیان کی کیا مجال ہے کہ ان کا عشر عشیر بھی بیان کر سکے۔

حضرت شاہ مانا میاں قادری چشتی پیلی بھیتی (نبیرۂ حضرت محدث

Marfat.com

سورتی) نے اپنی کتاب سوانح حیات اعلیٰ حضرت بریلوی میں لکھا ہے کہ عظیم البرکت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی ۱۳۱۱ھ میں پہلی مرتبہ حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادی کی زیارت کے لئے گنج مراد آباد تشریف لے گئے تھے اس سفر میں آپ کے ہمراہ مولانا وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمہ، مولوی حکیم خلیل الرحمٰن خان تلمیذ، مولوی لطف اللہ علی گڑھی، قاضی خلیل الدین حسن رحمانی المعروف حافظ پیلی بھیتی، اور استاذ الزمن مولانا احمد حسن کانپوری شامل تھے۔ اس زمانہ میں ریل گنج مراد آباد کے لئے نہیں چلی تھی۔ ہردوئی، اناؤ یا بالامیؤ سے لوگ بیل گاڑی میں بیٹھ کر جایا کرتے تھے۔ اعلحضرت اپنے احباب کے ساتھ بالامیؤ اسٹیشن سے بیل گاڑی کے ذریعہ گنج مراد آباد تشریف لے گئے۔ حضرت شاہ فضل رحمٰن کو آپ کی آمد کی اطلاع مل چکی تھی۔ لہذا آپ نے مریدین کے ساتھ قصبہ سے باہر تشریف لاکر اعلحضرت کو خوش آمدید کہا۔ تین دن سے زائد اعلیٰ حضرت گنج مراد آباد میں مقیم رہے۔ اس ملاقات کا تذکرہ شاہ فضل الرحمٰن کے موجودہ سجادہ نشین مولانا افضال الرحمٰن نے اپنی تالیف ''افضال رحمانی'' میں بھی کیا ہے۔ اور ملاقات کی تاریخ ۲۹ رمضان ۱۲۹۲ھ بیان کی ہے۔

شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی کا وصال ۲۲ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ میں تقریباً ۱۰۵ سال کی عمر میں ہوا۔ گنج مراد آباد میں آپ کا مزار آج بھی مرجع عقیدت ہے اور ہر سال عرس منعقد ہوتا ہے۔ جس میں دور دراز سے ہزاروں عقیدت مند شرکت کرتے ہیں۔ حضرت شاہ فضل الرحمٰن کے تلامذہ میں ممتاز اسمائے گرامی یہ ہیں۔ مولانا عبدالکریم گنج مراد آبادی۔ مولانا محمد علی مونگیری، مولانا احمد میاں گنج مراد آبادی، مولانا وصی احمد محدث سورتی، مولانا ابو سعید رحمانی فتح پور ہسوہ،

Marfat.com

مولانا ابرار احمد رحمانی رئیس اعظم مرادآباد، حضرت مولانا قادر علی رامپوری، جد امجد مولانا ہدایت رسول رامپوری۔ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری، مولانا دیدار علی محدث الوری لاہوری، مولانا ظہور الاسلام فتحپوری، مولانا تجمل حسین بہاری۔ ۱۸۴

حضرت سیدی و مرشدی شیخ ضیاء الدین احمد قادری قدس سرہٗ آپ کے آخری ایام میں آپ کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے اور آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت بھی حاصل فرمائی حضرت سیدی قدس سرہٗ آپ کے زہد و تقوی کے بے حد مداح تھے آپ ہی کی عقیدت و محبت کی بنا پر اپنے لخت جگر کا نام آپ کے نام پر فضل الرحمٰن منتخب فرمایا۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

قد و قامت مبارک (صلی اللہ علیہ وسلم)

قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِّ ممدودِ رافت پہ لاکھوں سلام
طائرانِ قدس جس کی ہیں قُمریاں
اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اُس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

(حدایق بخشش۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

سید محمد مصطفیٰ ماء العینین قدس سرہ العزیز

سید ابوالانوار سیدی محمد مصطفیٰ ماء العینین بن محمد فاضل بن مامین الحسنی الادریسی الشنقیطی القلقمی ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۰ء کو قبیلہ القلا قمہ جو کہ عرب شنقیط میں سے ہے شہر ''حوص'' میں پیدا ہوئے۔ ملوک مغرب کے وفد کے ہمراہ حج کے لئے سفر کئے۔

آپ ان سے بہت راضی تھے۔ تمام زندگی حدیث شریف کی خدمت میں مشغول رہے۔ نعت اور سیرت پر آپ کو بہت ملکہ حاصل تھا۔ علم خواص الاسماء والجدول اور الدوائر و الاوفاق میں اس وقت آپ سے بڑھ کر اور کوئی جاننے والا نہ تھا۔ سرالحروف میں امامت کے درجہ پر فائز تھے۔ آپ سے علم حاصل کرنے کے لئے لوگ جوق در جوق آتے تھے۔ علم شریعت وطریقت میں اپنی مثال آپ تھے اور اس وقت سیاسی وسعت میں بے مثال تھے۔

آپ کی بہت ساری موئفات ہیں۔ ان میں سے چند ایک کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) شرح رموز الحدیث
۲) نعت البدایات وتوصیف النہایات
۳) تبیین الغموض علی النظم المسمی بنعت العروض
۴) مغری الناظر والسامع علی تعلم العلم النافع
۵) مبصر المتشوف فی التصوف
۶) دلیل الرفاق علی شمس الاتفاق۔ ۳ اجزاء
۷) مذہب الحوف علی داعوات الحروف

Marfat.com

۸) المرافق علی الموافق

۹) مفید الحاضرہ و البادیۃ

۱۰) مجموع جو کہ ان رسائل پر مشتمل ہے۔

ا) قرۃ العینین فی الکلام علی الرویۃ فی الدارین

ب) الایضاح بض الاصطلاح

ج) مایتعلق بمسائل التیمم

د) سہل المرتقی فی الحث علی التقی

ھ) فاتق الرتق علی راتق الفتق

اس وقت فرانسی اور اسپانی استعمارین جو مغرب میں موجود تھے ان کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بہت سے مقام و مواقع تھے۔ مغربی عوام نے آپ پر بھر پور اعتماد کیا، یہ آپ کی زندگی کا آخری سال تھا۔ آپ نے جہاد کی قیادت سنبھال لی۔ فوج جمع کی جس میں آپ کے تلامذہ اور آپ سے وابستہ لوگ تھے۔ الرقیبات، دلیم، ابی السباع،النکنہ و الشلوح اور السوس کے تمام قبائل شامل تھے۔ آپ نے فاس کی طرف رخ کیا جو اس وقت دارالخلافہ تھا محاذ جنگ کا معائنہ کیا۔ سمندر کے کنارے انچائی پر محاذ قائم کیا اور فوج کو جنگ کرنے کا حکم دیا۔

فرانسیوں نے اپنے سخت ترین دشمن سیدی ماء العینین ﷺ کی طرف ارھابیوں کو دار البیضا روانہ کیا، پھر جب سیدی نادلہ پہنچے تو فرانسیوں نے رات کے اندھیرے میں آپ پر حملہ کر دیا اور آپ کو گھیرے میں لے لیا مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔ اس وجہ سے فرانسیوں اور اہل نادلہ کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ اسی دوران آپ بیمار ہو گئے تو شہر تزنیت کا سفر کیا۔ جو جنوب اغادیر سے ۹۵ کلومیٹر اور افنی سے ۶۰ کلومیٹر دور ہے۔ ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ ﷺ ۱۸۵

Marfat.com

آپ کی اولاد میں سے سید احمد الھیبہ، الشیخ النعمۃ، الشیخ امربیہ ربو زیادہ معروف ہیں۔ حضرت شیخ احمد الشمس قادری شنقیطی آپ کے شاگرد، مرید و خلیفہ اور داماد تھے جو محدث حجاز کے لقب سے معروف تھے، حجاز مقدسہ کے اکثر محدثین آپ کے تلامذہ میں سے ہیں۔

قطب مدینہ سیدی ضیاء الدین احمد قادری قدس سرہ النورانی اور حضرت سید کامل مہدی مغربی بھی آپ کے شاگردوں اور خلفاء میں سے ہیں۔

سیدی قطب مدینہ ؒ نے فرمایا:

"اعلحضرت ؒ جب پہلی مرتبہ ۱۲۹۵ھ میں حج کے لئے گئے تو مکہ شریف میں آپ کی سیدی ماء العینین سے ملاقات ہوئی تھی۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

پسینہ مبارک (صلی اللہ علیہ وسلم)

شبنم باغِ حق یعنی رُخ کا عرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

(حدایق بخشش۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

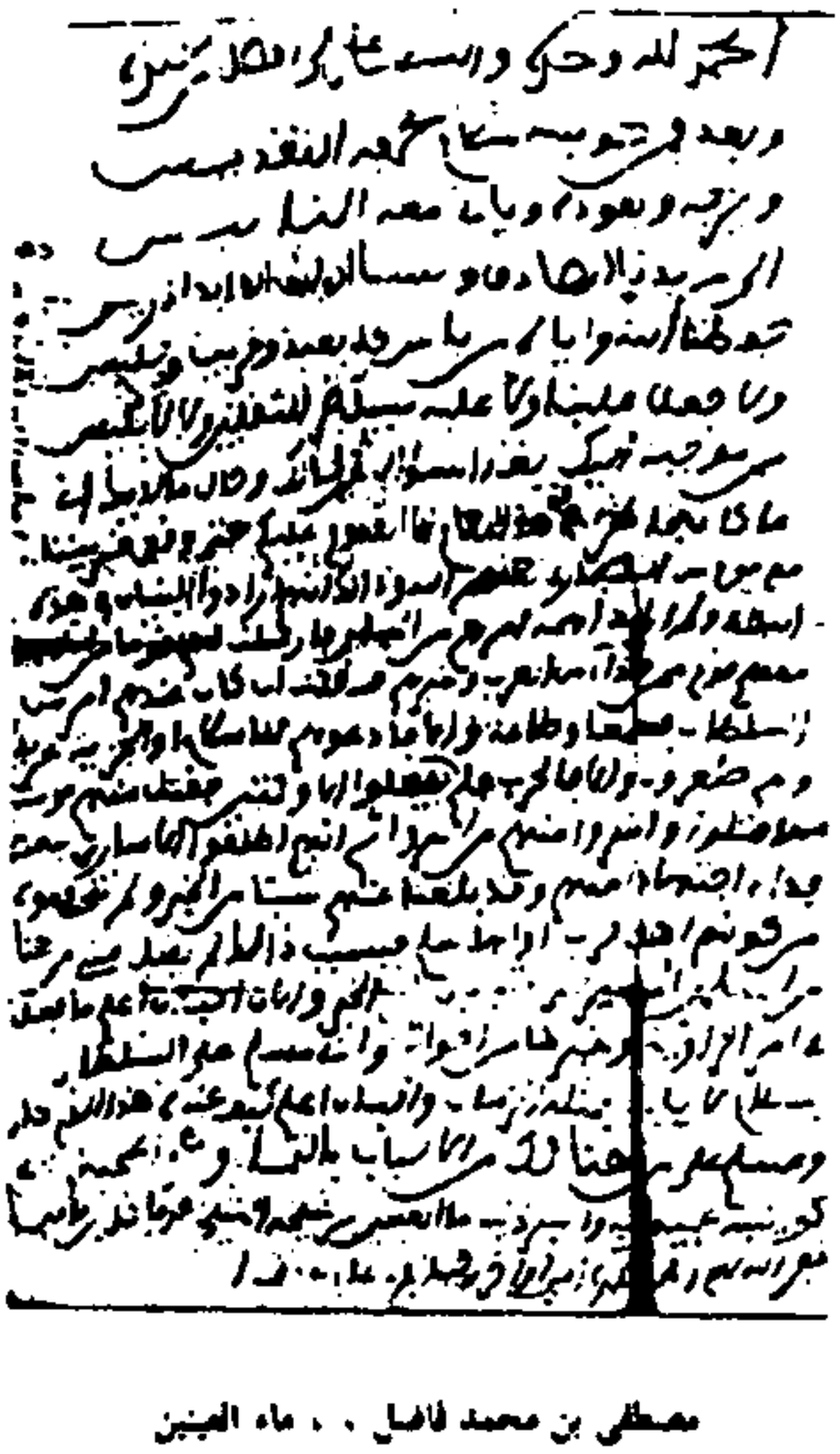

مصطفى بن محمد فاضل . ، ماء العينين
اللوحة مستعارة من مجلة ، صحراء المغرب ، ويقرأ السطران الأخيران منها : كوبته عبد ربه وأسير ذنبه ماء العينين بن شبخه الشيخ محمد فاضل بن مأمين غفر الله لهم وللمسلمين آمين . أواخر رجب الفرد عام ١٣٠٢ .

المباني (كما وصفها في مقدمة الشرح) رأيته في الخزانة العامة بالرباط ، د ٣٨٤ ، واسمه على هذه النسخة ، محمد مصطفى الشريف الحسني الإدريسي الملقب ماء العنين ، [1]

تحرير حضرت محمد مصطفىٰ ماء العينين قدس سره العزيز

Marfat.com

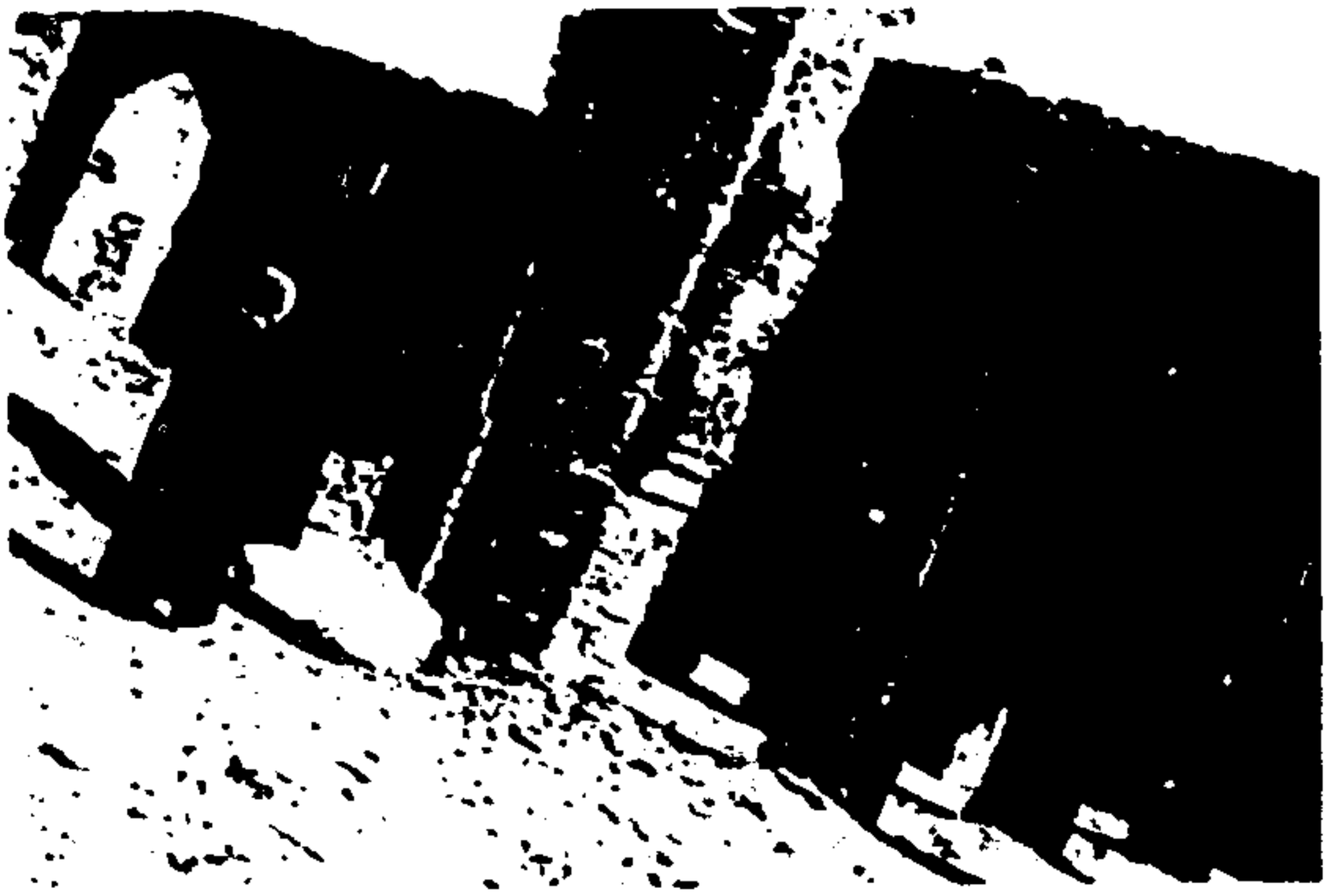

زاوية الشيخ ماء العينين : بقايا المسجد

Marfat.com

غوث الاسلام والمسلمین پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ العزیز

ماہ شریعت مہر طریقت حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی ابن حضرت مولانا پیر سید نذر الدین شاہ قدس سرہما یکم رمضان (۱۲۷۵ھ/۱۸۵۹ء) بروز سوموار گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب ۲۵ واسطوں سے حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور ۳۶ واسطوں سے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔

قرآن مجید پڑھنے کے بعد مولانا غلام محی الدین ہزاروی سے کافیہ تک کتابیں پڑھیں، پھر بھوئی ضلع راولپنڈی میں مولانا محمد شفیع قریشی کے مدرسہ میں داخل ہوئے اور نحو و اصول کی متوسط کتب کے علاوہ منطق میں قطبی پڑھی، بعد ازاں اکثر و بیشتر کتب انگہ ضلع سرگودھا میں مولانا سلطان محمود سے پڑھیں اور کانپور میں مولانا احمد حسن کانپوری کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت مولانا احمد حسن کانپوری سفر حرمین طیبین کے لئے تیار تھے، اس لئے آپ نے استاذ الکل مولانا لطف اللہ علی گڑھی کی خدمت میں حاضر ہو کر معقول اور ریاضی کی کتب عالیہ کا درس لیا۔ مولانا احمد علی سہارنپوری صحیح بخاری سے درس حدیث لیا اور ۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء میں سند حدیث حاصل کی۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی قدس سرہٗ کے دست اقدس پر بیعت ہوئے اور خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے۔

تکمیل علوم کے بعد ایک عرصہ تک درس و تدریس کے ذریعہ تشنگان علوم کو سیراب کیا۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ کے نظریہ وحدۃ الوجود کے زبردست حامی اور مبلغ تھے، اس سلسلے میں علامہ اقبال کا

Marfat.com

ایک مکتوب بڑی اہمیت رکھتا ہے :-

لاہور ۸ اگست ۱۹۳۳ء

مخدوم ومکرم حضرت قبلہ ۔ السلام علیکم

جناب کی وسعت اخلاق پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ چند سطور لکھنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اس وقت ہندوستان بھر میں کوئی اور دروازہ نہیں جو پیش نظر مقصد کے لئے کھٹکایا جائے۔

میں نے گذشتہ سال انگلستان میں حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر ایک تقریر کی تھی جو وہاں کے اداشناس لوگوں میں بہت مقبول ہوئی، اب پھر ادھر جانے کا قصد ہے اور اس سفر میں حضرت محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر کچھ کہنے کا ارادہ ہے، نظر بایں حالات چند امور دریافت طلب ہیں، جناب کے اخلاق کریمانہ سے بعید نہ ہوگا اگر ان سوالوں کا جواب شافی مرحمت فرمایا جائے۔

۱۳۰۷ھ/۱۸۹۰ء میں حرمین شریفین کی زیارت کے لئے گئے تو حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی قدس سرہٗ آپ کے ہمراہ تھے۔ مکہ مکرمہ میں مولانا رحمت اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بانی مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ سے ملاقات ہوئی تو وہ آپ کے علم وفضل سے بہت متاثر ہوئے۔ مولانا محمد غازی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نائب مدرس مدرسہ صولتیہ آپ کے علم و فضل و کمال کے اتنے گرویدہ ہوئے کہ ہمیشہ کے لئے گولڑہ شریف آ گئے۔

مدینہ طیبہ کے سفر میں وادی حمراء میں ڈاکوؤں کے خطرے کی بنا پر حضرت، عشاء کی سنتیں ادا نہ کر سکے، خواب میں حضور سید عالم ﷺ کے جمال جہاں آرا سے مستفیض ہوئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

''آلِ رسول را نباید کہ ترکِ سنت کند''

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہٗ نے عمر بھر شریعت

Marfat.com

و طریقت کی بے مثال خدمات انجام دیں، مسلک اہل سنت کی حمایت اور بد مذہبوں کی سرکوبی پر خاص طور پر توجہ فرمائی، مولانا فیض احمد گولڑوی لکھتے ہیں :-

''حضرت نے امکان کذب باری تعالیٰ کو محال، علم غیب عطائی اور سماع موتے کو برحق اور ندائے یارسول اللہ ﷺ زیارت قبور، توسل واستمداد انبیاء و اولیاء علیہم السلام اور ایصال ثواب کو جائز قرار دیا۔''

آپ کی مساعی جمیلہ نے فتنہ قادیانیت کی سازشوں پر پانی پھیر دیا۔ ۱۳۱۷ھ/۱۹۰۰ء - ۱۸۹۹ء میں آپ نے شمس الہدایہ لکھ کر حیات مسیح علیہ السلام پر زبردست دلائل قائم کئے، مرزا قادیانی ان دلائل کا جواب تو نہ دے سکے البتہ مناظرے کا چیلنج دے دیا۔ ۲۵ جولائی ۱۹۰۰ء کی تاریخ برائے مناظرہ طے پائی۔ حضرت پیر صاحب اور علماء کی بہت بڑی جماعت مقررہ تاریخ پر شاہی مسجد لاہور میں پہنچ گئی لیکن مرزائے قادیانی کو سامنے آنے کی جرأت نہ ہوسکی۔ اس خفت کو مٹانے کے لئے ۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء کو سورہ فاتحہ کی تفسیر اعجاز المسیح کے نام سے عربی زبان میں شائع کی جس کے بارے میں مرزا کذاب یہ تاثر دے رہے تھے یہ الہامی تفسیر ہے، حضرت پیر صاحب نے ۱۹۰۲ء میں سیف چشتیائی لکھ کر شائع فرمادی جس میں مرزا صاحب کی عربی دانی کی قلعی کھول دی اور قادیانی دعوؤں کی دھجیاں بکھیر دیں، یہ کتاب آج تک لاجواب ہے۔

اسی طرح جب وہابیت نے پر پرزے نکالنے شروع کئے اور سواد اعظم اہل سنت کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کیں تو آپ نے ان کا سختی سے محاسبہ فرمایا، مولوی عبدالاحد خانپوری وہابی، آپ کی وہابیت کش پالیسی پر بڑے برہم رہتے تھے چنانچہ انہوں نے ایک رسالے میں دس علمی

Marfat.com

سوال لکھ کر حضرت کو جواب دینے کی دعوت دی۔ آپ نے الفتوحات الصمدیہ میں ان سوالات کے جوابات دے کر بارہ سوالات اپنی طرف سے پیش کئے جن کا جواب مولوی عبدالاحد خانپوری بلکہ ان کی تمام جماعت سے نہ بن سکا۔ اعلاء کلمتہ اللہ (نذر و نیاز، سماع موتی، استمداد وغیرہ مسائل پر لاجواب کتاب) بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

تقویۃ الایمان میں مولوی اسمٰعیل دہلوی کی روش پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

''الحاصل کاملین کی ارواح اور بتوں میں ظاہر و باہر فرق ہے لہذا بتوں کے بارے میں وارد ہونے والی آیات کو انبیاء و اولیاء پر چسپاں کرنا جیسا کہ ''تقویۃ الایمان'' میں، قبیح تحریف اور بد ترین تخریب ہے۔''

آپ کے خلاف وہابیوں کے مشتعل ہونے کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ آپ نے سیف چشتیائی میں مدعیان نبوت کا ذکر کرتے ہوئے مسیلمہ کذاب اور مرزائے قادیانی کے ساتھ ساتھ محمد بن عبدالوہاب نجدی کو بھی شمار کر دیا تھا۔

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی شریعت و طریقت کے راہنما تھے۔ انہوں نے ملکی سیاست میں حصہ نہیں لیا لیکن جب تحریک خلافت اٹھی تو آپ نے کسی کی پروا کئے بغیر شرعی نقطۂ نظر کو وضاحت سے پیش کیا، ترکی سلطنت کو خلافت اسلامیہ کا درجہ نہیں دیتے تھے تاہم آپ کی تمام ہمدردیاں ترکی مسلمانوں کے ساتھ تھیں چنانچہ طرابلس اور بلقان کی جنگ کے موقع پر گھر کے زیورات اور اصطبل کے گھوڑے تک فروخت کر کے قیمت چندہ میں دے دی تھی۔ تحریک ہجرت کے بارے میں فرمایا کہ اس غیر شرعی ہجرت کا نتیجہ خراب نکلے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ نے ذبیحۂ گاؤ

Marfat.com

کی ممانعت کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا، کانگرسی لیڈروں نے جب انگریز سے ترک موالات پر زور دیا تو فرمایا :

یہود اور مشرکین کی عداوت قرآن شریف میں صراحۃً مذکور ہے پس ترک موالات ہندو اور انگریز اور یہود سب سے ہونی چاہئے تفریق اور ترجیح بلا مرجح (یعنی انگریز سے مقاطعہ اور ہندو سے دوستی) ٹھیک نہیں ہے۔

آپ کی محققانہ تصانیف کے نام یہ ہیں :-

۱۔ سیف چشتیائی
۲۔ شمس الہدایہ
۳۔ تحقیق الحق
۴۔ عجالہ بردوسالہ
۵۔ الفتوحات الصمدیہ
۶۔ اعلاء کلمتہ اللہ فی بیان ما اہل بہ لغیر اللہ
۷۔ فتاوی مہریہ

۲۹ صفر، ۱۱ مئی (۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء) بروز سہ شنبہ آپ کا وصال ہوا، گولڑہ شریف میں آپ کے مزار مبارک کا گنبد دور سے دعوت نظارہ دیتا ہے، ہر سال آپ کے عرس کے علاوہ حضور سیدنا غوث اعظم ﷺ کا عرس بڑی عقیدت سے منایا جاتا ہے۔ [۱۸۶]

حضرت سیدی قطب مدینہ ضیاء الملت والدین قدس سرہٗ حضرت پیر صاحب ﷺ کی بہت تعریف فرمایا کرتے۔فرماتے!

"حضرت قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی ﷺ کے درس تصوف میں فقیر حاضر ہوتا رہتا تھا، آپ کو فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ کی شرح میں درجۂ کمال حاصل تھا، مثنوی شریف پڑھنے کا خوب انداز تھا، ظاہری و باطنی علوم کے عالم تھے ایسے صوفی دنیا میں کم دیکھنے میں آتے ہیں۔ سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ کی مجالس میں حضرت پیر

Marfat.com

صاحب کا تذکرہ ہوتا رہتا تھا۔ سیدنا اعلحضرت ﷺ مرزا قادیانی کذاب کے رد میں آپ کے مجاہدانہ کارناموں سے بے حد خوش تھے۔"

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: حضور دعا کے وقت اگر کسی شخص کے ہاتھ سردی کی وجہ سے ڈھکے رہیں تو کیسا ہے؟

ارشاد: ایک بزرگ شاید حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دعا میں سردی کے سبب صرف ایک ہاتھ نکالا تھا الہام ہوا ایک ہاتھ اٹھایا ہم نے اس میں رکھ دیا جو رکھنا تھا دوسرا اٹھاتا تو اسے بھی بھر دیتے۔

عرض: دعا ہر وقت مقبول ہوتی ہے؟

ارشاد: حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ حیا والا کرام والا ہے اس سے شرم فرماتا ہے کہ اس کا بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور انہیں خالی پھیر دے اور فرمایا جو دعا نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

مجاہد اعظم شیخ عمر المختار قدس سرہٗ

عمر بن مختار بن عمر' البطنان کے قبیلہ ''المنفہ'' جو کہ بادیہ برقہ کے قبائل سے ہے میں ۱۲۷۵ھ/۱۸۵۸ء میں ولادت ہوئی۔ آپ طرابلس المغرب کے ان مشہور مجاہدین میں سے تھے جو اٹلی استعمار کے خلاف جہاد میں مصروف رہے، زاویہ سنوسیہ جنوب میں تعلیم حاصل کی اور اپنے مرشد محمد المہدی الادریسی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ ''زاویۃ القصور'' جو کہ المرج کے قریب جبل الاخضر میں واقع ہے میں مقیم ہوگئے۔ ۱۳۱۲ھ میں آپ کے ساتھ سوڈان کا رخ کیا، وہاں زاویہ ''کلک'' کا سجادہ آپ کے سپرد ہوا، ۱۳۲۱ھ تک وہیں مقیم رہنے کے بعد برقہ واپس ہوئے اور زاویہ ''القصور'' کے شیخ المشائخ مقرر ہوئے۔ ۱۳۲۹ھ میں اٹالیوں نے شہر بن غازی پر حملہ کر دیا تو شیخ عمر مختار مجاہدین کی صف اول میں تھے، جنگ طول پکڑ گئی، آپ اٹالیوں پر برابر حملے کرتے رہے، الجخار کا علاقہ محفوظ و مضبوط تھا۔ جب ۱۳۴۰ھ میں اٹالوی اور طرابلسی تھک گئے، اور طرابلس و برقہ کے عمائدین میں اختلافات پیدا ہوگئے تو پھر دوبارہ اٹالیوں کے ساتھ جنگ چھڑ گئی اور ادریسوں نے اس سے اپنا دامن بچالیا تو عمر المختار نے ''الجبل الاخضر'' کی قیادت سنبھال لی تو وہاں تمام قبائل جمع ہوگئے اور تمام سرداران قبائل نے آپ کو باتفاق قائداعظم اور مجاہدین کا کمانڈر انچیف منتخب کیا۔ اٹلی کی فوجیں حملہ آور ہوئیں تو آپ نے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا، جس میں جنگی آلات اور دیگر خورد و نوش کا بے بہا سامان تھا۔ بہت سے معرکے ہوئے جن میں سے زیادہ مشہور الرحیبۃ و عقیرۃ المطورۃ اور کرسۃ ہیں یہ

Marfat.com

جبل الاخضر کے علاقوں کے نام ہیں ان ہی علاقوں میں یہ معرکے واقع ہوئے۔اٹلی فوج کے کمانڈر غراسیانی (GRAZIANI) نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ سید عمر المختار اور ان کی فوجوں کے درمیان بیس (۲۰) ماہ میں دو سو تیرسٹھ (۲۶۳) معرکے ہوئے۔ یہ ان معرکوں کے علاوہ ہیں جو بیس (۲۰) برس پہلے عمر المختار سے ہوتے رہے جن کی کسی کو خبر بھی نہ تھی۔ آپ جبل الاخضر کے ان اہم ترین پچاس اشخاص میں سے تھے جو اکثر مواقع پر دشمنوں کے راز فاش کرتے تھے۔

اٹلی فوجوں نے اچانک ایک زبردست حملہ کر کے آپ کو محاصرہ میں لے لیا آپ کے اکثر ساتھی شہید ہوئے بعض بچنے میں کامیاب ہو گئے، آپ کا گھوڑا قتل کر دیا گیا اور خود شدید زخمی ہوئے شیخ عمر المختار قیدی بنائے گئے لیکن پہچانے نہ گئے بعد میں شناخت ہوئے اور ''سوسہ'' بھیج دیئے گئے، پھر بحری راستے سے بن غازی لے گئے چار (۴) دن قید رکھا، آپ سے آپ کے کارناموں کے بارے میں پوچھ گچھ کی، بے خوف و خطر، ترکی بہ ترکی جواب دیتے رہے۔ ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء کو بن غازی کے مرکز ''سلوق'' میں پھانسی پر لٹکا کر شہید کر دیا گیا، آپ کے بے شمار کارنامے ہیں، شوقی اور مطران دونوں شاعروں نے آپ کی بہت مداح کی۔ [۱۸۷]

Marfat.com

حضرت علامہ سید عبدالرحمٰن کیلانی ؒ

حضرت سید عبدالرحمٰن بن علی بن سلمان قادری نقیب اشراف بغداد یکم رجب ۱۲۶۱ھ/۱۸۴۵ء کو محلہ باب الشیخ میں پیدا ہوئے۔ شیخ عبدالرزاق حلاویہ، شیخ عیسیٰ آفندی بندنیجی و محدث داؤد اور شیخ عبدالسلام، مدرس حضرہ جیلانیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اخذ علوم فرمائے۔ اور پھر ۱۲۸۴ھ میں مفتی سید اسحاق افندی کے پوتے علامہ سید عبدالنافع دفتر دار اور ۱۲۹۷ھ میں محدث شام علامہ عبدالغنی الغنیمی سے سند اجازت حاصل فرمائی۔ آپ کو علم وفضل کی وجہ سے بغداد میں مجلس تمیز کا رکن منتخب کیا گیا سید سلمان نقیب کی رحلت کے بعد ذوالحجہ ۱۳۱۵ھ میں نقیب الاشراف اور طریقہ عالیہ قادریہ کے شیخ مقرر ہوئے۔ ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء کو عراق کے عبوری وزیر اعظم بنائے گئے اور ۱۹۲۱ء میں ملک فیصل بن حسین کے تخت نشین ہونے کے بعد مستعفی ہوئے۔ صفر ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۲ء کو پھر انہی ایام میں دوسری مرتبہ ملک فیصل نے آپ کو ملک میں وزارت قائم کرنے کے لئے مقرر کیا اور تیسری مرتبہ آخر ستمبر ۱۹۲۲ء میں اس عہدہ پر فائز ہوئے اور وزارت تشکیل دی۔ ملک فیصل نے آپ کو عراق اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ کرنے کے لئے مقرر کیا تو آپ نے بڑے احسن طریقہ سے کامیابی حاصل کی۔

سید عبدالرحمٰن نے حضرہ جیلانیہ کی گرانقدر خدمات انجام دیں عمارت کی توسیع اور دینی مدارس تعمیر کرائے، وضو کے لئے پانی کا تالاب بنوایا اور لنگر خانہ کو وسعت دی فقراء و مساکین کے کھانے پینے کے علاوہ ان

Marfat.com

کے وظائف مقرر کئے اور ہر فلاح و بہبود کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا آپ نے پوری زندگی دین و ملک کی خدمت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ ۱۳ ؁ھ ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء کو وصال ہوا اور حضرہ قادریہ میں دفن کئے گئے۔ آپ کی تصنیفات میں سے الفتح المبین فی الرد تریاق المحبین، رسالہ فی الادب، ومساجلات مع السید حیدر علی حلی ہیں۔

حضرت نقیب صاحب عظیم اور منفرد شخصیت کے مالک تھے آپ کی وفات پر عراق کے علاوہ اسلامی دنیا خصوصاً افغانستان و ہندوستان اور مراکش وغیرہ میں ایصال ثواب کے لئے فاتح خوانی کی مجالس قائم کی گئیں۔ ۱۸۸

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض : خدا ﷻ اور رسول ﷺ کی محبت کس طرح دل میں پیدا ہو۔

ارشاد : تلاوت قرآن مجید اور درود شریف کی کثرت اور نعت شریف کے صحیح اشعار خوش الحانوں سے بکثرت سنے اور اللہ و رسول ﷻ ﷺ کی نعمتوں اور رحمتوں میں جو اس پر ہیں غور کرے۔ ایک روز خاکسار کچھ استفتے سنا رہا تھا اور حضور جوابات ارشاد فرماتے جاتے ایک کارڈ پر اسم جلالت لکھ گیا اس پر ارشاد فرمایا یاد رکھو کہ میں کبھی تین چیزیں کارڈ پر نہیں لکھتا۔ اسم جلالت اللہ اور محمد اور احمد اور نہ کوئی آیۃ کریمہ مثلاً اگر رسول ﷺ لکھنا ہے تو یوں لکھتا ہوں حضور اقدس علیہ افضل الصلاۃ والسلام یا اسم جلالت کی جگہ مولیٰ تعالیٰ۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

حضرت علامہ سید محمود حسام الدین جیلانی قدس سرہٗ

نقیب الاشراف حضرت علامہ سید محمود بن سید عبدالرحمٰن بن سید علی ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۳ء کو فضیلت والے گھرانے میں پیدا ہوئے، سات برس کی عمر میں قرآن کریم پڑھ لیا پھر کاظمیہ میں، جامع امام ابی یوسف میں فاضل اجل حضرت علامہ القرہ طاغی کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا پھر منورہ خاتون کے مدرسہ میں شیخ عبدالوہاب النائب سے سند حدیث حاصل کی پھر حضرۃ جیلانیہ میں شیخ عبدالسلام اور دیگر علماء کے علاوہ علامہ مولوی غلام رسول ہندی سے خوشہ چینی فرماتے رہے اور جملہ علوم نقلیہ و عقلیہ میں مہارت تامہ حاصل کی۔ آپ عالم و فاضل، زاہد و عابد، پاکباز، خیر اور بھلائی کے خواہاں فعال زندگی بسر کرنے والی شخصیت تھے۔ مدرسہ حضرہ قادریہ کی آپ نے بہترین طریقہ پر رہنمائی فرمائی۔

۱۳۲۵ھ کو ''الحزب المحمدی'' میں شامل ہوئے، آپ کو نگران اعلیٰ النقیب الکبیر عبدالرحمٰن افندی کا اعتماد و حمایت حاصل تھی، اتحادیوں کو ختم کرنے میں بڑا کردار ادا کیا ''الحزب المحمدی'' کے سرپرست کی حیثیت سے ملک کے خلاف ہر سازش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، آپ کو سینٹ اور عراقی دستور ساز کونسل کا ممبر مقرر کیا۔ آپ بڑے غیور تھے، عراق و انگریز کے ساتھ جو معاہدہ ہوا اس پر دستخط کرنے سے انکار فرما دیا۔

جیلانیہ خاندان کے ایک فعال چشم و چراغ ہونے کے سبب ۱۳۴۶ھ میں نقیب الاشرف مقرر ہوئے اور مشیخیت حضرہ جیلانہ پر فائز ہوئے نیز اوقاف قادریہ کے ناظر مقرر ہوئے اور تولیت آپ کے سپرد کردی گئی۔

آپ ایک ولولہ انگیز خطیب، محدث و مفسر اور کامل مرشد تھے۔

Marfat.com

۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء کو اس دار فانی سے کوچ فرما گئے۔ جامع سیدنا عبد القادر ﷺ کے شرقی دروازہ سے داخل ہوتے، دائیں ہاتھ کے حجرہ میں دفن ہوئے۔ ۱۸۹ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض : حضور طلب اور بیعت میں کیا فرق ہے؟

ارشاد : طالب ہونے میں صرف طلب فیض ہے اور بیعت کے معنی پورے طور سے بکنا۔ بیعت اس شخص سے کرنا چاہیے جس میں چار باتیں ہوں ورنہ بیعت جائز نہ ہوگی۔ اولاً سنی صحیح العقیدہ ہو۔ ثانیاً کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بلا کسی امداد کے اپنی ضرورت کے مسائل خود کتاب سے نکال سکے۔ اس کا سلسلہ حضور اقدس ﷺ تک متصل ہو کہیں منقطع نہ ہو۔ رابعاً فاسق معلن نہ ہو۔ اسی سلسلہ بیان میں ارشاد ہوا کہ لوگ بیعت بطور رسم ہوتے ہیں بیعت کے معنیٰ نہیں جانتے بیعت اسے کہتے ہیں کہ حضرت یحییٰ منیری کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اپنا ہاتھ مجھے دے کہ تجھے نکال لوں ان مرید نے عرض کی یہ ہاتھ حضرت یحییٰ منیری کے ہاتھ میں دے چکا ہوں اب دوسرے کو نہ دوں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام غائب ہو گئے اور حضرت یحییٰ منیری ظاہر ہوئے اور ان کو نکال لیا۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

استاذ العلماء شیخ سعید نقشبندی ﷺ

حضرت علامہ شیخ محمد سعید بن عبدالقادر بن عبدالغنی، النائب علاقہ بغداد علامہ عبدالوہاب کے حقیقی بھائی ۱۲۷۷ھ میں بغداد شریف کے محلہ الفضل میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں قرآن شریف پڑھ لیا اور خطاطی اچھی طرح سیکھ لی۔ پھر اپنے بھائی حضرت علامہ عبدالوہاب النائب، علامہ محمد فیضی الزھاوی، علامہ داؤد، علامہ عثمان الرضوانی اور علامہ محمد ھندی، وغیرہ مشائخ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد سند فراغت حاصل کی۔

۱۳۰۷ھ کو بیت الحرام کی طرف ادائیگی فریضۂ حج کے لئے رخت سفر باندھا، علماء حجاز نے قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھا۔ شریف نے، اعزاز و احترام کے ساتھ مدعو کیا۔

۱۳۱۲ھ کو سلطان عبدالحمید الثانی کی دعوت پر ترکیا کا سفر کیا، آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اور سلطان نے سامراء میں آپ کی زیر نگرانی دینی علوم کے مدرسہ کا اجراء کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

۱۳۱۶ھ میں سامراء میں مدرسہ علمیہ کی غرض سے گئے۔ سامراء پہنچنے پر آپ کا شاندار استقبال ہوا، پورا شہر نعروں کی آواز سے گونج اٹھا۔

۱۳۱۶ھ میں بغداد واپس ہوئے جب مدرسہ علمیہ کی غرض سے سامراء پہنچنے پر آپ کا فقید المثال استقبال ہوا، اس سے پہلے کسی عالم کا اس طرح سے استقبال دیکھنے میں نہ آیا تھا۔

مدرسہ کے لئے شہر کے وسط میں الحضرۃ الشریفۃ کے قریب جامع الکبیر سے ملحق، جگہ کا انتخاب کیا گیا۔ مدرسہ کے لئے یہ جگہ انتہائی موزوں و مناسب تھی۔ یہ جگہ رہائشی تھی، لوگ آپ کی معرفت، حسن سیرت اور

Marfat.com

اخلاق سے اس قدر متاثر ہوئے کہ مکان خالی کر دیئے، مالکان کو منہ مانگی رقم ادا کر دی گئی اور عمارت کی تعمیر شروع ہوگئی۔

آپ انتہائی سنجیدہ، دور اندیش اور پختہ ارادہ کے مالک اور عارفانہ بصیرت رکھتے تھے۔ مدرسہ اپنی پوری تابانی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہوا۔ آپ کی مجلس ہمیشہ پررونق رہتی، صبح درس و تدریس اور فتوی نویسی کی مصروفیت ہوتی تو عصر کو واعظ وارشاد میں وقت گزرتا اور رات کے وقت ذکر و اذکار واوراد کی مجلس قائم رہتی تھی۔ ۱۳۲۶ھ کو بغداد شریف میں منتقل ہوکر جامع الامام الاعظم میں درس و تدریس کی ذمہ داری سنبھال لی پھر ۱۳۳۶ھ میں تکیہ خالدیہ میں شیخ و مرشد کی حیثیت سے نقشبندیہ طریقہ پر خدمت میں مصروف ہوگئے۔ ۱۹۱۷ء کو جب انگریز نے بغداد شریف پر قبضہ کیا تو آپ کو قید کرنا چاہا، چونکہ آپ سخت علیل تھے اور گھر سے باہر بھی نہیں نکل سکتے تھے، اس لئے قید نہ ہو سکے، وفات تک گھر ہی میں رہے۔ ۱۳۳۹ھ کو انتقال ہوا۔ [۱۹۰]

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: دستر خوان پر اگر اشعار وغیرہ لکھے ہوں تو اس پر کھانا جائز ہے؟

ارشاد: ناجائز ہے۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

حضرت علامہ مولانا غلام رسول ہندی ﷺ

حضرت علامہ مولانا غلام رسول ہندوستان کے ایک دینی وعلمی گھرانہ میں ۱۲۶۰ھ کو پیدا ہوئے۔ اس وقت کے جید علماء سے شرف تلمذ پایا، اسلامی اور عربی علوم پر عبور حاصل کرنے کے بعد ۱۳۱۳ھ کو عراق آئے اور بغداد شریف میں سکونت اختیار کی، عراق کے اطراف واکناف سے تشنگان علم اور علماء آپ کے اردگرد جمع ہو گئے۔

حضرت مولانا غلام رسول رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سب سے پہلے جامع شیخ سید عبدالقادر جیلانی (ﷺ) میں فرائض تدریس انجام دیئے، پھر ایک سال کے بعد کرخ منتقل ہوئے پھر جامع حبیب عجمی (ﷺ) میں استاد مقرر ہوئے وہاں سے رصافہ اور پھر مندی گئے، تھوڑی ہی مدت کے بعد بغداد شریف واپس آ گئے۔ اور کرخ مسجد الخفار میں تدریس شروع فرمائی۔ آپ نے تحصیل علوم کے لئے آستانہ، دارالخلافہ عثمانیہ کی طرف تین مرتبہ سفر کئے۔ مستقل قیام بغداد شریف کے بعد ہر طرح کی مصروفیات کو خیرآباد کہتے ہوئے صرف علوم دینیہ کی تدریس میں مشغول ہو گئے۔ آپ کو علوم دینیہ کی تدریس پر کمال درجہ کی مہارت حاصل تھی، علم الکلام اور ریاضیات میں امامت کے درجہ پر فائز تھے۔ آپ کے نمایاں علمی حلقوں میں سب سے زیادہ مشہور جامع حبیب عجمی (ﷺ) کا حلقۂ درس تھا۔ مدرسہ عمریہ میں آپ رہائش پذیر تھے۔

اپنے شاگردوں کے علاوہ کسی دوسرے سے خدمت نہ لیتے تھے۔ مولانا علامہ غلام رسول ہندی قدس سرہٗ علماء کے مشار ''الیہ تھے، طلباء کے علاوہ کوئی دوسرا آپ کی مجلس میں نہ ہوتا تھا۔

Marfat.com

طویل عرصہ تک مجرد رہنے کے بعد ایک بغدادی خاتون سے نکاح کیا اور محلہ جامع عطا میں سکونت اختیار فرمائی چند بچے پیدا ہوئے جو چھوٹی عمر ہی میں انتقال کر گئے۔

۱۳۳۰ھ / ۱۹۳۱ء کو پیٹ کے درد میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہوئے، حضرت معروف کرخی ؒ کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔ ۱۹۱

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض : اکثر لوگ بد مذہبوں کے پاس جان بوجھ کر بیٹھتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

ارشاد : حرام ہے اور بد مذہب ہو جانیکا اندیشہ کامل اور دوستانہ ہو تو دین کیلئے زہر قاتل۔ رسول اللہ تعالیٰ ﷺ فرماتے ہیں۔ **ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم** انہیں اپنے سے دور کرو اور ان سے دور بھاگو وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں اور اپنے نفس پر اعتماد کرنیوالا بڑے کذاب پر اعتماد کرتا ہے **انھا اکذب شی اذا حلفت فکیف اذا وعدت نفس** اگر کوئی بات قسم کھا کر کہے تو سب سے بڑھ کر جھوٹا ہے نہ کہ جب خالی وعدہ کرے صحیح حدیث میں فرمایا جب دجال نکلے گا کچھ اسے تماشے کے طور پر دیکھنے جائیں گے کہ ہم تو دین پر مستقیم ہیں ہمیں اس سے کیا نقصان ہوگا۔ وہاں جا کر ویسے ہی ہو جائیں گے۔ حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں حلف سے کہتا ہوں کہ جو جس قوم سے دوستی رکھتا ہے اسکا حشر اسی کے ساتھ ہوگا تو سید عالم ﷺ کا ارشاد ہمارا ایمان اور پھر حضور ﷺ کا حلف سے فرمانا دوسری حدیث ہے جو کافروں سے محبت رکھے گا وہ انہیں میں سے ہے۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

حضرت سید احمد بن سید یاسین ؒ

عالم باعمل، متقی و صالح سید احمد بن سید یاسین ۱۲۷۸ھ میں بغداد مقدس میں پیدا ہوئے۔ سلسلہ نسب سیدنا السید عبدالقادر جیلانی ؒ سے ملتا ہے۔ علم وفضل کے گہوراہ میں پروان چڑھے۔ حضرۃ جیلانیہ میں قرآن کریم ختم کیا، اور حضرۃ قادریہ کے مدرسین، علامہ شیخ عبدالسلام افندی، حضرت علامہ بہاء الحق ہندی سے علوم اخذ کئے پھر علامہ غلام رسول ہندی سے جملہ علوم معقولہ و منقولہ سے فراغت حاصل کرنے پر جمیع علوم کی سندِ عامہ اور تدریس کی اجازت حاصل ہوئی۔ حضرۃ جیلانیہ میں آپ کے لئے ایک کمرہ مختص کر دیا گیا جس میں طلبہ کی تدریس شروع کی۔ آپ کے تلامذہ میں محمد طاہر حلبی بن محمد سلیم آل المرخی و الشیخ محمد العباس المشہور بابن جلال اور آپ کے بھانجے سید نورالدین بن سید محمود الکیلانی تھے۔ آپ بہت خلیق، مخلص اور ملنسار تھے، شیخ عبدالوہاب النائب نے آپ کو ادبی کتاب سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا کہ میں اس سے مستغنی نہیں ہوسکتا۔

۱۳۶۴ھ کو پاؤں کی انگلیاں سن ہوگئیں۔ چلنا پھرنا موقوف ہوگیا اور اسی سال راہی ملک بقا ہوئے رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔ حضرۃ جیلانیہ میں مدفون ہیں۔ ۱۹۲

Marfat.com

حضرت علامہ سید ابراہیم الراوی ﷺ

حضرت علامہ سید ابراہیم بن سید محمد مفتی عانۃ بن سید عبداللہ بن سید احمد بن سید رجب الصغیر بن سید عبدالقادر ابن شیخ رجب الکبیر الراوی الرفاعی آپ کا نسب سید احمد نجم الدین بن سبط امام سید احمد الرفاعی کے واسطہ سے سیدنا حسین بن علی رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تک پہنچتا ہے۔

آپ ۱۲۷۶ھ میں ناحیہ رواۃ کے علم و معرفت اور تقوی و صلاح والے معروف گھرانے میں پیدا ہوئے۔ مقامی علماء سے ابتدائی علوم حاصل کرنے کے بعد ۱۲۹۲ھ بغداد شریف منتقل ہوئے۔ یہاں اپنے زمانے کے مشاہیر علماء کبار سے فقہ و حدیث کے علوم اخذ کئے ان میں سے حضرت علامہ داؤد و حضرت علامہ علی الخوجہ جیسے مشائخ شامل ہیں، ان مشائخ سے اجازت حاصل ہوئی، انہوں نے آپ کے علم و فضل کا اعتراف کیا۔ پھر موصل گئے وہاں کے معروف علماء شیخ عبداللہ الفیضی و شیخ محمد افندی اور شیخ یحیٰ خضر کے علوم سے مستفید ہوئے اور بغداد مقدس واپس آ کر ۱۲۹۸ھ میں شیخ عبداللطیف کے حلقہ درس میں شامل ہوئے۔ پھر دمشق کا سفر کیا اور حضرت علامہ بدرالدین حسینی سے حدیث اور اصول حدیث کی تعلیم پائی سند اجازت سے نوازے گئے اور بغداد مقدس لوٹ کر علامہ عبدالوہاب النائب سے علم و معرفت حاصل کرنے کے بعد جامع سید سلطان علی میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔

سید ابراہیم الراوی عراق میں طریقہ رفاعیہ کے بڑے شیخ طریقت تھے، آپ نے فلاح و بہبود کے بہت سے کام کئے، اسکول و یونیورسٹیاں قائم کیں اور اپنے دادا کا قائم کیا ہوا تکیہ

Marfat.com

ازسرِنو تعمیر کیا، آخری عمر تک محفل ذکر کا انعقاد کرتے رہے، جس میں کثرت سے لوگ شرکت کرتے تھے ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء کو بغداد میں وفات پائی۔ حضرت شیخ معروف کرخی ﷺ کی قبر کے پاس دفن کئے گئے۔ ۱۹۳

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض : حضور مجذوب کی کیا پہچان ہے؟

ارشاد : سچے مجذوب کی یہ پہچان ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کریگا۔ حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور مجاذیب سے تھے۔احمدآباد میں مزارشریف ہے، میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں زنانہ وضع رکھتے تھے۔ ایک بار قحط شدید پڑا بادشاہ و اکابر جمع ہوکرحضرت کے پاس دعا کے لئے گئے انکار فرماتے رہے کہ کیا میں دعاکے قابل ہوں جب لوگوں کی التجا و زاری حد سے گذری ایک پتھراٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اورآسمان کی جانب منہ اٹھاکرفرمایا مینہ بھیجئے یا اپنا سہاگ لیجئے یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح اٹھیں اورجل تھل بھردیئے۔ایک دن نماز جمعہ کے وقت میں جا رہے تھے ادھر سے قاضی شہرکہ جامع مسجدکو جاتے تھےآئے انہیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کوحرام ہے مردانہ لباس پہنئے اور نمازکو چلئے اس پرانکار و مقابلہ نہ کیا چوڑیاں اور زیوراورزنانہ لباس اتارا اورمسجدکوساتھ ہو لئے۔خطبہ سنا جب جماعت قائم ہوئی اورامام نے تکبیرکریمہ کہی اللہ اکبر سنتے ہی انکی حالت بدلی فرمایا اللہ اکبر میرا خاوند حی لایموت ہے کہ کبھی نہ مریگا اورمجھے یہ بیوہ کئے دیتے ہیں اتنا کہنا تھا کہ سرسے پاؤں تک وہی سرخ لباس تھااور وہی چوڑیاں۔اندھی تقلید کے طور پر انکے مزار کے بعض مجاروں کو دیکھا کہ اب تک بالیاں کڑے پہنتے ہیں یہ گمراہی ہے۔ صوفی صاحب تحقیق اور ان کا مقلد زندیق۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

حضرت سید علوی السقاف ﷺ

حضرت علامہ سید علوی بن احمد بن عبدالرحمٰن السقاف الشافعی ۱۲۵۵ھ/۱۸۳۹ء کو مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ مکہ معظمہ کے علماءِ کبار میں سے تھے اور علوی سادات کے نقیب تھے، ۱۲۹۸ھ میں نقیب مقرر ہوئے۔ ۱۳۱۱ھ میں بمعہ اہل و عیال امیر فضل بن علوی کی دعوت پر اس کے پاس گئے، ۱۳۲۷ھ تک وہیں مقیم رہنے کے بعد مکہ مکرمہ واپس آئے ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۶ء کو مکہ مکرمہ میں انتقال فرمایا۔

آپ کی تصنیفات میں سے مندرجہ ذیل کتب ہیں :

۱. ترشيح المستفيدين حاشية فى فقه الشافعية التسابيع
۲. فتح العلام بأحكام السلام
۳. القول الجامع المتين فى بعض المهم من حقوق إخواننا المسلمين
۴. الفوائد المكية
۵. القول الجامع النجيح فى أحكام صلاة
۶. منظومة فى الأنبياء الذين يجب الإيمان بهم
۷. نظم فى معرفة الوقت والقبلة
۸. مجموعة فيها سبع رسائل
۹. مصطفى العلوم
۱۰. أنساب أهل البيت
۱۱. مطلب الراغب فيما يحتاج اليه الطالب

Marfat.com

۱۲. رسائل فی النحو والفلک و الحساب والمیقات وغیرہ وغیرہ [۱۹۴]

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

کبوتروں کی محبت

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمتہ کے خلیفہ سیدی و سندی مولانا ضیاء الدین علیہ الرحمتہ نے مجھے ایک مرتبہ واقعہ سنایا جب سعودیوں نے حرم شریف کا انتظام سنبھالا تو حرم انوار کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے فیصلہ کیا کہ حرم شریف میں کبوتروں کے لیے دانہ نہ ڈالا جائے اس طرح کبوتر دانہ کی تلاش کے لیے دوسری جگہوں میں منتقل ہو جائیں گے اور حرم شریف صاف رہ سکے گا۔ اس حکم پر عمل کیا گیا۔ کئی دن گزر گئے دانہ تو نہیں ڈالا گیا مگر کبوتروں کی گنبدِ خضریٰ سے محبت کا یہ عالم ہے بھوک سے مر تو رہے ہیں مگر آستانہ محبوب چھوڑنے کے لیے تیار نہیں۔ اہل مدینہ نے اس عشق و محبت بھرے منظر کو دیکھا۔ دنیا میں یہ بات شہرت پکڑ گئی۔لوگوں نے حکومت کو تار دیے، اصرار کیا پھر وہ حسب سابق معاملہ شروع ہو گیا۔ بعض حضرات کا یہ خیال ہے یہ کبوتر اس کبوتر کی نسل سے ہیں جو نوح علیہ السلام کی کشتی سے نیچے آیا تھا اور خشکی کی خبر دی تھی۔ علامہ علی بن برہان الدین حلبی فرماتے ہیں یہ کبوتر اس جوڑے کی نسل سے ہیں جنہوں نے غار ثور پر گھونسلہ بنایا انڈے دیے۔ محبوب کریم ﷺ کو ان کی خدمت ایسی پسند آئی کہ ان کی نسل کو بھی اپنے پاس رہنے کی اجازت فرما دی۔

(مدینۃ الرسول ﷺ ۔۔ حضرت علامہ ابوالنصر منظور احمد شاہ)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

حواشی

Marfat.com

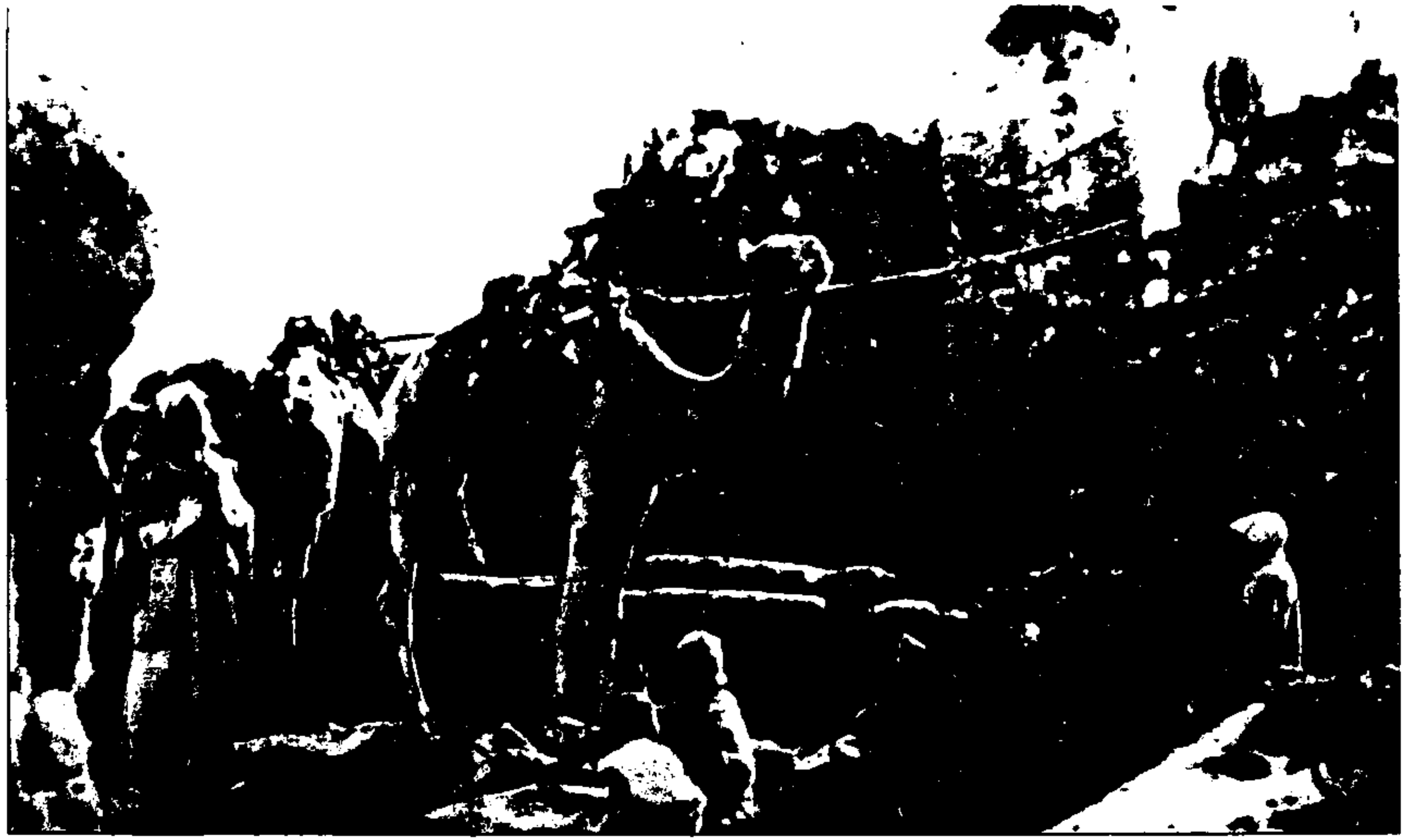

بئر عثمان بن عفان بالمدينة المنورة ١٣٢٦هـ.	BEER SAYDNA OSMAN IN AL-MADINAH AL MUNAWARA 1328H	HZ.OSMAN(R.A) IN KUYUSU IN MEDINEI MUNEVVERE 1328H.	PERIGI UTHMAN BIN AFFAN DI AL-MADINAH AL-MUNAWWARAH 1328H	بئر عثمان بن عفان في المدينة المنورة	حقوق الطبع محفوظة لـ صلاح الصاعدي Copy Right for Salah Al-Saidy TEL: 0508338945 P.O. BOX 3271

Marfat.com

۱ حضرت علامہ شہاب الدین رضوی فرماتے ہیں:
امام احمد رضا بریلوی القاب وخطابات کی باقاعدہ کوئی تقریب نہیں منعقد فرماتے، بلکہ مخصوص اشخاص کے درمیان فرما دیتے۔ دبدبۂ سکندری کے ایڈیٹر شاہ فضل حسن صابری کو آپ نے ''محب العلم والسنن'' کا لقب عطا کیا۔ اور اسی طرح مولانا امجد علی اعظمی کو ''صدر الشریعہ'' کا خطاب عطا فرمایا۔ مولانا مصطفیٰ رضا نوری بریلوی کو امام احمد رضا نے ''مفتی اعظم'' کا خطاب دیا اور آج وہ خطاب علم کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔

حیات وخدمات: امام احمد رضا کی تحریکات صفحہ ۱۹۲

۲ کیسٹ مملوکہ عبدالرؤف عثمان قادری نزیل مدینہ منورہ

۳ یاد رہے کہ سیدنا اعلیٰحضرت ﷺ کی عمر بھی بیعت و خلافت کے وقت اکیس برس ہی تھی۔

۴ سیدنا اعلیٰحضرت عظیم البرکت ﷺ کا وصال بھی بوقت اذان جمعہ ہی ہوا تھا۔

۵ قاسم محمود سید، اسلامی انسائیکلوپیڈیا۔ شاہکار بک فاؤنڈیشن کراچی صفحہ ۹۶۷۔

۶ تذکرہ علماء اہل سنت کے مولف حضرت علامہ شاہ محمود احمد قادری (کانپور) کے صفحہ ۱۰۷ میں لکھا ہے کہ ''سیالکوٹ کے محلہ خراشیاں میں ولادت ہوئی'' فاضل مولف کو سہو ہوا ہے۔

Marfat.com

۷ مولانا الیاس صاحب کا خط

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیّد اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا بدر الدجیٰ

سگِ مدینہ ابو البلال محمد الیاس عطار قادری رضوی

دیارِ حبیب، مدینہ، محلہ سوداگران، سبزی منڈی، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شیخ طریقت محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی
عفی عنہ کی جانب سے میرے محسن و کرم فرما حضرت قبلہ و کعبہ سیدی محمد عارف ضیائی کی
خدمت بابرکت میں سبز گنبد کی رعنائیوں کو چومتا ہوا مچلتا ہوا مشکبار سلام۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ومغفرتہٗ
الحمد للہ رب العٰلمین علیٰ کلِّ حال
اللہ عزوجل آپ کو دارین کی مسرتیں ارزاں فرمائے اور
آپ کا ظلِ سایہ ہم بدکاروں پر سلامت رکھے اور مدینۂ منورہ کی
پُربہار سکونت پر استقامت بخشے۔ آپ کے صدقے میں مجھ حامی و حاطی
و سخت گنہگار (لا یُعَیِّرُ اللہُ مِثلی) کو بار بار دیدارِ مدینۂ منورہ اور جنت البقیع
میں مدفن نصیب کرے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔
سیدی و مرشدی خطیبِ مدینہ رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات پر کتاب
کی ترتیب کی سعی پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔ میری مدنی التجا ہے کہ
بطاقے کے حوالے سے یا کسی طرح سے بھی ذی روح کی تصویر نہیں چھپنی
چاہئے ورنہ بہت لوگوں کو مطمئن کرنا مشکل ہو جائے گا
مجھ خطا کار کیلئے دعائے مغفرت فرماتے رہیے۔ تمام دعوتِ اسلامی والوں کو
سلام۔

۸ لاہور پاکستان کا دوسرا بڑا اور قدیم تاریخی شہر۔ آبادی ۲۵ لاکھ (موجودہ آبادی ایک کروڑ سے متجاوز ہے۔) سے زائد ہے۔ اس قدیم اور تاریخی شہر نے بے شمار انقلابات دیکھے ہیں اور یہ تہذیب و تمدن اور علم و فن کا مرکز رہا ہے۔ اس شہر سے کئی

Marfat.com

تحریکیں اٹھی ہیں۔تحریک پاکستان میں یہاں کے باشندوں نے بھر پور کردار ادا کیا ہے۔۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ کا تاریخی اجلاس لاہور میں منٹو پارک میں ہوا تھا۔اس جگہ اب یادگار پاکستان کے نام سے ایک مینار تعمیر کیا گیا ہے۔ ۱۹۶۵ء میں پاک بھارت جنگ میں یہاں کے مسلمانوں نے ہمت و جوانمردی کے ایسے کارنامے انجام دیئے ہیں جن کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

لاہور کے متعلق جو قدیم روایت ملتی ہے۔اس میں رام چندر جی اور ان کی بیوی سیتا کے متعلق ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔رام کے بیٹے ''لاَ'' یا '' لو'' نے اپنی ماں کی یاد میں دریائے راوی کے کنارے یہ آبادی قائم کی۔لہور، لوہارو، لوہور وغیرہ مختلف ناموں سے اب یہ لاہور بن گیا ہے۔اس شہر کے گردا گرد بعد کے زمانوں میں ایک فصیل اور تیرہ دروازے بنائے گئے۔ان دروازوں کے نشانات اب بھی ملتے ہیں۔اور جہاں یہ دروازے بنائے گئے تھے ان کے قریبی آبادیاں اسی نام سے منسوب ہیں۔ جیسے لوہاری دروازہ، شیرانوالہ دروازہ وغیرہ۔اسی عہد کی ایک کتاب ''حدود العالم'' مصنف مروزی میں اس شہر کا ذکر کیا گیا ہے۔یہ کتاب ۳۷۲ھ میں لکھی گئی تھی اس وقت لاہور ملتان کے حاکم کے ماتحت ہوتا تھا۔سلطان محمود غزنوی نے ۹۱۲ھ میں لاہور سمیت شمالی ہند کے بعض علاقوں کو فتح کیا۔اور اس فتح کی یاد میں یہاں پہلی مسجد تعمیر کرائی۔

سلطان محمود غزنوی کا منظور نظر غلام ایاز یہاں کا صوبیدار رہا۔اس کی قبر چوک رنگ محل میں موجود ہے۔ برعظیم کے مشہور بزرگ شیخ علی ہجویری داتا گنج بخش ؒ بھی یہاں کافی عرصہ رشد و ہدایت کی روشنی پھیلاتے رہے۔ان کا مزار بھی یہاں ہی ہے۔

Marfat.com

۱۱۸۶ء تا ۱۲۹۰ء کے عرصہ میں سلاطین غوری لاہور پر قابض رہے۔ ان میں سے سلطان قطب الدین ایبک کا مزار بھی انارکلی کے قریب ایبک روڈ پر موجود ہے۔اس کے بعد خلجی اور تغلق سلاطین کا زمانہ آتا ہے۔جو اڑھائی سو سال کے عرصے پر محیط ھے۔ اس عرصہ میں تاتاریوں کے ہاتھوں لاہور کئی بار تاخت و تاراج ہوا۔جب سلطان مبارک شاہ لاہور آئے تو یہاں صرف کھنڈر تھے۔انہوں نے شہر کو دوبارہ تعمیر کروایا۔ لاہور لودھیوں کے زمانے میں بھی کافی معروف رہا۔مغل عہد میں لاہور کو ایک مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ سلطان بابر نے مرزا کامران کو یہاں کا صوبیدار مقرر کیا۔ دریائے راوی کے کنارے کامران کے حکم سے تعمیر کردہ بارہ دری میں ایک باغ کے آثار بھی ملتے ہیں۔ ہمایوں بادشاہ کے زمانے میں لاہور شورشوں کی آماجگاہ رہا۔ شہنشاہ اکبر نے اپنے زمانے میں لاہور کی ازسر نو تعمیر کروائی اور لاہور کے گرداگرد فصیل اور مختلف دروازے اسی زمانے میں تعمیر کیے گئے۔ لاہور کا قلعہ تو پہلے سے موجود تھا۔لیکن اکبر کے زمانے میں اسے دوبارہ پختہ تعمیر کیا گیا۔اکبر کے عہد کے کئی مشہور افراد عرفی، فیضی بھی یہاں رہے۔طبقات کبریٰ کے مصنف مرزا نظام الدین کا انتقال بھی لاہور شہر میں ہوا۔جہانگیر کے عہد میں مسجد وزیر خاں تعمیر کی گئی اور یہ یادگار اب بھی موجود ہے۔ شاہدرہ کے قریب جہانگیر کا مقبرہ بھی اس دور کی یادگار ہے۔اورنگ زیب کو لاہور آنے کا موقع تو بہت کم ملا لیکن اس کی کوششوں سے شاہجہان کے عہد میں تعمیر کردہ بعض یادگاروں کو محفوظ کرنے کا کام ہوا۔ اس عہد میں (۱۰۷۲ء) میں تعمیر کردہ بادشاہی مسجد دنیا بھر میں اپنے فن تعمیر

Marfat.com

کی وجہ سے مشہور ہوئی۔
مغل دور کے خاتمے کے بعد لاہوراور پنجاب کے دوسرے علاقوں پر سکھوں کی حکومت قائم ہوئی۔سکھوں کے دور میں مغل دور کی بعض یادگاروں کو گرادیا گیا۔ انگریزوں کے زمانے میں اور پاکستان کی تشکیل کے بعد لاہورنے ہرشعبہ میں ترقی کی۔
لاہورآج بھی علم وادب،صحافت، صنعت و حرفت، تجارت، اور سیاست کااہم ترین مرکز ہے۔علمی مرکز ہونے کی حیثیت سے یہاں کئی یادگار درس گاہیں، کالج موجود ہیں۔
تقسیم سےقبل یہاں ایک یونیورسٹی قائم کی گئی جو اب بھی پنجاب یونیورسٹی کے نام سے موجود ہے۔تقسیم سے قبل کئی تحریکوں کے مرکز ہونے کی وجہ سے ان تحریکوں سے وا بستہ بعض یادگار عمارتیں اب بھی موجود ہیں۔ان میں مسجد شہید گنج زیادہ مشہور ہے۔غازی علم الدین شہید ﷺ بھی یہاں کا ایک مجاہد تھا۔جس نے رسول کریم ﷺ کی توہین پر ایک ہندو کو قتل کردیا تھا۔ اور خود پھانسی کی سزا پائی۔ مفکر پاکستان اور برِعظیم کےمشہور شاعر علامہ اقبال یہاں کافی عرصہ رہے اور انتقال کے بعد بادشاہی مسجد کی حدود میں دفن کئے گئے۔
لاہور کو عمومی طور پر ایک مردم خیز خطہ بھی کہا جاتا ہے۔
(قاسم محمود سید، شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیاکراچی صفحہ ۱۲۹۶، ۱۲۹۷-)

پیلی بھیت : ہندوستان کے صوبہ یوپی میں نیپال کی اترائی میں قدیم شہر ہے۔حافظ رحمت خان روہیلہ نے یہ شہر ۱۷۶۲ء میں آباد کیا تھا۔اور اس کا نام حافظ آباد رکھا گیا تھا۔ بعد میں حافظ رحمت خان روہیلہ کےحکم پر ایک فصیل شہرکےاطراف سے نکلنے والی

Marfat.com

پیلی مٹی کی تعمیر کروائی گئی۔ جس کی بنا پر یہ حافظ آباد سے پیلی بھیت ہوگیا۔کیونکہ ہندی اورسندھی میں بھیت دیوار کو کہتے ہیں۔جو اردو میں آکر بھیت ہوگیا۔حافظ رحمت خان کی آمد سے قبل اس علاقہ پر بنجاروں کی آبادی تھی۔سترھویں صدی عیسوی میں یہاں حافظ رحمت خان اور ان کے جانشینوں نے افغانی طرز کی عمارات تعمیرکیں۔ حافظ رحمت خان نے شہر کے وسط میں ایک جامع مسجد بنوائی جو اپنی وضع قطع کے اعتبار سے فنِ تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے۔پیلی بھیت میں ہندو کائستوں اور بنجاروں کے علاوہ مسلمان پٹھانوں، پنجابی سوداگروں اور سیّدوں کی اکثریت ہے۔

۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی میں پیلی بھیت کی حیثیت ایک پرگنہ کی تھی اور اُس وقت یہاں ایک انگریز مجسٹریٹ مسٹرکارمیکل متعین تھا۔ اتفاق سے جہادِ آزادی کے آغاز پر وہ پیلی بھیت میں موجودنہیں تھا بلکہ نینی تال میں تھا۔ جیسے ہی اسے میرٹھ اور دیگر علاقوں کے واقعات کاعلم ہوا تو اُس نے پیلی بھیت پہنچ کرمجاہدین کی سرکوبی کے لئے پولیس اور سوار بھرتی کئے۔اس وقت پیلی بھیت کے مسلمانوں میں انگریزوں کے خلاف بہت جوش و خروش تھا۔گزٹ پیپر پیلی بھیت میں لکھا ہے کہ مسلمانان پیلی بھیت بہت جوش کی حالت میں تھے۔ جس کا اندازہ اُن اشتہارات سے ہوتا ہے جوعید کے دن جامع مسجد اورعیدگاہ میں چسپاں کئے گئے تھے۔مگر اس سے قبل کہ پیلی بھیت میں کوئی معرکہ ہوتا۔یکم جون ۱۸۵۷ء کو مسٹر کار میکل کو بریلی کے واقعات کا علم ہوا کہ وہاں خان بہادر خان کی حکومت قائم ہوگئی ہے اور انگریز افسر بریلی سے فرارہوچکے ہیں۔ چنانچہ اُس نے فوری طور پر اپنے بیوی بچے پولیس کی حفاظت میں

Marfat.com

نئی تال بھیج دیئے۔ اور بعدمیں خود بھی دیگر افسران کےساتھ نئی تال فرار ہوگیا۔ نتیجتاً پیلی بھیت سے انگریز کی عملداری ختم ہو گئی اور خان بہادر خان کی حکومت قائم ہوگئی۔ پیلی بھیت کے پٹھانوں کی ایک بڑی تعداد جنرل بخت خان روہیلہ کی قیادت میں دہلی کے لئے روانہ ہوچکی تھی، باقی کچھ سو افراد بریلی پہنچ گئے تا کہ نواب خان بہادر خان کی حفاظت کرسکیں۔ ایسے حالات میں پیلی بھیت کا شہر نوجوانوں اور فنِ حرب کے ماہرین سے تقریباً خالی ہو چکا تھا۔ پیلی بھیت کے قرب و جوار میں آباد ہندو آبادیاں جو حافظ رحمت خان اور ان کےجانشینوں کے ہاتھ کئی مرتبہ ھزیمت اٹھا چکی تھیں۔ انہوں نے یہ موقع غنیمت جانا اور پیلی بھیت پر قبضہ کر لینے کے منصوبے بنانے لگے۔ اس وقت پیلی بھیت میں خان بہادر خان کے ایک قریبی عزیز نواب بشیرخان اُن کے نائب کی حیثیت سے شہر کےانتظام اور اس کی حفاظت کے ذمہ دار تھے۔ پیلی بھیت کے ایک سیاسی کارکن محمد عمرخان ایڈوکیٹ نے اپنی کتاب دو قومی نظریہ میں ۱۸۵۷ء کے واقعات کی تفصیل میں لکھا ہے کہ ہندوؤں نے پیلی بھیت کو جب پٹھان فوجوں سے خالی پایا۔ تو اُن کے دل میں شہر پر قبضہ کر لینے کی امنگ پیدا ہوئی۔ پیلی بھیت سے چندمیل کے فاصلے پر ہندوؤں کی ایک قوم کرومی آباد تھی۔ اور اُس کےسربراہ کا نام ذوقی رام تھا۔ اُس نے اس سلسلے میں اہم کردار ادا کیا اور بشیرخان کو ایک خط لکھا کہ پیلی بھیت کی عنانِ حکومت ہمارے سپرد کر دی جائے ورنہ ہم شہر پر حملہ کر دیں گے۔ اس صورتحال کے پیش نظر پیلی بھیت کے باقی ماندہ مسلمانوں نے دو سو افراد پر مشتمل ایک جماعت تیار کی اور

Marfat.com

پیلی بھیت سے چندمیل دور کمر پورہ کے مقام پر آٹھ ہزار ہندوؤں سے مقابلہ ہوا۔جس میں مسلمانوں کو شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔ اور ذوقی رام مارا گیا۔مسلمانوں کی اس کامیابی کا سہرا پیلی بھیت کے پٹھانوں کے سرتھا۔ جو ہمیشہ سے جرات و بہادری کے مظاہرے کرتے چلے آئے ہیں۔

پیلی بھیت میں علم دین کا شہرہ ہندوستان کے دیگر شہروں کے مقابلے ہیں کم تھا۔مگر صوفیاء کی ایک بڑی اکثریت اس شہر میں ہمیشہ سے موجودتھی۔حافظ رحمت خان کے دورِ حکومت میں شاہ کلیم اللہ شاہ میاں کے مجاہدہ باطنی کی شہرت عام تھی۔اور حافظ رحمت خان بھی آپ کے عقیدت مندوں میں شامل تھے۔ اس کے علاوہ جہادِ آزادی ۱۸۵۷ء میں جو صوفیاء پیلی بھیت میں مقیم تھے۔ اُن میں شاہ نعمت اللہ شاہ میاں نقشبندی، شاہ لطف اللہ شاہ میاں، شاہ سبحان شاہ میاں اور شاہ مستان شاہ میاں کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ شاہ نعمت اللہ شاہ میاں ہر وقت استغراق کے عالم میں رہتے تھے۔ اور جہادِ آزادی سے کئی سال قبل سے اپنے گلے پر انگلی پھیر پھیر کر فرماتے تھے کہ مخلوق پر قتل ہے۔ مخلوق پر تباہی ہے۔ ان تمام صوفیاء کے مقابر پیلی بھیت میں موجود ہیں۔ اورعوام الناس کی آج بھی توجہ کا مرکز ہیں۔

علماء میں مولانا احمدرضا خان کے والد مولانا نقی علی خان کی شخصیت ایسی تھی جسکو پیلی بھیت کے عوام الناس قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مولانا نقی علی خان اکثر بریلی سے پیلی بھیت تشریف لاتے اورخصوصاً میلاد کی محافل میں شرکت کرتے تھے۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کے مذہبی حلقوں میں پیلی بھیت کومرکزی حیثیت

Marfat.com

مولانا وصی احمد محدث سورتی کے قیام پیلی بھیت کے بعد حاصل ہوئی اور اس شہر کا نام ہندوستان کی مذہبی اور سیاسی تاریخ میں زندہ و جاوید ہوگیا۔

(رضی حیدر خواجہ ، تذکرہ محدث سورتی ، صفحہ ۷۲ تا ۷۵)

۱۰ ٹیپ کیسٹ مملوکہ عبدالروف عثمان قادری نزیل مدینہ منورہ۔

۱۱ رضی حیدر خواجہ ۔ تذکرہ محدث سورتی۔ سورتی اکیڈمی کراچی صفحہ ۵۳۔

۱۲ قاسم محمود سید۔ اسلامی انسائیکلوپیڈیا ۔ شاہکار بک فاونڈیشن کراچی صفحہ ۳۳۳

۱۳ بدرالقادری۔ مولانا۔ جادہ منزل۔ المجمع السلامی۔ مبارکپور ہند۔ صفحہ ۱۹۱۔

۱۴ بدرالقادری۔ مولانا۔ جادہ منزل

۱۵ نفحات الانس : مطبع لاہور صفحہ ۳۵۴

۱۶ فقیر اللہ علوی نقشبندی : مکتوبات شاہ فقیراللہ علوی۔ طبع لاہور صفحہ ۲۱۰۔

۱۷ حضرت ابوعمر عثمان صریفینی

۱۸ حضرت ابو محمد عبدالحق حریمی (یہ دونوں اولیاء اللہ حضرت سیدنا غوث الاعظم ﷺ کے معاصرین میں سے تھے)

۱۹ حدایق بخشش۔ امام احمد رضا خاں قادری

۲۰ بدرالقادری، مولانا - جادہ و منزل، مبارکپور ہند ۔

۲۱ حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی (۱۱۹۳ء - ۱۲۹۱ء)۔ ایران کا بہت بڑا شاعر و نثرنگار، شیراز میں پیدا ہوئے، (مدرسہ) نظامیہ بغداد میں تعلیم حاصل کی۔ سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید تھے۔ انکی تصانیف ''بوستان'' و '' گلستان'' اور دیوان کا متعدد زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے۔

المنجد الاعلام صفحہ ۳۵۵

۲۲ عبدالحکیم شرف قادری۔ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور۔ ربیع ۱۴۱۹ھ ۔

Marfat.com

۲۳۔ عبدالحکیم شرف قادری - تقدیم غنیۃ الطالبین صفحہ ۸۷/ ۸۸ -
۲۴۔ آڈیو کیسٹ مملوکہ عبدالرؤف قادری نزیل جدہ۔
۲۵۔ غلام فرید نظامی، ڈاکٹر - مرشد عالم صفحہ ۲۰۴
۲۶۔ غوث الاعظم ﷺ کو دیکھنے والے کے لئے خوشخبری :

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سلسلہ سہروردیہ کے بہت بڑے بزرگ ہیں۔ آپ حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ ہوئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنی تمام عبادتوں اور جملہ طاعتوں اور کل نیک عملوں میں سے ایک چیز پر بڑا بھاری بھروسہ اور اعتماد ہے کہ، وہ انشا اللہ میری ضرور نجات کا باعث بن جائے گی۔ اور وہ بات یہ ہے کہ حضرت محبوب سبحانی سیدنا عبدالقادر جیلانی ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کے لئے (ایمان کی) خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔ (بعض روایات میں چار مرتبہ تک ہے اور کچھ روایات میں اور زیادہ مرتبہ تک مذکور ہے۔ فقیر قادری)

شیخ بہاء الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی میں زیارت کی انہوں نے حضرت پیران پیر محبوب سبحانی شیخ سید عبد القادر جیلانی ﷺ کو دیکھا۔ لہذا میں حضور کے فرمان حق ترجمان کی بشارت میں شامل ہوں اور انشاء اللہ زمرۂ اہل طوبیٰ میں شامل ہوں۔

(مخزن الاسرار - صفہ ۱۶۱)

(بحوالہ منیر الدین سید قادری۔ جمال غوثیہ لاہور۔صفحہ ۲۳۳-۲۳۴)

Marfat.com

۲۷ معمرہ منوریہ

حضرت مخدوم شاہ محمد حسن صابری تحریر فرماتے ہیں:
حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ مکتوب نطاب کربتہ الوحدت تصنیف اپنی تحریر فرماتے ہیں کہ بتاریخ انیسویں ماہ ﷺ ۵۲۱ھ کو روز پنجشنبہ بعد مغرب کے میں نے سید کبیر الدین شاہ دولہ بن حضرت سید سعید موسیٰ حنبلی دوست عموی حقیقی اپنے کو بیعت توبہ سے اپنے ہاتھ پر مشرف کرکے تعلیمات کیفیات باطنی سے بہرہ مند فرمایا اور ترقی کیفیت باطن میں متوجہ کر دیا۔ اور بتاریخ نویں ماہِ ﷺ ۵۴۸ھ کو بروز دو شنبہ بعد عصر کے محفل عام میں اپنے سامنے بٹھا کر بیعت امامت اور ارشاد سے مشرف کرکے کلاہ اپنی جو مجھ کو میرے پیر و مرشد حضرت ابو سعید مبارک بن علی مخزومی رحمتہ اللہ علیہ نے وقت عطائے مثال صاحب مجاز مرفوع الا جازت اولوالعزم و المرتبہ کے میرے سر پر اپنے ہاتھ سے اوڑہائی تھی۔ یہ کلاہ متبرک اسی طرح حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے حضرت پیر و مرشد تک پہنچی تھی اپنے ہاتھ سے شاہ دولہ کے سر پر اوڑھائی اور عمامہ سبز اپنے ہاتھ سے باندھ کر خرقہ پہنا دیا۔ اور مثال خلافت بخطاب قطب الاسرار حبیب کے اہل مجلس کو سنا کر مرحمت فرمائی اور تمامی اسناد خلافت نامجات معتبرہ اور شجرات متحققہ اور مکتوبات نطاب مفاوضہ اور ملبوسات معنونہ اور اوراد منضبطہ یعنی لوازمات مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت اور اولوالعزم و المرتبہ کے عطا فرمائے اور عبد الغفور ابدال کو خدمت میں مامور کر دیا۔

Marfat.com

اور منور علی کو لائق مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت اولوالعزم و المرتبہ کا سمجھ کر سپرد کر دیا۔

حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب قطب الاسرار حبیب رحمتہ اللہ علیہ مکتوب نطاب تحفۃ الارواح اسرار غوث اکبر الکبیر تصنیف اپنی میں ترقیم فرماتے ہیں کہ میں بائیس برس کی عمر میں بتاریخ انیسوں ماہِ رجب ۵۲۱ھ کو بروز پنجشنبہ بعد مغرب کے بیعت توبہ سے حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر مشرف ہوا۔ اور تعلیمات کیفیات باطن سے بہرہ مند ہو کر طرف ترقی باطن کے مصروف ہو گیا۔ ستائیس سال کے بعد انچاس برس کی عمر میں بتاریخ نویں ماہ شعبان ۵۴۸ھ کو بروز دو شنبہ وقتِ عصر کے جلسہ عام میں بیعت امامت اور ارشاد سے حضرت ممدوح کے دستِ حق پرست پر مشرف ہوا۔

بتاریخ سترہویں ماہ ربیع الاول ۵۸۷ھ کو بروز دو شنبہ وقت عصر کے آستانہ کرامت شانہ پر مجلس عام میں منور علی کو اپنے روبرو بٹھا کر بیعت امامت اور ارشاد سے مشرف کرکے وہی کلاہ متبر کہ جو حضرت پیر و مرشد ممدوح نے مجھ کو مرحمت فرمائی تھی اپنے ہاتھ سے سر پر اوڑھا کر عمامہ سبز اپنے ہاتھ سے باندھا، اور خرقہ پہنا دیا۔ اور مثال خلافت بخطاب نفس بغدمی کلمہ زبان ملکوتی کے حاضرین مجلس کو سنا کر مع جملہ اسناد خلافت نامجات حضرت پیرانِ عظام اور تبرکات ملبوسات وغیرہ اور شجرات اشتقاق سلاسل اور اضبط اوقات شبانہ روز اور مکتوبات مندرجہ کیفیات ظاہر وباطن یعنی مستلزمات مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازتی کے عطا فرمائے۔

Marfat.com

اور ولایت آلہ آباد ملک پورب کی نامزد کرکے ارسال کردیا اور عبدالغفور ابدال کو خدمت میں مامور کیا۔ اور ایک طومار جس میں خوارق عجبیہ ابتدائے حمل سے تابہ ایک سو ایک برس کی عمر تک جو کچھ حضرت پیر و مرشد جناب قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی ﷺ سے صادر ہوئے تھے۔ میں نے دیدہ اور شنیدہ پانچ ہزار ایک سو ستانوے شمار کرکے تحریر کیے تھے مع نقل مکتوب نطاب کربتہ الوحدت کے منور علی کو تفویض کردیئے۔ اور بعضے احکامات زمانہ استقبال سے مطلع کر دیا۔

حضرت شاہ منور علی صاحب بن سیدی عبداللہ بن سیدی عبدالرحمٰن بن سیدی عثمان بن حضرت سیدۃ الطائفہ شیخ الشیوخ ابو القاسم جنید بغدادی ﷺ اور حقیقی ہمشیرہ زادہ حضرت ضیاء الدین ابونجیب عبد القاہر سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کے مکتوب نطاب فقرا لعفیف اپنے میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں اٹھائیس برس کی عمر میں بتاریخ اکیسویں ماہ ذالحجہ ۵۱۹ھ کو بروز یک شنبہ بعد نماز مغرب حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت توبہ سے مشرف ہوکر بائیس برس وضوکرانے کی خدمت پر مامور رہا۔ بتاریخ ستائیسویں ماہ شعبان ۵۴۱ھ کو بروز چہار شنبہ وقت ظہر کے حضرت ممدوح کو وضو کرا رہا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ یا حضرت: آبِ حیات کی کیا کیفیت ہے؟ جس کے نوش کرنے سے حضرت خضرعلیہ السلام کو حیات ابدی حاصل ہوئی۔

حضرت ممدوح نے ایک جرعہ آب اپنے سیدھے ہاتھ میں لے کر

Marfat.com

ارشاد فرمایا کہ اس وقت فقیر کے ہاتھ ساڑھے چھ سو برس کی عمر کا آب حیات ہے۔ تو نوش کرلے۔ میں نے اسی وقت نوش کرلیا۔ اس وقت میری عمر پچاس برس کی تھی۔ اور اس روز سے گاہ گاہ مجھ کو کسی خدمت کے انجام دینے کو اورجگہ بھی ارسال فرما دیا جاتا تھا۔ اور بتاریخ نویں ماہ ذیقعدۃ ۵۴۸ھ روز دو شنبہ وقت عصر سے حسب الحکم جناب ممدوح کے حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب گجراتی کی خدمت میں سرگرم رہا۔ اور بتاریخ سترہویں ماہ ربیع الثانی ۵۷۱ھ کو قبل از وقت نماز جمعہ حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی ﷺ نے قرب حضرت ذات تقدس و تعالیٰ میں وصال فرمایا۔ یعنی اس عالم سے رحلت کی۔ سولہ برس کے بعد حضرت سیدکبیر الدین شاہ دولہ صاحب گجراتی (آپ کاوصال بروزدوشنبہ ۲۲ شعبان ۶۰۳ھ کو احمد آباد دکن میں ہوا اور وہیں مدفون ہوئے۔ فقیر قادری) گجراتی قطب الاسرار حبیب رحمتہ اللہ علیہ نے بتاریخ سترہویں ماہ ربیع الاول ۵۸۷ھ کو روز دو شنبہ وقت عصر کے مجھ کو مرتبہ تکمیل کیفیت باطن پر کامیاب فرما کر بیعت امامت اور ارشاد سے بلوازم و مراسم مرعیہ مستمرہ مذکورہ بالا مستفیض کرکے صاحب مجاز مرفوع الاجازت اولوالعزم والمرتبہ مثل اپنے فرما دیا۔ اور ارشاد کیا کہ جب مخدوم علی احمد صابر کا زمانہ عروج ولایت کا ہوا اور تم کو باطن سے خبر ملے اسی وقت سوائے جلد دعائے حرز یمانی شریف سیف اللہ اپنے کے اور کلاہ مبارک معنونہ کے اورکچھ اپنے پاس مت رکھنا۔ جملہ تبرکات مفادضہ ہمدست عبدالغفور ابدال کے ارسال

Marfat.com

کردینا ۔ اور حرز مرتضوی شریف سلطانُ الاوراد اور کلاہ متبرکہ نسبت حلیہ ایک شخص ولایتی اولاد حنفی کا بتلا کر اس کو مرحمت کر دینے کے احکام سے مطلع فرما دیا۔ اور مجھ کو آلہ آباد کو ارسال کر دیا۔ اور خود بھی حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب قطب الاسرار حبیب رحمتہ اللہ علیہ بموجب حکم حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے بغداد شریف میں حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحب رحمتہ اللہ علیہ صابزادہ کلاں کو صاحب سجادہ کرکے بلدہ گجرات واقع سرحد ولایت افاغنہ میں ہے۔

(حقیقت گلزار صابری صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۹)

پروفیسر شریف کنجاہی لکھتے ہیں :

بتاریخ نویں ماہ ذقعدۃ ۵۴۸ھ بروز دو شنبہ وقت عصر سے حسب حکم حضرت غوثِ اعظم قدس سرہٗ حضرت کبیر الدین شاہ دولہ گجراتی ؒ کی خدمت میں سرگرم عمل رہا۔ پھر ''قطب الاسرار الحبیب'' حضرت شاہ دولہ گجراتی نے مجھے بتاریخ ۱۷ ویں ماہ ربیع الاول ۵۸۷ھ بروز دوشنبہ بوقت عصر بیعت و خلافت ارشاد سے مشرف فرمایا۔

(حضرت شاہ دولہ گجراتی حیات وتعلیمات محکمہ اوقاف پنجاب لاہور۔)

شاہ منور علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضرت شاہ دولہ قدس سرہٗ کے توسط سے بارگاہ غوث الثقلین میں پہنچے تھے۔ اور ان سے مأذون بھی تھے۔

یہاں اس غلط فہمی کا ازلہ ضروری ہے کہ بعض حضرات نے

Marfat.com

حضرت شاہ دولہ ﷺ گجراتی (پاکستان) کو حضرت شاہ منور علی الٰہ آبادی رحمتہ اللہ علیہ کا مرشد سمجھ لیا ہے۔
مگر حضرت شاہ منور علی قدس سرہٗ کے مرشد شاہ دولہ سید کبیر الدین ﷺ کا مزار کسی اور مقام پر تلاش کرنا چاہیے۔ (فقیر قادری)
اس سلسلہ معمریہ منوریہ میں سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ بھی مجاز و مأذون ہیں۔

(الاجازۃ المتینہ ۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور صفحہ ۲۱۔)

۲۸ شیخ عبد الحق محدث دہلوی- جذب القلوب ترجمہ علامہ محمد صادق بہاولپوری نوری کتب خانہ لاہور۔

۲۹ السیرۃ النبویہ، احمد بن زینی دحلان، جلد اول صفحہ ۴۴

۳۰ پیر کرم شاہ الازہری: ضیا النبی جلد اول صفحہ ۴۶۲

۳۱ پیر محمد کرم شاہ الازہری : ضیا النبی جلد اول صفحہ ۷۵۔۷۸

۳۲ محمد حفظ الرحمٰن۔راہ وفا یعنی سفرنامہ بلاد اسلامیہ صفحہ ۱۴۴۔ علی گڑھ ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء

۳۳ محمد الیاس برنی قادری ۔ صراط الحمید - صفحہ ۷۴

۳۴ سید احمد شیخ جمال اللیل ۱۳۵۵ھ میں مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ مکہ شریف میں معلم الحاج ہیں۔ حضرت سید آل مصطفیٰ مارہروی ﷺ سے بیعت ہیں۔ فرماتے ہیں حضرت نے بیعت کے وقت بہت نعمتیں عطا فرمائیں۔ اور ایک حکم بہت زوردار طریقے سے کیا۔

"سنیوں کے لئے جان و مال اور اولاد سب قربان
کر دینا اسی میں فلاحِ دارین ہے۔"

اور آپ کے چچا سید عقیل جمال اللیل سیدنا اعلحضرت ﷺ سے بیعت تھے۔ اور والد ماجد سید محمد بن احمد جمال اللیل، حضرت

Marfat.com

ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے۔
ان کے اجداد میں سے ابوحسن سید محمد شیخ (جمال اللیل) کامل درویش،نیم مجذوب بزرگ تھے۔ رات بھر ذکر الٰہی میں گزارتے۔
رات کے آخری حصہ میں حرم شریف جاتے۔ راستے میں یا رسول اللہ (ﷺ) کے نعرے لگاتے جاتے۔ اسی راستے میں حاکم مکہ کا محل بھی پڑتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ بیمار ہو گئے اور تین رات گھر سے نہ نکل سکے۔ اس وقت حکومت ترکیہ کے حاکم شاہ سلیم تھے۔
شاہ سلیم نے طلب کیا ۔ اور کہا !
" یا جمال اللیل تین رات سے آپ کہاں تھے ۔ "
اسی دن سے آپ جمال اللیل کے لقب سے معروف ہو گئے۔ اور یہی خاندانی لقب قرار پایا۔

۳۵ الشریف علی عبد اللہ

علی " پاشا " بن عبد اللہ بن محمد بن عبد المعین ابن عون مکہ مکرمہ کےاشراف میں سے تھا۔ ۱۳۲۳ھ کو حکومت سنبھالی، اور ۱۳۲۶ھ میں معزل ہو کر مصر منتقل ہوا، قاہرہ میں مستقل سکونت اختیار کی اور ۱۳۶۰ھ / ۱۹۴۱ء میں وہیں وصال ہوا۔
خیر الدین الزرکلی- الأعلام مطبوعہ بیروت جلد۴ صفحہ ۳۰۹۔

۳۶ شیخ ابو سعد عتیق الحیدری مخرج ، آپ مدینہ طیبہ کے معروف معلم حیدر الحیدری کے نانا تھے۔ حارۃ النصر میں قیام تھا اگر آپ دو دن قطب مدینہ قدس سرہٗ کے پاس تشریف نہ لاتے تو حضرت قدس سرہٗ ان سے ملاقات کے لئے چلے جاتے۔ عہد

Marfat.com

ترکیہ میں، مدینہ طیبہ میں باہر سے آنے والے قافلوں کو روانہ کرنے کی ذمہ داری حکومت عثمانیہ کی طرف سے آپ پر تھی۔ اسلئے مخرج کے لقب سے معروف ہوگئے۔

۳۷ محمد شہاب الدین رضوی - علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام صفحہ ۴۰ - ۴۱

۳۸ رفیق السفر الی بلد خیر البشر - صفحہ ۱۴۸۔

۳۹ ۱۳۳۴ھ تک آپ بقید حیات تھے۔ (فقیر قادری)

۴۰ محمد شہاب الدین رضوی - علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام صفحہ - ۴۳

۴۱ الملفوظ ۔مصطفیٰ رضا خاں،مفتی اعظم۔ حصہ دوم صفحہ ۱۵۷ حامد اینڈ کمپنی لاہور۔

۴۲ ماہنامہ " البیان" کے ایڈیٹر جمیل عبدالقادر غدہ تھے اور یہ رسالہ رشید رضا مصری، وھابیہ کے ماتحت تھا، حضرت علامہ سید احمد علی قادری رامپوری نے بڑی سعی و حکمت سے حضرت علامہ بنھانی رحمتہ اللہ علیہ کی تقریظ نیز علامہ یسین خیاری مدنی ﷺ کا مضمون اس رسالہ میں شائع کرایا۔

۴۳ محمد شہاب الدین رضوی - علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام صفحہ ۷۸

۴۴ محمد شہاب الدین رضوی - علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام صفحہ ۶۳

۴۵ محمد شہاب الدین رضوی : علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام صفحہ ۷۹ - ۸۰ ۔

Marfat.com

۴۶ شریف حسین بن علی

ملک حسین بن علی بن محمد بن عبد المعین الھاشمی ۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۴ء میں آستانہ میں پیدا ہوئے۔ ہاشمی اشراف میں یہ پہلا شخص تھا، جس نے ترکوں سے حکومت لی، اور مکہ مکرمہ کے آخری حاکم تھے۔ ان کی پیدائش کے وقت ان کے والد مکہ شریف میں نہ تھے۔ تین سال کی عمر میں شریف حسین بن علی کے ساتھ مکہ مکرمہ آئے۔مکہ معظمہ میں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ فقہ و ادب وغیرہ علوم حاصل کئے۔ گھوڑسواری و شکار کے شوقین اور شعر و شاعری کا ملکہ حاصل تھا۔ آپ کے چچا شریف عبد اللہ پاشا امیر مکہ، آپ سے بہت محبت رکھتے تھے۔ شریف عبد اللہ اکثر مہمات آپ ہی کے سپرد کرتے تھے۔ باپ اور چچا فوت ہوگئے اور ان کے دوسرے چچا عون الرفیق امیر مکہ مقرر ہوئے۔ اس وقت مکہ معظمہ کا امیر سلطنت عثمانیہ کے ماتحت ہوتا تھا۔ ان کے ساتھ شریف حسین کی نہ بنی۔ اسلئے ۱۳۰۹ھ میں آستانہ منتقل ہوگئے اور مجلس شوری کے رکن مقرر ہوئے۔ ۱۳۲۶ھ میں عون الرفیق کا انتقال ہوا، پھر تیسرے چچا عبد الالہ امیر مقرر ہوئے تو شریف مکہ معظمہ واپس آگئے۔ ترکوں کی طرف سے بلادِ عسیر پر حملہ کی قیادت کی۔

۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء کو پہلی عالمی جنگ شروع ہوئی۔ برطانیہ نے ترکی اور جرمن کے ساتھ جنگ سے بھر پور فائدہ اٹھایا۔ ۹ شعبان ۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۶ء کو پہلی گولی مکہ معظمہ پر چلی۔ حجاز میں ترکیہ کی افواج کو گھیرے میں لے لیا انگریزوں نے مال اور اسلحہ

Marfat.com

سے مدد کی۔
اپنے بیٹے فیصل کو برطانوی فوج کے ساتھ سوریہ بھیجا، فتح ہوئی۔
۱۹۱۸ء میں عالمی جنگ ختم ہوئی تو شریف حسین کا حجاز پر مکمل تسلط ہو چکا تھا۔
۱۹۲۰ء میں فرانسیوں نے میسلون کی جنگ کے بعد آپ کے بیٹے فیصل کو سوریہ سے نکال دیا۔ ۱۹۲۴ء میں عمان گئے، وہاں کی عوام سے بیعتِ خلافت لی، امیر المؤمنین کے لقب کے ساتھ مکہ معظمہ واپس ہوئے۔ اس کے بعد ابن سعود نے حملہ کردیا۔
برطانوی قونصل خانہ جدہ سے رابطہ ہوا اور ایک اجلاس میں یہ طے ہوا کہ ملک حسین اپنے بڑے بیٹے علی کے حق میں دستبردار ہو کر مکہ سے جدہ منتقل ہو جائیں، پھر بحری جہاز کے ذریعہ شمال کی طرف حجاز کی آخری حدود ''العقبہ'' پہنچ گئے۔ اس وقت یہ علاقہ ان کے بیٹے عبد اللہ کے ماتحت تھا۔ چند ماہ قیام کے بعد ۱۹۲۵ء میں جزیرہ قبرص چلے گئے، چھ برس قیام کیا، بیمار ہونے پر عمان کا رخ کیا۔ آپ کے بیٹے ملک فیصل اور عبداللہ عیادت کو حاضر ہوئے۔ اور اپنے ساتھ لے گئے۔ چھ ماہ بیماری میں گزرے اور ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۱ء میں انتقال فرماگئے۔ جسد خاکی کو بیت المقدس لے گئے اور مسجد الاقصی میں دفن ہوئے۔
(خیرالدین الزرکلی-الاعلام جلد۲ صفحہ ۲۴۹-۲۴۵)

۴۷ آڈیو کیسٹ مملوکہ: عبدالروف عثمان قادری نزیل مدینہ منورہ
۴۸ آڈیو کیسٹ مملوکہ: عبدالروف عثمان قادری نزیل مدینہ منورہ
۴۹ راہِ وفا۔ سفر نامہ مطبوعہ ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء صفحہ ۳۰۸ - ۳۰۹
۵۰ راہِ وفا۔ سفر نامہ مطبوعہ ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء صفحہ ۳۱۰ - ۳۱۱

Marfat.com

۵۱ راہِ وفا۔ سفر نامہ مطبوعہ ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء صفحہ ۳۱۱

۵۲ راہِ وفا۔ سفر نامہ مطبوعہ ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء صفحہ ۳۱۲

۵۳ راہِ وفا۔ سفر نامہ مطبوعہ ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء صفحہ ۳۱۳

۵۴ راہِ وفا۔ سفر نامہ مطبوعہ ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء صفحہ ۳۲۲

۵۵ راہِ وفا۔ سفر نامہ مطبوعہ ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء صفحہ ۳۲۳

۵۶ صراط الحمید۔ سفرنامہ مطبوعہ پریس علی گڑھ ۱۹۲۸ء / ۱۳۴۶ھ صفحہ ۱۲۶

۵۷ صراط الحمید۔ سفرنامہ مطبوعہ پریس علی گڑھ ۱۹۲۸ء / ۱۳۴۶ھ صفحہ ۱۲۶

۵۸ صراط الحمید ۔ سفرنامہ مطبوعہ پریس علی گڑھ ۱۹۲۸ء / ۱۳۴۶ھ صفحہ ۳۳۷ ۔ ۳۳۸

۵۹ راہِ وفا۔ سفر نامہ مطبوعہ ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء صفحہ ۳۷۳ تا ۳۷۹

۶۰ صراط الحمید ۔ سفرنامہ مطبوعہ پریس علی گڑھ ۱۹۲۸ء / ۱۳۴۶ھ صفحہ ۲۲۵ ۔ ۲۲۶

۶۱ اس وقت بھی اذیتیں دینے والے آتے تھے۔ ٹیپ ریکارڈ ساتھ لے آتے اور کیسٹیں ٹیپ کر لے جاتے اور پھر مباحث (سی-آئی-ڈی) والوں کو پہنچاتے رہتے کہ دیکھو مشرکین کا اجتماع ہوتا ہے، مولود پڑھا جاتا ہے۔ شرک اور بدعتیں ہوتیں ہیں۔
حضرت سیدی کو معلوم تھا کہ وہ کون لوگ ہیں مگر کبھی بھی ان کو کچھ نہیں کہا تھا۔

۶۲ امیر عبدالعزیز بن ابراہیم ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ کو امیر مدینہ منورہ مقرر ہوا اور صفر ۱۳۵۵ھ کو ہٹا دیا گیا۔

۶۳ **مناخہ**

یہ علاقہ مسجد نبوی الشریف سے مغرب کی جانب واقع ہے۔ اس کا اصل نام مناقہ (اونٹ بیٹھانے کی جگہ) تھا، کثرت استعمال

Marfat.com

سے مناخہ ہوگیا۔ زمانہ قدیم میں یہاں حجاج اور تجّار کے قافلے آ کر رکتے تھے۔

وفا الوفا میں مذکور ہے کہ حضرت عمر بن شبہ ﷺ (آپ سیدنا امام احمد بن حنبل ﷺ کے ہم سبق تھے) عطاء بن یسار ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ کے بازاروں کی حدود مقرر فرمانے لگے تو بازار بنی قینقاع میں تشریف فرما ہوئے، حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا قدم مبارک زمین پر مارتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمہارا بازار سوق المدینہ ہے۔ اسے کوئی تنگ نہ کرے اور نہ کوئی اس جگہ سے خراج وصول کرے۔

اس کی حدود مسجد المصلی (مسجد غمامہ) سے قلعہ باب الشامی تک ہے۔ سلطنت عثمانیہ کے آخری ایام میں عوام نے یہاں گنجان اور پکے مکان بنا لیے جس کی وجہ سے بازار بہت تنگ ہو گیا تو اس وقت کے فوجی حاکم فخری پاشا نے پہلی عالمی جنگ کے دوران ان تجاویزات کو گرانے کا حکم دیا، تو مدینہ طیبہ کی اس طرف کی فصیل بھی گرادی گئی۔

(عبدالقادرانصاری - آثار المدینہ المنورہ)

قدیم ایام کی تصویرِ مناخہ

Marfat.com

۶۴ مرشد طریقت حضرت خواجہ سید غلام محی الدین گولڑوی قدس سرہٗ

حضرت خواجہ سید غلام محی الدین ابن حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہما (۹-۱۳۰۸ھ / ۱۸۹۱ء) کو گولڑہ شریف (ضلع راولپنڈی) میں پیدا ہوئے۔ جب یہ اطلاع مبارکباد کے ساتھ حضرت قبلہ عالم کو دی گئی تو آپ نے فرمایا "مبارکباد سے تو میں نے سمجھا تھا کہ شاید مجھے خدا مل گیا ہے۔" پھر فرمایا نرینہ اولاد کی پیدائش سے ہر شخص کو خوشی ہوتی ہے لیکن مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ ہمارے گھر میں اللہ اللہ کرنے والی ایک روح کا ورود ہوا ہے۔ آپ کی یہ پیش گوئی حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی۔ حضرت خواجہ سید غلام محی الدین گولڑوی کی تعلیم و تربیت کے لئے نادرِ روز گار اساتذہ مقرر کئے گئے۔ تجوید و قراءت میں مولانا قاری عبدالرحمٰن جونپوری سے استفادہ کیا اور علومِ دینیہ کی تحصیل حضرت مولانا علامہ محمد غازی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کی، والدِ ماجد حضرت پیر مہر علی شاہ قدس سرہٗ کے فیض توجہ نے آپ کو جلد ہی پایہ تکمیل تک پہنچا دیا۔

تربیت اور نگرانی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرتِ اعلیٰ گولڑوی قدم قدم پر ہدایات جاری فرماتے جن کی تعمیل کمال سعادت مندی سے کی جاتی۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت خواجہ سید غلام محی الدین قدس سرہٗ علم و عمل، نظم و ضبط، صبر و تحمل، فراست و بے نفسی، اوراد و اشغال کی پابندی اور ارباب اقتدار سے بے نیازی میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ کے نام حضرت اعلیٰ گولڑوی کے ایک مکتوب کا اقتباس ملاحظہ ہو فرماتے

Marfat.com

ہیں :

"سب گھروں اور مہمانوں کی خبرگیری رکھنا، جمعہ و جماعت کا التزام رہے، اپنے استاد صاحب کا حسبِ ہدایت خیال رکھنا، ان کی ضروریات کو قبل از وقت مہیا رکھنا، ان کی صحت کا خیال رہے، نہ صرف اپنے سبق اور مطلب کا، ایسا ہی جناب قاری صاحب کی خبر گیری رکھو، یعنی کوئی وطنی نا تراشیدہ حسبِ عادتِ اہلِ وطن پیش آنے نہ پاوے، ایسا حلیم نہ ہونا چاہئے کہ ضروریات میں نقصان ہو اور نہ ایسا درشت کہ خلق اللہ بیزار ہو۔"

آپ کو بچپن ہی سے گاڑی کے انجن سے دلچسپی تھی، اسی لئے حضرت اعلیٰ قدس سرہٗ نے آپ کو بابوجی کا خطاب دیا جو اتنا مقبول ہوا کہ پیر و جواں آپ کو اسی لقب سے یاد کرتے تھے۔ شاہ ولی اللہ گوالیاری نے آپ کو انجن کا ایک ماڈل پیش کیا جس میں کوئلے کی جگہ مٹھائی اور پانی کی جگہ شربت بھرا ہوا تھا جو تاحیات آپ کے کمرے کی زینت بنا رہا۔ ایک مرتبہ کسی دوست نے انجن سے دلچسپی کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا، مجھے اس کی چار ادائیں پسند ہے۔

۱ حوصلہ : کہ جتنی زیادہ آگ ڈالو، اتنا ہی تیز چلتا ہے۔
۲ وفا : جہاں خود جائیگا وہیں تمام ڈبوں کو بلا تمیز ساتھ لے جائے گا۔
۳ ایثار : خود جلتا ہے اور دوسروں کو منزلِ مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔

Marfat.com

۴ استقامت : ہمیشہ معین راستہ (لائن) پر چلتا ہے۔

گویا آپ نے بڑے عام فہم انداز میں مرشد کی خصوصیات بیان فرما دیں۔

علمی و روحانی تکمیل کے بعد حضرتِ اعلیٰ قدس سرہٗ نے آپ کو اجازت و خلافت سے نوازا لیکن آپ کسی کو بیعت کرنے پر تیار نہ ہوئے تا آنکہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا :

" جو شخص تمہارے ہاتھ پر بیعت کریگا اس کا میں ذمہ دار ہوں "

سنہ ۱۹۱۰ء میں آپ کی شادی ہوئی جس میں دیگر علماء و مشائخ کے علاوہ حضرت سید محمد دیوان پاکپتن شریف، حضرت صاحبزادہ خواجہ محمود تونسہ شریف، حضرت صاحبزادہ خواجہ ضیاء الدین سیال شریف، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری، حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری اور حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث لاثانی علی پوری (قدست اسرارہم) شریک ہوئے۔

آپ متعدد دفعہ حج و زیارت کی سعادت سے مشرف ہوئے اور ہر دفعہ بیسیوں افراد آپ کے ساتھ ہوتے۔ سنہ ۱۹۴۴ء میں حرمین طیبین کی زیارت سے مشرف ہوئے اور زرکثیر حجازِ مقدس کے غرباء، فقراء اور علماء میں تقسیم کیا۔

حضور غوث اعظم اور مولانا رومی قدس سرہما سے عشق کی حد تک عقیدت و محبت تھی چنانچہ متعدد دفعہ بغداد شریف اور قونیہ شریف (ترکیہ) کا سفر کیا۔

حضرت خواجہ غلام محی الدین قدس سرہٗ نے جامعہ غوثیہ (گولڑہ

Marfat.com

شریف) کی تعمیر و ترقی پر خاطر خواہ توجہ دی، کتب خانہ کی توسیع فرمائی، حضرت پیر مہرعلی شاہ قدس سرہٗ کی تصانیف عالیہ کی اشاعت کا اہتمام فرمایا، دیگر تقریبات کے علاوہ آپ کے زیر اہتمام حضور غوثِ اعظم ﷺ کا عرس ماہِ ربیع الثانی میں بڑے تزک و احتشام سے ہوتا، لاکھوں کے اجتماع کے با وجود نظم و نسق ایسا شاندار ہوتا تھا کہ کس کو شکایت نہ ہوتی تھی۔

۲۲ جون (۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۴ء) بروز اتوار لاکھوں دلوں کے مرکزِ عقیدت حضرت خواجہ سید غلام محی الدین قدس سرہٗ کمبائنڈ ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں وصال فرما گئے۔ دو لاکھ سے زیادہ افراد نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی اور حضرت پیرمہر علی شاہ گولڑوی کے جوار میں آخری آرامگاہ بنی، جناب ابوالطاہر فدا حسین فداؔ مدیر مہر و ماہ، لاہور نے قطعہ تاریخ کہا۔

ہوئے عازم سوئے جنت ہیں آج فدا! حضرت محی دیں، دیں پناہ
سراپا تھے اک شرعِ دینِ نبی کا نشاناتِ سرِ حقیقت کی راہ
چمکتے نہ چرخِ ولایت پہ کیوں وہ رہی ان پہ مہرِ علی کی نگاہ

سنِ وصل ان کا فداؔ برمحل
کہو "رحلت ہادی خلق آہ"
۹۴ ھ ۱۳

(عبدالحکیم شرف قادری - تذکرہ اکابر اہل سنت - لاہور)

۶۵ اس کی وجہ یہ تھی کہ فقیر کو چند مرتبہ کا تجربہ تھا کہ حضرت پیر صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کمرے میں تشریف فرما ہوتے۔ اور باہر پہرے دار کا لب و لہجہ درست نہ ہوتا تھا۔

Marfat.com

۶۶۔ مناظرِ اسلام مولانا محمد عمر اچھروی قدس سرہٗ:

وسعت علم اور حاضر جوابی میں ان کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی، تقویٰ اور پرہیزگاری میں اپنی مثال آپ تھے۔ انہوں نے مسلک اہلِ سنت و جماعت کے تحفظ کے لئے تحریری اور تقریری کوششوں میں تمام عمر صرف کی وہ ایک ایسی شخصیت تھے جنہیں بلا تخصیص تمام مذاہب باطلہ کے مقابلے میں پیش کیا جا سکتا تھا۔ ہر روز قرآنِ مجید کے پانچ پاروں کی تلاوت اور شب بیداری آپ کے معمولات میں سے تھے۔ دورانِ تقریر آیاتِ قرآنیہ سے اس کثرت سے استدلال کرتے تھے کہ حیرت ہوتی تھی۔

۱۹۰۲ء میں مولانا محمد امین ابن حاجی عبد الملک کے گھر قصور میں پیدا ہوئے۔ قرآن مجید والد ماجد سے پڑھا۔ علومِ دینیہ مولانا صلاح الدین، مولوی محمد حسین لکھوی، مولوی عطاء اللہ لکھوی، مولوی محمد عالم سنبھلی (لاہور) سے پڑھے۔ امامِ اہل سنت امام احمد رضا بریلوی کے شاگردِ رشید مولانا محمد حسین (امام و خطیب پلٹن فیروز پور) کے ہاں کچھ عرصہ زیر تعلیم رہے اور اس عرصہ میں مولانا کے شاگردِ ارشد مولانا علی محمد جماعتی علیہ الرحمتہ قصور) کے ہاں قیام پذیر رہے (جو ان دنوں فتو والہ میں مقیم تھے) مولانا علی محمد جماعتی کے بیان کے مطابق مولانا اچھروی بہت محنتی تھے۔

آپ نے مدرسہ رحمانیہ دہلی میں درسِ حدیث کی تحصیل کی اور سند مولوی عبد اللہ روپڑی اہلِ حدیث سے حاصل کی۔ آپ نے تمام زندگی مسلکِ احناف کی بھر پور حمایت کی۔ مولانا احمد علی سہارنپوری کے تلمیذِ رشید مولانا احمد علی میرٹھی سے دوبارہ حدیث

Marfat.com

شریف کا درس لیا۔

۲ ذو القعدۃ المبارکہ ، ۲۱ دسمبر (۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء) کو آپ دارِ جاودانی کی طرف تشریف لے گئے۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قدس سرہٗ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

حضرت مولانا شریف احمد شرافت نوشاہی نے قطعہ تاریخِ وفات لکھا ؎

جنابِ مولوی فخرِ زمانہ — محمد آں عمر مردِ یگانہ
بعلمِ دین عالی دستگا ہے — بشرع و فقر بس والا نگا ہے
مناظر اہلِ حق بودہ بانصاف — معینِ ملتِ بضیائے احناف
برائے اہل بدعت تیغ قاطع — خلافِ گمر ہاں برہان ساطع
باعدائے نبی شمشیرِ برّ اں — بمیدانِ غزا چوں شیرِ غرّ اں
گریزاں رافضی وہم وہابی — ہم ازوے قادیانی راخرابی
ندائے ارجعی ازحق شنیدہ — سوئے فردوس شد روحش پریدہ

شرافت سالِ وصلش جست ازجاں
ندا آمد بگو "مغفورِ دیّا ں !"

۱۳ ۹۱ ھ

دیگر

زہے مولوی محمد عمر — کہ در دینِ حق بود مثلِ قمر
زترحیلِ وے جوں شرافت بجست — ندا گشت "حافظ محمد عمر"

۱۳ ۹۱ ھ

۶۷ شیخ نابی آفندی حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ کا مرید تھا۔ ترکی کے علاوہ کوئی زبان نہیں جانتا تھا۔ مسلسل پابندی کے ساتھ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تھا۔ کبھی خالی ہاتھ

Marfat.com

نہیں آتا تھا۔ دو عدد فتوت (روٹی کی ایک قسم ہے) حضرت کی بارگاہ میں پیش کرکے آخر مجلس تک حاضر رہتا۔ جوں ہی دستر خوان بچھتا فوراً چلا جاتا۔ مہریں بنانے کا کام کرتا تھا۔ شارع عینیہ میں دوکان تھی احقر فقیر قادری جب بھی ان کے پاس حاضر ہوتا، ترکی قہوہ سے نوازتے اور فوراً ایک مہر کھود کر عنایت فرما دیتے۔ جناب میاں محمد فیاض قادری سجادہ نشین سیدنا داتا گنج بخش (رضی اللہ عنہ) اور دیگر احباب کے لئے بھی ان سے مہریں بنواتا۔

۶۸۔ ماہنامہ ترجمان اہل سنت - کراچی ، فروری ۱۹۷۹ء

۶۹۔ حضرت خواجہ خان محمد تونسوی قدس سرہٗ

خواجہ خان محمد بن خواجہ محمد حامد بن حافظ موسیٰ بن خواجہ اللہ بخش بن خواجہ گل محمد بن شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم ۔ تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خاں (پنجاب) میں ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۳۴ھ / ۲۶، فروری ۱۹۱۶ء میں پیدا ہوئے حصول تعلیم کے بعد والد ماجد حضرت خواجہ محمد حامد سے بیعت و خلافت حاصل ہوئی اور چشت شریف کے سجادہ نشین حضرت سید احمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی خلافت و اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ عالم و فاضل، عابد، زاہد، پابند شریعت پیر طریقت اور قرآن و حدیث پر ماہرانہ نظر رکھتے تھے۔ ۱۹۶۵ء میں پاکستان، ہندوستان، ایران اور عراق کے مزارات عالیہ کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے۔

۱۹۶۰ء میں بڑے بھائی حضرت خواجہ غلام سدیدالدین تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ آٹھ مرتبہ حج

Marfat.com

بیت اللہ شریف و زیارت مدینہ منورہ کی عزت پائی، پہلا حج ۱۹۶۴ء اور آخری حج ۱۹۷۸ء میں ہوا۔ اپنے دور سجادگی میں تونسہ شریف کو خوب رونق و شہرت بخشی، بروز جمعۃ المبارک ۴ مئی ۱۹۷۹ء کو رحلت فرمائی۔

۱۔ تذکرہ خواجگان تونسوی جلد اول - پروفیسر افتخار احمد چشتی
۲۔ وافیات مشاہد پاکستان - پروفیسر محمد اسلم
(بشکریہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی - کراچی)

۷۰ نورعین حضرت قبلہ خواجہ نور جہانیاں چشتی مہاروی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت میاں نور جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ بن خواجہ محمود بخش مہاروی (متوفی ۱۳۷۴ھ) کی ولادت قصبہ مہار میں ۱۳۳۹ھ کو ہوئی۔
آپ کے جدا علی حضرت خواجہ نور محمد مہاروی سلسلہ چشتیہ کے مرد جلیل، راجپوت کھرل قبیلہ سے تھے۔ پندرہ برس کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا۔ مولوی نور احمد صاحب اور مولانا محمد نواز صاحب سے تحصیل علوم فرمائی۔ حضرت خواجہ محمد محمود رحیم چراغ تونسوی بن خواجہ شاہ اللہ بخش تونسوی سجادہ نشین تونسہ شریف سے بیعت ہوئے، والد ماجد کے علاوہ پیر و مرشد سے بھی خلافت و اجازت سے نوازے گئے۔
اصحاب اقتدار نے متعدد مرتبہ خصوصی طور پر مدعو کیا، میرے لئے حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کا مصلی ہی کافی ہے، فرماتے ہوئے انکار کر دیتے۔
مدینہ منورہ کی حاضری و اشد ضرورت کے علاوہ آستانہ عالیہ سے

Marfat.com

کہیں باہر نہ جاتے، عمر بھر نظام مصطفیٰ (ﷺ) کے نفاذ کی جدوجہد فرماتے رہے۔ متعدد مرتبہ زیارت مدینہ منورہ اور حج بیت اللہ کے شرف سے مشرف ہوئے ۔ تہتر (۷۳) برس کی عمر میں ۱۴۱۲ھ کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور اپنے والد گرامی قدر کے قدموں میں آسودہ خاک ہوئے۔

۷۱ فقیرمحمود سدیدی علامہ- ملفوظات خواجہ خان محمد تونسوی - صفحہ ۱۴۔
۷۲ مرشد عالم صفحہ ۲۲۴
۷۳ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۲۱
۷۴ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۲۲
۷۵ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۲۴
۷۶ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۲۴_۲۲۵
۷۷ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۲۶
۷۸ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۳۸
۷۹ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۴۲
۸۰ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۴۳
۸۱ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۴۴
۸۲ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۴۴
۸۳ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۴۵
۸۴ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۴۶_۲۴۷
۸۵ فتاویٰ رشیدیہ ۔ مکتبہ تھانوی دیوبند صفحہ ۱۱۰
۸۶ فتاویٰ رشیدیہ ۔ مکتبہ تھانوی دیوبند صفحہ ۲۸۰
۸۷ فتاویٰ رشیدیہ ۔ مکتبہ تھانوی دیوبند صفحہ ۲۸۰
۸۸ مہر منیر صفحہ ۲۶۱_۲۶۲

Marfat.com

۸۹ مہر منیر صفحہ ۲۶۲_۲۶۳

۹۰ مہر منیر صفحہ ۲۶۳_۲۶۴

۹۱ آڈیو کیسٹ مملوکہ: عبدالروف قادری نزیل جدہ

۹۲ آڈیو کیسٹ مملوکہ عبدالعزیز خان قادری مالک کونٹینٹل ٹریولز لاہور

۹۳ فقیر قادری کے عرض کرنے پر فرمایا:
روزانہ ایک وقت خاص پر یا قادر، یا قائم، یاقوی، یا مقتدر پڑھنے سے جوانی زیادہ دیر قائم رہتی ہے۔

۹۴ مرقع حجاز آگرہ صفحہ ۲۱۱

۹۵ ٹونک رباط میں پانی اسٹور کرنے کے لئے دو بہت بڑی بڑی ٹنکیاں تھیں۔

۹۶ **عبدالعزیز خان قادری** مالک کونٹی نینٹل ٹریولز لاہور و عمید حزب القادریہ لاہور۔ شیخ الاسلام سیدی قطب مدینہ قدس سرہٗ کے مرید باصفا، بہت کم گو، کریم النفس، غریب پرور، دین اور دینی مدارس کی خدمت کرنے والے ہیں۔ عربی، انگریزی و اردو میں متعدد دینی کتب طبع کرا کر حبیب کریم ﷺ کی خوشنودی کے لئے پوری دنیا میں تقسیم کر رہے ہیں۔ الحمدللہ، یہ سلسلہ جاری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جاری رہے گا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔
ان کے والد کریم جناب عبدالمجید خان قادری رحمتہ اللہ علیہ متوفی ۱۹۹۵ء پولیس آفیسر تھے، الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے ان کو رزق حرام سے محفوظ رکھا، تنگ دستی میں بڑی کٹھن زندگی بسر کی مگر ان کی طبیعت کسی خلاف شرع امر کی طرف مائل نہ ہوئی۔ ایک وقت وہ تھا کہ ریلوے میں ڈی - ایس - پی تھے، احقر کبھی ملاقات کے

Marfat.com

لئے جاتا تو اردلی سے ایک پاؤ دودھ منگواتے اور تین کپ چائے بنانے کو کہتے۔ایک کپ احقر کو عنایت کرتے۔ دوسرا اردلی کے لئے اور تیسرے سے خود راحت پکڑتے۔ بھلا لاہور ریلوے اسٹیشن پر چائے کی کیا کمی تھی مگر خوف خدا ہر جگہ اور ہر وقت اپنے اوپر مسلط رکھا۔ عاشق رسول مقبول (ﷺ) تھے، احقر نے متعدد مرتبہ مدینہ طیبہ میں ان کی حالت دیکھی، حضرت میاں میر قادری ﷺ سے دلی تعلق تھا۔ آپ کی مسجد میں عرصہ دراز تک اذان کہتے رہے۔ کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے خالق حقیقی کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے۔

انا للہ وا نا الیہ راجعون۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ عبدالقیوم قادری نے نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت میاں میر قادری قدس سرہٗ العزیز کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

۹۷ **میاں محمد فیاض قادری** زید مجدہ سنوسی الہند سرکار مجاہد اعظم سیدی محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری قدس سرہٗ کے دست حق پرست پر بیعت کرنے کا شرف رکھتے ہیں، مجاہد اعظم سے خرقۂ خلافت بھی عنایت ہوا۔ سیدی قطب مدینہ ﷺ کی بیعت سے بھی مشرف ہوئے،شہزادہ اعلحضرت سیدی مصطفیٰ رضا خاں نوری ﷺ نے داخل سلسلہ فرماتے ہوئے، اوراد و وظائف کی اجازت سے نوازا۔ حضرت علامہ ریحان رضا خان قادری ﷺ نے بھی اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا، زبدۃ الحکماء حضرت صوفی حکیم محمد عظیم قاسمی قادری رحمتہ اللہ علیہ و شیخ سید احمد محمد علوی مدنی ﷺ سے بھی اجازت و خلافت ہے۔ حضرت اشرف المشائخ علامہ غلام

Marfat.com

قادر اشرفی قدس سرہٗ اور مخدومی و محترمی حضرت پیر سید حیدر حسین شاہ علی پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے خصوصی مراسم تھے۔آپ کے والد مکرم حضرت میاں قمر الدین چشتی نظامی متوفی ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء سجادہ نشین سیدنا علی ہجویری ؒ فرید العصر حضرت میاں علی محمد خاں چشتی (بسی شریف) قدس سرہٗ کے مرید صادق، بڑے حلیم الطبع اور کم گو انسان تھے۔

۹۸ حضرت مہر محمد صوبہ رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ نقشبندیہ کے شیخ طریقت تھے۔ فقیر قادری کی خالہ (آپ کی بہو تھیں) فرمایا کرتیں میاں جی (مہر محمد صوبہ رحمتہ اللہ علیہ)حضرت غوث اعظم ؒ کے بڑے عاشق تھے۔ ہر ماہ گیارہوں شریف کا ختم منعقد کیا کرتے تھے۔ جب میں اپنے والد (مہر چنن دین رحمتہ اللہ علیہ) اور میاں جی (مہر محمد صوبہ)کے ساتھ حج کرنے گئی، اس وقت میں بہت کم عمر تھی۔ تمہارے مرشد کی شکل مجھے یاد نہیں رہی۔ میاں جی تو آپ (قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ) کی اپنی زندگی میں بہت تعریفیں کرتے رہتے تھے۔ میں نے میاں جی کو کسی دوسرے شخص کا اس طرح تذکرہ کرتے نہیں سنا۔

آپ کے مریدین خصوصاً نذر محمد نمبردار رحمتہ اللہ علیہ نزولی بازار مزنگ لاہور اور آپ کے خلیفہ بابا علم دین تو بہت ہی پابند تھے۔

۹۹ علامہ سیدابوالحسنات۔ رفیق السفر الی بلد خیرالبشر ۔ صفحہ ۲۲۲۔۲۲۳

۱۰۰ علامہ سیدابوالحسنات۔ رفیق السفر الی بلد خیرالبشر ۔ صفحہ ۱۵۸

۱۰۱ شیخ عبدالحق محدث دھلوی: جذب القلوب ترجمہ علامہ محمد صادق بہاولپوری نوری کتب خانہ لاہور۔

Marfat.com

۱۰۲ سید جعفر بن حسن برزنجی: سید الشہداء تقدیم : پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ادارہ مسعودیہ ، کراچی۔

۱۰۳ یوسف بن اسماعیل النبہانی : جامع کرامات الاولیاء دار الفکر بیروت صفحہ ۱۳۲_۱۳۵

۱۰۴ مسجد المستراح

سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ ؓ کے مزار شریف کو جاتے وقت آدھے راستے میں ایک مسجد موجود ہے۔ جس کا دوسرا نام مسجد بنی حارثہ ہے۔ جنگ احد کے وقت جب رسول اللہ ﷺ بمعہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تشریف لے جارہے تھے تو اسلحہ کے بوجھ اور تھکن کے سبب اس وقت وہاں کچھ دیر کے لئے آرام فرمایا۔ اس جگہ آرام فرمانے میں دوسری حکمت یہ تھی کہ جنگ سے پہلے دشمن کے حالات کی کچھ خبریں معلوم کر لی جائیں۔

اس جگہ تشریف رکھتے ہوئے سید الانبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا :

"جس نبی نے بھی جہاد کے لئے زرہ پہنی، جب تک جہاد نہیں کیا، زرہ کو نہیں اتارا۔"

یہ مشہور ہے کہ رسول کریم ﷺ شہدائے احد کی زیارت کو جاتے یا آتے ہوئے کچھ وقت یہاں آرام فرماتے تھے۔

۱۰۵ تذکرۂ جمیل صفحہ ۲۲۱-۲۲۳

۱۰۶ سید احمد حسین امجد حیدر آبادی، نواب سالار جنگ کی وفات ۱۳۰۰ھ کے پانچ چھ سال بعد حیدرآباد دکن میں پیدا ہوئے۔ امجد صاحب کی زندگی شروع ہی سے آزمائش میں رہی، ابھی سوا ماہ

Marfat.com

کے بھی نہ تھے کہ والد نے داغ یتیمی دیا اور پالنے پوسنے کی ساری ذمہ داری والدہ پر پڑ گئی۔ سن شعور آیا تو روز گار کی تلاش میں مارے مارے پھرتے رہے، یہ آزمائش کچھ کم نہ تھی کہ ان کی زندگی میں ایک ایسا المیہ پیش آیا، جس نے انہیں بدل کر رکھ دیا۔

حیدر آباد شہر کے عین وسط میں ایک چھوٹی سی ندی بہتی ہے۔ اسے موسیٰ یا موسیٰ ندہ بھی کہتے ہیں۔ شعبان ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء میں اس ندی نے عذاب الٰہی بن کر قیامت کا سماں پیدا کردیا۔ ہزاروں جانیں ضائع ہوگئیں اور قریب کے سارے محلے چشم زدن میں ملیامیٹ ہوگئے، امجد صاحب بھی اپنے خاندان کے ساتھ پانی کے زبردست ریلے میں بہہ گئے۔ان کی والدہ ، بیوی اور چار سالہ بچی بھی طغیانی کی نذر ہوگئے صرف امجد صاحب کسی طرح بچ گئے، وہ اپنی خود نوشت داستان میں فرماتے ہیں:

ماں نے بیٹے کی آواز سن لی، اس بدحواسی میں ہاتھ بڑھا کر ایک پتلی سی ڈالی پکڑ لی اور ہماری طرف دیکھ کر کہا۔ ہائے بیٹا میرے دونوں چاند (یعنی بہو اور پوتی) ڈوب گئے، ہم نے کہا خیر جو ہوا سو ہوا تم کسی طرح بچ جاؤ۔

" اور وہ پتلی سی ڈالی چھوٹ گئی (جو والدہ نے پکڑی ہوئی تھی) اماں کے دو چاند کے ساتھ ہی ایک چاند (یعنی ماں) بھی ہمیشہ کے لئے پانی میں ڈوب گیا، ہم ننگ خاندان، خاندان کو ڈبو کر ڈوبتے ڈوبتے ندی کے زبردست دھارے میں بہتے چلے گئے۔ اس دھارے میں کچھ دور بہے اور زنانہ ہسپتال کی محاری میں آنے کے بعد ہسپتال کی بیمار عورتوں نے ہمت کر کے ڈوبنے سے بچا لیا۔"

Marfat.com

پھر کئی برس بعد امجد صاحب کا نکاح مولانا نادر الدین کی صاحبزادی جمال النساء بیگم سے ہوا، یہ بڑی صاحب دل خاتون تھیں، جنہوں نے امجد صاحب کے روحانی ارتقاء میں اہم کردار ادا کیا، بیوی کے ساتھ حج پر گئے، واپسی پر ان کا انتقال ہوگیا۔ یہ صدمہ امجد صاحب کے لئے سیلاب کے حادثہ سے کم نہ تھا۔ اس کے بعد دو عقد اور کئے مگر زندگی کی مسرتیں نہ لوٹیں۔ ان پے درپے صدمات نے امجد صاحب کی زندگی کا رخ بدل دیا اور دنیا کی بے ثباتی کے احساس اور حزن و ملال کی کیفیت نے ان کی طبیعت میں ایک جذب و وارفتگی کی صورت پیدا کر دی اور یہی سوز و گداز مختلف مراحل سے گزر کر ان کی شاعری کا طرۂ امتیاز بن گیا۔

(ماہنامہ ضیاء حرم، لاہور اپریل ۱۹۷۷ء)

۱۰۷ نقصان نہ دے گا تجھے عصیاں میرا
غفران میں کچھ خرچ نہ ہوگا تیرا
جس سے تجھے نقصان نہیں کردے معاف
جس میں تیرا کچھ خرچ نہیں دے مولی

(احمد رضا خان قادری اعلحضرت - حدائق بخشش صفحہ ۳۶۶)

۱۰۸ رؤف احمد نوشاہی

آپ حضرت نوشہ گنج بخش قادری ؒ کی اولادِ امجاد میں سے تھے۔ اور مخدوم اہل سنت حضرت پیر سید محمد معصوم شاہ جیلانی قادری قدس سرہٗ بانی نوری کتب خانہ لاہور کے مرید خاص و خلیفہ تھے۔ خلوص، تواضع، ایثار ایسی صفات سے آراستہ تھے۔

Marfat.com

حضرت پیر صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کے ایک دوسرے مرید با صفا ڈاکٹر اختر حسین رحمتہ اللہ علیہ مالک پنجاب ہوٹل ریلوے اسٹیشن لاہور، نہایت مخلص، ہمدرد اور وفاشعار،خلیق و ملنسار انسان تھے۔ بغیر کسی تعلق و واسطہ کے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے، کسی مجبور کی ہر طرح سے خدمت کرنے کو تیار رہتے تھے، اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر سے نوازے ان کے احقر رقم الحروف پر بھی بہت احسانات ہیں۔

پناہ دینے والا انسان [۱۰۹]

میں مجرم ہوں آقا (ﷺ) مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

قطب مدینہ قدس سرہٗ مدینہ طیبہ کا ایک واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے: باب جبرائیل کی طرف کوئی قتل کرکے بھاگا تنگ گلی تھی، سپاہی اس کے پیچھے تھے۔ ایک مکان کے دروازے پر بوڑھا آدمی کھڑا تھا۔ قاتل نے کہا شیخ سپاہی میرے پیچھے ہیں مجھے پناہ دو۔ اس بوڑھے نے اس کو اپنے مکان میں داخل کر لیا اتنے میں پولیس والے بھی پہنچ گئے۔ انہوں نے پوچھا کہ اسطرف سے کوئی بھاگتا ہوا گزرا ہے۔ وہ خاموش رہے۔ دوبارہ انہوں نے سوال کیا اور کہا وہ تمہارے بیٹے کو قتل کرکے بھاگا ہے۔مقتول ان کا اکلوتا بیٹا تھا تو انہوں نے کہا، جو بھی ہے میں نے اس کو پناہ دے دی ہے، انہوں نے قاتل کو قتل معاف کر دیا۔

[۱۱۰] سفرنامہ حجاز، مطبوعہ نوری بکڈپو لاہور صفحہ ۱۹۶
[۱۱۱] سفرنامہ حجاز، مطبوعہ نوری بکڈپو لاہور صفحہ ۱۴۷
[۱۱۲] سفرنامہ قبلتین نعیمی کتب خانہ گجرات صفحہ ۳۷، ۳۸

Marfat.com

۱۱۳ سفرنامہ قبلتین نعیمی کتب خانہ گجرات صفحہ ۱۰۶

۱۱۴ باب السلام سقیفہ الرصاص میں حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ کے مکان کے سامنے مقیم تھے۔ (فقیر قادری)۔

۱۱۵ سفرنامہ قبلتین نعیمی کتب خانہ گجرات

۱۱۶ مرقع حجاز عزیز پریس آگرہ صفحہ ۲۰۴

۱۱۷ جادہ و منزل صفحہ ۱۵۱

۱۱۸ **غوث اعظم ؓ سے مجدد صاحب کا فیض حاصل کرنا:**

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ مبدء و معاد میں صفحہ ۲ پر اپنے مقامات و ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"جیسا کہ گذشتہ مقامات میں ہوئی آتی تھی وہاں سے آگے مقامات اصل میں ترقی عنایت فرمائی۔ اور اصل الاصل تک پہنچا دیا۔ اس آخر عروج میں جو مقامات اصل کا عروج ہے۔ حضرت غوث اعظم محی الدین شیخ عبدالقادر قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس کی روحانیت کی مدد نصیب ہوئی جس نے اپنی قوتِ تصرف سے ان مقامات سے عبور کرا کے اصل الاصل تک پہنچا دیا۔ وہاں سے پھر جہان کی طرف لوٹایا۔ چنانچہ لوٹتے وقت ہر مقام سے عبور حاصل ہوا۔"

۱۱۹ آڈیو کیسٹ مملوکہ میاں محمد اویس قادری سجادہ نشین سیدنا داتا گنج بخش لاہور۔

۱۲۰ آڈیو کیسٹ مملوکہ حامد رضا قادری سجادہ نشین حضرت داتا گنج بخش لاہور

۱۲۱ آڈیو کیسٹ مملوکہ عبدالرؤف قادری نزیل جدہ۔

۱۲۲ آڈیو کیسٹ مملوکہ عبدالرؤف قادری نزیل جدہ۔

۱۲۳ آڈیو کیسٹ مملوکہ سیدی برکات محمد حبیب الرحمٰن قادری نزیل مدینہ منورہ۔

۱۲۴ آڈیو کیسٹ مملوکہ سید محمد حسن جیلانی نوری ضیائی۔ نوری بک ڈپو لاہور

Marfat.com

۱۲۵ **حافظ سردار احمد مدنی**

ثناخوان مصطفیٰ (ﷺ) پرانے مہاجرین میں سے ہیں۔ حضور قطب مدینہ ؒ کی محفل میں مستقل حاضری دینے والوں میں سے ہیں۔ اسی وجہ سے سید محمد حسن گیلانی قادری مالک نوری بکڈپو لاہور، ان کو درباری نعت خوان کے نام سے یاد فرمایا کرتے ہیں۔

۱۲۶ **مستری نور محمد** رحمتہ اللہ علیہ مہاجر مدنی

مستری نور محمد مہاجر مدنی ابن محمد دین ۱۹۲۰ء میں اپنے ننہال کے ہاں امرتسر میں پیدا ہوئے، سیالکوٹ کے رہنے والے تھے، اپنے تعارف میں سیالکوٹ کا ذکر ضرور کرتے اور فرماتے حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ بھی سیالکوٹ کے ہیں۔ ۱۳۷۳ھ میں بغداد مقدس، سوریا، اردن اور قدس شریف کی زیارات کرتے ہوئے مدینہ طیبہ حاضر ہوگئے۔ عرصہ دراز تک مسجد نبوی شریف میں مرمت کا کام کرتے رہے۔ بڑے ہی کریم تھے۔ رات جب حرم النبوی شریف کے دروازے بند ہو جاتے تو مستری صاحب مرمت کے کام کے لئے مسجد شریف میں داخل ہو جاتے پوری رات اندر مرمت کے کام میں لگے رہتے۔ فقیر قادری و دیگر متعدد حضرات کو بطور مزدور اپنے ساتھ اندر لے جاتے۔ ان ہی کے وسیلہ سے حجرہ مقدس میں مرمت کی عزت کا شرف بھی نصیب ہوا۔

صاحب دیوان نعت خواں تھے۔ حضرت قطب مدینہ ؒ کی محفل میں ہمیشہ حاضر ہوتے اور قصائد سے محظوظ فرماتے۔

Marfat.com

۱۴۱۶ھ میں واصل بحق ہوئے اور بقیع شریف کی مٹی میں ملنے کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔ اللہ کریم جل شانہ بجاہ محبوب اعظم ﷺ مجھ حقیر کو بھی اس مٹی مبارک سے نوازے۔

آمین ثمہ آمین۔

ہو مدینہ طیبہ میں میرا مدفن اے خدا
شاہ ضیاء الدین قطب الاولیاء کے واسطے

۱۲۷ آڈیو کیسٹ محلوکہ : عبدالرؤف عثمان قادری نزیل مدینہ منورہ

۱۲۸ ستار عربی لفظ ہے جس کا معنی ہیں پردہ ڈالنے والا، اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام ہے۔ عربی میں عام طور پر عیب چھپانے والا کے معنوں میں ستار ہی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ احقر راقم الحروف کوخصوصی طور پر پردہ پوشی کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کچھ زائر حاضر، باتوں میں مشغول تھے۔اور حرم النبوی میں عوام کی کچھ نامناسب حرکات کا ذکر کر رہے تھے۔احقر نے بھی کہہ دیا کہ بعض لوگ تشہد میں بیٹھے دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیوں کو ہلاتے رہتے ہیں۔

سیدی قطب مدینہ قدس سرہٗ نے فرمایا:

سیدی عارف کیا تم حرم شریف، حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بارگاہ میں لوگوں کے عیب دیکھنے جاتے ہو؟ ستار بنو، احقر نے معذرت طلب کی، حضرت قدس سرہٗ خوش ہوئے فرمایا درود پاک کی کثرت کرواور بہت دعاؤں سے نوازا۔

۱۲۹ حضرت پیر سید حیدر حسین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ علی پوری کی تعریف فرماتے ۔ فرماتے:

''حیدر حسین شاہ معاملے کے بڑے درست ہیں۔''

Marfat.com

۱۳۰ **سلسلہ قادریہ**

حضرت شاہ محمد سلیمان پھلواروی چشتی قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۱۳۵۴ھ تحریر فرماتے ہیں :

''اے عزیز ! تم سیر و تواریخ اولیاء اس زمانے تک پڑھ جاؤ، دیکھو گے کہ کتنے طریقے پیدا ہوئے، پھر ان کا زور و شور ہوا مگر ظاہر میں اب اس کا اجراء مسدود ہو گیا، بخلاف ہمارے طریقۂ شیخ عبدالقادر جیلانی ﷺ کے، کہ وہ تمام طرق اولیاء میں سما گیا اور ہر طریقے میں اس کی زندگی اور ہر شجرے میں اس کی تازگی ہے، ہندوستان ہی کے موجودہ طرق و سلاسل کو دیکھ لو، کوئی طریقہ اس کی آمیزش سے خالی نہیں۔
والحمد للہ علی ذلک۔''

(شمس المعارف صفحہ ۶۰۴)

۱۳۱ سکندر لکھنوی ممدوح کائنات، خلیل بک ڈپو کراچی صفحہ ۱۴ سے ۲۷

۱۳۲ حکیم وحید احمد رحمتہ اللہ علیہ جناب حکیم موسیٰ صاحب کے بھانجے تھے۔ بڑے مخلص اور ملنسار انسان تھے، کسی اوباش نے ان کے مطب پر فائر کر کے ان کو شہید کر دیا۔

Marfat.com

۱۳۳

۷۸۶
۹۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیخ مکرم ہدایت نما لاکھوں سلام

ھو القادر

عنقریب مکتوب شفیق مکتوب امید مکتوب

حیران ہوں کہ آپ کو لکھا جائے مکتوب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی

خدمت شریف واجب الاحترام و مخلص الرشید

حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی مدظلہ العالی مناسب الحاج

محمد عارف صاحب قادری ضیائی اجمیری

وہ [illegible] کہ آپ حج بیت اللہ شریف کیلئے روانہ ہو

رہے ہیں حضور نا چیز کو بھی صرف سے صادق یاد

فرمائیں گے۔ حضرت مولانا ضیائی صاحب میرے والد بزرگوار

کے بھی مخلص دوست تھے ان کی دعا کی میں ضرورت ہے

اگر مولانا حضرت جا رہے ہیں تو ملاقات ضرور [illegible]

میاں زبیر احمد سجادہ نشین سید نا علی ہجویری ؒ کے مکتوب کا عکس

Marfat.com

میاں زبیر احمد سجادہ نشین سیدنا علی ہجویری ؒ کے مکتوب کا عکس

Marfat.com

۱

آپ نے جو ٹریبیوٹ متعلق کلکتہ کی ارسال فرمایا
رہے حق البتہ دگر اچھی سرسبزی سے کچھ شبہ نہیں
مل جائے تو بہتر کیونکہ اتنی قیمت کی ہے جس کے میں ادا
کر سکوں میرا بھی ان دگر بالائی فی 1000 کے قریب
کوئی ٹکٹ سیٹ مل جائے تو صلاح ترہ فرما دیں
البتہ دو چار سیر اوپر بھی ہو جائے تو کوئی حرج
نہیں ۔

حضرت طاہر بری والا سلام کی طرف سے سلام
قبول فرمائیں میرے بھی جیوں ابوالمعالی جاوید
سلمہ تعالیٰ فیہ ۔ میاں شاہین عالم سلمہ سے بھی
دلا امتیاز الحق ۔ اشرف علی خان سلمہ دیگر متوسلین
کی طرف سے سلام حاضرانہ قبول فرمائیں ۔

حضرت میرے لئے دعا فرماتے رہا
کریں کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے بزرگوں کے قدموں کی خاک سر پر بنوا رکھے
صدقے تاوری ۔

محتاج دعا
زبیر احمد قادری

میاں زبیر احمد سجادہ نشین سید نا علی ہجویری ؒ کے مکتوب کا عکس

Marfat.com

از الحاج رضا قادری فیصل آباد

۷۸۶/۹۲

۱۱-۱۲-۹۶

سکرٹری صفطمی حضرت الحاج محمد عارف رضوی قادری فیصل آباد صاحب

السلام علیکم ۔ آپکا محبت نامہ ملا پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ جناب نے اس ناچیز کو باقاعدہ یاد رکھا اور یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے ہمارے لیے شجرہ مبارک پہلے ہی سے رکھا ہے ۔ امید ہے ہمارے لیے آپ حضرت صاحب سے غلامی کی سند بھی لیتے آئیں گے ۔

ہمیں بہت فکر تھی کہ شاید ہمارا خط آپ تک نہیں پہنچ رہا ۔ خدا کا شکر ہے کہ خط آپ کو مل گیا ۔ آپ نے جو ہم پر احسانات کیے ہیں اس کے لیے ہم آپ کے تاحیات شکر گزار رہیں گے

ہمیں بہت خوشی ہو رہی ہے کہ آپ پاکستان تشریف لا رہے ہیں ۔ اس میں بھی بہت مصلحتیں ہیں اور پھر ہماری شادی بھی آخر کون کرے گا ۔

جناب امجد رضا قادری کے مکتوب کا عکس

Marfat.com

جناب حضور آپ یہ ارادہ پکا ہی رکھیں سب

آپ کی آمد کے منتظر ہیں

خدا کرے یہ خط آپ تک پہنچ جائے

باقی حضرت کی خیریت سے آپ

اللہ تعالیٰ عیسیٰ کی برکت سے آپ کو

خدا حافظ

فقط محتاج دعا

امجد رضا قادری وفقہ اللہ تعالیٰ

جناب امجد رضا قادری کے مکتوب کا عکس

Marfat.com

۱۳۴ محبوب علی خان قادری : سوانح شیر بیشۂ اہل سنت، مصلح الدین پبلی کیشنز، کراچی، صفحہ ۲۸۲

۱۳۵ نقیب الاشراف حضرۃِ جیلانیہ حضرت سید سلیمان بن اسماعیل بن مصطفیٰ الواعظ بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۳۱۵ھ میں بغداد شریف میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی پھر حضرۃ جیلانیہ کے علماء و مشائخ سے کسب فیض فرمایا۔ اولاً آپ چھ ماہ بغداد مقدس اور چھ ماہ مدینہ طیبہ میں بسر کرتے پھر مستقلاً ارض محبوبہ کو مسکن بنالیا، ایک برس مستقل قطب مدینہ قدس سرہٗ کے مہمان رہے، ان دنوں آپ قدس سرہٗ کا قیام باب السلام سقیفۃ الرصاص میں تھا، حضرت سید سلیمان ﷺ کو مدینہ طیبہ میں اٹھاون (۵۸) سال کی عمر میں سیدنا غوث الاعظم ﷺ نے خواب میں حکم فرمایا کہ نکاح کرو، اس وقت آپ کی بینائی انتہائی ضعیف ہوچکی تھی، اس لئے خیال ہوا، معذور ہوں اور عمر بھی زیادہ ہے اس لئے نکاح نہیں کرنا چاہیئے۔ چار سال بعد باسٹھ (۶۲) برس کی عمر میں دوبارہ سختی سے حکم ہوا کہ نکاح کرو تمہاری عمر بانویں (۹۲) برس ہوگی، تین لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوں گیں۔ پھر آپ نے نکاح کیا الحمد للہ ویسے ہی ہوا۔ احمد، محمد، محمود تین بیٹے عائشہ و فاطمہ دو بیٹیاں پیدا ہوئیں، اپنی زندگی کے آخری مہینوں میں جب فقیر قادری آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو کبھی کبھی اپنی عمر کا حساب لگواتے اور فرماتے بانوے برس پورے ہونے والے ہیں۔

بے حد سخی، بہت ہی خوش اخلاق اور مستجاب الدعواۃ تھے، بانوے (۹۲) برس کی عمر پانے کے بعد ۱۴۰۷ھ میں وصال ہوا، اور بقیع شریف میں مدفون ہوئے رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہیں :

Marfat.com

۱۷ محرم ۱۳۸۴ھ/ ۲۸ مئی ۱۹۶۴ء پنجشنبہ آج صبح سویرے بعد نماز فجر ہی ہم حضرت شیخ سلیمان الواعظ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ان کی خدمت میں ہم نے حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کا خط پیش کیا۔ آپ خود تو نابینا ہو چکے ہیں۔ اپنے خادم احمد سے آپ نے وہ خط پڑھوایا، مضمون سن کر ہم پر بہت مہربان ہو گئے۔ ہمارا سامان اپنے کمرے میں رکھوالیا اور ہم سے فرمایا کہ تم رات بھر کے جاگے ہوئے ہو، ہمارے بستر پر سو جاؤ، چنانچہ ہم سو رہے۔ کچھ دیر بعد ہم کو اٹھا کر ناشتہ کرایا، بعد نماز ظہر کھانا کھلایا، اور حضرت عبدالقادر گیلانی جو یہاں چاؤشی کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ بہت کوشش کر کے ان سے ہم کو اوپر ایک وسیع کمرہ دلوایا۔

(سفر نامہ قبلتین - نعیمی کتب خانہ گجرات صفحہ ۱۳۶)

۱۳۶ امیر دعوت اسلامی مولانا محمد الیاس عطار - سیدی قطب مدینہ

۱۳۷ ماخذ اولیائے سیالکوٹ از رشید نیاز مطبوعہ سیالکوٹ

۱۳۸ محمد عبدالحکیم شرف : تذکرہ اکابر اہل سنت

۱۳۹ رضی حیدر خواجہ: تذکرہ محدث سورتی۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد: کچھ صاحب تذکرہ کے بارے میں صفحہ ۱۷ تا ۲۰

۱۴۰ مفتی مکہ معظمہ سیدی عبدالرحمٰن سراج قدس سرہٗ

حضرت سیدی شیخ عبد الرحمٰن عبد اللہ سراج ۱۲۳۹ھ میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ قرآن کریم حفظ کیا اور دیگر علوم و فنون حاصل کئے، اپنے والد عبداللہ سراج و مفتی مکہ استاذ العلماء شیخ جمال عبداللہ سے شرف تلمذ سے مشرف ہوئے۔ شیخ عبداللہ سراج کی

Marfat.com

رحلت کے بعد مکہ معظمہ کے شیخ العلماء کی سند پر رونق افروز ہوئے۔ حضرت علامہ سید احمد زینی دحلان مفتی شافعیہ و مولانا رحمت اللہ ہندی بانی مدرسہ صولتیہ سے علوم اخذ فرما کر اپنے ہم عصر علماء سے ممتاز ہوئے ۔ جب آپ کے استاد علامہ مفتی جمال عبداللہ، مدینہ طیبہ کی زیارت کے لئے گئے تو آپ کو اپنی مسندِ افتاء پر اپنا نائب مقرر کر گئے۔ حضرت علامہ شیخ جمال کے رحلت فرمانے پر مفتی مکہ مکرمہ کے عہدہ پر فائز ہوئے، جب تک منصب افتاء پر فائز رہے کسی سے ہدیہ قبول نہ کیا۔
(اعلام الحجاز، محمد علی مغربی)

آپ نے تقریباً ایک سو مشائخ سے سند حدیث حاصل کی۔ علامہ حاج احمد المملطیلی مکی و شیخ عثمان بن خضر و عبدالملک القلعی و محمد بن ھاشم فلانی و شیخ صدیق بن صالح انہاوندی و احمد الشنقیطی و مرزیجان شیخ حبیب الرحمٰن ہندی و شیخ احمد ابوالخیر مرداد مکی و محمد بن محمد المرغنی وغیرہم سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے شیخ احمد رضا خاں قادری بریلوی ہندی و شیخ محمد مراد قازانی مکی و معمر جمال الدین و شیخ جمال مکی وغیرہم روایت کرتے ہیں۔ (فہرس الفہارس)

جب آپ مفتی احناف مکہ معظمہ تھے اس وقت شیخ محمد عابد بن حسین مفتی مالکیہ و سید ابراہیم نائب الحرم مفتی حنابلہ و سید عبداللہ بن محمد الزواوی مفتی شافعیہ اور سید علوی سقاف نقیب الاشرف تھے۔

مفتی عبدالرحمٰن سراج اپنے بیٹے عبداللہ عبدالرحمٰن کو ساتھ لے کر مصر چلے گئے اور ۱۳۱۴ھ میں ۷۵ سال کی عمر میں

Marfat.com

وہاں ہی وصال فرمایا۔

(محمد علی مغربی اعلام الحجاز جلد ۳)

سندِ اجازت

شیخ الاسلام ابی الخیر محمد بن محمد الجزری الشافعی۔ حضرت الشیخ ابی القاسم عمر بن فہد۔ حضرت الحافظ جلال الدین السیوطی۔ حضرت الشیخ السراج عمر بن الجائی۔ حضرت الشیخ علی الاجہوری۔ حضرت مولائی الشریف محمد بن عبداللہ۔ حضرت الشیخ محمد بن سنۃ العمری۔ حضرت الشیخ صالح الفلاتی۔ حضرت الشیخ عبداللہ سراج مفتی مکہ۔ حضرت عبدالرحمٰن سراج مفتی مکہ۔ حضرت الشیخ احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی۔ قطب مدینہ ضیاء الدین احمد القادری

۱۴۱ محمد مسعود احمد ڈاکٹر پروفیسر. حیات امام اہلسنت۔ رضا اکیڈمی لاہور

۱۴۲ ہفت روزہ خطیب دہلی مورخہ ۲۲، مارچ ۱۹۱۵ء صفحہ ۱۷۳، ۱۷۴، ج ۱، صفحہ ۱۱، ماخوذ امام احمد رضا نمبر ہفت روزہ ہجوم صفحہ ۱۵)

۱۴۳ بحوالہ: عبدالحیٔ رضوی مولانا: تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ ۴۴۵

۱۴۴ محمد مسعود احمد ڈاکٹر پروفیسر، حیات امام اہلسنت۔ رضا اکیڈمی لاہور

۱۴۵ اکرام امام احمد رضا'' صفحہ ۳۰

۱۴۶ پروفیسر مجید اللہ قادری: تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، کراچی صفحہ ۲۶۵ ۔ ۱۷۱

۱۴۷ عبدالحی بن عبدالکبیر الکتانی فہر الفہارس

۱۴۸ خیر الدین الزرکلی: الاعلام جلد ۱، صفحہ ۱۳۵، مطبوعہ بیروت

۱۴۹ خیر الدین الزرکلی: الاعلام جلد ۷، صفحہ ۱۵۷۔۱۵۸، مطبوعہ بیروت

۱۵۰ محمد الیاس برنی صراط الحمید، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ صفحہ ۱۷ ۔ ۱۳۴۶ھ

Marfat.com

۱۵۱ خیر الدین الزرکلی : الاعلام جلد ۱ صفحہ ۱۳۵ مطبوعہ بیروت

۱۵۲ عبدالحی بن عبدالکبیر الکتانی : فہرس الفہارس صفحہ ۹۲۸ مطبوعہ بیروت

۱۵۳ محمد عبدالحی بن عبدالکبیر الکتانی۔ فہرس الفہارس صفحہ ۳۲۹۔۳۳۰ مطبوعہ بیروت

۱۵۴ محمد عبد الحی بن عبد الکبیر الکتانی۔ فہرس الفہارس صفحہ ۱۱۰۷ تا ۱۱۱۰

۱۵۵ **مختصر شرح قصیدہ ہمزیہ**

قصیدہ ام القریٰ فی مدح خیر الوریٰ ﷺ المشہورۃ بالہمزۃ، عارف باللہ حضرت علامہ شیخ شرف الدین ابی عبداللہ محمد بن سعید البوصیری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۶۹۴ھ کا اٹھارہ فصلوں پر مشتمل چار سو چھپن (۴۵۶) اشعار کا قیصدہ مبارکہ ہے اس کی مختصر شرح حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی قدس سرہٗ العزیز نے فرمائی الحمدللہ یہ قصیدہ بمع مختصر شرح منجانب حزب القادریہ لاہور، باہتمام عبدالعزیز خان قادری ضیائی ﷺ ۱۴۱۸ھ میں زیور طبع سے آراستہ ہوکر، برائے اجروثواب حضرت حجۃ الاسلام سیدی حامد رضا خان قادری خلف الاکبر المجدد الاعظم الامام احمد رضا خان قادری بریلوی رضی اللہ عنہما تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ معاونین جزب القادریہ لاہور کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

۱۵۶ خیر الدین الزرکلی اعلام جلد ۸ صفحہ ۲۱۸، مطبوعہ بیروت

۱۵۷ محمد عبد الحی بن عبد الکبیر الکتانی۔ فہرس الفہارس

۱۵۸ حضرت میاں راج شاہ صاحب سوندھ شریف ضلع گوڑگانواں پنجاب کے باشندہ اور سلسلہ عالیہ قادریہ کے عالی نسبت بزرگ تھے، ۱۲ رمضان ۱۳۰۶ھ میں واصل بحق ہوئے۔ (بشیر القادری علامہ غلام جیلانی میرٹھی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ)

۱۵۹ حضرت شاہ آلِ رسول مارہروی قدس سرّہٗ

نورِ جاں عطر مجموعۂ آلِ رسول
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

حضرت مخدوم شاہ آلِ رسول مارہروی قدس سرہٗ تیرہویں صدی ہجری کے اکابر اولیاء اللہ سے تھے، ۱۲۰۹ھ میں ولادت باسعادت ہوئی، اپنے بڑے چچا حضرت اچھے میاں اور والد ماجد حضرت شاہ آلِ برکات ستھرے میاں قدس سرہما کی آغوش شفقت و محبت میں تربیت اور نشوونما پائی، حضرت عین الحق شاہ عبدالمجید بدایونی، حضرت مولانا شاہ سلامت اللہ کشفی بدایونی قدس سرہما سے خانقاہ برکاتیہ میں ابتدائی درسیات پڑھ کر فرنگی محل کے علماء حضرت ملا نور صاحب، مولانا عبدالواسع صاحب سے تکمیل کی، ۱۲۲۶ھ میں مخدوم شیخ العالم عبدالحق رودلوی المتوفی ۸۷۰ھ کے عرس مبارک کے موقع پر مشاہیر علماء مشائخ کی موجودگی میں دستار بندی ہوئی، اسی سن میں حضرت اچھے میاں کے ارشاد کے بموجب حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے درسِ حدیث میں شریک ہوئے، صحاح ستہ کا دور کرنے کے بعد سلاسلِ حدیث وطریقت کی سندیں مرحمت ہوئیں، واپسی میں متوسلین کی خواہش والتجا پر بریلی تشریف لے گئے، حضرت مولانا شاہ نیاز احمد بریلوی المتوفی ۱۲۵۰ھ کو آپ کی آمد کی خبر ہوئی ملاقات کا ارادہ فرمایا، مگر آپ پیش قدمی فرما کر پہونچے اور ملاقات فرمائی، حضرت نیاز ادب واحترام سے پیش آئے، تعظیم دی، کچھ دیر گفتگو کے بعد حضرت فرودگاہ واپس تشریف لے گئے، حضرت کو اجازت

Marfat.com

وخلافت حضرت اچھے میاں قدس سرہٗ سے تھی، والد ماجد نے بھی اجازت مرحمت فرمائی تھی، مگر مرید حضرت اچھے میاں کے سلسلے میں فرماتے تھے، حضرت مخدوم شاہ آل رسول علیہ الرحمۃ تیرہویں صدی کی وہ عظیم شخصیت تھے جن کے فیض یافتوں کی مساعی وکوشش سے اسلام کی گرتی ہوئی دیوار سنبھل گئی، اور اسے پھر سے قوت واستحکام مل گیا، حضرت کے دور میں بھی سلسلہ برکاتیہ کی کافی اشاعت ہوئی، قطب العالم شیخ المشائخ شاہ علی حسین اشرفی سرکار کچھوچھہ شریف، مجدد مأتہ حاضرہ مولانا شاہ احمد رضا بریلوی، حضرت تاج العارفین شاہ ابوالحسن نوری نبیرہ و سجادہ نشین، جیسے یگانہ روزگار عارف آپ کے خلیفہ تھے، ۱۸ ذالحجہ ۱۲۹۶ھ میں حضرت نے انتقال فرمایا۔

۱۶۰ حضرت حافظ شاہ حسین خان جہانپوری رحمتہ اللہ علیہ

محلہ ہاتھی تھان شاہ جہان پور میں سکونت تھی، علاوہ صاحب نسبت اور عالی مقامات ہونے کے فارسی واردو گو شاعر تھے دیوان احمد کے نام سے مجموعہ کلام شائع ہو چکا ہے، رؤساء شہر میں شمار تھے۔

۱۶۱ حضرت شاہ خلیل احمد رحمتہ اللہ علیہ

سال ولادت ۱۲۵۲ھ محمد عین اللہ نام نامی، والد کا نام صدیق احمد صفی پور ضلع اُناؤ کے مشہور بزرگ، تیس برس ضلع رائے بریلی میں سرکار انگریز میں ملازمت کی، حضرت شاہ خادم صفی، صفی پوری سے مرید ہوئے، ۱۲۸۴ھ میں مرشد نے خلافت عطا کی اور فرمایا کہ سب خلفاء میں یہ اچھے ہیں، تیرہ ربیع الثانی بروز چہارشنبہ رہگوار عالم

Marfat.com

باقی ہوکر بعد عصر تجہیز وتکفین ہوئی۔آپ کے ۴۵ خلفاء تھے، دو کتابیں اسراء خادمی اور ارشاد خادمی تالیف فرمائیں، آپ کے فرزند و جانشین صاحبزادہ حضرت شاہ جمیل احمد المتوفی ۱۳ / ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۹۵۰ء نامور شیخ طریقت گذرے ہیں۔ان کا مدفن بھی صفی پور میں ہے۔ (چراغ صفوی)

۱۶۲ محمود احمد قادری : تذکرہ علمائے اہل سنت صفحہ ۸۸ تا ۹۰

۱۶۳ خیر الدین الزرکلی، الاعلام جلد ۶، صفحہ ۱۸۶ مطبوعہ بیروت

۱۶۴ محمد طاہر فاروقی، پروفیسر، سیرت امیر ملت صفحہ ۶۱ مطبوعہ لاہور

۱۶۵ محمود احمد قادری مولانا، تذکرہ علماء اہل سنت صفحہ ۱۷۸ مطبوعہ بہار ہند

۱۶۶ امام احمد رضا خاں قادری، ملفوظات حصہ دوم مرتبہ مصطفیٰ رضا خاں قادری صفحہ ۱۳۶ مطبوعہ، لاہور۔

۱۶۷ امام احمد رضا خان قادری، ملفوظات حصہ دوم مرتبہ مفتی اعظم صفحہ نمبر ۱۳۶، ۱۳۷ مطبوعہ لاہور۔

۱۶۸ امام احمد رضا خان قادری انوار بشارۃ۔ مطبوعہ کراچی صفحہ ۱۰

۱۶۹ بدر الدین مولانا، سوانح اعلیحضرت مطبوعہ ہند، صفحہ ۳۳۲،۳۳۳

۱۷۰ محمد شہاب الدین رضوی، علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام صفحہ ۴۷ ۔ ۴۸

۱۷۱ مجموعہ مصحح شیخ الدلائل حافظ محمد عبدالحق مہاجر مکی صفحہ ۱۷۸،۱۳۶، ۲۲۶، ۲۴۸ مطبع اکلیل المطابع بلیا، ہند ۱۳۲۸ھ

۱۷۲ خیر الدین الزرکلی۔ الاعلام، جلد ۷ مطبوعہ بیروت

۱۷۳ خیر الدین الزرکلی۔ الاعلام جلد ۲،صفحہ ۱۸۶ مطبوعہ بیروت

۱۷۴ دلائل الخیرات۔ مصحح مولانا عبدالحق مہاجر مکی مطبوعہ اکلیل المطابع، بلیا ہند صفحہ آخر ۱۳۲۸ھ

Marfat.com

۱۷۵ محمود احمد قادری مولانا، تذکرۂ علماء اہلسنت مطبوعہ ہند صفحہ ۱۷۸

۱۷۶ تذکرہ علماء اہلسنت مطبوعہ ہند صفحہ ۱۷۷

۱۷۷ صراط الحمید طبع ۱۳۴۶ھ صفحہ ۱۴۷

۱۷۸ انس یعقوب کتبی: اعلام من ارض النبوہ الجزء الاول صفحہ ۱۹۸، ۲۰۳

۱۷۹ محمود احمد قادری، مولانا : تذکرہ علماء اہلسنت صفحہ ۱۷۲

۱۸۰ الاعلام خیر الدین الزرکلی جلد ۷ صفحہ ۷۶

۱۸۱ محمد عبدالحکیم شرف قادری مولانا : تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۱۷۹ ۔ ۱۷۰

۱۸۲ محمد عبدالحکیم شرف قادری مولانا : تذکرہ اکابر اہل سنت، صفحہ ۸۷ تا ۸۰

۱۸۳ سید آل رسول حسنین میاں برکاتی : سراج العوارف

۱۸۴ رضی حیدر خواجہ: تذکرہ محدث سورتی، سورتی اکیڈمی، کراچی۔

۱۸۵ خیر الدین الزرکلی : الاعلام جلد ۷ صفحہ ۲۴۳۔ ۲۴۴

۱۸۶ عبد الحکیم شرف قادری مولانا : تذکرہ اکابر اہل سنت، صفحہ ۵۳۶ تا ۵۴۱

۱۸۷ خیر الدین الزرکلی : الاعلام جلد ۵ صفحہ ۶۵۔۶۶

۱۸۸ خیر الدین الزرکلی : الاعلام جلد ۵ صفحہ ۳۱۹۔
ابراھیم الدروبی: البغدادیون صفحہ ۹۔۱۰

۱۸۹ شیخ الاسلام : سیدنا عبد القادر الکیلانی ﷺ و اولادہ، صفحہ ۸۸، ۳۵۱۔۳۶۱

۱۹۰ لب الالباب، ج ۱، ص ۲۷۰۔۲۸۰
تاریخ علماء سامراء، ص ۴۶۔۵۳

۱۹۱ یونس ابراہیم السامرائی : تاریخ علماء بغداد، صفحہ ۵۳۲ ۔ ۵۳۴

۱۹۲ شیخ الاسلام، سیدنا عبدالقادر ﷺ و اولادہ، صفحہ ۴۷۳۔۴۷۴

Marfat.com

۱۹۳ (ا) لب الالباب : ج ۲، صفحہ ۳۰۶۔۳۱۰

(ب) بلوغ الادب فی ترجمہ: السید الشیخ رجب ص ۱۵۳۔۱۷۲

(ج) الاعلام الرزکلی، ج ۱، صفحہ ۶۷

(د) معجم المولفین العراقین، ج ۱، صفحہ ۷۳

۱۹۴ خیر الدین الزرکلی : الاعلام جلد ۴ صفحہ ۲۴۹ مطبوعہ بیروت)

Marfat.com

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

مولف

سیدی ضیاءالدین احمد القادری ﷺ

کے قلم سے

زیرتدوین

سیدی مجاہداعظم حبیب الرحمٰن قادری ﷺ

انشااللہ تعالیٰ

منشاءِ شہود

ہوگی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com